

صوبائی اسمبلی پنجاب مباحثہات

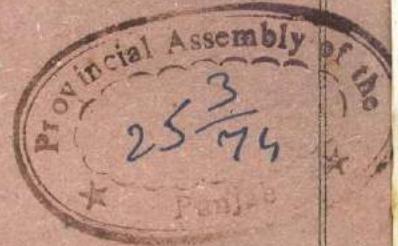
۱۹ جنوری ۱۹۴۳ء

(۱۳ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ)

جلد ۳ - شمارہ ۱



سرکاری رپورٹ



مندرجات

(جمعۃ المبارک ۱۹ جنوری ۱۹۴۳ء)

مندرجات

- ۱ تلاوت قرآن ہاک اور ان کا اردو ترجمہ فرارداد تعزیت۔
- ۲ سید نوازش علی شاہ کا انتقال ہر ملال
- ۳ رجسٹر حاضری ہر دستخط کرنے کے متعلق اعتراض
- ۴ شہداء کے لئے فاتحہ خواق
- ۵ لشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
- ۶ لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بھل صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

جمعۃ المبارک ۹، جنوری ۱۹۶۳ء

(جمعۃ المبارک ۳، ذوالحج ۱۳۹۲ء)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا۔
مسٹر سیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت ہر مشکن ہوئے

تلاؤت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے بیش کیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تِلْكَ آيَتُ اللَّهُ تَسْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ دَوْمَاً اللَّهُ يُرِيدُ
فُلْمَا لِلْعَلَمِيْنَ ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ دَوْمَاً
إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأَمْوَارُ ۝ كُنْتُمْ خَيْرَ أَمْمَةٍ أُخْرِجْتُ لِلنَّاسِ
تَاصُورُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوُنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَوْمَنُونَ بِاللَّهِ
وَلَوْ أَمِنَ أَهْلُ الْكِتَبِ لَكَانَ خَيْرَ الْهَمَدِ دَمْنُهُمُ الْمُكَذِّبُونَ
وَأَكْثَرُهُمُ الْفَسِيْقُونَ ۝ لَنْ يَفْسِرُوكُمْ إِلَّا أَذْيَ ۝ وَإِنْ يَقُلْ لَكُمْ
يُولُوكُمُ الْأَدْبَارُ تَقْتَلُ ثَمَّةً لَا يُنْصَرُونَ ۝

پ ۴۔ س ۳۔ ع ۳۲۔ ایات ۱۰۸ تا ۱۱۱

یہ اللہ کی آئیں ہیں جو تم کو صحت کے ساتھ پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ اہل عالم پر ظلم کرنا
نہیں چاہتا۔ اور جو کچھ انسانوں میں ہے اور جو کچھ نہیں میں ہے سب کا سب اللہ ہی کا ہے
اور سب کاموں کا رجوع و انعام اللہ ہی کی طرف ہے۔ ایمان والوں دنیا میں بخشی تو میں پیدا ہوئیں
تم ان سب سے ہبہ ہو۔ لوگوں کی زبانی کے نتھوڑی میں آئے ہو۔ اپنے کام کرنے کا حکم دیتے
اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے
تو ان کے لئے بہت اچھا ہوتا۔ ان میں ایمان فالہ والے بھی یہیں یہیں اکثر ان میں کے نافرمان ہیں۔ اور
کافر تین خیفت کی اذیت کے سوا کچھ نقصان نہیں بینجا سکتے اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو پیغام پھیر کر
چھائیں گے پھر ان کو مدد بھی کہیں سے نہیں سکتے۔

وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

قرارداد تعزیت

سید نوازش علی شاہ کا التقال ہر ملال

وزیر اعلیٰ۔ (مسٹر معراج خالد) — جناب والا۔ میں جناب میڈ نوازش علی شاہ کی وفات حضرت آیات ہر ایک قرارداد ہش کرفی سجاھتا ہوں۔

یہ اسمبلی میڈ نوازش علی شاہ سابق اہم ہی اسے کی وقت حضرت آیات ہر اپنے دلی رنج و خم کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ خداوند تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں ممتاز جگہ عطا فرمائے اور اس کے بسماںدگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جناب والا۔ شاہ صاحب مر حوم ۱۹۰۳ء میں پیدا ہوئے۔ اور متعدد ۹۷۲ میں وفات ہائی۔ شاہ صاحب ایجنسن کالج کے تعلیم باقثہ تھے۔ اور سرگودھا کے سید خاندان کے چشم و پراغ تھے۔ وہ بھلے دوز سے چبے کہ اس ملک میں تحریک پاکستان شروع کی گئی اس سے منسلک ہوئے۔ اور قوم پاکستان کی جدوجہد میں محنت سے بہترین کردار ادا کیا۔ وہ پونین کونسل کے چوریں رہے۔ اُمترکٹ کونسل کے مجرم بھی رہے۔ مدرسہ محمدیہ کی بنیاد ڈالی اور اس کے صدر رہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مہاجی بہبود کے سلسلہ میں کافی سے زیادہ اداروں کی نمائیاں طور پر خدمات سر انجام دیں۔ میڈ نوازش علی شاہ صاحبہ مرجان مرتع قسم کے آدمی تھے۔ اسی معزز ایوان کی نہایت ہی دلوستہ اور جاذب شخصیت رکھنے والی فرد تھا۔ تمام ممبران میرے ساتھ منوا ہوئے کہ ان کی وفات سے ہمیں ایک نہایت عزیز۔ اچھے ملساں اور جمہوریت پسند دوست کا نقصان ہوا ہے۔ اس لئے میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ انہوں نے اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

جناب والا۔ اسی یک بعد کہ قائد حزب اختلاف اسی بارے میں اپنے خوالات کا اظہار کر ایں۔ ان یک حق میں باقاعدہ دعا مانگ جائیے۔

علامہ رحمت اللہ ارٹڈ - جناب صدر - بعد نولوں میں علی شاہ صاحب مرحوم کی وفات سے نہ صرف ان کے خاندان کے لئے زبردست العیہ ہے بلکہ اس ملک کی سیاسی زندگی میں ایک العیہ ہے جس لئے بھی وہ ایک اصول ہرست انسان تھے۔ جیسا کہ ابھی قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ وہ سیاست کی وادی پرخار میں قدم رکھتے ہیں مسلم لیگ بھی منسلک ہو گئے۔ اور آخری مانس تک سلم لیگ سے وابستہ رہے۔

جناب والا۔ ایک اصول ہرست انسان کی زندگی ہائی انسانوں کے لئے ہمیشہ نمونہ ہوتی ہے۔ انسان بہر حال فانی ہے لیکن اس کے کارنامے ہمیشہ زیادہ رعنی ہیں۔ ہم میں شاہ صاحب کی جدائی میں کبیدہ خاطر ہیں۔ اور ان کی مفتر کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اس ہاؤس کی روایات میں ہے کہ اگر ہاؤس کا اکونٹ سبیر انتقال کر جائے تو اس کے دس منٹ کیلئے ایوان کی کارروائی کو ملتوی کر دہا جاتا ہے۔ آج ہی ہمیں ان کے لئے دعا کریں اور اس کے بعد سبیری تجویز کی ایوان کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائیے مفتر کی گئی)

محترم سبیکر۔ اب ایوان کی کارروائی کو دس منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ اور دوبارہ اجلانیں و بیکری میٹنگ پر شروع ہو گا۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نو بیکر ہائج منٹ پر سبیر سبیکر کو سی صدارت پر ممکن ہوئی)

رجسٹر حاضری پر دستخط کرنے کے متعلق اعتراض

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ - جناب والا۔ پیشتر اسی پر کہ آج کی کارروائی شروع کی جانے میں آپ کی توجہ ایک نہایت ام سٹلے کی طرف دلالا چاہنا ہوئی۔

جناب والا - ہمیں اہم - ہی اے بنائے کے بعد اب ہمارا وہ Status ختم کر دیا گیا ہے اور ہمیں مکول ہوائی بنا دیا گیا ہے - ایک چھوٹی چاری ہوئی ہے جس میں ہمیں کہا گیا ہے کہ آئندہ ہم رجسٹر میں اپنی حاضری نہ لگائیں - اس چھوٹی کا متن میں ہوڑتا ہوں -

سابقہ طریقے کے مطابق اسمبلی کے اجلاس کے دوران ہر معزز رکن کو رجسٹر حاضری میں اپنی حاضری خود لگانی پڑتی تھی - اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ اراکین اسمبلی کی حاضری دفتر هذا کا عمل لگایا کرے گا - اور یہ کہ جو اراکین اجلاس میں شریک نہ رہائی جائیں ان کو دوسرے روز ان کی خیری حاضری کی اطلاع دے دی جائی گی - ہر ہی اگر کوئی معزز رکن دس دن تک اندر دفتر کو تحریری طور پر مطلع کرے کہ میں حاضر تھا تو ان کی حاضری لگا دی جائی گی -

خدا نکے نئے ہمیں سکول ہوائی نہ بنائی اور ہمیں اپنی حاضری خود لگانے دیجیئے - اگر آپ سمجھتے ہیں کہ حاضری لگانے کے بعد سبران چلے جائیں تو وقق نکے بعد دوسری دفعہ ہر حاضری لگانے کی پابندی لگا دیجیئے - اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم خود اپنی حاضری نہ لگائیں تو چیف منسٹر صاحبہ ہماری حاضری لگا دیا کروں - اگر وہ نہ لگانا چاہیں تو ہر علامہ و حمت اللہ ارشد ہماسب جن کے ہام اور کوئی کام نہیں ہوتا وہ ہماری حاضری لگا دیا کروں -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں - اب چونکہ یہ اعتراض کیا ہے یہ ہمرا فرض ہے کہ میں امن کی وضاحت کردوں - اگر سبران نے اعتراض کیا تھا کہ یہ نامناسب ہے کہ ہمیں حاضری رجسٹر میں اپنی حاضری خود لگانی پڑتی ہے - یہ کام بہانے کے ہمیں کا ہونا چاہیے کہ وہ حاضری لگانے - اگر کوئی معزز ممبر یہاں ایک لمحے کے کیسے تشریف لانا ہے تو اس کی حاضری لگا دی جاتی ہے - اگر سبران ہمیں یہ نکلیف خود کرنا چاہتے ہوں تو مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں

آوازیں : شکرپہ - شکرپہ ۔

شہداء کے لئے فاتحہ خوانی

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ۔ بیری رائے یہ ہے کہ ہم اپنی حاضری خود لکائیں اور ہمیں سکول ہوائیز نہ بنایا جائے۔

شہداء کے لئے فاتحہ خوانی

ہمید تابش الوری۔ جناب سپیکر۔ میں ایک عظیم المیرے کی طرف آپ کی توجہ سبدول کرانا چاہتا ہوں اور تعجیز کرتا ہوں کہ ہمارتی کوہوں میں ہمارتے چو جوان شہید ہونے۔

مسٹر سپیکر - اُن کے متعلق قراردادیں آئی ہوئی ہیں۔

Please don't usurp the rights of others who are earlier in time than you, Mr. Tabish Alwari.

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ فاتحہ خوانی کے لئے کوئی قرارداد نہیں آئی ہوگی۔ میں تو فاتحہ خوانی کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ ہم آج کی کارروائی شروع کرنے سے پہلے ان شہداء کو خراج عقیدت پہش کر دیں اور ان ہلاک ہونے والوں کے حق میں فاتحہ پڑھ دیں۔ یہ ایک ضروری مسئلہ ہے جس پر ہماری اسمبلی کو عالم انسانیت کی توجہ سبدول کرانا ضروری ہے۔

مسٹر سپیکر - شاہ حسینی۔ آپ تشریف رکھوں۔ میں اتفاقیر کی اجازت نہیں دے سکتا۔ کوا لیڈر آف دی ہاؤس کچھ فرمائیں گے؟
وزیر اعلیٰ - جو قراردادیں آئی ہیں ان کے پیش کوئی والوں کے نام پڑھ دیں۔ مناسب بات ہے کہ فاتحہ پڑھی جائے۔

مسٹر سپیکر - رہارت میں ہمارے جنکی قیدیوں کے مسلمی میں دو قراردادیں آئی ہیں۔ ان میں سے ایک قرارداد یہکم ریحانہ سرور کی ہے اور گوسنی ناصرہ کہو کھر کی طرف سے ہے۔ یہ قراردادیں اپنے وقت پر پیش ہوں گی۔ اب ہم ان کی روح کو ثواب ہمنجاں کے لئے فاتحہ پڑھتے ہیں۔

(اُن مرحلہ پر فاتحہ پڑھی کی)

حضرت سپیکر - اب وقفہ سوالات شروع ہوئا ہے۔

وزیر اعلیٰ - ہوائی اف آئر - جناب والا - ہمارے ایک نئے صوبہ کا افانہ ہوا ہے - وہ بہان تشریف فرمادیں - ان سے حلف لینا ضروری ہے۔

محترم سپیکر - وہ موچکا ہے - رانا پہول محمد خان۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اسلحہ کی برآمدگی

* ۱۲۲ - رانا پہول محمد خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ میں ۲۰ دسمبر ۱۹۶۴ء سے آج تک کتنے افراد کو اسلحہ آرڈیننس میجریہ ۱۹۶۵ء کے تحت گرفتار کیا گیا - کتنے اشخاص کا چالان ہوا - کتنے افراد کو مزا دی گئے -

(ب) مذکورہ درازم سے کس قسم کا اور کتنی مقدار میں اسلحہ برآمد ہوا ہے

وزیر اعلیٰ - (مشیر مراجح خالد) :

(الف) تعداد افراد تعداد اشخاص تعداد اشخاص سزا یا بچالان گرفتار

۳۶۵	۲۹۴۸	۳۵۶۸
-----	------	------

۱	۹	سکھ آمنی -
۱۳۲۱۰	۲۵	ہینڈ گرنیڈ -
۲۰	۱	سہیٹ -
۲۶	۲۹۲	رافل -
۶	۵۶۷	کن -

نشان ڈدہ سوالات اور ان کے جوابات

۱۲۴۸	کار بائیں -	ریوالور -
۱۶۹	خنجر -	لیکر -
۳۰	برچھی -	چھری -
۱۴۵	تلوار -	ولفو -
ست		

چودھری امان اللہ لک - وزیر موصوف کی وائے میں ۱۴۵ قعداد ساختہ مالوں سے زیادہ ہے با کم ہے ۔

وزیر اعلیٰ - یہ علیحدہ بیوال ہونا چھمی تاکہ میں مذاہنہ کو سکوں ۔

میان خورشید انور - کیا وزیر اعلیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ آپا انہوں نے کوئی نبا حکم جاری فرمایا ہے جس کے تحت انسن سے لائسنس بن سکتے ہیں ؟

(اس سرحلہ پر مسٹر ڈیشی سپرکر کربنی صدارت پر بیمکن ہوئے ۔

وزیر اعلیٰ - ابھی نہیں ۔

میان خورشید انور - جناب والا - بعضی دنوں اخبارات میں حکومت کی طرف سے اعلان شائع ہوا تھا کہ نئے لائسنس بن سکتے ہیں اور سپران ایمبیل نئے لائے علیحدہ کوئی مقرر کیا کیا ہے ۔ کیا وہ صرف بہلز بارٹی کے لئے ہے یا تمام ارکان ایمبیل نئے لئے ہے ؟

وزیر اعلیٰ - اس تجویز کا اظہار کیا گیا تھا ۔ ابھی تک اعلان نہیں ہوا ۔

چودھری امان اللہ لک - میں وزیر موصوف نے یہ درجات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ رائفلز گنز جو لو جاتی ہیں ان کی disposal کا طریق کیا کیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ - ہر طریق کار فوائد ہے تھت ہوتا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک - ذرا بتا دیں کہ طریق کار کیا ہے تاکہ وضاحت ہو چانے ۔

وزیر اعلیٰ - علیحدہ وزال کر دین میں مکمل طریقہ عرض کر دوں گا۔

قانون شکنی کے الزام میں گرفتار شدہ طلباء

۱۲۷* - رانا پھول محمد خان - کیا وزیر اعلیٰ اڑ راہ کرم بیان فرمائیں سکے کہ -

(الف) ۱۹۷۰ء سے لے کر آج تک صوبہ کے تعلیمی اداروں میں نظم و نسق درہم برہم کرنے کے الزام میں ضلع وار کتنے طالب علم گرفتار کیے کشے - کتنے طلباء لئے چالان کیے کشے اور سزا ہانے والے طلباء کی تعداد کتنی ہے - نیز ان کو کتنی کتنی سزا دی گئی -

(ب) جزو (الف) بالا میں مذکورہ طلباء میں سے (z) اوجدادی عدالتوں اور (ii) فوجی عدالتوں سے سزا ہانے والوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر عراج خالد) -

نام ضلع	تعداد طلباء	تعداد طلباء	تعداد طلباء	گرفتار	چالان	مزایاں
لاہور	۶					
راولپنڈی						
کیمبل ہور	۱					
لائل ہور	۳					
ڈیرہ خازی خان	۵	۶۰	۴			
تعداد طلباء جو عدالت سے						
تعداد طلباء جو فوجی عدالت سے						
مزایاں ہوتے						

میونسپل کمیٹی بھیرہ کی طرف سے ترقیاتی منصوبہ کے لئے قرضہ امداد کے لئے درخواست

۱۵۸* - مسٹر احسان الحق پر اچھہ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم
بیان فرمائیں گے کہ میونسپل کمیٹی بھیرہ ضلع سرگودھا نے ترقیاتی
منصوبوں کے لئے قرضہ امداد حاصل کرنے کے لئے ۱۹۶۷-۲۰۲۶ء کو
(بذریعہ قرارداد نمبر ۱۲۵) جو درخواست دی تھی حکومت نے اس پر
کیا کارروائی کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) - میونسپل کمیٹی بھیرہ نے اپنی
قرار داد نمبر ۱۲۵ مورخ ۱۹۶۷-۰۲-۲۶ء مسٹر کٹ کونسل سرگودھا کے
توسط سے بھجوائی تھی جس میں پانچ لاکھ یا یالمی ہزار روپیہ بطور
قرض یا گرانٹ کے لئے درخواست کی گئی تھی یہ درخواست منظور نہ کی
جاسکی۔ میونسپل کمیٹیوں کو اپنے ترقیاتی منصوبے اپنے وسائل سے
ہو رے کرنے ہوتے ہیں اور حکومت اس مقصد کے لئے شاذ ہی امداد
دیتی ہے مگری ہاکستان کے زمانہ میں روپیہ کی کمی کی بنا پر کسی
کمیٹی کو منصوبہ آپ دیانتی کے علاوہ کوئی بڑی امداد نہیں دی گئی۔

مسٹر احسان الحق پر اچھہ - کیا وزیر اعلیٰ یہ ارشاد فرمائیں گے
کہ بھیرہ کمیٹی کو درخواست کی نامنظوری کی اطلاع دی گئی تھی؟

وزیر اعلیٰ - لازمی طور پر دی گئی ہوگی۔ جبکہ کوئی چیز
نامنظور کی جاتی ہے تو اطلاع دی جاتی ہے۔

مسٹر احسان الحق پر اچھہ جناب والا - ہم واضح جواب چاہتا ہوں
کہ اطلاع دی گئی تھی کہ نہیں۔

وزیر اعلیٰ - میں اس کے متعلق ہوچکے کر عرض کروں گا۔

مسٹر احسان الحق پر اچھہ - کتنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے گرانٹ
دی گئی تھی؟ آپ نے جواب میں فرمایا ہے کہ آپ رسانی کے لیے امداد
دی گئی تھی لیکن اس نکے لیے تو کوئی ڈیمائیڈ نہیں تھی بلکہ ترقیاتی
منصوبوں کے لیے ڈیمائیڈ تھی۔

وزیر اعلیٰ - خواہ انہوں نے کسی مصروف نکے لئے مانگ ہو وہ نہیں دی جا سکتی۔ اگر کسی کو دی جاتی ہے تو معین آپ رہائی کے لئے دی جاتی ہے۔ یہ ان میں ذکر ہے۔ یہ نہیں کہ انہوں نے آپ رسانی نکے لئے امداد مانگی تھی۔

مسٹر احسان الحق پراچہ - جناب والا - میں نے یوچہا تھا کہ کن ترقیاتی منصوبوں کے لئے انہوں نے قرض یا گرانٹ مانگی تھی؟

وزیر اعلیٰ - اس کے لئے علیحدہ موال کیجئے۔ وہ جن ترقیاتی منصوبوں کے لئے ابھی امداد مانگتے ہیں وہ نہیں دی جا سکتی۔

مالکان اور مزارعین کی مابین جہڑیں

*۱۴۲۔ ملک محمد علی خان۔ کہا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سال ۱۹۶۱ اور ۱۹۶۲ کے دوران صوبہ میں مزارعین کی یادخی لگہ سلسلے میں مالکان اراضی اور مزارعین کے مابین جہڑیں ہوئیں اور ان بنا پر مالکان اراضی کے خلاف مقدمات دائر کئے گئے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو (اول) ہو لیں میں دائر کئے جانے والے ایسے مقدمات کی ضلع وار تعداد کیا ہے۔

(دوم) ان جہڑیوں میں کتنے اشخاص ملاک ہوئے اور کتنے زخمی ہوئے؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) :- (الف) صوبہ پنجاب لگہ بعض اصلاح میں ایسے نسادات رونما ہوئے۔

(ب) ضلع وار اطلاع حسب ذیل ہے :-

نام فتح	تعداد مقدمات دوران سال	تعداد انسان جان بحق ہوئے	تعداد انسان زخمی ہوئے	تعداد موالات
لامور	۱۹	—	—	۰۱۹۴۲-۰۱۹۴۳
شیخوپورہ	۱۳	—	—	۲۲
کوچراوالہ	۳۶	۲	—	۹
ملٹان	۳	۲	—	—
ساهیوال	۱۰	—	—	۱۵
بہاول پور	۲۸	—	—	۳
بہاول نگر	۳	—	—	۵
رحیم یار خان	۱۸	۲	—	۳۰
سرگودھا	۷۰	۱	—	۲۲
جہنگ	۳۲	—	—	۵۴۳
لائل پور	۲۳۲	۹	—	—
کھلبیلوڑ	۷	۱	—	۶۹۵
ڈیرہ غازی خان	۲	—	—	۲۰
مجموعہ	۳۹۲	—	—	۳۹۲

ملک محمد علی خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں
کہ کتنے مقدمات مزارعین کے خلاف اور کتنے مالکان کے خلاف
درج ہوئے؟

وزیر اعلیٰ - اس کے متعلق علیحدہ موال دیجئے۔

رأی عمر حیات خان - کیا وجہ ہے کہ لائل پور میں مقدمات
کی تعداد صوبی کے باق اصلاح سے زیادہ ہے؟

وزیر اعلیٰ - اس نئے کہ وہاں فسادت زیادہ ہوئے ہیں ۔

ملک محمد علی خان - کیا وزیر اعلیٰ بیان فرمائیں کہ ان مقدمات میں کتنے ایسے مالکان ہیں جن کی زمین زرعی اصلاحات کے تحت آئے ہے ؟

وزیر اعلیٰ - اس کے نئے یہی علیحدہ سوال دیجئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - جو لالپور میں واقعات روئما ہوئے ہیں کیا وزیر اعلیٰ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے لالپور تشریف لے گئے یا الہوں نے کوئی ایسی تدابیر اختیار کیں کہ آئندہ ایسے واقعات روئما نہ ہوں ؟

وزیر اعلیٰ - جیسا کہ علامہ صاحب کو یاد ہے اور ہے ہے کہ وہاں اُنکے مارے ایم - ان - اے اور ایم - ہی - اے بیبلز ہارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور الہوں نے اپنے اپنے منتخب میں ان کا ہورا بندوست کیا تھا کہ یہ تعداد بڑھتے نہ ہائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - وزیر اعلیٰ صاحب کی اطلاع غلط ہے - اس ضلع لکھ تمام ایم - ہی - اے بیبلز ہارٹی کے نہیں ہیں - ایک رائی عمر حیات صاحب جزاوالہ سے کوئسل لیک کے ہیں اور دوسرے ستر ناصر علی خان بلوج تصیل سمندری سے جمیعت علماء پاکستان کے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ - تو اس تعداد کو کم کر دیجئے ۔

راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر اعلیٰ بتا سکتے ہیں آپا زرعی اصلاحات کے نفاذ سے مزارعین کی بے دخلیوں میں اضافہ ہوا ہے ؟

وزیر اعلیٰ - اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پہلے کی لسبت مزارعین کی بے دخلیوں میں اضافہ ہوا ہے ۔

میان خورشید انور - کیا یہ درست ہے کہ ان بے دخلیوں کے سلسلے میں جتنے بھی جہکڑے ہو رہے ہیں یہ حکومت کی تائون پالیسیوں کا نتیجہ ہیں ؟

وزیر اعلیٰ - یہ اس غلط نظام کے نتائج ہیں جن سے ہم دو چار ہیں -

میان خورشید انور - کیا یہ درست نہیں ہے کہ آپ اسے نظام کو آئے ہوئے ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور اس عرصے میں ہی جہکڑے بڑھے ہیں کم نہیں ہوتے ؟

وزیر اعلیٰ - یہ چیزیں گزشتہ ۲۵ سال سے پیدا ہو رہی ہیں - ان کو ایک سال میں ختم کرنا امکن تھا - مگر آپ ان کی کافی حد تک اصلاح ہو رہی ہے -

میان خورشید انور - کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی یہ بالسوی ہے کہ مزارعین اور زمینداروں کو آپس لڑایا جائے اور ملک میں خلنشار پیدا کیا جائے ؟

وزیر اعلیٰ - یہ قطعی غلط ہے -

میان خورشید انور - اگر آپ میرے ساتھ الفاق نہیں کرتے تو کیا آپ نے اس قسم کی قانون سازی کی ہے کہ آئندہ اس قسم کے جہکڑے پیدا نہ ہوں اور جو جہکڑے موجود ہیں وہ حل ہو جائیں ؟

وزیر اعلیٰ - قانون تو پہلے سے موجود ہے لیکن قانون سے زیادہ طرفین کو سمجھانے کی ضرورت ہے - باری کے ذریعے اور سب سب حضرات کے ذریعے یہ سہم چلانی کرنی ہے - اچھے اس کی صورت حال بالکل مختلف ہے -

میان خورشید انور - کیا یہ درست ہے کہ آپ کی حکومت نے خود ایک ایکریکٹو آرڈر جاری کیا ہے کہ بے دخلیوں کے سلسلے میں جتنی بھی فوائین اس وقت ملک میں موجود ہیں ان پر عمل کیا چاہم

اور جتنے بھی مقدمات کے فیصلے ڈاکٹر بان ہو چکی ہیں ان پر یہی عملدرآمد روک دیا جائے۔

وزیر اعلیٰ - یہ قطعی طور پر غلط ہے۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ جو جبری ہے دخیلیاں ہیں ان کو بند کیا جائے فالون کے تحت جو ہے دخیلیاں ہوئے ہیں ان کو نہیں۔

میان خورشید آنور - کیا یہ درست ہے کہ لوگوں نے باقاعدہ نوٹس دینے کے بعد اور چھوٹے مالکان نے انہیں خود کاشت رکھنے خالی کرنے تک لئے جو ڈکریاں حاصل کی ہیں آئکے ہیں حکم تک تحت ان پر عمل نہیں ہو رہا؟

وزیر اعلیٰ - یہ قطعی طور پر غلط ہے

راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر اعلیٰ یہ بتا سکتے ہیں کہ جو مزارعین ہے دخل اور ہے روز کار ہوئے ہیں ان کی فہرستیں بنا کر انہیں روزگار مہیا کرنے کے التظامات کئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ - بڑی اچھی بات ہے اور ہم لازمی طور پر یہ کریں گے۔

رأی میان خان کھرل - کیا یہ درست ہے کہ جو مزارعین ہے دخل ہو رہے ہیں ان کو مالکان انتقامی کارروائی کے تحت ہے دخل کر رہے ہیں کیونکہ انہوں نے بڑے مالکان کو ووٹ نہیں دلیے تھے۔

وزیر اعلیٰ - یہ بھی درست ہے۔

میان خورشید آنور - کیا یہ درست نہیں ہے کہ بڑے مالکان تقریباً سبھی آپ میں سے ہیں اور یہ کہ چھوٹے مالکان کے جہنمزے بڑے زمینداروں کی نسبت زیادہ ۹ چنان وزیر اعلیٰ کو احسان ہوگا کہ خود

کاشت کے لیے آدھا سبعہ یا ۲۰/۱۵ ایکٹر یا جو بھی انہوں نے اجازت دی ہے اور اعلان کر رکھا ہے اس وقیعے کو خالی کرانے کے لئے بھی جھکڑے، ہو رہے ہیں اور ان میں بڑے زمینداروں کے جھکڑے کم ہیں۔ اگر آپ چاہ جتے تو یہ بھی ختم ہو سکتے ہیں۔

(قطعہ کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ ملک صاحب ابھی مجھے اطلاع مل ہے کہ سوال نمبر ۱۲۵ کا جواب ریکارڈ ہر نہیں آ سکا۔ آپ وہ جواب بڑھ دیں۔ وزیر اعلیٰ۔ میرا خیال ہے میں نے اس کا جواب عرض کر دیا ہے۔ اگر بھلے نہیں کیا تو میں اب عرض کروتا ہوں۔

نجی صنعتوں میں گھیراؤ اور جلازو

۱۲۵* - رانا پہول محمد خان۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حبوبیہ میں ان صنعتوں کے نام کیا ہیں جو حکومت کے زیر تحويل نہیں ہیں اور جو ۱۹۴۱-۱۹۴۲ء سے آج تک مزدوں کے جلازو اور گھیراؤ کا بدف نہیں رہیں۔ لیز وہ کیا حالات تھے جنہوں نے اس صورت حال کو جنم دیا۔

(ب) اس سلسلے میں کتنے اشخاص گرفتار کئے کشی اور حکومت نے اس کے جلازو اور گھیراؤ کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں اور اگر ایسے اقدامات نہیں کئے گئے تو اس کی وجہہ ہیں؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ (الف) فہرست لکھ ہے۔

(ب) ہولیں کی تاریخی فہرست جیسی دی ہوئی ہے۔ اگست ۱۹۴۷ء بعد سے گھیراؤ کا کوئی والغہ نہیں ہوا۔

جوری ۱۹۷۳ء

(چلاؤ۔ گھوڑا) سوراخ ۵۳۰۹۶۱-۱۱۲۱۰ سے اج تک انہیں کارخالوں میں بونے

تعداد اشخاص
جو گرفتار ہوئے

لولیں سوچدے لہ بھنگ کئی جولہی کہ
کھڑا موا تھا اور اس اس کی کوشش کی کئی کہ
کوفٹ خوشکار واقعہ نہ ہو جائے جھکڑا
کارتوں اور انتظامیہ لئے مابین خوش اسلوب سے
لے ہو کیا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا۔

کارکنوں نے ۲۰۰۷ء میام گھوڑا کیا۔

- ۱- کارکنوں نے ۲۰-۲۱ شام گھومنہ اور کیا۔
 - ۲- پیغمبر لیستہ مالک لاون بادھ۔
 - ۳- کارکنوں نے ۲۰-۲۱ شام گھومنہ اور کیا۔
 - ۴- بوجہ بوجہ نہیں نہیں اور ۸ بجے متینہ بوئیں
 - ۵- کارکنوں نے پیکری کا سورنہ ۳
 - ۶- الارام پیکری کا بنہ ۳

کوہاں کیا اور ۰۳۰۸۴ بھے مشتر نہ
کرے۔

ہوئے دیا اور تنظیمیں کے مابین معاہلات خوش
اسلوگی سے طے ہو گیا۔ مقیدہ لہیر ۰۰ سورن
۱۷-۲۰۲۷ زلر دامہ ۳۲۹/۳۲۹ درج ہوا۔

۶- کوئی العینٹر بالبالورہ
مزدوروں نے سورن ۰۳۰۴-۰۴-۰۳ کو
فیکری کا نظام منہماں لیا اور سورن
۰۰-۳۲۳ تک ان کا تنظیم رہا۔

چولہی کھڑا ہوا ہویں موقعہ لہ ۱۷۴ کی
اور اس کی کوشش کی کوئی کھوف
لامخوکوار واقعہ نہ ہو جائے۔ جھکڑا مزدوروں اور
مالکان کے مابین خوش اسلوب سے طے ہو گیا۔
مقیدہ لہیر ۱۱۶ ۱۱۶-۳۲۰ موزخہ ۳۲۰-۳۲۰ زلر
دقیق ۱۷۴-۰۳۰۲-۰۲۵ درج ہوا۔

۷- سلطان فوڈری - لاہور۔
۰۰-۱۰۰ مزدوروں نے سورن
کو سازنے سات بھی کھڑا
کیا۔

چولہی کھڑا کی اطلاع میں ہویں ہو رہا موقعہ
لہ ۱۷۴ کی اور اس اسی کی کوشش کی کمی کی
کوئی لا خوشکوار واقعہ نہ آئے۔ مالکان اور
مزدوروں کے مابین معاملہ خوش اسلوب سے طے ہو گیا
اور کوئی مقدمہ درج نہ ہوا۔

۸- من مالن بسکٹ فیکری
فیکری لہ لہانے مزدوروں نے موزخہ
کو لوقت ۰۰-۰۵-۰۷ کو صبح
فیکری کا نظام بنیا اور بالآخر
دی کی۔ مزدوروں اور مالکان کے مابین جھکڑا خوش
اسلوگی سے طے ہو گیا۔ مقیدہ لہیر ۰۰ موزخہ
۱۱- لہیے کھو سلیح افراد ان اور حملہ
اور ہونے الہوں نے فالر کیے مزدور

اور متمددہ تھر ۱۳۰۲۶ مورخہ ۶-۵-۲۰۰۷ نمبر دفعہ ۱۸

منتشر ہو گئے ایک مزدور لسیم
زخمی ہوا اور ہسپاٹ کے راستے میں
موزوں نے مزدوروں نے ۹-۵-۲۰۰۷ کو فیکٹری کا ۲۳
فوٹ ہو گیا۔

۷- سیون اب فیکٹری گلبرگ

گھراؤ کیا۔

لہو۔

جوئی گھراؤ ہوا اور بولیں موقعہ لہر لہنچ
گئی اور کوشش کی گئی کہ کوئی لہ خوشکوار
لے مانع کے ہو جائے اللہامیہ اور مزدوروں اور مالکان
وائے لہ خوشکار خوش اسلوب سے طے ہو گیا۔ متمددہ
لہر ۱۳۰۲۶ مورخہ ۹-۵-۲۰۰۷ کو زلہ دفعہ ۷-۰۴۔

جوئی گھراؤ ہوا اور کوشش کی کئی
بولیں لورا موقعہ لہ لہنچ گئی اور کوشش کی کئی
کہ کوئی یا خوشکوار واقعہ نہ ہو سماں مزدوروں
اور مالکان ۲۲ مالین خوش اسلوب سے طے ہلہ کوئی
مقیدہ درج نہ ہوا۔

۸- واپیہ لیاڑی گلبرگ

لہو۔

فیکٹری کے مزدوروں نے سوختہ
کیا مالکان اور دہلو ڈالنے کیلئے کہ
تین بخشاست شدہ مزدوروں کو بحال
کریں۔

۹- یہنہ ورگر زمانوان لاہور

جوہی گھراؤ ہوا بولیں موقعہ لہ لہنچ کئی
اور کوشش کی کہ کوئی یا خوشکوار والعہ لہ
ہو جائے جوکہا مزدوروں اور مالکان کے مالیں
لورے لہ کرنے پر گھراؤ کیا جو کہ
الہوں نے مزدوروں کیساتھ کر رکھے
لہے۔

درج ہوا۔

۱۰ چنوری ۱۹۵۳ء

اور متمددہ تھر ۱۳۰۲۶ مورخہ ۶-۵-۲۰۰۷ نمبر دفعہ

۱۔ حبیب بیک لاہور ۔
۲۔ ۸۰۰۰ مزدوروں نے مطالبات منواٹے ۔
کلائی بیک کا گھر اڑ کیا ۔

جوہر اُو ہوا لوپس سوق لہنچ کئی
اس اس کی کوشش کی کہ کوئی انوشکوار واقعہ
نہ ہو جائے جھکڑا مزدوروں اور مالکان تک مالین
خوش اسلوبی سے طے ہو گیا ۔ مورخہ ۲۶-۵-۲۰۲۳
کو ۱۱ اور ۱۲-۵-۲۰۲۳ کو ایک مقدمہ زیر دفعہ
۶۰۵-۲۲۳۶۱۳۹۰۱ درج ہوئے تھے ۔
مقدمہ لمبیر ۶ سوندھہ ۱-۱۲ نے زیر دفعہ ۸۸۸
تمالہ فیروزا لاہور میں درج ہوا ۔ جو کہ زیر
نتیش ہے ۔

۱۱۔ ایسکر فیکٹری، شیخوپورہ
مزدوروں نے اپنے مطالبات منواٹے کے
لئے گھر اُو کیا ۔

۱۲۔ سینٹریل کراونک ولارڈ
مزدور لامائزر طور پر فیکٹری میں داخل
مقدمہ لمبیر ۶ مورخہ ۱-۱۲ نے زیر دفعہ ۸۸۸
۱۲۱ تمالہ سپاہ کے میں درج ہوا تھا ۔
مقدمہ لمبیر ۶ مورخہ ۱-۱۲ نے زیر دفعہ
۱۲۲ تمالہ فیروز والا میں درج ہوا ۔
مقدمہ لمبیر ۶ مورخہ ۱-۱۲ نے زیر دفعہ
۱۲۳ تمالہ داپ بولڈگ لوپس
شیخوپورہ ۔
گھر اُو کیا اپنے مطالبات منواٹے کے تھے ۔
مقدمہ لمبیر ۶ مورخہ ۲۶-۵-۲۰۲۳
کو ۱۲- مولو لیکسٹائل ملز
شیخوپورہ ۔
کوئی فیکٹری کا انتظام سنپھلا ۔
مقدمہ لمبیر ۶ مورخہ ۱۰-۸-۲۰۲۳
مزدوروں نے لاجائز طور پر اپنے
۱۵۔ لہجہ کالن ملز شیخوپورہ
۱۶۔ مزدور کالن ملز شیخوپورہ ۔

لشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

طالبات نسوانہ کیلئے مل بروپری کیا۔

۳۸۸ تھا لہ صور شہنشہوارہ میں درج ہوا۔ اور
مقیدہ زیر لفظیں ہے۔

- ۱۶۔ جاننہم سلک فیکڑی
گوجرانوالہ۔
۱۷۔ اس بی سلک فیکڑی
گھوڑا وغیرہ کے سوالے تک کھوڑا
کیا۔
۱۸۔ بٹ سلک فیکڑی
گوجرانوالہ۔
۱۹۔ اسٹرن سلک فیکڑی
گوجرانوالہ۔
۲۰۔ رین سلک فیکڑی
گوجرانوالہ۔
۲۱۔ خرید سلک فیکڑی
گوجرانوالہ۔
۲۲۔ اتنا سلک فیکڑی
گوجرانوالہ۔
۲۳۔ یون آنڈہ ایڈ
بولاپیڈ سلک فیکڑی
گوجرانوالہ۔

صونائی اسپل پنجاب

۱۹ جنوری ۱۹۶۳ء

نشان زدہ موالات اور ان کے جوابات

اوپس فوراً موقعہ اور ہنچ کی۔ دبھی دارکٹر لیبر ویلفیر سلطان نے مزدوروں اور مالکان کے مالیں کمیفیں کرایا مزدوروں کے مطالبات مالے کیے کھڑا تو ہو تو ہے بھی ختم ہوا۔ مزدوروں نے دوبارہ کام شروع کر دیا۔ کوئی لاخشوگوار واقعہ نہ ہوا۔

۳۔ تول جیوٹ مل مظفر کڑھ۔ مورخہ ۵۔۳۔۷۷ کو بوت ۰۱ بجے مزدوروں نے کام بند کر لے مل کھڑا کیا تا کہ، وہ نافذ العمل لیبر بالیسی اور عمل فرائد کرنیں اور الہیں بھولے ہ سال کا بوس دیں۔

چوہدری مان اللہ لک - جناب - یہ لست ہمیں موصول نہیں
ہوتی -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ رانا پھول محمد خان کے پاس ہوگی -

ایو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور کے باشندوں کو پینٹے
کے پانی کی بھم رسائی کے انتظامات

۲۲۴* - رانا پھول محمد خان - کیا وزیر اعلیٰ از راه
کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ایو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور
کی چھ ہزار سے ذالد نفوس پر مشتمل آبادی کے لئے
پہنچ لئے ہالی کی بھم رسائی لئے کوئی انتظامات
نہیں ہیں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس بستی کے باشندے ہینڈ ہمپوں
کا ہائی استعمال کر رہے ہیں جو اتنا ہائی مضر صحت
ہے اور علاقہ کے باشندے دور دراز جکھوں سے ہالی
لاتے ہیں -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ قبیل مذکورہ
علاقے میں ہالی کے پائب بجهائی کی منظوری دی کتی
تھی لیکن یہ پائب ابھی تک وہاں نہیں بجهائی
کئے -

(د) کیا حکومت نے مذکورہ بستی میں ہالی کی نیک تعمیر کر لئے
کا کوئی منصوبہ بنایا ہے اگر ابسا ہے تو کتنی سمت
تک یہ نیک تعمیر ہوگی لیز حکومت کی طرف سے
مذکورہ علاقہ لئے باشندوں کو پہنچ کا ہالی سہیا کر لئے
کی مسولیتیں بھم پہنچائی میں کتنا وقت لگے گا؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) ہاں -

(ب) نہیں - شالا مار کالونی کی آبادیوں سے ہالی لئے اعلیٰ لئے

گئے تھے۔ وہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہانی مفتان صحت کے اصولوں کے مطابق (کے رعایتی WHO الدازوں پر) بسانی استعمال کے لئے موزوں ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ لوگوں کو ہانی حاصل کر لئے لئے دور جگہوں تک جاتا ہوتا ہے۔

(ج) نہیں۔

(د) نہیں۔ ہانی کی ہملائی کا کام ۱۹۷۳ء میں شروع کیا جائے گا۔ بشرطیکہ مالی ذرائع موجود ہوں۔

وزراء کی طرف سے وصول کردہ سفر خرج الاُونس اور یومیہ الاُونس

۲۲۲* - مسٹر احسان الحق پراجہ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں ہے کہ صوبائی وزیروں نے ۱۵ مئی تا ۳۱ مئی ۱۹۷۲ء کے عرصے کے دوران لاٹھور کا دورہ کرنے کا سلسلے میں سفر خرج الاُونس اور یومیہ الاُونس کے طور پر کتنی رقم وصول کی؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - لاٹھور تک دورے کے دوران صوبائی وزراء کی طرف سے ۱۹۷۲-۵-۱۵ تا ۱۹۷۲-۵-۳۱ کی مدت کے لئے سفر خرج اور روزالہ بہتہ کے سلسلے میں / ۵۰۰ روپے کی رقم پر آورد کی گئی ہے۔

مسٹر احسان الحق پراجہ - کیا وزیر اعلیٰ یہ فرمائیں ہے کہ یہ وزراء سرکاری کام کے سلسلے میں لاٹھور نہیں کئے تھے۔ بلکہ لاٹھور میں ضمنی انتخابات کے سلسلے میں وہاں بیٹھے رہے ہیں۔ اور یہ تمام سفر خرج اور روزالہ بہتہ ان کو سرکاری خزانے سے چارج نہیں کرنا چاہیے تھا۔

وزیر اعلیٰ - جو وزراء اپنے دوروں پر گئے تھے ان میں محمد حنیف رامی صاحب - میان التھقاو احمد تاری - ملک مختار احمد اعوان - اور مسٹر اے۔ ایج - کاردار صاحب ہیں یہ ان یکے بھتے کی رقم ہے۔ اس میں چودھری محمد انور سمہ - چودھری متاز احمد کا ہلوں صاحبہ نے ایک پسند وصول نہیں کیا۔

مسٹر احسان الحق پر اچھے - جن وزرا کا نام آپ لئے لایا ہے۔ کیا
بازی کے ہرامیکنٹسے کے لیے نہیں کئے تھے۔ اور وہاں ہمیں لئے کوئی
تغیریں نہیں فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ سر جو نہیں۔

فیض پرائنس شاپس کا قیام

* ۲۳۰ - مسٹر عبدالقیوم بٹ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہِ سکرム
بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں بنیادی ضروریات زندگی
بہت سہنگی ہیں اگر ایسا ہے تو کیا ہر ہولیس مشیشن کی حدود میں
واقع ہر علاقے کے لئے فیض پرائنس شاپ کھولنے کی کمی تجویز حکومت
کے زیر خود ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ (۱) ضروری اشیاء کی قیمتیں مثلاً
گندم آٹا چینی وغیرہ کھلی مارکیٹ میں کچھ حد تک بڑھی ہیں۔ لیکن ان
پہ قابو ہا لیا کیا ہے سرکاری ڈبوقن ہر یہ اشیاء پھولیے سال کے لرخونی
ہر ہی دستیاب ہیں۔ مثی کے تیل اور بنامیتی کھنی کی قیمتیں میں کمی
ہوئی اور صابن اور سعمولی کھوٹے کی قیمتیں ساہنہ سطح ہوئی ہیں۔

(۲) راشن ڈبوقن کی تمدد ضرورت کے مطابق ہے جہاں راشن کی
اجنمی دستیاب ہیں چونکہ قیمتیں ہر قابو ہا لیا کیا ہے۔ اس لئے فیض پرائنس
شاپ ہر تھالہ میں کھولنے کی فی الحال ضرورت نہیں۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ۔ کیا یہ درست نہیں کہ جب تک وہ source of supply
کو کنٹرول نہیں کر سکیں گے اور یہ source of supply جب تک
سرماہی داروں کے بالہ میں رہے کی اس وقت تک وہ مہنگائی ہو کنٹرول
نہیں کر سکیں گے؟

وزیر اعلیٰ۔ یہ درست ہے۔

میان خورشید انور۔ کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ گندم
۱۴ روپیے کی بجائے ۲۰ روپیے من ہو گئی ہے اور آپ ارشاد فرمائیں ہے
کہ یہ معمولی اضافہ ہے۔ آپ کے لزدیک زیادہ اور معمولی اضافے میں فرق
کیا ہے؟

Mr. Deputy Speaker : This is irrelevant.

میان خورشید انور - سوال ائمہ جوامہ میں لکھا ہوا ہے کہ یہ معمولی اخلاق ہوا ہے۔ اسے معمولی اخلاق تو بیرے خیال میں گوشی ہی نہیں کہہ سکتا۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - تباہ لے ان ہر subjective حیثیت سے سوال کیا ہے جو کہ آپ لہجہ کر سکتے۔

میان خورشید انور - الہوں نے غلط بہانی سے کام لیا ہے۔ وزیر اعلیٰ لے فرمایا ہے کہ ضروریات زندگی کی اشیاء کی قیمتیں میں معمولی اخلاق ہوا ہے۔ جب کہ ہر چیز کی قیمت ذہل ہے ہی زیادہ ہو گئی ہے اور آپ فرمادیں ہے میں معمولی اخلاق ہوا ہے۔

وزیر اعلیٰ - ہوائی اف آرگر۔ معزز ممبر یہ تو فرمائیں کہ ان تک کہنے کا مقصد یا ان یہ کہنا درست نہیں ہے۔ (لیکن الہوں نے فرمایا کہ غلط بہانی سے کام لیا ہے۔ بیرے خیال میں غلط بہانی کا لفظ درست نہیں)۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر - خورشید صاحب کی «غلط بہانی» والی بات درست نہیں بالق بات درست نہیں۔

میان خورشید انور - آپ تفصیل میں جاتے ہیں تو غلط بہانی اس طرح ہے کہ الہوں نے فرمایا ہے کہ "سونکاری ذہوؤں ہر یہ اشیاء بھولیے سال ائمہ لرخوں اور جی دستیاب ہیں" یہاں تک توثیق ہے۔ ہر اگر ذہوؤں ہر یہ چیزوں سب کو نہ ملیں تو

شیخ عزیز احمد - کیوں نہ ملیں۔

میان خورشید انور - نہیں ملتیں۔ مثلاً گندم۔ آٹا اور چینی سب کو ذہوؤں نہ لیتیں مل وہی۔ کھڑا اور ادویات بھی ضروریات زندگی میں شامل ہیں ان کی قیمتیں اتنی بڑھ چکی ہیں (قطع کلامیں)

جناب والا۔ خلط بیانی یہ میری مراد ہے کہ وہ جواب جو دیا گیا ہے وہ خلط ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ جواب ہوں لئے دیا ہے۔ لیکن آپ نے جو کہتا ہے کہ ہوں لئے خلط بیان سے کام لیا ہے وہ بات خلط ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا "خلط بیانی" غیر پارلیمانی لفظ لہیں ہے۔ آپ بجهلا روکارڈ دیکھ لیں۔ "جهوث بولنا" یہ غیر پارلیمانی ہے۔ "خلط بیانی" یا "خلط بیانی" یہ غیر پارلیمانی لہیں ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ پارلیمانی روایات کو مزید قابل عمل اور اچھا بنالے کر لئے ضروری ہے کہ ہم اس کو بھی شامل کر لیں۔ آپ ذرا امن کی وضاحت کر دیں کہ اس حد تک یہ خلط بیانی والی بات نہیں تھی۔

میان خورشید انور۔ جو سوال پوچھا گیا تھا وہ یہا ضروری تھا۔ اور اہمیت ہامہ کا تھا۔ اس کے متعلق وزیر علوی صاحب لئے جو ارشاد فرمایا ہے وہ خلط ہے۔ میں اب بھی چیلنج کرتا ہوں وہ جواب خلط ہے۔ میری مراد خلط بیانی سے یہ ہے۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون۔ جناب والا۔ فاضل سبھ آپ سے مخاطب ہو کر بات کر سکتے ہیں۔ یہ پارلیمانی آداب کے خلاف ہے کہ وہ کسی دوسرے رکن سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ یہ ضروری ہے۔ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ جناب والا۔ خلط بیانی اور جھوٹ میں یہ فرق ہے کہ جھوٹ اراداتا بیان کیا جاتا ہے۔ خلط بیانی کو اس لیے غیر پارلیمانی قرار لہیں دیا گیا کہ ہو سکتا ہے کہ محکماں اپنے کو اکوائف خلط مہیا کرنے کی ہوں اس لیے خلط بیانی کو غیر پارلیمانی قوار لہیں دیا گیا اور یہ دینا چاہیے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ امن بر تو میں اپنا نہ صلہ دیں چکا ہوں۔

چودھری امان اللہ تک - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ یہ سوال کب ان کے پاس ہے اور جواب کب تحریر ہوا ہے کیا اس وقت سے اب تک مارکیٹ میں قیمتیں میں اضافہ ہوا یا نہیں ہوا؟ یہ کتنی وقت کا ہیئت جواب دیا جا رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ - میں اپنے سیکریٹریت سے ہوئے کوائف حاصل کرنے کے خدمت میں بیش کروں گا۔

میناں منظور احمد موہل - کیا وزیر اعلیٰ یہ فرمائیں ہے کہ یہ بات درست ہے کہ جنکے بعد قیمتیں بڑھا ہی کرتی ہیں؟

(قہقهہ)

وزیر اعلیٰ - جنکے بعد قیمتیں بڑھا ہی کرتی ہیں۔

ملک ثناء اللہ خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں ہے کہ حکومت دیہات کو آتا اور گندم سہلانی کرنے اور راشن ڈبو قائم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ - میں ملک ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ چند تباہی زیر غور ہیں اور شاید اس سلسلے میں اور کوئی قدم الہا ہا جائے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - کیا وزیر اعلیٰ صاحب یہ فرمائیں ہے کہ جنکے بعد قیمتیں کتنی بڑھی تھیں؟

وزیر اعلیٰ - یہ میں کوائف آٹھیں کر کے بیش کر سکتا ہوں۔

سید تابش الوری - کیا وزیر اعلیٰ صاحب یہ فرمائیں ہے کہ مسلح لئے بعد بھی قیمتیں بڑھا کرتی ہیں؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا - جنکے بعد صلح ہوتی ہے اور صلح لئے بعد کافی دیر تک حالات ایسے ہی رہتے ہیں۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - جناب والا میں وزیر اعلیٰ صاحب

سے گوارش کروں گا کہ وہ اپنی بادداشت کے زور پر یہ فرمائیں کہ ہجمہ
جنگ لئے بعد کتنے قیصہ قیمتون سینے اضافہ ہوا تھا۔

وزیر اعلیٰ - ہر جنگ میں فرق ہوتا ہے۔ ہر یہی میں کوائف بھی
کر دوں گا۔

راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر اعلیٰ صاحب فرمائیں گے کہ
قیمتون کے بڑے جائز کے بعد جرائم یہی بڑے جاتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا - جب معاشی عدم توازن پیدا ہو جائے تو
لازمی طور پر اضافہ ہو جانا ہے بلکہ اخلاقی زلگی میں یہی فرق آ جاتا ہے۔

سردار صبغیر احمد - کیا وزیر اعلیٰ صاحب یہ فرمائیں گے کہ چیزیں
کے راشن کی جو تفہیق شہروں اور دیہاتوں کے درمیان ہے اس کو دور
کر لئے کے لئے حکومت کوئی غور کر رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا - امن سلسلہ میں کافی ایسے عوامل ہیں جن
ہر غور کیا جا رہا ہے۔

سید قابض الوری - جناب والا - کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ چیزیں
کی قیمت ایک روپیہ دس آنے سیر سے بڑھ کر اڑھائی روپیہ سیو ہو گئی ہے
اور بلیک مارکیٹ میں بالج روپیہ سیر فروخت ہو رہی ہے؟ کیا اس کو
کچھ حد تک اضافہ کہا جا سکتا ہے؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا - یہ حقیقت ہے کہ بلیک مارکیٹوں لئے جو
زیادہ سرمایہ دار ہیں چیزیں کی ذخیرہ الدوزی کی ہے۔ اس لئے اس میں
زیادہ fluctuation ہوتی رہی ہے۔

حاجی محمد صیف اللہ خان - جناب والا - کیا یہ حقیقت نہیں ہے
کہ حکومت عوام کو بنیادی ضروریات زندگی فراہم کرنے میں ناکام رہی
ہے اور ضروریات زلگی کی اشیاء کی قیمتیں بہت سہنگ ہو گئی ہیں؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا - اگر حکومت ان تمام حالات کو کنٹرول
لے کریں تو حالات نہایت ہی بدتر ہوتے کیونکہ تمام بد کرداروں نے ان

حالات یہ فائضہ الہائے کی ہوئی کوشش کی ہے اور عوام کی پریشانی میں اضافہ کرنے میں کوئی کسر الہا نہیں رکھی۔ ہم نے ان حالات کو ہوئی طرح کثیرول کر لیا ہے اور امید ہے کہ حالات اور اچھی ہو جائیں گے۔

شیخ صفیل علی - جناب والا۔ چینی کے کاروبار ہر کتنے فیصد کثیرول ہوا ہے؟

وزیر اعلیٰ : یہ الک سوال ہے۔

مسٹر روف طاهر - کیا وزیر اعلیٰ صاحب یہ فرمائیں گے کہ پاکستان میں جو چینی اور گندم کے لرخ ہیں وہ کسی اور ایشیائی ممالک میں اسے سے بڑھ کر لدم؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا۔ میں اپنے علم گی بنا پر عرض کر سکتا ہوں کہ یہ لرخ کمیں کم ہیں۔ لیکن ہر یہی صحیح موازنہ بھی کرنے کیلئے الک سوال دہی تو بہتر ہے۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا جناب وزیر اعلیٰ صاحب یہ فرمائیں گے کہ مطلع کیمبل ہو جو مل مراپنڈی اور دیگر ایسے بارانی علاقوں تک سانہ جہاں فصلوں کا الحصار بارشوں پر ہوتا ہے ظلم نہیں ہے کہ دیہاتوں میں راشن دو چھٹاںک فی کس اور شہروں میں ایک سیر فی کسی ہے؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا۔ جیسا کہ میں نے ملک نما اقدام صاحب کے سوال تک جواب میں عرض کیا ہے کہ اس مسلسلہ میں چند ایک تباہیز زیر غور ہیں جن کے ستعلقہ فیصلہ کیا جائیگا۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا۔ کیا یہ دیہات آبادی کے ساتھ زیادتی نہیں ہے کہ ۱۹۶۱ کی آبادی کے مطابق دیہاتوں میں راشن دہا جا رہا ہے جبکہ شہروں میں جو بھی آج یہاً ہوتا ہے دوسرے روز اس کا نام راشن کارڈ میں آ جاتا ہے؟ کیا دیہات میں ہارہ ہارہ سال کے جو بھی ہیں وہ راشن نہیں کھاتے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ ان کو راشن نہیں دیا جانا ہے؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا - مجھی صرف اتنا یاد ہے کہ راہن کارڈ پر
جو چینی دی جاتی ہے اگر آبادی پانچ سو ہو تو پندرہ دوراں کارڈ جاری
ہو جائے ہیں ۔

شیخ عزیز احمد - کیا وزیر اعلیٰ صاحب افراد کرم بیان فرمائیں
کہ جس تناسب سے روپیہ کی قیمت کم ہوتی ہے اس تناسب سے اجنبیں کی
لیمتون میں اضافہ ہوا ہے ؟

وزیر اعلیٰ - کافی حد تک ۔

نوابزدہ سردار عطا محمد خان لغاری - کیا وزیر اعلیٰ تماحیب
از راه کرم بیان فرمائیں کہ ذیروں غازی خان کے قبائلی علاقوں جو
ہجاؤں پہنچاں میں دور ہیں اور جہاں دو دو سال تک بارش نہیں ہوتی اور
قطع سالی رہتی ہے ان کو وہی مراءات دی جائیں گی جو بلوچستان
گورنمنٹ انہی متعلقہ علاقوں کو دے دیتے ہیں ہے ؟ حقیقت یہ ہے کہ وہاں
قطع سالی کے حالات واقع ہو رہے ہیں اور ان کو گندم فراہم نہیں کی
جا رہی ۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میں مراد صاحب کو یقین دلاتا ہوں
کہ ان قبائلی علاقوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے ۔ الشا، افہم اس
مسئلہ کو حل کر لیا جائے گا ۔

راجہ جمیل اللہ خان - کیا وزیر اعلیٰ صاحب یہ فرمائیں کہ
کہ قبائل میں اضافہ میں سمجھا کیا ہاتھ ہے اور اس کا رونا خود حکومت
لئے یہی روپا ہے ؟ اسکو روکنے کی ذمہ داری کس کی ہے ؟ کیا حکومت
اسکے متعلق کچھ کر رہی ہے جبکہ انہوں نے انہی کمزوری کا خود
اعتراف کیا ہے کہ سکلنگ عام ہے ؟ اس کا اعتراف وہ اخباروں میں یہی
کرو چکے ہیں اور روپیہ ہر یہی کرو چکے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا - یہ درست ہے کہ سکلنگ کا ہی
ایک factor ہے ۔ سکلنگ کو روکنے کے لئے جو ممکن اقدامات میں
کئے جا رہے ہیں ۔

چو ہڈری جمیل حسین خان منج - کیا وزیر اعلیٰ صاحب فرمائیں گے کہ چینی کیلئے جو سپیشل ہرمت دیا ہے اس کا رہت سائز ہے تین روپے سیر ہے ؟

وزیر اعلیٰ - بالکل درست ہے ۔

رائے عمر حیات خان - جناب والا - کیا یہ صحیح ہے کہ فیض پرائی شاہس شهری آبادی میں کھولی جالیں گی اور دیہات آبادی کے لئے کوفی فیض کھوالیں شاہس نہیں کھولی جالیں گی ؟

وزیر اعلیٰ - یہ تعویز زیو غور ہے ۔

خان امیر عہد اللہ خان روکڑی - اس تعویز پر عمل درآمد کتنے عرصہ تک ہو جائے گا ؟

وزیر اعلیٰ - الشا اللہ کوشش کر رہے ہیں کہ جلد ہو جائے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - «کوشش» سے جناب والا کی کیا مراد ہے ؟

وزیر اعلیٰ - «کوشش» سے مطلب کوشش ہے ۔ (فہقہہ)

میان خورشید انور - کیا وزیر اعلیٰ صاحب یہ تسلیم فرمائیں گے کہ سکنک کی وجہ سے جو مہنگائی ہے اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا - سکنک - چور بازاری اور ذخیرہ الدوزی کرنے والے افراد وہ ہیں جن کو بھلے سے عادتیں ہٹ جکی ہیں یا جن کو عادتیں ڈالی جا چکی ہیں ۔ وہ افراد موجود ہیں ۔ جب تک ان کا مکمل طور پر قلع قصع نہیں کیا جاتا اس وقت تک چور بازاری - سکنک اور ذخیرہ الدوزی رہے گی ۔ اس پہلے میں مناسب اندامات کئے جا رہے ہیں ۔

مسٹر عبدالقيوم بٹ - جناب والا - سرمایہ داروں کا محاسبہ کرنے کا ہمارا ہروگرام تھا ۔ یہ ساوے جرالم سکاروں اور سرمایہ داروں کی

وچھے سے ہیں۔ ہم سرمایہ دراون کا محاسبہ کب کرنے کا تواہ رکھتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میں اس معزز ایوان کے معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جہاں تک سکلنگ - چور بازاری اور ذخیرہ الدوزی کا تعلق ہے اس میں رشتہ کو بھی شامل کر لیں۔ جب تک ان سب کا قلع قمع نہیں کیا جاتا تب تک یہ جرائم رہیں گے میں لیکن ان کا قلع قمع کرنے کیلئے لازمی طور پر نشاندہی کرنی پڑے گی۔ چن کو یہ عادتیں پڑ چکی ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ان کا قلع قمع کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ہم پورے اقدامات کر رہے ہیں اور ہم تو قع ہے کہ حزب اختلاف کے معزز ممبران اس سلسلہ میں ہمارا ہورا ساتھ دیں گے۔

مسٹر روف طاهر - کیا وزیر اعلیٰ صاحب فرمائیں گے کہ زرعی اجناس کی قیمتیوں میں اضافہ ہوا راست ملک کی پیداوار سے تعلق رکھتا ہے؟ اور کیا یہ اس واقعہ نہیں ہے کہ کاشتکاروں incentive کیلئے اور بروڈکشن پڑھانے کے لئے گتھ اور گندم کی قیمت میں اضافہ ملک کی معیشت کے مقاد میں ہے؟ کیا یہ صحیح نہیں ہے؟

وزیر اعلیٰ - یہ بھی درست ہے کہ اگر زرعی اجناس کی پیداوار میں اضافہ ہو تو قیمتیں نیچے آجائی ہیں جیسا کہ فاضل ممبر نے اشارہ فرمایا ہے۔ ہم کافی سمجھیں تائف کر چکے ہیں مثلاً مزدور دبھی ترق کا پروگرام جس کے تحت پنجاب بھر میں، باللٹ پراجیکٹ شروع کئے جا چکے ہیں۔ crash programme اس کے علاوہ بیہلز پر کس پروگرام کے تحت مخصوصوں میں اضافہ کرنے کے لئے اکبرزادوں روپیہ وقف کیا گیا ہے۔ لازمی طور پر چب زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا تو قیمتیں نیچے آجائیں گی۔ اگر زرعی پیداوار میں اضافہ نہ ہو یا دوسرے شعبوں کی پیداوار میں اضافہ نہ ہو تو لازمی طور پر قیمتیوں کے پڑھنے کو روکا نہیں جا سکتا۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - کیا وزیر اعلیٰ صاحب اس کی وضاحت فرمائیں گے کہ جب ان کو سمجھوں اور سماج دشمن عنصر

کا علم ہو چکا ہے تو ان کے خلاف امن وقت لک ایکشن کیوں نہیں لیا گیا اور ان کے خلاف ایکشن لئنے میں کیا کیا رکاوٹیں ہیں؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا۔ ان کے خلاف ہو روی طرح ایکشن لیا جا رہا ہے اور ان کو پکڑا جا رہا ہے۔ اس کی سب سے زیادہ لکر ہیں ہے۔ یہ چیز ہمارے پروگرام اور منشور میں نہ ہے اور ہم ان کے لئے لف ہیں۔

ہردار صغیر احمد - کیا وزیر اعلیٰ فرمائی گے کہ کو ذریعی جناس کی قیمتیوں میں اضافہ ہوا ہے لیکن اس سے کاشتکاروں کو فالدہ نہیں ہوتا بلکہ اجناس کی قیمتیوں کے پڑھنے کے لئے نہیں میں آڑھیوں کو فالدہ ملتا ہے؟

وزیر اعلیٰ - بالکل نہیک ہے بلکہ میں اس بیوتوں ہوں کہ جو دربیالہ طبقہ ہے یہ ان کے حق کو مارتا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا حکومت نکے علم میں یہ بات ہے کہ دیباہیوں کو ہو روی جیسی تواریخ نہیں کی جاتی اور دوسرا طرف عالم یہ ہے کہ مل ایونا ہے باہر اکر آپ نے گئے سے گزرنا ہوتا ہے تو ان لوگوں کو گرفتار کر لیا جاتا ہے؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ متعلقہ سوال نہیں ہے۔

میان خورشید افُر - کیا حکومت کو اس بات کا علم ہے کہ تمام برائیوں کا بیان کرو دینا ہی کافی نہیں ہوتا؟ یہ ہمیں اجلاسوں میں جناب وزیر اعلیٰ نے فرمایا تھا کہ یہ صورث حال روشن اور چور بازاری کی وجہ سے ہوتا ہوئی ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ ذاتی قسم کا سوال ہے یہ ضمی موالی نہیں ہو سکتا۔

مسٹر ناصر حسین منصور - کیا ہو تو اعلیٰ فرمائیں۔ لکے کہ ہماری قوم چونکی لکے بغیر زلدہ رہ سکتی ہے یا نہیں؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ہے غیر متعلق سوال ہے ۔ آپ تشریف رکھئے ۔

سردار امجد حبید خان دستی - اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ فرمائیں کی دو بڑی وجہیں ہیں ۔ اس لئے متعلق ابھی ہمارے ایک معزز دوست شیخ عزیز احمد صاحب نے فرمایا ہے کہ روپیہ کی قیمت میں کسی ہونے کی وجہ ہے اور جاگرداروں نے جو ذمیہ الدوزی کی ان تمام بالوں کی وجہ سے چیزوں کی قیمتیں بڑھی ہیں ۔ کیا حکومت اس میں کوئی اندام کرے گی ۔

وزیر اعلیٰ - بالکل نہیں ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے ۔ حکومت ان جملہ بالوں سے باخبر ہے ۔

میان خان محمد - کیا وزیر اعلیٰ ارشار فرمائیں ہے کہ گندم کی قیمت کو کم کرنے کے لئے حکومت کوہ ^{ubsidize} کر رہی ہے ۔

وزیر اعلیٰ - ایک سو کروڑ روپیہ اس مقصد کے لئے خوج کیا جا رہا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر اعلیٰ ارشار فرمائیں ہے کہ گل بنیادی ضروریات زندگی میں شمار ہوتا ہے ۔

وزیر اعلیٰ - بنیادی ضروریات کو جتنا چاہیں لٹھا لیں ۔ کتنی اچھی بات ہے لیکن جہاں نہیں بنانا چاہئے وہاں روکا جا رہا ہے ۔

نوابزادہ صردار عطا محمد خان لغاری - کیا وزیر اعلیٰ اس امر کی طرف توجہ فرمائیں گے کہ چینی کی بلیک مارکیٹ کی اصل وجہ یہ ہے کہ آبادی بہت بڑھ چکی ہے ؟ ذیرہ غازی خان کی پہلے سائز سات لاکھ آبادی تھی اب سوا گیارہ لاکھ ہو گئی ہے لیکن واشن وہی مل رہا ہے ۔ اڑپے قصبوں کو وہی چھٹالک اور پاک قصبوں کو چھٹالک ۔ سوال یہ ہے کہ ائمہ مردم شعرا کے مطابق چینی کا موجودہ گوناگون کم ہے ۔ اس لئے کیا حکومت اس کی طرف توجہ فرمائے گی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ سوال کریں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - جناب والا یہ کوئی ختمی سوال نہیں ہے۔ الہوں نے تو ایک تجویز پیش کر دی ہے۔ سوالوں کی ایک حد پوچھے مگر الہوں نے تو تغیر کرنی شروع کر دی ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - میں نے کہہ دیا ہے کہ موال کروں تجویز پیش نہ کریں۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - میں نے چھوٹے ناؤں کے متعلق بات کی ہے کہ ان کو خاطر خواہ رائش دیا جائے۔ کیا ابسا کیا جائے کا یا نہیں؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اس کے متعلق جواب دیا جا چکا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر اعلیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ جس موفر طریقہ سے حکومت نے مشودش ہر ان کے مطالبات پیش کرنے کی وجہ سے گولیاں چلاتیں۔ کیا اسی طرح الہوں نے مسکلروں ہر ہی گولیاں چلاتیں کیونکہ معاشرے کی سب سے بڑی ایباری سماں کے

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ کا سوال غیر متعلق ہے۔

مسٹر روف طاہر - کیا وزیر اعلیٰ بیان فرمائیں گے کہ چینی اور گندم کی بین الاقوامی منڈی میں کیا قیمتیں ہیں اور کیا یہ اس واقعہ نہیں کہ ہمارے پمسایہ ملک میں چینی ۱۲ روپیہ فی سین اور گندم ۲۵ روپیہ فی من فروخت ہو رہی ہے؟ میں چیف منسٹر صاحب ہے کہوں کا کہ جو الہوں نے جواب دیا ہے کہ ایشیائی مالک میں قیمتیں کم ہیں یہ واقعی طور پر درست نہیں۔

وزیر اعلیٰ - میں نے کہا ہے کہ ایشیائی مالک میں قیمتیں ہماری نسبت سے کہیں زیادہ ہیں۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - آپ نے فرمایا ہے کہ دوسرا

مالک میں ہم سے زیادہ قیمتیں ہیں۔ کیا آپ کسی ایسے ملک کا ذکر کرو سکتے ہیں جہاں قیمتیں ہمارے ملک سے زیادہ ہوں؟

وزیر اعلیٰ۔ الہیا۔ اگر صحیح موازنہ کرونا ہے تو امن مسلسلے میں علیحدہ کوائف بھی پیش کئے جا سکتے ہیں۔

ستور محمد یاسین خان۔ کیا وزیر اعلیٰ بیان فرمائیں گے کہ اس دفعہ کپڑے اور کپاس کا رب پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ ہے؟

وزیر اعلیٰ۔ یہ درست ہے۔

سردار امجد حمید خان دھتی۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کرو رہا تھا کہ کیا پنجاب گورنمنٹ نے علم میں ہے کو ضروریاتِ زندگی کی اشیاء میں اور خاص طور پر خوراک میں جو کمی ہواقع ہوئی ہے اور جس کی وجہ سے سہنگان بڑھی ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوئی کہ سب سے زیادہ خوراک پیدا کرنے والی صوبہ کو مرکز کی طرف تھے اس کے پانی کے پرائے حصہ کو کم کر دیا گیا۔ (قطعہ مکلامیان)

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ آپ یہ سوال کا تعلق سرکاری حکومت سے ہے۔ میں نے اس کو خلاف ضایطہ قرار دیے دیا ہے۔ آپ صحیح طور پر سوال کریں جو غیر متعلق نہ ہو۔

چودھری امان اللہ ملک۔ کیا موجودہ حکومت امن صورت حال سے مطمئن ہے؟

وزیر اعلیٰ۔ قطعی طور پر نہیں۔ ہم تو مارکیٹ کی اصلاح کرو جاتے ہیں۔ جن اقدامات کا ذکر میں لے کیا ہے۔ مناسب طور پر کئے جائیں گے۔ ہم کب کہتے ہیں کہ ہم مطمئن ہیں۔ اطمینان تو کمی صورت میں نہیں ہو سکتا۔ اطمینان تب ہو کا جب حالات درست/ ہو جائیں گے۔

وزیر قانون۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ فاضل وسکن لے چکیے۔ سوال یہے دوڑان ”بندربالٹ“ کا لفظ استعمال کیا ہے جو بوری قوم کے وقار

کے خلاف ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ امن لفظ کو کارروائی ہے سذج کیا جائے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ میں جناب کی دوں نگ کو ہیلینج لہیں کر سکتا۔ محترم دستی صاحب لئے قواعد و ضوابط کے مطابق ہوال کیا تھا۔ امن کا مفہوم یہ تھا کہ یانی کی تقسیم کے سلسلہ میں کیا ہنجلب گورنمنٹ نے کوئی ایسا موقف اختیار کیا ہے۔ کہ ہنجلب کو اپنے حقوق کے مطابق ہالی ملے۔ اصل میں یہ سوال تھا۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ یہ موقف والی بات نہیں تھی۔ شاید یعنی ہو۔ لیکن جب ہوال پیش کیا گیا تو امن کا الداز مختلف تھا۔ جس کا تعقیب براہ راست سینٹرل گورنمنٹ ہے تھا۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی۔ ہوالٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ اسپلی بیٹھ کیا اس بات کی اجازت ہوگی کہ چہلے ایک فاضل رکن سوال کرے اور ان کے بعد دوسرا فاضل رکن انہے کہر یہ کہیں کہ ان کے سوال کا مطلب یہ تھا؟ میرا خیال ہے ہر معزز رکن جو امن ایوان میں پیشہ ہے۔ اسے بات کرنے کی آزادی ہے کہ وہ خود تشریع کرے کہ وہ کیا کہتا۔ جاہتنا ہے؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ یہ سوال غیر متعلقہ قرار دیا جا چکا ہے۔ اب اس بہ بحث نہیں ہو سکتی۔

مختلف اداروں میں قابلیت کی بنا پر داخلی اور تقریبیان وغیرہ

*۶۲۲۔ مسٹر عبدالقیوم بٹ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ایسا حکومت اس پارسے میں غور کر دی ہے کہ مختلف اداروں میں داخلی اور تقریبیان قابلیت نکے مطابق حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر ہی کی جائیں تاکہ جانبداری اور بدعتوائی کا استعمال کیا جا سکے اور کسی کے صالح بے الصاف نہ ہونے ہائے۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ داخلی قابلیت کی ایجاد پر کہیں

جاتے ہیں لیکن ہیرون پاسعہ سرگرمیاں کھیلوں اور مباحثوں میں حصہ لینے والے امیدوار اور قومی خروروت کے تحت مخصوص کی جائے والی نشانیں اس سے مستثنی ہیں سلامتوں میں بھرقی قابلیت کے ساتھ ساتھ شخصیت قوت کلر اپلیت اور دلچسپی اور حکومت کے مقرر کردہ کوولا سمیم کے مطابق ہوتی ہے۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا۔ کیا یہ درست نہیں کہ ہمارے ملک میں جو معمولی ملازمتیں جن مثلاً clerical jobs یا امن قسم کی دیکر ملازمتیں اگر ہمیں ہر کرنے کے سلسلہ میں لمبڑوں کو ترجیح دی جائے یا merit basis کو ترجیح دی جائے تو انصاف زیادہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جہاں کہیں ہمیں اثر و ہیو ہوتا ہے دھانڈلیاں ہوتی ہیں؟ دوسرے کیا یہ درست نہیں کہ ہی۔ ٹی۔ سی کے داخلوں اور کالجیوں میں ہمیں داخلوں کے لئے ہر جگہ دھانڈلیاں ہوتی ہیں۔ اور merit basis کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ خصوصاً ہماری حکومت نے دوران میں ہمیں خیال نہیں رکھا گیا؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا۔ جہالتک داخلے کا سوال ہے۔ اس کے متعلق میاں طور ہر اور واضح طور ہر فارمولہ بنایا گیا ہے اور اس کے مطابق داخلے کیمی ہیں۔ اگر فاضل میجر کسی قسم کی پدنعنوائی کو میرے اوپس میں لاگیں یا وزیر متعلقہ نے لوٹس میں لائیں تو لازمی طور ہر اس نے لئے کارروائی کی جائے گی۔

(اس سچلہ پر مسٹر سپیکر کرمی صدارت ہر جلوہ افرزیز ہوتے)

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا۔ میں اتنے فاضل دوست کو مبارک پاد دینا ہوں کہ ہمیں نے ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف حکومت کی توجہ مبنیوں کرائی ہے۔ میں ہمیں اس ضمن میں اپنے کی توجہ اور اطلاع لئے لئے عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ضلع مظفر گڑھ میں ہی۔ ٹی۔ سی۔ کے داخلے میں ایسے طلباء کو داخل کیا گیا ہے جن لئے لمبڑا ڈوبڑا ہے تھے وہ ہمیں نہایت نیجلے درجے تھے۔ اور فرست ٹولڈن لئے والوں کو نہیں لیا گیا۔ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں اطلاع دی جائے.....

مسٹر سپیکر - مناسب یہ ہوگا کہ آپ ان کو جھشی لکھ دیں۔
— یہ وقفہ سوالات ہے۔ This is not the forum for that.
بوجھا جائے کا۔

سول اسپکرٹریٹ میں افسروں کے کمروں کی مرمت پر اخراجات
کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

*۸۱۱ - خان امیر عبداللہ خان روکڑی - کیا وزیر اعلیٰ از راہ

(الف) حکومت ۱۹۷۰ء سے لے کر آج تک (i) پنجاب سول
سپکرٹریٹ میں افسروں کے کمروں کو نئی طرز دینے یا از سرنو
تعمیر کرنے ہر نیز (ii) پنجاب سول سپکرٹریٹ میں افسروں
کے کمروں کے ساتھ ملحظہ غسل خالوں کی تعمیر یا از سرنو
تعمیر یا مرمت ہر کل کتنی رقم خرچ کی ہے؟

وزیر اعلیٰ - (مشتر مراجع خالد) - (۱) کمروں کی لئی طرز دینے
یا از سرنے لو تعمیر کرنے ہر مبلغ ۶۲,۲۵۳ روپے خرچ ہونے۔

(۲) غسلخالوں کی مرمت یا تعمیر لو ہر مبلغ ۸,۱۳۰ روپے
خرچ ہوئے۔

میاں خورشید انور - کیا وزیر اعلیٰ ارشاد فرمائیں گے جو اتنا خرچ
افسروں کے غسل خالوں پر کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ عوام کا استھصال نہیں ہے
اور خزانے پر بوجہ نہیں ہے؟

وزیر اعلیٰ - آپ کوئی اور لفظ استعمال کرتے تو شاید جائز ہوئا
لیکن اس وقت استھصال کا لفظ صادق نہیں آتا۔

میاں خورشید انور - سب ہے زیادہ استھصال جو ہوا ہے۔ میں
مجھہا ہوں کہ وہ وزیر اعلیٰ کے دور میں ہوا ہے۔

مسٹر سپیکر - آپ سوال کیجئے۔ لشريج نہ کیجئے۔

میاں خورشید انور - جناب والا - وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا ہے کہ غسلخالوں پر ۵۳۶۶۲ روپے خرچ ہوا ہے - وہ بہت سخت زیادتی ہے - کیا وزیر اعلیٰ صاحب اس کو جائز تصور کرتے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا - جیسا کہ میں نے جواب میں پڑھا ہے غسلخالوں کی مرمت پر ۸,۱۳۰ روپے خرچ ہوتے ہیں - کاش کہ معزز تمیز پوجھتے کہ غسل خانے کتنے تھے - غسلخالوں کی حالت کیا تھی - اور اننا خرچ کرلا ضروری تھا - پھر تو یہ سوال relevant ہوتا - ان پر خرچ کافی کیا جانا اس لئے ضروری تھا کہ غسلخانے پر حال دفتروں کے ماتھ رکھنے پڑتے ہیں اور ان کی مرمت اور تعمیر کرلا لازمی ہے -

سردار صفیر احمد - کیا وزیر اعلیٰ صاحب اثہاد فرمائیں گے کہ سول سینکڑوں میں سینکڑوں سو کمروں کی شان و شوکت وزراء ہے کمروں سے نہت زیادہ ہے ؟

مسٹر سپیکر - اس کا غسلخالوں سے کوئی تعلق نہیں ہے -

وزیر قانون - جناب والا - وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے -

مسٹر سپیکر - مجھے اسکا بتہ ہے - ابھی تین منٹ باقی ہیں - وقفہ سوالات دس بجکر گیارہ منٹ پر ختم ہو گا -

لاہور میں سرکاری رہائش گاہیں

*۸۱۷ - خان امیر عبد اللہ خان روکڑی - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم لیاں فرمائیں گے کہ -

(الف) جی او آر ۱-۲ اور ۳ لاہور میں اس وقت سرکاری السروں کے لئے کتنی رہائش کاہیں ہیں -

(ب) چورچی کارڈنل اسٹیٹ اولچہ ہاؤس سٹاٹ کالونی اور وحدت کالونی لاہور میں کل کتنی رہائش کاہیں ہیں -

(ج) جزو (الف) اور (ب) بالا میں مذکورہ ہر زیرہ کی رہائش کا ہوئی
سے حکومت کو سالانہ کل کتنی رقم بطور کراہی حاصل
ہوتی ہے۔

(د) سال ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء کے دوزان مذکورہ ہر زیرہ
کی رہائش کا ہوئی لگہداشت ہر کل کتنی رقم خرچ
کی کتنی؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی او آر ۱ میں نواسی
بنکلے ہیں۔

جی او آر ۲ میں چھتر بنکلے ہیں۔

جی او آر ۳ میں ایک سو پالج بنکلے ہیں۔

(ب) چوارجی کارڈن اسٹیٹ میں ۳۷۹ بنکلے ہیں۔
پونچھہ ہاؤس صاف کالوی میں ۲۳۲ بنکلے ہیں۔
وحدت کالوی میں ۱۱۸۸ بنکلے ہیں۔

(ج) جی او آر ۱ = ۸۱۶، ۶۰، ۲

جی او آر ۲ = ۵۳، ۰۰۳، ۱

جی او آر ۳ = ۸۶۰، ۸۶۰

چوبرجی کارڈن اسٹیٹ = ۲۰۶، ۴۳، ۱

پونچھہ ہاؤس صاف کالوی = ۶۱۸، ۶۱، ۱

وحدت کالوی لاہور = ۱۹۹، ۸۸، ۳

نام کالوی	سال ۱۹۷۱ء	سال ۱۹۷۲ء	سال ۱۹۷۳ء
جی او آر - ۱	۵۴۶۹۴۶	۵۴۶۹۴۶	۵۳۳۱۱۲
چوبرجی کارڈن اسٹیٹ	۸۳۹۹۴۹	۸۳۹۹۴۹	۱۰۹۸۹۸
پونچھہ ہاؤس صاف کالوی	۲۱۳۸۵۶	۲۱۳۸۵۶	۱۰۰۵۶۵

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۴۲

۲۴۳۷۵۰	۳۶۰۶۵۵	جی او آر - ۲
۲۲۳۶۵۰	۴۶۰۲۲۹	جی او آر - ۳
۳۶۲۸۹۰	۳۱۸۴۳۱	وحدت کالولی

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - جناب والا۔ ان کوارٹروں کی
لنسیم کا طریقہ کار کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ - درخواستیں دی جاتی ہیں اور اسکے مطابق انکو
کوارٹر دے دئے جاتے ہیں۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - جناب والا۔ میری عرض کرنے کا
مقصد یہ ہے کہ کن کو بھلے ترجیح دی جاتی ہے۔ اسکے لئے کوئی میناری یہی
ہے یا جو یہی میں آئے انکو بھلے دے دئے جاتے ہیں۔ اور جو بھلے آئے
ان کو بعد میں دئے جاتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ - الکر لئے باقاعدہ قواعد مرتبہ ہیں ان کی رو سے
کوارٹر دئے جاتے ہیں۔

Mr. Speaker : - The Question hour is over. Will the Minister concerned like to place before the House the rest of the answers?

وزیر اعلیٰ - جناب والا۔ میں باقی مالدہ سوالات کے جوابات ایوان
کی میز پر رکھتا ہوں۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے

جی - او - آر میں افسروں کی کوئی ٹھیکانہ پر اخراجات

* ۸۲۵ - خان امیر عبداللہ خان روکڑی - کیا وزیر اعلیٰ اذ راہ
کرم نیان فرمائیں کے کہے

(الف) گزشتہ دس سال کے دوران جی - او - آر میں افسروں کی کوڈیوں کی مرمت ان میں اضافی تعمیرات اور تبدیلیوں ہر سال وار کتنی رقم خرچ ہوئی -

(ب) آیا جن رہائش گاہوں میں اضافی تعمیرات کی گئیں ان تک کراہیہ میں اضافہ کیا کیا اگر ایسا ہو تو گزشتہ دس سال تک دوران سال واہ کل کتنا اضافی کراہیہ وصول کیا گیا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) سال بسال خرچ مندرجہ ذیل
میں :-

مال	خرج
۱۹۶۲-۶۳	۱۶۰۳۵
۱۹۶۳-۶۴	۲۸۰۴۲
۱۹۶۴-۶۵	۳۶۳۱۸
۱۹۶۵-۶۶	۲۳۶۲۳
۱۹۶۶-۶۷	۴۲۲۴۳
۱۹۶۷-۶۸	۹۶۹۱۰
۱۹۶۸-۶۹	۲۰۹۲۵۳
۱۹۶۹-۷۰	۲۳۵۹۰۸
۱۹۷۰-۷۱	۱۳۲۵۹۳
۱۰۷۱-۷۲	۲۷۱۲۵

(ب) جی ہاں - کراہیہ داروں سے زائد کراہیہ وقتاً فوقتاً ۱۹۶۵ تا ۱۹۶۸ء وصول کیا کیا بعد ازاں وصولی بند کر دی گئی اور گورنمنٹ کے حکم تک مطابق سائزہ سات فی صد تک حساب سے کثوتی کی گئی -

ذیل میں زائد وصولی کی تفصیل ۱۹۶۲-۶۳ء ۱۹۶۳-۶۵ء تک درج ذیل ہے :-

۱۹۶۲-۶۳ ۱۹۶۳-۶۴ ۱۹۶۴-۶۵ ۱۹۶۵-۶۶

روپرے ۲۵۶۳ روپرے ۲۸۳۶ روپرے ۲۸۳۷

۱۹۶۵-۶۶ تا ۱۹۶۷ چولکہ گورنمنٹ نے ساڑھے سات فیصد شرح مقرر کر دی تھی اس لئے زائد کرایہ رسول نہیں دیا گیا۔

لاہور میں سرکاری ملا زمین کو رہائش گاہیں مہیا کرنا۔

۸۱۶ - حان امیر عبداللہ خان روکڑی - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) فی الوقت لاہور میں قیام پذیر مختلف درجوں کے سرکاری ملازمین کی تعداد کیا ہے۔

(ب) لاہور میں تمام درجوں کے سرکاری ملازمین کے لئے مہیا کردہ رہائش گاہوں کی تعداد کیا ہے۔

(ج) گذشتہ دس سال کے دوران ہر سال کتنے سرکاری ملازمین کو لاہور میں رہائش گاہیں الٹ کی گئیں۔

(د) مندرجہ ذیل درجوں کے ایسے سرکاری ملازمین کی تعداد کیا ہے جن کا نام رہائیں گاہوں کی الائمنٹ لے لئے ابھی تک ویشک لست پر ہے۔

(اول) افسران درجہ اول

(دوم) افسران درجہ دوم

(سوم) ملازمین درجہ سوم

(چہارم) ملازمین درجہ چہارم اور

(ہ) آپ حکومت کے زیر خور سرکاری عملہ اور خاص طور پر درجہ سوم اور چہارم کے عملہ کے لئے کوارٹر تعیین کر لیے کہ کوئی تجویز ہے؟

وزیر اعلیٰ - (مسئلہ معراج خالد) : (الف) محکمہ تعمیرات کی، سروے رہوڑ کے مطابق لاہور میں سرکاری ملازمین کی تعداد ماہوار تنخواہ کے حساب سے ہوں گے :-

۸۲۵۲	جن کی تنخواہ ۱۷۸۰ روپیے تک ہے	(۱)
۲۲۶۳	“ ” ۱۷۵ تا ۳۲۹ روپیے تک ہے	(۲)
۱۶۹۰	۳۵۰ تا ۳۷۹ روپیے تک ہے	(۳)
۳۸۶	۴۵۰ تا ۱۲۳۹ روپیے تک ہے	(۴)
۲۵۶	۱۲۵۰ تا ۱۹۹۹ روپیے تک ہے	(۵)
۸۲	۲۰۰۰ تا اور اس سے زیادہ	(۶)
<hr/> ۱۳۰۲۹	کل تعداد	

(ب) مختلف گھروں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے -

تعداد	درجہ وار رہائشن گاہیں
۹۳	اے ٹائپ بانکلے
۶۶	بی ٹائپ بانکلے
۷۶	سی ٹائپ بانکلے
۱۷	دو کمروں کے فلیش
۱۳۶	گزینڈ ملازمین کیلئے آئین/چار کمروں والے گھر
۱۸۱	لان گزینڈ ملازمین کیلئے آئین کمروں والے گھر
۷۸۰	دو کمروں والے سینٹر کوارٹر
۶۸۳	دو کمروں والے جولیٹر کوارٹر
<hr/> ۲۰۵۱	کل میزان

(ج) سرکاری گھروں کی کمی کی وجہ سے جو نہیں گھر خالی ہوتا ہے
الٹ کر دیا جاتا ہے۔ گذشتہ سالوں میں اسٹیٹ آفس کا

لشیف، زدہ سوالات کے جوابات جو اپوان کی یہیں ہو رکھے گئے ۔

زیادہ تر عملہ صوبہ سنده اور صوبہ سندھ پر متعاقی تھا جو وحدت مغربی پاکستان کے ختم ہوتے ہوئے، صوبوں میں والیں چلا کیا ہے۔ امدا ریکارڈ یہیں اتنے ہالوں پر الائمنٹ آرڈر میسر نہیں آ سکتے۔

(د) ہر ایک درجہ میں تقریباً مندرجہ ذیل درخواست دھنگان الائمنٹ کے منتظر ہیں۔

۵	دوچھہ الف بنگلوں کے لئے اسیدوار
۱۵۰	درجہ ب " " "
۳۰۰	درجہ ج " " "
۴۰۰	تین چار کمروں والی گزینڈ ملازمین
۶۰۰	تین کمروں والی نان گزینڈ ملازمین
۱۲۰۰	دو کمروں والی سینٹر کوارٹر کیلئے اسیدوار
۳۰۰۰	دو کمروں والی جو لیٹر کوارٹر کیلئے اسیدوار

(۵) چیز ہائے۔

لاہور میں سرکاری افسروں کے لئے عمارت

*۸۱۔ خان امیر عبداللہ بخان روکڑی۔ کیا وزیر اعلیٰ از واد کوم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں سرکاری افسروں کی رہائش کے لئے کتنی عمارت حاصل کی گئی ہیں یا بہ تعلیج دیکھ بھئے ہو لیکھی ہیں۔

(ب) حکومت ان عمارت کا ملکاں کتنا کراہی ادا کر رہی ہے۔

(ج) ان عمارت میں کتنے افسروں اور ملازمین کو رہائش مہیا کی گئی؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) : (الف) سال ۱۹۷۲ء میں ۱۵۶ مکان افسروں کی رہائش کیلئے گورنمنٹ نے کراپہ بولٹے -

(ب) ان رہائشی مکالات کا مبلغ - ۳۸۳۱۹ روپے کراپہ مالکان کو دیا گیا -

(ج) کل ۱۵۶ انسران کو مکان برائے رہائش دلیجے کہے -

ٹاؤن کمیٹی جلالپور پیروالہ کے خاکروپ کی بروظفی ۸۲۶* - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جلالپور پیروالہ ٹاؤن کمیٹی نے رحیم بخش داؤڈی خاکروپ کو فرالض سے غفلت کی بنا پر جسدار کی شکایت پر بروطف کر دیا ہے -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرہ خاکروپ بچھلے بیس سال سے ٹاؤن کمیٹی میں ملازم تھا اور اس سے بھلے اس کی اہک بھی بھی شکایت منظر عام پر نہیں آئی -

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرہ بالا خاکروپ سے نہ وضاحت طلب کی گئی اور نہ ہی اسے کوئی ایسا موقع فراہم کیا ہے جس سے وہ اپنی صفائی پیش کر سکے حالانکہ یہ بات ملازمت کے اصولوں کے سراسر منافي ہے -

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرہ ٹاؤن نے ایک قرارداد منظور کی تھی کہ کوئی فرائض کی بجا آوری میں بھلی مرتبہ غفلت مرتكب ہو تو اسے تنیہ کی جائی - دوسری مرتبہ جرم کیا جائی اور تیسرا مرتبہ ارتکاب جرم اور اسے ملازمت سے بروطف کر دیا جائے -

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ہاں

(ہ) اگر مذکورہ بالا اجزا (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت رحیم بخش داؤدی کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں ۔ اسے سینیٹری جنگدار کی روپورٹ اور سیکرٹری کی مفارش پر بوجہ بدنظمی ملازمت سے علیحدہ کیا گیا ۔

(ب) جی نہیں ۔ اسے ۱۹۶۲-۱۱ء کو بطور عارضی ملازم (Contingent paid) ملازم رکھا کیا تھا اور جتنا عرضہ وہ ملازم رہا یعنی ۱۹۶۲-۱۱ء سے ۱۹۶۳-۱۱ء تک اس کے خلاف متعدد شکایات آئیں ۔

(ج) چونکہ وہ عارضی (Contingent paid) ملازم تھا اس کے معاملے میں شوکاز نوٹس ضروری نہیں تھا ۔

(د) جی نہیں ۔

(ہ) مذکورہ بالا گذارشات کی روپیتی میں سوال می پیدا نہیں ہوتا ۔

اسلام آباد میں ہائی کورٹ بینچ کا قیام

۱۸ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرماں گے کہ :-

(الف) کیا حکومت نے اسلام آباد میں ہائی کورٹ بینچ قائم کرنے کی کوئی مکیم بنا رکھی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اسلام آباد میں اگر سیریم کورٹ نے اپنا اینج قائم کر دیا تو پھر کیا صورت ہوگی ؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی نہیں -

(ب) اس سے کوئی حقوق نہیں ہڑے گا - ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ تک بندوں کا ایک ہی مقام ہر ہوا ضروری نہیں - یہی کیفیت دوسرے صوبوں میں لھی ہے -

تحصیل کھوٹہ میں پنجار سے نادر تک مژک کی تعمیر

* ۸۷۵ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل کھوٹہ ضلع راولپنڈی میں پنجار سے نادر تک مژک کی تعمیر روک دینے کی کیا وجوہات ہیں - خصوصاً اس صورت میں جبکہ کام ہملے ہی شروع کیا جا چکا تھا - نیز کیا وہ بھی بیان فرمائیں گے کہ تعمیر کا کام دوبارہ کب شروع کیا جائیگا اور یہ مکیم کب مکمل ہوگی ؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) : مسٹر کوئسل راولپنڈی نے پنجار تا نادر ایک میل لمبی مژک کی تعمیر تک لئے مبلغ اتنا ۱۰۰۰۰۰۰ میں ہزار روپیے دیجی ترقیاتی بروگرام تک خذالی سے وضع کئے - اس حصہ پر کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے - لیکن اس میں کچھ خامیاں رہ گئی ہیں - جنہیں دور کر لئے تک لئے متعلقہ ٹھیکنڈار کو حکم دے دیا گیا ہے - مژک کے باقی مالکہ حصہ کو مکمل کر لئے تک لئے اسے عوامی ترقیاتی بروگرام ۱۹۷۳ء میں شامل کرنے تک لئے سیناں صوبائی اسمبلی اور قومی سے صلاح و مشورہ ہو دے ہیں -

تحصیل کھاریاں کے باشندوں کے لیے پینے کا پانی

* ۹۰۶ - چوہدری امان اللہ لک - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے اکہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ موضع مار اور ڈھوک اور تحصیل کھاریاں تھاں سرانئے عالمگیر تک ملختہ دیہاتوں تک دس ہزار باشندوں تک لئے اہنے لکھے پالی کا اعتمام

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۱۵

لہیں کیا گیا اور وہ جوہڑوں اور تالابوں کا منظر
صحت پالی ہئے ہر مجبور ہیرو -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ماضی میں اس علاقے کے عوام
لے یا فہم حکومتوں کو اپنے کے پالی کی فرمائی کا
اهتمام کرنے نے اپنے عرضداشتیں بھیجن لیکن اس
مطلوبہ کے بارے میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اپنے نکے پالی کی
کمی کو ہورا کرنے کے لئے اس طبقے کے دکن
صوبائی اسمبلی راجہ محمد افضل خان نے ایک ٹیوب ویل
نصب کرایا ہے -

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ موضع سے
صرف ایک میل کے فاصلے پر بھلی دستیاب ہے
جو ٹیوب ویلوں کے لئے بالآخر فراہم کی جا
سکتی ہے -

(ه) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں
ہر تو آیا حکومت موانع ساد اور ڈھوک میں
مذکورہ بالا ٹیوب ویل کو اپنے خروج ہن چلانے
کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ارادہ رکھتی ہے تو
کہہ تک اور اگر ارادہ نہیں رکھتی تو اس کی
وجوه کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ - (مشیر معراج خالد) : (لف) موضع سر ڈھوک کی آبادی
دائی شماری ۱۹۶۱ کے طبق چار ہزار ہے اور اس نکے ملکہ
گاؤں کی کل آبادی معلوم نہیں یہ درست ہے - کہ اس کاون نکے
باشندے ہئے کا پانی جوہڑوں سے استعمال کرتے ہیں - جو
منظر صحت ہے -

(ب) محکمہ تعمیر عامہ نکے دیکارڈ میں کوئی ایسی درخواست
موجود نہیں -

(ج) ایک آزمائشی بورلگ محاکمہ زراعت نے کی تھی۔ اس کا خرچہ کاؤن کے باشندوں اور راجہ محمد افضل خان سبیر صوبائی اسمبلی نے برداشت کیا تھا بورلگ ۲۳۰ فٹ کی گہرائی تک کی گئی تھی۔ لیکن ہائی کا سراغ نہ ملا۔ نتیجہ مزید بورلگ بند کر دی گئی۔

(د) بجلی موضع تھوڑج میں دستیاب ہے جو کہ موضع سر ڈھوک سے ڈھائی میل تک فاصلے ہر ہے کیونکہ زیر زمین ہائی دستیاب نہیں ہے۔ اس لئے نیوب ویل کام نہیں کرتے حقیقتاً یہ ایک الولک کولسل کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ صفائی اور صاف ہٹنے کے ہائی کا تنظام کرے۔ محاکمہ تعبیرات صحت عامہ صرف ان علاقوں کی سکیم تیار کرتا ہے۔ جن علاقوں کے باشندے با متعلقہ کولسلیں سکیموں کے لئے کرتی ہیں۔ تاہم جب محاکمہ هذا کو ہٹنے کے قابل ہائی سہیا کولے کی ذمہواری سونھی جاتی ہے۔ سروے مکمل کرنے کے بعد تخمینہ جات پتاۓ جا سکتے ہیں۔

ڈیرہ غازی خان میں بارڈر ملٹری پولیس کی تنخواہ کے سکیلوں میں اضافہ

*۹۔ سردار نصرالله خان درشیک۔ کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈیرہ غازی خان کی بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان کے بھاڑی علاقہ میں پولیس کے فرائص سر الجام دیتی ہے۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ بارڈر ملٹری کی بیشتر چوکیوں تک ہیدل ہا گھوڑے اور سوار ہو کر ہی ہنچا جا سکتا۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے ہولیس ملازمین کی تنخواہوں کے سکیلوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت تنخواہوں کے ان اضافہ شدہ سکیلوں کو بارڈر ملٹری ہولیس پر بھی اطلاق ہذیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجہہ وغیرہ کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ: (مسٹر معراج خالد) - (الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں۔ بارڈر ملٹری ہولیس کی تنخواہ کے سکیل میں اضافہ کے لئے محکمہ مالیات کو مفارش کر دی گئی ہے۔

ٹھیکہ راہوالیاں روڈ ضلع ملتان کو پختہ بنانا

* ۹۸۷۔ دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ روول ورکس پروگرام کے تحت ملتان ضلعی کونسل نے سڑک نہیں راہوالیاں کے پل تکمیر ۱۲ سے تین میل کچھ نکڑے کو پختہ کرنے کے لئے ایک سکیم ۱۹۶۶-۶۷ء میں منظور کی تھی۔ اور اس سڑک کے دیگر سات میل نکڑے کو پختہ کرنے کی سکیم ۱۹۶۷-۶۸ء میں منظور کی تھی۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرہ لوگوں بالائی سے متذکرہ کچھی سڑک کے متذکرہ نکڑوں کو پختہ کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں لہایا۔ اگر ایسا ہے تو لوگ بلائی کب تک متذکرہ سڑک کو پختہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) سڑک مذکورہ ضلعی جو سالہ پروگرام برائے سڑکات میں منظور ہوئی تھی۔ جس کیمی تحت تین میل سال ۱۹۶۶-۶۷ء

اور سات میل سال ۱۹۶۸ء میں پختہ کشے جانے کا طے پایا تھا۔

(ب) مذکورہ سڑک رقم کی کمی کے باعث ہروگرام کے مطابق پختہ نہ کی جا سکی۔ سال ۱۹۶۴ء کا ترقیاتی ہروگرام سیمنان قومی و صوبائی اسمبلی کی سعیت میں تیار ہو چکا ہے۔ مگر اس سڑک کو ہروگرام مذکورہ میں شامل نہیں کیا گیا۔

صلح کولسل ملتان نے انہی بجٹ میں سے اس سڑک کو پختہ کرنے کی تعویز ۱۹۷۱ء میں منظور کی تھی۔ اور اس فیصلہ کے مطابق ایک میل سڑک پختہ کی جا رہی اگلے سالوں میں باقی حصہ کے پختہ کشے جانے کا قوی اسکان موجود ہے۔

لاہور کیلئے ۱۶۰۰ ایکڑ کی ہاؤسنگ سکیم

* ۹۹۹ چودھری امان اللہ لک۔ کیا وزیر اعلیٰ از را کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ اس واقعہ ہے کہ سن ۱۶۰ دنک کالونی، ہاک کالونی اور وحدت کالونی لاہور کے درمیان واقع علاقہ ہر نجلے اور متوسط طبقہ کے لئے ۱۶۰۰ ایکڑ کی ہاؤسنگ سکیم تیار کی گئی تھی۔ اگر ایسا ہی ہو تو یہ کولسی تاریخ کو تیار ہوئی۔

(ب) آیا یہ اس واقعہ ہے کہ مسئلہ کرہ سکیم ۱۹۶۷ء اور ۱۹۶۸ء میں شروع کی گئی تھی اور گلیوں، سڑکوں، مارکیٹوں نظام صفائی، لیکسی اور رکشہ اسٹینڈ وغیرہ کیلئے رقم بھی منص کر دی گئی تھی۔ لیکن متعلقہ حکمرانی کی خلافت کی وجہ سے اب تک یہ سکیم نامکمل ہے۔ اگر ایسا ہی ہو تو اس کی وجہ کیا ہے؟

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس حکومت کی غفلت اور بد التظامی کی وجہ سے عوام اور حکومت کو بھاری تقصیان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اگر ایسا ہی ہو تو حکومت اس سلسلے میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۷۳ء کے میازیبی میں الٹ سکیم کے تحت یہر ایک کروڑ روپیے کی رقم شخص کی کشی ہے۔

(ه) کیا حکومت ان امور کے بارے میں تحقیقات کرنے اور مذکورہ سکیموں پر عمد़ہ آمد کرنے کیلئے ایک کمیٹی قائم کرنے کی مصلحت پر خود کرے گی۔ اگر اپنے تو اس کی وجہ سکیماں ہیں؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) ہاد سکیم نامی ملنگان روڈ سکیم ۱۹۵۵ء، ایکٹ سکیم لاہور اپریومنٹ ٹرسٹ نے بتائی تھی مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۶۵ء کو اس کا ٹولیفیکیشن ناؤن اپریومنٹ ایکٹ ۱۹۶۲ء کے سیکشن ۳۶ کے مانع ہوا۔

مال ۱۹۶۸-۶۹ء سے ٹرسٹ نے اس کو ہراونشل ڈیوپلیمنٹ ورکنگ پارٹی و سٹرل ڈیوپلیمنٹ پارٹی و ایکڑیکٹو کمیٹی لیشنل اکنامک کولٹل سے منظور کرانے اور اپریومنٹ ٹرسٹ ایکٹ اور لینڈ ایکوڈیشن ایکٹ کے قواعد پورا کرنے کی کوشش کرتا رہا۔

مال ۱۹۶۸-۶۹ء ۱۹۶۲-۶۱ء کے بعد میں فنڈ سہیا کئے گئے یہ فنڈ جاری رہیں کئے گئے۔ تاوقتکہ لینڈ ایکوڈیشن ایکٹ اور اپریومنٹ ٹرسٹ ایکٹ کے قواعد کو پورا نہ کیا جاتا۔ صوبائی حکومت نے سکیم کو منظور کر کے ۲۲ دسمبر ۱۹۶۰ء کو ٹولیفیکیشن جاری کیا۔ لہذا کسی شخص کی کوتائی امن معاملہ میں لہیجہ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(د) ڈیڑھ کروڑ کی رقم وجودہ سال کے بجٹ میں سہیا کر گئی ہے ۔

(e) موال ہیدا نہیں ہوتا ۔

ڈسٹرکٹ کونسل کے سکولوں کے اساتذہ کو پنشن کی فوری ادائیگی

* ۱۰۰ چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر اعلیٰ ازراء کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے ڈسٹرکٹ کونسل کے ریٹائرڈ اساتذہ کو پنشن دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس فیصلہ پر کب عمل ہو گا ۔

(ب) ضلع کجرات کے کتنے اساتذہ اس فیصلہ سے مستفید ہوں گے ۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع کجرات کونسل نے ابھی تک کسی بھی استاد کو پنشن ادا نہیں کی ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے ؟

(د) کیا حکومت مذکورہ اساتذہ کو پنشن کی فوری ادائیگی کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر مراج خالد) : (الف) جی ہاں ۔ ڈسٹرکٹ کونسل کجرات کے ملازمین پنشن و گردیجوئی مورخہ یکم اگریل ۱۹۷۵ء سے وصول کرنے کے مستحق ہیں ۔ یعنی جس تاریخ سے مغربی پاکستان لوکل کونسلز (پنشن) روپر ۱۹۶۸ء لاگو ہوئے تھے ۔

(ب) ۲۵۰ (دو سو ہجاءں)

(ج) جی پاں - ڈسٹرکٹ کولسل گجرات بوجہ فنڈز کی کمی کے ایسے تمام ملازمین کو پشن اور گریجوٹی دینے کے قابل نہیں ہے۔ اہر بھی ڈسٹرکٹ کولسل نے ۹۱ (اکالوے) ایسے ملازمین کو جنہوں نے پشن کی حصوں کیلئے درخواستیں ۱۹۷۰ء سے ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے ڈسٹرکٹ کولسل نے مبلغ ۹۰،۰۰۰ (نویں ہزار) روپے کی رقم موجودہ مالی سال کیلئے مختص کر دی ہے۔ بقايا ۱۰۹ درخواست دہندگان کو پشن و گریجوٹی اس وقت ادا کر دی جائے گی جو لوگوں ڈسٹرکٹ کولسل کی مالی حالت مددھرے گی۔

(د) ڈسٹرکٹ کولسل گجرات کو ہدایت کردی ہے کہ وہ ۹۱ (اکالوے) بیانوڑ مدرسین کو پشن و گریجوٹی جتنی جلد ہو سکے ادا کر دے۔ حکومت فنڈز نہ ہوئے ک وجہ سے ڈسٹرکٹ کولسل کو کوئی مالی امداد سہیا نہیں کر سکتی کہ وہ بقايا درخواست دہندگان کو پشن ادا کر سکے۔

لاہور میونسپل کاربوریشن کے اساتذہ

۱۹۶۸* نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا لاہور میونسپل کاربوریشن نوم سرکاری محکمہ ہے یا خود مختار ادارہ -

(ب) آیا متذکرہ کاربوریشن کے ملازمین کو وہ مراعات دی گئی ہیں جو انکے ہم درجہ سرکاری ملازمین کو حاصل ہیں -

(ج) آیا لاہور میونسپل کاربوریشن کے اساتذہ کی ملازمتیں لوگوں میں منتثہ یا محکمہ تعلیم کے صراحت کردہ قوانین کے ذریعے منضبط کی گئی ہیں -

(د) آیا گورنمنٹ اسکولوں اور لاہور میونسپل کارپوریشن کے اسکولوں میں مستقل کیلئے میں آزمائشی طور پر متعین کئے گئے اسالانہ موسم کرما تعطیلات کے عرصہ کے دوران تنخواہ کے حقدار نہیں ہوتے -

(ه) اگر جزو (د) بالا کا جواب ماقبل مذکورہ اقسام کے اسکولوں سے مختلف ہو تو کیا حکومت ان دو اقسام کے اسکولوں کے متذکرہ اسالانہ کے معاملہ میں یکساںیت پیدا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) لاہور میونسپل کارپوریشن ایک لوگل بائی ہے اور ایک ایم ٹیکاری ادارہ کی حیثیت رکھتی ہے -

(ب) جی ہاں -

(ج) لاہور میونسپل کارپوریشن کے ملازم اسالانہ کے سروں کے معاملات ہر ان قواعد کا اطلاق ہوتا ہے جو اس بارے میں محکمہ لوگل گورنمنٹ نے وضع کئے ہیں ۔

(د) قواعد ملازمت برائے کمیٹیاں ۱۹۶۹ء کے تحت ایک نیجوں کے لیے (Probation) کا زمانہ دو سال مقرر کیا گیا ہے تاکہ ایک سال باہم ہمہ اگر ایک استاد کا تغیری (Probation) ہر ایک بینہ درجیہ میں کیا جاتا ہے تو اس کو موسم کرما کی تعطیلات کی تنخواہ کا حق ہے -

(ه) اس معاملہ میں لاہور کارپوریشن اور گورنمنٹ لیے ملازم اسالانہ یکسان حیثیت رکھتے ہیں جیسا کہ (د) مندرجہ بالا میں بیان کیا گیا ہے -

میونسپل کمیٹی شجاع آباد کی طرف سے ہسپتال فنڈ
میں چندہ

* ۱۹۹۰ء - چودھری علی بہادر خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم
بیان فرمائیں گے کہ -

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان گی میز پر رکھے گئے 59

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ میونسپل کمیٹی شجاع آباد کی طرف سے ہسپتال فنڈ میں ۱،۲۹۶۱۰ روپے کا چندہ مقرر کیا گیا ہے جیکہ مندرجہ ذیل میونسپل کمیٹی کی طرف سے جنکی آمدی میونسپل کمیٹی سے بہت زیادہ ہے۔ مذکورہ چندہ کی رقم مندرجہ ذیل ہے۔

خالیوال میونسپل کمیٹی	۶,۶۵۵
میان چتوں میونسپل کمیٹی	۸,۰۰۰
بوریوالہ میونسپل کمیٹی	۷,۶۰۰
لاکپٹن میونسپل کمیٹی	۵,۸۱۱
لیہ میونسپل کمیٹی	۳,۸۶۸

اگر ایسا ہی ہو تو میونسپل کمیٹی شجاع آباد کی طرف سے چندہ کی زیادہ رقم مقرر کرنے کی کیا وجہ ہیں۔

(ب) آیا حکومت میونسپل کمیٹی شجاع آباد کی طرف سے مذکورہ چندہ میں کمی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اسکی وجہ کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (سٹر مراج خالد) : (الف) جی ہاں۔ ان سلسلہ میں قاعدہ ہے کہ متعلقہ مقامی ادارے کو ایک ایسے ہسپتال آخری دو سالوں کی اخراجات کا اوسع ادا کرنا ہوتا ہے۔ میونسپل کمیٹی شجاع آباد کے ذمے یارہ ہزار چھ سو چولسٹھ روپے بنتے ہیں۔

(ب) جی نہیں۔ حکومت کے ایک اعلیٰ اختیارات کی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ جو ان مدت کا تعین کرے گی جس میں میونسپل کمیٹیان اپنے صوبائی تحویل یافتہ ہمپتاں کے لئے حکومت اپنا حصہ دیتی رہے گی۔ ان مدت معینہ کے بعد

مقامی ادارہ کو مزید کوئی مالی امداد فراہم نہیں کرنا ہوئے گی۔

میونسپل کمیٹی شجاع آباد کی آمدنی

* ۱۰۹۱ - چودھری علی بہادر خان - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) آیا میونسپل کمیٹی شجاع آباد کی آمدنی میان چنوں، خالیوال بوریوالہ، پاکپشن اور لید سے کم ہے اگر ایسا ہی ہو تو میونسپل کمیٹی شجاع آباد سے دوسری کمیٹیوں کی نسبت ہسپتال قند میں زیادہ چندہ دینے کا مطالبہ کیوں کیا گیا ہے جو اس کمیٹی کو اس ہر وجہ پر کرنے کے متراہد ہے کہ وہ ترقیاتی منصوبوں بر قلم خروج کرنے کی بجائے حکومت کو رقم ادا کرے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اس معاملہ میں حکومت کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں - کسی ہسپتال کو صوبائی تحويل میں لینے کا طریق کار یہ ہے کہ متعلقہ میونسپل کمیٹی اپنے آخری دو سال کے اوسط اخراجات کے مساوی رقم حکومت کو فراہم کرے۔

(ب) اعلیٰ اختیارات کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ جو اس بات کا جائزہ لے گی کہ متعلقہ میونسپل کمیٹیوں کو کب تک اپنے صوبائی تحويل آمدہ ہسپتالوں کے نئے مالیات فراہم کرنا ہے۔

میونسپل کمیٹی شجاع آباد کی طرف سے خرید کر دہ واٹر انجن

* ۱۰۹۲ - چودھری علی بہادر خان - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

لشان زدہ موالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۶۱

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میوسپل کمیٹی شجاع آباد نے سال ۱۹۷۱ء کے میزالیہ میں ہے ایک واٹر الجن خریدا حالانکہ مذکورہ واٹر الجن کیلئے کوئی منظوری نہیں دی گئی تھی ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ الجن بیکار ہڑا ہے اور جس مقصد کیلئے خریدا گیا تھا ۔ اسکے لئے ناموزون ہے اور امن طرح مذکورہ موسپل کمیٹی کو بھارتی نقصان برداشت کرنا ہڑا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آماں کے ذمہ دار اشخاص کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے ۔

(د) آپ حکومت قصور وار اشخاص سے مذکورہ ہمپ کی ہو ری قیمت یا کم از کم ان کو اسکے خرید ہر منٹے والا کمیشن وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اسکی وجہ کیا ہے ۔

(و) مذکورہ ہمپ کس ملازم نے خریدا اور کن السران نے اس کے خریدنے کے احکامات جاری کئے اور ان ہر دستخط کئے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) گندے پانی کے لامس کے لئے حکام بالاختیار کی اجازت سے ایک بیکو مرکز گریب ہمپ (ستڑی فیوکل) خریدا گیا تھا ۔

(ب) نہیں جناب ۔

(ج) سوال ہیدا نہیں ہوتا ۔

(د) سوال ہیدا نہیں ہوتا ۔

(ر) مختصہ اور سپر کو ہمہ خریدنے کے احکام صادر کئے گئے تھے۔ کیونکہ اول الذکر اس مقصد کے لئے اہم سکے اس لئے موخر الذکر نے ہمہ خریدا۔

کھڈیان اور کوٹ رادھا کشن کے درمیان واقع سڑک
کو پختہ کرنے کا منصوبہ

۱۱۰۱* - ملک محمد علی خان - کیا وزیر اعلیٰ از را کرم
بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کھڈیان اور کوٹ رادھا کشن کے درمیان واقع سڑک کو حکومت نے ۵،۰۰۰ مال قبل پختہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس سڑک کا کچھ حصہ تعمیر ہو چکا ہے اور درمیانی حصہ ابھی تک نامکمل ہے۔ جس سے عوام کو بہت نکلیف ہے -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس تمام سڑک کو کب تک پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی واں -

(ب) جی واں -

(ج) اس سڑک کے مزید سات ہیل مس ہر مونٹ لگانے کا منصوبہ پہلے دو کس بروگرام ۱۹۴۲ء کے تحت منظور ہو چکا ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل تک لئے مبلغ ۲،۹۳،۰۰۰ روپے کی رقم امسال منظور ہی جا چکی ہے۔ کام عذریب شروع ہو جائے کا۔ توقع ہے کہ حسب بروگرام اکتوبر ۱۹۴۳ء سے ہمیں منصوبہ هذا سکمل ہو جائے گا۔

گندما سنگھے والا کے درمیان کچھی سڑک کو پختہ کرنا

* ۱۱۰۲ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم

ایران فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر وقعہ ہے کہ گندما سنگھے والا - کوہلمیان کے
درمیان ایک سڑک واقع ہے -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے - کہ کچھ عرصہ پوشتر حکومت
نے اس سڑک کو پختہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا -

(ج) اگر جزو ہا۔ بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت
امن سڑک کو پختہ کرنے کا ارادہ دکھتی ہے - اگر ایسا
ہے تو کب تک - اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) ہاں یہ درست ہے -

(ب) ہاں یہ بھی درست ہے -

(ج) سڑک هذا ہر ۹۔ میل سونگ لکائے کا منصوبہ امسال
لہولنڈ ورکس ہروگرام کے تحت بنظور ہو چکا ہے -
خرج کا تخمینہ ۳،۷۸۴،۰۰۰ روپے لکایا گیا ہے - کام
عنقریب شروع ہو جائے گا - توقع ہے کہ یہ منصوبہ اکتوبر
۱۹۷۳ء تک مکمل ہو جائے گا -

چوری۔ ڈاکہ۔ اغوا اور قتل کے کیس

* ۱۱۱۰ - میان لیاقت حسین۔ مڑل - کیا وزیر اعلیٰ از راه

کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) سال روان میں ضلع ملتان تک تھاںوں میں چوری - ڈاکہ

اغوا اور قتل تک کل کتنے کیس رجسٹر ہوئے -

(ب) کتنے مقدمات کا چالان عدالت میں پیش کیا گیا -

(ج) کتنے مقدمات کی تفتیش جاری ہے اور اس تفتیش کو جاری ہونے کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔

(د) کتنے جرائم کو عدم پتہ قرار دیا گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) سال روان میں ملتان کے تھالوں میں ۱۵۲۱ چوری ۵ ڈاکہ ۲۷۲ اغوا اور ۴۰۶ قتل کے کیس رجسٹر ہوئے۔

(ب) مقدمات جن کا جالان عدالت میں پیش کیا گیا۔

چوری	ڈاکہ	اغوا	قتل
۱۶۳	۱۹۶	۳	۶۹۸

(ج) ۳۲۸ چوری، ڈاکہ ۶۵ اغوا اور ۳۹ قتل کے مقدمات کی تفتیش تواریخ الدراج مقدمات ہے جاری ہے۔

(د) ۳۶۶ چوری ۳ اغوا اور ۳ قتل کے مقدمات کو عدم پتہ قرار دیا گیا۔

فیصلہ طلب فوجداری اور دیوانی مقدمات

* ۱۱۱ - میان لیاقت حسین ٹل - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع ملتان میں کتنے فوجداری اور دیوانی مقدمات ۳۰ جون ۱۹۷۴ء تک (i) ایک سال و (ii) دو سال سے فیصلہ طلب ہیں؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) :

قسم مقدمات	تصحیح طلب زائد از مثال	فوجداری
۶۲۳	۳۱۷	
۱۸۸۱	۲۰۶۷	
۲۵۰۳	۲۳۸۳	کل

اپلنت ٹریبیونل کے وکلاء میں سے مقرر کئے گئے مجسٹریٹ

* ۱۱۲۰ - رانا پھول محمد خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم
بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا حکومت پنجاب نے ایک اپلنت ٹریبیونل اس غرض
کے لئے مقرر کیا ہوا ہے کہ ملازمان سرکار سے ہوتی والی
حق تلفیوں و ڈالصافیوں کی اہلیں سماحت کرے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کسی ملازم کی اپیل ہر اس کی
سینیارٹی کا فیصلہ کرنا اس ٹریبیونل کے دائرہ اختیار میں ہے -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ وکلاء میں سے مقرر کئے گئے
مجسٹریٹ صاحبان کو ان کی تاریخ تقریبی سے اس ٹریبیونل
نے سینیارٹی دے دی ہوئی ہے -

(د) اگر سوال جزو (ج) کا جواب اپناتھیں ہے تو کیا
وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ حکومت نے
اپلنت ٹریبیونل کے فیصلہ تھر کب سے عمل درآمد
کیا ہے اور اگر اب تک عمل نہیں کیا گیا
تو اس کی وجہات کیا ہیں اور کیا حکومت
ان فیصلوں ہر عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے
تو کب تک - اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں - سول سو روپز اہلیٹ
ٹریبیونل سرکاری ملازمین کی سینیارٹی کے متعلق اہلیں منع اور
سینیارٹی کا حتیٰ فیصلہ کرنے کیا گیا ہے -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی نہیں -

(د) چولکہ ٹریبیونل نے حتیٰ فیصلہ نہیں کیا اسلئے عمل درآمد کا
سوال پیدا نہیں ہوتا -

میونسپل کمیٹی یہبرہ کی قرارداد

* ۱۱۲۲ - مسٹر احسان الحق پراجھ - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم ایوان کو اس امر سے آکہ کریں گے کہ میونسپل کمیٹی یہبرہ (سرگودھا) کی قرار داد نمبر ۱۲۵ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۶۶ جو ترقیاتی منصوبوں کے لیے پانچ لاکھ بیالیس ہزار روپے کے قرضے اور عطیات کے پارے میں تھی اور جس کی کمشنر سرگودھا ڈویزن نے ۲۳ فروری ۱۹۶۷ کو منازش کی تھی اس پر کیا کارروائی ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : میونسپل کمیٹی یہبرہ نے اپنی قرارداد نمبر ۱۲۵ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۶ ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا کے توسط سے بھجوائی تھی جس میں پانچ لاکھ بیالیس ہزار روپیہ بطور قرض یا گرانٹ کے لئے درخواست کی گئی تھی یہ درخواست منظور نہ کی جا سکی۔ میونسپل کمیٹیوں کو اپنے ترقیاتی منصوبے اپنے وسائل سے ہوئے کرنے ہوتے ہیں اور حکومت اس مقصد کے لیے شاذ ہی امداد دیتی ہے۔ مغربی پاکستان کے زمانے میں روپے کی کمی کی بنا پر کمیٹی کو منصوبہ آپ رسانی کے علاوہ کوئی ہڑی امداد نہیں دی گئی۔

کم تغواہ پانے والے سرکاری ملازمین جو کاروں کے ملک ہیں

* ۱۱۲۵ - میان لیاقت حسین مژل - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ایسے سرکاری ملازمین کی تعداد کتنی ہے جن کی تغواہ چار سو روپے سے کم ہے اور ان کے پاس اپنی ذات کا یا جیسا ہے -

(ب) ایسے ملازمین کے نام عہدہ اور مقام جہاں پر وہ تعینات ہیں ایک قہرمت کی صورت میں ایوان کی میز پر رکھے جائیں۔ نیز مطلع فرمایا جائے کہ انہوں نے کار یا جیسے کیسے حاصل کی؟

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۶۴

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جہالتک گورنمنٹ کے علم میں ہے اب صرف ایک افسر ہے ۔

(ب) قبیر سید الوارالدین پی سی اہس الٹر ٹربنٹک سیالکوٹ میں تعینات یہیں جن کو اکار اور قریباً ۲۵۔ ۲۶ ایکڑ اراضی ان کے والد کی وفات تک بعد ورثتے ہیں ملی ہے ۔

لاہور کارپوریشن کے عملہ کو نیشنل پری سکیل کے مطابق
تنخواہ دینا

* ۱۱۵۷ - میان لیاقت حسین مژل - کیا وزیر اعلیٰ از راہ
کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ حال ہی میں حکومت نے سرکزی اور صوبائی حکومت کے تمام ملازمین بشرط لوکل ہاؤسز کے لئے نیشنل پری سکیل رائج کشی ہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقع ہے کہ لاہور کارپوریشن نکے عملہ کو نیشنل پری سکیل نہیں دیتے گئے ہیں ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو لاہور کارپوریشن نکے عملہ کو نیشنل پری سکیل نکے مطابق تنخواہ نہ دینے کی وجہ کیا ہیں ۔ نہر کیا حکومت انہیں نیشنل پری سکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کہہ تک ۔ لیز انہیں کہ سے نئے سکیل دینے جائیں گے ؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔ لاپور میونسپل کارپوریشن نے انہیے عملہ کو بمطابق گورنمنٹ پالیسی نیشنل پری سکیل دے دلیے ہیں ۔

(ج) لاہور کارپوریشن نے گورنمنٹ کے نوٹیفیکیشن نئے

مطابق انئے عملہ کو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ نیشنل نے مکمل دے دئیے ہوئے ہیں۔

تحصیل گجرات و کھاریاں کے شمالی دیہاتوں کی آپاشی
۱۱۶۶*- چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم
بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل گجرات اور
کھاریاں کے رقبہ شہابی کے تقریباً ۱۰۰ دیہات
واقع دریائی نالہ بھنڈر و بھمبر خیر آپاش ہیں جن کی
زمین از حد زرخیز ہے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے اس
علاقہ کو آپاش کرنے کے لئے سروے کرا کر زیر
زمین آب سکیم کی روپورٹ تیار کروائی تھی جس
ہر تا حال کوئی عملدرآمد نہیں ہوا اور جو ۸۲ کروڑ
روپیہ ضلع گجرات کی آپاشی کے منصوبہ کے لئے
رکھا گیا ہے - اس میں بھی اس سکیم کو مکمل کرنے
کے لئے شامل نہیں کیا -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا
حکومت زرعی بہداوار بڑھانے کے مسائلے میں اس
علاقہ کو سیراب کرنے کے لئے ثیوب ویل لکانے
کا منصوبہ بنانے کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو
کیمیوں -

(د) کیا یہ درست کہ نالہ بھمبر پر ہر بند بالدہ کو
امن علاقے کو یاں بھی پہنچایا جا سکتا ہے
اور شہابی علاقوں کے چھوٹے بندوں کے الجینٹر نے
شہر بھمبر کے شہاب کی طرف ایک ہوڑوں تجویز

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۶۹

بھی کرو دی تھی لیکن بند نہ بالدھنے کی وجہ سے یہ
علاقہ غیر آبیاں ہٹا ہوا ہے۔

(و) اگر جزو (د) کا جواب ایک میں ہے تو کہا
حکومت اس بند کی تعویز پر عملدرآمد کرنے کے
لئے اپنائی مروے کرا کر تعویز کا جلدی فیصلہ
کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر نہیں تو کیا
وجہ ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) اس سوال کا تعلق واپڈا
سے نہیں ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں زیر زمین آب کی تحقیقات واپڈا
نے کی تھیں اور بعدازان ایک رہروٹ شائع
کر کے تقسیم کی تھی۔ جس کا عنوان مندرجہ ذیل تھا۔
“Geo-hydrology Gujrat Plain in 1968” (Wasid
Publication No. 54) جہاں تک اس علاقہ کو
سیراب کرنے کے لئے ٹوب ویل لگانے کا منصوبہ
کا تعلق ہے اس کا واپڈا سے تعلق نہیں
ہے۔

(ج) جیسا کہ بھلے عرض کیا جا چکا ہے واپڈا کا ایسے منصوبہ
سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(د) اس سوال کا واپڈا سے کوئی تعلق نہیں۔

(و) اس کا تعلق واپڈا سے نہیں ہے۔

بہاولپور ملتان اور سرگودھا ڈویژنوں میں پروپشین
افسروں کی تقری

* ۱۸۳ سید تابش الوری۔ کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان
فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پروپیشن آف آئینڈرز آرڈیننس ۱۹۶۹ء کو ۱۹۶۹ میں سارے مغربی پاکستان پر حاوی کر دیا گیا تھا لیکن بھاولپور ملتان اور سرگودھا ڈویژنون کو پروپیشن افسروں سے معروم رکھا گیا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس امتیازی سلوک کی کیا وجہ ہیں۔ ان ڈویژنون میں پروپیشن افسروں کی تقریبی کم تک متوقع ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) ۱۹۶۹ء میں آرڈیننس مذکور کو مغربی پاکستان میں نافذ کر دیا گیا تھا۔ لیکن ابتدا میں مالی وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے سلسہ وار مکیم کے تحت اس پر عملدرآمد لاہور راولپنڈی ڈویژنون میں شروع کیا گیا اور پروپیشن آفیسر تعینات کر دیئے گئے۔ بعد ازاں ۱۹۶۹ء میں آرڈیننس کو پشاور ڈویژن میں بھی نافذ العمل کر دیا گیا۔ آئندہ مالی سال میں حکومت پنجاب اس آرڈیننس کے تحت پنجاب کے باقی ڈویژنون میں یعنی بھاولپور۔ ملتان اور سرگودھا میں ضروری عملہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) جیسا کہ جواب (الف) سے ظاہر ہے کہ پروپیشن آفسروں کی تعیناتی ایک سلسہ وار مکیم کے تحت کی جا رہی ہے۔ اس لئے کسی ڈویژن سے امتیازی سلوک نہیں کیا گیا جہاں تک آرڈیننس مذکورہ سرگودھا ملتان۔ بھاولپور ڈویژنون میں نافذ العمل ہونے کا تعاق۔ اس پر عملدرآمد ۱۹۶۹ء سے ہو رہا ہے اور موجودہ عملہ جو کہ پہرول کے کام پر مامورو ہے۔ اس کام کو بھی سر الجام دے دہا ہے۔

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۱۴

محکموں سے بلدیہ مری کی واجب الادا رقم

۸۷۱۱* - مسٹر محمد حنیف خان - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بہان

فرمائیں گے کہ -

(الف) آپا یہ امر واقعہ ہے کہ کتنی محکموں سے بلدیہ مری
کو لاکھوں روپیے مختلف نیکسون کی صورت میں واجب الادا
ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان بقايا
جات کی تفصیل محکمہ وار کیا ہیں - اور کیا اس
تائیر سے کسی سروابہ کے باعث ترقیاتی منصوبوں پر
ہر اثر نہیں پڑیگا -

(ج) منڈکرہ بقايا جات کی وصولی میں تائیر کی وجہ کیا
ہیں - لیز ان کی جلد وصولی کے لئے حکومت نے
جو اقدامات کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ان
کی تفصیل کیا؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر سراج خالد) : (الف) جی ہاں -

(ب) بقايا جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے -
ترقیاتی منصوبوں پر اثر ضرور پڑتا ہے -

(ج) مرکزی حکومت کے محکمہ جات ادائیگی اس لئے نہیں کرتے
کہ اذ کے خیال کے مطابق مرکزی حکومت کی جانب داد
نیکس سے مستثنی ہے - امن صن میں صوبائی حکومت کے
دوستیان اختلاف رائے ہے - یہ معاملہ محکمہ قانون لگ
نہر خور ہے -

DETAILS OF TAXES AGAINST GOVERNMENT DEPARTMENTS

S. No.	Name of Department	Arrears of House Tax	Water Tax	Land Rent	Total
1.	S.D.O. PWD (Building)	16913.53	3049.10	900.25	21462.88
2.	D.F.O., Murree	2551.00	1074.18	2400.00	6025.88
3.	Pakistan Red Cross Society	3600.00	3651.75	410.00	7661.75
4.	Hazara Hill Tract I.P. Trust,	4140.00	—	—	4140.00
5.	Survey of Pakistan	22257.44	7241.25	—	29471.69
6.	P.W.R.	5400.00	7425.00	684.74	10809.74
7.	Divisional Engineer, Telephone	6220.60	1676.25	—	3296.25
8.	M.E.O. Rawalpindi	—	31411.92	—	31411.92
9.	S.S.P. Rawalpindi	1412.95	7389.20	—	8802.15
10.	S.D.O. PWD Highways	12641.94	5419.22	—	18061.16
11.	S.D.O. Pak. P.W.D.	99652.68	15725.06	—	115377.74
12.	Settlement Department	200060.22	—	43211.58	243271.80
13.	Civil Hospital Marree	7880.00	2362.50	—	6142.50
14.	Supdt. Sericulture Deptt.	1851.31	—	—	1851.31

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوانِ نگی سیز ہر را کھئے گئے ۲۷

بلدیہ مری کر صحت افزا مقام کی مناسب دیکھ بھال کرے
لئے رقم کی فراہمی

۱۱۸۹* - مسٹر محمد حنیف خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان
فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں مری واحد صحت
بخش بھائی مقام ہے - جہاں سارا سال خصوصاً موسم گرما
میں سیاح اعلیٰ عہدہ دار اور باوقار شخصیتیں اکثر آنی
روہتی ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو آیا یہ بھی امر
واقعہ ہے کہ بلدیہ مری، کو ان صحت افزا مقام کی مناسب
دیکھ بھال اور برقراری کے لئے اور سیاحوں کے لئے قابلِ کشش
اشیاء فراہم کرنے اور علاقہ کی صحت و صفائی پر خاصاً خرچہ
کرنا پڑتا ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بلدیہ مری لئے ذرائعِ انتہی محدود
ہیں کہ وہ جزو (ب) میں مندرج بھاری اخراجات کو برداشت
نہیں کر سکتی -

(د) اگر جزو پانچ بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت
مذکورہ بلدیہ کو خصوصی طور پر کچھ سرمایہ فراہم کرنا
کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) کیس پرائے منظوری قرضہ و امداد محکمہ مالیات کی منظوری
کے لئے بھیجا گیا تھا مگر محکمہ مالیات نے قرض و امداد

دینے سے الکار کو دیا ہے۔ جس لئے دوبارہ کوشش کی جائے گی۔

ظفروال سکیم سکارپ نمبر ۱ میں گرد اسٹیشن
کوٹ فاضل میں بھلی کی کمی

* ۱۱۹۷ - رائے عمر حبیت خان - کیا وزیر اعلیٰ از واد کرم بیان فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ظفروال سکیم سکارپ نمبر ۱ میں گرد اسٹیشن کوٹ فاضل میں بھلی کی کمی کی وجہ سے ٹیوب ویل اکثر بند رہتے ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس کمی کو ہمرا کرنے لئے لائن کھینچ کر کوٹ فاضل لائن سے ملنی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا سکیم بر حکومت کا اب تک کتنا خرچ ہوا۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس سکیم پر عمل درآمد روک دھا گیا ہے۔

(۵) اگر جزو (د) جواب اثبات میں ہے تو کیوں عمل درآمد ہونے سے روک دیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) ظفر وال سکیم سکارپ نمبر ۱ میں بھلی کی کمی کی بنا پر ٹیوب ویل بند نہیں رہے ہیں۔ البتہ لئے گرد اسٹیشن لڑا موجودہ ٹیوب منتقل کرانے لئے بعد فتنی وجوہات کی بنا پر بھلی بند رہی۔

(ب) جڑوالہ سے کوٹ فاضل والی لائن کوٹ فاضل گرد کو بھلی دینے لئے لئے بنی تھیں۔ لہ کہ بھلی کی کمی کو ہمرا کرنے لئے

(ج) خرچہ کی رقم ۵۲۳،۷۴۰ روپیہ تھے ۔

(د) مکیم پر عمل درآمد نہیں روکا کیا ۔ لائن کام کر رہی ہے ۔

صوبہ میں بھلی کی چوری

* ۱۱۹۸* رائے عمر حبیت خان : کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم یا ان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ماہ جون اور جولائی ۱۹۷۲ء میں صوبہ میں بھلی کی چوری کی کتنے کیس پکڑے گئے ۔

(ب) حکومت کو بھلی کی چوری سے کتنا نقصان ہوا ۔

(ج) کیا حکومت محاذ افسران اور ان کے ماتحت عملے کے افراد کے خلاف کوئی کارروائی کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر مراج خالد) : (الف) ماہ جون ۔ جولائی ۱۹۷۲ء میں بھلی کی چوری پر ۳۰ کیس پکڑے گئے ۔

(ب) ان تمام کیسوں میں لوگوں کو ال جاری کر دیے گئے ۔ اور کافی تعداد میں صارفین نے عدالت سے حکم استناعی حاصل کر لیے ہیں اور جب تک عدالت سے فیصلہ نہیں ہوتا ۔ وہ وصولی نہیں ہو سکتی ۔ اسلئے نقصان کا خوبی ندازہ نہیں ہو سکتا ۔

(ج) ان تمام کیسوں میں محکمہ کا ماتحت عملہ ذمہ دار نہیں ہوتا لیکن جن کیسوں میں ماتحت عملہ ذمہ دار ہوتا ہے ۔ انکے خلاف کارروائی ہر قی ہے اور اس سلسلہ میں متعلقہ ملازموں نے خلاف محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے ۔

اشخاص جن کے خلاف پانچ یا پانچ سے زیادہ مرتبہ چوری سکلنگ اور رسہ گیری کا مال رکھنے کے جرائم درج ہوئے

۱۲۰۲* چودھری محمد (یعقوب علی بھٹہ) - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم ان اشخاص کے نام دلتے غلط وار بنائیں تھے جن کے خلاف ۱۹۶۰ء سے تا حال پانچ یا پانچ سے زیادہ مرتبہ چوری سکلنگ اور رسہ گیری کا مال رکھنے تھے جوائم میں ملوث ہونے لئے شبہات ریکارڈ میں درج ہوئے 9

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - اسمبلی سوال ۱۲۰۲ غلط وار تعداد اشخاص جن کے خلاف ۱۹۶۰ سے تا حال پانچ یا پانچ سے زیادہ مرتبہ چوری سکلنگ اور رسہ گیری کا مال رکھنے لئے جوائم میں ملوث ہونے لئے شبہات ریکارڈ میں درج ہیں - جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۵۷۳	-	۱۔ لاپور
۱۱۲	-	۲۔ سیالکوٹ
۱۹	-	۳۔ گوجرانوالہ
۱۵۲	-	۴۔ شیخوپورہ
۹۱	-	۵۔ سلطان
۱۶۲	-	۶۔ مظفر گڑھ
۱۷	-	۷۔ ڈیرہ غازی خاں
۸۳۵	-	۸۔ ساہیوال
۳۳	-	۹۔ بھاولپور
۱۲۹	-	۱۰۔ بھاولنگر
۲۶۵	-	۱۱۔ رحیم پار خاں
۱۰	-	۱۲۔ جہلم
۹۳	-	۱۳۔ گجرات
۲۲۹	-	۱۴۔ سرگودھا

لشان زدہ موالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے

۱۸۲	-	۱۵ - جہنگ
-	-	۱۶ - بیالوالی
۱۳۸	-	۱۷ - لالیپور
-	-	۱۸ - سمبلی ہور
-	-	۱۹ - راولپنڈی

اسمبلی کے روپ ۳۹ (e) (j) (q) (iii) کے تحت اسمبلی میں ان کے نام
وہیں نہیں بتائے جا سکتے۔

اشخاص جن کے خلاف ہائج یا پالج سے زیادہ مرتبہ چوری سمجھنگ
چوری کا مال رکھنے کا شبہات درج ہوئے

۱۲۰۳ - چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر اعلیٰ از
راہ کرم بیان غرمانیں گے۔

(الف) ان اشخاص کے نام جن کے خلاف ہائج یا ہائج سے زائد
سمجنگ چوری اور چوری کا مال رکھنے کے شبہات
تمہارے صدر قصور تھاں کھڈیاں اور تمہارے بھائی ہمیروں کے
ریکارڈ میں درج ہوئے۔ لیز یہ کہ ان کے خلاف کیوں کوئی
کارروائی نہیں ہوئی۔

(ب) کیا حکومت ایسے خطرناک عناصر کے خلاف حصیری
شیٹ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ یہ ناسور
عوام کو مزید نقصان لے پہنچا سکیں۔ اگر نہیں
تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) ۱۲ اشخاص کے خلاف
ہائج یا ہائج سے زائد سمجھنگ چوری اور چوری کا مال رکھنے
شبہات تمہارے صدر قصور - کھڈیاں اور بھائی ہمیروں کے ریکارڈ
میں درج ہوئے۔ اسمبلی Rule (iii) (e) (j) (q) ۳۹ کے تحت
الکیے نام نہیں بتائے جا سکتے۔

(ب) حکومت اپسے عناصر لئے خلاف مناسب کارروائی کرتی ہے۔ لیکن ان نئے نام اور ان کے خلاف کارروائی کی نوعیت روپ ۳۹ (iii) (e) (j) (q) کے تحت اسمبلی میں نہیں بتائے جا سکتے۔

تمانہ جات شجاع آباد اور جلال پور پیر والا میں
چوری کے کپس

* ۱۹۷۴ چودھری علی بہادر خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم
بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تمانہ جات شجاع آباد اور جلال پور پیر والا ضلع ملتان میں
سال ۱۹۷۰ء ۱۹۷۲ء (۲۶-۲۷-۲۸) تک کل کتنے چوری
کے کپس رجسٹرڈ ہوئے۔

(ب) کل مقدمات چوری درج شدہ میں آج تک کتنے
خدمات میں چوری کا مال برآمد نہیں ہوا اور اس کی
وجہ کیا تھی؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) تعداد دوچ شدہ کل مقدمات
چوری -

	۱۹۷۲	۱۹۷۱	۱۹۷۰
تمانہ شجاع آباد	۳۸ (۲۶ جولائی ۱۹۷۲ء تک)	۶۱	۷۵
پیر والا	۱۷	۵۳	۲۷

لشان زندہ موالات کے چوایات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۶۹۔

(ب) تعداد مقدمات جن میں مال مسروقہ برآمد نہ ہوا -

	1947	1941	1940	تھالہ شجاع
آباد	۱	۱۸	۸	آباد
تھالہ جلال پور	-	۱۲	۱۰	تھالہ جلال پور
بھر والا	-	-	-	بھر والا

وجوهات - ناکامی برآمدگی - زیادہ تر مقدمات میں مال مسروقہ برآمد کیا گیا۔

مندرجہ بالا مقدمات میں ملزمون کا کھوج نہ نہیں کی وجہ سے مال مسروقہ برآمد نہیں ہو سکا۔

اسٹینٹ کمشنر کا کار خریدنا

۱۲۰۹ - مصطفیٰ فرزند علی - کیا وزیر اعلیٰ از وہ سُرم
لیان فرمائیں گے کہ -

(الف) اسٹینٹ کمشنر خالیوال ملخ ملکان کی مدت ملازمت
کتنی ہے؟

(ب) الہوں نے کار نمبر ۷۴۶۲ کے اسے لئے کہاں اور کن
ذرائع سے کس تاریخ کو خرید کی ہے -

(ج) کیا یہ دوست کہ اسٹینٹ کمشنر خالیوال نے یہ کو بقدمہ
سرکار بنام جبیب خان زیر دفعہ ۳۵ تعزیزات پاکستان تھالہ
تلعہ لئے فیصلہ کے بعد لی ہے - نیز مقدمہ مذکورہ کی تاریخ
فیصلہ پتابی جائے

(د) کیا یہ درست ہے کہ مقدمہ مذکور کے فیصلہ کی لگرالی سرکار اور مدعی نے عدالت عالیہ میں دائر کر رکھی ہے۔

(۵) کیا یہ درست ہے کہ اسٹٹسٹ کمشنر مذکور نے مقدمہ مذکورہ میں روشنات لیے کر کار خریدی؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) تقریباً اڑھائی سال۔

(ب) پہ کار ان کی ملکیت نہیں ہے۔

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(د) ڈسٹرکٹ میسٹریٹ کے دفتر کا ریکارڈ یہ ظاہر نہیں کرتا کہ سرکار نے اس مقدمہ میں کوئی لگرالی اسٹٹسٹ کمشنر خانیوال کے حکم کے خلاف دالر کی ہے۔ اس کا علم نہیں کہ آیا اس مقدمہ میں مدعی نے لگوائی کی کوئی درخواست دالر کی ہے۔

(۶) صوبائی اسپلی نکے طریقہ کار کے قواعد کے روں نمبر (v) (q) 39 اور روں نمبر (j) 39 کے تحت یہ سوال قابل جواب نہیں ہے۔ تاہم اب معاملے کی تحقیقات کی کہی ہے۔ یہ الزامات درست نہیں ہیں۔

لاہور میونسپل کارپوریشن میں طبی بورڈ

۱۲۱۲* - حاجی سید اسلام الدین - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور میونسپل کارپوریشن میں الٹباء کی آسامیوں کو ہر کرنے کے لئے قaudہ کے مطابق ماہرین فن

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۔ ۱۸

ہر مشتمل بورڈ بنایا جاتا ہے ۔ جو اطباء کی تقریبی کی مفارش کرتا ہے ۔

(ب) کیا کارپوریشن میں چیف حکیم مقرر کرنے کے مسلسلہ میں یہی اس قاعدہ پر عمل درآمد ہوگا ۔ اگر نہیں تو ان کی وجہات بتائیں ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی یاں ۔

(ب) امن وقت لاہور نیولسپل لگے بجٹ میں چیف حکیم کی کوئی آسامی موجود نہیں ۔ اگر دقت ہوگی تو قاعدے کے مطابق تقرر ہوگا ۔

علاقہ کھروڑ پکا میں بجلی فراہم کرنا

* ۱۲۱۵ رانا رب نواز نون - کیا وزیر اعلیٰ اذراہ کرم یاں فرماں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ علاقہ کھروڑ پکا میں جس کی آفادی تقریباً ایک لاکھ لوگے ہزاڑے ۔ اب تک بجلی مہیا نہیں کی گئی ۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات ہے تو وہاں کب بجلی مہیا کی جائے گی اور کس طرف ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) درست ہے ۔

(ب) قصبہ کھروڑ پکا کو، سیلسی گرڈ سٹیشن سے موجود گیارہ بیار وولٹ (جلہ فیڈر) میں توسعی کرنے کے بدل میا کی جائے گی ۔ اس کام کا تخمینہ مبلغ ۶۷،۸۸۰ روپے بنکر منظور ہو چکا ہے ۔ اور عنقریب کام شروع ہو جائے کام کم کیلئے

موجودہ سال میں ڈپڑھ لا کھ روپے کا بجٹ منظور ہو چکا ہے
اور فرست لسٹ میں مبلغ ۵،۱۳،۰۰۰ روپے مانگے گئے ہیں۔

جلال پور پیر والا (ملتان) سے دو میل پر لودھران روڈ پر پل کی تعمیر

* ۱۲۲* - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر اعلیٰ از را
کوم بیان فرمائیں کے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلال پور پیر والا (ملتان) سے دو میل
لودھران روڈ کو خشک بیاس کا نشیب موسم وہاری
کراس کرتا ہے جو ہر سال دریائے ستلج کی طغیانی کے
سیلان سے بھر جاتا ہے اور سڑک کو کامٹ کر ناقابل گزد
بنتا ہے -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے گذشتہ سال عوامی مطالیہ ضلع کونسل
ملتان نے محکمہ الجینرلک رکے ذریعہ ایک بختہ ہل تعمیر
کرنے کی منظوری دی تھی اور ہل کی تعمیر تک بعد
چھتے ڈالنا پا تھا کہ سیلان آکی اور ہل کی
تکمیل نہ ہو سکی -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیلان کا پانی سڑک اور زبرد تعمیر
ہل سے ۲ فٹ اوچا بہتا رہا -

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیلان تک بعد ضلع کونسل ملنک کو
متوجہ کیا گیا تھا کہ الجینرلز سے ملاحظہ کرا کر ہل تک
ستون اندر اولچھ کرنے کی وجہ ڈالوائے کہ آئندہ سیلان
کا پانی ہل تک لجھے ہے بھی کر لکھی اور سڑک کو
مسدود نہ کر سکے ۔

(۵) کیا یہ درست کہ ایڈنسٹریٹر ضلع ملتان نے ماسٹر غلام محمد شہزاد بہین وہیں وہیں جلال ہوں تھے والا اور کمشنر صاحب ملتان ڈوبزن کو لیزیریس چھٹی لمبر ۲۳۵۹۲ء مورخہ ۱۹-۰۹-۱۹۷۳ اطلاع ادی تھی کہ ڈسٹرکٹ الجیٹر ضلع ملتان کو موقعہ پر بنا کر جائزہ لینے کی ہدایت کر دی گئی ہے -

(۶) کیا یہ تھی درست ہے کہ اب تک ہل کی تکمیل کے سطحی کوئی عمل اقدام نہیں کیا گیا -

(۷) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اپنے نہ تو کیا حکومت ایڈنسٹریٹر ضلع کو قابل ملتان کو ہدایات جاری کرے گی کہ وہ جنذکرہ چھٹی کے سطح و تفاوت کریں اور سیالاب افسوس سے ہمیں ہل کی تکمیل حسب ضرورت کرا دیں؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں - طغیانی کی وجہ سے ہل کی چھت لہ ڈالی جا مکی کیونکہ پانی کی صفحہ ہل کے متلوں سے فٹ اوپھی تھی -

(ج) جی ہاں -

(د) جی ہاں -

(۸) جی ہاں - ڈسٹرکٹ کونسل الجیٹر نے موقعہ ملاحظہ کیا اور نہیکیدار کو اواجهی چھت ڈالنے کی ہدایت دیں -

(۹) جی نہیں . ضلع کونسل نے ہل کی تعییر کے سلسلے میں بیزانٹ اور اخراجات کا تخمینہ تیار کر کے مہتمم ہائی ویز ملتان کو اوسانہ کیا - فنی منظوری کے لئے الہیں بار بار پادھائی کرائی گئی - فنی منظوری اب موصول ہو چکی ہے اور نہیکیدار کو ہل جلد مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے -

(ج) ایڈمنیسٹریٹر ضلع کوئسل ملتان نے بتایا ہے کہ آئندہ سیلاب کی آمد سے بیشتر پہلی مکمل ہو جائے گا۔

ریٹائر ہولیٰ والے ٹیچرز کو پنشن اور گریجوئی کے حقوق دینا

۱۲۲۵* - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر اعلیٰ از رام کرم بیان فرمائیں کے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بروائے لوئیہ کیشن گورنمنٹ پنجاب نے مال ۱۹۶۴ء سے قبل ریٹائر ہولیٰ والے ٹیچرز کو پنشن اور گریجوئی لئے حقوق دینا منظور کر لیتے ہیں -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دیگر تمام اضلاع میں اس حکم پر عمل درآمد ہو چکا ہے لیکن ضلع کوئسل ملتان نے اب تک اس پر ذرآمد نہیں کیا -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کوئسل ملتان کا عملہ مستحق اساتذہ کے ملازمت نامے تلاش کر کے پنشن لئے کاغذات تیار کو رہا ہے -

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کوئسل ملتان کا عملہ درآمد کے لئے پنشن فنڈ میں رقم کی عدم موجودگی کا عذر کر رہا ہے جس کا مطالباً حکومت سے کیا گیا ہے -

(ه) اگر جزو ہائی بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کے لئے تیار ہے کہ وہ ضلع کوئسل ملتان کو مطلوبہ رقم مہما کر دے اور اسے ہدایت کرے کہ وہ اپنے بجٹ میں کنجائش رکھ کر ۱۹۶۴ء سے قبل ریٹائر مستحق اساتذہ کو پنشن گریجوئی اور دیگر متعلقہ واجبات کی ادائیگی کا فوری تنظیم کرے ؟

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۸۵

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں - ضلع کولسل ملتان کے علاوہ کچھ اور بھی ضلع کولسلیں اور سیولسل کمیٹیاں ہیں جو ۱۹۶۲ء سے ہمیں ریٹائر ہوئے والے ملازمین کو پیشہ کی ادائیگی لہیں کر رہی ہیں کیونکہ ان کے پاس اس مقصد کے لئے کافی رقم لیہیں ہے -

(ج) جی ہاں - option حاصل کئے ہیں -

(د) ضلع کونسل ملتان کی آمدی قائل ہے - مگر اخراجات بہت زیادہ ہیں اور نہ ہی بہت میں رقم ہے - سب سے بڑا وسیله آمدی لوکل ریٹ ہے جس سے ۷۲ فی صد کثوتی ہو جاتی ہے جس کی تفصیل ذہل میں درج ہے - اس لئے حکومت سے اس خرچ کو ہودا کرنے کے لیے ڈسٹرکٹ کولسل ملتان نے استدعا کی ہے -

(۱) چندہ برائی برائی ایجوکیشن بحساب . ۳ فیصد
لوکل ریٹ
۱۳۴۲۰۰۰۰

(۲) چندہ برائی بحساب ۱۰ فی صد لوکل ریٹ ۸۴۸۰۰۰۰

(۳) چندہ برائی ہائی مدارس بحساب ۱۰ فی صد
لوکل ریٹ
۷۶۴۰۰۰۰

(۴) چندہ برائی بولن کولسل ہائی بحساب ۱۰ فی صد
لوکل ریٹ
۷۶۴۰۰۰۰

(۵) چندہ برائے ہستہ لات بحساب ۰ نمی صد لوکل ریٹ ۰ ۵۰۰،

(۶) چندہ برائے سیورنس و دیکو یہاں بحساب

۶۳۶۰۰	۰۰۱۳
-------	------

میزان ۳۱۶۹۳۶۹۳۰

اس کے علاوہ ہائی مدارس جن کی تعداد ۲۰ ہے اور عملہ کی تعداد ۳۲۲ ہے۔ اب گورنمنٹ کی تحويل میں جا چکے ہیں تو بھی ضلع کولسل سلطان کی ملازمت کے حصہ کی پہشنا واجب الادا ہے۔

(ذ) ضلع کولسل سلطان نے حکومت سے دزحواستی ہے کہ اگر حکومت ضلع کونسل کو مذکورہ کٹوتی سے مستثنی کر دے جو ضلع کولسل کے لوکل دیٹ سے کی جاتی ہے تو ضلع کولسل سلطان کو ۱۷۰۶۰ سے قبل (یثالو ہونے والے مدرسین و دیگر عملہ کو پہشنا کا حق دینے میں کوئی عذر نہ ہوگا یا حکومت ضلع کونسل کو ۹۰۰،۰۰۰،۰۰ (سائیں لاکھ روپیہ) کا عطا یہ دے تو اسی حق پہشنا دینے میں اعتراض نہ ہوگا۔

کیوںکہ مندرجہ بالا کٹوتیاں حکومت کے احکام کے تحت ہو رہی ہیں۔ اس لئے یہ معکن نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ کولسل سلطان کو ان کی ادائیگیوں سے مستثنی کر دیا جائے حکومت کے یامن ایسی اتنے فتنز نہیں ہیں کہ ضلع کولسل سلطان کو کسی قسم کی مالی امداد مہیا کی جاسکے۔ بہرحال حکومت نے ضلع کولسلوں اور میونسپل کمپنیوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ اپنے تمام

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی بیز بر رکھئے گئے۔

ذرائع کام میں لائے ہوئے مستحق ریثائز ملازمین کو پشن
و گریجوٹی کے واجبات جلد ان جلد ادا کر دیں تاکہ ان
کی تکالیف دور ہو سکیں۔

شجاع آباد روڈ (ملٹان) کو پختہ کرنا

* ۱۲۲* - دیوان مسید خلام عباس بخاری - کیا وزیر اعلیٰ از راه
کرم نیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ دولت ہے کہ شجاع آباد روڈ (ملٹان) کی پختکی
تک سلسلہ میں آخری ڈیڑھ میل پختی جلال ہو رہا والہ
تک سڑک پختہ کر لی کا نہیکہ ضلع کونسل ملتان لے گذشتہ
مال ایک نہیکیدار کو دیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نہیکیدار نے مذکورہ تکڑا پر
روزی اور تارکوں کی اچک تباہ بچھا دی تھی مگر دوسری
بوجھائی بغیر کام چھوڑ دیا۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایک سال سے زائد عرصہ گزر لی کے
باوجود نہیکیدار نے متذکرہ تکڑا سڑک کی تکمیل نہیں
گی اور ٹرینک کی آمدورفت سے سابقہ کنکریٹ بھی
اکھڑ رہی ہے۔

(د) نہیکیدار مذکورہ کو ڈیڑھ میل سڑک مذکورہ کی تکمیل کئے
لئے کتنے عرصہ دیا گیا تھا اور کیا بغیر تکمیل سڑک
نہیکیدار کو بل کی ادائیگی کو دی گئی ہے۔

(e) اگر جزو بالی بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا
حکومت اسکے لئے تیار ہے کہ وہ ضلع کونسل ملتان کو
پدابیات دے کہ وہ مذکورہ ڈیڑھ میل تکڑا اور بھری اور

تارکول کی دوسری تہ بموجب اشیمیٹ چڑھوا کر کام مکمل کرا دے -

وزیر عالیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں -

(ب) یہ درمت ہے کہ نہیکیدار نے مذکورہ لکڑا پر تارکول آئے دو کوٹ مکمل کر لئے ہیں مگر تیسرا اور آخری کوٹ تارکول اور روڈ رولر کے نہ ملنے کی وجہ سے مکمل نہ کر سکا - جس کی توسیع کی تاریخ سورخہ ۳ جون ۱۹۷۲ء تک کر دی گئی -

(ج) جی ہاں - تخمینے کی ترمیمی اپنی منظوری تا حال معکمہ پائی وسے سے موصول نہیں ہوئی اس بارے میں یاد دہانی کرا دی گئی ہے -

(د) نہیکیدار مذکورہ کو ڈیڑھ میل میڑک کی تکمیل کے لئے ہالج ماہ کا عرصہ اپتدائی دور تک دیا گیا تھا اور مذکورہ ہالج وجوہات کی بنا پر ۱۹۷۲-۶۰۳ء تک توسیع کر دی گئی - نہیکیدار کو صرف کچھ ہوتے کام کی ادائیگی بطور چلت بل بموجب قواعد کی گئی ہے - ناسکمل کام کی ادائیگی نہیں کی گئی -

(ه) جی ہاں -

جی - او - آر نمبر ۲ اور جی - او - آر نمبر ۳ لاہور میں سی
ٹائب کوارٹروں کی الٹمنٹ

۱۲۳۶* - ملک محمد علی خان - کیا وزیر عالیٰ از راه کرم بیان فرمائیں ہے کہ -

(الف) جی - او - آر نمبر ۲ اور جی - او - آر نمبر ۳ لاہور میں سی ٹائب کوارٹروں کی الٹمنٹ سے متعلقہ قواعد کیا ہیں -

(ب) متذکرہ ایسیٹوں میں گذشتہ ۲ سالوں کے دوران حکومت پنجاب کے سیکشن آفسروں کو کتنے سی نائب کوارٹر الٹ کئے گئے -

(ج) ایسے میں - ایس - نی / نی - سی ایس آفسروں جنہیں پنجاب سول سیکرٹریٹ تعینات کئے بعد گذشتہ دو سالوں کے دوران ان اسیٹوں میں سی نائب کوارٹر الٹ کئے گئے کی تعداد کیا ہے لیز ان کی کون کون سی تاریخ کو سول سیکرٹریٹ میں تقریبی موئی اور الہمن کس تاریخ کو کوارٹر الٹ کئے گئے -

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ کھن آفسروں کو جو ویشک لست ہر چھ لفڑی اداز کرتے ہوئے گذشتہ دو سالوں کے دوران سی نائب کوارٹر الٹ کئے گئے ہیں -

(ه) اگر جزو (د) کا جواب اثبات ہیں ہے تو ان کی تعداد کیا ہے اور ایسا کرنے کی وجہ کیا ہے -

(و) اگر جزو (د) کا جواب اثبات ہیں ہے تو سی نائب کوارٹروں کی الائمنٹ کی ویشک لست میں اولین لمبر ہر بالترتیب آئے والی دس سیکشن آفسروں کے نام کیا ہیں اور وہ کس کس تاریخ کو ان کوارٹروں کے حصول کے اہل ہو گئے ہیں - لہز کن وجہ کی بنا پر الہمن اب تک الائمنت نہیں دی گئی -

(ز) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ موجودہ اسیٹ آفس کو متذکرہ عہدہ ہر ممکن ہوئے کے قوراً بعد جی - او - آر لمبر ۲ میں ایک بنکلہ الٹ کر دیا گیا تھا۔ اگر ایسا ہی ہے تو اس کی وجہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ، (مسٹر مراج خالد) : (الف) درخواست دھنہ افسران کی تاریخ درخواست کے مطابق ان کے نام کا الدراج

قہرست میں کیا اجاتا ہے اور یہ قہرست ایجنسی کی شکل
میں پاؤں الائمنٹ کمیٹی میں بیش کر لی بناقی ہے جس
کے میران حسب دہل ہیں :-

- | | |
|--|-----------------|
| (۱) جناب ایڈیشنل چیف سکریٹری (چیئرمین) | ممبر |
| (۲) سکریٹری محکمہ صنعت و حرف | ممبر |
| (۳) سکریٹری ایمن اینڈ جی اے ذی | ممبر |
| (۴) سکریٹری می اینڈ ڈبلیو | ممبر |
| (۵) ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز | ممبر |
| (۶) ذہنی سکریٹری ویلفیو | ممبر |
| (۷) اسٹیٹ آفیسر | منبر / سیکریٹری |

تاریخ درخواست نے اعتبار ہی سے الائمنٹ عمل میں آئی ہے۔
تاہم ایڈیشنل چیف سکریٹری خصوصی بنیاد بر الائمنٹ کرنے کے مجاز
ہیں۔ مگر الائمنٹ کمیٹی سے منظور کرتے ہیں۔ بالآخری نے مطابق
ذہنی سکریٹری کو دو اور عیکیشن آفیسر کو عموماً ایک گھر کی نسبت
نے کھڑا لاث کئے کئے جاتے ہیں۔

(ب) گذشتہ دو سالوں میں حکومت پنجاب نے چہ سیکشن
آفیسر کو ان اسٹیٹوں میں سی ثالث کوارٹر لاث کئے
گئے۔

(ج) ان دو سالوں کے دوران سی ایس ہی - ہی سی ایس آفیسروں
جو سی ثالث نکل اہل تھیں کو چہ کھڑا لاث کئے کئے جن
کی تفصیل منسلک ہے۔

(د) سی ثالث کوارٹر کم ہونے کی وجہ سے سب ایمیران کو
لاث نہیں ہو سکتی۔ کمیٹی کی میٹنگ میں سب کوئی بیش
کئے جاتے ہیں۔

لشکریزدہ سوالات کے جوابات جو اپولنیسکی سیز اور رکھی کئے گئے ۹۷

(۵) جو (د) میں نہیں دیا گیا ہے -

(و) وینچنگ لست پر اولین نمبر پر بالترتیب آئے والے دس میکشن افسروں کے نام حسب ذیل ہیں :-

(۱) محمد لطیف صاحب

(۲) محمد انور ملک صاحب

(۳) محمود الجسن قریشی صاحب

(۴) خواجہ عبد الرحمن صاحب

(۵) عنایت الهی فاروق صاحب

(۶) محمد افتخار علی شامی صاحب

(۷) عبد الرشید صاحب

(۸) محمد یوسف بھٹی صاحب

(۹) آنی ناصر صاحب

(۱۰) محمدفضل صاحب

(ز) جی نہیں - تقریباً دو ماہ کے بعد سکانِ الائٹ ہوا اس کی وجہ پر کہ ایشیٹ آفسر کے کام کی توعیت کی وجہ سے اس کو ترجیح دی جاتی ہے -

جنرل بسی سٹینڈ بادامی باع لاہور کی آمدی اور اخراجات کے حسابات کی پڑتال

۱۲۲۵* - شیخ عزیز احمد، کپا وزیر اعلیٰ از راہ کرم یہاں

فرمایا گئے کہ جو

(الف) کیا قواعد موثر کاری ہائے مقرری پاکستان بابت ۱۹۶۹ء
کے قاعدہ ۲۵۹ کے مقتضیات کے بموجب لاہور میولسیل
کارپوریشن نے جنرل بس شینڈ پادامی پانچ لاہوری آمدنی اور اخراجات کے حسابات علیحدہ علیحدہ رکھ لئے ہوئے ہیں۔

(ب) اگر مذکورہ (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا جنرل بس شینڈ کے حسابات کی پڑتال کرنے کے لئے حکومت نے کوئی آذیزہ مقرر کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ۱۹۶۱-۶۶ء سے ۱۹۶۰-۶۱ء کے عرصہ کی آذیزہ دبورٹ ایوان کی میز پر دکھی جائے اور اگر کوئی آذیزہ مقرر نہیں کیا گیا تو اس کی کیا وجہہ ہیں۔

(ج) قواعد موثر کاری ہائے مقرری پاکستان بابت ۱۹۶۹ء کے قاعدہ ۲۵۹ کے تحت قاعدہ (۲) (۳) اور (۴) کے تحت کارپوریشن لاہور نے جزو (ب) بالا میں مذکورہ عرصہ کے دوران سال وار کتنی رقم خرچ کی؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) لاہور میولسیل کارپوریشن نے سالانہ بجٹ میں اس مقصد کے لئے ایک الگ فنڈ مخصوص کی ہے جس کے تحت جنرل بس شینڈ کی آمدنی و اخراجات کا حساب رکھا جاتا ہے۔

(ب) جن بان - گورنمنٹ کی طرف سے لاہور میولسیل کارپوریشن میں آذیت کا عملہ تعینات ہے جو جنرل بس شینڈ، کی آمدنی اور خرچ کی پڑتال یہی کرتا ہے جنرل بس شینڈ مورخہ پنجم اکتوبر ۱۹۶۴ء کو لاہور کارپوریشن کی تعمیل

لشان زدہ سوالات تک جوابات جو ایوان کی سیز ہر رکھئے گئے ۹۳

میں دیا کیا ہے۔ محکمہ آذٹ کی طرف سے اپنے تک
مندرجہ ذیل آذٹ اعترافات جنرل ہیں میہندی تک متعلق
جاری رکھئے گئے ہیں۔ ایوان کی سیز ہر رکھے دینے
کلئے ہیں۔

(۱) آذٹ اعتراف نمبر ۰ مورخہ ۱۹۶۴ء۔

(۲) آذٹ اعتراف نمبر ۹ مورخہ ۶۸-۸-۲۶

(۳) آذٹ اعتراف نمبر ۱۱ مورخہ ۱۹۶۴ء۔

(۴) آذٹ اعتراف نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹۶۵ء۔

(۵) آذٹ اعتراف نمبر ۱۳۰ مورخہ ۱۹۶۴ء۔

(۶) آذٹ اعتراف نمبر ۵۵ مورخہ ۱۹۶۴ء۔

(ج) لاہور امیر و منٹ ٹرست نے جنرل ہیں میہندی پادامی پاغ لاہور
کی تعییر مکمل کر لیتے مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۶۶ کو
لاہور میونسپل کاربوروشن کی تعویل میں دے دیا۔ جس کی
تفصیلی سال روان یوں ہے۔

۱۹۶۵-۶۸ ۰۰۶۱۹۶۵-۷۳ ۰۰۳۸۶۲۳۳-۷۳ روپیے۔

۱۹۶۸-۶۹ ۰۰۶۱۹۶۸-۵۰ ۰۰۳۸۶۹۳۳-۵۰ روپیے۔

۱۹۶۹-۷۰ ۰۰۶۱۹۶۹-۷۰ ۰۰۳۸۶۹۳۳-۰۰ روپیے۔

۱۹۷۰-۷۱ ۰۰۶۱۹۷۰-۷۱ ۰۰۳۸۶۹۹۱-۳۱ روپیے۔

وہم جو سالاہ قسطوں میں لاہور امیر و منٹ ٹرست کو ۱۹۶۰ء
تک ادا کی تھی ۲۲۰،۰۰۰ روپیے۔

Audit Requisition No. 90**Date 31.10.67**

Subject : Payment of Rs. 3690 on account of hire of furniture & shamians for GBS.

A bill amounting to Rs. 3690.75 in favour of M/S Zahoor sons on account of hire charges of furniture and shamianas for the GBS for the period 11/63 to 8/67 has been passed subject of the following remarks :-

(1) Some furniture and Shamianas were hired from M/s Zahoor sons in 1/62 to accommodated the staff of the Municipal Corporation deputed at the General Bus Stand, Lahore. It was stated that this was done under the order of the Martial Law Authorities. No authority in this connection could, however, be shown to audit. Moreover, the regular procedure of inviting tenders, agreement, issuing an indent etc. was not observed by the officials concerned. The authenticity of the bill could not be properly verified for want of indents.

(2) The furniture and shamianas remained on hire with the Corporation from 1/62 to 8/67 and the Corporation had to pay about Rs 8000/- on account of hire charges. It is not understandable as to why the Corporation could not construct its own offices at the GBS premises. This would have saved a huge amount to the Corporation. It was stated to be a temporary arrangement and its continuation for such a long period needs justification. Moreover, the hire of furniture does not appear to be justifiable as this could be supplied from the store of the Municipal Corporation. The matter needs to be looked into for fixing the responsibility.

(3) The hire charges for the period 1/62 to 10/63 were paid vide Cheque No. 907405 dated 24. 4. 64. It was, however, surprising to note that the charges for the months of 9/63 and 10/63 amounting to Rs. 90/- were included

۱۵ نشان زدہ سوالات کے جوابات جو اورانگی میز پر رکھے گئے

In the final bill as well. This was obviously double payment which was detected by audit. The accounts branch may please be directed to be more vigilant in future.

Sd/- Asstt : Director Audit LMC

Audit Requisition No 49

Dated 26. 8. 68

Subject : Temporary Advance amount to Rs. 9152/- in favour of S.S.P. Lahore as cost of Police Guard at Badamibagh General Bus Stand.

A bill of temporary advance amounting to Rs 9152/- on account of payment of salary of police guard to be deputed at GBS Badamibagh Lahore for one year has been passed vide CMC request dated 4. 8. 68.

Immediate action may please be taken to adjust the advance with proper sanction.

Sd/- Asstt - Director Audit, LMC

Audit Requisition No. 110

Dated 22. 1. 1970

Subject :- Post Audit of the Accounts of G.B.S.

During the course of review of the accounts of GBS, it has been noticed that a huge sum of Rs. 1,34,605.50 was in arrears. These arrears were piling up without any perceptible efforts on the part of the staff employed for their recovery. This staff of affairs is brought to the notice of administrator, LMC. The detail of the arrears as indicated against each Transport Company is under:—

S. No.	Transport Co	Amount recoverable
1.	S.M. Nasir & Co.	Rs. 938.00
2.	Shaban Transport Co.	Rs. 217.00
3.	Shazad Bus Co.	Rs. 274.00

4.	Sarwar Sheed Transport.	Rs.	256.00
5.	Shama Bus Service	Rs.	273.00
6.	Sardar Transport Co.	Rs.	2801.00
7.	Star Light Transport	Rs.	309.50
8.	Tariq Ismail Transport Co.	Rs.	667.50
9.	Tariq Goods & Passengers Co.	Rs.	2880.00
10.	Tariq Transport Co.	Rs.	3350.20
11.	Taj General Bus Service	Rs.	376.00
12.	Pakistan Transport	Rs.	1269.00
13.	Riswan Transport Co.	Rs.	788.50
14.	Raza Transport Co.	Rs.	547.50
15.	United Transport Sargodha Group A	Rs.	2906'00
16.	Wasiq Transport Co.	Rs.	453.00
17.	Zamindara Transport Co. Group A	Rs.	360.00
18.	Zomindara Transport Co. Group B	Rs.	499.50
19.	Aslam Road Transport Co.,	Rs.	322.50
20.	Amritsar Pathankot Transport	Rs.	79 6.00
21.	Ahmad Transport Co.	Rs.	5611.00
22.	Azam Mir Transport Co.	Rs.	357.00
23.	Abdullah Ltd. Group B	Rs.	1615.00
24.	All Western Transport Co.	Rs.	2280.00
25.	Asian Bus Service	Rs.	363.00
26.	Anwar Transport Co.	Rs.	685.59
27.	Alshamas Transport Co.	Rs.	447.50
28.	Al-Karim Transport Co.	Rs.	929.00
29.	Blue Star Transport Co. Group A	Rs.	1095.00
30.	Burhan Transport Co.	Rs.	692.50
31.	Crown Bus Service	Rs.	1482.00
32.	Christian Bus Service	Rs.	273.00
33.	C.D. Transport Co.	Rs.	1095.00
34.	Chenab Vailey Transport.	Rs.	271.00
35.	Decent Road way	Rs.	1368.00
36.	Diamond Transport Co.	Rs.	393.00
37.	Envery Transport Co.	Rs.	1379.00
38.	Eshianway Transport Co.	Rs.	525.00

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان فی میز اور رکھے گئے

39.	Express Bus Service.	Rs.	465.50
40.	Fleet Masters Transport Co.	Rs.	547.50
41.	G.M. Mughal Transport Co.	Rs.	669.50
42.	G.T. Bus Service Group C	Rs.	3945.00
43.	Ghazi Transport & Co.	Rs.	547.50
44.	Hilal Motor Transport Co.	Rs.	596.00
45.	Highway Express Transport.	Rs.	2371.00
46.	Hameed Bus Service.	Rs.	1917.00
47.	Haryana United Transport Co.	Rs.	1608.00
48.	Highway Transport Co.	Rs.	263.00
49.	Iqbal Transport Co.	Rs.	1058.00
50.	Itfeq Transport Co.	Rs.	277.00
51.	Iftikhar Transport Co.	Rs.	226.50
52.	Jeven Transport Co.	Rs.	504.00
53.	Javed Transport Co. Group A.	Rs.	2075.00
54.	Jammu Kashmir Group A	Rs.	295.00
55.	Jammu Kashmir Group B	Rs.	1034.50
56.	Kasur Transport Service Group B.	Rs.	2502.00
57.	Khawar Transport Service.	Rs.	684.00
58.	Kasur Express Bus.	Rs.	277.50
59.	Lahore Transport Society.	Rs.	229.50
60.	Lahore Froze Group D.	Rs.	358.50
61.	Lahore Pattoki Bus Service Gr. C.	Rs.	4870.50
62.	Lower Bari Transport Group 'C,	Rs.	461.90
63.	Lahore Sikhaki Transport Gr. B.	Rs.	1638.00
64.	Malik M. I. Transport.	Rs.	1461.00
65.	Mujahid Motor Transport.	Rs.	412.50
66.	Modern Transport Service.	Rs.	564.00
67.	M. A. Transport Co.	Rs.	288.50
68.	Mirza Transport Co.	Rs.	825.00
69.	M. Nazir Inyat Ullah Transport,	Rs.	1122.00
70.	M. Amin M. A. Transport.	Rs.	4120.00
71.	Mianwalli Transport Co.	Rs.	734.00
72.	Moon Light Transport Co.	Rs.	1967.00
73.	Madina Transport.	Rs.	727.00

74.	M. Isma'il Transport.	Rs.	227.50
75.	M/s. Anwar Transport Co	Rs.	336.50
76.	Mehrian Transport Co.	Rs.	547.50
77.	New Chiniot Transport.	Rs.	3429.00
78.	New Khan Transport Co.	Rs.	275.00
79.	Niaz Bus Service.	Rs.	1647.00
80.	New Model Transport Co.	Rs.	1554.00
81.	Nadeem Transport Co.	Rs.	547.50
82.	New Age Transport Co.	Rs.	547.50
83	Okrara Bus Service.	Rs.	1068.50
84.	Pak Jhang Transport Co.	Rs.	5681.50
85.	Prince Transport Co.	Rs.	4030.50
86.	Pak Modern Transport.	Rs.	2190.00
87.	Public Bus Service.	Rs.	2151.60
88.	Punjab Transport.	Rs.	4103.50
89.	Popular Transport and Co.	Rs.	730.50
90.	Pakistan Kashmir Union Fleetways.	Rs.	457.00
91.	Peoples Transport Co.	Rs.	555.00
92.	Phalia Corporation Ltd.	Rs.	1098.00
93.	P. W. Transport.	Rs.	738.00
94.	Pak Soldiers Transport.	Rs.	932.00
95.	Punjab : Public Bus Service.	Rs.	547.00
96.	Raja Bus Service.	Rs.	1411.00
97.	Rafiq & Co	Rs.	562.00
98.	Raftar Transport Co.	Rs.	1810.00
99.	Rizwan Transport Service	Rs.	1548.00
100.	Shahnawaz Transport Co.	Rs.	1278.00
101.	Shama Transport Co.	Rs.	2484.00
102.	Shami Amir Transport.	Rs.	363.50
103.	Sher-e-Punjab Bus Service,	Rs.	274.00
104.	Sheikh Transport Co.	Rs.	228.00
105.	Saeed Transport Co.	Rs.	361.00

۱۹ نشان زدہ سوالات اور جوابات جو ایوان کی میز پر دکھے گئے

Requisition No. 38

Dated 15.10.1970.

Subject :—Post Audit of the accounts of General Bus Stand,
Badami Bagh, Lahore.

1. Preliminary.

On an instance from the Chief Officer, L.M.C. audit of the accounts of the General Bus Stand was taken up to ascertain the position of the affairs connected therewith. Before this, post audit of the account during the month of 1/70 revealed, *inter alia*, that quite a large amount of Rs. 1,34,605/50 was recoverable from various transport companies, but no serious efforts appeared to have been set afoot to effect the recovery to safeguard the interests of the Municipal Fund. In this connection, Audit Requisition No. 110, dated 22-1-70, was issued which is yet unresponded. The present audit has further transpired quite serious irregularities as given in the succeeding paragraphs, which are brought to notice for immediate remedial measures under intimation to audit.

2. (i) Demand & Collection Register.

(a) It was noticed that realisation by cheques and entries thereof were duly shown and made in the Demand & Collection Register irrespective of the fact that most of the cheques were subsequently dishonoured by the Banks; thus this gave a false picture in the register to depict that no arrears were outstanding against the concerned. There were six such cases as given in Appendix 'A'. In fact as also advised by the Chief Auditor, Local Fund Audit, West Pakistan's *vide* his circular letter No. L/CA/58/1117, dated 15.9.58, no entries of the realisation through cheques should be made in the D&C Register until and unless the cheques are get encashed as in the cases of dishonoured cheques the entries were to be cancelled. The omission has thus resulted in deferment of receipts for quite a long period and a direct loss to the Municipal Fund. The irregularity

warrants not only an immediate action against the officials at fault, but also requires that the above recoveries should be effected without further loss of time. But for audit it was a definite loss to the Municipal Fund.

(b) The arrears recoverable in the cases given in Appendix 'B' pertaining to the year 1967-68 & 1968-69 were brought forwarded to the D&C Register for the year 1979-70 for less than the amounts actually due. The amounts involved aggregated to Rs. 28, 156/50. It is perceived that the omission was deliberate and destined to render pecuniary benefit to the parties concerned at the cost of the Municipal Fund. Had these not been detected in audit, the officials concerned would have succeeded in their omission and the same would have never come to light after any subsequent stage and the parties would have been absolved of the responsibility to pay off the amounts outstanding against them. The dealing officials deserves stern action for the gross irregularity on their part.

(c) The amounts outstanding against various transport companies for the year 1967-68 amounted to Rs. 2,98,756/50 as given in Appendix 'C'. These were not brought forward to the D & C Register for 1968-69 as well. It not only shows a dereliction of duty on the part of the officials maintaining the registers but also revealed that the efforts to make these recoveries were deliberately ignored by the collectors particularly appointed for the purpose. Such an irresponsible and careless attitude on their part is highly detrimental to the interests of the Mucicipal Fund. The matter is especially brought to the notice of the authorities for such action as they deem fit. Nevertheless, the recoveries should not be allowed to drift further indefinite time. A target time in the tune of date, month and year must be fixed to effect the recoveries in toto even if legal channel

open to the Corporation for recovering the same as land revenue has got to be adopted.

(d) As indicated in D & C Register (Vol. III) for 1968-69, Rs. 139/50 were recovered from M/s Sher-e Punjab Transport Company, vide Receipt No. 36 dated 31-1-69 but it is astonishing to note that in the cash Book of General Tax Rs. 33/- only vide Stub No. 36/31-1-69 on account of Tehbazari fee were accounted for. The factual position about the income should be intimated early lest it should become a case of misappropriation of Municipal Fund.

(e) Entries of recoveries were not being made correctly in the D & C Register against the names of actual tax payers. Recoveries made from one route holder were written as having been recovered from some other route holder. The mistakes, which do not appear to be inadvertent but deliberate, have been relegated to Appendix 'D'. The same need calling for explanation of the official for appropriate action against him. The mistakes should also be get rectified immediately under intimation to audit.

(ii) Route Permits.

According to the revised policy, the Road Transport Corporation is issuing route permits every month to the next transporters. Since 11/69, a list of which is also supplied to the General Bus Stand so that the prescribed fee could be recovered and credited to the Municipal Fund. No such list except for the month of 4/70 was produced to audit in the absence of which the actual income accruable to the Corporation could not be ascertained. Probably, no efforts were made by the General Bus Stand Administrator to obtain these lists which should have been obtained even on personal level from the office of the R.T.C. The names of the transports enlisted in Appendix 'E' who got permits in

4/70, were also not entered in the D & C Register in order to watch recoveries from them. The omission being quite serious and causing recurring extensive loss to the Corporation depicts the height of carelessness by the staff and its administration, which is in fact, should not have been tolerated. The matter is brought to the notice of the A.C.L. for immediate action. The missing lists for the period 11/69 to 6/70 should immediately be obtained and recorded in the Demand & Collection Register and action pointed out to the audit.

(iii) Emprést Account.

(a) The Supdt, of the General Bus Stand is having an imprest of Rs. 200/- out of which petty expenses are made but imprest has never been got recouped. The total expenditure made during the period 7-12-67 to 8-3-69 against the said imprest amounted to Rs. 263/12. The excess expenditure of Rs. 63/12 needed clarification as to the source from which it was met and the official responsible for it be called upon.

(b) The expenses invited to following audit observations :—

- (1) Electricity material worth Rs. 51/- was purchased from M/s Abdur Rehman Mart vide their cash memo No. 47, dated 13-12-69. No quotation were called for to reap the benefit of lowest market rates. The expenditure being in excess of Rs. 20/- should have been get approved from the competent authority. The irregularity needs to be explained.
- (2) No cash memo or receipt was produced in support of material purchased for Rs. 17/- It shows that the material was not actually purchased. The factual position be intimated early.

- (3) Against an actual sanction for ten baskets @ Rs. 075 each, or costing Rs. 7.50 in all, Rs. 37/50 were incurred. No document in support of this purchase was forthcoming in the record. The rates being quite lucrative needs justified.
- (4) Material worth Rs. 17/50 was purchased from M/s Madina Paint House vide cash memo No. 934 dated 26-12-68; same could be had from the Corporation Store thus averting unnecessary expenditure. This needs to be explained. Further the boards could be got written from the Corporation Painter thus saving an unnecessary expenditure of Rs. 5/- paid to an outsider.
- (5) Rs. 3/50 paid for binding of D & C Register. The job could be done at the Corporation Office. This needs to be explained.

(iv) Stock Register.

No Stock Register was maintained to watch the progress of moveable property or consumable articles. All the purchases made hitherto as enlisted in Appendix 'F' require proper stock entry. Necessary entries be made in a stock register and shown to audit early.

(v) Physical Verification.

No physical verification of moveable property was found to have ever been made as required under the rules. The needful may be done now.

(vi) Stamp Account.

No stamp account was maintained. In absence thereof the stamps received and consumed could not be verified. The stamp register should be brought upto date and shown to Audit.

(vii) Licensing of Porters at G. B. Stand.

The Commissioner, Lahore Division directed under his memo No. A-XV-28/8456, dated 2-7-69, that the licensed coolies should be employed at the General Bus Stand, Lahore and each cooly should be charged a fee of Rs. 1/- p.m. for the licence to be issued by the Corporation. M/s. Shahid Hamid, Pervaiz Mahmood were assigned a contract in this connection on the condition, among others that they would provide 300 coolies at the stand.

Agreement was executed by them on 10-1-70. It is surprising to note that not a single penny was realised on this account so far and the Municipal Fund is being deprived of a considerable amount, which roughly works out to Rs. 2,400/- till 8/70. This is, by all means, due to the negligence of the administration and supervisory staff, deputed there. The officials at fault may be called upon to explain as to why the said loss may not be made good from them.

It was further noticed that quite a good number of hawkers etc., were running their business at the General Bus Stand but no tehbazari fee was being realised from them nor was any been paid in this respect by the supervisory staff at the Bus Stand. As a result, the Corporation was being put to a considerable financial loss. It is, therefore, desired that immediate steps may please be taken to levy fee and effect recovery from all hawkers etc. under intimation to audit.

The maintenance of the accounts was not satisfactory.

Audit Requisition No. 135

Date 27-4-1971.

Subject :— Post Audit of the accounts of stamp registers of
GBS Badamibagh, Lahore.

While checking the above cited accounts, following irregularities were observed which are brought to notice

for necessary action under the intimation to audit.

In the following cases revenue stamps were not affixed :—

Book No.	Receipt No.	Amount	Revenue stamp due affixed.
2577	1	Rs. 3/-	.40
2577	2	Rs. 300/-	.40
2577	3	Rs. 300/-	.40
2577	4	Rs. 168/-	.40
2577	7	Rs. 139/50	.40
2577	8	Rs. 168/00	.40
2577	9	Rs. 168/00	.40

The needful may please be done now and shown to audit.

The page counting certificate is not given by the T.O. This may please be done now and shown to audit.

Audit Requisition No. 155.

Dated 12-5-71

Subject :—2nd Running Bill of M/s. S.B. Shah Contractor for the work reconstruction of internal roads in GBS Badamibagh for Rs. 17,500/- (M. B. No. 1456).

This 2nd running bill noticed as subject for Rs. 17,500/- included an item of Rs. 690/- for the repair of road roller. This amount spent and booked against the work needs clarification and justification. Pending clarification this amount of Rs. 690/- was withheld. If any damage was done to this road roller then responsibility for this loss should please be fixed for effecting recovery from the person at fault.

The bill for Rs. 16,851/- has been passed for payment.

سمال ٹاؤن کمیشی کلاس والا کے چونگیوں کے نہیکیدار کے خلاف کارروائی

۱۲۲۹*- شیخ عزیز احمد - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں
تھے کہ کیا یہ امر واقع ہے کہ سمال ٹاؤن کمیشی کلاس
والا تحصیل پسرور ضلع میالکوٹ کے چونگیوں کے نہیکیدار
تک ذمہ سال ۱۹۴۱ء کے دوران ... میں زائد رقم
واجب الادا ہے۔ اگر ایسا ہے تو نہیکیدار کے خلاف
وقت یوں کارروائی نہ کرنے کی کیا وجہ یہ اور ایڈمنسٹریشن
اور کنٹرولنگ انتہائی مذکورہ بقاویات کو وصول کرنے
تک لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (سٹر مراج خالد) : جی ہاں۔ ملک شفقت علی
نہیکیدار مخصوص چونکی ٹاؤن کمیشی کلاس والا ۱۹۴۱ء تک ذمہ
مبلغ ۳۰۹ روپیے بقايا تھے۔ جس کی ادائیگی کے لئے کمیشی ہذا نے تین
بار نوٹس مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء، ۲۲ جون و ۵ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو
برائی وصول رقم جاری کئے۔ مگر اس نے تعریری طور پر کوئی جواب
نہیں دیا۔ صرف زبانی ادائیگی کے لئے اقرار کرتا رہا۔ نہیکیدار مذکور
تک مبلغ ۲۰۰ روپیے ٹاؤن کمیشی فنڈ میں فر ختمالت جمع شدہ ہیں ان
کو وضع کرتے ہوئے اس کے ذمہ مبلغ ۱۰۹-۱۳ روپیے واجب الوصول
ہیں۔

مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو ڈپٹی کمشنر سوالکوٹ نے
کمیشی ہذا کا معافی کیا۔ اور اس رقم کی وصولی بطور بقايا مالگزاری
بذریعہ تحصیل دار کرنے کے لئے اسٹینٹ کمشنر پسرور کو حکم دیا گیا۔
جس لئے تحت وصولی کے لئے مناسب کارروائی کی جا رہی ہے۔

سمال ٹاؤن کمیشی کلاس والا کا میزانیہ

۱۲۵۵*- شیخ عزیز احمد - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم
بیان فرمائیں گے کہ۔

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۲۰۶

(الف) کیا وزیر موصوف اس امر یہ آکا ہے کہ سوال دہندہ نے ۱۹۴۲-۱۹۴۳ء کو سمال ناؤن کمیٹی کلامن والا تفصیل پسروں خلخ سمالکوٹ لئے میزانیہ بات ۱۹۴۲-۱۹۴۳ء کے بارے میں اعتراضات پیش کئے تھے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات ہیں ہے تو کہنے والوں کیوں اتنا رائی سمالکوٹ نے ان اعتراضات پر کیا کارروائی کی ہے اور اس کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ + (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی بیان یہ

(ب) پہلے این اعتراضات میزانیہ میں بیان کردہ بعض روپمات بارے میں تھے۔

(۱) جال ۱۹۴۰ء کا اختتامی میزان ۱۹۴۵-۶۱ء دلیل تھا۔ اسی سال ۱۹۴۱-۴۲ء کا اختتامی میزان ہوتا تھا۔ لیکن اختتامی میزان ۱۹۴۰ء کی روپیہ ظاہر کیا گیا۔

(۲) سال ۱۹۴۱-۴۲ء کا اختتامی میزان ۱۹۴۰ء دلیل تھا۔ لیکن سال ۱۹۴۲-۴۳ء کا اختتامی میزان ۱۹۴۰ء دلیل تھا۔

(III) حصول چونکی ہے آمدی کا ترمیم شدہ تخمینہ مال ۱۹۴۱-۴۲ء کے لئے ۳۰۰۰۰ روپیہ ظاہر کیا گیا تھا۔ لیکن سیکرٹری کمیٹی نے انہی وضاحتی توث میں بتایا کہ ۲۱،۱۳۵۸۳ روپیہ کی رقم نہیں کیدا اور جمع کی جا چکی ہے اور ۶۸-۶۹ روپیہ کی رقم اس کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس طرح میزان ۲۸،۹۰۴۵۳ روپیہ پتی ہے۔

لیکن جدول بقا اجات کے مطابق بقا اجات کا تخمینہ ۲۳۶،۰۰۶،۰۰۰ روپیہ اور ۲،۰۰۰،۰۰۰ روپیہ ظاہر کیا گیا ہے۔

ان تین اعتراضات کے بارے میں کمیشی کے ایڈنسٹریٹر کو ہدایت دی گئی تھی کہ مذکورہ رقمیات کی تصحیح کر دی جائے یہ تصحیح کر دی گئی ہے ۔

۲۔ چوتھا اعتراض یہ تھا کہ مخصوص چولگی کے نہیکیدار لئے ذمہ کاف رسم واجبہ الادا ہے اور نہیکہ کی مدت ختم ہونے والی ہے ۔

نہیکیدار نے درخواست دی تھی کہ سیلاب اور جنگ کی وجہ سے اس کی آمدنی میں کمی ہو گئی ہے اور اسے نہیکہ کی رقم میں رعایت دی جائے یہ درخواست مناسب خور و خوض کے بعد نامنظور کر دی گئی ۔ نہیکیدار کو ادائیگی کے لئے نوؤں دہشتے گئے اور واجبہ الادا رقم مالیات کے پہلیاں جات لئے طور پر موصول کی جا رہی ہے ۔

۵۔ پالجوان اعتراض یہ تھا کہ ۶۰۰ روپیے کی رقم قانونی مشیر گی فیس لئے لئے گئی ہے اور یہ رقم ایک چھوٹی کمیشی لئے لئے زیادہ ہے ۔ اس رقم کی منظوری اس بات لئے پہلی نظر دی گئی تھی کیونکہ کوئی قابل وکیل بھروسہ روپیے مابھوار ہے کم لہ کام کرنے لئے لئے تیار نہیں ۔ اچھے وکیل کا ہونا ضروری ہے تاکہ کمیشی لئے مقدمات کی مناسب بیرونی ہو سکے ۔

صلح سیالگوٹ کی پولیس کے اہلکاروں کے خلاف الزامات کی تحقیقات

* ۱۲۵۷۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ نشان زدہ ہوالہ امبر ۳۸۹ کے جواب لئے حوالی ہے از رہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) حکومت نے اسے ۔ ایس ۔ آئی ۔ لال دین کی طرف سے گی کمیشی اس ناشائستگی کے خلاف کیا کارروائی کی ہے جس کا اثبات میں ڈولیٹل آفسر پرسور نے آئی روپرٹ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۶۲ء میں کیا تھا ۔

(ب) اگر کوئی کارروائی نہ کئی تو آہا حکومت اپ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو ان کی وجہ کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) ناظم ہولیس نے اس واقعہ کی پوری تفصیلات کی۔

(ب) مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں کیوںکہ درخواست دھنڈکان نے بیان دیا کہ غلط فہمی کی بنا پر شکایت کی تھی نہیں۔

ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کے زیر انتظام کچھی اور پختہ سڑکیں

۱۲۵۸*- شیخ عزیز احمد۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں ہے کہ۔

(الف) تحصل پسرور میں ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کے زیر انتظام کچھی اور پختہ سڑکیں یہ لیزان کی لمبائی کیا ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل نے سالہائے ۱۹۶۸-۶۹، ۱۹۶۹-۷۰ اور ۱۹۷۰-۷۱ کے دوران پر سڑک کی لگہداشت ہر کتفی رقم خرچ کی ہے۔

کوئی سڑک لئے گئی	کل بیانی	ایشون والی سڑک لئے گئی
چوٹے چاروا	۱۲ سیل	۱ سیل
پسورد کلاس والا	۱۰ سیل	۲ سیل
کنکر نویں قود	۹ سیل	۲ سیل
چاروا سمارٹ لک	۸ سیل	۳ سیل
پسورد ایسا	۷ سیل	۴ سیل
بیوال صوبہ نگہداں پوسٹ	۶ سیل	۵ سیل
چاروا	۵ سیل	۶ سیل
چاروا	۴ سیل	۷ سیل
چاروا	۳ سیل	۸ سیل
چاروا	۲ سیل	۹ سیل
چاروا	۱ سیل	۱۰ سیل
چاروا	۰ سیل	۱۱ سیل
چاروا	۱ سیل	۱۲ سیل
چاروا	۲ سیل	۱ سیل
چاروا	۳ سیل	۰ سیل
چاروا	۴ سیل	۱ سیل
چاروا	۵ سیل	۲ سیل
چاروا	۶ سیل	۳ سیل
چاروا	۷ سیل	۴ سیل
چاروا	۸ سیل	۵ سیل
چاروا	۹ سیل	۶ سیل
چاروا	۱۰ سیل	۷ سیل
چاروا	۱۱ سیل	۸ سیل
چاروا	۱۲ سیل	۹ سیل
چاروا	۱۳ سیل	۱۰ سیل
چاروا	۱۴ سیل	۱۱ سیل
چاروا	۱۵ سیل	۱۲ سیل
چاروا	۱۶ سیل	۱۳ سیل
چاروا	۱۷ سیل	۱۴ سیل
چاروا	۱۸ سیل	۱۵ سیل
چاروا	۱۹ سیل	۱۶ سیل
چاروا	۲۰ سیل	۱۷ سیل
چاروا	۲۱ سیل	۱۸ سیل
چاروا	۲۲ سیل	۱۹ سیل
چاروا	۲۳ سیل	۲۰ سیل
چاروا	۲۴ سیل	۲۱ سیل
چاروا	۲۵ سیل	۲۲ سیل
چاروا	۲۶ سیل	۲۳ سیل
چاروا	۲۷ سیل	۲۴ سیل
چاروا	۲۸ سیل	۲۵ سیل
چاروا	۲۹ سیل	۲۶ سیل
چاروا	۳۰ سیل	۲۷ سیل
چاروا	۳۱ سیل	۲۸ سیل
چاروا	۳۲ سیل	۲۹ سیل
چاروا	۳۳ سیل	۳۰ سیل
چاروا	۳۴ سیل	۳۱ سیل
چاروا	۳۵ سیل	۳۲ سیل
چاروا	۳۶ سیل	۳۳ سیل
چاروا	۳۷ سیل	۳۴ سیل
چاروا	۳۸ سیل	۳۵ سیل
چاروا	۳۹ سیل	۳۶ سیل
چاروا	۴۰ سیل	۳۷ سیل
چاروا	۴۱ سیل	۳۸ سیل
چاروا	۴۲ سیل	۳۹ سیل
چاروا	۴۳ سیل	۴۰ سیل
چاروا	۴۴ سیل	۴۱ سیل
چاروا	۴۵ سیل	۴۲ سیل
چاروا	۴۶ سیل	۴۳ سیل
چاروا	۴۷ سیل	۴۴ سیل
چاروا	۴۸ سیل	۴۵ سیل
چاروا	۴۹ سیل	۴۶ سیل
چاروا	۵۰ سیل	۴۷ سیل
چاروا	۵۱ سیل	۴۸ سیل
چاروا	۵۲ سیل	۴۹ سیل
چاروا	۵۳ سیل	۵۰ سیل
چاروا	۵۴ سیل	۵۱ سیل
چاروا	۵۵ سیل	۵۲ سیل
چاروا	۵۶ سیل	۵۳ سیل
چاروا	۵۷ سیل	۵۴ سیل
چاروا	۵۸ سیل	۵۵ سیل
چاروا	۵۹ سیل	۵۶ سیل
چاروا	۶۰ سیل	۵۷ سیل
چاروا	۶۱ سیل	۵۸ سیل
چاروا	۶۲ سیل	۵۹ سیل
چاروا	۶۳ سیل	۶۰ سیل
چاروا	۶۴ سیل	۶۱ سیل
چاروا	۶۵ سیل	۶۲ سیل
چاروا	۶۶ سیل	۶۳ سیل
چاروا	۶۷ سیل	۶۴ سیل
چاروا	۶۸ سیل	۶۵ سیل
چاروا	۶۹ سیل	۶۶ سیل
چاروا	۷۰ سیل	۶۷ سیل
چاروا	۷۱ سیل	۶۸ سیل
چاروا	۷۲ سیل	۶۹ سیل
چاروا	۷۳ سیل	۷۰ سیل
چاروا	۷۴ سیل	۷۱ سیل
چاروا	۷۵ سیل	۷۲ سیل
چاروا	۷۶ سیل	۷۳ سیل
چاروا	۷۷ سیل	۷۴ سیل
چاروا	۷۸ سیل	۷۵ سیل
چاروا	۷۹ سیل	۷۶ سیل
چاروا	۸۰ سیل	۷۷ سیل
چاروا	۸۱ سیل	۷۸ سیل
چاروا	۸۲ سیل	۷۹ سیل
چاروا	۸۳ سیل	۸۰ سیل
چاروا	۸۴ سیل	۸۱ سیل
چاروا	۸۵ سیل	۸۲ سیل
چاروا	۸۶ سیل	۸۳ سیل
چاروا	۸۷ سیل	۸۴ سیل
چاروا	۸۸ سیل	۸۵ سیل
چاروا	۸۹ سیل	۸۶ سیل
چاروا	۹۰ سیل	۸۷ سیل
چاروا	۹۱ سیل	۸۸ سیل
چاروا	۹۲ سیل	۸۹ سیل
چاروا	۹۳ سیل	۹۰ سیل
چاروا	۹۴ سیل	۹۱ سیل
چاروا	۹۵ سیل	۹۲ سیل
چاروا	۹۶ سیل	۹۳ سیل
چاروا	۹۷ سیل	۹۴ سیل
چاروا	۹۸ سیل	۹۵ سیل
چاروا	۹۹ سیل	۹۶ سیل
چاروا	۱۰۰ سیل	۹۷ سیل

(ب) خلیل کولسل سالکورٹ نے مذکور ذیل رقم سالہ میں ۱۹۲۳ تا ۱۹۲۸ علی دروان مذکور کی
لکھنؤت لرخراج کی ہے۔

نام مزک	خرچہ دوران				
۱ جولیہ چاروا	۲۵۰۹۳۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۸۰۳۰۰۰۰	۴۰۵۸۰۰۰	۱۵۰۵۵۸۰۰۰
۲ بسروود کلاس والا	—	—	—	—	—
۳ کنگراہ ڈولم تھرا	۱۱۲۰۰۰	۶۵۵۴۰۰	—	—	—
۴ جولیہ سماراج ۲۵	—	—	—	—	—
۵ بسروود ابا	۲۹۰۷۰۰	—	—	—	—
۶ قائمہ صوہہ مشکہ بسروودی	۱۵۲۱۳۰۰	—	—	—	—
۷ بسروود دھام تھل	—	—	—	—	—
۸ لاک بلال بوڈری	—	—	—	—	—
۹ بسروود نالہ اڑی	—	—	—	—	—
۱۰ بدھجائی اٹھیان	—	—	—	—	—
۱۱ چاروا لاک تال	۲۲۸۰۸۰۰	—	—	—	—
۱۲ سالکورٹ کرامبود	—	—	—	—	—
۱۳ بسرواد سماراج ۲۵	۱۵۳۰۰	—	—	—	—

لشان زدہ صوالات کے جوابات جو ایوان فی میڈ ہو رکھئے گئے ۱۱۱

آریا نگر کی گلی سے مویشیوں کا اخراج

۱۲۶۵* - سردار محمد عاشق - کیا وزیر اعلیٰ ۱۹۷۲-۷-۲۹ کو سوال نمبر ۵۰۸ نئے جزو (ج) و (د) تکے جواب کہ ملزمین کے تیس مرتبہ چالان کئے گئے اور مقدمات عدالت میں زیر کارروائی ہیں اور کاربوریشن کو ہدایت کی گئی ہے کہ ان مقدمات کو جلد مکمل کرانے کے پیش نظر بیان فرمائیں گے -

(الف) کہ یہ تیس مقدمات کس کس عدالت میں زیر کارروائی ہیں اور کن کن تاریخوں کو داخل عدالت کئے گئے -

(ب) آپ تکے سابقہ جواب سے ظاہر ہے کہ گذشتہ دو سالوں میں کاربوریشن نے ان مقدمات کو مکمل کروانے کی کوئی سعی نہیں کی - کیا وزیر موصوف عوام کی تکلیف تکے پیش نظر کاربوریشن تکے متعلق ملازموں سے باز پرس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جنہوں نے غفلت کا مظاہرہ کیا اور مقدمات تکے مکمل ہونے میں تاخیر کا باعث ہے -

(ج) کیا ان ملزمین نے امن سلسلے میں کوئی حکم انتباہی کسی عدالت سے حاصل کئے ہوئے ہیں - اگر ایسا ہے تو کس کس تاریخ کو اور کوئی عدالت سے اور کتنے عرصے تک لٹے حکم حاصل کئے اور اگر ایسا نہیں تو گرائمیٹ ان مقدمات تک لیصلے کا کیوں انتظار کر رہی ہے اور کیا ان گھے مویشیوں کو امن گل سے جلد لکال کر گل کو پختہ کرنے پر تیار ہے - اگر نہیں تو کیوں اور اگر ہل تو کہہ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) گوشوارہ ایوان کی میز پر وکھ دیا گیا ہے -

(ب) کسی چالان تکے عدالت میں یہش ہونے تک بعد کی کارروائی عدالت کی جواہدید اور طریق کار پر منحصر ہے - کاربوریشن کا اسی میں کوئی دخل نہیں -

لہان زدہ سوالات کے جوابات یوں ایوان کی سیز ہر دکھنے گئے ۱۱۳

(ج) حکم امتیاعی تو نہیں ہے۔ مگر جب تک کیس عدالت میں زیر غور ہے ان میں کوئی کارروائی مناسب نہیں ہوئی۔

LIST OF CHALLANS WITH THEIR DATES OF HEARING IN THE COURTS

Sr. No.	Challan No.	Date of submission in the Court	Name of Court	Result
1.	2809/H/70	13-5-70	Ch. Mohammad Saeed Akhtar Corp. Magistrate Town Hall Lahore	Pending in Court
2.	2809/H/70	-do-	-do-	-do-
3.	3031/H/70	18-5-70	-do-	Fine 25/-
4.	3036/H/70	-do-	-do-	-do-
5.	3059/H/70	-do-	-do-	-do-
6.	3500/H/70	-do-	-do-	Pending in Court
7.	3806/H/70	28-5-70	-do-	-do-
8.	3958/H/70	3-6-70	-do-	-do-
9.	4496/H/70	4-6-70	-do-	-do-
10.	4577/H/70	-do-	-do-	-do-
11.	8367/H/70	16-10-70	Ch. Amjad Ali PCS Spl Magistrate Town Hall Lahore	
12.	8365/H/70	-do-	-do-	-do-
13.	8366/H/70	-do-	-do-	-do-
14.	8377/H/70	-do-	-do-	-do-
15.	9414/H/70	14-12-70	-do-	-do-
16.	9420/H/70	-do-	-do-	-do-
17.	9427/H/70	-do-	-do-	-do-
18.	9464/H/70	-do-	-do-	-do-

۴ جنوری ۱۹۷۰ء

جیو پائی اسٹیبلنمنٹ

19. 903/07/H/70	18-12-70	Ch. Mobd Saeed Akhtar PCS Corp. Magistrate Town Hall Lahore	Rs. 25
20. 1108/H/70	11-4-70	-do-	Pending in Court.
21. 2023/H/70	7-5-70	-do-	-do-
22. 2621/H/70	2-2-71	-do-	Fine Rs. 25
23. 334/H/70	21-5-70	-do-	-do-
24. 9758/HD/1/71	18-4-71	-do-	-do-
25. 29471	3-5-71	-do-	-do-
26. 15859/HD/1/71	15-6-71	-do-	Fine Rs. 25
27. 567/HDIII/72	28-6-72	-do-	Pending
28. 568/HDIII/72	-do-	-do-	-do-
29. 569/DHIII/72	-do-	-do-	-do-
30. 570/HDIII/72	-do-	-do-	-do-

جو برجی کارڈنر اسٹیٹ ملٹان روڈ لاہور کے کوارٹروں کی تقسیم کا طریق کار

۱۲۶۶* - سردار محمد عاشق - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم لیا
فرمانیہ نگہ کیا -

(الف) جو برجی کارڈنر اسٹیٹ ملٹان روڈ لاہور ہیں (ایسے نائب) - (ب)
نائب) اور (سی نائب) کوارٹروں کی علیحدہ علیحدہ تعداد
کیا ہے اور ان کوارٹروں کی تقسیم کا طریق کار اور
معیار کیا ہے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ان کوارٹروں کی تسمیہ لئے وقت سول
سیکنڈریٹ لئے عملی کو ترجیح دی جاتی ہے اور ان لئے
متعدد و ماتعدد معکوموں لئے عملی کو ان کی تنخواہ اور عہدے
کا لحاظ کئے بغیر التظار کرنے والوں کی فہرست ہر

نشان زدہ سوالات کے جوابات اجو ایوان اسی میز پر رکھئے گئے ۱۹۵

مال ہا سال رکھا جاتا ہے اور ان کو ان کی حیثیت کے مطابق
کوارٹر الٹ نہیں کرنے جائے۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ متعلقہ و ماتحت محکموں کے بے شمار
ملازمین امن کالوں میں اپنی حیثیت تک معیار ہے کم درجے
کے کوارٹروں میں مدت مددیہ تک رہنے پہلے اُرفہ میں اور
ان کی درخواستوں تک باوجود ان کی حیثیت تک مطابق کوارٹر
متذکرہ کالوں میں الٹ نہیں کرنے جاوے بلکہ ان سے
کم تر تکمیلہ اور کم تھخواہ لینے والے سب سے ملکوئی اڑیٹ تک
ملازمین کو ان پر توجیح دی جائی ہے۔

(د) کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ اُس وقت اس کالوں میں
متعلقہ و ماتحت محکموں کے کتنے ملازمین اپنی حیثیت سے کم
معیار تک کوارٹروں میں رہائش پہنچ رہے۔ الٹ کے لام
کوارٹر فیبر پختہ مکالمہ ابھی لیوں کوہ سلام زم میں بیان
کرے جائیں۔

(ه) مندرجہ بالا ملازمین میں سے جنموق نے اپنی حیثیت تک معیار
تک مطابق کوارٹروں کی الٹیٹ کے لئے لفظ درخواستیں دے
رکھنے میں ان کے لام پر کوارٹر فیبر پختہ مکالمہ اور ان
کی تمام درخواستوں کی تاریخیں ایک لہرست کی صورت میں
ایوان کی میز پر وکھنے بلائیں اور ان کو اپنی ہاتھ ان کی
حیثیت تک مطابق ہند کوہ کالوں میں کوارٹر نہ الٹ کرانے کی
وجہ بیان کی جائے۔

(و) کیا حکومت اس مسئلے پر غور کر کے ان کی جائز شکایات
کو رفع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (مختار معراج خالد) : (الف) اتحہ ثالث ۲۵۶ ملڈا

لی ثالث ۸ عدد

سی الٹیٹ ۷ م عدد

کوارٹر کے الٹ کرنے کے لئے تین افسران ہر مشتمل ایک کمیٹی ہے جس کے ممبران حسب ذہل ہیں ۔

۱۔ اشیٹ آئیسر (چیفر مین) (۲) سیکھن آئیسر بالڈنگ (۳) سیکشن آئیسر ویلفیئر اس کمیٹی کی سفارشات ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی منظوری کے لئے بیش کی جاتی ہیں ۔

(ب) جی ہاں - بالیسی لئے لعت میکرٹریٹ ناں اور سیکرٹریٹ ملازمین کو دو اور ایک کی نسبت سے کوارٹر الٹ کئے جاتے ہیں ۔

(ج) بالیسی لئے لعت ہر درخواست دھنہ کو اس کی تنخواہ اور معیار لئے مطابق کوارٹر الٹ کئے جاتے ہیں ۔ الٹ کی تنخواہ اور عہدہ بڑھ جانے کی وجہ یہ وہ اونچے معیار لئے کوارٹر لئے خذار ہو جاتے ہیں ۔ اونچے معیار لئے کوارٹروں کی تعداد کم ہے ۔ اس لئے اور بالعکس کوارٹروں میں سے صرف ایک کوارٹر متبادل درخواست گزار کئے جسے میں آتا ہے ۔

(د) اشیٹ آئیں فیالولت تقریباً دو سو درخواستیں اپنے ملازمین کی ہیں جو اپنی حیثیت شے کم معیار لئے کوارٹرز میں رہائش پذیر ہیں ۔

(ه) لیہرست لف پدا ہے ۔

(و) کوارٹروں کی تعداد بڑھائیے بغیر تنخواہ لئے مطابق معیاری کوارٹرز الٹ نہیں کئے جا سکتے تھے حکومت مزید کوارٹرز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

لشان زدہ موالات اگر جوابات جو ایوان کی سیز نہ رکھے گئے

S. No.	Name, Designation and Department.	Pay.
1.	2	3.
1.	Mr. Muhammad Shafi. Divisional Accountant, E/M Division.	Rs. 340/-
2.	Mr. Sabir Hussain. Assistant, Industries Department.	Rs. 225/-
3.	Mr Shah Muhammad, P.A. Anti-Corruption Judge.	Rs. 305/-
4.	Ch. Nizam-ud-Din, Assistant, Coop. Societies.	Rs. 385/-
5.	Mr. M. Idrees, Assistant, Education Department.	Rs. 225/-
6.	Mr. M. Roshan Khan, Stenographer, Agriculture Advisor.	Rs. 260/-
7.	Mrs. Anwar Sultana, Teachress, Hungar Wal.	Rs. 175/-
8.	Mr. Muhammad Hanif, Assistant, Chief Conservator of Forests.	Rs. 350/-
9.	Syed Jamshed Ali Rizvi, Assistant Labour Welfare.	Rs. 350/-
10.	S.M. Abdullah, office of the Divisional Inspector of Schools.	Rs. 181/-
11.	Mr. Akhtar Nawaz Khan, Assistant Services (Appl.) Tribunal.	Rs. 304/-
12.	Mr. Ghulam Akbar, Senior Clerk, Home Department.	Rs. 211/-
13.	Mr. Mahbood Alam Sheikh, Reader to D. C. Lahore.	Rs. 335/-
14.	Mr. Asbiq Ali, Stenographer, Home Department.	Rs. 245/-
15.	Syed Nazir-ul-Hassain Jaffary, Teacher, Govt. High School, C.G.E.	Rs. 275/-

16.	Mr. Muhammad Ashiq Gohar, Steno, Industries Department.	Rs. 190/-
17.	Mr. Manzoor Hussain, M.L.A. H.Q	Rs. 190/-
18.	Mr. Rashid Khan, Assistant, B.O.R.	Rs. 325/-
19.	Syed Asghar Hussain.	Rs. 203/-
20.	Mr. Khalid Latif, Statistical Investigator, P & D Deptt.	Rs. 275/-
21.	Mr. Khalid Iqbal Sheikh, Stenographer, Home Department.	Rs. 4.8/-
22.	Mr. Abdul Hafeez, Senior Clerk, Home Department.	Rs. 181/-
23.	Miss Safia Shahnaz, Teachress, Wahdat Colony.	Rs. 235/-
24.	Matik Nazir Ahmad, Draftsman Link Circle.	Rs. 335/-
25.	Mr. Munir Ahmad Khan.	Rs. 350/-
26.	Mr. Irfan-ut-Taibeed, Assistant, Health Department.	Rs. 350/-
27.	Mr. Manzoor Hussain, Senior Clerk, S & GA Department.	Rs. 195/-
28.	Mrs. Shamim Khawaja, Teachress, Govt. Girls School, CGE.	Rs. 365/-
29.	Mr. Salamat Ali Khan, Senior Clerk, C.E. P.W.D	Rs. 240/-
30.	Mr. Noor Muhammad, Assistant, Chief Engineer, P.W.D.	Rs. 295/-
31.	Mr. Saghir Ahmad, Assistant, Agriculture Department.	Rs. 350/-
32.	Mr. Abdul Karim, Assistant, Industries Department.	Rs. 260/-
33.	Mr. Dil Muhammad Draftsman, C.E. Highway.	Rs. 350/-
34.	Mr. Abdul Majid, Assistant, office of the Chief Engineer, Buildings Deptt.	Rs. 440/-

لشان زدہ موالات کے جواہر جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

35.	Mr. S.A. Bajwa, Senior Clerk, Agriculture Department.	Rs. 195/-
36	Mr. Abdul Ghafur Khan, Senior Clerk, Finance Department.	Rs. 181/-
37.	Mr. Murid Hussain, Stenographer, Education Department,	Rs. 182/-
38.	Mr. Zubair Malik Divisional Head Draftsman.	Rs. 350/-
39.	Mr. Abdul Majid, Assistant, Health Department.	Rs. 320/-
40.	Mr. Khaliq Dad Khan, Reader, Printing Press.	Rs. 320/-
41.	S. Nasir Ali Shah, District Nazir, D. C. Office, Lahore	Rs. 409/-
42	Ch. Allah Rakha Assistant, Governor House, Lahore.	Rs. 345/-
43.	Mr. Khadim Hussain Baloch, Assistant, Finance Department.	Rs. 225/-
44.	Mr. M. Hussain Waseer, Assistant, Education Department.	Rs. 300/-
45.	S. Abdul Latif, Senior Clerk S & GAD.	Rs. 181/-
46.	Mr. M. Bilal Hussain, Assistant, Finance Department.	Rs. 285/-
47.	Mr. Muhammad Safdar Toor, H/Assistant S. E. Ist Division.	Rs. 350/-
48.	Mr. Mohammad Arif, Stenographer, Health Department.	Rs. 240/-
49.	Mr. Abdur Rehman Khan, Assistant, Law Department.	Rs. 380/-
50.	Mr. M. Nawaz, Stenographer, P & D Deptt.	Rs. 210/-
51.	Mr. M. Ismail, Assistant, Agriculture Department.	Rs. 270/-
52.	Mr. Manzoor Ellahi Awan, Stenographer, S & GA Department,	Rs. 210/-

53.	Mr. M. Akhtar Ali, Stenographer, Industries Department.	Rs. 250/-
54.	Mr. S. Maqbool Hussain Jafery, S/Computer, Agriculture Department.	Rs. 250/-
55.	Mr. M. Amin Shah.	Rs. 230/-
56.	Syed Farooq Ahmad Shah, Agriculture Department.	Rs. 210/-
57.	Mr. Rehmat Ali Shah, Assistant, Education Department.	Rs. 350/-
58.	Mr. G. M. Farooqi, Accounts Clerk, 5th Provi. Buildings Division.	Rs. 200/-
59.	Mr. M. Rafique, Senior Clerk Commissioner Office.	Rs. 210/-
60.	Mr. M. Nazir Naushai, Stenographer, Health Department.	Rs. 275/-
61.	Office of Superintendent of Police, Anti Corruption.	
62.	Mr. M. Akram, S.D.O. 1st Provl. Buildings Division.	Rs. 195/-
63.	Mr. S. Hamid Mukhtar, Assistant, High Court, Lahore.	Rs. 330/-
64.	Mr. Abdul Rashid, Teacher, Govt. Centrel Model School, Lahore.	Rs. 201/-
65.	Mr. Rashid Ahmad Zaidi, Head Clerk, Surgeon Medico Legal Punjab.	Rs. 265/-
66.	Mr. Muhammad Sharif, Supdt., Anti-Corruption Establishment.	Rs. 440/-
67.	Mr. Noor Ahmad Arif, PA to Advisor, Food & Coop.	Rs. 440/-
68.	Mr. Mohammad Rafique, Clerk, Distt. Inspectress of Schools.	Rs. 247/-
69.	Mr. Siraj Ahmad, Senior Clerk, Highway Deptt.	Rs. 190/-
70.	Mr. Mohabbat Ali, S/Clerk, B.O.R.	Rs. 185/-
71.	Mr. Muhammad Ismail, S/Clerk, F. D.	Rs. 181/-
72.	Mr. Abdul Hamid, Steno , S & GAD.	Rs. 360/-
73.	Mr. Abdul Karim, office of the C. C. A.	Rs. 260/-

نشان زدہ سولہ جو ایوانیں میں اور رکھے گئے

S. No.	Name Designation and Department	Quarter No.	Pay.
1	2	3	4
1.	Mr. Ghulam Shabbir Khan Asstt. I & P Department.	F-77 W.C.	Rs. 360/-
2.	Mr. Asmat Ullah, Asstt. Auqaf Department.	F-81 W.C.	Rs. 406/-
3.	Mr. Noor Ahmad Araf, P.A. to Advisor to Governor.	B-61 CGE.	Rs. 440/-
4.	Mr. Nazir Hussain Hashmi, Assistant, Education Deptt.	B-62 PHC.	Rs. 450/-
5.	Mr. Muhammad Ashraf, Assistant, I C & M D Deptt.	H-92 W.C.	Rs. 450/-
6.	Rana Muhammad Rashid, Assistant Auqaf Deptt.	Q-4 W.C.	Rs. 360/-
7.	Mr. Manzoor Ahmad, Statistical Investigator, Agriculture Department.	I-2 W.C.	Rs. 360/-
8.	Mr. Muhammad Yaqoob, Machine Operator, P & D Department.	F-51 W.C.	Rs. 380/-
9.	Mr. Nazir Ahmad, Stenographer, F & C Deptt.	G-8 W.C.	Rs. 350/-
10.	Mr. Abdul Ghani, Statistical Investigator, Agriculture Department.	G-11 W.C.	Rs. 360/-
11.	Mr. Ghulam Sarwar Wajid, Stenographer, Agriculture Department.	G-34 W.C.	Rs. 360/-
12.	Mr. Muhammad Iqbal Bokhari Assistant, F & C Department.	G-23 W.C.	Rs. 360
13.	Mr. Abdul Rehman Khan, Assistant, Law Deptt.	M-6 CGE	Rs. 450/-

14.	Mr. Hafeez Ahmad Munawar Assistant, S & GAD	F-60 W.C.	Rs. 450/-
15.	Mr. Muhammad Amin Bhatti Stenographer, Law Deptt.	O-43 W.C.	Rs. 360/-
16.	Mr. Muhammad Ashraf, Assis- tant, C & W Deptt.	G-47 W.C.	Rs. 360/-
17.	Mt. Rashid Ahmad, Stenographer, S & GAD.	K-23 W.C.	Rs. 375/-
18.	Mt. Muhammad Rashid, Assist- ant C & W Deptt.	B-28 P.H.C.	Rs. 440/-
19.	Mr. Muhammad Tahir, Assistant, S & GAD.	G-44 W.C.	Rs. 300/-

NON-SECRETARIAT OFFICIALS

20.	Mr. Atta Muhammad Sound Recordist, Agriculture Deptt.	O-25 W.C.	Rs. 400/-
21.	Syed Afzal Hussain Senior Draftsman, Inspector of Mines, Labour Department.	I-15 W.C.	Rs. 380/-
22.	Syed Willayat Ali Bokhari Head Clerk, Lady MacLagan College, Lahore.	K-46 W.C.	Rs. 365/-
23.	Mr. Ghulam Nabi Asim, Stenogr- apher, I. G. Police.	J-58 W.C.	Rs. 440/-
24.	Mr. Mohammad Amin Malik, Private Secy. to Chairman, Text Book Board.	F-11 W.C.	Rs. 509/-
25.	Mr. Waheed-ud-Din Zaman Khan Manager, Govt. Opium Factory Lahore.	F-9 CGE.	Rs. 645/-
26.	Mr. Tufail Muhammad Alvi Sub- Inspector, E & T Deptt.	J-53 W.C.	Rs. 425/-
27.	Rao Zahir Ahmad, Head Drafts- man.	F-87 W.C.	Rs. 370/-
28.	Mr. Muhammad Aslam Khan, Head Clerk, 6th Provl. Buildings Division, Lhr.	M-85 W.C.	Rs. 350/-

لشانِ زدہ سوالات کے جوابات جو اپریل گے میز بورڈ کیمپنے کئے

29.	Mr. Ali Akbar Shah, Assistant, Directorate of Agriculture.	G-10 W.C.	Rs. 350/-
30.	Mr. Abdul Khalil, Stenographer, Public Service Commission.	V-11 W.C.	Rs. 360/-
31.	Mr. Nasir Ahmad Khan, Junior Inspector, Poly. Tech. Institute.	F-53 W.C.	Rs. 440/-
32.	Mr. Abdul Rauf Kh. Teacher Govt. Pilot High School, Wahdat Colony.	F-83 W.C.	Rs. 408/-
33.	Mr. Karim Ullah Ansari, Teacher, Govt. High School, Wahdat Colony.	O-30 W.C.	Rs. 400/-
34.	Mr. Muhammad Ali Zamir Teacher, Central Model School, Lahore.	F-4 W.C.	Rs. 480/-
35.	Mr. Imad-ud-Din Ansari, Teacher, Govt. High School, Wahdat Colony, Lahore.	C-3 W.C.	Rs. 480/-
36.	Miss Akhtar Shah, Mistress, Govt. Junior School Gulberg.	I-44 W.C.	Rs. 450/-
37.	Rahina Khanum, Mistress Govt. High School, Krishanagru.	E-37 W.C.	Rs. 375/-
38.	Mirza Saghir Ahmad Beg Assistant, I. G. Police.	O-19 W.C.	Rs. 529/-
39.	S. Bashir Ahmad, Assistant B.O.R.	E-41 W.C.	Rs. 440/-
40.	Mr. Z.A. Bhandari, Assistant, Directorate of Labour Department.	I-38 W.C.	Rs. 455/-
41.	Syed Abdul Aziz Shah, Assistant, B.O.R.	G-17 W.C.	Rs. 400/-
42.	Mr. Shams-ud-Din Hashmi, Assistant, B.O.R.	F-80 W.C.	Rs. 420/-
43.	Mr. Muhammad Ramzan, Assistant, Directorate of Education,	L-15 W.C.	Rs. 350/-

44.	Mirza Muhammad Shafi, Assistant B.O.R.	I 46 W.C.	Rs. 400/-
45.	Mr Alauddin, Assistant B.O.R.	N.6 W.C.	Rs. 420/-
46.	Mr Saeed Ahmad Qureshi, Assistant, I.G. Police.	G-26 W.C.	Rs. 360/-
47.	Mr. Masood Ahmad, Assistant Directorate of Health Services.	I-26 W.C.	Rs. 350/-
48.	Kh. Abdul Majid, Assistant, Health Directorate.	C-6 CGE	Rs. 394/-
49.	Mr. Abdul Hamid, Asstt. Chief Engineer, Highways Department.	F-46 W.C.	Rs. 350/-
50.	Mr. Ghulam Yasin, Assistant, Food Deptt.	G-9 W.C.	Rs. 385/-
51.	Mr. Muhammad Azam Awan, Assistant, B.O.R.	M-52 W.C.	Rs. 420/-
52.	Mr. Muhammad Nasar, Asstt. Dte of Education.	D-49 CGE	Rs. 480/-
53.	Mr. Muhammad Shabbir, Accts. Offr. Dte of Social Welfare, Lahore.	G-36 W.C.	Rs. 455/-
54.	Mr. Nazar Muhammad, Superintend. Dte of Industries.	I-76 W.C.	Rs. 405/-
55.	Mr. Ghulam Raza, Supdt. Directorate of Agriculture.	W-24 W.C.	Rs. 425/-
56.	Mr. Muhammad Ibrahim Supdt, A.I.G. Police.	E-6 CGE	Rs. 805/-
57.	Qazi Abdul Wali, Supdt, Directorate of Anti-Corruption.	R-20 W.C.	Rs. 456/-
58.	Mr. Bashir Ahmad Bhatti, Supdt. Dte of Education.	H-13 W.C.	Rs. 400/-
59.	Mr. Muhammad Sarwar Khan, Supdt. Chief Engieer Highways.	L-5 CGE	Rs. 425/-
60.	Mr. Abdul Majid Khan, Asstt. Supdt. Local and Audit.	K-53 W.C.	Rs. 390/-

لشان زدہ موالات کے جوابات جو ایوان کی سیز ہر رکھے گئے ۱۴۵

61.	Mr. Abdul Majid, Asstt. Chief Engineer Building.	D-38 CGE	Rs. 440/-
62.	Mr. Muhammad Aslam Qureshi District Housing Officer	I-8 W.C.	
63.	Mr. Abdul Rashid, Senior Auditor, Dy. Director Food.		Rs. 385/-
64.	Mr. Kabbir Ahmad, Statistical Officer, Food Department.	B-30 CGE	Rs. 765/-
65.	Mr. Wasim-A-Abbas, Man Power Survey Officer, Employment Exchange.	V-30 W.C.	Rs. 375/-
66.	Mr. Aziz-ur-Rehman Qureshi Head Clerk Inspectorate of Schools, Education Deptt.	E-35 W.C.	Rs. 350/-
67.	Ch. Shaukat Ali, Head Draftsman, PWD.	N-23 W.C.	Rs. 400/-
68.	Mr. Farid-ud-Din Khan, Draftsman, C.E. Highways.		Rs. 350/-
69.	Mr. Rab Nawaz Ch. Head Clerk, Edn. Deptt.	B-66 PHC	Rs. 360/-
70.	Ch. A. Rashid Ahmad Head Clerk, Edn. Department.	P-14 W.C.	Rs. 350/-
71.	Mr. Fazal Ahmad Khan, Assistant, B O R.	Q-21 W.C.	Rs. 440/-

چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور کے کوارٹروں کے مکینوں کو
کراہی میں رعایت

۱۲۶* - سردار محمد عاشق - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان
فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ہونجھے
ہاؤس کالونی اور وحدت کالونی لاہور کے کوارٹروں پر

مکینوں سے پکسان: شرح ہر ماہوار کراہ وصول کیا جا رہا ہے -

(ب) اگر حزو بالا کا جواب اثبات میل ہے تو کیا حکومت اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ چوبرجی کارڈز اسٹھٹے تک کوارٹروں تک مکینوں کو وہ سہولتیں پیسہ نہیں جو بولجہ ہاؤس اور وحدت کالونی تک کوارٹروں تک مکینوں کو از لسم فلاش سسٹم و بجلی کے ہنکھیں حاصلی ہیں کراہ میں رعایت دینے کو تیار ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد): (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں -

محکمہ اٹھی کرپشن کی کارکردگی

۱۲۶۸*- حاجی محمد سیف اللہ خان۔ کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم یہاں فرمائیں تک -

(الف) کہ محکمہ اٹھی کرپشن نے سال ۱۹۶۱ء سے آج تک کل کتنے چھائی مارے ہیں اور ان کی محکمہ وار تفصیل کیا ہے -

(ب) محکمہ اٹھی کرپشن نے ہال ۱۹۶۱ء سے آج تک کل کتنے مقدمات عبدالتوویں پیں چالان کر تکم بھیجے اور انہی میں کتنے مقدمات میں ملزموں کو مزا ہوئی۔ کتنے مقدمات میں ملزمان ہری ہوئے اور کتنے مقدمات ابھی تک زیر سماحت میں ہیں ۹

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۱۲۷

وزیر اعلیٰ (مشتر مراجع خالد) : (الف) کل ۳۵۱۶ چھالی سارے
گھنٹے = نہ کمکہ وار تفصیل یہ ہے -

لبر شمار	نام محکمہ	چھالیوں کی تعداد
(۱)	مال	۶۴۶
(۲)	سوشل ولنیٹر اینڈ لاؤکل گورنمنٹ	۳۹۰
(۳)	آپلاسی	۳۳۳
(۴)	بولیس	۴۰۶
(۵)	واہنا	۲۱۸
(۶)	پاکستان پیشون ریلوے	۱۱۴
(۷)	اہکاری و مخصوصات	۱۱۹
(۸)	چنگلات	۱۰۴
(۹)	حمد	۱۰۴
(۱۰)	تعلیم	۱۰۲
(۱۱)	قید ہائی بیات	۷۵
(۱۲)	علیہ	۴۲۰
(۱۳)	مواصلات و تعمیرات	۹۹
(۱۴)	پبلک پلٹٹھ العینٹرلک	۶۴
(۱۵)	خواراک	۵۹
(۱۶)	زراعت	۵۲
(۱۷)	اسور حیوانات	۵۰
(۱۸)	آباد کاری	۳۳
(۱۹)	کواہوہشن	۳۹
(۲۰)	صنعت و معدنی قرق	۴۴
(۲۱)	لکھ و حمل	۴۴
(۲۲)	معنٹ	۱

(ب) کل ۱۸۹۹ مقدمات میں چالان ہوا۔ ۵۲۹ میں سزا ہوئی۔ ۶۲۲ میں ملزم بھی ہو گئے اور ۷۲۸ مقدمات قی الحال ذیرو میاعت ہیں۔

دیہی کاموں اور پی ایل ۷۸۰ پروگراموں کے تحت ہسپتال دفاتر یونین کونسل اور کمیونٹی سٹر

* ۱۲۶۹ - حاجی محمد سیف اللہ خان۔ کیا جناب وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ دیہی کاموں اور پی ایل ۷۸۰ پروگراموں کے تحت صوبہ پنجاب میں آج تک کتنے ہسپتال۔ سکول۔ حیوالات لئے ہسپتال۔ دفاتر یونین کونسل اور کمیونٹی سٹر تعییر کئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل تعمیل وار بتائی جانے اور یہ بھی فرمایا جائے کہ ان میں سے کتنی عمارتیں کی اراضی یونین کونسل یا ڈسٹرکٹ کونسل متعلقہ لئے نام باشماطہ انتقالات کے ذریعہ منتقل ہو چکی ہے اور کتنی عمارتیں کی اراضی تا حال منتقل نہیں ہوئی اور امن کی وجہ کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر سراج خالد) : مطلوبہ معلومات گوشواروں کی شکل میں ایوان لئے روپرو یعنی کر دیئے گئے۔

غیر منقولہ جائزداد کی بیع۔ فروخت۔ منتقلی وغیرہ پر ٹیکس

* ۱۲۷۰ - حاجی محمد سیف اللہ خان۔ کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل رحیم پار خان نے کچھ عرصہ پہلے غیر منقولہ جائزداد کی بیع۔ فروخت۔ منتقلی وغیرہ پر ایک روپیہ ف سینکڑہ ہراہری ٹیکس صرف سڑکوں کی تعییر لئے عائد کیا تھا۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو تاریخ نفاذ سے اس وقت تک اس ٹیکس سے کل کتنی آمدی ہوئی ہے اور امن میں سے کتنی رقم سڑکوں پر خرچ کی گئی ہے؟

* براہ مہربانی گوشوارہ ॥ آخر میں ملاحظہ فرمائیں

وزیر اعلیٰ (معشور، معراج خالد) : ؎ سُرکش رحیم بار خان نے کچھ عرصہ ہمیں جو نیکنے غیر مقولہ، جالمہاد کی بیج، افریونھ و منتقلی ہر لالڈ کیا تھا وہ صرف سڑکوں کی تعمیر تک لئے ہی نہیں تھا۔ بلکہ اس کی آمدی ضلع کوئسل رحیم بار خان کی زرعی و ماجن ترق اور ضروریاتِ زندگی پا آسانی پہنچانے تک لئے ہی خرج کیا جاتا تھا۔ اس نیکنے سے تاریخ نفاذ (نومبر ۱۹۶۳ء) تا (۱۹۷۱ء) مبلغ ۵۵۹/۹۵ ۷۲،۶۲،۳۲۰-۶۴ روپیہ آمدی ہوئی ہے۔ اور سڑکوں کی تعمیرات و مرمت ہر مبلغ ۳۲،۳۲۰-۶۴ روپیہ خرج کئے گئے ہیں۔

پولیس اسٹیشنوں کے لئے سہولتیں ۔

* ۱۲۸۲ - حاجی محمد سیف اللہ خان۔ کیا وزیر اعلیٰ ال رہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے پولیس اسٹیشن ہیں اور ہر پولیس اسٹیشن ہر کس قدر عملہ تعینات ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں کل کتنے پولیس اسٹیشنوں ہر ٹیلوں نصب ہیں اور ہر پولیس اسٹیشن ہر کتنی موثر مالکیتی یا جیہیں فراغم کی کتنی ہیں۔ ان کی تفصیل تھا۔ وار فرمائی جائے۔

وزیر اعلیٰ (سُر شر مراج خالد) : (الف) صوبہ پنجاب میں ۳۶۶ پولیس اسٹیشن ہیں۔

(ب) ہر پولیس اسٹیشن اور جتنا عملہ تعینات ہے۔ جتنے پولیس اسٹیشنوں ہر ٹیلوں نصب ہیں اور جتنے پولیس اسٹیشنوں کو موثر مالکیتی یا جیہیں فراغم کی کتنی ہیں۔ ان کی تفصیل منسلک ہے۔

آئی جی صاحب پولیس - ڈی - آئی - جی اور ایس - بی
صاحبان کا اپنے علاقوں کے تھانے کا معائنه

۱۲۷۵* - حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر اعلیٰ
از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جناب آئی جی صاحب پولیس
ڈی آئی جی صاحبان اور ایس بی صاحبان نے اپنے اپنے دائرہ
اختیار کے ذیین اور انتظام میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا حال
کون کون سے تھانے معائنه کہے ہیں اور ان میں کون سے
تھالوں کا معائنه اچانک اور بلا اطلاع کیا گیا اور کون سے تھالوں کا معائنه
اطلاع لے بعد کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (ستر معراج خالد) :

اسم تھانے جات جتنا بعد اطلاع معائنه کیا کیا	اسم تھانے جات جتنا بعد اطلاع ملحظہ کیا کیا	اسم تھانے جات جتنا اچانک ملحظہ کیا کیا	اسم تھانے جات جتنا ملاحظہ کیا کیا	فسر ملاحظہ کرنندہ
-	ریلوے پولیس اسٹیشن سلتان	-	ریلوے پولیس اسٹیشن سلتان	انسپکٹر جنرل اے پولیس
-	،،، سید مش	-	،،، سید مش	
-	ڈیرہ غازی خان صلح پولیس دفتر	-	ڈیرہ غازی خان صلح پولیس دفتر	
-	پولیس اسٹیشن تصویر	-	پولیس اسٹیشن تصویر	
-	پولیس اسٹیشن چوینان	-	پولیس اسٹیشن چوینان	
-	،،، کنڈیاں	-	،،، کنڈیاں	
-	،،، لیانی	-	،،، لیانی	
-	صلح جہلم پولیس اسٹیشن	-	صلح جہلم پولیس اسٹیشن	
-	،،، سامبووال	-	،،، سامبووال	

لشان خدہ سوالات لئے جوابات جو ایوان کی مہذ بھ رکھئے گئے ۱۷۶

	اصلح گوجرا والد،		» گوجرا والد،	
	» بھاول لگر،		» بھاول نگر،	
	» ملنان،		» ملنان،	
	» مظفر گڑھ،		» مظفر گڑھ،	
	» ہر گودھا،		» سر گودھا،	
	» میالوالی،		» میالوالی،	
		تھانہ بھائی ہمرو		ڈھنی السپکٹر جنرل
		چوبیل کانہ		اک پولس
				لاہور رینج لاہور
منڈی صادق کنج	سول لانن		منڈی صادق کنج	ڈھنی السپکٹر جنرل
بلاک آباد	صدرو بھاول ہور		بارون آباد	اک پولس
سٹی ریشم بار خان	یزمان		سٹی خانہور	بھاول ہور
ہکا لارن	احمد ہور شرقیہ		ہکا لارن	
	حاصل ہور		سول لانن	
			یزمان	
			احمد ہور شرقیہ	
			حاصل ہور	
/ نہیں	نہیں	نہیں	نہیں	ڈی- آئی جی رواں پنڈی
سرائے مدهو	—	بابر والا	سرائے مدهو	ڈی- آئی جی ملنان
تببید	—	—	تببید	
صانقدہ	—	—	عائقدہ	
متروا	—	—	متروا	
کیسپ	—	—	کیسپ	
کروڑ ہکا	—	—	کروڑ ہکا	
لامہ ہور	—	—	لامہ ہور	

پتواب	پتواب	پتواب	پتواب	پتواب
بہانوالہ	بہانوالہ	بہانوالہ	بہانوالہ	بہانوالہ
—	—	—	—	—
چیخا وطنی				
اوکارہ	اوکارہ	اوکارہ	اوکارہ	اوکارہ
دیوالپور	دیوالپور	دیوالپور	دیوالپور	دیوالپور
ناکھن	ناکھن	ناکھن	ناکھن	ناکھن
عارف والا				
سکنو	سکنو	سکنو	سکنو	سکنو
چک ویدی				
غازی آباد				
کوٹ ادھو				
ڈیرہ دین ائمہ				
کوٹ سلطان				
قریشی	قریشی	قریشی	قریشی	قریشی
ڈیرہ مین				
مسان	شور کوٹ	مسان	مسان	مسان
گلہ سواراجہ	گوچرہ	گلہ سواراجہ	گلہ سواراجہ	گلہ سواراجہ
چنیوٹ	صدر میانوالی	چنیوٹ	چنیوٹ	چنیوٹ
سوچیوالہ	بہکر	خوشاب	خوشاب	خوشاب
خوشاب	عیسیٰ خیل	بہانگناوالہ	بہانگناوالہ	بہانگناوالہ
بہانگناوالہ	—	کوٹ مہن	کوٹ مہن	کوٹ مہن
کوٹ مہن	—	سامیوال	سامیوال	سامیوال
ماہیوال	—	سر گودھا چھافنی	سر گودھا چھافنی	سر گودھا چھافنی
سر گودھا چھافنی	—	شور کوٹ گوچرہ	شور کوٹ گوچرہ	شور کوٹ گوچرہ
		صدر میانوالی	صدر میانوالی	صدر میانوالی
		بہکر عیسیٰ خیل	بہکر عیسیٰ خیل	بہکر عیسیٰ خیل
شمالي چھافنی	شمالي چھافنی	باخستان پورہ	باخستان پورہ	باخستان پورہ
شمالي چھافنی				
جیونگ سہر نظائر				
جیونگ جی				
مر گودھا				

کاہنہ	چوبنگ	مغل بورہ	اکاہنہ	بولیں لاہور
نولکھا	چونیاں	جنوبی چھافق	بہتوکی	
برکی	شاپدرہ	قلعہ کوجرسنکو	چوبنگ	
مزنگ	راۓ ونڈ	—	چونیاں	
وحدت کالوں	مراۓ مغل	—	نولکھا	
کھلیاں	بھائی پھیرو	—	مزنگ	
اللیانی	کنگن بور	—	وحدت کالوں	
کندا سنکھ والا	صدر قصور	—	برکی	
نوان کوٹ	شهر قبور	—	کھلیاں	
مغل بور	مصری شاہ	—	اللیانی	
گوالمنڈی	گوالمندی	—	راۓ ونڈ	
جنوبی چھافقی	مزنگ	—	مراۓ مغل	
قلعہ کوجرسنکو	نوان کوٹ	—	بھائی پھیرو	
کلبرک	ثیں سٹی	—	کنگن بور	
باشبان بورہ	ہرال انار کلی	—	کندا سنکھ والا	
مصری شاہ	ثیں انار کلی	—	نوان کوٹ	
پکی گیٹ	اچھرو	—	مغل بور	
شاپدرہ	ستانوان	—	ستانوان	
راۓ ونڈ	—	—	گوالمنڈی	
مغل بورہ	—	—	سٹی قصور	
چونیاں	—	—	جنوبی چھافقی	
ستانوان	—	—	قلعہ کوجرسنکو	
چوبنگ	—	—	کلبرک	
صدر قبور	—	—	باشبان بورہ	
مراۓ مغل	—	—	مصری شاہ	
ہرال انار کلی	—	—	پکی گیٹ	
اچھرو	—	—	ثیں سٹی	

بھائی یہیرو	-	-	شاہد رہ بران انارکلی ثئی انارکلی صدر قصور اچھرہ	ایں ہی شیعہ خوبصورہ
وار بہمن	وار بہمن	مانا نوالہ	تھانہ شٹی	ایں ہی
سرپند کے	سرپند کے	نکالہ صاحب	» صدر	شیعہ خوبصورہ
خانقاہ ڈگران	چوہڑ کانہ	فیروز والا	» چوہڑ کانہ	
شرق ہور	سرپند کے	خانقاہ ڈوگران	خانقاہ ڈوگران	
فیروز والا	نکانہ صاحب	سرپند کے	سانکلہل	
مانگٹان نوالہ	سید والا	شرق پور	مانانوالہ	
مانگٹان نوالہ	سانگکہ هل	مانگٹان نوالہ	وار بہمن	
نارنگ	بڑا گھر	وار بہمن	نکالہ صاحب	
سانگکہ هل	مانگٹان نوالہ	شرق پور	سید والا	
نکالہ صاحب	فیروز والا	-	بڑا گھر	
چوہڑ کانہ	نارنگ	-	مانگٹان نوالہ	
بڑا گھر	مانانوالہ	-	شرق ہور	
صدر	سانگکہ هل	-	فیروز والا	
شی شیعہ خوبصورہ	-	-	نارنگ	
-	-	-	سرپند کے	
صدر وزیر آباد	-	علی ہور	-	ایں ہی
احمد نگر	-	صدر وزیر آباد	-	گوجرانوالہ
علی ہور چھوٹ	-	حافظ آباد	-	
ونیکے	-	امسٹ نگر	-	
حافظ آباد	-	صدر گوجرانوالہ	-	
جلال ہور بھٹھان	-	شی گوجرانوالہ	-	

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر دکھئے گئے ۱۳۵

پنڈی بھیان	—	قلعہ دیدار سنگھ	—	ایس پی
نوشہرہ ورکان	—	کاونکے	—	سیالکوٹ
کامونکے	—	حافظ آباد	—	
قلعہ دیدار سنگھ	—	—	—	
صدر گوجرانوالہ	—	—	—	
وانڈو	—	—	—	
پنڈی بھیان)	—	—	
نارووال	ڈسکہ	ڈسکہ	نارووال	ایس پی
شکر گڑہ	قلعہ سوبا سنگھ	قلعہ سوبا سنگھ	شکر گڑہ	سیالکوٹ
ظفروال	نارووال	نارووال	ظفروال	
شہ غریب	ہیڈ مرالہ	ہیڈ مرالہ	شہ غریب	
رعیہ	سیبیوال	سیبیوال	رعیہ	
قلعہ سوبا سنگھ	—	—	قلعہ سوبا سنگھ	
چھافن	—	—	چھافن	
پھلورا	—	—	پھلورا	
ہیڈ مرالہ	—	—	ہیڈ مرالہ	
سول لائن	سول لائن	سول لائن	سول لائن	ایس پی
احمد پور شرقیہ	کوتوالی	احمد پور شرقیہ	احمد پور شرقیہ	بهاول پور
عباس نگر	حاصل پور	عباس نگر	عباس نگر	
مسافر خانہ	احمد پور شرقیہ	مسافر خانہ	مسافر خانہ	
ڈیرہ وار	ڈیرہ نواب	نوشہرہ جدید	نوشہرہ جدید	
حاصل پور	حاصل پور	ڈیرہ نواب شاہ	ڈیرہ نواب شاہ	
میر پور	نوشہرہ جدید	میر پور	حاصل پور	
صدر	میر پور	خیر پور	میر پور	
—	—	ہشتی گوت	اوچ شریف	
—	—	اوچ شریف	بزمیان	

			بزمان	جتنی گوت	
			ذیرہ وار	کوتوالی	
			کوتوالی	حاصل بور	
			صدر	صدر	
صدر صروث	میکلوڈ کنج	دارانوالہ	—	ایس - پی	
چشتیان	منڈی صادق کنج	فورٹ عباس	—	بھاول نگر	
فورٹ عباس	—	—	—		
سنچن آباد	ہارون آباد	ڈونکا بونکا	—		
صادق بور	صروث	ہارون آباد	—		
میکلوڈ کنج	—	—	—		
دارانوالہ	—	—	—		
صدر رحیم بارخان	آباد بور	آباد بور	آباد بور	ایس - پی	
ذی ایم شاہ	لوونگ	—	لوونگ	روحیم بار خان	
لیاقت بور	کوٹ سبز	—	کوٹ سبز		
سنی	صدر خانپور	—	صدر خانپور		
پکا لارن	اسلام گڑہ	—	شی خانپور		
—	ظاہر بور	لیاقت بور	اسلام بور		
—	فی بی بنهاء	—	لیاقت گڑہ		
—	پکا لارن	—	فی ایم بنهاء		
—	صدر رحیم بارخان	—	پکا لارن		
—	صدر خانپور	—	صدر رحیم بارخان		
—	ظاہر بور	—	راو خانپور		
محیرہ	کوٹ سبز	—	ظاہر بور		
—	—	کوٹ سبز	—	محیرہ	
بیرانوالی	لالہ موسیٰ	بہرالوالی	—	ایس - پی	
بھالیہ	جلالہ بور جناب	بھالیہ	—	کجرات	

لشان زدہ حوالات یک جوابت جو اہوان کی میز بر رکھئے گئے ۱۳۴

قادر آباد	کلیمانوالہ	قادر آباد	-
منڈی بھاول دین	کنجاه	منڈی بھاول دین	-
ڈنکا	کھٹیالہ شیخان	ڈنکہ	-
کھاریاں جہاڑی	میانہ گوندل	کھاروالہ	-
لالہ موسیٰ	پیرانوال	لالہ موسیٰ	-
جلال پور چنان	منڈی بھاول دین	جلال پور چنان	-
کھاریاں والا	قادر آباد	کھاریاں والا	-
مٹی کبرات	سرانے عالمگیر	کھاریاں	-
کھٹیالہ شیخان	لالہ موسیٰ	ڈنکہ	-
صدر	منڈی بھاول دین	کھاریاں	-
صرانے عالمگیر	ڈنکہ	بھالیہ	-
میانہ گوندل	کھٹالیہ شیخان	کھٹالیہ	-
سکوال	مٹی کبرات	سکوال	-
کھاریاں	سیانہ گوندل ^۱	سیانہ گوندل	-
لالہ موسیٰ	جلال پور چنان	پیرانوالہ	-
		بھالیہ	-
		ڈنکہ	-
		لالہ موسیٰ ۲	-
		کھاریاں	-
		صرانے عالمگیر	-
		کھاریاں	-
		سرانے عالمگیر	-
		لالہ موسیٰ	-
		ڈنکا	-
		منڈی بھاول دین	-
		بھالیہ	-
		کھاریاں پیرانوال	-
		جلال پور چنان	-

				کچاہ منڈی بھاول دین کھاریان لالہ موسیٰ ڈنگہ منڈی بھاول دین ڈنگہ میانہ گوندل کھاریان
جلال پور	کلر کھار	شی		ایس - پی
ڈومیل	چکوال	صدر		جہلم
لله	چوہا سیدن شاہ	دینہ		
پند دادن خان	-	ڈومیل		
چوہا میدن شاہ	-	سوہاوا		
کلر کھار	-	ڈوہن		
چکوال	-	لله		
ڈوہن	-	کلر کھار		
لله	-	چوہا سیدن شاہ		
صدر	-	جلال پور		
		پند دادن خان		
		لله		
		چکوال		
حسن ابدال	فتح جنگ	فتح جنگ	حضرہ	ایس پی
پندی کھیب	پندی کھیب	پند سلطانی	حسن ابدال	کھیل پور
صدر	تلہ گنگ	پندی کھیب	پندی کھیب	
تلہ گنگ	حضرہ	چوکی نمبر ۱	صدر فتح جنگ	
نمبر ۱	حسن ابدال	حضرہ	پند سلطانی	

لشان زدہ سوالات لئے جو ایوان کی سیز ہر رکھی گئے ۱۳۹

لاؤ	وسیال	چوک جہند	تلہ گنگ	لاؤ
چوک چہاونی	پندی سلطانی	سلطانی	تلہ گنگ نمن	
چوک انک	چوک جہند	چوک انک		لاؤ
لارنس ہور	پندی سلطانی	صلدر		
حضررو	چوک لبر ۲۰۱			
مذہ رانجھاہ	مذہ رانجھاہ	مذہ رانجھاہ	مذہ رانجھاہ	ایس - پی
خوشاب	ساهیوال	کوٹ مومن	کوٹ مومن	سرگودھا
نور ہور	بھگتالو والہ	بھگتالو والہ	بھگتالو والہ	
سلطانوالی	چہاونی	سلطانوالی	سلطانوالی	
بھگتا نوالہ	کوٹ مومن	بھلوال	بھلوال	
بھلوال	خوشاب	شی	شی	
بھیرہ	ساهیوال	چہاونی	جہاڑیان	
مذہ رانجھاہ	—	صلدر	صلدر	
—	—	خوشاب	خوشاب	
—	—	شہ ہور	شہ ہور	
—	—	بھلوال	مٹھا ٹوانہ	
—	—	مذہ رانجھاہ	ساهیوال	
—	—		—	
		بھگتالو والہ	کنہہ سکھوال	
		کوٹ مومن	میالی	
	خوشاب		نور ہور	
	مٹھا ٹوانہ		بھیرہ	
	ساهیوال			
	کنہہ سکھوال			
	مٹھا ٹوانہ			

بھکر	صدر	بیلان	صدر	اہن - پی
منکیرا	چوکی مشی	دریا خان	چوکی مشی	ہمالوال
چوکی حیدر آباد	کھلیان	چکڑاله	چوکی کھلیان	
داود خیل	چکڑاله	موسی خیل	موسی خیل	
چکڑاله	موسی خیل	-	چکڑاله	
کمر منش	موقعہ	-	موقعہ	
عیسوی خیل	داود خیل	-	کھدال	
کلا باخ	بیلان	-	ملاؤک	
موقعہ	کلا باخ	-	چوکی سری	
-	قمرنشانی	-	چوکی لنگ خیل	
-	چوکی کاراںوالہ	-	فخر نشانی	
-	عیسوی خیل	-	چوکی کاراںوالہ	
-	کلور گوث	-	عیسوی خیل	
-	بمقابل جنڈاںوالہ	-	بیلان	
-	دریا خان	-	کلوں گوث	
-	بھکر	-	جنڈاںوالہ	
-	چوکی حیدر آباد	-	دریا خان	
		-	چوکی بھکر مشی	
		-	منکیرا	
		-	حیدر آباد	
چنیوٹ	چنیوٹ	چنیوٹ	چنیوٹ	اہن پی
-	شور گوٹ	شور گوٹ	شور گوٹ	جهنگ
موچی والا	موچی والا	موچی والا	موچی والا	
لالیان	قادر بور	قادر بور	بهوانہ	
موچیوالہ	بهوانہ	بهوانہ	بهوانہ حسین	
۱۸ هزاری	بهوانہ حسین	بهوانہ حسین	۱۸ هزاری	
-	۱۸ هزاری	۱۸ هزاری	۱۸ هزاری	گلڑہ سہارا بہ

لشان زدہ سوالات کئے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۱۹۵۱

	گڑھ مہاراجہ لالیان کوتواں صدر	گڑھ مہاراجہ لالیان کوتواں صدر	گڑھ مہاراجہ لالیان کوتواں صدر	
سول لائن	ٹوبہ نیک منگو	ٹوبہ نیک منگو	بالک	ایس - پی
بیہلز کالونی	کمالیہ	کمالیہ	پیر محل	لائن ہور
صدر	"	"	ٹھیکریوالہ	
کمالیہ	پیر محل	پیر محل	گڑھ	
راجہ	چوٹیاں	چوٹیاں	صدر	
ٹوبہ نیک منگو	گڑھ	گڑھ	کوتواں	
جڑاںوالہ	ٹوبہ نیک منگو	ٹوبہ نیک منگو	مامون کالجن	
کھڑیاںوالہ	کمالیہ	کمالیہ	کمالیہ	
چوٹیاں	رائجن	رائجن	رائجن	
مامون کالجن	تاندلیاںوالہ	تاندلیاںوالہ	ٹوبہ نیک منگو	
بالک	تاندلیاںوالہ	بالک	جڑاںوالہ	
شبانہ	سندری	سندری	کمالیہ	
بالک			چوٹیاں	
پیر محل			مامون کالجن	
لہکری والا			تاندلیاںوالہ	
گڑھ			ستیانہ	
کوتواں			مامون کالجن	
صدر			سول لائن	
مامون کالجن			بیہلز کالونی	
			صدر	
رلیا	مخدوم رشید	مختار آباد		ایس - پی
مخدوم رشید	دلہ ہور	صدر		بلستان

مختار آباد	میلسی	چھائی
صدر	بوریوالہ	حرم گیٹ
چھائی	سرائے سندھو	کپ
حرم گیٹ	جهانیاں	ہرائی کوتولی
کپ	میان چنوں	رنسہ
ہرائی کوتولی	تلبہ	خانیوال
شجاع آباد	وہاڑی	
جلال پور		
لودھر ان		
دنیا پور		
کروڑ بکا		
میلسی		
سترو		
کبیر والہ		
سرائے سندھو		
جهانیاں		
تلبہ		
خانیوال		
میان چنوں		

نور شاہ	ہا کپشن	ہڑہ
کسووال	بڑہ	چھوڑ وطنی
ڈیرہ غازی خان	سُنی اوکارہ	کسووال
رینال خورد	خازی آباد	بی ڈیزِن ساہیوال
شاہ پور	حجرہ	اے ڈیزِن " "
قہولہ	دیوال پور	صدر ساہیوال
صدر اوکارہ	سیالکوٹ	اوکارہ صدر
بڑہ	ہام کپشن	ککو

ایس - ۴
ساہیوال

لشان زدہ سواں جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۱۳۳

بوج والہ	عارف والا	دیوال بور
مال خانہ	لور شاہ	پا کٹپن
غازی آباد	کسووال	عارف والہ
احمد آباد	چیچا وطنی	چک و بدی
کو	ائے دیویں ساہیوال	
جزراہ	لی " "	
چوچک	مال خانہ	
سخ اوکارہ	پا کٹپن	
	چک و بدی	
	صدر اوکارہ	
	سخ " "	
	رونالہ خورد	
	چوچک	
	کوکیرہ	
	اڑھ	
	پا کٹپن	
	عارف والا	
	کو	

کروفٹ	لیہ	لہ	کروفٹ	لہن پی
کوٹ سلطان	کوٹ سلطان	کوٹ سلطان	کوٹ سلطان	مظفر گلوہ
چبارہ	ڈیرہ دین پناہ	ڈیرہ دین پناہ	چبارہ	
ڈیرہ دین پناہ	کوٹ ادھو	کوٹ ادھو	ڈیرہ دین پناہ	
کوٹ ادھو	علی بور	علی بور	کوٹ ادھو	
محمود کوٹ	شہر سلطان	شہر سلطان	محمود کوٹ	
ولگ بور	رسیلیان والی	رسیلیان والی	ولگ بور	
قریشی	قریشی	قریشی	قریشی	
خان گلہہ	خان گلہہ	خان گلہہ	خان گلہہ	

کینجر	محمود کوٹ	محمود کوٹ	کینجر
رسیلیان والی	سپیر	سپیر	رسیلیان والی
شہر سلطان	کنٹلی	کنٹلی	شہر سلطان
سپیر	کوٹ ادھو	کوٹ ادھو	سپیر
جتوئی	کروڑ	کروڑ	جتوئی
کنٹلی	کوٹ سلطان	کوٹ سلطان	کنٹلی
	علی ہور	علی ہور	
	قریشی	قریشی	
دھرامان	تونسہ	کوٹ چتا	وی ہروا
صدر	کوٹ چتا	جام ہور	ربنا
بیتل	بیتل	فاضل ہور	تونسہ
شاه والی	شاه والی	راجن ہور	کالا
روجهان	راجن	کوٹ مٹھن	بیتل
کوٹ چتا	راجن ہور	روجهان	دھرامان
چوئی	فاضل ہور	کالا	سٹی
جام ہور	جام ہور	دھرامان	صدر
کوٹ مٹھن	دھرامان	—	کوٹ چتا
سٹی ڈی جی خان	کوٹ مٹھن	—	چوئی
داجل	کالا	—	جام ہور
برند	چوئی	—	داجل
—	—	—	براند
—	—	—	فاضل ہور
			راجن ہور
			کوٹ مٹھن
			روجهان
			شاه والی

نشان ڈہ مولات تک جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۱۷۵

لاهور	لائل ہوو	لائل ہوو	لاهور	امس - آئی جی
وزیر آباد	ملتان	ملتان	وزیر آباد	ہولیس ریلوے
لالہ موسیٰ	سمد سٹھ	سمد سٹھ	لالہ موسیٰ	پنجاب
جلانوالہ	خان ہور	خان ہور	جلانوالہ	
سرگودھا	قصور	قصور	سرگودھا	
کیمبل ہور	کنڈیاں	کنڈیاں	کیمبل ہور	
کنڈیاں	نا رووال	نا رووال	کنڈیاں	
قصور	ٹیکسلا	ٹیکسلا	قصور	
بہاول نگر	گولڑہ	گولڑہ	ساهیوال	
ساهیوال	مندرہ	مندرہ	بہاول نگر	
راولپنڈی			راولپنڈی	
			لائل ہور	
			ملتان	
			سمد سٹھ	
			خان ہور	
			نا رووال	
			ٹیکسلا	
			گولڑہ	
			مندرہ	
ڈی ڈوبزن	اسلام آباد	اسلام آباد	ڈی ڈوبزن	ایس - ایس - پی
ہی ڈوبزن			مری	راولپنڈی
مری				

گورنر ہاؤس کے ارد گرد چار دیواری پر خار دار تاریں

* ۱۲۸۴ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے لاپور میں گورنر ہاؤس کے ارد گرد چار دیواری پر خار دار تاریں حفاظتی طود پر نصب کی گئی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : جی ہاں - اس منصوبہ کی منظوری ۱۹۷۱ء جنگ لکھ دوران میں دی گئی تھی -

جرائم کی روک تھام

* ۱۲۸۴ (الف) - سردار محمد عاشق - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ بھر میں ٹھنڈہ گردی - چوری ڈکیتی اور قتل جیسی سنگین وارداتیں ہوئے عروج ہوئیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان جرائم کی روک تھام کے لئے کوئی حفاظتی تدابیر اختیار کر رہی ہے - اگر کر رہی ہے تو تفصیل بتائی جائے اور اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) منسلکہ گوشوارہ (الف) صوبہ میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۲ء اور سال گذشتہ کے اس عرصہ میں ہونے والے جرائم کا مقابلہ ظاہر کرتا ہے - متبرہ کے آخر تک جوالم میں کچھ اخالہ رہا -

نشان زدہ میولات کے جوابات جو اپوانم کی سیز بڑ رکھے گئے ۱۳۴

جن کے بعد حالات کافی سدھر گئے گوشوارہ (ب) سال ۱۹۷۲ء تک دس ماہ ہونے والے جرائم کی ملکائیں اوسط اور ماہ اکتوبر ۱۹۷۲ء اور ماہ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں ہونے والے جرائم کا مقابل گوشوارہ ہے جس سے ظاہر ہے کہ ماہ اکتوبر میں تمام سنگین جرائم میں کمی روکما رہی۔

(ب) حکومت جرائم کی روک تھام لئے موثر اقدام کر دی ہے ہولیس فورس کو مستحق کیا جا رہا ہے۔ حال ہیں جن Provincial Armed Reserve بنائی گئی ہے۔ جو کیداری نظام کو بحال کر دیا گیا ہے۔ مقدمات کا جلد فیصلہ کرنے کے لئے ۱۰۰ (ایک سو) مسحیرت تعینات کئے گئے ہیں۔ پہ تمام اقدامات جرائم کو روکنے میں سود بند ثابت ہوں گے۔

موبائل اسپلی ہنچاں

۱۹ جنوری ۱۹۷۳

سرکاری سازمان
در قاتلانہ عملی

一

5

5
f

177

5

4

10

گوشوارہ ماه- اکتوبر ۱۹۷۴
گوشوارہ (ب)

گوشوارہ ماه- اکتوبر ۱۹۷۴

اکتوبر کے حقوقی درج شدہ جو ایم دس ماہ کے درج شدہ اوسٹھا جرائم کی اقسام

شماره ۲۷
میراث فرهنگی ایران

۱۰۱۴ درج شده اوره ۲ اوره ۳ بیانیه اوره ۲

3

یام درج شده جرائم

卷之三

E

卷之三

2

—VOL.—

بڑی
لکھن

卷之三

شیرین

卷之三

سرکاری سازمان لر قاتا

لشان زدہ سوالات تک جوابات جو ایوان کی میز پر دکھئے گئے ۱۸۹

1

صلع سیالکوٹ کو دیہی کاموں کے پروگرام کے تحت مالی امداد

۱۲۹۵* - چودھری محمد حنیف - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم
بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ کو مجموعی طور پر ۱۷
 لاکھ روپیہ دیہی کاموں کے پروگرام کے تحت حکومت
 نے برائے سال ۱۹۷۳ء میں دے دیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس رقم کی
 تفصیل تحصیل وار کیا ہے -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پسرور کو ۵ لاکھ روپیہ اور
 بقیہ تحصیلوں کو لین تین لاکھ روپیہ خرچ کرنے کے لئے
 مخصوص کئے کئے ہیں - اگر جواب اثبات میں ہے تو اس
 امتیاز کی وجہ بتائی جائے -

(د) کیا یہ درست ہے کہ بوجہ جنگ ۱۹۴۱ء ضلع سیالکوٹ کی
 تحصیل شکر گڑھ کی سڑکیں ہائی سکول وغیرہ زیادہ
 متاثر ہوئے ہیں - اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر
 موصرف تحصیل شکر گڑھ کو زیادہ رقم دینے ہو شور
 کریں گے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) ضلع سیالکوٹ کو مجموعی
 طور پر ۵۰،۰۱۵ روپیہ ہیلز ورکس اور کام کے تحت
 حکومت نے برائے سال ۱۹۷۳ء مخصوص کئے ہیں :-

(ب) تفصیل حسب ذیل ہے -

تھصیل سیالکوٹ	روپیہ
" پسرور	۱۴،۸۸،۷
" اسکم	۱،۰۳،۶
" روفیہ	۹،۵۳،۵۱۸

تحصیل فاروقاں .. ۸۴۹، ۳۷۷ وے زوفیہ

” شکر گڑھ .. ۲۶۹، ۴۰۷ وے روپیہ

بنا یا تحصیص کا فیصلہ ضلعی تعمیراتی کونسل خود کرے گی ۔

(ج) جی نہیں ۔ تحصیل بہرور اور باق تحصیلوں کو مندرجہ بالا رقوم دیہی آبادی کے احاظ سے مختص کی گئی ہے ۔
یہ رقم صرف دیہی علاقوں کے لئے مختص کی گئی ہے ۔

(د) یہ درست ہے کہ بوجہ جنگ ۱۹۴۱ء میں تحصیل شکر گڑھ کی مژکین و عمارت زیادہ مثاثر ہوئی ہیں ۔ لیکن تحصیل وار تقسیم عوامی ضلعی تعمیراتی کونسل کا کام ہے جو کہ ایک خود اختار ادارہ ہے ۔ اور اسی نے مندرجہ بالا تقسیم کی ہے ۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سماںگانگ کے مقدمات

* ۱۳۲۵ء الف - ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں یہ کہ ۔

(الف) ۱۹۴۵ء میں ۱۹۴۷ء میں ۱۹۴۷ء تک الہاہ پائی رائے ولڈ ۔ الیانی ۔ کنڈا منگھہ والا ۔ صدر قصور ۔ کاپنہ ۔ ہرگی ۔ مناوان ۔ کنگن ہور میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مذکونگ کے کتنے تنقیبات درج ہوئے اور کتنے افراد کے خلاف پولیس نے ریکارڈ مرتبا کئے ۔

(ب) ان افراد کے نام کیا ہیں جن کے خلاف مذکورہ الہاہ جات میں سماںگانگ کے الزام میں لزجی سدولج ہوئے ۔

(ج) ان میں سے کتنے افراد کو چالان کیا گیا اور کتنے افراد کو سزا ملی ۔ ان سزا والے افراد کے نام کیا ہیں اور مکونٹ کیا ہے ۔

(د) جن افراد کے خلاف تھاں جات مذکورہ میں سکنگ کے الزام میں بوجی درج ہوئے یا جو سزا ہا کئے ان کی منقولہ و غیر منقولہ جالداد تقسیم ملک سے ہٹلے کیا تھی اور اب کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) تعداد مقدمات جو درج ہوئے = ۰۰۲

تعداد افراد جن کے خلاف ہولیں نے ویکارڈ مرتب کیا = ۰۰۹

(ب) صوبائی اسمبلی نے قوانین نے روں نمبر ۳۹ (ای) کے تحت سماکاروں کے ناموں کی تفصیل تھیں دی جا رہی ہے۔

(ج) تعداد ملزمان جو چالان ہوئے = ۰۰۹

تعداد مازمان جو سزا یا ب ہوئے = ۰۰۸

(د) چونکہ صوبائی اسمبلی نے قوانین نے تحت ایسے افراد کے لام نہیں دیے جا رہے۔ اس لئے ان کی جالداد کی تفصیل دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل سپارڈینیٹ سروفس کے ارکان کو
ہی سی ایس منتخب کرنا

۱۳۲۹* - مسٹر عبدالرحمن جامی - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہا۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ہروولشل سول سروں روں میں اس بات کا اہتمام موجود ہے کہ ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل سپارڈینیٹ سروفس کے ارکان ہیں۔ میں ایسے لئے منتخب کئے جائے کے اہل ہیں۔

(ب) اگر ایسا ہے تو ۱۹۶۴ سے اب تک ہی - میں - ایس کیا۔

میں کچھ آسیاں ڈسٹرکٹ، اور ڈیڑھل سپارڈینیٹ سروس
خصوصاً ہیڈ ولیکار کارکوں میں ہے لہ کہ کئی ہیں -

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) ڈسٹرکٹ سپارڈینیٹ سروس
کے سلسلہ میں جواب لفی میں ہے - ڈیڑھل سپارڈینیٹ سروس
کے سورنٹنٹ، پرسنل ایسٹنٹ، مستقل ایسٹنٹ اور مستقل
شینو گرافر ترقی ہا سکتے ہیں -

(ب) ابج - وی - میں ترقی کے اہل نہیں ہیں -

ڈسٹرکٹ کونسل یا لوکل بادیز کے ڈسپنسروں کو گروپ
انشورنس کی سہولت

* ۱۳۴۹ء - چودھری علی بھادر خان - کیا وزیر علوی از راه کرم
بیان فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ ڈسپنسر کو گروپ الشورس کی
سہولت میسر ہے جب کہ ڈسٹرکٹ کونسل یا لوکل بادیز کے
ڈسپنسروں کو ان قسم کی رعایت کی سہولت نہیں ہے - جس
ے ایک ہی قسم کی ملازمت میں تضاد ہو جاتا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لوکل
بادیز کے ڈسپنسروں کو یہی گروپ الشورس کی سہولت
دہنے کے لئے اقدامات پرخور کر دیں ہے - اگر جواب اثبات
میں ہو تو ایسا کہہ تک ہو گا؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی نہیں -

(ب) حکومت نے حال ہی میں فیصلہ کیا ہے کہ گروپ انشورس
سکیم کا لفاذ لوکل بادیز، ڈسٹرکٹ کولسلوں اور ناظم
کمیشوں کے تمام ملازمین اور کر دھا جائے - ان سلسلے

میں یہی کمپنیوں سے معاہدے کرنے لئے لئے ضروری اقدام
کئے جا رہے ہیں۔

صلح گوجرانوالہ میں باولیے کتوں کے کالج کے واقعات

*۱۲۱۰ - بیگم ریخانہ سرور شہید - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم
بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ صلح گوجرانوالہ میں باولیے کتوں کے
کائیے کے واقعات بڑھ رہے ہیں -

(ب) آیا یہ بھی امر واقع ہے کہ مذکورہ صلح میں باولیے کتوں
کو ہلاک کرنے کا کوئی مناسب نظام نہیں ہے جس
کی وجہ سے عوام کو بڑی بریشالی کا مامنا کرنا پڑ رہا ہے -

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا
حکومت اس آفت پر قابو ہائے لئے لئے مناسب اقدامات کرنے
کا ارادہ رکھتی ہے - اگر رکھتی ہے تو کب تک اور
اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) میونسپل حدود میں کوئی
ایسا واقع نہیں ہوا - میونسپل حدود سے باہر صرف رسول
نکر اور اکال گڑھ میں باولیے کتے کائیے کے کائیے کے واقعات میں
اخافہ ہوا ہے -

(ب) باولیے کتوں کے بلاک کرنے کے مناسب انتظامات موجود ہیں -
اُن مسلسلہ میں بلدیات و صلح کونسل وقتاً فوقتاً خاص
سمیں بھی چلاتی ہیں - میونسپل حدود سے باہر مقامی
حکومت کے اداروں نے باولیے کتوں کے بلاک کرنے کے
انتظامات کئے ہوئے ہیں - صلح کواسل نے اُن مسلسلہ میں
کافی تعداد میں باولیے کتوں کو بلاک کیا ہے -

(ج) جیسا کہ اوہر بیان ہوا ہے مناسب اقدامات کئے کئے چاہے -

جناب ملک معراج خالد صاحب وزیر اعلیٰ کی کارکردگی

* ۱۷۱۷ میان خورشید انور - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں لئے کہ -

(الف) جب ہے جناب ملک معراج خالد صاحب نے صوبہ گلستان وزیر اعلیٰ لئے عنده کا حلق الہایا ہے وہ کتنے دن اپنے دفتر تشریف لائے ہیں -

(ب) وزیر اعلیٰ نے اس عرصہ میں صوبہ گلستان کس مقام کا دورہ کیا ہے اور ان دوروں کی غرض و غایت کیا تھیں ؟

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ وزیر موصوف بالقاعدہ اپنے دفتر تشریف نہیں لاتے اور صوبہ کے غریب عوام التظاہر کے متعاق اُن سے اپنی شکایات بیان نہیں کر سکتے -

(د) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے اپنا ایک دفتر گورنر پاؤس میں قائم ہوا ہے -

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ بتایا جائے کہ کیا اس سے قبل کسی بھی دور میں کسی وزیر اعلیٰ کا دفتر گورنر پاؤس میں قائم رہا ہے - اگر جواب نفی میں ہے تو وہاں دفتر رکھنے میں کیا مصلحت کا فرمایا ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) تقریباً ہر روز -

(ب) (i) اضلاع لاہور، شیخوپورہ، سیالکوٹ، لالہور، سرگودھا، راولپنڈی -

(ii) راولپنڈی، و دوسرے ہر گرام لئے متعلق -

(ج) جی نہیں۔ اگر کسی شخص لے دفتر میں شکایات بیش کرنے کی دلت محسوس کی ہو تو اسے کوئی ہر کسی بھی وقت آئے سے کوئی نہیں روکتا۔

(د) جی نہیں۔

(ه) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

صوبائی وزیر خزانہ کے دورہ وہاڑی کے موقعہ پر جلسہ عام

* ۱۹۷۶ء (الف) میان خورشید انور - کیا وزیر اعلیٰ لز راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ ایک حقیقت ہے کہ ستمبر ۱۹۷۶ء تین صوبائی وزیر خزانہ یعنی دورہ وہاڑی کے متعلق ہر جو جلسہ عام منعقد ہوا اس کا خرج انتولتھیں کھیٹی توہاڑی نے پرداشت کیا -

(ب) کیا یہ ایک حقیقت ہے کہ وہاڑی کا یہ جلسہ عام ایک میاسی ہارٹی کی مقامی شاخ کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا -

(ج) اگر جز ہائے (الف) و (ب) کا جوابات اثبات میں ہے تو میوسپل کمیٹی نے یہ خرج کس کے حکم ہو کیا تھا اور اس جلسہ پر کل کتنا خرج ہوا؟

وزیر اعلیٰ (متشر معراج خالد) - (الف) جی نہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

لشان زدہ سوالات لئے جو ابھائی جو احوالی کی میز پر رکھئے گئے ۱۸۲

تحصیل خوشاب میں پختہ سڑکیں تعمیر کرنے کا پروگرام

* ۱۷۳۰ - ملک محمد اعظم - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان
لوگوں نے کہ تھصیل خوشاب میں ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا نے کل کتنے
میل پختہ سڑکیں تعمیر کی ہیں اور ملی سال ۱۹۴۲-۴۳ء میں کتنے میل
لئی سڑکیں تعمیر کرنے کا پروگرام ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - تھصیل خوشاب میں ڈسٹرکٹ
کونسل سرگودھا نے مندرجہ ذیل ۹ میل درجہ دولتم ۵ میل درجہ سولہ
سڑکیں تعمیر کی ہیں -

(الف) سڑکیں پختہ درجہ دولتم -

۱۔ کفری الکھ روڈ	۶ میل
۲۔ خوشاب راجڑ روڈ	۵ میل
میزان ۹ میل	

(ب) سڑک پختہ درجہ سولہ

۱۔ بھکھکی سوٹھی روڈ	۳۰۵۵ میل
۲۔ کھیکھی کیٹھی روڈ	۱۶۲۵ میل
میزان ۵۰۰۰ میل	

پروگرام برائے سال ۱۹۴۲-۴۳ء بھیلز ورکس اوروگرام ضلع سرگودھا
تھصیل خوشاب سال ۱۹۴۲-۴۳ء کے تحت مندرجہ ذیل اسکیمین منظور کی
گئی ہیں -

- ۱۔ تعمیر سڑک خوشاب منڈال روڈ گروپ IV ۱،۳۲،۰۰۰ روپے
- ۲۔ تعمیر سڑک خوشاب منڈال روڈ گروپ IV ۶۶۶،۰۰۰ روپے
- ۳۔ تعمیر کھی سڑک کا کاتا جزا کلان ۹ میل ۲،۴۰،۰۰۰ روپے

- ۴۔ تعمیر کچی سڑک خوشاب تا گروٹ ۱۵ میل ۱۲۶۸۰۰ روپے
- ۵۔ تعمیر کچی سڑک کشبوانی تا اوجہالی
براستہ بیزاد سردهی سدر ۹ میل ۵۶۰۰ روپے
- ۶۔ تعمیر کچی سڑک بھکھی تا کوئیکی
براستہ اوجہالی ۹ میل ۱۲۶۸۰۰ روپے
- ۷۔ تعمیر کچی سڑک قالد آباد تا کالی مار
۳ میل ۳۰۰۰ روپے
- ۸۔ تعمیر کچی سڑک کا کاتا جمالی ۲۰۰۰ روپے
- ۹۔ تعمیر کچی سڑک نور ہوں تھل تاجہرکل ۸ میل ۱۳۶۰۰ روپے

تحصیل شاہ پور میں پختہ سڑکیں تعمیر کرنے کا پروگرام

۱۴۳۱* - ملک محمد اعظم - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل شاہ پور میں ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا نے کل کتنے میل پختہ سڑکیں بنائی ہیں اور سال ۱۹۶۲ء میں کتنے میل لئی سڑکیں تعمیر کرنے کا پروگرام ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - تحصیل شاہ پور میں ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا نے مندرجہ ذیل ۲۸ میل درجہ دونم اور ۵ میل درجہ سوئم پختہ سڑکیں تعمیر کی ہیں -

(۱) سڑک پختہ درجہ دونم -

(۱) ساہیوال فروکہ روڈ ۲۶ میل

(۲) شاہ پور ساہیوال روڈ ۱۳۶ میل

اس کے علاوہ ۳ میل زیر تعمیر ہیں -

(۳) شاہ پور لنک روڈ ۱۶ میل

لشان زدہ موالات کے جوابات جو اپوان کی میز پر دکھئے گئے ۔ ۱۵۹

(۲) بھیرہ جھاوریاں روڈ (۷ میل)	۶۰۰ میل
(۴) رانی واہ ڈرین تا کوٹ کل	۵۰۰ میل
میزان -	۲۵۰ میل

(ب) سڑک درجہ ششم -

(۱) گوجرانوالہ ہموکہ روڈ	۳ میل
(۲) لنک روڈ رادھن	۱ میل
(۴) لنک روڈ سیال شریف	۱ میل
میزان	۵ میل

بروگرام سال ۱۹۴۲-۴۳ -

بھلز ورکس بروگرام ضلع سرگودھا تحصیل شاہ پور سال ۱۹۴۲-۴۳
کے تحت مندرجہ ذیل سکیمیں منظور کی گئیں -

(۱) تعمیر سڑک شاہ پور صاحیوال روڈ ۸۰۰۰ روفی	
(۲) صرت مٹ سونگ شاہ پور صاحیوال روڈ ۵۰۰۰ میل	۵۰۰۰ روفی
(۳) سونگ صاحیوال فروکہ روڈ	۲۸۴۳۰۰ روفی
(۴) سونگ سرکار روڈ صاحیوال	۳۰۰۰ روفی
(۵) سونگ ریلوے روڈ شاہ پور صدر	۳۰۰۰ روفی
(۶) تعمیر کچی سڑک صابووال - منکوال - نوٹی	۱۰۰۰۰ روفی

تحصیل خوشاب میں ہسپتال اور ٹسپنسریاں

* ۱۷۳۲ - ملک محمد اعظم - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان

فرمائلیں لے گئے کہ -

(الف) تعلیم خوشاب میں ڈسٹرکٹ کونسل لئے کل کتنے ہسپتال اور کتنی ڈسپنسریاں ہیں ۔

(ب) تعلیم خوشاب لئے ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں سالانہ کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی جاتی ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) تعلیم خوشاب میں ڈسٹرکٹ کونسل کی بارہ ڈسپنسریاں و ہسپتال ہیں ۔

(ب) مبلغ التیس هزار روپیے ۔

تعلیم خوشاب کے موضعات نلی دیوال منگوال
اور جسوال کے لئے پختہ سڑکیں

* ۱۲۳۷ ملک محمد اعظم - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تعلیم خوشاب لئے موضعات لئی دیوال منگوال اور جسوال تک پہنچنے، لئے لئے کوئی پختہ سڑک نہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات ہیں ہے تو ان موضعات تک پہنچنے کے کوئی پختہ مرکز تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ ہے ۔ اگر ہے تو کیا تک یہ مرکز پختہ ہو گی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) یہ درست ہے ۔ کہ موضعات لئی - دیوال - منگوال تک ڈسٹرکٹ کونسل کی کوئی بڑک نہیں ہے ۔ لیکن موضع جسوال سے کنوں سکھڑاں تک ڈسٹرکٹ کونسل کی ۱۰ میل کی مرکز موجود ہے ۔

(ب) بیلز ورکس ہروگرام تعلیم خوشاب سال ۱۹۴۲-۴۳ کے لئے الہی مرکز کا کوئی منصوبہ نہیں ہے ۔ ایو یہ ہی تعلیم کشمی خوشاب نے اسی کوئی مرکز بنا کی مفارش کی ہے ۔

لشان زدہ سوالات تک چوایاں جو ایوان میز نہ رکھئے گئے ۱۶۱

تحصیل خوشاب کے مواضعات راجڑ کوڑا نودوانہ کے لئے سڑک کی تعمیر

۱۲۳۵* - ملک محمد اعظم - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے تعمیل خوشاب کے مواضعات راجڑ کوڑا اور نودوانہ کو کوئی سڑک (پختہ یا کھن) نہیں جاتی۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان مواضعات تک بہ آسان پہنچنے کے لئے کوئی سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر براج خالد) - (الف) خوشاب سندرال - راجڑ - ذہاک تا ملوال ڈسٹرکٹ کولسل کی ہر انی کجھی سڑک موجود ہے۔ اس سڑک کے پہلے ہالج میں از خوشاب لا سندرال دبھی تعمیراتی ہروگرام تک تھت پختہ کرانے جا چکے ہیں۔

(ب) میل ۶، ۷، ۸ خوشاب سندرال روڈ دبھی تعمیراتی ہروگرام تک تھت زیر تعمیر ہیں۔ ہقاپا سڑک کا منصوبہ تھصیل هذا تک ہروگرام ۱۹۴۲-۴۳ء میں شامل نہیں ہے۔

پنجاب کے بارڈ پر سمگلنگ کے کیس

۱۲۳۷* - چودھری کلیم اللہ - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان

فرماں بن لے گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب کے بارڈ پر ۱۹۴۲ء سے لے اس وقت تک سمگلنگ کے کتنے کوئی رجسٹر ہونے اور مان میں سے کتنے چالان ہوئے اور کتنے سزا یا ب ہوئے۔

(ب) جزو (الف) میں متذکرہ عرصہ میں جن سمگلروں کے خلاف کیس دوج ہوئے جو چالان ہوئے اور جو مزایا ب ہوئے ملک نام سکولت و قومیت کی تفصیل بیان کی جائے۔

(ج) ۱۹۷۲ء سے آج تک صوبہ ہنگاب میں کل کتنی مالٹ کا سمجھ شدہ سامان پکڑا گیا ہے اس کی تعصیل کیا ہے اور اس تک مالکان کون تھے ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) ۸ رجبشڑی چالان ۰۵۱۰۰ ۱۲۹۲ ۱۲۵۳ ۵۹۵

(ب) صوبائی اسمبلی کے قواتین تک رول نمبر ۳۹ (ای) سے تھت مکروں لئے ناموں کی تعصیل نہیں دی جا اُتھی ہے ۔

(ج) تین سکروٹ چوالیں لاکھ تھتہ بزار کی مالیت کا سامان ہر آمد ہوا۔ اسمین ، چاول ، مویجی - گندم ، چینی ، مکھی ، تبلیں سرمون مونا ، چالدی ، زیوارت ، چھالیہ ، ہان کے ہترے ، چرس ، افیون ، کنٹھا الانجی ، کالی مرج - لونگ ، زعفران ، غیر ملکی کپڑا ، جرانیں ، گرم شالیں ، موٹر ٹایر ، موٹر بجلی ، کرنیسی بیٹھی تالے - رومال لائھر تلا - کھڑیاں ، عینکیں ، ولاپی بایڈ ، مویشی ، شین کن ، رووالور کارتوس ، کاغذ ، ادویات ، سکریٹ ، سائیکل ، ٹرانسٹر نیپ ویکارڈ شامل تھیں ۔

تحصیل چکوال کے دیہات میں بجلی کی سہلائی

۱۷۷۲* - مرزا فضل حق - کہا وزیر اعلیٰ از راہ کرم ہیا فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا واہدا کے زیر خور کوئی ایسی سکیم ہے جس نے تھت تعصیل چکوال کے دیہات میں بجلی سہلائی کرنے کا ہرو گرام ہے ۔

(ب) اگر کوئی سکیم ہے تو اس پر کبھی تک عمل درآمد ہوگا؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : سپر لائٹنگ انجینئر راولہنڈی نے سال ۱۹۴۲ء میں اپنے علاقے کے ۲۶۲ دیہات میں بھلی سہلائی کرنے کی تجویز بیش کی تھی جس پر ایک کلرور چونس لاکھ روپیہ تک خرج کا الدارہ تھا۔ ان دیہات میں آلو کاؤن تھیں جو کوال کے لئے تھے۔ جس کو بھلی سہیا کرنے کیلئے پونے چہ لاکھ روپیے درکار تھے۔ چونکہ دوران مالی سال اس کام کیلئے پیسے موجود نہیں تھے لہذا یہ کام نہیں کیا جا سکا۔ اگر آنندہ سال مالی حالت بہتر ہوگی اور گورنمنٹ ہزار ضروریات کے مطابق فنڈ سہیا کر سکے تو ان دیہات کو بھلی سہیا کی جا سکی گی۔

ملہاں مغلان تا ڈھڈیاں کچھی سڑک پختہ کرنے کی تجویز

* ۱۲۲۶ - مرزا فضل حق - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم یاں فرمائیں کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ملہاں مغلان تا ڈھڈیاں (تحصیل چکوال) کی کچھی سڑک پختہ کرنے کی تجویز ڈسٹرکٹ کولسل نے منظور کی تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اسے پر کب تک عمل درآمد ہوگا اور اس منصوبہ پر کتنا خرج آئے گا؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی نہیں۔

(ب) چونکہ کوئی تجویز منظور نہیں ہوتی۔ اس لئے عمل درآمد کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

چکوال میں پیسے کے پانی کے ٹیوب ویل

* ۱۲۵۱ - مرزا فضل حق - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم یاں فرمائیں کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ چکوال میں ہینے کے ہانی کے جو نیوب ویل لکائے گئے تھے وہ ناکارہ ہو گئے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان نیوب ویلوں کی تعداد کتنی ہے اور ان پر کتنا خرج ہوا تھا۔

(ج) کیا یہ ابھی حقیقت ہے کہ ان نیوب ویلوں کو لکائے سے پہلے زیر زمین ہالی کا معائنہ نہیں کرایا گیا تھا۔

(د) اگر جزو ہائے بالا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سکیم کی ناکامی کے ذمہ دار اسرانے کے خلاف کارروائی کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی نہیں۔ عدد نیوب ویل اور ایک کنوں میں سے صرف ایک نیوب ویل ناکارہ ہوا ہے۔

(ب) ایک - ۶۱,۶۸۶ روپے کی لاگت میں سے زیادہ سے زیادہ - ۲۰,۰۰۰ روپے فائح ہولی کا احتمال ہے۔

(ج) جی نہیں۔

(د) جی نہیں۔

کارپوریشن کے جو نیٹر مائل سکولوں میں فرسی سے آنھوں جماعت تک فیسوں کی وصولی

* ۱۲۵۳ - میان خورشید انور - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے تمام سکولوں میں ماسوائی مشن سکولوں کے آنھوں جماعیت تک تعلیم مفت قرار دی ہے۔

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان گی میز پر رکھئے گئے۔ ۱۶۵

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کارپوزیشن کے جولیٹر ماذل سکولوں میں معمول کے مطابق نرسی سے آنہوں چماعت تک لئے طلباء و طالبات سے فیسین وصول کی جا دی ہیں اور والدین کے احتجاج کے ملاوجود چھٹیوں تک تین ماہ کی فیس لہی وصول کی گئی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف اس معاملے کی چہان بین کر کے والدین سے فیسین وصول کرنے کے طریق کار کو ختم کرنے اور جو رقم وہ فیسون کی صورت میں زائد دے چکے ہیں ان کو واہن دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر ہاں تو کب تک۔ اگر نہیں تو کیوں؟

— وزیر اعلیٰ (مشتر مراجع خالد)۔ (الف) جی نہیں۔ صرف ان سکولوں کی فیس معااف ہے جن کو حکومت نے اپنی تعویل میں لیا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

لاریوں کے اڈوں کی میں بازار جہنگ سے بیرون
شہر منتقلی

۱۳۶۶ - بیگم سیدہ عابدہ حسین - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیاں فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کچھ عرصہ ہوا ضلع جہنگ کی تنظامیہ نے وہ فیصلہ کیا تھا کہ لاریوں کے اڈوں کو میں بازار سے بیرون شہر منتقل کر دیا جائے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ امن منصوبے ہر ضلع کی تنظامیہ نے تقریباً آنے لا کھروں یہ صرف کئی تھیے۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاڑکوں کے اڈے ہنوز میں بازار چھنگ میں ہی ہیں اور ان کو شہر سے تباہر منتقل نہیں کیا گیا -

(د) اگر جزو ہائی بالا کا جواب اثبات میں ہے تو لاڑکوں کے اڈوں کو منتقل نہ کولیے کیا وجہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر مطراج خالد) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں -

(د) موجود اڈوں کو نو تعمیر شدہ جنرل بس شینڈ میں ے مارچ ۱۹۷۲ء تک مکمل طور پر منتقل کر دینے کا حکم تھا۔ مگر اس حکم کے خلاف بعض مقامی ٹرانسپورٹروں کی رٹ درخواست بر ہائیکورٹ لاہور نے منتقلی روک دی۔ علاوہ ازیں ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی سرگودھا نے بس شینڈ لالسنس کا اجراء اس وقت تک کے لئے متولی کر دیا۔ جسم تک کہ جزل بس شینڈ بر مسافر حال کی تکمیل اور پہنچ کے باری اور بیت العلاج کے انتظامات مکمل نہیں ہو پاتے۔ یہ انتظامات مکمل کر لئے کافی ہیں اور اسکی اطلاع ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو بھجوادی کئی ہے۔ جو نہیں ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نو تعمیر شدہ جزل بس شینڈ کو استعمال کر لئے کی اجازت دے گی میونسپل کمیٹی جہنمک ہائی کورٹ سے منتقلی روکنے کے حکم کو منسوخ کرنے کی درخواست کرے گی۔ حکم استناعی کی منسوخی کے بعد ہی موجودہ اڈوں کو بند کرنا اور نو تعمیر شدہ جزل اس شینڈ کو استعمال کرنا مسکن ہو گا۔

گورنر انسپیکشن ٹیم

* ۱۶۶ - میانِ مصطفیٰ ظفر - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) گورنر اسپیکشن نیم کتنے میلان پر مشتمل ہے اور ان میلان کے لام کیا ہیں اور وہ کس سروج یا کتنے محکمہجن سے لئے گئے ہیں۔ نہ ان کے لئے ریٹائرمنٹ کی عمر کیا مقرر ہے۔

(ب) یہ نیم کس خصوصی کام کے لئے مانور ہے اور اس پر حوصلہ حکومت کا سالانہ کیا خرچ آتا ہے۔

(ج) کیا ضلع مظفر گڑھ میں اس نیم کی اسپیکشن کے دوران کبھی کوفی کیس پہکڑا کیا ہے یا کسی اور ضلع میں ان کی رہبری پر کبھی کسی افسر کو کوئی مزا ملی ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ گورنر اسپیکشن نیم ان میلان پر مشتمل ہے۔

(۱) بریکیڈر ایس آر ایچ رضوی (چیئرمین)

(۲) قیصر علی خاں سی ایس بی (والیس چیئرمین)

(۳) حبیب الرحمن بی ایس بی سین

(۴) عظمت اللہ بی ایس بی ای سین

بریکیڈر رضوی کی ریٹائرمنٹ فوج تک قوانین کے مطابق ہوگی اور باقی میلان کی ریٹائرمنٹ کی عمر ۵۸ بوس ہے۔

(ب) (i) یہ نیم گورنر پنجاب کے تفویض کردہ فرالفضل کی العجام دھی کرتی ہے جن میں تمام سرکاری اور لیم سکاری محکموں کی کارکردگی کا جائزہ اور ان کا وقتاً فوقتاً معائنه شامل ہے۔

(ii) ۱۹۴۲ء میں نیم کا بحث ۳۰، ۳۱، ۳۲ روپے تھا۔

(ج) نیم کے معائنه کا مقصد المحکموں کی کارکردگی کو بہتر بنانا ہے نہ کہ کوئی پہکڑنا۔ نیم کی خامیوں کی لشان دھی پر محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔ مثلاً سلطان ڈویزن میں ایس آفی غلام صدر (لیبر ایم/۲۱) سابق ایس ایچ او کبیروala اسے ایس آفی مشتاق حسین خان ڈیورہ خازی خان اور اسے ایس آفی عبدالجبار کے خلاف کارروائی کی گئی۔

پروونشل بورڈ آف مینیجنمنٹ پنجاب گورنمنٹ سرونس
ہناویلنٹ فنڈ کے سینٹر کلرک کو ڈیبوٹیشن
الاؤنس دینا

۱۲۸۰* - ملک خالق داد خان ہندیاں - کھا وزیر اعلیٰ از راه کرم
یاں فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سیکرٹریٹ کے وہ ملازمین جو ۶۵ء
میں پروونشل بورڈ آف مینیجنمنٹ پنجاب گورنمنٹ سرونس
ہناویلنٹ فنڈ الفلاح بلڈنگ لاپور میں بھیجے کئے تھے ڈیبوٹیشن
الاؤنس حاصل کر دیے ہیں -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر احمد خان سینٹر کلرک کو
۱۹۷۰ء میں سول سیکرٹریٹ سے معکومہ مذکورہ بالا میں
تبدیل کیا گیا تھا مگر ان کو آج تک ڈیبوٹیشن الاؤنس
نہیں ملا -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو مسٹر
احمد خان کو یہ الاؤنس نہ دینے کی کیا وجہ ہے اور کیا
حکومت اس کو بھی یہ الاؤنس دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر
ایسا ہے تو کب تک - اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر سراج خالد) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) سروس ڈیوارٹمنٹ نے محکمہ مالیات کو اپنی سفارش بھوجی ہے
لیکن محکمہ متعلقہ نے نامنظور کیا - محکمہ مالیات نے فیصلہ
کیا ہے کہ جب کوئی سرکاری ملازم کسی خود مختار ادارہ میں
متوازی عہدہ ہو بھیجا جائے تو اس صورت میں انہیں کوئی
ڈیبوٹیشن الاؤنس نہیں دیا جائے گا - یہ تھی ہالیسی وحدت
مغربی پاکستان کے اختتام نے صرفوج ہے -

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان تی سیز بر دکھنے لگئے 129

چوبرجی گارڈز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور میں "بی" تائب کوارٹروں کی الائمنٹ

1292* علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم
یہاں فرمائیں ہے کہ -

(الف) یکم جنوری 1942ء سے 15 نومبر 1942ء تک کون کون نہ
"بی" تائب کوارٹر چوبرجی گارڈز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور
میں خالی ہوئے۔ ان کی تفصیل تبر واد اور مژہب وار
ہتھی جائے۔

(ب) مذکورہ "بی" تائب کوارٹر کن کن اشخاص کو الاٹ
کئے کئے اور کون کون نہ تاریخوں کو یہ الائمنٹ
ہوئیں۔ الاٹ کنندگان کے نام بعد عہدہ و تغواہ اور
دقتر کا نام جس میں وہ ملازمت کرتے ہیں یہاں کیئے
جالین۔

(ج) مذکورہ الائیوں نے درخواستیں کن کن تاریخوں کو دی
تھیں۔

(د) یکم جنوری 1942ء سے 15 نومبر 1942ء تک اسٹیٹ آفس
بنجاب میں "بی" تائب کوارٹروں کی الائمنٹ کی کتنی
درخواستیں اور یاد دھایاں موصول ہوئیں۔ درخواست
کنندگان کے نام و عہدے و تغواہ اور دقتر کا نام یہاں
کیا جائے۔

(ه) کیا جزو (الف) بالا میں مندرج کوارٹروں میں سے کوئی کوارٹر
ان درخواست بدھنندگان جن کا حوالہ جزو (د) میں ہے کو الاٹ
کیا گیا۔ اگر ہاں تو تفصیل یہاں کی جائے۔ اور اگر لمبیں
تو وجہ یہاں کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) یکم جنوری 1942ء سے
لے کر 15 نومبر 1942ء تک "بی" تائب میں عدد کوارٹر
خالی ہوئے جو حسب ذہن میں۔

جے۔۲

پی۔۶

او۔۸

(ب) تفصیل درج ذیل ہے -

کوارٹر لبر

لام الائی مع ہبھے محاکمہ و تنخواہ

او۔۵ ۷ جولائی ۱۹۷۲ء محدث حسین بھٹی سپرئٹنڈنٹ لوکل فائدہ

آٹھ تنخواہ ۵۰۰ روپے

او۔۶ ۱۰ مارچ ۱۹۷۲ء ارشد علی کیشیر ایس اینڈ جی اے
ڈی تنخواہ ۳۹۵ روپےپی۔۷ ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۲ء محدث اکرام بٹ میٹنیو چیف الجیش
بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ تنخواہ ۵۰۰ روپےپی۔۸ ۱۶ ستمبر ۱۹۷۲ء سٹر بیدار بخت ہی - اے نو
سکریٹری لبر ڈیپارٹمنٹ تنخواہ

۳۷۵ روپے

لام درخواست دھنہ

(ج) تاریخ درخواست

۴ جنوری ۱۹۶۱ء

او۔۷ دسمبر ۱۹۷۱ء

۴ جنوری ۱۹۶۱ء

محدث اکرام بھٹی میٹنیو بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ

۱۹۶۲ء

بیدار بخت ہی الے تو ڈیپیٹی سکریٹری

۱۹۷۰ء

لبر ڈیپارٹمنٹ

(د) مطلوبہ معاوبات منسلکہ "الف" میں مہما کی گئی ہیں -

(ہ) جی نہیں -

نہان بزدہ مولات کی جو ایک سیز بر دکھے گئے

S. No.	Name, Designation and Department.	Pay.
1.	2.	3.
1.	Mr. Muhammad Shafi, Divisional Accountant, D.M. Division.	Rs. 340/-
2.	Mr. Sabir Hussain, Assistant, Industries Department.	Rs. 225/-
3.	Mr. Shah Muhammad, P.A. Anti-Corruption Judge.	Rs. 305/-
4.	Ch. Nizam-ud-Din, Assistant, Coop. Societies.	Rs. 385/-
5.	Mr. M. Iqrees, Assistant, Education Department.	Rs. 225/-
6.	Mr. M. Roshan Khan, Stenographer, Agriculture Advisor.	Rs. 260/-
7.	Mrs. Anwar Sultana, Teachress, Hungar Wat.	Rs. 175/-
8.	Mr. Muhammad Hanif, Assistant, Chief Conservator of Forests.	Rs. 350/-
9.	Syed Jamshed Ali Rizvi, Assistant Labour Welfare.	Rs. 350/-
10.	S.M. Abdullah, office of the Divisional Inspector of Schools.	Rs. 181/-
11.	Mr. Akhtar Nawaz Khan, Assistant Services (Appl.) Tribunal.	Rs. 304/-
12.	Mr. Ghulam Akbar, Senior Clerk, Home Department.	Rs. 211/-
13.	Mr. Mahboob Alam Sheikh, Reader to D. G. Lahore.	Rs. 335 -
14.	Mr. Ashiq Ali, Stenographer, Home Department.	Rs. 245/-
15.	Syed Nazir-ul-Hassain Jaffary, Teacher, Govt. High School, C.G.E,	Rs. 275/-

16.	Mr. Muhammad Ashiq Gohar, Steno. Industries Department.	Rs. 190/-
17.	Mr Manzoor Hussain, M.L.A. H.Q.	Rs. 190/-
18.	Mr. Rashid Khan, Assistant, B.O.R.	Rs. 325/-
19.	Syed Asghar Hussain.	Rs. 203/-
20.	Mr. Khalid Latif, Statistical Investigator, P & D Deptt.	Rs. 275/-
21.	Mr. Khalid Iqbal Sheikh, Stenographer, Home Department.	Rs. 418/-
22.	Mr. Abdul Hafeez, Senior Clerk, Home Department.	Rs. 181/-
23.	Miss Safia Shahraz, Teachress, Wahdat Colony.	Rs. 235/-
24.	Malik Nazir Ahmad. Draftsman Link Circle.	Rs. 335/-
25.	Mr. Munir Ahmad Khan.	Rs. 350/-
26.	Mr. Irfan-ut-Tauheed, Assistant, Health Department.	Rs. 350/-
27.	Mr. Manzoor Hussain. Senior Clerk, S & GA Department.	Rs. 195/-
28.	Mrs. Shamim Khawaja, Teachress, Govt. Girls School, CGE.	Rs. 365/-
29.	Mr. Salamat Ali Khan, Senior Clerk, C.E. P. W. D.	Rs. 240/-
30.	Mr. Noor Muhammad, Assistant, Chief Engineer, P.W.D.	Rs. 295/-
31.	Mr. Saghir Ahmad, Assistant, Agriculture Department.	Rs. 350/-
32.	Mr. Abdul Karim, Assistant, Industries Department.	Rs. 260/-
33.	Mr. Dil Muhammad Draftsman, C.E. Highway.	Rs. 350/-
34.	Mr. Abdul Majid, Assistant, office of the Chief Engineer, Buildings Deptt.	Rs. 440/-

لشان زدہ سوالات لئے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

35.	Mr. S.A. Bajwa, Senior Clerk, Agriculture Department.	Rs. 195/-
36.	Mr. Abdul Ghafur Khan, Senior Clerk, Finance Department.	Rs. 181/-
37.	Mr. Murid Hussain, Stenographer, Education Department.	Rs. 182/-
38.	Mr. Zubair Malik, Divisional Head Draftsman.	Rs. 350/-
39.	Mr. Abdul Majid, Assistant, Health Department.	Rs. 320/-
40.	Mr. Khalil Dad Khan, Reader, Printing Press.	Rs. 320/-
41.	S. Nasir Ali Sabah, District Nazir, D. C. Office, Lahore	Rs. 409/-
42.	Ch. Allah Rakha Assistant, Governor House, Lahore.	Rs. 345/-
43.	Mr. Khadim Hussain Baloch, Assistant, Finance Department.	Rs. 225/-
44.	Mr. M. Hussain Waseer, Assistant, Education Department.	Rs. 300/-
45.	S. Abdul Latif, Senior Clerk S & GAD.	Rs. 181/-
46.	Mr. M. Bilal Hussain, Assistant, Finance Depastment.	Rs. 285/-
47.	Mr. Muhammad Safdar Toor, H/Assistant S. E. 1st Division.	Rs. 350/-
48.	Mr. Mohammad Arif, Stenographer, Health Department.	Rs. 210/-
49.	Mr. Abdur Rehman Khan, Assistant, Law Department.	Rs. 380/-
50.	Mr. M. Nawaz, Stenographer, P & D Deptt.	Rs. 210/-
51.	Mr. M. Ismail, Assistan, Agriculture Department.	Rs. 270/-
52.	Mr. Manzoor Ellahi Awan, Stenographer S & GA Department.	Rs. 210/-

53.	Mr. M. Akhtar Ali Stenographer, Industries Department.	Rs. 250/-
54.	Mr. S. Maqbool Hussain Jafery, S/Computer, Agriculture Department.	Rs. 250/-
55.	Mr. M. Amin Shah.	Rs. 230/-
56.	Syed Farooq Ahmad Shah, Agriculture Department.	Rs. 210/-
57.	Mr. Rehmat Ali Shah, Assistant, Education Department.	Rs. 350/-
58.	Mr. G.M. Farooqi, Accounts Clerk, 5th Provl. Buildings Division.	Rs. 200/-
59.	Mr. M. Rafique, Senior Clerk Commissioner Office.	Rs. 210/-
60.	Mr. M. Nazir Naushai. Stenographer, Health Department.	Rs. 275/-
61.	Office of Superintendent of Police, Anti Corruption.	
62.	Mr. M. Akram, S.D.O. Ist Provl. Buildings Division.	Rs. 195/-
63.	Mr. S. Hamid Mukhtar, Assistant, High Court, Lahore.	Rs. 330/-
64.	Mr. Abdul Rashid, Teacher, Govt. Central Model School, Lahore.	Rs. 201/-
65.	Mr. Rashid Ahmad Zaidi, Head Clerk, Surgeon Medico Legal Punjab.	Rs. 265/-
66.	Mr. Muhammad Sharif, Supdt., Anti-Corruption Establishment.	Rs. 440/-
67.	Mr. Noor Ahmad Arif, PA to Advisor, Food & Coop.	Rs. 440/-
68.	Mr. Mohammad Rafique, Clerk, Distt. Inspectress of Schools.	Rs. 247/-
69.	Mr. Siraj Ahmad, Senior Clerk, Hisghway Deptt.	Rs. 190/-
70.	Mr. Mohabbat Ali, S/Clerk, B.O.R	Rs. 185/-
71.	Mr. Muhammad Ismail, S/Clerk, F. D.	Rs. 181/-
72.	Mr. Abdul Hamid, Steno , S & GAD.	Rs. 360/-
73.	Mr. Abdul Karim, office of the C. C. A.	Rs. 260/-

چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور میں ڈی سٹریٹ
کے کوارٹر نمبر ۲۲ و ۲۳ کی غلط الائمنٹ

۱۴۹۹* - علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم

بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور
میں ڈی سٹریٹ کے کوارٹر نمبر ۲۲ تا ۲۸ گورنمنٹ براہمری
سکول چوبرجی گارڈن لاہور کے نام الٹ ہیں -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ کوارٹروں میں ہے ۲۲-ڈی
حال ہی میں / ایک شخص مشرک علی کو الٹ کر دیا گیا
ہے اور کوارٹر نمبر ۲۲-ڈی ہر ایک اور شخص ناجائز
قابل ہے -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ جزو (ب) میں بیان کردہ صورت حال
لگ لیش نظر اس سکول کے طلباء باہر فٹ پالہ ہر لیٹھ کر
تعلیم حاصل کرتے ہیں -

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت
مذکورہ کوارٹر نمبر ۲۲-ڈی اور ۲۳-ڈی اسی سکول کی
کلاسون کے لئے مذکورہ اشخاص سے خالی کروانے کا ارادہ
رکھتی ہے - اگر نہیں تو ان کی کیا وجہات ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر براج خالد) (الف) ما۔ والئے کوارٹر نمبر
۲۲-ڈی چوبرجی -

(ب) جی نہیں - مشرف علی ۱۹۶۶ء سے ۲۳ نئی میں مقیم ہے اور
۲۲ ڈی سکول لگ بول ہو ہے -

(ج) براہمری سکول لگ بھی عام طور پر باہر دھوکہ میں ایٹھے
جانے ہیں -

(د) ۲۲-ڈی سکول لگ بول ہے اور ۲۳-ڈی لگ لئے کوئی
جا رہی ہے کہ ۲۲ بھی اسکول کو دے دیا جائے -

مجرم عورتوں کو بھی لئے عرصے کیلئے جوڈیشنل حوالات میں رکھنا

۱۵۲۲*- بیگم ریحانہ سرور شہید - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان
فرمائیں گے کہ -

(الف) آپا یہ امر واقعہ ہے کہ مجرم عورتوں کو مردوں کی
طرح لئے عرصے تک لئے جوڈیشنل حوالات میں رکھا
جاتا ہے -

(ب) آپا یہ اس حکومت کے علم میں ہے کہ مجرم عورتوں کے
لئے عرصے تک جوڈیشنل حوالات میں رہنے کی وجہ سے
ان کے بھوون کو انہی ماؤن کی جدالی برداشت کرنا
لائق ہے -

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس
صورت حال کی اصلاح کے لئے حکومت نے زبر غور کوئی
تعجیلیز ہے -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ان کی تفصیل
سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔ اور اگر جواب لفی
میں ہے تو کیا حکومت اب ان پر خور کرنے کا ارادہ
رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) عورتوں پر خاطر فوجداری
کا املاق اس طرح ہوتا ہے جس طرح مردوں پر ہوتا
ہے۔ لیکن عدالت خاص و جوہمات کی بنا پر ضمانت دے
سکتی ہے۔

(ب) بھی جن کی عمر ۶ سال تک ہو ماؤن تے سانچہ جیل
میں وہ سکتے ہیں۔ عدالت کو اس بارہ میں کلی
اختیارت ہے۔

(ج) میں الحال کوئی ایسی تعجیلیز زبر غور نہیں۔

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے

پنجاب موشن سروسز بورڈ کے ارکان

۱۵۷۵*- ستر احتمان الحق پر اچھے۔ کیا وزیر اعلیٰ ازدواج کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب موشن سروسز بورڈ کے ارکان جنہیں مکوسے نہ نامزد کیا ہے اور جو سماجی اور سیاسی کارکنوں اور معاشرتی ہمہودی رضاکار تنظیموں کی تعلیمیں کرنے والے نام کیا ہیں۔

(ب) ان نامزد گیوں کے لئے بنیاد اور معیار قابلیت کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ ان کے نام حسب ذہن ہیں۔

۱ - صنعت و تجارت

۱ - ایمان تجمل حسین صاحب چیئرمن چیمیر آف کامرس لاہور۔

۲ - مولانا بریلیک الور صاحب ہریور ٹیکسٹر الور ٹیکسٹر گوجرانوالہ۔

۲ - سماجی کارکن -

۱ - ڈاکٹر رفت روید صاحب پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

۲ - ایم گیم جی اے شان صاحب چیف کمشنر گرفل گالیڈ لاہور۔

۳ - ایم گیم آباد احمد شان صاحب رکن پنجاب اسمبلی لاہور۔

۴ - میان ہد الور صاحب سرگودھا۔

۵ - آغا دوست علی خان صاحب۔

۶ - دالا ہد تقبیل صاحب رکن پنجاب اسمبلی گوجرانوالہ۔

۳ - سیاسی کارکن

۱ - چناجیزادہ، فاروق علی شان رکن قومی اسمبلی ملتان۔

۲ - سردار صبغیر احمد رکن پنجاب اسمبلی سرگودھا۔

۳ - شیخ عزیز احمد صاحب رکن پنجاب اسمبلی سررو۔

- ۲ - راؤ عبدالستار صاحب الیزو کیٹ ساہیوال -
- ۵ - خان غلام احمد خان صاحب رکن پنجاب اسمبلی -
- ۲ - محترمہ این کھوکھر صاحبہ رکن پنجاب اسمبلی راولپنڈی -
- ۷ - رضا کار سمراجی بہبود کے اداروں کے نمائندے
- ۱ - شیخ معید الدین احمد صاحب پاکستان کانفرنس آف سوشل ورک -
- ۶ - شیخ ٹھہ لصہر براچہ صاحب صدر یونیون ویلفیئر موسائیقی لیہ -
- ۸ - سید بشیر اجید شاہ صاحب صدر پنشنر ویلفیئر موسائیقی ہماولپور -
- ۹ - ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب بلاں ویلفیئر ایسوسی ایشن لاہور -
- ۱۰ - میان حیات بخش صاحب الجمن فیض الاملام راولپنڈی -
- ۱۱ - میان ایم اے فاروق صاحب چالاں ویلفیئر کے اسٹل لاہور -

۵ - زراعتی نمائندے

- ۱ - رائے حفیظ اللہ صاحب رکن قومی اسمبلی لالہ بور -
- ۲ - چورہدری بھد یعقوب خان صاحب رکن پنجاب اسمبلی قصور -
- (ب) بورڈ لکھ ارائکین کی نامزدگی ان کی سمراجی بہبود کے کاموں میں دلچسپی اور تجربہ کی بنا پر کی جاتی ہے تاکہ وہ ساجی بہبود کے لام کو موثر اور قابل بنانے میں انتہی لکاظ اور تحریکی وجہ سے اچھی آزادی سکیں -

ایسا پاکستان کی سماجی و معاشرتی بہبود کے ادارے کو ٹگرانٹ
۱۵۷۶* - مہر محمد ظفر اللہ خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم
بیان فرمائیں یہ گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ابوا، پاکستان کی خواتین کی سماجی و معاشری بہبود کا ادارہ ہے جس کو حکومت پنجاب اور مرکزی حکومت پر مال کرالٹ دیتی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات ہیں ہو تو یہ بتایا جائے کہ ۱۹۶۳-۶۵ء سے تا حال حکومت مغربی پاکستان نے اور اس لئے بعد حکومت پنجاب نے ان ادارہ کو کس قدر کرالٹ پر مادی ہے۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ ان ادارہ کی جہنگ میں ایک شاخ قائم ہے جس کی صدر ڈیٹی کشنٹر جہنگ کی لیکم میں ہے۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ ابوا جہنگ نے ۱۹۶۳-۶۵ء میں شہر کی بے روزگار اور بے سہارا خواتین کی تربیت لئے میولسپل ہال کے لزدیک ایک صنعتی مکول قائم کیا تھا۔

(ه) کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ مکول نہایت کامیاب سے چلتا رہا اور شہر کی بے شمار غریب خواتین نے ان سے فرض حاصل کیا۔

(و) کیا یہ درست ہے کہ ابوا جہنگ کی موجودہ صدر لئے حکم سے عوام لئے احتجاج لئے باوجود ان سکول کو بند کر دیا کیا ہے اور شہر سے بہت دور سول لائنز لئے علاقہ میں لیڈیز کلب کی عمارت لئے الٹر سکول کو منتقل کرنے لئے ایک لیا کمرہ تعمیر کرایا جا رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان کی کیا وجہ ہے۔

(ز) کیا یہ درست ہے کہ جزو (د) میں مندرج ہوائی عمارت کو معمولی کرایہ پر دستے دیا کیا ہے اگر ایسا ہے تو اسی عمارت کو معمولی کرایہ اور دینے کی کیا وجہ ہے۔

(ج) کیا یہ دوست ہے کہ ہرالا سکولہ شہرو کے عین درمیان اور خربب آبادیوں کے لرزدیک تھا۔ اور لیا زیر تعمیر کرہ سول لالن میں شہر سے چت دور ہے۔

(ط) سکول کی پہلی عارت ہر کسی قدر لاگت آئی تھی اور دوسرا جگہ لیا کرہ بنائے ہو کس قدر لاگت کا الدازہ ہے۔

(ی) اگر جزو (ح) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو خربب عوام کے مقام کو القیان پہنچانے اور اس ادارہ کے سرمایہ کے صالح کرنے کی پاداش میں حکومت کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ دکھتی ہے۔ اگر رکھتی ہے تو کیا۔ اور اگر نہیں تو کہوں۔

(ک) کیا حکومت اس ادارہ کو مجبور کرے گی کہ سکول کو بواں جگہ پر منتقل نہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی بان۔

(ب) اہوا مغربی پاکستان کو جو گرالٹ محکمہ مہاجی ہبود ہے دی ہیں ابھی تفصیل ذہل ہیں:-

سال	مالانہ مالی گرالٹ از طرف	لوسی کولسل	صوبائی کولسل
۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۰۰/-	۱۹۶۰۰/-	۱۰۶۰۰/-
۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۰۰/-	۱۹۶۰۰/-	۱۰۶۰۰/-
۱۹۶۶-۶۷	۱۹۶۰۰/-	۱۹۶۰۰/-	۱۰۶۰۰/-
۱۹۶۷-۶۸	۱۹۶۰۰/-	۱۹۶۰۰/-	۱۰۶۰۰/-
۱۹۶۸-۶۹	۱۹۶۰۰/-	۱۹۶۰۰/-	۱۰۶۰۰/-
۱۹۶۹-۷۰	۱۹۶۰۰/-	۱۹۶۰۰/-	۱۰۶۰۰/-
۱۹۷۰-۷۱	۱۹۶۰۰/-	۱۹۶۰۰/-	۱۰۶۰۰/-

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز اور رکھنے کئے ۱۸۱

۱۴۰۰۰/-	۵۶۵۰۰/-	۵۶۹۷۱۰۶۲
	۵۶۵۰۰/-	۶۱۹۶۲۶۳

(ج) جی ہاں -

(د) جن ہاں -

(۵) یہ سکول کامیابی سے نہیں چل رہا تھا کیونکہ اسی قسم کا ادارہ بیوہ کھر اس کے قریب واقع تھا اور خواتین کی تعداد حاضری پانچ سے لیکر آٹھ تک روزانہ تھی۔

(۶) یہ سکول اپریل ۱۹۶۱ء سے بند کر لایا کیا جس کی وجہات

(۷) میں بیان کر دی گئیں ہیں اس وقت موجودہ صدر اس ادارہ کی صدر نہیں تھیں -

موجودہ صدر کی صدارت میں ۱۹۶۲ میں مجلس عاملہ اپوا جنگ کے کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ ایک کمرہ ساجی سرگرمیوں کے لئے لیڈرز کلب کے لزدیک بنوایا جائے۔ اس میں تاحال صنعتی سکول کا اجراء نہیں کیا گیا۔

(۸) قووی ۱۹۶۲ء میں اپوا کے عہدہ داران نے فیصلہ کیا کہ برائے صنعتی سکول کی عمارت جو کہ دو کمروں پر مشتمل تھی سبلن ۶۰ روپے ماہوار پر برائے زیبہ بوجہ منظر کو دے دی جائے۔ یہ منظر ایسی کامیابی سے تھا چل مکا۔ لہذا چار مہینے کے بعد اس کو بند کر دیا گیا اور اس وقت سے یہ جگہ خالی ہڑی ہے۔

جی ہاں - لیکن موجودہ کمرہ شہر سے زیادہ دور نہیں ہے -

(۹) سکول کی پہلی علاوت اور ۱۰۰۰۰ روپے خرچ آتا تھا -

(۱۰) لیا کمرہ تعمیر ہو چکا ہے اور اس پر کل لگتے ۹۵۰۰ روپے آتی ہے -

(ی) اس سے غریب عوام کو تتعصان نہیں پہنچا اور کوف و قم
ضائع نہیں کی گئی۔

یہ رضاکار ادارہ ہے۔ اور وہ اس خمن میں خود فیصلہ کرنے کے
معجاز ہیں۔

ککٹر ہٹھ تھصیل کبیر والا میں بجلی کی فراہمی
۱۵۷۵* - رائے عمر حیات خان - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم
بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ککٹر ہٹھ تھصیل کبیر والا
(ملتان) میں عرصہ چار مال سے بجلی ہے کہیں لگ
چکے ہیں۔ مگر ایسی تک وہاں بجلی فراہم نہیں کی گئی۔
اگر اسما ہے تو اس کی کیا وجہ ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ علاقہ کے
لوگوں کو کب تک بجلی سہلانی کی جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (سیٹر معراج خالد)۔ (الف) ہاں یہ حقیقت ہے۔ کہ
ککٹر ہٹھ تھصیل کبیر والا ضلع ملتان میں ۱۱۰۰۰
والیشج کی لائن کھینچی جا رہی ہے۔ اور سات میں لائن
میں سے دو میل لائن مکمل ہوئی ہے۔ جو کہ چالو
ہو چکی ہے۔ باقی لائن اور کام جاری ہے۔ اور عنقریب ختم
ہو جائیگی۔

(ب) دیہہ ککٹر ہٹھ میں موجودہ سال تک آخر تک بجلی فراہم
کر دی جائیگی۔

عقل پورہ اور بشرب کالونی ملتان روڈ لاہور میں بنیادی
سہولتیں

۱۵۷۶* رائے عمر حیات خان - کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم بیان
فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ عاقل ہورہ اور پترب کالولی ملتان روڈ لاہور میں جس کی آبادی تقریباً آٹھ ہزار افراد ہر مشتمل ہے ہائی کیکس ہائی کی سپلانی پختہ کلیوں اور شریٹ لائل جیسی بینادی سہولتیں میسر نہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان آبادیوں کو مذکورہ بینادی سہولتیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں۔

(ب) ان کلیوں میں ہائی کیکس اور سپلانی کا پروگرام سال ۱۹۶۴ء میں شروع کیا جائے کا بشرطیکہ کافی مقدار میں فنڈ مہیا ہوں اور یہ کام صوبائی اسمبلی کے متعلقہ ممبر کی لست میں شامل ہو۔ پختہ کلیوں کے تعییر گئے متعلق پروگرام انہی ان رہا ہے۔ اگر ممکن ہوا تو پترب کالولی اور عاقل ہورہ کی استیوں کو ان میں شامل کیا جائیکا بشرطیکہ ان استیوں کے سکن زیر دفعہ میوسپل ایمنسٹریشن آرڈی ننس ۱۹۶۰ء ضروری اخراجات دینے گئے تیار ہوں۔ جہاں تک شریٹ لائل کا تعلق ہے محکمہ نے اس ضمن میں واہدا ہے رجوع کیا ہوا ہے۔ تا حال تھیں جات وصول نہیں ہوئے۔ شریٹ لائل زیر دفعہ (۳) ۸۱ میوسپل ایمنسٹریشن آرڈی ننس ۱۹۶۰ء تکمیل کرائی جائے گی اور ان کی استیوں کے مکینوں کو ضروری اخراجات دینے ہوں گے۔

ڈیرہ غازی خان کے دیہات میں بجلی کی فراہمی

* ۱۶۳ - سردار رب نواز خان کہتران - کیا وزیر اعلیٰ از واد کرم پیان فرمائی گئے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ واہدا نے صوبہ بہر کے دیہاتوں میں بجلی مہیا کرنے کی ایک منیکم بنالی ہوئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا واہدا نے ضلع ڈیرہ غازی خان کے کسی ایک دیہات میں بھلی فراہم کی ہے۔ اگر نہیں تو تکیوں؟

وزیر اعلیٰ (سستر معراج خالد) - (الف) صوبے ہر میں بھلی سہیا کرنے کے منصوبہ ہر ترسیل بھلی distribution of power سکیم کے تحت عمل درامد ہو رہا ہے کسی گاؤں کو بھلی کی فراہمی کا دارومندار تھیمنہ خرچہ ٹاور بھلی کی کوہتہ سے متوقع آمدی ہر ہے۔ اور جہاں متوقع آمدی ہے خرچہ ہورا ہو سکتا ہے اور فنڈ بھی موجود ہوں تو آس گاؤں کو بھلی سہیا کر دی جاتی ہے۔

(ب) واہدا نے ضلع ڈیرہ غازی خان گلی میموریل چوٹی نواں شہر جام ہوہ اور راجن ہوہ تک دیہاتوں کو بھلی سہیا کر دی ہوئی ہے۔

ڈیرہ غازی خان کے گرد سپیشن جام پور سے محمد پور دیوان تک ۱۱ کلوواٹ کی سہلانی لائن بچھانا

* ۱۶۳ (الف) سردار رب نواز خان کہتران - کیا وزیر اعلیٰ از راء حکوم بیان غرمانیں کے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ واہدا نے ضلع ڈیرہ ٹلکہ روپے کی لاکٹ سے ایک سکیم سال ۱۹۶۸-۶۹ میں بنالی تھی جس کے تحت ضلع ڈیرہ غازی خان تک گرد سپیشن جام ہوہ سے ہد ہوہ دیوان تک ایک ۱۱ کلوواٹ کی سہلانی لائن بچھانی جانی تھی اور اس لائن سے دیہی علاقہ تک نیوب ویلوں اور دیگر استعمال تک لئے بھلی سہیا کرنی مقصود تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سہلانی لائن کبھی تک لکائی جائے گی۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) ہاں واپس ۲۷۔۶۔۱۹۶۸ء میں دیوبھی ملہ پور دیوان ملخ ڈبیرہ خازی خان کو بجلی مسہیا کرنے کیلئے تھمینہ لکایا تھا اور لاگت ۲۰۰،۰۵،۰۰۰ روپیہ اور آن لاگت اور متوقع آمد فی کی جالج بڑال سے ظاہر ہوا کہ آمد فی خرج لئے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اسلئے سکھم کی منظوری نہیں دی گئی تھی۔ تاہم اب دوبارہ تھمینہ لکایا ہے اگر متوقع آمد فی خرج لئے حساب ۲۰ زیادہ ہوئی اور فائدہ بھی میسر ہوئے تو کام کر دیا جائے گا۔

(ب) چونکہ ابھی تھمینہ لکایا گیا۔ اور بجلی کی فراہمی کا دارومندار سندروم بالا وجوهات ہو مبین ہے۔ اسلئے معجزہ حتیٰ تاریخ تھیں بتائی جا سکتیں۔

غیر نشان زده سوالات اور ان کے جوابات

چینی کی بلیک مارکیٹ اور ذخیرہ اندوزی

۱۸۔ ملک محمد علی خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں ہے کہ -

(الف) یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء سے لے کر ہکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک صوبی میں کتنی افراد کو چینی کی ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا اور ان میں سے کتنے ملزمون ہے خلاف مقدمات امن وقت میں نیروں سماعت ہیں۔

(ب) کیا متذکرہ عرصہ میں چینی کی بلیک مارکیٹ کرنے کے الزام میں راشن ڈباؤں کے خلاف کوئی مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ان کی تعداد ملخ وار بتائی جائے۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) ۲۱ اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ مقدمات زیادہ سماعت ہیں۔

(ب) لاہور میں ۵ - جھنگ میں ۲ اور بہاولنگر میں ۱ - راشن ڈباؤں کے خلاف چینی کی بلیک مار کیٹ لئے الزام میں مقدمات درج ہوئے۔

نشی مسٹریٹوں کی بھرتی

۲۰ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یکم مارچ ۱۹۷۲ سے دسمبر ۱۹۷۴ تک کی نشی مسٹریٹ بھارتی کئے گئے ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان میں کتنے مسٹریٹ ہیں۔ ایس امتحان کے ذریعے بھرق کئے گئے اور کتنے وکلا کو بطور مسٹریٹ بھرق کیا گیا۔

(ج) کیا کوئی مزید مسٹریٹ هنقریب بھارتی کئے جا رہے ہیں اگر ایسا ہے تو کتنے اور اس نئی بھرق کا طریق کار کیا ہو گا؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) چالیس (۴۰)

(ب) یہ سب امتحان کے ذریعے بھارتی کئے گئے ہیں -

(ج) ۱۰۰ مسٹریٹ وکلا اور ہولیس لئے عملہ استغاثہ سے بھرق کئے جا رہے ہیں اور ۱۰ بذریعہ امتحان ائمہ جالیں گے - دونوں قسم کی بھارتی بلک سروں کمیشن کی معرفت ہوگی -

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر سپیکر - کچھ میران کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں یہ اقریباً دو درجن چھٹے قرب ہیں - کیا ایوان اسی لئے اجازت دیتا ہے

کہ درخواستوں کی تفصیل لہ بڑھی جائے یا کہ ان ممبران کے قلم بڑھ دیجئے
جالین - کیا ایوان اس سے منفق ہے -
آوازیں - اجازت ہے -

سیکرٹری اسپیل - سابقہ سیشن کے لئے احمد نواز گردیزی صاحب
کی درخواست ۲۳ جولائی سے ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ تک تک لئے ہیں
معشور سپیکر - صرف قام بڑھ دیں -
سوال یہ ہے -

۱ کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

سیکرٹری اسپیل - موجودہ سیشن کے لئے ۴ عاشق صاحب کی
درخواست ہے وہ حج ہر تشریف لئے کئے ہیں اسکے واپس رک کے لئے
درخواست ہے - ملک خالق داد پند وال صاحب کی بھی بالکل اسی خصی
درخواست ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - وول یہا (۲) کی طرف
بھی توجہ فرمائیں -

مشیر سپیکر - میں نے اس سلسلہ میں ایوان ہے اجازت لئے تھے
مشیر سپیکر - میں خود بھی اس کو waive کر سکتا تھا مگر
میں نے اس میں ایوان کی اجازت لئے تھے - مجھے معلوم تھا کہ یہ
ہروئیں ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - وہ mandatory ہے - وہاں
مشیر سپیکر - "shall read"

مشیر سپیکر - میں خود بھی اس کو waive کر سکتا تھا مگر
میں نے اس میں ایوان کی اجازت لئے تھے - مجھے معلوم تھا کہ یہ
ہروئیں ہے -

سیکرٹری اسپیل - احمد علی بیشو صاحب کی درخواست بھی
اس طرح کی ہے اس سیشن کے لئے - مسید طاہر احمد صاحب کی درخواست
بھی ہیچ کے سلسلے میں اس سیشن کے لئے ہے - امیر اسلام الدین صاحب

کی درخواست بھی حج اور جانشی کیلئے ۔ مسٹر تاج محمد خالزادہ کی درخواست اس سیشن نگے اسی سلسلہ میں ہے سردار لذر ہد خان کی درخواست ۲۸ دسمبر ۱۹۷۲ء سے ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء تک کیلئے ہے اسی طرح خان محمد پار خان لاشاری نے بھی حج کا فریضہ ادا کرنے کیلئے درخواست دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کرو دی جائے ۔

(تعاریک منظور کی گئی)

سپکرٹری اسمبلی ۔ ملک سر فراز احمد صاحب نے لاتھی خوانی کیلئے ۱۹ جنوری کی رخصت مانگی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کرو دی جائے ۔

(تعاریک منظور کی گئی)

سپکرٹری اسمبلی ۔ اس لئے علاوہ کچھ اور درخواستیں یہیں جو ایوان میں اور مختلف مجالس قائمہ کی میشکنگز میں حاضر نہ ہونے کی وجہ سے آئیں ہوئیں ہیں الکٹریکی رخصت اسی ایوان نے منظور کرنی ہے ۔
الکٹریکی لام ہیں میں پیش کرتا ہوں ۔

ملک خالد داد بند پال صاحب مجلس برائی امور داخلہ ۱۹۷۲ء اکتوبر

مخدوم حمید الدین صاحب مجلس برائی لوکل گورنمنٹ ۱۶ اکتوبر اور
وہماجی بہبود اور اوقاف ۱۹ ستمبر ۷۲

ملک محمد خالد صاحب مجلس برائی اطلاعات ۱۹۷۲ء اکتوبر

شیخ محمد اصغر صاحب ایوان سے غیر حاضری یکم جون ۷۳
۲۱ اکتوبر ۷۲

سہر دوست ہد لالی صاحبہ مجلس ایوان ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء

چودھری صاحب داد خان صاحب مجلس برائی امور داخلہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء

میان مہد رفیع صاحب	مجلس برائے امور داخلہ ۱۵ نومبر ۱۹۴۲
سید احمد نواز گردیزی صاحب	مجلس لائزراڑی ۹ ستمبر ۱۹۴۲
عطاء مہد خان کھوسہ صاحب	مجلس لائزراڑی ۹ ستمبر ۱۹۴۲
رب نواز کھتران صاحب	مجلس ایوان و اطلاعات ۳، ۱۳، ۱۶، ۱۷ اور ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۲
منور خان صاحب	مجلس برائے امور داخلہ ۲۵ نومبر ۱۹۴۲
پہالوں علی بٹ صاحب	مجلس برائے امور داخلہ ۸ اگست ۱۹۴۲
چودھری امان اللہ لک صاحب	مجلس برائے سرکاری مواعہد ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۲
مخدوم سید ارشاد جسین صاحب	مجلس برائے اطلاعات ۲۹ نومبر ۱۹۴۲ جولائی ۱۹۴۲
۱۔	۱۔ اگست ۱۹۴۲
۲۔	۲۔ ستمبر ۲۵ نومبر ۱۹۴۲
۳۔	۳۔ اکتوبر ۱۹۴۲

مسٹر سپیکر - سوال ہے ہے :

کہ مطلوب رخصت منظور کر دی جائے
(تحریک منظور کی کی)

چیئرمنوں کا پینٹل

سپیکر ٹری اسمبلی - قواعد و الضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب نے
نامہ ۱۳ کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے
مندرجہ ذہل چار اراکین ہر مشتمل ہے حسب ترتیب تقدیم صدر نشینوں
کی جامٹ (Panel) تشکیل فرمائی ہے ۔

- ۱۔ ملک غلام نبی چاحب
- ۲۔ چودھری جیل حسین خان منج صاحب
- ۳۔ بیگم ریحانہ سردار صاحبہ
- ۴۔ کیتن احمد نواز خان صاحب ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید - جناب والا - میں ملک ہد خالد صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی تحریک استحقاق کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے قواعد انصباط کار و استحقاقات کی ریورٹ پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر - ریورٹ ایوان میں پیش کر دی کتی۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید - جناب والا - میں بیان خورشید الور کی تحریک استحقاق کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے قواعد انصباط کار و استحقاقات کی ریورٹ پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر - ریورٹ ایوان میں پیش کر دی کتی۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید - جناب والا - میں موونہ ۱ جون ۱۹۷۲ء کے وقفہ سوالات معطل کئے جانے آئے بارہ میں حاجی علی سیف اللہ خان رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی تحریک استحقاق کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے قواعد انصباط کار و استحقاقات کی ریورٹ پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر - ریورٹ ایوان میں پیش کر دی کتی۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس ریورٹ کو زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر - امن آئے لئے آپ نے تحریری طور پر موشن دے دی۔
یہ ایجاد نہیں میں آجائیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

غیر معینہ عرصہ کے لئے اسمبلی کا التواہ

حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب - پوائنٹ آف آرڈر - جناب -
میں جناب والا کی توجہ روں ۲۲ کو interpretation کی طرف مہذول
کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر - روں ۲۲ کی

حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب - جناب والا بیرون کتہ اعتراض ہے کہ جناب والا نے اسمبلی کا سیشن جو کم ۱۷ جون ۱۹۴۲ء کو طلب کیا تھا وہ اس وقت تک prorogue نہیں ہوا۔ اسکے ضمن میں میرا عرض کروں کا کہ ۲۹ جون ۱۹۴۲ء کی کارروائی جو کہ ہمارے پاس موجود ہے۔ اس میں جناب والا کا ۱۰۔۳۰ کی last announcement ہے۔

"As there is still no quorum, under Rule 177 of the Rules of Procedure I adjourn the House sine die"

ابن جناب والا رول ۱۷۷ کا لکھا ہے کہ :

177. (1) If at any time during a sitting of the Assembly less than one third of the total number of members of the Assembly are present the Speaker shall suspend the meeting and shall order the bells to be rung for a period of five minutes and if after the said period there is still no quorum, he shall adjourn the Assembly for fifteen minutes.
- (2) If on a fresh count being taken after the expiry of fifteen minutes it is still found that there is no quorum the Speaker shall adjourn the Assembly till the next working day."

رول ۱۷۷ کے تحت جناب والا نے اسمبلی کو "sine die adjourn" کیا ہے۔ حالانکہ یہ رول جناب والا کو "sine die adjourn" کرنے کا اختیار نہیں دیتا بلکہ یہ اختیار دیتا ہے کہ جناب اسمبلی کو دوسروے کے adjourn تک working day فرما سکتے ہیں۔ جنالجہ ۲۹ جولائی ۱۹۴۲ء کے بعد یہ اسمبلی in session ہے۔ اسی اسمبلی میں اس کا prorogue کیا جاتا کسی وقت بھی announce نہیں کیا اور نہ ہی سینئران اسمبلی کو جناب کی طرف سے کوئی مرکلر پہیجا گیا ہے۔ چونکہ اسمبلی میں اس کی announcement کوئی ضروری نہیں ہے۔ اس لئے اس کی announcement in session کی وجہ سے یہ اسمبلی ۱۷ جون کے لئے کر اس وقت تک

رانا پہول محمد خان - جناب والا - میں حاجی سیف اللہ صاحب کی تائید کرتے ہوئے یہ عرض کروں کا کہ آج کی کارروائی کا ایجادنا خلاف قاعده ہے۔ لہذا جب اجلاس ملتوی ہوا تھا اس کی کارروائی اس تاریخ سے شروع کی جائے جس طرح کہ کارروائی جاری تھی اور اس دن ہونے والی کارروائی اور اگلی اور چوتھی والی کارروائی کو بھلے ختم کیا جائے۔ اس نے بعد ایجادنا میں کوئی اور چیز شامل کی جائے۔

Mr. Speaker : I will consider this point of order.

مسئلہ استحقاق

بی - ٹی - ہی میں داخلہ

مسٹر سپیکر - علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب اپنی تعریک استحقاق پیش کریں گے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب صدر - حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والی ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لائے ہک لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وزارت تعلیم حکومت پنجاب نے مورخہ ۶ نومبر ۱۹۷۲ء کو چھٹی لمبپی اپس / ای ایم ۱۰۸۷۹ / ۷۲ لئے ذریعے جملہ ممبران قومی و صوبائی اسمبلی پنجاب (بیہلز ہارٹی گروپ) کو تعریر کیا ہے کہ وہ ہی ٹی سی میں داخلہ لئے لئے اور اسید واروں لئے نام دین۔ ایہ چھٹی صرف بیہلز ہارٹی کے ارکان اسمبلی کو جاری کی گئی ہے جو ممبران اسمبلی بیہلز ہارٹی سے تعلق نہیں رکھتے ان کو یہ چھٹی جاری نہیں کی گئی اور ان مناسعات کو صرف ایک ہی ہارٹی لئے ممبران اسمبلی لئے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ جس سے دوسرے ممبران اسمبلی کے استحقاق کی ہامالی ہوئی ہے اور اس لئے سالہ ہی اس معزز ایوان کا وقار متروک ہوا ہے۔ کہیوںکہ یہ مسئلہ اہم ہے اسمبلی کی دخل الداڑی کا مستقاضی ہے اس لئے اسے ایوان میں پیش فرمایا جائے۔

آپ کی اجازت ہے میں ایک مختصر سا بیان دینا چاہتا ہوں تاکہ میں واقعات آپ کی وساطت سے اس ایوان کے مامنے پیش کر سکوں جو اس تعریک استحقاق کو پیش کرنے کے معروک ہوتے ہیں۔

جناب والا - اگر کوئی مجھ سے یہ سوال دریافت کرے اور ساتھ ہی مجوہ ہر یہ شرط ہے عائد کر دے کہ اس سوال کا جواب صرف ایک فرمانے میں دہا جائے اور وہ بوجھی کہ اس ملک کی تباہی کا سبب کیا ہے۔ تو میں جواب میں یہی عرض کروں گا کہ اس ملک کی تباہی کا سبب یہ ہے کہ ہم نے انتخابی نتالج کو خوش دلی سے تسلیم نہیں کیا۔ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے ایوان پہلز پارٹی کی اکثریت ہے۔ ہم ان نتالج کو خوش دل کئے ساتھ تسلیم کرتے ہیں اور یہ حق تسلیم کرتے ہیں کہ پہلز پارٹی کو اس صوبے پر حکومت کرنے کا ہورا ہورا حق حاصل ہے (اعرہ ہائی تھیمن)۔ جہاں تک حزب اختلاف کا تعلق ہے ہم ہوری ایمائداری سے حکمران ہارٹی۔ اور قائد عوام کو یقین دلاتے ہیں کہ یہ حزب اختلاف کوئی معالدالہ حزب اختلاف نہیں ہے کسی دشمنی پا عناد کی بنا پر حزب اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ صرف سیاسی تصورات میں اختلاف کی وجہ سے حزب اختلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب یہی کبھی اس ایوان میں کوئی ایسا مسئلہ پیش آیا جس کا تعلق اس صوبے کے اجتماعی مفاد سے تھا۔ یا ملک کا اجتماعی مسئلہ تھا۔ تو حزب اختلاف نے یہی فراخ دل کئے ساتھ اقتدار کا تعاون کیا۔ مثال کئے طور پر جناب والا کا اپنا انتخاب اور ڈائی سیکر صاحب کا انتخاب بلا مقابلہ ہوا۔ سبھ سے یہی بات یہ ہے کہ شملہ مذکورات کے لیے جناب All members of the National Assembly, all the members of the Provincial Assembly (Peoples Party Group) کو ۶ نومبر ۹۷۲ء کو جاری کی گئی۔ اس پر میں نے تعریک استحقاق اپنے کی تو جناب وزیر تعلیم نے اس کے ازالے کے لئے یہی مناسب سمجھا کہ قاریع گئے بغیر ایک چندی All members of the National Assembly

all the members of the Provincial Assembly (other than P.P.P. کو جاری کی۔ حاتم طالی کے قبیر برلات مارتے ہوئے انہر پر لکھا ہے۔ کہ آپ کو بھی ۵ نمبر بطور اقبالی ہارٹ کے دینے جاتے ہیں۔

سردار صغیر احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ میں آپ کی توجہ رول نمبر ۵۵ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اگر سپیکر صاحب کسی تحریک استحقاق کو باخابطہ قرار دے دیں تو اس پر خود ہی حکم دے دیں گے۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ ہمیں تحریک بیش کرنے والا تقریر کرے گا۔

(قطع کلامیان)

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ بھر جناب والا دوسرا چھٹی All members of the National Assembly, All members of the Provincial Assembly, (other than P. P. in the Punjab) کو جاری ہوئی۔

مسٹر سپیکر۔ آپ دونوں تحریکیں ایک میں مانہ لے رہے ہیں؟

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جی ہاں۔ آپ کی اجازت سے ایک مانہ لے رہا ہوں۔ دوسرا چھٹی ۳۰ دسمبر کو جاری کی گئی جو ۲۲ جنوری کو ہمیں موصول ہوتی۔ لفافہ میرے ہام موجود ہے۔ ان چھٹی میں کہہ دیا گیا کہ آپ سے جنوری تک اپنے نام بھجوں دیں۔ جو چھٹی جناب وزیر تعلیم نے ہمیں جاری فرمانی تھی ان ہیں کہیں یہ ذکر نہیں تھا کہ تھرڈ ڈیزین طلبہ کو recommended نہ کیا جائے۔ لیکن یہ دوسرا چھٹی جو ہمیں ہارٹ کے اواکین لگے سوا دوسرے سبران کو بھجوی گئی۔ تھی اس میں یہ شرط دی گئی تھی کہ تھرڈ ڈیزین لڑکوں کو داخلے لگے لیجے recommended نہ کیا جائے۔ جہاں تک ایوان لگے سبران کا تعلق ہے میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس طرف بیہقی ہوں چاہے آپ لگے یعنی پر ہوں چاہے آپ نے بصیر ہوں ان لگے حقوق اور ساعت سب ازاں ہیں۔ ہمیں کیا گورنمنٹ ضرور ہے نتائج کو خوشی دلی

لئے ساتھ تسلیم کرنے پیں۔ لیکن کہیں بھی رولز میں آئیں میں لا تواعد و منابط میں یہ نہیں لکھا ہوا کہ جو رعایت آپ انی ہارالی کے آدمیوں کو بطور ممبران لئے دینا چاہتے ہیں وہ رعایت آپ دوسری پارٹیوں لئے لوگوں کو بطور ممبران لئے لے دیں۔

وزیر تعلیم - جناب والا - معزز قائد حزب اختلاف نے چشمی کا ذکر کیا ہے

مشتر سپیکر - الہوں نے کہا ہے کہ وہ چشمی الہی ہے جو وہ کو بھئی ہے -

وزیر تعلیم - الہوں نے شروع اس بات سے کیا ہے کہ ملک کی تباہی کس وجہ ہوئی ہے اور یہ کہ ہم نے انتخابی نتائج کو قبول نہیں کیا۔ جب الہوں نے تفصیل بیان فرمائی تو اس میں بتا دیا ہے کہ حقیقت میں مساوی سلوک تمام معزز ممبروں کے ساتھ کیا گیا ہے صرف خطوط میں ڈرا تاریخوں کا فرق ہے یا یہ کہ کس خط پر تاریخ نہیں لکھی گئی۔ تو یہ تو کامیابی mistakes ہے۔ جہاں تک ہماری نیت ہمارے خلوصہ ہا اس چیز کا تعلق ہے کہ ہمیں براہوں کا سلوک کرنا چاہئے وہ ہم نے عملی طور پر کیا ہے اور اس میں جواہم بات ہے وہ یہ ہے کہ کوئی وقت گزر نہیں کیا اور میرے کسی حکم سے اراکین اسمبلی کو کوئی ایسی تکلیف نہیں ہوئی جو رفع نہیں ہو سکتی۔ داخلے جاری ہیں۔ آپ یہی جتنی فہرستیں ہمیں گئے وہ سب دیکھی جائیں گے۔ کوئی irreparable loss نہیں ہوا۔ یہ تھوڑا سا lapse تھا۔ جوئی آپ میں سے ایک معزز رکن نے میری توجہ اس طرف دلانی۔ میں نے فوراً ہی اس کو درست کر دیا اور آپ کو یہی اطلاع دے دی۔ تو اب اس پر technically Privilege motion invoke کر سکتے ہیں اور یہ آپ کا حق ہی ہے۔ لیکن یہ جانتے ہوئے کہ مساوی سلوک کیا گیا ہے اور کوئی غلط بات نہیں کی گئی ہے آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ملک کی تباہی ہوئی ہے اور یہ کہ ہم نے انتخابی نتائج کو قبول نہیں کیا یہ گاہ تو ہمیں رہا ہے۔

اس کے بعد آپ نے تھرڈ ڈویزن کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ دیکھیں گے کہ پہلے خط میں اس کا ذکر ہے۔ تھرڈ ڈویزن کی پابندی یہ ہے ہر لازمی ہے۔ اگر یہ اس خط میں نہیں لکھا گیا تو یہ بھی لکھنے

والے کی غلطی ہے۔ میں آپ کو اس چیز کی بوری اجازت دیتا ہوں کہ آپ تمام معزز ارکان کی بھیجی ہوئی فہرستیں دیکھ لین۔ اگر ان میں کوئی بھی تہذیب ڈویژن بھیجا گیا ہو آپ سوال کر سکتے۔ انہوں نے شاید ہمیں کوئی بھیج دیا ہو لیکن ہم نے اس کا نام نہیں بھیجا اور اگر ہماری طرف سے کوئی نام چلا گیا ہو تو وہ داخل نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ یہی ہمارا اصول ہے۔ لیکن میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ہم مالک اضلاع کے لیے ہمارے قانون میں یہ بات شامل ہے کہ تہذیب ڈویژن کو داخل کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات ہمارے قانون کے خلاف نہیں ہے چونکہ اس بار امیدوار جہت زیادہ ہیں اور دوسری ڈویژن کے امیدوار بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ اس لیے تہذیب ڈویژن کو داخل کرنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ لیکن علی طور پر جسمیں کہ خود قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے مساوی سلوک کیا گیا ہے۔ اگر تاریخ نہیں لکھیں یا خط دیر سے لکھا گیا ہے یا ڈاک میں کسی معزز رکن کو دیو سے لہنہجا ہے تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ جہاں تک ہماری لیت کا تعلق ہے ہم نے سب سے مساوی سلوک کیا ہے اس لیے کوئی حقوق ہامال نہیں ہوتے۔

رانا پہول محمد خان۔ میں یہ گزاوش کولا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کی حق تلفی ہوئی ہے۔ ایوان میں غلط بیانی نہیں ہون چاہئے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ تشریف رکھئے۔

رانا پہول محمد خان۔ جناب آپ رولنگ دے دیں۔

مسٹر سپیکر۔ میں ابھی preliminary میشج ہوں۔ علامہ صاحب اس وصاحت کے بعد جس کا الہوں نے اظہار کیا ہے کہ ہم نے اس کو finalise کیا ہے اور ہم اداکین اسپلی کے درمیان تفریق کرنے کی کوئی لیت نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی کریں گے۔ الہوں نے جو lapse کا اعتراف کیا ہے۔ کیا آپ کچھ اور کہنا چاہتے ہیں۔

رانا پہول محمد خان۔ جناب یہ کلیریکل غلطی نہیں ہے۔ یہ تو ایک چٹھی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ رانا صاحب تشریف رکھئے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں ڈاکٹر صاحب کے ان ارشادات کی قدر کرتا ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ -

فٹک نے ان کو عطا کی ہے خواجی کہ جنہیں

خبر نہیں کہ روشن بننا ہروری کیا ہے

انہوں نے ہر بات کو کلیریکل غلطی کہہ کر ثال دیا ہے -

مسٹر سپیکر - نہیں - انہوں نے lapse کا لفظ یہی استعمال کیا ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پہلی چنیوں جو انہوں نے لکھی ہے اس میں لکھتے ہے "پاکستان پیپلز پارٹی گروپ" - یہ چنیوں ان کو جاری نہیں کرنی چاہئیے تھی -

مسٹر سپیکر - یہ تو انہوں نے تسلیم کر لیا ہے -

Now I will proceed further.

علامہ رحمت اللہ ارشد - اگر وہ تسلیم فرماتے ہیں کہ آئندہ اس قسم کا اعادہ نہیں ہوگا تو میں اس پر بحث نہیں کرتا اور میں اسے واہن لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - ڈاکٹر صاحب - آپ کو یہ assurance repeat کرنی ہوئے کئی -

وزیر تعلیم - جناب والا - میں اس کے متعلق یقین دھانی کراچی ہوں بلکہ اس کا عملی ثبوت بھی دے چکا ہوں کہ آئندہ ایسی بات نہیں ہوگی -

علامہ رحمت اللہ ارشد - یہ عملی ثبوت کی بات غلط ہے - انہوں نے عملی ثبوت نہیں دیا - عملی ثبوت اس وقت دیا - جب میری تعریک استحقاق آئی ہے -

وزیر تعلیم - یہ میں نے آپ کی تعریک استحقاق سے پہلے نہیک کرا دی تھی -

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب آپ کو کیا رائے ہے؟

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب میں ان کو واہس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر - رانا پھول بھٹ خان ۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میری اس تحریک استحقاق کو پیش کرنے کی غرض و خائطت یہ ہے کہ چیف سپکرٹری صاحب نے ایک چھٹی جاری کی ۔

مسٹر سپیکر - والا صاحب - تحریک پیش کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہے آپ تو ان ایوان لکھ دروازہوار ہے شناسا ہیں - آپ پہلے اس کو پڑھیں ۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا - یہ چھٹی میں نے اس تحریک کے ساتھ لکا دی تھی ۔

مسٹر سپیکر - آپ مجھ سے لے لیجئے ۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا - یہ چھٹی چیف سپکرٹری صاحب کی طرف سے جاری ہوئی ہے جس نہ سپکرٹری صاحب صوبائی اسپلی نے تمام اداکین اسپلی کے نام مراصلہ جاری کر دیا ۔ میں نے یہ تحریک انہوں پیش کی تھی ۔ لیکن اس کے لیے اب میں نے تحریک التوا پیش کر دی ہے ۔ اس لیے میں اپنی تحریک استحقاق واپس لینا ہوں ۔ کیونکہ تمام سپرانے حقوق غصب کرنے کی کوشش کی گئی اس لیے میں نے تحریک التوا پیش کر دی ہے ۔ اس لیے یہ لکھا ہے کہ کوئی سبھ کسی افسر کے تبادلے میں مداخلت نہیں کر سکتا ۔

مسٹر سپیکر - میرے پاس تین تحریک پائیں استحقاق ہیں ۔ ان میں سے ایک سید نابش الوری صاحب کی ہے ۔ دوسروی یہی اپنی کی ہے اور تیسرا حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی ہے ۔ ان کے بعد امان اللہ لک صاحب کی ہے ۔ اگر ایوان اجازت ہے تو کل ان کو پیش کیا جائے تاکہ میں ان کو اپنی طرح سے دیکھو لوں ۔ کل سے سارے Next working day ہے ۔ اگر قائد ایوان اور حزب اختلاف ان سے منفق ہوں تو ان کو next working day پر رکھو لیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - میرا یہ سخاں ہے کہ ایک دو آج کر لیں اور ایک دو کل کے لیے رکھو لین ۔

وزیر اعلیٰ - نہیک ہے اگر سموار کو ہو جائے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - سبزی گزارش کا مطلب یہ ہے کہ ایک دو آج ہو جائیں اور ایک دو کل ہو جائیں۔

وزیر اعلیٰ - نہیک ہے۔

مسٹر سپیکر - میں نے اس کو انہی دفتر سے verify کرالا کرے۔ آپ کی تحریک استحقاق بھیجی گئی ہے یا نہیں۔ دفتر سے اگر مجھے یہ علم ہو گیا کہ بھیجی گئی ہے اور میرے دستخطوں سے گئی ہے یا میرے حکم سے گئی ہے تو میں ہر اس کو admit نہیں کروں گا۔ آپکی یہ بات کہ اسمیں ممبران کا استحقاق ہے میرا خیال ہے کہ بھیجی گئی ہے۔ موکل میں اطلاع ہی آئی ہے کہ بھیجی ہے۔

سید نابش الوری - میں نے یہ نہیں کہا کہ بھیجی نہیں گئی میں نے یہ کہا ہے کہ امن طریقے کے مطابق فراہم نہیں گئی جو Rules provide کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ وہ بھیجی نہیں گئی۔

مسٹر سپیکر - میں نے خود بھی امن کو چیک کرنا ہے۔ اسکو بعد میں لے لیں گے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - نکتہ اطلاع - جناب والا۔ باقی کی جو تعاریک استحقاق ہیں ان کی متعلق جناب نے اگر کچھ غور فرمانا ہے تو اس کے لیے بھی آپ کو وقت چاہیے۔

مسٹر سپیکر - جی ہاں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - ہر یہ شیک اس کو ملتوی کر دیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

مسٹر سپیکر - شکریہ۔

چوڑاہری امان اللہ لک - جناب والا۔ یہ آئیوں ہی آپ نے ملتوی فرمادی ہیں۔

مسٹر سپیکر - نہیں۔ ابھی تو میں نے اڑھی ہی ہی۔ آپ کی بھی تعریک استحقاق ملتوی کر دی گئی ہے۔

چودھری امان اللہ لک - میری تعریک تو واضح ہے امن میں تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں رولز کی خلاف ورزی ہو ۔

مسٹر سپیکر - آپ نے لکھی ہے۔ آپ اسکے لیے واضح ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں جانب کی توجہ رول ۳۵ کی طرف مبذول کراؤں گا۔ میرا لکھ اعتراف یہ ہے کہ وفقہ سوالات کے فوراً بعد تعریک استحقاق زیر غور لائی چاہیں وفقہ سوالات اور تعریک استحقاق کے درمیان business of the day میں ہے کسی اللہ کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ وفقہ سوالات کے فوراً بعد مشینڈلک کمپیوٹر کی روپریتیں پیش کی گئیں ہیں اور اس کے بعد تعریک استحقاق آئیں ہیں یہ اس قاعدے کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ میں گذارش کروں گا۔ کہ آپ روپریتیں دوبارہ پیش کرائیں۔ تعریک استحقاق کے بعد ان کی باری ہے اس کے بعد business of the day پیش ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر - میں اس کو consider کروں گا۔

تحاریک التوانی کار

مسٹر سپیکر - آپ تحریک التوانی کار کو لئے ہیں۔ یہی تحریک التوا علامہ رحمت اللہ ارشد کی طرف سے ہے۔ اسکو میں رٹھے دیتا ہوں ۔

ہی۔ اے بی ایس سی کے امتحانات کبیلے بروقت رول نمبر
جاری کرنے پر طلباء کا احتجاج

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے کہ اہمیت عالیہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتونی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ۱۳ نومبر ۱۹۷۲ء کو تین ماہ کے التوا کے بعد ہی۔ اے۔ ای۔ ایس۔ سی کے امتحانات ہونے کے باوجود سینکڑوں طلباء و طالبات کو رولنمبر لہیں دئے جا سکے۔ یوکیورسٹی کے عملی کی بد انتظامی کے باعث سینکڑوں طلباء و طالبات نے رولنمبر لہ ملنے پر کنشروار امتحانات امتحاج کیا۔ کنشروں نے اصل مسئلہ ہو توجہ دینا ضروری لہ سمجھا بلکہ طلباء سے تاخ کلامی

سے بیش آئے۔ اس واقعہ سے طلباء و طالبات اور ان کے وزرائے میں شدید انفطراب نہیں کیا۔

اس لئے متعلق میرا فیصلہ یہ ہے کہ یہ تعریک بالکل vague ہے۔ اس میں یہ نہیں دیا گیا کہ یہ کس یونیورسٹی کے متعلق ہے اور کس تاریخ کو یہ واقعہ ظہور میت آیا۔

علامہ رحمة اللہ ارشد۔ جناب والا۔ اجازت ہو تو عرض کرو۔ آپ رولنگ ارشاد فرمایا چکے ہیں۔ آپ کی اجازت لئے سالہ دو چیزوں میں تحریک کرنی چاہتا ہوں۔ ۱۳ نومبر کی تاریخ اس میں دی ہوئی ہے یونیورسٹی سے میری صرای پنجاب یونیورسٹی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ آپ لئے دل میٹ کیا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں جب آپ تعریک التوا ایوان میں بیش کریں تو آپ متعلقہ ممبر یہ درواالت کر لیا کریں۔

مسٹر سپیکر۔ اس طرح نہیں ہو سکتا۔ جس معزز ممبر نے یہ تعریک التوا دی ہوئی ہے۔

He has to be very definite.

قواعد میں "a definite matter" لئے الفاظ بالکل واضح ہیں۔ تعریک التوا میں اس کا ہوا ضروری ہے۔

Alama Rahmat Ullah Arshad : Sir, I am very very definite that the adjournment motion is quite in order.

(قطع کلامیاں)

رانا کے ائمہ محمود خان۔ جناب سپیکر۔ آپ رولنگ کے بعد کہنے کی کوئی کنجائش ناتی نہیں رہی۔

مسٹر سپیکر۔ میں نے خود الہی اجازت دی تھی۔ میردار محمد عاشق کی تعریک التوا کے بھی یعنی الفاظ ہیں۔ اس لئے یہ بھی نہیں ہے۔

پیپلز پارٹی کے معروف راہنماء اور سابق وزیر مملکت
معراج محمد خان کی تقریر میں پیدا شدہ صورت حال

مسٹر سپیکر - علامہ رحمت اللہ ارشد نے تعریک التواہیش کی ہے کہ اہمیت خانہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے تک نہیں اسمبلی کی کارروائی ملتی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پیپلز پارٹی نے معروف راہنماء اور سابق وزیر مملکت معراج محمد خان صاحب نے پاکستان میں چین شوڈلش فیڈریشن کے زیر انتظام ایک جلسہ میں تقریر فرماتے ہوئے کہ محنت کشو! مرمایہ داروں کے خلاف بندوق انہا لو۔ جب تک پاکستان میں چین جوسا سوشلسٹ نظام والج نہیں ہو جائے گا۔ امن وقت تک دونوں ملکوں کی دوستی مکمل نہیں ہو سکتی۔ معراج محمد خان کی اس تقریر میں تشدد لا قانونیت اور اور کشت و خون کی تبلیغ کی کشی ہے جس سے عوام میں بے یقینی اور اضطراب پھیل گیا ہے۔

امن کے متعلق میں تھوڑا سا اپنا اظہار خیال کر دوں اور میں جانتا ہوں۔ کہ آپ بھی اس سے متعلق کچھ فرمائیں۔ Prima facie اس میں جو میرا view ہے کہ it is an ordinary matter of law and there is nothing of of urgent Public importance.

Malik Ghalam Nabi : How is this House competent to consider this?

علامہ رحمت اللہ اشد - جناب والا۔ ایک اعتراف آپ کی طرف سے کیا گیا ہے اور اعتراف میرے فاضل دوست ملک غلام نبی صاحب نے کیا ہے۔ یہ ہاؤس competent ہے کہ امن معاملہ کو زیر بحث لایا جائے۔ یہ معاملہ ordinary law کا نتیجہ ہے بلکہ یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہے اگر علامہ احسان النبی ظہیر - مولانا عبدالستار لیازی - مسٹر حمزہ اور اس قسم کے دوسرے معمولی تقریریں کریں تو ان پر مقدمات ہو جاتے۔ میں لیکن یہ شخص لا قانونیت - تشدد - کشت و خون - اور بندوقین الہالو - ملزموں دو - قتل کر دو - اس طرح کی تقریر گرتا ہے اور حکومت امن معاملے میں مداخلت نہیں کرتی۔ نہ مقدمہ ان پر قائم کرتی ہے نہ محاکمہ کرتی ہے نہ اختساب کرتی ہے اس لیے یہ معاملہ اہمیت عامہ کا معاملہ ہے یہ ordinary matter of law کا معاملہ نہیں ہے۔

وزیر لطیفی - جناب والا - میرا خیال تھا کہ آپ کی اس در واضع رائے آسیجاتی چاہیے تھی - میں سمجھتا ہوں کہ یہ واضح ہے اور ہم ایک شخص کے ذاتی خیالات ہیں - اس کی تقریر میں اگر Law and Order کا مسئلہ ہے تو حکومت اس پر قدم انہا مکتی ہے لیکن یہ تحریک التوا کا حمید نہیں بن سکتی - اس کے باوجود یہی تجھیقات کروانی ہیں اور جو اخبار میں رپورٹ چھپی ہے - وہ صحیح نہیں ہے - اس نے اپنے الفاظ لہریت کیے .. سماں پارٹی کے ایک رکن ہونے کی حیثیت ہے یہ اس شخص کے ذاتی خیالات ہیں اگر یہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہوتا تو حکومت اسی سلسلے میں قدم انہا مکتی ہے - لیکن اس مسئلہ کو تحریک التوا کے طور پر تہبیب بخش کیا جا سکتا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا میں آپ کے توسط حصہ فائدہ ایوان نے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی کبھی جلسہ کے الدر کھڑے ہو کر کہہ دے کہ ہیلز پارٹی کے خلاف بندوقیں انہا لو اور ان کو ختم کر دو تو کیا یہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہیں ہو گا - اگر اخبارات میں رپورٹ غلط چھپی ہے تو ان کا محکمہ اطلاعات عامہ کیا کرتا رہتا ہے - کیا ان کی طرف ہے امداد کو کوئی تردید آئی ہے؟

مسٹر سپیکر - میں نے اس کے متعلق بھلے یہی اپنی رائے کا اظہار کیا تھا یہ یہ سمجھتا ہوں کہ یہ لا اینڈ آرڈر کا ایک معیوبی واقعہ ہے - اگر اس نے کوئی جرم سر وذ کیا ہے تو حکومت شینزی خود بخود حرکت میں آجائے کی یہ تحریک التوا کا موضوع نہیں بن سکتی - میاں خورشید کی تحریک التوا کی یہی ہی اوزیشن ہے - کیونکہ یہ دونوں ایک ہی مضمون کی ہیں۔

راولپنڈی میں سمکل شدہ کپڑے کی فروخت جس پر
قرآن مجید کی آیات اور امامین کے اسمائیں اگرامی لکھنے
ہوئے پائے گئے

مہشہر سپیکر - اب تحریک التوا یا یہر سے لفٹے ہیں -
علامہ رحمت اللہ ارشد نے تحریک بخش کرنے کی مجازات طلبہ کی ہے کہ

اہمیت عالیہ و کھنے والی ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اصولی کی کارروائی ختم کی جائے۔ مسئلہ یہ/ہے کہ راولپنڈی میں سیکل شدہ کھڑے پر قرآن مجید کی آیات کریمہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کی اسماء کرامی لکھنے ہوئے ہیں۔ اور یہ کھڑا بے روک نوک خواہ بن استعمال کر رہی ہیں۔ حکومت ہنگاب نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا ہے لہ سکلنگ کے الزام میں کسی کی گرفتاری ہوئی لہ ہی قرآن مجید اور امامین کی توهین پر کسی تعزیز کا احتیام کیا گیا۔ اس سے عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور صوبہ کے عوام ایک اضطراب اور ذہنی المیہ میں دو چار ہیں۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا - اس مسلسلے میں مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ اسکی ہوئی طرح تفتیش کی گئی ہے۔ مسٹر اقبال زیدی نے یہ فوٹو لیے ہیں۔ یہ ظاہر کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ اس نے فوٹو کھانا ہے لیے ہیں۔ اور اس نے کہا ہے کہ وہ ان sources کا پتا نہیں بتا سکتا جہاں ہے یہ کپڑا لیا ہے اس کی مکمل تفتیش ہو چکی ہے۔ لیکن اس کے متعلق صحیح طور پر ہے اس وقت تک چلتا ہے جب وہ یہ بتانا کہ یہ فوٹو کس طرح بنایا ہے۔ وہ sources بتانے کیلئے تیار نہیں تو سعکار کس طرح پکڑا جاسکتا ہے۔

مسٹر سپیگر - یہ تحریک التوا قواعد کے مطابق نہیں ہے۔ اس میں سال اور دن کا کوئی تعین نہیں کہ یہ واقعہ کب ہوا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - اس کے ساتھ واقعہ کے متعلق لکھ دیا تھا۔

مسٹر سپیگر - میں اسکو چیک کر لون گا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - جہاں تک recent occurrence کا معاملہ ہے اگر آپ اسے پر غور فرمانا چاہتے ہیں تو اسکو اگلے روز تک کیلئے سلوی کر دیں۔ recent occurrence اس وقت ہوتی ہے جب سبز خدمت پت یوشن کر سکتا ہوں۔ پڑے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اس میں

سے تین حوالے آپ کی خدمت میں بیش کر سکتا ہوں - اگر تاریخ نہیں دی گئی ہے تو بھی تحریک التوا ہر بحث کی جا سکتی ہے - اگر جناب کوئی حوالہ دیکھنا چاہیں یا سنتا چاہیں تو میں وہ حوالہ بیش کر سکتا ہوں - اگر آپ اس کو ملتی کرننا چاہیں تو پرسوں تک کیلئے ملتی کر دیں -

مسٹر سپیکر - میں اس ہر اپنی رائے reserve رکھتا ہوں اور رائے عمر حیات کی تحریک التوا نمبر ۸ کے متعلق بھی میرا بھی فیصلہ ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - رائے دینی ہے یا رولنگ کو reserve رکھنا ہے -

مسٹر سپیکر - میں صرف یہ رائے دون گا کہ آپ اسکو admit کر لیں ہے یا نہیں کرنا ہے -

ہفت روزہ "چنان" کیلئے اخباری کاغذ کا کوٹا

مسٹر سپیکر - تحریک التوا تمیر و علامہ ارشد صاحب کی شے جسکا مضمون یہ ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایکہ اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسپلی کی کارروائی ملتی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ ملک کے معروف ہفت روزہ "چنان" یعنی کاغذ کا کوٹا کم کر دیا گیا ہے جس کے لیتھے میں چنان کی تعداد اثناء کم ہو گئی ہے - "چنان" یعنی قارئین اس ہفت روزہ اخبار کے حصول سے محروم ہو گئے ۔ یہ کارروائی صحافت کی آزادی سلب کرنے کے متادف ہے ۔ لیز حکومت نے کوٹا کم کرنے کی کارروائی التقاضی طور پر کی ہے ۔ اس سے عوام اور آزادی صحافت ہر یقین رکھنے والے طبقہ میں بے حد اختطراب پھیل گیا ہے ۔

اس میں بھی وہی بات آتی ہے جو یہاں تھی ۔ اس تحریک التوا میں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ واقعہ ۱۹۷۱ء کا ہے یا ۱۹۷۲ء کا ہے ۔ کب کا واقعہ ہے اس میں کچھ نہیں بتایا گیا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد جیسی ایک اور تحریک التوا ملک خالق داد بندیاں کی ہے ۔ وہ یہاں موجود نہیں ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - وہ حج بہر کئے ہوئے ہیں -
مسٹر سپیکر - اس کے متعلق یہی وہ فیصلہ ہے جو علامہ صاحب کی
بھلی تحریک التوانگے متعلق ہے -

علاقہ مغلپورہ - لاہور میں چوری کی وارداتیں

مسٹر سپیکر - نمبر ۱۱ تحریک التوانگے علامہ رحمت اللہ ارشد رکی ہے
کہ اہمیت عامہ رکھنے والی ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے
لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوي کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ مغلپورہ کے
علاقہ میں ایک گھنٹہ کے در چوری کی چویس وارداتیں ہوئیں - اسن
عامہ کی اس برابادی سے عوام میں بے یقینی اور اضطراب لاحق ہو گیا ہے -
علاقہ مغلپورہ کے در میں چوری کی وارداتیں ہوئیں - There is no indication of the period of time.
یہ واقعہ ۱۹۷۰ کا ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - اس میں ۱۲ جنوری ۱۹۷۳ء
کی تاریخ دی ہوئی ہے -

مسٹر سپیکر - جو آئکے مستخطوں سے میرے ہام تحریک التوانگے
ہے اس میں کچھ نہیں ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - پھر اسکو اسی defter کر دیں -
وزیر موافقات و تعمیرات - جناب والا - مقدمہ درج ہے کہی آدمی
پکڑے اسی کئے ہیں - اس لئے ایوان میں اس پر بحث نہیں ہو سکتی ہے -
مسٹر سپیکر - اسکو یہی دیکھ لون گا - تحریک التوانگے نمبر ۱۲ یہی
اسی جیسی ہے - میاں ہند اسلام ایوان میں نہیں ہیں - اس لئے اس کو drop
کیا جانا ہے -

راشن ڈپوئن کی الائمنٹ

مسٹر سپیکر - اب تحریک التوانگے نمبر ۱۲ کو لیتے ہیں - نہ تحریک
علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی طرف سے آئی ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے

والی ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسپلی کی کارروائی ملتوي کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور میں سیاسی رشوت کے طور پر متعدد راشن ڈبواٹ کئے گئے ہیں اور برلنے ڈبوون کے کارڈ کم کر کے لئے ڈبوون کو دلتے گئے ہیں۔ امن واقعہ سے کاروباری حلقوں اور عوام میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

امن میں بھی وہی اعتراض آتا ہے کہ یہ کبے کی بات ہے۔ اگلی تحریک التوانی ۱۲ رانہ ہو گئی خاتم کی بعیضی ہے۔ امن کا نیصلہ علامہ صاحب سے ملاقات کے بعد کروں گا۔

موجی عرف ملان کے ساتھ بھائی گیٹ پولیس کی زیادتی

مسٹر سپیکر۔ تحریک التوانی ۱۵ علامہ رحمت اللہ ارشد کی ہے اہمیت عامہ رکھنے والی ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسپلی کی کارروائی ملتوي کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بھائی گیٹ پولیس نے مفت جوئی پالش نہ کرنے کی پاداش میں ایک موجی عرف ملان کی مرجویہ دائری اور میر کے بال صاف کر دئے اور اس موجی کو بالج کوئئے تک تھائی میں بٹھائے رکھا۔ امن واقعہ کی خبر شائع ہونے پر عوام میں اضطراب پیدا گیا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ اس میں تاریخ دی ہوئی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ امن میں روزنامہ "مشرق" کی تاریخ دی ہوئی ہے اور اس میں کچھ نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ جناب والا۔ اس سلسے میں سہ لشکڑا۔ آنے پولیس میں نہ مکمل تفتیش کی ہے۔ یہ بالکل بے بنیاد اور غلط واقعہ ہے۔ اس کا وجود تک نہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ The facts have been denied by the Chief Minister۔ جناب والا۔ میں اسکے متعلق یہ عرض کروں گا۔ کہ ان کو امن بات کا اہتمام کر لینا چاہئے اور یہاں کے لئے کوئی دقت کا سامنا نہیں ہے۔ کہ جو اخباروں میں غلط خبر شائع ہو اس کی تحقیقات کروئے۔ محکمہ تعلقات عامہ کی طرف سے اسکی تردید آ جائی چاہئے۔

مسٹر سپیکر۔ ملک صاحب یہ آپ کے لئے بہت اہم بات ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - فائد ایوان نے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ الہوں نے تحقیقات قرمانی دیں اور یہ واقعہ بالکل یہ بنیاد ہے تو میں اپنی تعریک التوا واہس لیتا ہوں۔ لیکن میں آہکے توسط ہے ان کی خدمت میں، عرض کروں کا کہ اگر اخباروں میں خبریں غلط شائع ہو جائیں تو محکمہ تعاقبات عامہ یا محکمہ اطلاعات ان کی تردید شائع کر دیا کرے تاکہ لوگوں میں خوف و هراس اور اضطراب پیدا نہ ہو۔ اگر وہ اس کا اہتمام فرمادیں تو یہ نہایت مناسب ہے ۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میں علامہ صاحب سے اتفاق کرتا ہوں اور یہ ہماری اپنی ضرورت ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں بھی کہہ رہا تھا ۔

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق کی بھی اسی طرح کی تعریک ہے۔ کیا آپ بھی واہس لیتا چاہتے ہیں؟

مرزا فضل حق - جی ہاں۔ میں اپنی تعریک التوا واہس لیتا ہوں۔

میان خورشید الور - ہوالٹ آرڈر۔ جناب والا - پہلے چائے کیلئے ٹھوڑا سا وقفہ ہوا کرتا تھا۔ کیا وہ ختم کر دیا کیا ہے؟

مسٹر سپیکر - یہ شیڈول کے برہکس ہے۔ ابھی کام باقی ہے۔ تعریک التوا نمبر ۱۶ بھی ہو گئی ہے۔ اب تعریک التوا نمبر ۱۸ علامہ صاحب کی طرف سے ہے۔

وزیر مواصلات میان افتخار احمد تاری کی "نور شاہ"، والی تقریر میں جماعت اسلامی کے کارکنوں کو دھمکی

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں یہ تعریک بیش کرنیک اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ و کوئی والی ایک اہم اور فوری۔ مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوي کی جا۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی وزیر مواصلات جناب میان افتخار احمد تاری صاحب نے "نور شاہ" میں سورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۷۲ء تقریر کرتے ہوئے لرمایا کہ۔

”ضرورت ہڑی تو جماعت اسلامی کی گردبھی کائنس سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔“

ایک ذمہ دار وزیر کی جانب سے تشدد اور لاقالولیت تک اس بوجار سے عوام میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سینا انتخاب الحمد تاری) - جناب والا - میں نے نور شاہ میں ہرگز یہ الفاظ نہیں کہے تھے جس کی تردید میں نے تقریباً تمام اخبارات میں کی ہے۔ روزنامہ مشرق - مساوات اور لوائے وقت - میں بھی یہ تردید شائع ہو چکا ہے۔ میں نے یہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ اگر خداروں نے یہ کوشش کی کہ وہ پاکستان کو ختم کریں تو ہم خداروں کی گردیں آڑا دیں گے۔ میں نے لفظ ”خدار“ کا استعمال کیا۔ لیکن الہوں نے جماعت اسلامی کا نام لکھ دیا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جہان تک ”خدار“ کے لفظ یا ان کی معنویت کا تعلق ہے تو ایک شخص میں ہے تزدیک خدار ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی اور کے تزدیک ایسا نہ ہو۔ بہر حال اگر الہوں نے ان کی تردید فرمادی ہے تو میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں اور انہیں اس تحریک کو واپس لیتا ہوں۔

مسٹر حمزہ اور علامہ احسان الہی ظہیر کے ماتھے جیل میں نارواسلوک

مسٹر سپیکر - اب ایک اور تحریک التوا نمبر ۲۰ علامہ صاحبہ کی طرف ہے۔ علامہ رحمت اللہ ارشد نے یہ تحریک بیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زور بحث لائے تک لئے اسمبلی کی کارروائی ملتی کیجائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مغربی پاکستان اسمبلی کے مطابق وکن جناب حمزہ ایم۔ اے اور اہل حدیث کے عظیم رہنا علامہ احسان الہی ظہیر کو ڈیفینس روپ آن پاکستان کے تحت گرفتار کر لے جیں میں الہیں ”سی“ کلام دی کئی ہے۔ حالانکہ وہ سوالی میں منفرد اور اعلیٰ مقام رکھتے ہیں اور تعلیم کے اعتبار سے یہی وہ وسیع حیثیت رکھتے ہیں۔ قواعد ایک مطابق الہیں بہتر کلام دینا حکومت اور واجب ہے۔ نیز الہیں متفکریاں اور لیٹریاں بہتانی کہو۔

علامہ احسان الجی ظہیر کو ۱۰۰ درجہ حرارت تک بخار لئے باوجود ملنائی ہوں گے نشتر ہسپتال میں داخل کیا مگر متھکڑیوں تک ماتھ پلنگ ہر لٹلیا گیا۔ یہ ایک غیر معمولی اور غیر السالی واقعہ ہے اور حکومت کی جانب سے میاسی مخالفوں کو تعزیزو انتقام کی کارروائی ہے۔ اس واقعہ سے میاسی کارکنوں اور صوبہ کے لاکھوں عوام کو صدمہ اور اضطراب لائق ہو گیا ہے۔

اس لئے متعلق بھی میں ہر پہ کہوں کا کہ اس میں واقعہ تک متعلق کوئی indication نہیں ہے اور دوسرے پر definite matter بھی نہیں ہے۔ اس لئے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں۔ لہذا میں اس کو next working day ہر ملتوي کرتا ہوں۔

Malik Ghulam Nabi : The action is taken and the matter is over now.

مسٹر سپیکر۔ میں ایوان سے ایک بات کی اجازت لینا چاہتا ہوں۔ مجھے کچھ ہونا تجربہ تو نہیں لیکن میں نے دفتر سے دریافت کیا ہے اور مجھے پتہ چلا ہے کہ اس سے پیشتر کبھی اتنی زیادہ تھاریک التوانی کار نیبل نہیں ہوئی تھیں۔ لہذا ان کا مطالعہ کرنے کے لئے کچھ وقت چاہوں کا۔ میں ۳۰/۰ روزانہ پڑھ لیا کروں کا اس وقت اگر آپ مناسب سمجھیں تو باقیاندہ تھاریک التوانی کار اکٹے دن ہر ملتوي گر دی جائیں۔

اب ایوان کی کارروائی ۵ منٹ کیلئے ملتوي کی جاتی ہے۔ ۱۱ بجکو ۵۲ منٹ ہر دوبارہ کارروائی شروع ہوگی۔

(اُن مرحلہ پر وقہ جائے لکے لئے پندرہ منٹ کیلئے ایوان کی کارروائی ملتوي کی کئی)۔

(وقہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت ہرست ممکن ہوئے)۔

مجلس منتخبہ کی رپورٹ

مسودہ قانون (پابندی) جہیز و تحالف شادی پنجاب
مصدرہ ۱۹۷۲ء

وزیر قانون - جناب والا - میں مسودہ قانون (پابندی) جہیز و تحالف
شادی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء تک بارے میں مجلس منتخبہ کی رپورٹ پیش
کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (پابندی) جہیز و تحالف شادی پنجاب
مصدرہ ۱۹۷۲ء تک بارے میں مجلس منتخبہ کی رپورٹ پیش کی گئی -

حاجی محمد سیف اللہ خان - ہوانث آن آرڈر - جناب والا -
قاعدے کے مطابق یہ رپورٹ منسٹر الخارجی پیش کر سکتے ہیں - وزیر قانون
پیش نہیں کر سکتے -

مسٹر سپیکر - منسٹر الخارجی کون ہیں ؟
عاجی محمد سیف اللہ خان - وہ چیف منسٹر ہیں -

Mr. Speaker : He is not present. In his absence Law
Minister is the proper Minister to do so.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں گذارش گروں کا
کہ یہ بن already introduced ہے اور یہ الیگ ٹک نام سے موسوم ہے -
وہی اس کے منسٹر الخارجی قرار ہا چکے ہیں -

وزیر قانون - آپ رولنگ دے چکے ہیں - اس لئے بعد بحث نہیں
ہو سکتی -

حاجی محمد سیف اللہ خان - انہوں نے رولنگ نہیں دی بلکہ
وضاحت فرمائی ہے - یہ bill introduce ہے -

میاں منظور احمد موہل - چیفت منسٹر صاحب امن روز یہی نہیں
تھے - چنانچہ یہ Introduce یہی وزیر قانون نے کیا تھا -

ہنگامی قوانین جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور - جناب والا - میں مندرجہ ذیل
ہنگامی قوانین ایوان کی میز پر رکھتا ہوں :-

- (1) Land Reforms (Punjab Amendment) Ordinance 1972.
(Ordinance No. 15 of 1972)
- (2) Martial Law Regulation 118 (Punjab Amendment)
Ordinance 1972 (Ordinance No 14 of 1972)
- (3) The University of the Punjab Ordinance 1972 (Ordinance No 17 of 1972)
- (4) The Punjab Small Industries Corporation Ordinance 1972 (Ordinance No 18 of 1972)
- (5) The West Pakistan Motor Vehicles (Punjab Amendment) Ordinance 1972.
- (6) The Cooperative Societies Reforms Order (Punjab Amendment) Ordinance 1972.
- (7) The Punjab wild life (Protection, Preservation Conservation and Management) Ordinance of 1972.
- (8) The West Pakistan Employees Social Security (Punjab Amendment) Ordinance 1972.
- (9) The West Pakistan Press and Publication (Punjab Amendment) Ordinance 1972.
- (10) The Punjab (Multan) Timber Market Ordinance 1972.
- (11) The Road Transport Corporation (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Ordinance 1972.
- (12) The Punjab Acquisition of Land Housing Ordinance 1972.
- (13) The University of Agriculture Lyallpur Ordinance 1973.
- (14) The Cooperative Societies Reforms Order (Punjab Amendment) Order 1973.

(15) University of the (Punjab Amendment) Ordinance 1973.

مسٹر سپیکر - ایوان میں آرڈیننس پیش کر دئے گئے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - بوانٹ آن آرڈر - میری کمزارش یہ ہے کہ آپ ایک آرڈیننس کا نام لین اور یہ اس کو ایوان میں پیش کریں - ان کو سچوئی طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا -

Mr. Speaker. (1) The Land Reforms (Punjab Amendment) Ordinance 1972 Ordinance 15 of 1972.

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

(2) Martial Law Regulation 118 (Punjab Amendment) Ordinance 1972 (Ordinance No 14 of 1972)

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

(3) The University of the Punjab Ordinance 1972 (Ordinance No 14 of 1972),

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

(4) The Punjab Small Industries Corporation Ordinance 1972 (Ordinance No 18 of 1972)

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

(5) The West Pakistan Motor Vehicles (Punjab Amendment) Ordinance 1972 (Ordinance No 18 of 1972)

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

(6) The Cooperative Societies Reforms Order (Punjab Amendment) Order 1972 (Order 20 of 1972)

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

(7) The Punjab Wild life (Protection, Preservation, Conservation and Management) Ordinance of 1972 (Ordinance 21 of 1972)

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

(8) The West Pakistan Employees Social Security (Punjab Amendment) Ordinance 1970.

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

(9) The West Pakistan Press and Publications (Punjab Amendment) Ordinance of 1972 (Ordinance 23 of 1972)

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

(10) The Punjab (Multan) Timber Market Ordinance 1972 (Ordinance No 24 of 1972)

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

(11) The Road Transport Corporation (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Ordinance 1972 (Ordinance 25 of 1972)

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

(12) The Punjab Acquisition of Land Housing Ordinance 1973 (Ordinance 1 of 1973)

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

(13) The University of Agriculture Lyallpur Ordinance 1972 (Ordinance 2 of 1973)

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

(14) The Cooperative Societies Reforms Order (Punjab Amendment) Order 1973 (Order No 3 of 1973)

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

(15) The University of the (Punjab Amendment) Ordinance 1973,

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

Mr. Speaker : Now we go on to the next item of bills, The Punjab Timber Market Bill, 1973.

مسودہ قانون

مسودہ قانون منڈی عمارتی لکڑی (ملٹان)

پنجاب مصادرہ ۱۹۷۲

وزیر قانون - جناب والا - میں مسودہ قانون منڈی لکڑی (ملٹان) پنجاب مصادرہ ۱۹۷۳ پیش کرتا ہوں -

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it Sir.

Mr. Speaker : The Punjab Timer Market Bill, 1973

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے

حاجی محمد سیف اللہ خان - ہوائیٹ آئی ائر - جناب والا - میں اس مسودہ قانون کے متعلق جو آرڈیننس پہلے نافذ کیا جا چکا ہے - اس کے متعلق آئین کے آرڈینکل ۱۳۵ کے تحت resolution of disapproval دے چکا ہوں - چونکہ یہ مسودہ قانون اور وہ آرڈیننس بالکل ایک جسم سے ہیں تو اس کے متعلق جب تک میرے اس ریزولوشن کا فیصلہ نہ ہو جائے اس جیسا کوئی دوسرا قانون پیش نہیں ہو سکتا - اس بارے میں قواعد الضباط کار کا قاعدہ ۱۶۵ بھی واضح ہے جس میں یہ درج ہے کہ ایک ہی چیز جس کے متعلق اس بیل پہلے فیصلہ دے چکے - اس سے مطابقت رکھنے والا کوئی دوسرا مسودہ قانون پیش نہیں کیا جا سکتا -

مشتر صہیکر - یہ کہاں لکھا ہے؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - یہ قاعدہ نمبر ۱۶۵ میں لکھا ہے - اگر میرے ریزولوشن یہ بحث ہونے تک بعد یہ آرڈیننس کالعدم ہو جائے ya disapprove ہو جائے تو یہر یہ repetition of motion ہو جائیگی - اس لیے یہ دوبارہ آپ نہیں لا سکتے تا وقیکہ میری اس موشن کا جس کا میں بروقت نوٹس دے چکا ہوں فیصلہ نہ ہو جائے - اس لیے یہ مسودہ قانون پیش نہیں کیا جا سکتا -

Mr. Speaker : I will give my decision on this.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - جب تک اس^۱ پر
فیصلہ نہ آئے۔ اس موشن کی presentation کو ملتوی رکھا جائے۔

Mr. Speaker : Next item : A Minister to move that the requirements of Rule 74 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab be dispensed with.

وزیر قانون - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ قواعد الضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۲۷
کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون
منڈی عارقی لکڑی (ملتان) پنجاب مصوبہ ۱۹۷۳ مجلس
قالہ کے پرورد نہ کیا جائے -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ قواعد الضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ
۲۷ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ
قانون منڈی عارقی لکڑی (ملتان) پنجاب مصوبہ ۱۹۷۳ مجلس
قالہ کے پرورد نہ کیا جائے -

رانا پہول محمد خان - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

سید قابش الوری - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا - پہلے والا پہول ہد
صاحب کو اجازت دیں ۔

مسٹر سپیکر - پہلے میری بات سن لیں - آج تک شیلوں میں ۲۰
منٹ کا وقت نہیں تھا - میں نے ایوان کو اس عرصہ کے لئے ملتوی کیا
تھا - اگر ایوان مناسب سمجھی تو ایوان کی کارروائی میں ۲۰ منٹ کا وقت
ایزاد کر دھا جائے ؟

آوازیں - آج جمعہ ہے - جمعہ کی نماز ملتوی نہیں کی جا سکتی -

مسٹر سپیکر - مجھے بتا دیں کہ کون کون بارہ بھی جمعہ پڑھیں
تکمیل اور کون ایک بھی تکمیل بعد جمعہ کی نماز پڑھے تکمیل -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - جمیع سازمان بارہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ تو ایک بھی ہوتا ہے اور یہاں پر بلتے جاتے ایک بھی جانا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اذان بارہ بھی ہو جاتی ہے۔

مسٹر سپیکر - ایوان سے میں نے یہ پوچھا ہے کہ جو میران اس راست سے مستقیم ہیں کہ یعنی منٹ کے لئے آج اس اجلاس کو اور زیادہ چلایا جائے - وہ "ہاں" کہیں۔

آوازیں : ہاں

علامہ رحمت اللہ ارشد - اس میں واسطہ کا کوئی مثل نہیں ہے۔ اب بارہ بھی اس پاؤس کو ختم کروں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - آپ نے "Ayes" کے لئے پوچھا ہے۔ آپ اس کو تین دفعہ repeat کریں۔ اگر موشن آپ نے کی ہے تو اس کے مطابق کریں۔

مسٹر سپیکر - مگر یہ کہا گیا ہے کہ اس میں واسطہ کو دخل نہیں ہے - میں اس کو قبول کرنا ہوں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - نہیں جناب والا۔ آپ نے موشن دق ہے "ہاں" بھی ہے "نہیں" بھی ہے پہلے آپ "ہاں" والوں کو بکاریں ہوں اس لئے بعد "نہیں" والوں کو بکاریں۔ جوسا قاعدہ ہے اس لئے مطابق کریں۔

مسٹر سپیکر - میں قائد حزب اختلاف کی تجویز سے مستقل ہوں گے کہ اس پر واسطہ کی کوئی محدودیت نہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ Question put ہو چکا ہے۔ ایوان میں جناب نے "ہاں" والوں کو بکارا ہے۔ آپ جناب اس کو draw with نہیں کر سکتے۔ (قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان - پاؤں میں سوال پیش گھو دیا کیا ہے اور
پاؤں تک سامنے سوال پیش ہونے لگے بعد آپ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ آپ
اسے واپس لے یا۔

تہبید تابش الوری - اس مسئلے پر ایک طرف ہے تو رائے کا اظہار
بھی ہو چکا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - اب اسے decide کرنا ہے ایک
طرف سے اظہار رائے ہو چکا ہے اور دوسری طرف سے ابھی آپ نے اظہار
رائے کرالا ہے۔ ہر آپ اس کے متعلق آخری فیصلہ کریں گے۔

مسٹر سپیکر - میں اس اعتراض کو قبول کرتا ہوں جو علامہ
صاحب نے کیا ہے کہ اس میں رائے نہیں لی جانی چاہیئے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں نے عرض کی ہے کہ اس کو آپ
بارہ بھی ختم کر دیں۔ ہم سب مسلمان یہاں پیش ہوئے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں
ہے کہ اس پر رائے لی جائے اور لوگ کہپیں کہ جمعہ کی نماز لئے
وقت نہیں ملتا چاہیے۔ ہر آنکھے بعد آپ نے موشن بھی move کر
دی۔ ایک طرف سے 'Ayes' بھی آگئی اور دوسری طرف سے 'Noes' بھی
آگئی۔

مسٹر سپیکر - آپ نے خود ہی فرمایا ہے کہ رائے کی ضرورت نہیں۔
اس کو اگر آپ واپس لیتے ہیں تو اور بات ہے۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا - جب کوئی موشن پاؤں تک
سامنے پیش کر دی جائے تو اس کو منظور کرنے کا اختیار صرف ہاؤس
کو ہے۔

مسٹر سپیکر - قاعدہ ۲۳۷ کے مقتضیات کو معطل کرنے لگے بارے
میں حاجی سیف اللہ خان تقریر کریں گے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - رانا پھول ہد صاحب پہلے تقریر
فرما لیں۔ آپ مجھے بعد میں الجازت دے دیں۔

مسٹر سپیکر - اگر آپ تقریر نہیں کریں گے تو ہر میں ان کو
ججازت دے دوں گا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ ایوان ایک جمیوڑی ایوان ہے اور کسی بھی قانون کو اسپلیٹ سے legislate کرنا نہ کا مقدمہ یہ ہوتا ہے اور بالخصوص اسپلیٹ کو آئین ساز ادارے کہا ہے اس لیے جاتا ہے کہ وہ جو بھی قانون بنائے صوبے کے لیے - انہی علاتے کے لیے بنائے - اس پر اچھی طرح سے غور کر لے اور کو اچھی طریقے سے دیکھو گر قانون بنائے - جو بھی قانون جلدی بازی میں بنایا جاتا ہے - جو بھی قانون عجات میں بنایا جاتا ہے وہ کبھی بھی legislation ہے اچھی لگا ہے نہیں دیکھا گیا - جی وہ ہے کہ آرڈیننس کے لفاذ کو پیش کیا گیا ہے کہ آرڈیننس کی اجازت صرف بحال مجبوری دی جاتی ہے کہ جس وقت اسپلیٹ in session ہو اور اسیے حالات پیدا ہو جائیں

Mr. Speaker : Rule 74 is under discussion. Please be relevant.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اسی ہر آرہا ہوں میں نہ بتا رہا ہوں کہ اس میں اور ایکٹ میں کیا فرق ہے - اور کو ہم نے کس طرح سے consider کر لیا ہے - اگر آپ قاعدہ ۷۷ کی مقتضیات کو معطل نہ کرائیں اور اس مسودہ قانون کو مجلس قائد کے پاس جانے دیں جہاں ہر وہ ہو ری طرح سے شور و خوض کر لے ، اچھے طریقے سے دیکھو گر اور یہ محسوس اکرتے ہوئے کہ یہ قانون صوبہ کے حق میں صحیح ہے - انہی علاتے کے عوام کے حق میں درست ہے انہی ریورٹ دیں - ہر اس ہر امن ایوان میں بحث ہو تاکہ قانون بنے اور صحیح معنوں میں بنے - تب اسے ایکٹ کہا جا سکتا ہے - اور اگر آپ یہ مقتضیات معطل کر دیں - اس کو شینڈلک کمیٹی کے پاس لے یہیجن اور اس کو اس اسپلیٹ کی ایک ہی sitting میں پاس کر دیں یا اس کے لیے ان ضوابط اور جو قانون سازی کے لیے مقرر کئے گئے ہیں - آپ نے خود ہی عمل نہ کیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک بنگالی قانون اور ایک ایکٹ میں کوئی فرق پاق نہیں رہے گا - یہ وجہ ہے کہ ایکٹ کے لیے لوازمات رکھی کئے ہیں اور اس کے لیے یہ پابندی لگا دی گئی ہے کہ قابلہ ۷۷ کے تحت جو یہی ایکٹ پیش ہو وہ شینڈلک کمیٹی میں پہنچا جائے - اس کا مطلب

تو صرف یو ہوا کہ اگر گورنمنٹ انہی تمام ہل جو ابھی بیش کر رہے ان کے لئے وہ قاعدہ ۲۷ کی مقتضیات ختم کر دے

Mr. Speaker : Please be relevant ; stick to the present item.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اسی ہر آرہا ہوں کہ قاعدہ ۲۷ کو اونتھے معطل کر دہا جائے کہ یہ بولس گورنمنٹ کی جانبی ہے بیش ہوا ہے -

Mr. Speaker : The member is not relevant. Every legislation is not under discussion. Yes, Rana Phool Mohammad Khan.

رانا پہول محمد خان - جناب والا - جناب وزیر قانون نے قاعدہ ۲۷ کو معطل کرنے کے لیے جو تعریک کی ہے - میں امن کی مخالفت کرتا ہوں - ماری قوم نے انہی نمائندگی متناسب کر کے امن ہاؤس میں بھی ہیں - ان کا فرض ہے کہ وہ اس ہاؤس میں آنے آئے بعد یہا دیکھوں کہ اس صوبے میں بنتے والا کوئی قانون یہی بغیر سوجھ سمجھی نہیں بنایا جائیکا - جناب والا - قاعدے کے مطابق اور سابق اسٹبلیوں کا طریقہ کار یہی ہی رہا ہے گہ جب کوئی مسودہ قانون اس ہاؤس میں بیش کیا جائے وہ اس وقت متعلقہ مشینڈلک کمیٹی کو چلا جائے - کیوںکہ جمہوریت کا تلقائی یہ ہے کہ اختیارات فرد واحد یعنی پاس نہیں ہونے چاہیں بلکہ وہ بہت سارے نمائندگان کے پاس ہوں - اسٹبلیوں کے میران کے اختیارات یہی ہیں

مسٹر سپیکر - والا صاحب آپ غیر متعلق ہیں - آپ قاعدہ ۲۷ کے مقتضیات کو معطل کرنے کے بارے میں بات کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب relevancy ہے کیا ؟
مسٹر سپیکر - وہ بڑی واضح ہے -

رانا پہول محمد خان - اس میں میران کے حقوق خصوص ہوئے ہیں اور مشینڈلک کمیٹیوں کے میران کی بجائے ایک وزیر کو اختیار دہا جاتا ہے - جناب والا - اس میں صالک ظاہر ہے کہ جو قانون یہاں بیش ووگا اس کو کہوئی کے سورہ کیا جائے کا - اس قاعدہ کو معطل کرنے کی بجائے یہ تو

ہے کہ آپ تمام میئنڈلگ کمیٹیوں کو توڑ دین - میں اس کا مطالبہ کرتا ہوں - جہاں تک ایک وزیر کی رائے سے قانون بنانے کے موال کا تعاقب ہے یہ قطعی طور پر غلط ہے - جناب والا - طریقہ کار ہمیشہ ہی یہ رہا ہے ہر آپ دیکھیں کہ یہ قانون آئین سے زیادہ ضروری نہیں - آئین جو سب سے اہم چیز ہے - اس لئے یہی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اور یہاں ایک وزیر صاحب تعویز کریں اور اس کو پاس کر دیا جائے یہ بالکل غلط طریقہ کار ہے اگر آپ کمیٹیوں کے میبراں کے حقوق قائم رکھنا چاہتے ہیں تو اس لئے ضروری ہے کہ امن قاعدہ کو بالکل معطل نہ کیا جائے - وہ اس کو بروزور مخالفت کرنے ہیں اور میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کو معطل کرنے پر آپ رائے شماری کرائیں - ہم بالاختیار رہنا چاہتے ہیں بے اختیار رہنے چاہتے ہیں -

علامہ رحمت افہ ارشد - جناب والا - اجازت ہو تو عرض کروں ...

Mr Speaker : I am going to put it to vote now.

علامہ رحمت افہ ارشد - جناب والا - آپ میری گزارش تو سیئں اگر آپ، نہیں ستا چاہتے تو ہم اللہ کر را بر چلے جائیں گے - گزارش یہ ہے کہ

Mr. Speaker : Two members opposed it, and I have premitted them to speak.

علامہ رحمت افہ ارشد - جناب میں نے پہلے oppose کیا تھا -

(قطع کلامیاں)

جناب والا - اگر آپ دو منٹ اجازت دیں تو گزارش کروں گا - یہ بالکل صحیح ہے کہ اس ایوان کے اختیار میں ہے کہ وہ کسی روں کو معطل کر دیے - اس میں کوئی شہہ نہیں لیکن ایسے معاملات اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب کسی ہنگامی قانون کے لیے ضروری ہو یہ قانون اس نوعیت کا نہیں ہے - جس لئے لیے قاعدہ کو معطل کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - اب ایوان کی کارروائی ۲ جنوری ۱۹۷۳ء روز میوموار سازش آئندہ ہیں صبح تک ملتوی کی جاتی ہے -

(اسپلی کا اجلاس ۱، بیجے دسمبر ۲۲ جنوری ۱۹۷۳ء روز سوسوار

۸۔۲۰ بیجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

۱۰۹

بِعْدَالِهِ نَشَانِ زَرْدِهِ سُرَالِ نَمَرِ ۖ ۱۴۹

موضع دلیل کامون اول پی ایل ۰۳۸۰ برگرامون لعنت صوره نخواه سکول - میروانات لعل بمنزل
اگر یولین کوئسل اول کمپونی ستر جو تغیر کنی .

اسپری سوئن نمبر ۱۷۷۹ از طرف ماجی ہد پینٹ اے خان
تحصیل مری ضلع راولپنڈی
موضوع دیلمی کاموں اور می ایک ۳۸۰ لرو گراموں کے تھت بسپنگ
دلتار یونین کرنسل اور کمپیونی مسٹر

استمیل سوال نمبر ۱۳۲۹ از طرف حاجی ہد سیف اللہ خان ۔

موضعی بـ دینہیں کاموں اور ہی ایل ۸۸۰ مروگراموں کے منت
بستیاں - دھانر یوفین کونسل اور کمپنیی سٹر۔

گوشوارہ

اسعیل سوال نمبر ۱۳۶۹ از طرف حاجی به سبب الله خان ہے

موضوع بـ: دیہیں کاموں اور لیے ایل ۸۸ بروگراموں کے تحت

بسپنال - دفاتر یونیٹ کوئیں اور کمبوئی سپر -

تعصیل قل، کنک نسل کیبل بور

سال	تمدد مسیحال	تمدد حولات مسیحال	دفاتر یونیٹ کوئیں	کمپنی سترنر	تمدد عارات جنک اراضی ستعلق یونین کوئیں کمپنی کوئیں کے لام باخاطہ مستقل ہو جکی ہوئی (کالم ۷۰۸۰)	تمدد عارات جنک اراضی ستعلق یونین کوئیں کوئیں کام (۷۰۷۰)	ستعلق ہوئے کی وجہ ستعلق ہوئے کی وجہ
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸

اسپل سوال نیز بسیار طرفت حاجی بعد سیف الله خان -

موضع بـ دہم کاون اور ۲۸۰ لودکاںوں کے نت پہنچا۔ دہانیوں کو نسل اور جسمی ستر۔

تعمیل فتح جنگ
نهایت کربلہ بعد

گوشوارہ

فخلع راولپنڈی تھعمل راولپنڈی

اسپیلی سوکال نگیر ۱۳۶۹ از طرف حاجی به سبیل الله خان -

موضوع بـ دیمی کلسوں اور لی ایل ۱۸۸۳ ہو گراسون کے نتیجے
بمسکن - دھالر یونین گونسل اود کمپونی سٹری

طبع راينلدي
تقطیعی میر

سال	تعداد مسکونی	تعداد مسکونی دفاتر بیوین	تعداد مسکونی بیوین کام	تعداد عمارت جنگی اراضی مسکونی، بیوین کوئسل با پاکستون کوئسل کے نام نام پاشابطہ متعلق ہو چکی موقوف (کالم ۷۰۸)
۱۹۷۳-۱۹۷۴	۲	۲	۲	۲
۱۹۷۴-۱۹۷۵	۳	۳	۳	۳
۱۹۷۵-۱۹۷۶	۴	۴	۴	۴
۱۹۷۶-۱۹۷۷	۵	۵	۵	۵
۱۹۷۷-۱۹۷۸	۶	۶	۶	۶
۱۹۷۸-۱۹۷۹	۷	۷	۷	۷
۱۹۷۹-۱۹۸۰	۸	۸	۸	۸
۱۹۸۰-۱۹۸۱	۹	۹	۹	۹
۱۹۸۱-۱۹۸۲	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۹۸۲-۱۹۸۳	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۹۸۳-۱۹۸۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۹۸۴-۱۹۸۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۹۸۵-۱۹۸۶	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۹۸۶-۱۹۸۷	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۹۸۷-۱۹۸۸	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۹۸۸-۱۹۸۹	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۹۸۹-۱۹۹۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹۹۰-۱۹۹۱	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹۹۱-۱۹۹۲	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۱۹۹۲-۱۹۹۳	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۹۹۳-۱۹۹۴	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱۹۹۴-۱۹۹۵	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۹۹۵-۱۹۹۶	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۹۹۶-۱۹۹۷	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۱۹۹۷-۱۹۹۸	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۹۹۸-۱۹۹۹	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۹۹۹-۲۰۰۰	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۰۰۰-۲۰۰۱	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۲۰۰۱-۲۰۰۲	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۰۰۲-۲۰۰۳	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۲۰۰۳-۲۰۰۴	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۲۰۰۴-۲۰۰۵	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۲۰۰۵-۲۰۰۶	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۲۰۰۶-۲۰۰۷	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۲۰۰۷-۲۰۰۸	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۲۰۰۸-۲۰۰۹	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۲۰۰۹-۲۰۱۰	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۲۰۱۰-۲۰۱۱	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۲۰۱۱-۲۰۱۲	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۲۰۱۲-۲۰۱۳	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۲۰۱۳-۲۰۱۴	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۲۰۱۴-۲۰۱۵	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۲۰۱۵-۲۰۱۶	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۲۰۱۶-۲۰۱۷	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۲۰۱۷-۲۰۱۸	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۲۰۱۸-۲۰۱۹	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۲۰۱۹-۲۰۲۰	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۲۰۲۰-۲۰۲۱	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۲۰۲۱-۲۰۲۲	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۲۰۲۲-۲۰۲۳	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۲۰۲۳-۲۰۲۴	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۲۰۲۴-۲۰۲۵	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۲۰۲۵-۲۰۲۶	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۲۰۲۶-۲۰۲۷	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۲۰۲۷-۲۰۲۸	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۲۰۲۸-۲۰۲۹	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۲۰۲۹-۲۰۳۰	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۲۰۳۰-۲۰۳۱	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۲۰۳۱-۲۰۳۲	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۲۰۳۲-۲۰۳۳	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۲۰۳۳-۲۰۳۴	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۲۰۳۴-۲۰۳۵	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۲۰۳۵-۲۰۳۶	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۲۰۳۶-۲۰۳۷	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۲۰۳۷-۲۰۳۸	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۲۰۳۸-۲۰۳۹	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۲۰۳۹-۲۰۴۰	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۲۰۴۰-۲۰۴۱	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۲۰۴۱-۲۰۴۲	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۲۰۴۲-۲۰۴۳	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۲۰۴۳-۲۰۴۴	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۲۰۴۴-۲۰۴۵	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۲۰۴۵-۲۰۴۶	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۲۰۴۶-۲۰۴۷	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۲۰۴۷-۲۰۴۸	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۲۰۴۸-۲۰۴۹	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۲۰۴۹-۲۰۵۰	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۲۰۵۰-۲۰۵۱	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۲۰۵۱-۲۰۵۲	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۲۰۵۲-۲۰۵۳	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۲۰۵۳-۲۰۵۴	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۲۰۵۴-۲۰۵۵	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۲۰۵۵-۲۰۵۶	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۲۰۵۶-۲۰۵۷	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۲۰۵۷-۲۰۵۸	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۲۰۵۸-۲۰۵۹	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۲۰۵۹-۲۰۶۰	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۲۰۶۰-۲۰۶۱	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۲۰۶۱-۲۰۶۲	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۲۰۶۲-۲۰۶۳	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۲۰۶۳-۲۰۶۴	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۲۰۶۴-۲۰۶۵	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۲۰۶۵-۲۰۶۶	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۲۰۶۶-۲۰۶۷	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۲۰۶۷-۲۰۶۸	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۲۰۶۸-۲۰۶۹	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۲۰۶۹-۲۰۷۰	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۲۰۷۰-۲۰۷۱	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۲۰۷۱-۲۰۷۲	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۲۰۷۲-۲۰۷۳	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱
۲۰۷۳-۲۰۷۴	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲
۲۰۷۴-۲۰۷۵	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳
۲۰۷۵-۲۰۷۶	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
۲۰۷۶-۲۰۷۷	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵
۲۰۷۷-۲۰۷۸	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶
۲۰۷۸-۲۰۷۹	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷
۲۰۷۹-۲۰۸۰	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
۲۰۸۰-۲۰۸۱	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹
۲۰۸۱-۲۰۸۲	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۲۰۸۲-۲۰۸۳	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱
۲۰۸۳-۲۰۸۴	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲
۲۰۸۴-۲۰۸۵	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳
۲۰۸۵-۲۰۸۶	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴
۲۰۸۶-۲۰۸۷	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵
۲۰۸۷-۲۰۸۸	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶
۲۰۸۸-۲۰۸۹	۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷
۲۰۸۹-۲۰۹۰	۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸
۲۰۹۰-۲۰۹۱	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹
۲۰۹۱-۲۰۹۲	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰
۲۰۹۲-۲۰۹۳	۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱
۲۰۹۳-۲۰۹۴	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲
۲۰۹۴-۲۰۹۵	۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳
۲۰۹۵-۲۰۹۶	۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴
۲۰۹۶-۲۰۹۷	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵
۲۰۹۷-۲۰۹۸	۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶
۲۰۹۸-۲۰۹۹	۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷
۲۰۹۹-۲۰۱۰۰	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸
۲۰۱۰۰-۲۰۱۰۱	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹
۲۰۱۰۱-۲۰۱۰۲	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰
۲۰۱۰۲-۲۰۱۰۳	۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱
۲۰۱۰۳-۲۰۱۰۴	۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲
۲۰۱۰۴-۲۰۱۰۵	۱۳۳	۱۳۳	۱۳۳	۱۳۳
۲۰۱۰۵-۲۰۱۰۶	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴
۲۰۱۰۶-۲۰۱۰۷	۱۳۵	۱۳۵	۱۳۵	۱۳۵
۲۰۱۰۷-۲۰۱۰۸	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶
۲۰۱۰۸-۲۰۱۰۹	۱۳۷	۱۳۷	۱۳۷	۱۳۷
۲۰۱۰۹-۲۰۱۱۰	۱۳۸	۱۳۸	۱۳۸	۱۳۸
۲۰۱۱۰-۲۰۱۱۱	۱۳۹	۱۳۹	۱۳۹	۱۳۹
۲۰۱۱۱-۲۰۱۱۲	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰
۲۰۱۱۲-۲۰۱۱۳	۱۴۱	۱۴۱	۱۴۱	۱۴۱
۲۰۱۱۳-۲۰۱۱۴	۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲
۲۰۱۱۴-۲۰۱۱۵	۱۴۳	۱۴۳	۱۴۳	۱۴۳
۲۰۱۱۵-۲۰۱۱۶	۱۴۴	۱۴۴	۱۴۴	۱۴۴
۲۰۱۱۶-۲۰۱۱۷	۱۴۵	۱۴۵	۱۴۵	۱۴۵
۲۰۱۱۷-۲۰۱۱۸	۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶
۲۰۱۱۸-۲۰۱۱۹	۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷
۲۰۱۱۹-۲۰۱۲۰	۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸
۲۰۱۲۰-۲۰۱۲۱	۱۴۹	۱۴۹	۱۴۹	۱۴۹
۲۰۱۲۱-۲۰۱۲۲	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰
۲۰۱۲۲-۲۰۱۲۳	۱۵۱	۱۵۱	۱۵۱	۱۵۱
۲۰۱۲۳-۲۰۱۲۴	۱۵۲	۱۵۲	۱۵۲	۱۵۲
۲۰۱۲۴-۲۰۱۲۵	۱۵۳	۱۵۳	۱۵۳	۱۵۳
۲۰۱۲۵-۲۰۱۲۶	۱۵۴	۱۵۴	۱۵۴	۱۵۴
۲۰۱۲۶-۲۰۱۲۷	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵
۲۰۱۲۷-۲۰۱۲۸	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶
۲۰۱۲۸-۲۰۱۲۹	۱۵۷	۱۵۷	۱۵۷	۱۵۷
۲۰۱۲۹-۲۰۱۳۰	۱۵۸	۱۵۸	۱۵۸	۱۵۸
۲۰۱۳۰-۲۰۱۳۱	۱۵۹	۱۵۹	۱۵۹	۱۵۹
۲۰۱۳۱-۲۰۱۳۲	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰
۲۰۱۳۲-۲۰۱۳۳	۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱
۲۰۱۳۳-۲۰۱۳۴	۱۶۲	۱۶۲	۱۶۲	۱۶۲
۲۰۱۳۴-۲۰۱۳۵	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳
۲۰۱۳۵-۲۰۱۳۶	۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴
۲۰۱۳۶-۲۰۱۳۷	۱۶۵	۱۶۵	۱۶۵	۱۶۵
۲۰۱۳۷-۲۰۱۳۸	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶
۲۰۱۳۸-۲۰۱۳۹	۱۶۷	۱۶۷	۱۶۷	۱۶۷
۲۰۱۳۹-۲۰۱۴۰	۱۶۸	۱۶۸	۱۶۸	۱۶۸
۲۰۱۴۰-۲۰۱۴۱	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹
۲۰۱۴۱-۲۰۱۴۲	۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰
۲۰۱۴۲-۲۰۱۴۳	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱
۲۰۱۴۳-۲۰۱۴۴	۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲
۲۰۱۴۴-۲۰۱۴۵	۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳
۲۰۱۴۵-۲۰۱۴۶	۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴
۲۰۱۴۶-۲۰۱۴۷	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵
۲۰۱۴۷-۲۰۱۴۸	۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶
۲۰۱۴۸-۲۰۱۴۹	۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷
۲۰۱۴۹-۲۰۱۵۰	۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸
۲۰۱۵۰-۲۰۱۵۱	۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹
۲۰۱۵۱-۲۰۱۵۲	۱۸۰</td			

میتوسیج بے دلہی کالسون اور ہی الیل ۳۸۸ لروگراموں کے تحت

بہشتیل — دلائل یولین گورنسل اور گھمٹی مئر۔

تعمیل کویر خان غسل را بندی

اسپل سوال نمبر ۱۱۶۹ از طرف حاجی ہے سیف اللہ خان۔

موضع بے دبھی کاموں اور لیل ۰۸۸ ڈکوسون کے منت
بھیل - دلائر یونین گورنسل اور گیریٹی مسٹر۔

تحصیل - گھریلوں نسل راہبندی۔

سال	تمداد مسیتال	تمداد حیراتات مسیتال	تمداد دفاتر بوبین کوئیل	کمیری مسیان	تمداد عمارت بندی اراضی بمعظہ بوبین کوئیل با لیٹرکٹ کوئیل کے لام لما پناہیطہ مستقل ہو جئی ہوئی (کام ۷۸)	مستقل نہ ہونے کی وجہ تمداد عمارت بندی اراضی بمعظہ بوبین کوئیل با لیٹرکٹ کوئیل کے لام لما پناہیطہ مستقل ہو جئی
۱۹۶۵-۶۶	۱	۱	۲	۶۳	۶۳	۱۰
۱۹۶۶-۶۷	۱	۱	۲	۶۴	۶۴	-
۱۹۶۷-۶۸	۱	۱	۲	۶۵	۶۵	-
۱۹۶۸-۶۹	۱	۱	۲	۶۶	۶۶	-
۱۹۶۹-۷۰	۱	۱	۲	۶۷	۶۷	-
۱۹۷۰-۷۱	۱	۱	۲	۶۸	۶۸	-
۱۹۷۱-۷۲	۱	۱	۲	۶۹	۶۹	-
۱۹۷۲-۷۳	۱	۱	۲	۷۰	۷۰	-
۱۹۷۳-۷۴	۱	۱	۲	۷۱	۷۱	-
۱۹۷۴-۷۵	۱	۱	۲	۷۲	۷۲	-
۱۹۷۵-۷۶	۱	۱	۲	۷۳	۷۳	-
۱۹۷۶-۷۷	۱	۱	۲	۷۴	۷۴	-
۱۹۷۷-۷۸	۱	۱	۲	۷۵	۷۵	-
۱۹۷۸-۷۹	۱	۱	۲	۷۶	۷۶	-
۱۹۷۹-۸۰	۱	۱	۲	۷۷	۷۷	-
۱۹۸۰-۸۱	۱	۱	۲	۷۸	۷۸	-
۱۹۸۱-۸۲	۱	۱	۲	۷۹	۷۹	-
۱۹۸۲-۸۳	۱	۱	۲	۸۰	۸۰	-
۱۹۸۳-۸۴	۱	۱	۲	۸۱	۸۱	-
۱۹۸۴-۸۵	۱	۱	۲	۸۲	۸۲	-
۱۹۸۵-۸۶	۱	۱	۲	۸۳	۸۳	-
۱۹۸۶-۸۷	۱	۱	۲	۸۴	۸۴	-
۱۹۸۷-۸۸	۱	۱	۲	۸۵	۸۵	-
۱۹۸۸-۸۹	۱	۱	۲	۸۶	۸۶	-
۱۹۸۹-۹۰	۱	۱	۲	۸۷	۸۷	-
۱۹۹۰-۹۱	۱	۱	۲	۸۸	۸۸	-
۱۹۹۱-۹۲	۱	۱	۲	۸۹	۸۹	-
۱۹۹۲-۹۳	۱	۱	۲	۹۰	۹۰	-
۱۹۹۳-۹۴	۱	۱	۲	۹۱	۹۱	-
۱۹۹۴-۹۵	۱	۱	۲	۹۲	۹۲	-
۱۹۹۵-۹۶	۱	۱	۲	۹۳	۹۳	-
۱۹۹۶-۹۷	۱	۱	۲	۹۴	۹۴	-
۱۹۹۷-۹۸	۱	۱	۲	۹۵	۹۵	-
۱۹۹۸-۹۹	۱	۱	۲	۹۶	۹۶	-
۱۹۹۹-۲۰۰۰	۱	۱	۲	۹۷	۹۷	-
۲۰۰۰-۲۰۰۱	۱	۱	۲	۹۸	۹۸	-
۲۰۰۱-۲۰۰۲	۱	۱	۲	۹۹	۹۹	-
۲۰۰۲-۲۰۰۳	۱	۱	۲	۱۰۰	۱۰۰	-
۲۰۰۳-۲۰۰۴	۱	۱	۲	۱۰۱	۱۰۱	-
۲۰۰۴-۲۰۰۵	۱	۱	۲	۱۰۲	۱۰۲	-
۲۰۰۵-۲۰۰۶	۱	۱	۲	۱۰۳	۱۰۳	-
۲۰۰۶-۲۰۰۷	۱	۱	۲	۱۰۴	۱۰۴	-
۲۰۰۷-۲۰۰۸	۱	۱	۲	۱۰۵	۱۰۵	-
۲۰۰۸-۲۰۰۹	۱	۱	۲	۱۰۶	۱۰۶	-
۲۰۰۹-۲۰۱۰	۱	۱	۲	۱۰۷	۱۰۷	-
۲۰۱۰-۲۰۱۱	۱	۱	۲	۱۰۸	۱۰۸	-
۲۰۱۱-۲۰۱۲	۱	۱	۲	۱۰۹	۱۰۹	-
۲۰۱۲-۲۰۱۳	۱	۱	۲	۱۱۰	۱۱۰	-
۲۰۱۳-۲۰۱۴	۱	۱	۲	۱۱۱	۱۱۱	-
۲۰۱۴-۲۰۱۵	۱	۱	۲	۱۱۲	۱۱۲	-
۲۰۱۵-۲۰۱۶	۱	۱	۲	۱۱۳	۱۱۳	-
۲۰۱۶-۲۰۱۷	۱	۱	۲	۱۱۴	۱۱۴	-
۲۰۱۷-۲۰۱۸	۱	۱	۲	۱۱۵	۱۱۵	-
۲۰۱۸-۲۰۱۹	۱	۱	۲	۱۱۶	۱۱۶	-
۲۰۱۹-۲۰۲۰	۱	۱	۲	۱۱۷	۱۱۷	-
۲۰۲۰-۲۰۲۱	۱	۱	۲	۱۱۸	۱۱۸	-
۲۰۲۱-۲۰۲۲	۱	۱	۲	۱۱۹	۱۱۹	-
۲۰۲۲-۲۰۲۳	۱	۱	۲	۱۲۰	۱۲۰	-
۲۰۲۳-۲۰۲۴	۱	۱	۲	۱۲۱	۱۲۱	-
۲۰۲۴-۲۰۲۵	۱	۱	۲	۱۲۲	۱۲۲	-
۲۰۲۵-۲۰۲۶	۱	۱	۲	۱۲۳	۱۲۳	-
۲۰۲۶-۲۰۲۷	۱	۱	۲	۱۲۴	۱۲۴	-
۲۰۲۷-۲۰۲۸	۱	۱	۲	۱۲۵	۱۲۵	-
۲۰۲۸-۲۰۲۹	۱	۱	۲	۱۲۶	۱۲۶	-
۲۰۲۹-۲۰۳۰	۱	۱	۲	۱۲۷	۱۲۷	-
۲۰۳۰-۲۰۳۱	۱	۱	۲	۱۲۸	۱۲۸	-
۲۰۳۱-۲۰۳۲	۱	۱	۲	۱۲۹	۱۲۹	-
۲۰۳۲-۲۰۳۳	۱	۱	۲	۱۳۰	۱۳۰	-
۲۰۳۳-۲۰۳۴	۱	۱	۲	۱۳۱	۱۳۱	-
۲۰۳۴-۲۰۳۵	۱	۱	۲	۱۳۲	۱۳۲	-
۲۰۳۵-۲۰۳۶	۱	۱	۲	۱۳۳	۱۳۳	-
۲۰۳۶-۲۰۳۷	۱	۱	۲	۱۳۴	۱۳۴	-
۲۰۳۷-۲۰۳۸	۱	۱	۲	۱۳۵	۱۳۵	-
۲۰۳۸-۲۰۳۹	۱	۱	۲	۱۳۶	۱۳۶	-
۲۰۳۹-۲۰۴۰	۱	۱	۲	۱۳۷	۱۳۷	-
۲۰۴۰-۲۰۴۱	۱	۱	۲	۱۳۸	۱۳۸	-
۲۰۴۱-۲۰۴۲	۱	۱	۲	۱۳۹	۱۳۹	-
۲۰۴۲-۲۰۴۳	۱	۱	۲	۱۴۰	۱۴۰	-
۲۰۴۳-۲۰۴۴	۱	۱	۲	۱۴۱	۱۴۱	-
۲۰۴۴-۲۰۴۵	۱	۱	۲	۱۴۲	۱۴۲	-
۲۰۴۵-۲۰۴۶	۱	۱	۲	۱۴۳	۱۴۳	-
۲۰۴۶-۲۰۴۷	۱	۱	۲	۱۴۴	۱۴۴	-
۲۰۴۷-۲۰۴۸	۱	۱	۲	۱۴۵	۱۴۵	-
۲۰۴۸-۲۰۴۹	۱	۱	۲	۱۴۶	۱۴۶	-
۲۰۴۹-۲۰۵۰	۱	۱	۲	۱۴۷	۱۴۷	-
۲۰۵۰-۲۰۵۱	۱	۱	۲	۱۴۸	۱۴۸	-
۲۰۵۱-۲۰۵۲	۱	۱	۲	۱۴۹	۱۴۹	-
۲۰۵۲-۲۰۵۳	۱	۱	۲	۱۵۰	۱۵۰	-
۲۰۵۳-۲۰۵۴	۱	۱	۲	۱۵۱	۱۵۱	-
۲۰۵۴-۲۰۵۵	۱	۱	۲	۱۵۲	۱۵۲	-
۲۰۵۵-۲۰۵۶	۱	۱	۲	۱۵۳	۱۵۳	-
۲۰۵۶-۲۰۵۷	۱	۱	۲	۱۵۴	۱۵۴	-
۲۰۵۷-۲۰۵۸	۱	۱	۲	۱۵۵	۱۵۵	-
۲۰۵۸-۲۰۵۹	۱	۱	۲	۱۵۶	۱۵۶	-
۲۰۵۹-۲۰۶۰	۱	۱	۲	۱۵۷	۱۵۷	-
۲۰۶۰-۲۰۶۱	۱	۱	۲	۱۵۸	۱۵۸	-
۲۰۶۱-۲۰۶۲	۱	۱	۲	۱۵۹	۱۵۹	-
۲۰۶۲-۲۰۶۳	۱	۱	۲	۱۶۰	۱۶۰	-
۲۰۶۳-۲۰۶۴	۱	۱	۲	۱۶۱	۱۶۱	-
۲۰۶۴-۲۰۶۵	۱	۱	۲	۱۶۲	۱۶۲	-
۲۰۶۵-۲۰۶۶	۱	۱	۲	۱۶۳	۱۶۳	-
۲۰۶۶-۲۰۶۷	۱	۱	۲	۱۶۴	۱۶۴	-
۲۰۶۷-۲۰۶۸	۱	۱	۲	۱۶۵	۱۶۵	-
۲۰۶۸-۲۰۶۹	۱	۱	۲	۱۶۶	۱۶۶	-
۲۰۶۹-۲۰۷۰	۱	۱	۲	۱۶۷	۱۶۷	-
۲۰۷۰-۲۰۷۱	۱	۱	۲	۱۶۸	۱۶۸	-
۲۰۷۱-۲۰۷۲	۱	۱	۲	۱۶۹	۱۶۹	-
۲۰۷۲-۲۰۷۳	۱	۱	۲	۱۷۰	۱۷۰	-
۲۰۷۳-۲۰۷۴	۱	۱	۲	۱۷۱	۱۷۱	-
۲۰۷۴-۲۰۷۵	۱	۱	۲	۱۷۲	۱۷۲	-
۲۰۷۵-۲۰۷۶	۱	۱	۲	۱۷۳	۱۷۳	-
۲۰۷۶-۲۰۷۷	۱	۱	۲	۱۷۴	۱۷۴	-
۲۰۷۷-۲۰۷۸	۱	۱	۲	۱۷۵	۱۷۵	-
۲۰۷۸-۲۰۷۹	۱	۱	۲	۱۷۶	۱۷۶	-
۲۰۷۹-۲۰۸۰	۱	۱	۲	۱۷۷	۱۷۷	-
۲۰۸۰-۲۰۸۱	۱	۱	۲	۱۷۸	۱۷۸	-
۲۰۸۱-۲۰۸۲	۱	۱	۲	۱۷۹	۱۷۹	-
۲۰۸۲-۰۸۳	۱	۱	۲	۱۸۰	۱۸۰	-
۰۸۳-۰۸۴	۱	۱	۲	۱۸۱	۱۸۱	-
۰۸۴-۰۸۵	۱	۱	۲	۱۸۲	۱۸۲	-
۰۸۵-۰۸۶	۱	۱	۲	۱۸۳	۱۸۳	-
۰۸۶-۰۸۷	۱	۱	۲	۱۸۴	۱۸۴	-
۰۸۷-۰۸۸	۱	۱	۲	۱۸۵	۱۸۵	-
۰۸۸-۰۸۹	۱	۱	۲	۱۸۶	۱۸۶	-
۰۸۹-۰۹۰	۱	۱	۲	۱۸۷	۱۸۷	-
۰۹۰-۰۹۱	۱	۱	۲	۱۸۸	۱۸۸	-
۰۹۱-۰۹۲	۱	۱	۲	۱۸۹	۱۸۹	-
۰۹۲-۰۹۳	۱	۱	۲	۱۹۰	۱۹۰	-
۰۹۳-۰۹۴	۱	۱	۲	۱۹۱	۱۹۱	-
۰۹۴-۰۹۵	۱	۱	۲	۱۹۲	۱۹۲	-
۰۹۵-۰۹۶	۱	۱	۲	۱۹۳	۱۹۳	-
۰۹۶-۰۹۷	۱	۱	۲	۱۹۴	۱۹۴	-
۰۹۷-۰۹۸	۱	۱	۲	۱۹۵	۱۹۵	-
۰۹۸-۰۹۹	۱	۱	۲	۱۹۶	۱۹۶	-
۰۹۹-۱۰۰	۱	۱	۲	۱۹۷	۱۹۷	-
۱۰۰-۱۰۱	۱	۱	۲	۱۹۸	۱۹۸	-
۱۰۱-۱۰۲	۱	۱	۲	۱۹۹	۱۹۹	-
۱۰۲-۱۰۳	۱	۱	۲	۲۰۰	۲۰۰	-
۱۰۳-۱۰۴	۱	۱	۲	۲۰۱	۲۰۱	-
۱۰۴-۱۰۵	۱	۱	۲	۲۰۲	۲۰۲	-
۱۰۵-۱۰۶	۱	۱	۲	۲۰۳	۲۰۳	-
۱۰۶-۱۰۷	۱	۱	۲	۲۰۴	۲۰۴	-
۱۰۷-۱۰۸	۱	۱	۲	۲۰۵	۲۰۵	-
۱۰۸-۱۰۹	۱	۱	۲	۲۰۶	۲۰۶	-
۱۰۹-۱۱۰	۱	۱	۲	۲۰۷	۲۰۷	-
۱۱۰-۱۱۱	۱	۱	۲	۲۰۸	۲۰۸	-
۱۱۱-۱۱۲	۱	۱	۲	۲۰۹	۲۰۹	-
۱۱۲-۱۱۳	۱	۱	۲	۲۱۰	۲۱۰	-
۱۱۳-۱۱۴	۱	۱	۲	۲۱۱	۲۱۱	-
۱۱۴-۱۱۵	۱	۱	۲	۲۱۲	۲۱۲	-
۱۱۵-۱۱۶	۱	۱	۲	۲۱۳	۲۱۳	-
۱۱۶-۱۱۷	۱	۱	۲	۲۱۴	۲۱۴	-
۱۱۷-۱۱۸	۱	۱	۲	۲۱۵	۲۱۵	-
۱۱۸-۱۱۹	۱	۱	۲	۲۱۶	۲۱۶	-
۱۱۹-۱۲۰	۱	۱	۲	۲۱۷	۲۱۷	-
۱۲۰-۱۲۱	۱	۱	۲	۲۱۸	۲۱۸	-
۱۲۱-۱۲۲	۱	۱	۲	۲۱۹	۲۱۹	-
۱۲۲-۱۲۳	۱	۱	۲	۲۲۰	۲۲۰	-
۱۲۳-۱۲۴	۱	۱	۲	۲۲۱	۲۲۱	-
۱۲۴-۱۲۵	۱	۱	۲	۲۲۲	۲۲۲	-
۱۲۵-۱۲۶	۱	۱	۲	۲۲۳	۲۲۳	-

صوبائی اسپلی ہنچاپ

اسعیل سوال نمبر ۱۳۶۹ از طرف حاجی علی سیف اللہ خان ہے
موضعی کاموں اور ایک ۸۰ بروگراموں کے تحت پختگان
دانوں بولین کوئسل اور کمپیوٹر

السؤال **٣٦٩** از طرف حاجی به سیف الله شان .

موضوع بـ دیمی کامون اور ہی ایل ۰۸۸ ہروگرامون کے تحت
بینال۔ دلتار یونیٹ کوئسل اور کمپنی ستر۔

三

مروضوں ہے۔ دیہیں کاموں اور میں اپل ۳۸۰ بڑوگراموں کے بھت

بہتیاں - دلائر یوں کو نسل اور کمبوڈی میں۔

العمصل ينذر دادن خان - شیخ جہلم -

سوالی اسپلی ہنچاں

م معموریہ جات وان
ستفہ آنسی اتحاد
کرانے کو تیار ہو۔

وکیل پروردگار
جنوبی سندھ
منصب ایڈیشنل
WPDCC

۱۹۷۳ء
کی جگہ لے لائیں۔
ہنسیوں، جاتِ ذاتِ ذائقہ

ار یہ جو علم بخوبی

کی وجہ سے اپنی تک

انتعال نہیں پڑتے
، منصوبہ جات اپنی

دلمہ بین دلتھ ۴ -
، منصوبہ مسکنکوں اوناں

کی بجکہ بورڈ دلتھ ۴ -
، سکرول اپنی

انتعال نہیں بورڈ بورڈی
کرنے پر انتعال بد

بالي ۵ -
، سکول دہبہ شاملات

بین ۶ -
، سکول بورڈ کے بجکہ

دلتھ ۷ -
، حمولات ستر انتعال

نہیں موڑا -
WPIDC

کی بجکہ بورڈ بورڈ
انتعال نہیں بورڈ

ہ سکرول دہبہ شاملات
نہیں بورڈ کے بورڈ -

گوشوارہ ۱

۱۷

۲۲

۷۷

۸۶۰۷۶۷۱۱

۱۹

۷۶

۱۱۳۳۳۳۳۳

۲۲

۳

۱۱۱۱۱۱۱۱

۲۰

۳

۱۱۱۱۱۱۱۱

اسپلی سوال نمبر ۱۹۶۹ از طرف حاجی محدث سنت احمد خان - موضوع :- دیہی کاموں اور لی ایل ۱۸۸۰ روگر اسون کے نتیجے

بستیال - دھاری یونین کونسل اور کمیٹی سٹری -

تحصیل بند دادن خان ضلع جہلم

موہالی اسمبلی آنجلی آنجلی ۱۹ جنوری ۱۹۷۳

مال	تعداد	حروفات	دھاری کونسل	کمیٹی کونسل	تعداد	حروفات	دھاری کونسل	کمیٹی کونسل	تعداد	حروفات	دھاری کونسل	کمیٹی کونسل
۱	۲	۵	۳	۴	۱	۲	۵	۴	۲	۳	۵	۴
۲	۳	۶	۴	۵	۳	۶	۴	۵	۳	۶	۴	۵
۳	۴	۷	۵	۶	۴	۷	۵	۶	۴	۷	۵	۶
۴	۵	۸	۶	۷	۵	۸	۶	۷	۵	۸	۶	۷
۵	۶	۹	۷	۸	۶	۹	۷	۸	۶	۹	۷	۸
۶	۷	۱۰	۸	۹	۷	۱۰	۸	۹	۷	۱۰	۸	۹
۷	۸	۱۱	۹	۱۰	۸	۱۱	۹	۱۰	۸	۱۱	۹	۱۰
۸	۹	۱۲	۱۰	۱۱	۹	۱۲	۱۰	۱۱	۹	۱۲	۱۰	۱۱
۹	۱۰	۱۳	۱۱	۱۲	۱۰	۱۳	۱۱	۱۲	۱۰	۱۳	۱۱	۱۲
۱۰	۱۱	۱۴	۱۲	۱۳	۱۱	۱۴	۱۲	۱۳	۱۱	۱۴	۱۲	۱۳
۱۱	۱۲	۱۵	۱۳	۱۴	۱۲	۱۵	۱۳	۱۴	۱۲	۱۵	۱۳	۱۴
۱۲	۱۳	۱۶	۱۴	۱۵	۱۳	۱۶	۱۴	۱۵	۱۳	۱۶	۱۴	۱۵
۱۳	۱۴	۱۷	۱۵	۱۶	۱۴	۱۷	۱۵	۱۶	۱۴	۱۷	۱۵	۱۶
۱۴	۱۵	۱۸	۱۶	۱۷	۱۵	۱۸	۱۶	۱۷	۱۵	۱۸	۱۶	۱۷
۱۵	۱۶	۱۹	۱۷	۱۸	۱۶	۱۹	۱۷	۱۸	۱۶	۱۹	۱۷	۱۸
۱۶	۱۷	۲۰	۱۸	۱۹	۱۷	۲۰	۱۸	۱۹	۱۷	۲۰	۱۸	۱۹
۱۷	۱۸	۲۱	۱۹	۲۰	۱۸	۲۱	۱۹	۲۰	۱۸	۲۱	۱۹	۲۰
۱۸	۱۹	۲۲	۲۰	۲۱	۱۹	۲۲	۲۰	۲۱	۱۹	۲۲	۲۰	۲۱
۱۹	۲۰	۲۳	۲۱	۲۲	۲۰	۲۳	۲۱	۲۲	۲۰	۲۳	۲۱	۲۲
۲۰	۲۱	۲۴	۲۲	۲۳	۲۱	۲۴	۲۲	۲۳	۲۱	۲۴	۲۲	۲۳
۲۱	۲۲	۲۵	۲۳	۲۴	۲۲	۲۵	۲۳	۲۴	۲۲	۲۵	۲۳	۲۴
۲۲	۲۳	۲۶	۲۴	۲۵	۲۳	۲۶	۲۴	۲۵	۲۳	۲۶	۲۴	۲۵
۲۳	۲۴	۲۷	۲۵	۲۶	۲۴	۲۷	۲۵	۲۶	۲۴	۲۷	۲۵	۲۶
۲۴	۲۵	۲۸	۲۶	۲۷	۲۵	۲۸	۲۶	۲۷	۲۵	۲۸	۲۶	۲۷
۲۵	۲۶	۲۹	۲۷	۲۸	۲۶	۲۹	۲۷	۲۸	۲۶	۲۹	۲۷	۲۸
۲۶	۲۷	۳۰	۲۸	۲۹	۲۷	۳۰	۲۸	۲۹	۲۷	۳۰	۲۸	۲۹
۲۷	۲۸	۳۱	۲۹	۳۰	۲۸	۳۱	۲۹	۳۰	۲۸	۳۱	۲۹	۳۰
۲۸	۲۹	۳۲	۳۰	۳۱	۲۹	۳۲	۳۰	۳۱	۲۹	۳۲	۳۰	۳۱
۲۹	۳۰	۳۳	۳۱	۳۲	۳۰	۳۳	۳۱	۳۲	۳۰	۳۳	۳۱	۳۲
۳۰	۳۱	۳۴	۳۲	۳۳	۳۱	۳۴	۳۲	۳۳	۳۱	۳۴	۳۲	۳۳
۳۱	۳۲	۳۵	۳۳	۳۴	۳۲	۳۵	۳۳	۳۴	۳۲	۳۵	۳۳	۳۴
۳۲	۳۳	۳۶	۳۴	۳۵	۳۳	۳۶	۳۴	۳۵	۳۳	۳۶	۳۴	۳۵
۳۳	۳۴	۳۷	۳۵	۳۶	۳۴	۳۷	۳۵	۳۶	۳۴	۳۷	۳۵	۳۶
۳۴	۳۵	۳۸	۳۶	۳۷	۳۵	۳۸	۳۶	۳۷	۳۵	۳۸	۳۶	۳۷
۳۵	۳۶	۳۹	۳۷	۳۸	۳۶	۳۹	۳۷	۳۸	۳۶	۳۹	۳۷	۳۸
۳۶	۳۷	۴۰	۳۸	۳۹	۳۷	۴۰	۳۸	۳۹	۳۷	۴۰	۳۸	۳۹
۳۷	۳۸	۴۱	۳۹	۴۰	۳۸	۴۱	۳۹	۴۰	۳۸	۴۱	۳۹	۴۰
۳۸	۳۹	۴۲	۴۰	۴۱	۳۹	۴۲	۴۰	۴۱	۳۹	۴۲	۴۰	۴۱
۳۹	۴۰	۴۳	۴۱	۴۲	۴۰	۴۳	۴۱	۴۲	۴۰	۴۳	۴۱	۴۲
۴۰	۴۱	۴۴	۴۲	۴۳	۴۱	۴۴	۴۲	۴۳	۴۱	۴۴	۴۲	۴۳
۴۱	۴۲	۴۵	۴۳	۴۴	۴۲	۴۵	۴۳	۴۴	۴۲	۴۵	۴۳	۴۴
۴۲	۴۳	۴۶	۴۴	۴۵	۴۳	۴۶	۴۴	۴۵	۴۳	۴۶	۴۴	۴۵
۴۳	۴۴	۴۷	۴۵	۴۶	۴۴	۴۷	۴۵	۴۶	۴۴	۴۷	۴۵	۴۶
۴۴	۴۵	۴۸	۴۶	۴۷	۴۵	۴۸	۴۶	۴۷	۴۵	۴۸	۴۶	۴۷
۴۵	۴۶	۴۹	۴۷	۴۸	۴۶	۴۹	۴۷	۴۸	۴۶	۴۹	۴۷	۴۸
۴۶	۴۷	۵۰	۴۸	۴۹	۴۷	۵۰	۴۸	۴۹	۴۷	۵۰	۴۸	۴۹
۴۷	۴۸	۵۱	۴۹	۵۰	۴۸	۵۱	۴۹	۵۰	۴۸	۵۱	۴۹	۵۰
۴۸	۴۹	۵۲	۵۰	۵۱	۴۹	۵۲	۵۰	۵۱	۴۹	۵۲	۵۰	۵۱
۴۹	۵۰	۵۳	۵۱	۵۲	۵۰	۵۳	۵۱	۵۲	۵۰	۵۳	۵۱	۵۲
۵۰	۵۱	۵۴	۵۲	۵۳	۵۱	۵۴	۵۲	۵۳	۵۱	۵۴	۵۲	۵۳
۵۱	۵۲	۵۵	۵۳	۵۴	۵۲	۵۵	۵۳	۵۴	۵۲	۵۵	۵۳	۵۴
۵۲	۵۳	۵۶	۵۴	۵۵	۵۳	۵۶	۵۴	۵۵	۵۳	۵۶	۵۴	۵۵
۵۳	۵۴	۵۷	۵۵	۵۶	۵۴	۵۷	۵۵	۵۶	۵۴	۵۷	۵۵	۵۶
۵۴	۵۵	۵۸	۵۶	۵۷	۵۵	۵۸	۵۶	۵۷	۵۵	۵۸	۵۶	۵۷
۵۵	۵۶	۵۹	۵۷	۵۸	۵۶	۵۹	۵۷	۵۸	۵۶	۵۹	۵۷	۵۸
۵۶	۵۷	۶۰	۵۸	۵۹	۵۷	۶۰	۵۸	۵۹	۵۷	۶۰	۵۸	۵۹
۵۷	۵۸	۶۱	۵۹	۶۰	۵۸	۶۱	۵۹	۶۰	۵۸	۶۱	۵۹	۶۰
۵۸	۵۹	۶۲	۶۰	۶۱	۵۹	۶۲	۶۰	۶۱	۵۹	۶۲	۶۰	۶۱
۵۹	۶۰	۶۳	۶۱	۶۲	۶۰	۶۳	۶۱	۶۲	۶۰	۶۳	۶۱	۶۲
۶۰	۶۱	۶۴	۶۲	۶۳	۶۱	۶۴	۶۲	۶۳	۶۱	۶۴	۶۲	۶۳
۶۱	۶۲	۶۵	۶۳	۶۴	۶۲	۶۵	۶۳	۶۴	۶۲	۶۵	۶۳	۶۴
۶۲	۶۳	۶۶	۶۴	۶۵	۶۳	۶۶	۶۴	۶۵	۶۳	۶۶	۶۴	۶۵
۶۳	۶۴	۶۷	۶۵	۶۶	۶۴	۶۷	۶۵	۶۶	۶۴	۶۷	۶۵	۶۶
۶۴	۶۵	۶۸	۶۶	۶۷	۶۵	۶۸	۶۶	۶۷	۶۵	۶۸	۶۶	۶۷
۶۵	۶۶	۶۹	۶۷	۶۸	۶۶	۶۹	۶۷	۶۸	۶۶	۶۹	۶۷	۶۸
۶۶	۶۷	۷۰	۶۸	۶۹	۶۷	۷۰	۶۸	۶۹	۶۷	۷۰	۶۸	۶۹
۶۷	۶۸	۷۱	۶۹	۷۰	۶۸	۷۱	۶۹	۷۰	۶۸	۷۱	۶۹	۷۰
۶۸	۶۹	۷۲	۷۰	۷۱	۶۹	۷۲	۷۰	۷۱	۶۹	۷۲	۷۰	۷۱
۶۹	۷۰	۷۳	۷۱	۷۲	۷۰	۷۳	۷۱	۷۲	۷۰	۷۳	۷۱	۷۲
۷۰	۷۱	۷۴	۷۲	۷۳	۷۱	۷۴	۷۲	۷۳	۷۱	۷۴	۷۲	۷۳
۷۱	۷۲	۷۵	۷۳	۷۴	۷۲	۷۵	۷۳	۷۴	۷۲	۷۵	۷۳	۷۴
۷۲	۷۳	۷۶	۷۴	۷۵	۷۳	۷۶	۷۴	۷۵	۷۳	۷۶	۷۴	۷۵
۷۳	۷۴	۷۷	۷۵	۷۶	۷۴	۷۷	۷۵	۷۶	۷۴	۷۷	۷۵	۷۶
۷۴	۷۵	۷۸	۷۶	۷۷	۷۵	۷۸	۷۶	۷۷	۷۵	۷۸	۷۶	۷۷
۷۵	۷۶	۷۹	۷۷	۷۸	۷۶	۷۹	۷۷	۷۸	۷۶	۷۹	۷۷	۷۸
۷۶	۷۷	۸۰	۷۸	۷۹	۷۷	۸۰	۷۸	۷۹	۷۷	۸۰	۷۸	۷۹
۷۷	۷۸	۸۱	۷۹	۸۰	۷۸	۸۱	۷۹	۸۰	۷۸	۸۱	۷۹	۸۰
۷۸	۷۹	۸۲	۸۰	۸۱	۷۹	۸۲	۸۰	۸۱	۷۹	۸۲	۸۰	۸۱
۷۹	۸۰	۸۳	۸۱	۸۲	۸۰	۸۳	۸۱	۸۲	۸۰	۸۳	۸۱	۸۲
۸۰	۸۱	۸۴	۸۲	۸۳	۸۱	۸۴	۸۲	۸۳	۸۱	۸۴	۸۲	۸۳
۸۱	۸۲	۸۵	۸۳	۸۴	۸۲	۸۵	۸۳	۸۴	۸۲	۸۵	۸۳	۸۴
۸۲	۸۳	۸۶	۸۴	۸۵	۸۳	۸۶	۸۴	۸۵	۸۳	۸۶	۸۴	۸۵
۸۳	۸۴	۸۷	۸۵	۸۶	۸۴	۸۷	۸۵	۸۶	۸۴	۸۷	۸۵	۸۶
۸۴	۸۵	۸۸	۸۶	۸۷	۸۵	۸۸	۸۶	۸۷	۸۵	۸۸	۸۶	۸۷
۸۵	۸۶	۸۹	۸۷	۸۸	۸۶	۸۹	۸۷	۸۸	۸۶	۸۹	۸۷	۸۸
۸۶	۸۷	۹۰	۸۸	۸۹	۸۷	۹۰	۸۸	۸۹	۸۷	۹۰	۸۸	۸۹
۸۷	۸۸	۹۱	۸۹	۹۰	۸۸	۹۱	۸۹	۹۰	۸۸	۹۱	۸۹	۹۰
۸۸	۸۹	۹۲	۹۰	۹۱	۸۹	۹۲	۹۰	۹۱	۸۹	۹۲	۹۰	۹۱
۸۹	۹۰	۹۳	۹۱	۹۲	۹۰	۹۳	۹۱	۹۲	۹۰	۹۳	۹۱	۹۲
۹۰	۹۱	۹۴	۹۲	۹۳	۹۱	۹۴	۹۲	۹۳	۹۱	۹۴	۹۲	۹۳
۹۱	۹۲	۹۵	۹۳	۹۴	۹۲	۹۵	۹۳	۹۴	۹۲	۹۵	۹۳	۹۴
۹۲	۹۳	۹۶	۹۴	۹۵	۹۳	۹۶	۹۴	۹۵	۹۳	۹۶	۹۴	۹۵
۹۳	۹۴	۹۷	۹۵	۹۶	۹۴	۹۷	۹۵	۹۶	۹۴	۹۷	۹۵	۹۶
۹۴	۹۵	۹۸	۹۶	۹۷	۹۵	۹۸	۹۶	۹۷	۹۵	۹۸	۹۶	۹۷
۹۵	۹۶	۹۹	۹۷	۹۸	۹۶	۹۹	۹۷	۹۸	۹۶	۹۹	۹۷	۹۸
۹۶	۹۷	۱۰۰	۹۸	۹۹	۹۷	۱۰۰	۹۸	۹۹	۹۷	۱۰۰	۹۸	۹۹
۹۷	۹۸	۱۰۱	۹۹	۱۰۰	۹۸	۱۰۱	۹۹	۱۰۰	۹۸	۱۰۱	۹۹	۱۰۰
۹												

موضعی بـ دینی کاروں اور اسی ایل ۳۸ بـ مکاروں کے تحت

ا سهل موال بیش از طرف حاجی همیشگی -

دھاڑکنے والی سیاست - دھاڑکنے والی سیاست -

تعصیل - بند دادن نهان

استیل سوال بیش از ۳۳۹ طرف حاجی به سیف اللہ خان.

تھاں - جوں - مکان

رسانه نیز در اینجا مذکور شد. این اتفاق را می‌توان با توجه به اینکه این مقاله در سال ۱۹۷۸ میلادی در مجله علمی ایرانی منتشر شده است، می‌توان اینکه این مقاله در اینجا مذکور شد. این اتفاق را می‌توان با توجه به اینکه این مقاله در سال ۱۹۷۸ میلادی در مجله علمی ایرانی منتشر شده است،

لمسنی سوال نمیں ۱۳۷۹ از طرف حاجی ہد سوپ اے ندان۔

موضوع : دیاهی کامون اور ہی ایل ۲۸۰ اردوگرامون کے منت
بسمیل - دنالر یولین کوئسل اور کمپنی سٹر.

لتعجيل - كبريات - نهيل - كبريات

سال	تعداد مشہنال	تعداد مشکول	تعداد بڑویات	تعداد گذار	تعداد مشہنال	تعداد مشکول	تعداد بڑویات	تعداد مشہنال	تعداد مشہنال
۱	۷	۶	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۲	۸	۷	۶	۵	۳	۲	۲	۲	۲
۳	۹	۸	۷	۶	۴	۳	۳	۳	۳
۴	۱۰	۹	۸	۷	۵	۴	۴	۴	۴
۵	۱۱	۱۰	۹	۸	۶	۵	۵	۵	۵
۶	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۷	۶	۶	۶	۶
۷	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۸	۷	۷	۷	۷
۸	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۹	۸	۸	۸	۸
۹	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۰	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۱	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۲	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۳	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۵	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۶	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۷	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۸	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۱۹	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۰	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۱	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۲	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۳	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۴	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۵	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۶	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۷	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۸	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۲۹	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۰	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۱	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۲	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۳	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۴	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۴۰	۴۰	۳۹	۳۸	۳۵	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۴۱	۴۱	۴۰	۳۹	۳۶	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۴۲	۴۲	۴۱	۴۰	۳۷	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۴۳	۴۳	۴۲	۴۱	۳۸	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۴۴	۴۴	۴۳	۴۲	۳۹	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۴۵	۴۵	۴۴	۴۳	۴۰	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۶	۴۶	۴۵	۴۴	۴۱	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۷	۴۷	۴۶	۴۵	۴۲	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۸	۴۸	۴۷	۴۶	۴۳	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۹	۴۹	۴۸	۴۷	۴۴	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۵۰	۵۰	۴۹	۴۸	۴۵	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۵۱	۵۱	۵۰	۴۹	۴۶	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۵۲	۵۲	۵۱	۵۰	۴۷	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۵۳	۵۳	۵۲	۵۱	۴۸	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۵۴	۵۴	۵۳	۵۲	۴۹	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۵۵	۵۵	۵۴	۵۳	۵۰	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۶	۵۶	۵۵	۵۴	۵۱	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۷	۵۷	۵۶	۵۵	۵۲	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۸	۵۸	۵۷	۵۶	۵۳	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۹	۵۹	۵۸	۵۷	۵۴	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۶۰	۶۰	۵۹	۵۸	۵۵	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۶۱	۶۱	۶۰	۵۹	۵۶	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۶۲	۶۲	۶۱	۶۰	۵۷	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۶۳	۶۳	۶۲	۶۱	۵۸	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۶۴	۶۴	۶۳	۶۲	۵۹	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۶۵	۶۵	۶۴	۶۳	۶۰	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۶	۶۶	۶۵	۶۴	۶۱	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶۱	۶۷	۶۷	۶۶	۶۵	۶۲	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۸	۶۸	۶۷	۶۶	۶۳	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۶۳	۶۹	۶۹	۶۸	۶۷	۶۴	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۷۰	۷۰	۶۹	۶۸	۶۵	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۶۵	۷۱	۷۱	۷۰	۶۹	۶۶	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۷۲	۷۲	۷۱	۷۰	۶۷	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۶۷	۷۳	۷۳	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۷۴	۷۴	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۶۹	۷۵	۷۵	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۶	۷۶	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۷	۷۷	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۸	۷۸	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۹	۷۹	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۸۰	۸۰	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۸۱	۸۱	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۸۲	۸۲	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۸۳	۸۳	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۸۴	۸۴	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۸۵	۸۵	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۶	۸۶	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۷	۸۷	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۸	۸۸	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۹	۸۹	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۹۰	۹۰	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۹۱	۹۱	۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۹۲	۹۲	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۹۳	۹۳	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۹۴	۹۴	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۹۵	۹۵	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۶	۹۶	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۷	۹۷	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۸	۹۸	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۹	۹۹	۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۱۰۰	۱۰۰	۹۷	۹۶	۹۵	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۱۰۱	۱۰۱	۹۸	۹۷	۹۶	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۱۰۲	۱۰۲	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۹۹	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۱	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱
۱۰۲	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲
۱۰۳	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳
۱۰۴	۱۱۰	۱۱۰	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
۱۰۵	۱۱۱	۱۱۱	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵
۱۰۶	۱۱۲	۱۱۲	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶
۱۰۷	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷
۱۰۸	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹
۱۱۰	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۱۱۱	۱۱۷	۱۱۷	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۸	۱۱۸	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲
۱۱۳	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳
۱۱۴	۱۲۰	۱۲۰	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴
۱۱۵	۱۲۱	۱۲۱	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵
۱۱۶	۱۲۲	۱۲۲	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶
۱۱۷	۱۲۳	۱۲۳	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷
۱۱۸	۱۲۴	۱۲۴	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸
۱۱۹	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹
۱۲۰	۱۲۶	۱۲۶	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۷	۱۲۷	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱
۱۲۲	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲
۱۲۳	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳</			

موضع دہی کسوں اگر فی الحال ۲۸ بڑو کراں کے نعمت و پستہ
فائز لونیں گوئیں اور کھنڈی ستر

جگہ - بیان - تعریف

موضوع : دلمه کاسون اورتی ایلیل ۱۸۰۰ بود که اینوں نے خست

بھٹکال ۔ دلائر یونین کونسل اور کھوڈی شر -

بیانات - بیانات

سال	تعداد	شماره	تعداد	شماره	تعداد	شماره	تعداد	شماره
۱	مسنیان	کویین	دلاز	کویین	موان	کویین	تمداد	عمرات جنگی اراضی
۲	کویل	مشتر	مشتر	مشتر	کویل	کویل	مشتر	تمداد عمارت جنگی اراضی
۳	مشتہل	کویل	مشتہل	کویل	مشتہل	کویل	مشتہل	تمداد عمارت جنگی اراضی
۴	کویل	(۱+۲)	کویل	کویل	کویل	کویل	کویل	تمداد عمارت جنگی اراضی
۵	باخاطله	مسنیان	موچی	کام	کام	کام	کام	تمداد عمارت جنگی اراضی
۶	کام	(۱+۲)	کام	کام	کام	کام	کام	تمداد عمارت جنگی اراضی
۷	کام	(۱+۲)	کام	کام	کام	کام	کام	تمداد عمارت جنگی اراضی
۸	کام	(۱+۲)	کام	کام	کام	کام	کام	تمداد عمارت جنگی اراضی
۹	کام	(۱+۲)	کام	کام	کام	کام	کام	تمداد عمارت جنگی اراضی
۱۰	کام	(۱+۲)	کام	کام	کام	کام	کام	تمداد عمارت جنگی اراضی

ان عمارت جنگ از جملہ بیوی

لیو بی بی
کوکوش کی جا رہی ۴ -
لیو زیادہ تو عمارت سکول
کا بھر سے نیادہ تر
ال تعالیٰ یو بھکا ہے -

موضع بـ دسم کاون اور نی ایل ۰ ۸م آنکہ کاون کے خست

موضوی بـ دلیل کـ وـ اور بـ ایـل . ۸۸ اور گـارـاـون کـ غـتـ
رسـنـاـل . دـلـازـلـیـتـ کـوـسـٹـ اـورـ کـمـپـنـیـ مـنـشـ.

卷之三

سال	تمداد مسکوں مشہداں	تمداد ہیوائیات کوئیں	تمداد دلالت بیوین	موزان کام	تمداد ہیوائیات کوئیں	تمداد دلالت بیوین	موزان کام	تمداد ہاراٹ بیوین	تمداد ہاراٹ بیوین	ستقل ہوئے کی وجہ	
۴	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۷	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴

مواثی اسپلی ہنچاپ

۱۹ جنوری ۱۹۷۳

تمہارے کوئی جگہ
کوئی کاروائی نہیں
کی کاروائی سکتی
کی کاروائی کوئی نہیں

موضوع بـ دینی کارو اور فی الیل ۰۸۳۲۰۵۰۱۰۰ کے تحت

المسيرى سوال تپورا از طرف حاجی په سف ایله خان ۔

توصیل بعلو ال -
بنی سرکودها -

اسپل سوال نمبر ۱۳۶۹ از طرف حاجی ہد سیف اللہ خان۔

موضع دینی کاںوں اور میں ایں ۳۸۰ ہر کاروں کے تحت بھیٹال
دفاتر یونیک کونسل اور گھریلو ستر

شیخ مرکودها تحریک شاہ لور

صوبائی اسپل پنجاب

۱۹ جنوری ۱۹۷۴ء

۴۲۲

شال	تمدداد مسکول	تمدداد حیوانات	تمدداد دیاتر	کیمیوٹی بیوان	تمدداد عمارت بیوان	تمدداد عمارت جنگی اراضی	تمدداد عمارت جنگی اراضی بیانہ یونیک کونسل یا پاسروکٹ کونسل کے نام باخاطہ متعلق ہو جئی کام باخاطہ متعلق ہوں	ستقل نہ موٹے کی وجہ بیانہ یونیک کونسل یا پاسروکٹ کونسل کے نام باخاطہ متعلق ہوں
۱	۳	۶	۷	۷	۷	۸	۹	۱۰
۲	۴	۵	۶	۶	۶	۷	۸	۹
۳	۵	۶	۷	۷	۷	۸	۹	۱۰
۴	۶	۷	۸	۸	۸	۹	۱۰	۱۱
۵	۷	۸	۹	۹	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۶	۸	۹	۱۰	۱۰	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷	۹	۱۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۸	۱۰	۱۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۹	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۰	۱۲	۱۳	۱۴	۱۴	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۱	۱۳	۱۴	۱۵	۱۵	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۱۲	۱۴	۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۷	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۱۴	۱۶	۱۷	۱۸	۱۸	۱۸	۱۹	۲۱	۲۲
۱۵	۱۷	۱۸	۱۹	۱۹	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۱۶	۱۸	۱۹	۲۰	۲۰	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱۷	۱۹	۲۰	۲۱	۲۱	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱۸	۲۰	۲۱	۲۲	۲۲	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۱۹	۲۱	۲۲	۲۳	۲۳	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۲۰	۲۲	۲۳	۲۴	۲۴	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۱	۲۳	۲۴	۲۵	۲۵	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۲	۲۴	۲۵	۲۶	۲۶	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۲۳	۲۵	۲۶	۲۷	۲۷	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۲۴	۲۶	۲۷	۲۸	۲۸	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۲۵	۲۷	۲۸	۲۹	۲۹	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
۲۶	۲۸	۲۹	۳۰	۳۰	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
۲۷	۲۹	۳۰	۳۱	۳۱	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
۲۸	۳۰	۳۱	۳۲	۳۲	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
۲۹	۳۱	۳۲	۳۳	۳۳	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳۰	۳۲	۳۳	۳۴	۳۴	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
۳۱	۳۳	۳۴	۳۵	۳۵	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸
۳۲	۳۴	۳۵	۳۶	۳۶	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹
۳۳	۳۵	۳۶	۳۷	۳۷	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۳۴	۳۶	۳۷	۳۸	۳۸	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱
۳۵	۳۷	۳۸	۳۹	۳۹	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
۳۶	۳۸	۳۹	۴۰	۴۰	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳
۳۷	۳۹	۴۰	۴۱	۴۱	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴
۳۸	۴۰	۴۱	۴۲	۴۲	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵
۳۹	۴۱	۴۲	۴۳	۴۳	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶
۴۰	۴۲	۴۳	۴۴	۴۴	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷
۴۱	۴۳	۴۴	۴۵	۴۵	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۴۲	۴۴	۴۵	۴۶	۴۶	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹
۴۳	۴۵	۴۶	۴۷	۴۷	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۴۴	۴۶	۴۷	۴۸	۴۸	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱
۴۵	۴۷	۴۸	۴۹	۴۹	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲
۴۶	۴۸	۴۹	۵۰	۵۰	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳
۴۷	۴۹	۵۰	۵۱	۵۱	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
۴۸	۵۰	۵۱	۵۲	۵۲	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵
۴۹	۵۱	۵۲	۵۳	۵۳	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶
۵۰	۵۲	۵۳	۵۴	۵۴	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷
۵۱	۵۳	۵۴	۵۵	۵۵	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸
۵۲	۵۴	۵۵	۵۶	۵۶	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹
۵۳	۵۵	۵۶	۵۷	۵۷	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۵۴	۵۶	۵۷	۵۸	۵۸	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱
۵۵	۵۷	۵۸	۵۹	۵۹	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲
۵۶	۵۸	۵۹	۶۰	۶۰	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳
۵۷	۵۹	۶۰	۶۱	۶۱	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۵۸	۶۰	۶۱	۶۲	۶۲	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵
۵۹	۶۱	۶۲	۶۳	۶۳	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶
۶۰	۶۲	۶۳	۶۴	۶۴	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷
۶۱	۶۳	۶۴	۶۵	۶۴	۶۴	۶۵	۶۶	۶۸
۶۲	۶۴	۶۵	۶۶	۶۵	۶۵	۶۶	۶۷	۶۹
۶۳	۶۵	۶۶	۶۷	۶۶	۶۶	۶۷	۶۸	۷۰
۶۴	۶۶	۶۷	۶۸	۶۷	۶۷	۶۸	۶۹	۷۱
۶۵	۶۷	۶۸	۶۹	۶۸	۶۸	۶۹	۷۰	۷۲
۶۶	۶۸	۶۹	۷۰	۶۹	۶۹	۷۰	۷۱	۷۳
۶۷	۶۹	۷۰	۷۱	۷۰	۷۰	۷۱	۷۲	۷۴
۶۸	۷۰	۷۱	۷۲	۷۱	۷۱	۷۲	۷۳	۷۵
۶۹	۷۱	۷۲	۷۳	۷۲	۷۲	۷۳	۷۴	۷۶
۷۰	۷۲	۷۳	۷۴	۷۳	۷۳	۷۴	۷۵	۷۷
۷۱	۷۳	۷۴	۷۵	۷۴	۷۴	۷۵	۷۶	۷۸
۷۲	۷۴	۷۵	۷۶	۷۵	۷۵	۷۶	۷۷	۷۹
۷۳	۷۵	۷۶	۷۷	۷۶	۷۶	۷۷	۷۸	۸۰
۷۴	۷۶	۷۷	۷۸	۷۷	۷۷	۷۸	۷۹	۸۱
۷۵	۷۷	۷۸	۷۹	۷۸	۷۸	۷۹	۸۰	۸۲
۷۶	۷۸	۷۹	۸۰	۷۹	۷۹	۸۰	۸۱	۸۳
۷۷	۷۹	۸۰	۸۱	۸۰	۸۰	۸۱	۸۲	۸۴
۷۸	۸۰	۸۱	۸۲	۸۱	۸۱	۸۲	۸۳	۸۵
۷۹	۸۱	۸۲	۸۳	۸۲	۸۲	۸۳	۸۴	۸۶
۸۰	۸۲	۸۳	۸۴	۸۳	۸۳	۸۴	۸۵	۸۷
۸۱	۸۳	۸۴	۸۵	۸۴	۸۴	۸۵	۸۶	۸۸
۸۲	۸۴	۸۵	۸۶	۸۵	۸۵	۸۶	۸۷	۸۹
۸۳	۸۵	۸۶	۸۷	۸۶	۸۶	۸۷	۸۸	۹۰
۸۴	۸۶	۸۷	۸۸	۸۷	۸۷	۸۸	۸۹	۹۱
۸۵	۸۷	۸۸	۸۹	۸۸	۸۸	۸۹	۹۰	۹۲
۸۶	۸۸	۸۹	۹۰	۸۹	۸۹	۹۰	۹۱	۹۳
۸۷	۸۹	۹۰	۹۱	۹۰	۹۰	۹۱	۹۲	۹۴
۸۸	۹۰	۹۱	۹۲	۹۱	۹۱	۹۲	۹۳	۹۵
۸۹	۹۱	۹۲	۹۳	۹۲	۹۲	۹۳	۹۴	۹۶
۹۰	۹۲	۹۳	۹۴	۹۳	۹۳	۹۴	۹۵	۹۷
۹۱	۹۳	۹۴	۹۵	۹۴	۹۴	۹۵	۹۶	۹۸
۹۲	۹۴	۹۵	۹۶	۹۵	۹۵	۹۶	۹۷	۹۹
۹۳	۹۵	۹۶	۹۷	۹۶	۹۶	۹۷	۹۸	۱۰۰
۹۴	۹۶	۹۷	۹۸	۹۷	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۱
۹۵	۹۷	۹۸	۹۹	۹۸	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۲
۹۶	۹۸	۹۹	۱۰۰	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۳
۹۷	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۴
۹۸	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۵
۹۹	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۶
۱۰۰	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۷
۱۰۱	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۸
۱۰۲	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۹
۱۰۳	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۱۰
۱۰۴	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۱۱
۱۰۵	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۱۲
۱۰۶	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۱۳
۱۰۷	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۱۴
۱۰۸	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۱۵
۱۰۹	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۱۶
۱۱۰	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۱۷
۱۱۱	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۱۸
۱۱۲	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۱۹
۱۱۳	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۲۰
۱۱۴	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۲۱
۱۱۵	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۲۲
۱۱۶	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۲۳
۱۱۷	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۲۴
۱۱۸	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۲۵
۱۱۹	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۲۶
۱۲۰	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۲۷
۱۲۱	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۲۸
۱۲۲	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۲۹
۱۲۳	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۳۰
۱۲۴	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۳۱
۱۲۵	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۳۲
۱۲۶	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۳۳
۱۲۷	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۳۴
۱۲۸	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۳۵
۱۲۹	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۹۹	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱

موضویع :- دبیری کامون اور لی ایل ۲۸۰ بروکر اسون کے تحت

اسیل سوال نمبر ۶۷۹ از طرف حاجی

بہمنی - دنیار بیوین کو نسل اراد کھوئی ستر۔

تعداد خوشاب - فضیل سرگودها -

گوشا رہ

三

میزان
۵۱ ۲۱۱ ۳۴

موضوں : دینیں کسوں اور اپنی ایک ۸۰ بڑوں کو ایک جمع
بمسائل۔ مطالعہ نویں کوئی اور کاموں میں۔

استعمل رسول الله محمد و عبده ابرهيم طرف طاجي - به سيف الله خنان -
شل لائل اورت - تعميل لائل بورت -

صلال	تعداد مسنوناً	تعداد مكرر	تعداد مكرر مسنوناً	دفاتر کشوفی مسنوناً	تعداد ہمارات جتنی اراضی مسنونہ ہوئیں کو رسیل با کسٹرکٹ کو رسیل کے کام پاشاپھر مسنون نہیں ہوئیں (کالم ۲۷-۸۰)
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	تعداد ہمارات جتنی اراضی مسنونہ ہوئیں کو رسیل با کسٹرکٹ کو رسیل کے کام پاشاپھر مسنون نہیں ہوئیں (کالم ۲۷-۸۰)
۹	۹	۹	۹	۹	مسکولوں کی عمارتیں سینٹ
۸	۸	۸	۸	۸	لینڈ بورڈاری کی یہ
۷	۷	۷	۷	۷	بڑے لے لوٹیں کو رسیل
۶	۶	۶	۶	۶	اوروہ لسٹرکٹ کو
۵	۵	۵	۵	۵	مسنون ہوتے ہے۔
۴	۴	۴	۴	۴	
۳	۳	۳	۳	۳	
۲	۲	۲	۲	۲	
۱	۱	۱	۱	۱	
۰	۰	۰	۰	۰	

اسطبل سوال نمبر ۱۳۶۹ از طرف حاجی علی سینیت اللہ خان —

سوندوچ بے دیہی کاموں اور ہی ایل ۳۸۰ ہو گراموں کے منت
بستان - دفاتر یوپیں کو نسل اور کمبوئی منیر -

تعجيل جرائر الله -
ضلع للأمور -

گوشوارہ

بہت سی عمارتیں
زمن کے انتقالات پر
چکے ہیں۔ یعنی عمارتیں
کے انتقال اپنی کے
سمالٹ نہ کر دیتی

一
六

اسبابی سوال نمبر ۶۳۶۹ از طرف حاجی به سیف اللہ خنان ۔

خلل لايلور - تحصيل مهندري -

موضویت نہیں کاہروں اور لہی ایک ۱۸۰ ہو گا اس سے۔
بہبیال دفاتر یونیون کونسل اور کمیٹی ستر۔

三

صوبائی اسمبلی پنجاب

۱۹۸۳ جنوری

دو نمایع بے دلیل کامون اولی ایک ۳۸۰ میڈر کامون کے نتیجے

مدونوع بـ دیلمی کامون اورجی ایل .۸۷۰ جو روکار
بـ

اسپل سوال نمبر ۲۶۹ از طرفہ حاجی ڈاکٹر سویٹ احمد خان -

توصیل بوئنا لیکت بنیتو -

موضویع :- دلہی گارڈ اور ہی ایل۔ ۸۸ بروگر اسوسی گت

بستہاں - دفاتر یونیون کونسل اور کمیٹی میں۔

نخل جهانگیر - لعنه‌خواه جهانگیر -

الاستهلال سوال تکمیل ۱۴۲۶ از طرف حاجی ید سیف الله خان -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

موضوع بـ دیهی کامون اور نی ایل ۳۸۰ لور کرامون کے تحت
بستیاں - دفاتر یوپین کو نسل اور کمبوئی ستر۔

اسپل سوال نمبر ۱۹۶۹ از طرف حاجی پیر سفی اللہ خان -

موضوع ب دین کاوس اور فی ایں ۲۸۰ ہر گرسنے کے حصت
ہسپتال ۔ دلالار یوں گونسل ایم گیولی مشر -

ملح جوہنگی ۔
تعصیل چورٹ

سال	ہسپتال	تمدداد	تمدداد	دفاتر	کھرونا	بیزان	تمدداد عمارت جنگی اراضی	تمدداد عمارت جنگی اراضی	ہسپتال نہ موہنگی وجہ
۱	۱	۷	۵	۱	۶	۱	۱۶	۳	۱۹۶۳-۶۴
۲	۲	۹	۷	۲	۱۶	۲	۲۲	۵	۱۹۶۴-۶۵
۳	۳	۱۰	۸	۳	۲۳	۳	۲۴	۴	۱۹۶۵-۶۶
۴	۴	۱۱	۹	۴	۲۴	۴	۲۵	۳	۱۹۶۶-۶۷
۵	۵	۱۲	۱۰	۵	۲۵	۵	۲۶	۲	۱۹۶۷-۶۸
۶	۶	۱۳	۱۱	۶	۲۶	۶	۲۷	۱	۱۹۶۸-۶۹
۷	۷	۱۴	۱۲	۷	۲۷	۷	۲۸	۰	۱۹۶۹-۷۰
۸	۸	۱۵	۱۳	۸	۲۸	۸	۲۹	-	۱۹۷۰-۷۱
۹	۹	۱۶	۱۴	۹	۲۹	۹	۳۰	-	۱۹۷۱-۷۲
۱۰	۱۰	۱۷	۱۵	۱۰	۳۰	۱۰	۳۱	-	۱۹۷۲-۷۳
۱۱	۱۱	۱۸	۱۶	۱۱	۳۱	۱۱	۳۲	-	۱۹۷۳-۷۴
۱۲	۱۲	۱۹	۱۷	۱۲	۳۲	۱۲	۳۳	-	۱۹۷۴-۷۵
۱۳	۱۳	۲۰	۱۸	۱۳	۳۳	۱۳	۳۴	-	۱۹۷۵-۷۶
۱۴	۱۴	۲۱	۱۹	۱۴	۳۴	۱۴	۳۵	-	۱۹۷۶-۷۷
۱۵	۱۵	۲۲	۲۰	۱۵	۳۵	۱۵	۳۶	-	۱۹۷۷-۷۸
۱۶	۱۶	۲۳	۲۱	۱۶	۳۶	۱۶	۳۷	-	۱۹۷۸-۷۹
۱۷	۱۷	۲۴	۲۲	۱۷	۳۷	۱۷	۳۸	-	۱۹۷۹-۸۰
۱۸	۱۸	۲۵	۲۳	۱۸	۳۸	۱۸	۳۹	-	۱۹۸۰-۸۱
۱۹	۱۹	۲۶	۲۴	۱۹	۳۹	۱۹	۴۰	-	۱۹۸۱-۸۲
۲۰	۲۰	۲۷	۲۵	۲۰	۴۰	۲۰	۴۱	-	۱۹۸۲-۸۳
۲۱	۲۱	۲۸	۲۶	۲۱	۴۱	۲۱	۴۲	-	۱۹۸۳-۸۴
۲۲	۲۲	۲۹	۲۷	۲۲	۴۲	۲۲	۴۳	-	۱۹۸۴-۸۵
۲۳	۲۳	۳۰	۲۸	۲۳	۴۳	۲۳	۴۴	-	۱۹۸۵-۸۶
۲۴	۲۴	۳۱	۲۹	۲۴	۴۴	۲۴	۴۵	-	۱۹۸۶-۸۷
۲۵	۲۵	۳۲	۳۰	۲۵	۴۵	۲۵	۴۶	-	۱۹۸۷-۸۸
۲۶	۲۶	۳۳	۳۱	۲۶	۴۶	۲۶	۴۷	-	۱۹۸۸-۸۹
۲۷	۲۷	۳۴	۳۲	۲۷	۴۷	۲۷	۴۸	-	۱۹۸۹-۹۰
۲۸	۲۸	۳۵	۳۳	۲۸	۴۸	۲۸	۴۹	-	۱۹۹۰-۹۱
۲۹	۲۹	۳۶	۳۴	۲۹	۴۹	۲۹	۵۰	-	۱۹۹۱-۹۲
۳۰	۳۰	۳۷	۳۵	۳۰	۵۰	۳۰	۵۱	-	۱۹۹۲-۹۳
۳۱	۳۱	۳۸	۳۶	۳۱	۵۱	۳۱	۵۲	-	۱۹۹۳-۹۴
۳۲	۳۲	۳۹	۳۷	۳۲	۵۲	۳۲	۵۳	-	۱۹۹۴-۹۵
۳۳	۳۳	۴۰	۳۸	۳۳	۵۳	۳۳	۵۴	-	۱۹۹۵-۹۶
۳۴	۳۴	۴۱	۳۹	۳۴	۵۴	۳۴	۵۵	-	۱۹۹۶-۹۷
۳۵	۳۵	۴۲	۴۰	۳۵	۵۵	۳۵	۵۶	-	۱۹۹۷-۹۸
۳۶	۳۶	۴۳	۴۱	۳۶	۵۶	۳۶	۵۷	-	۱۹۹۸-۹۹
۳۷	۳۷	۴۴	۴۲	۳۷	۵۷	۳۷	۵۸	-	۱۹۹۹-۲۰۰۰
۳۸	۳۸	۴۵	۴۳	۳۸	۵۸	۳۸	۵۹	-	۲۰۰۰-۲۰۰۱
۳۹	۳۹	۴۶	۴۴	۳۹	۵۹	۳۹	۶۰	-	۲۰۰۱-۲۰۰۲
۴۰	۴۰	۴۷	۴۵	۴۰	۶۰	۴۰	۶۱	-	۲۰۰۲-۲۰۰۳
۴۱	۴۱	۴۸	۴۶	۴۱	۶۱	۴۱	۶۲	-	۲۰۰۳-۲۰۰۴
۴۲	۴۲	۴۹	۴۷	۴۲	۶۲	۴۲	۶۳	-	۲۰۰۴-۲۰۰۵
۴۳	۴۳	۵۰	۴۸	۴۳	۶۳	۴۳	۶۴	-	۲۰۰۵-۲۰۰۶
۴۴	۴۴	۵۱	۴۹	۴۴	۶۴	۴۴	۶۵	-	۲۰۰۶-۲۰۰۷
۴۵	۴۵	۵۲	۵۰	۴۵	۶۵	۴۵	۶۶	-	۲۰۰۷-۲۰۰۸
۴۶	۴۶	۵۳	۵۱	۴۶	۶۶	۴۶	۶۷	-	۲۰۰۸-۲۰۰۹
۴۷	۴۷	۵۴	۵۲	۴۷	۶۷	۴۷	۶۸	-	۲۰۰۹-۲۰۱۰
۴۸	۴۸	۵۵	۵۳	۴۸	۶۸	۴۸	۶۹	-	۲۰۱۰-۲۰۱۱
۴۹	۴۹	۵۶	۵۴	۴۹	۶۹	۴۹	۷۰	-	۲۰۱۱-۲۰۱۲
۵۰	۵۰	۵۷	۵۵	۵۰	۷۰	۵۰	۷۱	-	۲۰۱۲-۲۰۱۳
۵۱	۵۱	۵۸	۵۶	۵۱	۷۱	۵۱	۷۲	-	۲۰۱۳-۲۰۱۴
۵۲	۵۲	۵۹	۵۷	۵۲	۷۲	۵۲	۷۳	-	۲۰۱۴-۲۰۱۵
۵۳	۵۳	۶۰	۵۸	۵۳	۷۳	۵۳	۷۴	-	۲۰۱۵-۲۰۱۶
۵۴	۵۴	۶۱	۵۹	۵۴	۷۴	۵۴	۷۵	-	۲۰۱۶-۲۰۱۷
۵۵	۵۵	۶۲	۶۰	۵۵	۷۵	۵۵	۷۶	-	۲۰۱۷-۲۰۱۸
۵۶	۵۶	۶۳	۶۱	۵۶	۷۶	۵۶	۷۷	-	۲۰۱۸-۲۰۱۹
۵۷	۵۷	۶۴	۶۲	۵۷	۷۷	۵۷	۷۸	-	۲۰۱۹-۲۰۲۰
۵۸	۵۸	۶۵	۶۳	۵۸	۷۸	۵۸	۷۹	-	۲۰۲۰-۲۰۲۱
۵۹	۵۹	۶۶	۶۴	۵۹	۷۹	۵۹	۸۰	-	۲۰۲۱-۲۰۲۲
۶۰	۶۰	۶۷	۶۵	۶۰	۸۰	۶۰	۸۱	-	۲۰۲۲-۲۰۲۳
۶۱	۶۱	۶۸	۶۶	۶۱	۸۱	۶۱	۸۲	-	۲۰۲۳-۲۰۲۴
۶۲	۶۲	۶۹	۶۷	۶۲	۸۲	۶۲	۸۳	-	۲۰۲۴-۲۰۲۵
۶۳	۶۳	۷۰	۶۸	۶۳	۸۳	۶۳	۸۴	-	۲۰۲۵-۲۰۲۶
۶۴	۶۴	۷۱	۶۹	۶۴	۸۴	۶۴	۸۵	-	۲۰۲۶-۲۰۲۷
۶۵	۶۵	۷۲	۷۰	۶۵	۸۵	۶۵	۸۶	-	۲۰۲۷-۲۰۲۸
۶۶	۶۶	۷۳	۷۱	۶۶	۸۶	۶۶	۸۷	-	۲۰۲۸-۲۰۲۹
۶۷	۶۷	۷۴	۷۲	۶۷	۸۷	۶۷	۸۸	-	۲۰۲۹-۲۰۳۰
۶۸	۶۸	۷۵	۷۳	۶۸	۸۸	۶۸	۸۹	-	۲۰۳۰-۲۰۳۱
۶۹	۶۹	۷۶	۷۴	۶۹	۸۹	۶۹	۹۰	-	۲۰۳۱-۲۰۳۲
۷۰	۷۰	۷۷	۷۵	۷۰	۹۰	۷۰	۹۱	-	۲۰۳۲-۲۰۳۳
۷۱	۷۱	۷۸	۷۶	۷۱	۹۱	۷۱	۹۲	-	۲۰۳۳-۲۰۳۴
۷۲	۷۲	۷۹	۷۷	۷۲	۹۲	۷۲	۹۳	-	۲۰۳۴-۲۰۳۵
۷۳	۷۳	۸۰	۷۸	۷۳	۹۳	۷۳	۹۴	-	۲۰۳۵-۲۰۳۶
۷۴	۷۴	۸۱	۷۹	۷۴	۹۴	۷۴	۹۵	-	۲۰۳۶-۲۰۳۷
۷۵	۷۵	۸۲	۸۰	۷۵	۹۵	۷۵	۹۶	-	۲۰۳۷-۲۰۳۸
۷۶	۷۶	۸۳	۸۱	۷۶	۹۶	۷۶	۹۷	-	۲۰۳۸-۲۰۳۹
۷۷	۷۷	۸۴	۸۲	۷۷	۹۷	۷۷	۹۸	-	۲۰۳۹-۲۰۴۰
۷۸	۷۸	۸۵	۸۳	۷۸	۹۸	۷۸	۹۹	-	۲۰۴۰-۲۰۴۱
۷۹	۷۹	۸۶	۸۴	۷۹	۹۹	۷۹	۱۰۰	-	۲۰۴۱-۲۰۴۲
۸۰	۸۰	۸۷	۸۵	۸۰	۱۰۰	۸۰	۱۰۱	-	۲۰۴۲-۲۰۴۳
۸۱	۸۱	۸۸	۸۶	۸۱	۱۰۱	۸۱	۱۰۲	-	۲۰۴۳-۲۰۴۴
۸۲	۸۲	۸۹	۸۷	۸۲	۱۰۲	۸۲	۱۰۳	-	۲۰۴۴-۲۰۴۵
۸۳	۸۳	۹۰	۸۸	۸۳	۱۰۳	۸۳	۱۰۴	-	۲۰۴۵-۲۰۴۶
۸۴	۸۴	۹۱	۸۹	۸۴	۱۰۴	۸۴	۱۰۵	-	۲۰۴۶-۲۰۴۷
۸۵	۸۵	۹۲	۹۰	۸۵	۱۰۵	۸۵	۱۰۶	-	۲۰۴۷-۲۰۴۸
۸۶	۸۶	۹۳	۹۱	۸۶	۱۰۶	۸۶	۱۰۷	-	۲۰۴۸-۲۰۴۹
۸۷	۸۷	۹۴	۹۲	۸۷	۱۰۷	۸۷	۱۰۸	-	۲۰۴۹-۲۰۵۰
۸۸	۸۸	۹۵	۹۳	۸۸	۱۰۸	۸۸	۱۰۹	-	۲۰۵۰-۲۰۵۱
۸۹	۸۹	۹۶	۹۴	۸۹	۱۰۹	۸۹	۱۱۰	-	۲۰۵۱-۲۰۵۲
۹۰	۹۰	۹۷	۹۵	۹۰	۱۱۰	۹۰	۱۱۱	-	۲۰۵۲-۲۰۵۳
۹۱	۹۱	۹۸	۹۶	۹۱	۱۱۱	۹۱	۱۱۲	-	۲۰۵۳-۲۰۵۴
۹۲	۹۲	۹۹	۹۷	۹۲	۱۱۲	۹۲	۱۱۳	-	۲۰۵۴-۲۰۵۵
۹۳	۹۳	۱۰۰	۹۸	۹۳	۱۱۳	۹۳	۱۱۴	-	۲۰۵۵-۲۰۵۶
۹۴	۹۴	۱۰۱	۹۹	۹۴	۱۱۴	۹۴	۱۱۵	-	۲۰۵۶-۲۰۵۷
۹۵	۹۵	۱۰۲	۱۰۰	۹۵	۱۱۵	۹۵	۱۱۶	-	۲۰۵۷-۲۰۵۸
۹۶	۹۶	۱۰۳	۱۰۱	۹۶	۱۱۶	۹۶	۱۱۷	-	۲۰۵۸-۲۰۵۹
۹۷	۹۷	۱۰۴	۱۰۲	۹۷	۱۱۷	۹۷	۱۱۸	-	۲۰۵۹-۲۰۶۰
۹۸	۹۸	۱۰۵	۱۰۳	۹۸	۱۱۸	۹۸	۱۱۹	-	۲۰۶۰-۲۰۶۱
۹۹	۹۹	۱۰۶	۱۰۴	۹۹	۱۱۹	۹۹	۱۲۰	-	۲۰۶۱-۲۰۶۲
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۷	۱۰۵	۱۰۰	۱۲۰	۱۰۰	۱۲۱	-	۲۰۶۲-۲۰۶۳
۱۰۱	۱۰۱	۱۰۸	۱۰۶	۱۰۱	۱۲۱	۱۰۱	۱۲۲	-	۲۰۶۳-۲۰۶۴
۱۰۲	۱۰۲	۱۰۹	۱۰۷	۱۰۲	۱۲۲	۱۰۲	۱۲۳	-	۲۰۶۴-۲۰۶۵
۱۰۳	۱۰۳	۱۱۰	۱۰۸	۱۰۳	۱۲۳	۱۰۳	۱۲۴	-	۲۰۶۵-۲۰۶۶
۱۰۴	۱۰۴	۱۱۱	۱۰۹	۱۰۴	۱۲۴	۱۰۴	۱۲۵	-	۲۰۶۶-۲۰۶۷
۱۰۵	۱۰۵	۱۱۲	۱۱۰	۱۰۵	۱۲۵	۱۰۵	۱۲۶	-	۲۰۶۷-۲۰۶۸
۱۰۶	۱۰۶	۱۱۳	۱۱۱	۱۰۶	۱۲۶	۱۰۶	۱۲۷	-	۲۰۶۸-۲۰۶۹
۱۰۷	۱۰۷	۱۱۴	۱۱۲	۱۰۷	۱۲۷	۱۰۷	۱۲۸	-	۲۰۶۹-۲۰۷۰
۱۰۸	۱۰۸	۱۱۵	۱۱۳	۱۰۸	۱۲۸	۱۰۸	۱۲۹	-	۲۰۷۰-۲۰۷۱
۱۰۹	۱۰۹	۱۱۶	۱۱۴	۱۰۹	۱۲۹	۱۰۹	۱۳۰	-	۲۰۷۱-۲۰۷۲
۱۱۰	۱۱۰	۱۱۷	۱۱۵	۱۱۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۳۱	-	۲۰۷۲-۲۰۷۳
۱۱۱	۱۱۱	۱۱۸	۱۱۶	۱۱۱	۱۳۱	۱۱۱	۱۳۲	-	۲۰۷۳-۲۰۷۴
۱۱۲	۱۱۲	۱۱۹	۱۱۷	۱۱۲	۱۳۲	۱۱۲	۱۳۳	-	۲۰۷۴-۲۰۷۵
۱۱۳	۱۱۳	۱۲							

سونپوچ : دلهم کامون اور ہم ایک ۲۸۔۳۰ دن کے اسون کے منت

بہتیں ۔ دلار یونین کو اس اور کمپنی میں ۔

الرسبي سوال تکمیلی ۲۶۹ از طرف حاجی علی سیف الله خان -

تعمیل سایر ای - تعمیل سایر ای -

گوشه اارہ

م موضوع بـ دیہی کاموں اور ہی ایل ۲۸۰ مکارا موں کے قبضت

موضع نہ دیکھ کر اور اپنے ۲۸۰ ہو گرائیں کے تحت
بستیاں۔ دھاتی یونین کو اسی اور کمیونی ستر۔

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
اللهم إني أسألك ملائكة خلاك
ألا ينفع طرف عيني بعذابك

میل	سہیال	سکول	تعداد حیرانات	دفاتر بیوان	کھوپنی مشتر	بیوان	تعداد حیرانات	دفاتر بیوان	کھوپنی مشتر	بیوان	تعداد حیرانات	دفاتر بیوان	کھوپنی مشتر
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
موف (کالم ۷۸-۷۹)	باشابطہ سنتقل ہو چکی نام باشابطہ سنتقل ہوں	فیور کٹ کونسل کے نام کوئی کونسل ہے	بیان کلم (۶+۶)	دفاتر بیوان کونسل	کھوپنی مشتر کونسل	بیوان کلم	تعداد حیرانات کونسل	دفاتر بیوان کونسل	کھوپنی مشتر کونسل	بیوان کلم	تعداد حیرانات کونسل	دفاتر بیوان کونسل	کھوپنی مشتر کونسل

صوبائی اسمبلی پنجاب

۱۹ جنوری ۱۹۴۲

بعدم تکمیل کاغذات مال

اسپیل سوال تکمیر ۱۳۶۹ از طرف حاجی بند سیف اللہ خان -

موضع بـ دیهی کامون اودهی ایل .۸۸ بـ بـ کامون کـ مـ نـ شـ

گوشوارہ

موضعی بے دلیں کاموں اور ہی اپل ۲۸۰ لروکارسون کے تحت
بستیاں - دفاتر یونین کوئسل اور کمیونٹی سٹر -

اسیبل سوال نمبر ۱۹۶۱ از طرف حاجی ٹھیسپ احمد خان ۔

نیشن سیالکوٹ - تجھیں تھے

اسٹبل سوال نمبر ۱۳۶۹ از طرف حاجی ہد سینٹ افغان۔

موضوع : دہمی کاموں اور لیل ۰۸۸۰ لورگراموں کے تحت
ہسپنال - دنالر بونین کوئنل اور کمپیوٹی نئیں۔

اسٹبل شکر کوہ

تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	
ہسپنال	سکول	سکول	سکول	دفاتر	بونین	بونین	
ہسپنال	کوئنل	بونین	دفاتر	بونین	بونین	بونین	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	
۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	
ہوئی (کالم ۲۰۸)	باغاپیہ سنتل ہوچی نام باضابطہ سنتل نہیں	لیکر کوتل کوئنل کے با لیکر کوتل کوئنل کے نام باضابطہ سنتل ہوچی نام باضابطہ سنتل نہیں	بونین کوئنل یا بونین کوئنل کے نام باضابطہ سنتل ہوچی نام باضابطہ سنتل نہیں	بونین کوئنل یا بونین کوئنل کے نام باضابطہ سنتل ہوچی نام باضابطہ سنتل نہیں	بونین کوئنل یا بونین کوئنل کے نام باضابطہ سنتل ہوچی نام باضابطہ سنتل نہیں	بونین کوئنل یا بونین کوئنل کے نام باضابطہ سنتل ہوچی نام باضابطہ سنتل نہیں	بونین کوئنل یا بونین کوئنل کے نام باضابطہ سنتل ہوچی نام باضابطہ سنتل نہیں
۱۰۰	—	—	—	۱۱	۸۳	۵	
کل ۲۲۹ انتقل سکم	—	—	—	۶	۱۹۶۳۵۶۳	۱	
۳۵	—	—	—	۷	۳۶	۲	
۱۹	۱	۱	۱	۱۶	—	۱۹۶۵۰۶۶	
۱۲	—	—	—	۱۲	۱	۱۹۶۵۰۶۶	
۳۳	۱	۱	۱	۲۸	۴	۱۹۶۵۰۶۸	
—	—	—	—	—	—	۱۹۶۸۰۶۹	
۳۳	۱	۱	۱	۳۰	۷	۱۹۶۹۰۶۰	
ہسپنال	لیکر کوتل ۱۹۲۰ نگاہ	—	—	—	—	—	

گوشوارہ

موضع دیہی کاموں اور ہی ایل ۳۸۰ لارڈ گریوسون کے تحت بستیاں ۳

بے دامون بولوں ہیں ۲۸۰ بدو کراموں
کھاکار بولوں گولسیں اور کھیلوں ستر

لعل سمالكت - وحصلت بسرور

۱۷-۲۸۹۰۱

گوشوارہ

نست کی اسکے لئے ۸۰ میل کا پروگرام ہے۔

بھٹکال - دفاتر لولیں کو نسل اور کمپیوٹری سسٹم۔

طبع سپاهانکاریت = تعمیل نارویل

فہرست منصوبہ جات کے جن کا ابھن تک انتقال نہیں ہوا

انتقال نہ ہونے کی وجہ	نام منصوبہ جات	نام یوین کونسل	سال	نمبر
زیر کارروائی محاکمہ بندوبست	۱ پرائمری سکول گدیان	گدیان	۱۹۶۴-۶۳	
زیر کارروائی محاکمہ اشتہال	۱ پرائمری سکول گلہاران گلہ بہاران ۲ " ادرکے کلان	توئنڈی بہنڈران	"	
مالک مفترض ہے۔	۱ پرائمری سکول اہل کیمونشی حال مندور	فیروزہور چندوال	" "	
زیر کارروائی محاکمہ بندوبست	۱ پرائمری سکول پنوال ۲ پرائمری سکول پنچکرالیں	مرزوہ سکندر	۱۹۶۳-۶۳ ۱۹۶۵-۶۴	
"	۳ پرائمری سکول داروال	"	"	
زیر کارروائی محاکمہ اشتہال	۱ یونین کونسل آفس مالک	دسووال	"	
زیر کارروائی محاکمہ مال	پرائمری سکول بڈھا پنڈ ۱ سبزمیل سکول روہونگ	سکندر مرزوہ	۱۹۶۶-۶۴ ۱۹۶۴-۶۸	
"	چک	"	"	
"	۲ پرائمری سکول سریدکے	خان (خاص)		
زیر کارروائی محاکمہ اشتہال	۱ گرلز پرائمری سکول گلان بہاران	توئنڈی بہنڈران	۱۹۶۹-۷۰	

انتقال یوین کونسل کے نام لہ ہوئے کی وجہ

نام یوین کونسل	منصوبہ کا نام	کیفیت
وڈالہ سندھوں	۱- برائمری سکول چکری پتواری انتقال کرنے سے لیت و لعل کرو رہا ۲- وٹرنری اسپرسری وڈالہ ہے۔	
کھوئیک	۱- کمیونٹی بلڈنگ کھوئیک سول عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔	
منڈیکر	۱- کمیونٹی بلڈنگ فیصلہ کیلئے دفتر ADLG کیس بھیجا جا چکا ہے۔	
کلوٹیان کلان	۱- کمیونٹی بلڈنگ اہٹ تھانوالہ کلوٹیان کلان	کیکرٹری نے تھا یا ہے۔ کہ جہاں پر بلڈنگ تعمیر ہے وحید بیگ نامی شخص کی ملیکت ہے۔ کھی بار پتواری متعلقہ کو انتقال کے پارے کھما کھا ہے مگر وہ توجہ نہ دینا رہا ہے۔ آخر بار بار کھی بار پتواری نے یہ جواب دیا ہے کہ اگر وحید بیگ اپنے بیان دے دے تو یہ انتقال کر دینا ہوں مگر ظال مثول سے کام لے رہا ہے۔
مالک زین	۱- گرلن برائمری سکول کلوٹیان کلان ۲- انتقال کرنا دے کا مگر ابھی تک اون نے انتقال نہیں کرایا۔	مالک زین کی تحریر موجود ہے کہ وہ انتقال کرنا دے کا مگر ابھی تک اون نے انتقال نہیں کرایا۔
کلوٹیان خورہ	۱- برائمری بوائز سکول گبوکل ۲- ” ” ساپورٹ ۳- ” ” گرلن رنجانی ۴- ” ” موسی والا	اس علاقے میں پندوست کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک عملہ سے یوین کونسل کے نام انتقال نہیں کیا۔
ملکھانوالہ	۱- گرلن برائمری سکول نندی گڑہ	سیکرٹری نے بتا ہے کہ اس کا کمیں عدالت میں چل رہا ہے فیصلہ ہونے پر انتقال کر دیا جائیگا۔
روڈھر	۱- کمیونٹی بلڈنگ ہی گلہی	فیصلہ کے لیے کیس دفتر ADLG میالکوٹ میں بھیجا جا چکا ہے۔
جھٹی سکے	۱- برائمری سکول امریک پورہ ۲- برائمری سکول علی پورہ کچرا	یوین کونسل کے نام و جسٹری ہو چکی ہے۔ انتقال ہونا ابھی باقی ہے۔ پتواری انتقال کرنے سے لیت و لعل کر رہا ہے۔

اسپیل سوال نمبر ۱۳۶۹ از طرف حاجی بدینف خان -

موضوع دینی کاموں اور فی ایک ۰۲۸ بروگراموں کے تعمت و مہنگا

دفاتر یونیٹ کونسل اور کمیونیٹی مسٹر

صلح سیالکوٹ - تحمیل مسکے

سال	تعداد مسکول	تعداد مسٹال	تعداد مسٹالات	تعداد دفاتر یونیٹ	تعداد کمیونٹی سنٹر	تعداد کام	تعداد عمارت جنکی اراضی	تعداد عمارت جنکی اراضی	تعداد یونیٹ کونسل یا متعلقہ یونیٹ کونسل یا متعلقہ یونیٹ کونسل کے لام پاسخاب، مستقل ہو چکی	ستقل نہ ہوئے کی وجہ
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۵۱	۵۲	۵۳	۱۹۷۳۶۷۳
۲	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۶	۲۷	۲۸	۱۹۷۳۶۷۵
۳	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۹	۳۰	۳۱	۱۹۷۴۶۷۶
۴	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۳۲	۳۳	۳۴	۱۹۷۴۶۷۷
۵	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۳۴	۳۵	۳۶	۱۹۷۴۶۷۸
۶	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۴۶	۴۷	۴۸	۱۹۷۸۶۷۹
۷	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۴۹	۵۰	۵۱	۱۹۷۹۶۷۰
۸	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۵۲	۵۳	۵۴	۱۹۸۰۶۷۱

(۱) نومبر ۱۹۷۶ کی)

صوبائی اسپیل پنجاب
۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء

۲۶۰

استیبل سوال نمبر ۲۷۶۹ از طرف حاجی یلدیز اند خان -

موضوع بـ دیہی کاموں اور ایل ۳۸۰ لارکاموں کے تحت
ہستیاں - دھالر یونین کوئسل اور کمپنی میٹر۔

فهل يُكْوِي جنونه - تعميل كوجرانوال

بدرگام سلطنتی نہیں برا - نہ ہی گرالت موصول ہوئی ہے -

موضویع : دیہی کاموں اور لی ایل ۲۸ بدو گر اسون کے حمت
بستیال - دنار یونیکونسنس اور کمپیوٹی سسٹر -

غسلی موجرانو الله - تحصیل حافظ آباد

تعداد مستقبل	تعداد سکول	تعداد حیوانات یوین	تعداد حیوانات یوین کوئسل	تعداد عمارت جنگی اراضی ستقبل یوین کوئسل	تعداد عمارت جنگی اراضی ستقبل یوین کوئسل با با خسارت کوئسل کوئسل کوئسل	تعداد عمارت جنگی اراضی ستقبل یوین کوئسل با نام پایانیه ستعقل یوین	جهت (کلم)
۱	۳	۵	۷	۹	۱۱	۱۳	۱۵
۲	۶	۱۰	۱۴	۱۸	۲۲	۲۶	۲۹
۳	۹	۱۵	۲۱	۲۷	۳۳	۴۰	۴۷
۴	۱۲	۲۰	۲۸	۳۶	۴۵	۵۴	۶۳
۵	۱۵	۲۷	۳۶	۴۵	۵۴	۶۳	۷۲
۶	۱۸	۳۰	۴۲	۵۴	۶۰	۷۲	۸۱
۷	۲۱	۳۳	۴۵	۵۷	۶۳	۷۵	۸۷
۸	۲۴	۳۶	۴۸	۶۰	۷۲	۸۴	۹۶
۹	۲۷	۴۰	۵۰	۶۳	۷۵	۸۷	۹۹
۱۰	۳۰	۴۲	۵۴	۶۶	۷۸	۹۰	۱۰۲
۱۱	۳۳	۴۵	۵۷	۶۹	۸۱	۹۳	۱۰۵
۱۲	۳۶	۴۸	۶۰	۷۲	۸۴	۹۶	۱۰۸
۱۳	۳۹	۵۱	۶۳	۷۵	۸۷	۹۹	۱۱۰
۱۴	۴۲	۵۴	۶۶	۷۸	۹۰	۱۰۲	۱۱۲
۱۵	۴۵	۵۷	۶۹	۸۱	۹۳	۱۰۵	۱۱۵
۱۶	۴۸	۶۰	۷۲	۸۴	۹۶	۱۰۸	۱۲۰
۱۷	۵۱	۶۳	۷۵	۸۷	۹۹	۱۱۱	۱۲۳
۱۸	۵۴	۶۶	۷۸	۹۰	۱۰۲	۱۱۴	۱۲۶
۱۹	۵۷	۶۹	۸۱	۹۳	۱۰۵	۱۱۷	۱۲۹
۲۰	۶۰	۷۲	۸۴	۹۶	۱۰۸	۱۲۰	۱۳۲
۲۱	۶۳	۷۵	۸۷	۹۹	۱۱۱	۱۲۳	۱۳۵
۲۲	۶۶	۷۸	۹۰	۱۰۲	۱۱۴	۱۲۶	۱۳۸
۲۳	۶۹	۸۱	۹۳	۱۰۵	۱۱۷	۱۲۹	۱۴۱
۲۴	۷۲	۸۴	۹۶	۱۰۸	۱۲۰	۱۳۲	۱۴۴
۲۵	۷۵	۸۷	۹۹	۱۱۱	۱۲۳	۱۳۵	۱۴۷
۲۶	۷۸	۹۰	۱۰۲	۱۱۴	۱۲۶	۱۳۸	۱۵۰
۲۷	۸۱	۹۳	۱۰۵	۱۱۷	۱۲۹	۱۴۱	۱۵۳
۲۸	۸۴	۹۶	۱۰۸	۱۱۹	۱۲۱	۱۳۳	۱۵۵
۲۹	۸۷	۹۹	۱۱۱	۱۲۳	۱۳۵	۱۴۷	۱۵۷
۳۰	۹۰	۱۰۲	۱۱۴	۱۲۶	۱۳۸	۱۵۰	۱۶۰
۳۱	۹۳	۱۰۵	۱۱۷	۱۲۹	۱۴۱	۱۵۲	۱۶۲
۳۲	۹۶	۱۰۸	۱۱۹	۱۲۱	۱۳۳	۱۴۴	۱۶۴
۳۳	۹۹	۱۱۱	۱۲۳	۱۳۵	۱۴۷	۱۵۵	۱۶۷
۳۴	۱۰۲	۱۱۴	۱۲۶	۱۳۷	۱۴۹	۱۵۷	۱۷۰
۳۵	۱۰۵	۱۱۷	۱۲۹	۱۴۱	۱۵۳	۱۶۰	۱۷۳
۳۶	۱۰۸	۱۲۰	۱۳۲	۱۴۳	۱۵۵	۱۶۲	۱۷۶
۳۷	۱۱۱	۱۲۳	۱۳۵	۱۴۵	۱۵۷	۱۶۴	۱۷۸
۳۸	۱۱۴	۱۲۶	۱۳۷	۱۴۷	۱۵۹	۱۶۶	۱۸۰
۳۹	۱۱۷	۱۲۹	۱۴۱	۱۵۱	۱۶۱	۱۷۰	۱۸۳
۴۰	۱۲۰	۱۳۲	۱۴۳	۱۵۳	۱۶۳	۱۷۲	۱۸۶
۴۱	۱۲۳	۱۳۵	۱۴۵	۱۵۵	۱۶۵	۱۷۵	۱۸۹
۴۲	۱۲۶	۱۳۷	۱۴۷	۱۵۷	۱۶۷	۱۷۷	۱۹۲
۴۳	۱۲۹	۱۴۱	۱۵۱	۱۶۱	۱۷۱	۱۸۱	۱۹۵
۴۴	۱۳۲	۱۴۳	۱۵۳	۱۶۳	۱۷۳	۱۸۳	۱۹۷
۴۵	۱۳۵	۱۴۵	۱۵۵	۱۶۵	۱۷۵	۱۸۵	۱۹۹
۴۶	۱۳۷	۱۴۷	۱۵۷	۱۶۷	۱۷۷	۱۸۷	۲۰۱
۴۷	۱۴۱	۱۵۱	۱۶۱	۱۷۱	۱۸۱	۱۹۱	۲۰۴
۴۸	۱۴۳	۱۵۳	۱۶۳	۱۷۳	۱۸۳	۱۹۳	۲۰۶
۴۹	۱۴۵	۱۵۵	۱۶۵	۱۷۵	۱۸۵	۱۹۵	۲۰۸
۵۰	۱۴۷	۱۵۷	۱۶۷	۱۷۷	۱۸۷	۱۹۷	۲۱۰
۵۱	۱۴۹	۱۵۹	۱۶۹	۱۷۹	۱۸۹	۱۹۹	۲۱۲
۵۲	۱۵۱	۱۶۱	۱۷۱	۱۸۱	۱۹۱	۲۰۱	۲۱۴
۵۳	۱۵۳	۱۶۳	۱۷۳	۱۸۳	۱۹۳	۲۰۳	۲۱۶
۵۴	۱۵۵	۱۶۵	۱۷۵	۱۸۵	۱۹۵	۲۰۵	۲۱۸
۵۵	۱۵۷	۱۶۷	۱۷۷	۱۸۷	۱۹۷	۲۰۷	۲۲۰
۵۶	۱۶۱	۱۷۱	۱۸۱	۱۹۱	۲۰۱	۲۱۱	۲۲۲
۵۷	۱۶۳	۱۷۳	۱۸۳	۱۹۳	۲۰۳	۲۱۳	۲۲۴
۵۸	۱۶۵	۱۷۵	۱۸۵	۱۹۵	۲۰۵	۲۱۵	۲۲۶
۵۹	۱۶۷	۱۷۷	۱۸۷	۱۹۷	۲۰۷	۲۱۷	۲۲۸
۶۰	۱۶۹	۱۷۹	۱۸۹	۱۹۹	۲۰۹	۲۱۹	۲۲۹
۶۱	۱۷۱	۱۸۱	۱۹۱	۲۰۱	۲۱۱	۲۲۱	۲۳۱
۶۲	۱۷۳	۱۸۳	۱۹۳	۲۰۳	۲۱۳	۲۲۳	۲۳۳
۶۳	۱۷۵	۱۸۵	۱۹۵	۲۰۵	۲۱۵	۲۲۵	۲۳۵
۶۴	۱۷۷	۱۸۷	۱۹۷	۲۰۷	۲۱۷	۲۲۷	۲۳۷
۶۵	۱۷۹	۱۸۹	۱۹۹	۲۰۹	۲۱۹	۲۲۹	۲۳۹
۶۶	۱۸۱	۱۹۱	۲۰۱	۲۱۱	۲۲۱	۲۳۱	۲۴۱
۶۷	۱۸۳	۱۹۳	۲۰۳	۲۱۳	۲۲۳	۲۳۳	۲۴۳
۶۸	۱۸۵	۱۹۵	۲۰۵	۲۱۵	۲۲۵	۲۳۵	۲۴۵
۶۹	۱۸۷	۱۹۷	۲۰۷	۲۱۷	۲۲۷	۲۳۷	۲۴۷
۷۰	۱۸۹	۱۹۹	۲۰۹	۲۱۹	۲۲۹	۲۳۹	۲۴۹
۷۱	۱۹۱	۲۰۱	۲۱۱	۲۲۱	۲۳۱	۲۴۱	۲۵۱
۷۲	۱۹۳	۲۰۳	۲۱۳	۲۲۳	۲۳۳	۲۴۳	۲۵۳
۷۳	۱۹۵	۲۰۵	۲۱۵	۲۲۵	۲۳۵	۲۴۵	۲۵۵
۷۴	۱۹۷	۲۰۷	۲۱۷	۲۲۷	۲۳۷	۲۴۷	۲۵۷
۷۵	۱۹۹	۲۰۹	۲۱۹	۲۲۹	۲۳۹	۲۴۹	۲۵۹
۷۶	۲۰۱	۲۱۱	۲۲۱	۲۳۱	۲۴۱	۲۵۱	۲۶۱
۷۷	۲۰۳	۲۱۳	۲۲۳	۲۳۳	۲۴۳	۲۵۳	۲۶۳
۷۸	۲۰۵	۲۱۵	۲۲۵	۲۳۵	۲۴۵	۲۵۵	۲۶۵
۷۹	۲۰۷	۲۱۷	۲۲۷	۲۳۷	۲۴۷	۲۵۷	۲۶۷
۸۰	۲۰۹	۲۱۹	۲۲۹	۲۳۹	۲۴۹	۲۵۹	۲۶۹
۸۱	۲۱۱	۲۲۱	۲۳۱	۲۴۱	۲۵۱	۲۶۱	۲۷۱
۸۲	۲۱۳	۲۲۳	۲۳۳	۲۴۳	۲۵۳	۲۶۳	۲۷۳
۸۳	۲۱۵	۲۲۵	۲۳۵	۲۴۵	۲۵۵	۲۶۵	۲۷۵
۸۴	۲۱۷	۲۲۷	۲۳۷	۲۴۷	۲۵۷	۲۶۷	۲۷۷
۸۵	۲۱۹	۲۲۹	۲۳۹	۲۴۹	۲۵۹	۲۶۹	۲۷۹
۸۶	۲۲۱	۲۳۱	۲۴۱	۲۵۱	۲۶۱	۲۷۱	۲۸۱
۸۷	۲۲۳	۲۳۳	۲۴۳	۲۵۳	۲۶۳	۲۷۳	۲۸۳
۸۸	۲۲۵	۲۳۵	۲۴۵	۲۵۵	۲۶۵	۲۷۵	۲۸۵
۸۹	۲۲۷	۲۳۷	۲۴۷	۲۵۷	۲۶۷	۲۷۷	۲۸۷
۹۰	۲۲۹	۲۳۹	۲۴۹	۲۵۹	۲۶۹	۲۷۹	۲۸۹
۹۱	۲۳۱	۲۴۱	۲۵۱	۲۶۱	۲۷۱	۲۸۱	۲۹۱
۹۲	۲۳۳	۲۴۳	۲۵۳	۲۶۳	۲۷۳	۲۸۳	۲۹۳
۹۳	۲۳۵	۲۴۵	۲۵۵	۲۶۵	۲۷۵	۲۸۵	۲۹۵
۹۴	۲۳۷	۲۴۷	۲۵۷	۲۶۷	۲۷۷	۲۸۷	۲۹۷
۹۵	۲۳۹	۲۴۹	۲۵۹	۲۶۹	۲۷۹	۲۸۹	۲۹۹
۹۶	۲۴۱	۲۵۱	۲۶۱	۲۷۱	۲۸۱	۲۹۱	۳۰۱
۹۷	۲۴۳	۲۵۳	۲۶۳	۲۷۳	۲۸۳	۲۹۳	۳۰۳
۹۸	۲۴۵	۲۵۵	۲۶۵	۲۷۵	۲۸۵	۲۹۵	۳۰۵
۹۹	۲۴۷	۲۵۷	۲۶۷	۲۷۷	۲۸۷	۲۹۷	۳۰۷
۱۰۰	۲۴۹	۲۵۹	۲۶۹	۲۷۹	۲۸۹	۲۹۹	۳۰۹
۱۰۱	۲۵۱	۲۶۱	۲۷۱	۲۸۱	۲۹۱	۳۰۱	۳۱۱
۱۰۲	۲۵۳	۲۶۳	۲۷۳	۲۸۳	۲۹۳	۳۰۳	۳۱۳
۱۰۳	۲۵۵	۲۶۵	۲۷۵	۲۸۵	۲۹۵	۳۰۵	۳۱۵
۱۰۴	۲۵۷	۲۶۷	۲۷۷	۲۸۷	۲۹۷	۳۰۷	۳۱۷
۱۰۵	۲۵۹	۲۶۹	۲۷۹	۲۸۹	۲۹۹	۳۰۹	۳۱۹
۱۰۶	۲۶۱	۲۷۱	۲۸۱	۲۹۱	۳۰۱	۳۱۱	۳۲۱
۱۰۷	۲۶۳	۲۷۳	۲۸۳	۲۹۳	۳۰۳	۳۱۳	۳۲۳
۱۰۸	۲۶۵	۲۷۵	۲۸۵	۲۹۵	۳۰۵	۳۱۵	۳۲۵
۱۰۹	۲۶۷	۲۷۷	۲۸۷	۲۹۷	۳۰۷	۳۱۷	۳۲۷
۱۱۰	۲۶۹	۲۷۹	۲۸۹	۲۹۹	۳۰۹	۳۱۹	۳۲۹
۱۱۱	۲۷۱	۲۸۱	۲۹۱	۳۰۱	۳۱۱	۳۲۱	۳۳۱
۱۱۲	۲۷۳	۲۸۳	۲۹۳	۳۰۳	۳۱۳	۳۲۳	۳۳۳
۱۱۳	۲۷۵	۲۸۵	۲۹۵	۳۰۵	۳۱۵	۳۲۵	۳۳۵
۱۱۴	۲۷۷	۲۸۷	۲۹۷	۳۰۷	۳۱۷	۳۲۷	۳۳۷
۱۱۵	۲۷۹	۲۸۹	۲۹۹	۳۰۹	۳۱۹	۳۲۹	۳۳۹
۱۱۶	۲۸۱	۲۹۱	۳۰۱	۳۱۱	۳۲۱	۳۳۱	۳۴۱
۱۱۷	۲۸۳	۲۹۳	۳۰۳	۳۱۳	۳۲۳	۳۳۳	۳۴۳
۱۱۸	۲۸۵	۲۹۵	۳۰۵	۳۱۵	۳۲۵	۳۳۵	۳۴۵
۱۱۹	۲۸۷	۲۹۷	۳۰۷	۳۱۷	۳۲۷	۳۳۷	۳۴۷
۱۲۰	۲۸۹	۲۹۹	۳۰۹	۳۱۹	۳۲۹	۳۳۹	۳۴۹
۱۲۱	۲۹۱	۳۰۱	۳۱۱	۳۲۱	۳۳۱	۳۴۱	۳۵۱

اسپل سوال نمبر ۱۲۶۹ از طرف حاجی بند سیف لقہ خان -

مشل کو جر انوالہ - تھمیں وزیر اسلام

موضع بـ دیسی کاروں اور ۱۸۰ ہرگز اسون کے تحت
بستیاں۔ دفاتر لوین کوئسل اور کمبوئی ستر۔

اسپیل سوال نمبر ۱۲۶۹ از طرف حاجی به سبیل اللہ خان -
نیل شاھزادہ - تھوڑا شفافیت
بستیاں - دفاتر یونین گوئیل اور کمپیوٹری سسٹر -
موضوع - دیسی کاموں اور لی ایک ۰۳۸۰ ہر وکاراوسون کے تحت

صوبائی اسمبلی پنجاب

مروج بـ دیہیں کاموں اور لیلے ۳۸۔ لدھکاراں کے قشت
بسمیل۔ دھالر یولین کوئسل اور کسھوٹی سٹر۔

فخر شمشاد = نعمت زنگنه ملک

سال	تعداد مسنیان	تعداد سکریل	تعداد جوانات میوں	تعداد ذلتار	کمپنی مشتر	بیان کلم	تعداد عمران	تعداد عمران کوئیں	تعداد عمران کوئیں کوئیں	تعداد عمران کوئیں کوئیں کوئیں	تعداد عمران کوئیں کوئیں کوئیں کوئیں	تعداد عمران کوئیں کوئیں کوئیں کوئیں کوئیں	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴

- ୧୫ -

(۲) لودج ۳۷۶ - ۱۵۰

اسعیل سوال نمبر ۱۳۶۹ از طرف حاجی بہ میرف اللہ خان۔

موضوع بہ دینہ کاموں اور لیل ۱۹۸۰ لروگراموں کے تحت

مسیحال - دفاتر یونین گورنمنٹ اور گھبڑوی مسٹر۔

محلی شعبوں پروردہ - تعمیل فیروز والا

سال	تعداد مسیحال	تعداد مکمل	تعداد دفاتر یونین کوئسل	تعداد حجرات مسیحال	تعداد حجرات یونین کوئسل	تعداد عمارت جتنی اراضی معطی، یونین کوئسل با پسٹرکٹ کوئسل کے لام لام باخاطر مستقل ہو چکی ہوئی (کالم ۲۴-۸)	تعداد عمارت جتنی اراضی معطی، یونین کوئسل کے لام باخاطر مستقل ہو چکی ہوئی (کالم ۲۴-۸)	ان کے انتظامی اندازہ	ان کے انتظامی اندازہ
۱۹۷۳-۷۴	۲	۲۲	۲	۳۶	۶	۵	۷	۳	۹
۱۹۷۴-۷۵	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۳-۶۵	۲	۲۸	۶	۶	۲	۲	۲
۱۹۷۵-۷۶	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۴-۶۷	—	—	—	—	—	—	—
۱۹۷۶-۷۷	۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۵-۶۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۷۷-۷۸	۱۹۶۶-۶۷	۱۹۶۶-۶۸	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۷۸-۷۹	۱۹۶۷-۶۸	۱۹۶۷-۶۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۷۹-۸۰	۱۹۶۸-۶۹	۱۹۶۸-۷۰	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۸۰-۸۱	۱۹۶۹-۷۰	۱۹۶۹-۷۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۸۱-۸۲	۱۹۷۰-۷۱	۱۹۷۰-۷۲	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۸۲-۸۳	۱۹۷۱-۷۲	۱۹۷۱-۷۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۸۳-۸۴	۱۹۷۲-۷۳	۱۹۷۲-۷۴	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۸۴-۸۵	۱۹۷۳-۷۴	۱۹۷۳-۷۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۸۵-۸۶	۱۹۷۴-۷۵	۱۹۷۴-۷۶	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۸۶-۸۷	۱۹۷۵-۷۶	۱۹۷۵-۷۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۸۷-۸۸	۱۹۷۶-۷۷	۱۹۷۶-۷۸	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۸۸-۸۹	۱۹۷۷-۷۸	۱۹۷۷-۷۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۸۹-۹۰	۱۹۷۸-۷۹	۱۹۷۸-۸۰	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۹۰-۹۱	۱۹۷۹-۸۰	۱۹۷۹-۸۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۹۱-۹۲	۱۹۸۰-۸۱	۱۹۸۰-۸۲	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۹۲-۹۳	۱۹۸۱-۸۲	۱۹۸۱-۸۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۹۳-۹۴	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۲-۸۴	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۹۴-۹۵	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۳-۸۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۹۵-۹۶	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۴-۸۶	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۹۶-۹۷	۱۹۸۵-۸۶	۱۹۸۵-۸۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۹۷-۹۸	۱۹۸۶-۸۷	۱۹۸۶-۸۸	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۹۸-۹۹	۱۹۸۷-۸۸	۱۹۸۷-۸۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۱۹۹۹-۲۰۰۰	۱۹۸۸-۸۹	۱۹۸۸-۹۰	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۰۰-۲۰۰۱	۱۹۸۹-۹۰	۱۹۸۹-۹۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۰۱-۲۰۰۲	۱۹۹۰-۹۱	۱۹۹۰-۹۲	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۰۲-۲۰۰۳	۱۹۹۱-۹۲	۱۹۹۱-۹۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۰۳-۲۰۰۴	۱۹۹۲-۹۳	۱۹۹۲-۹۴	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۰۴-۲۰۰۵	۱۹۹۳-۹۴	۱۹۹۳-۹۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۰۵-۲۰۰۶	۱۹۹۴-۹۵	۱۹۹۴-۹۶	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۰۶-۲۰۰۷	۱۹۹۵-۹۶	۱۹۹۵-۹۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۰۷-۲۰۰۸	۱۹۹۶-۹۷	۱۹۹۶-۹۸	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۰۸-۲۰۰۹	۱۹۹۷-۹۸	۱۹۹۷-۹۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۰۹-۲۰۱۰	۱۹۹۸-۹۹	۱۹۹۸-۲۰۰۰	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۱۰-۲۰۱۱	۱۹۹۹-۲۰۰۰	۱۹۹۹-۲۰۰۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۱۱-۲۰۱۲	۱۹۲۰-۲۰۰۲	۱۹۲۰-۲۰۰۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۱۲-۲۰۱۳	۱۹۲۱-۲۰۰۴	۱۹۲۱-۲۰۰۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۱۳-۲۰۱۴	۱۹۲۲-۲۰۰۶	۱۹۲۲-۲۰۰۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۱۴-۲۰۱۵	۱۹۲۳-۲۰۰۸	۱۹۲۳-۲۰۰۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۱۵-۲۰۱۶	۱۹۲۴-۲۰۱۰	۱۹۲۴-۲۰۱۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۱۶-۲۰۱۷	۱۹۲۵-۲۰۱۲	۱۹۲۵-۲۰۱۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۱۷-۲۰۱۸	۱۹۲۶-۲۰۱۴	۱۹۲۶-۲۰۱۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۱۸-۲۰۱۹	۱۹۲۷-۲۰۱۶	۱۹۲۷-۲۰۱۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۱۹-۲۰۲۰	۱۹۲۸-۲۰۱۸	۱۹۲۸-۲۰۱۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۲۰-۲۰۲۱	۱۹۲۹-۲۰۲۰	۱۹۲۹-۲۰۲۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۲۱-۲۰۲۲	۱۹۳۰-۲۰۲۲	۱۹۳۰-۲۰۲۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۲۲-۲۰۲۳	۱۹۳۱-۲۰۲۴	۱۹۳۱-۲۰۲۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۲۳-۲۰۲۴	۱۹۳۲-۲۰۲۶	۱۹۳۲-۲۰۲۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۲۴-۲۰۲۵	۱۹۳۳-۲۰۲۸	۱۹۳۳-۲۰۲۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۲۵-۲۰۲۶	۱۹۳۴-۲۰۳۰	۱۹۳۴-۲۰۳۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۲۶-۲۰۲۷	۱۹۳۵-۲۰۳۲	۱۹۳۵-۲۰۳۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۲۷-۲۰۲۸	۱۹۳۶-۲۰۳۴	۱۹۳۶-۲۰۳۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۲۸-۲۰۲۹	۱۹۳۷-۲۰۳۶	۱۹۳۷-۲۰۳۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۲۹-۲۰۳۰	۱۹۳۸-۲۰۳۸	۱۹۳۸-۲۰۳۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۳۰-۲۰۳۱	۱۹۳۹-۲۰۴۰	۱۹۳۹-۲۰۴۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۳۱-۲۰۳۲	۱۹۴۰-۲۰۴۲	۱۹۴۰-۲۰۴۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۳۲-۲۰۳۳	۱۹۴۱-۲۰۴۴	۱۹۴۱-۲۰۴۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۳۳-۲۰۳۴	۱۹۴۲-۲۰۴۶	۱۹۴۲-۲۰۴۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۳۴-۲۰۳۵	۱۹۴۳-۲۰۴۸	۱۹۴۳-۲۰۴۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۳۵-۲۰۳۶	۱۹۴۴-۲۰۵۰	۱۹۴۴-۲۰۵۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۳۶-۲۰۳۷	۱۹۴۵-۲۰۵۲	۱۹۴۵-۲۰۵۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۳۷-۲۰۳۸	۱۹۴۶-۲۰۵۴	۱۹۴۶-۲۰۵۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۳۸-۲۰۳۹	۱۹۴۷-۲۰۵۶	۱۹۴۷-۲۰۵۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۳۹-۲۰۴۰	۱۹۴۸-۲۰۵۸	۱۹۴۸-۲۰۵۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۴۰-۲۰۴۱	۱۹۴۹-۲۰۶۰	۱۹۴۹-۲۰۶۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۴۱-۲۰۴۲	۱۹۵۰-۲۰۶۲	۱۹۵۰-۲۰۶۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۴۲-۲۰۴۳	۱۹۵۱-۲۰۶۴	۱۹۵۱-۲۰۶۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۴۳-۲۰۴۴	۱۹۵۲-۲۰۶۶	۱۹۵۲-۲۰۶۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۴۴-۲۰۴۵	۱۹۵۳-۲۰۶۸	۱۹۵۳-۲۰۶۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۴۵-۲۰۴۶	۱۹۵۴-۲۰۷۰	۱۹۵۴-۲۰۷۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۴۶-۲۰۴۷	۱۹۵۵-۲۰۷۲	۱۹۵۵-۲۰۷۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۴۷-۲۰۴۸	۱۹۵۶-۲۰۷۴	۱۹۵۶-۲۰۷۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۴۸-۲۰۴۹	۱۹۵۷-۲۰۷۶	۱۹۵۷-۲۰۷۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۴۹-۲۰۵۰	۱۹۵۸-۲۰۷۸	۱۹۵۸-۲۰۷۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۵۰-۲۰۵۱	۱۹۵۹-۲۰۸۰	۱۹۵۹-۲۰۸۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۵۱-۲۰۵۲	۱۹۶۰-۲۰۸۲	۱۹۶۰-۲۰۸۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۵۲-۲۰۵۳	۱۹۶۱-۲۰۸۴	۱۹۶۱-۲۰۸۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۵۳-۲۰۵۴	۱۹۶۲-۲۰۸۶	۱۹۶۲-۲۰۸۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۵۴-۲۰۵۵	۱۹۶۳-۲۰۸۸	۱۹۶۳-۲۰۸۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۵۵-۲۰۵۶	۱۹۶۴-۲۰۹۰	۱۹۶۴-۲۰۹۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۵۶-۲۰۵۷	۱۹۶۵-۲۰۹۲	۱۹۶۵-۲۰۹۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۵۷-۲۰۵۸	۱۹۶۶-۲۰۹۴	۱۹۶۶-۲۰۹۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۵۸-۲۰۵۹	۱۹۶۷-۲۰۹۶	۱۹۶۷-۲۰۹۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۵۹-۲۰۶۰	۱۹۶۸-۲۰۹۸	۱۹۶۸-۲۰۹۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۶۰-۲۰۶۱	۱۹۶۹-۲۱۰۰	۱۹۶۹-۲۱۰۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۶۱-۲۰۶۲	۱۹۷۰-۲۱۰۲	۱۹۷۰-۲۱۰۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۶۲-۲۰۶۳	۱۹۷۱-۲۱۰۴	۱۹۷۱-۲۱۰۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۶۳-۲۰۶۴	۱۹۷۲-۲۱۰۶	۱۹۷۲-۲۱۰۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۶۴-۲۰۶۵	۱۹۷۳-۲۱۰۸	۱۹۷۳-۲۱۰۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۶۵-۲۰۶۶	۱۹۷۴-۲۱۱۰	۱۹۷۴-۲۱۱۱	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۶۶-۲۰۶۷	۱۹۷۵-۲۱۱۲	۱۹۷۵-۲۱۱۳	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۶۷-۲۰۶۸	۱۹۷۶-۲۱۱۴	۱۹۷۶-۲۱۱۵	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۶۸-۲۰۶۹	۱۹۷۷-۲۱۱۶	۱۹۷۷-۲۱۱۷	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۶۹-۲۰۷۰	۱۹۷۸-۲۱۱۸	۱۹۷۸-۲۱۱۹	۱	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰۷۰-۲۰									

امثلی سوال نماینده از طرف حاجی به سیف الله خان -

مہمند - مہمند کا نام ایک بڑی کاموں اور ایک بڑی گروہ کا نام تھا۔

گوشوارہ

مودودی اسلامی رہنماء

بی جون بزر ۱۹۶۹ از طرف حاجی به بیت الله خان.
مدونه دینی کامون اور لی ایل ۸۰۰ در گراموں کے تحت پہنچ
دفاتر یونیٹ کونسل اور کمیٹی میں
ضلع لاہور - تعیین الابور

نبی لاہر - تعلیم لاہور

لوبٹ - مترجہ بالا تعمیرات سروں دو سال یعنی ۱۹۷۶ء اور ۲۰۰۳ء میں ہوتی ہے اسی سالوں میں ہماروں کی تعمیرات عمل بیہقی تحریک آئی تھی۔

اسپیل سوال نکرید از طرف هایش بله سیف الله خان.

موضع بـ دفعي كلون اور لي ايل ۰۸۸ ۹۰ کرامون ۲۷ مخت
بـستـاـلـ . دفـاتـرـ بـولـیـنـ کـوـنـسـلـ اـورـ کـمـپـوـنـیـ مـنـزـ .

پیغمبر مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تعلیم پڑھیاں

کوشولوہ ۱
کچھ بھڑکیں سائیں سنگور
شندہ اداروں کی بھلے ۲

کچھ ہماریں ساپنے میٹھے
شندہ اداوی کی بدلے ہے

موضوع : دہلی کاروں اور لی ایک ۱۹۸۰ بدوگراموں کے محنت

- بستیاں - دلاڑ بولیں کوئی اور کھوئی نہیں۔

اسپل سوال نمبر ۱۳۶۹ از طرک حاجی ہد سینٹ افڈ خان -
شعل لاورڈ - تفصیل تصویر

صوبائی اسٹبلی ہنجامی

سال	تعداد مسہنال	تعداد مسکول	تعداد حیوانات	تعداد دفاتر	کسوٹی	ہواں	تعداد عمارت جنکی اراضی	تعداد عمارت جنکی اراضی	متعلقہ بولیں کوئی کوئی			
۱	۵	۳	۲	۱	۷	۴	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۲	۳	۲	۱	۱	۵	۲	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۳	۵	۳	۲	۱	۷	۴	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۴	۷	۵	۳	۱	۹	۵	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۵	۹	۷	۴	۱	۱۱	۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۶	۱۱	۹	۵	۱	۱۳	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷	۱۳	۱۱	۶	۱	۱۵	۸	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۱۵	۱۳	۷	۱	۱۷	۹	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۹	۱۷	۱۵	۸	۱	۱۹	۱۰	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱۰	۱۹	۱۷	۹	۱	۲۱	۱۱	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱۱	۲۱	۱۹	۱۰	۱	۲۳	۱۲	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱۲	۲۳	۲۱	۱۱	۱	۲۵	۱۳	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱۳	۲۵	۲۳	۱۲	۱	۲۷	۱۴	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱۴	۲۷	۲۵	۱۳	۱	۲۹	۱۵	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱۵	۲۹	۲۷	۱۴	۱	۳۱	۱۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱۶	۳۱	۲۹	۱۵	۱	۳۳	۱۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱۷	۳۳	۳۱	۱۶	۱	۳۵	۱۸	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱۸	۳۵	۳۳	۱۷	۱	۳۷	۱۹	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱۹	۳۷	۳۵	۱۸	۱	۳۹	۲۰	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۲۰	۳۹	۳۷	۱۹	۱	۴۱	۲۱	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۲۱	۴۱	۴۱	۲۰	۱	۴۳	۲۲	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۲۲	۴۳	۴۳	۲۱	۱	۴۵	۲۳	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۲۳	۴۵	۴۵	۲۲	۱	۴۷	۲۴	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۲۴	۴۷	۴۷	۲۳	۱	۴۹	۲۵	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۲۵	۴۹	۴۹	۲۴	۱	۵۱	۲۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۲۶	۵۱	۵۱	۲۵	۱	۵۳	۲۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۲۷	۵۳	۵۳	۲۶	۱	۵۵	۲۸	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۲۸	۵۵	۵۵	۲۷	۱	۵۷	۲۹	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۲۹	۵۷	۵۷	۲۸	۱	۵۹	۳۰	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۳۰	۵۹	۵۹	۲۹	۱	۶۱	۳۱	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۳۱	۶۱	۶۱	۳۰	۱	۶۳	۳۲	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۳۲	۶۳	۶۳	۳۱	۱	۶۵	۳۳	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۳۳	۶۵	۶۵	۳۲	۱	۶۷	۳۴	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۳۴	۶۷	۶۷	۳۳	۱	۶۹	۳۵	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۳۵	۶۹	۶۹	۳۴	۱	۷۱	۳۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۳۶	۷۱	۷۱	۳۵	۱	۷۳	۳۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۳۷	۷۳	۷۳	۳۶	۱	۷۵	۳۸	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۳۸	۷۵	۷۵	۳۷	۱	۷۷	۳۹	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۳۹	۷۷	۷۷	۳۸	۱	۷۹	۴۰	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۴۰	۷۹	۷۹	۳۹	۱	۸۱	۴۱	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۴۱	۸۱	۸۱	۴۰	۱	۸۳	۴۲	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۴۲	۸۳	۸۳	۴۱	۱	۸۵	۴۳	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۴۳	۸۵	۸۵	۴۲	۱	۸۷	۴۴	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۴۴	۸۷	۸۷	۴۳	۱	۸۹	۴۵	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۴۵	۸۹	۸۹	۴۴	۱	۹۱	۴۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۴۶	۹۱	۹۱	۴۵	۱	۹۳	۴۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۴۷	۹۳	۹۳	۴۶	۱	۹۵	۴۸	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۴۸	۹۵	۹۵	۴۷	۱	۹۷	۴۹	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۴۹	۹۷	۹۷	۴۸	۱	۹۹	۵۰	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۵۰	۹۹	۹۹	۴۹	۱	۱۰۱	۵۱	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۵۱	۱۰۱	۱۰۱	۵۰	۱	۱۰۳	۵۲	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۵۲	۱۰۳	۱۰۳	۵۱	۱	۱۰۵	۵۳	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۵۳	۱۰۵	۱۰۵	۵۲	۱	۱۰۷	۵۴	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۵۴	۱۰۷	۱۰۷	۵۳	۱	۱۰۹	۵۵	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۵۵	۱۰۹	۱۰۹	۵۴	۱	۱۱۱	۵۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۵۶	۱۱۱	۱۱۱	۵۵	۱	۱۱۳	۵۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۵۷	۱۱۳	۱۱۳	۵۶	۱	۱۱۵	۵۸	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۵۸	۱۱۵	۱۱۵	۵۷	۱	۱۱۷	۵۹	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۵۹	۱۱۷	۱۱۷	۵۸	۱	۱۱۹	۶۰	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۶۰	۱۱۹	۱۱۹	۵۹	۱	۱۲۱	۶۱	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۶۱	۱۲۱	۱۲۱	۶۰	۱	۱۲۳	۶۲	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۶۲	۱۲۳	۱۲۳	۶۱	۱	۱۲۵	۶۳	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۶۳	۱۲۵	۱۲۵	۶۲	۱	۱۲۷	۶۴	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۶۴	۱۲۷	۱۲۷	۶۳	۱	۱۲۹	۶۵	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۶۵	۱۲۹	۱۲۹	۶۴	۱	۱۳۱	۶۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۶۶	۱۳۱	۱۳۱	۶۵	۱	۱۳۳	۶۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۶۷	۱۳۳	۱۳۳	۶۶	۱	۱۳۵	۶۸	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۶۸	۱۳۵	۱۳۵	۶۷	۱	۱۳۷	۶۹	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۶۹	۱۳۷	۱۳۷	۶۸	۱	۱۳۹	۷۰	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷۰	۱۳۹	۱۳۹	۶۹	۱	۱۴۱	۷۱	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷۱	۱۴۱	۱۴۱	۷۰	۱	۱۴۳	۷۲	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷۲	۱۴۳	۱۴۳	۷۱	۱	۱۴۵	۷۳	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷۳	۱۴۵	۱۴۵	۷۲	۱	۱۴۷	۷۴	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷۴	۱۴۷	۱۴۷	۷۳	۱	۱۴۹	۷۵	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷۵	۱۴۹	۱۴۹	۷۴	۱	۱۵۱	۷۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷۶	۱۵۱	۱۵۱	۷۵	۱	۱۵۳	۷۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷۷	۱۵۳	۱۵۳	۷۶	۱	۱۵۵	۷۸	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷۸	۱۵۵	۱۵۵	۷۷	۱	۱۵۷	۷۹	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷۹	۱۵۷	۱۵۷	۷۸	۱	۱۵۹	۸۰	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸۰	۱۵۹	۱۵۹	۷۹	۱	۱۶۱	۸۱	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸۱	۱۶۱	۱۶۱	۸۰	۱	۱۶۳	۸۲	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸۲	۱۶۳	۱۶۳	۸۱	۱	۱۶۵	۸۳	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸۳	۱۶۵	۱۶۵	۸۲	۱	۱۶۷	۸۴	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸۴	۱۶۷	۱۶۷	۸۳	۱	۱۶۹	۸۵	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸۵	۱۶۹	۱۶۹	۸۴	۱	۱۷۱	۸۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸۶	۱۷۱	۱۷۱	۸۵	۱	۱۷۳	۸۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸۷	۱۷۳	۱۷۳	۸۶	۱	۱۷۵	۸۸	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸۸	۱۷۵	۱۷۵	۸۷	۱	۱۷۷	۸۹	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸۹	۱۷۷	۱۷۷	۸۸	۱	۱۷۹	۹۰	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۹۰	۱۷۹	۱۷۹	۸۹	۱	۱۸۱	۹۱	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۹۱	۱۸۱	۱۸۱	۹۰	۱	۱۸۳	۹۲	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۹۲	۱۸۳	۱۸۳	۹۱	۱	۱۸۵	۹۳	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۹۳	۱۸۵	۱۸۵	۹۲	۱	۱۸۷	۹۴	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۹۴	۱۸۷	۱۸۷	۹۳	۱	۱۸۹	۹۵	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۹۵	۱۸۹	۱۸۹	۹۴	۱	۱۹۱	۹۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۹۶	۱۹۱	۱۹۱	۹۵	۱	۱۹۳	۹۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۹۷	۱۹۳	۱۹۳	۹۶	۱	۱۹۵	۹۸	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۹۸	۱۹۵	۱۹۵	۹۷	۱	۱۹۷	۹۹	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۹۹	۱۹۷	۱۹۷	۹۸	۱	۱۹۹	۱۰۰	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱۰۰	۱۹۹	۱۹۹	۹۹	۱	۲۰۱	۱۰۱	۷	۷	۷	۷	۷	۷

(۱) نومبر ۱۹۷۱ تک)

بہ جگہ یہاں آدمیوں
کی مشترکہ ہے ان
جاڑوں کا ملنہ یہاں

اتفاق ہی مائل ہے۔

موضوع بـ دیہی کاموں اور ہی اپل ۲۸ بروگراموں کے منت

بیشتر - دعاوی یونان کولسل اور گیتوی شتر۔

اسپریل سوال نگیر ۱۳۶۹ از طرف حاجی به سبب الله خان -

نجل ساهير الـ - لعميل ساهير الـ

گوشوارم ۱

مومونیع - دینہ کاموں اور لہ ایل ۲۸۔ ۳۰ لودکارا موں کے حست پسپنگل - دفاتر جو نیٹ کو نسل اور کھوئی ستر۔

تبلیغ ماموریات - تعیین ارادکار

(۱۴) مجموعه

اسیل سوال عہد ۱۳۶۹ از طرف حاجی بد میف الله خان۔

مشروع بـ۔ دہمی کامون اور لیک ۰۸۸ ہر کرسوں کے تحت
بستیاں - دالالر یونین کونسل اور کمپیٹیشن میڈر۔

خیل صائموں اور تعلیمیں دیہیاں

سال	بستیاں	مکمل	تعداد حجراں	دالار	تعداد عمارتیں جنکی اداریں	تعداد عمارتیں جنکی اداریں	بستیاں نہ موجودی وہیں
۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

متقل نہ ہونے کی وجوہات -

- ۱۔ مالک زین العقال کرانے سے کوڑاں اگر رہے ہیں ۔ اور العقال کرنے کیلئے رضاہند نہیں ہیں ۔
- ۲۔ مالک زین لیند لا رہا ہیں ۔ جو بالوجود بل بار تدویر کرنے لئے العقال نہیں کر رہا ہے اور محمد کی بدالات کو خاطر بھی لمبی لاتے ہیں ۔
- ۳۔ بعض مناسات لہ سالک زمیں ایک سے زیادہ ہیں ۔ جو لوٹت العقال اکھٹے لمبی ہوئے جسکی وجہ سے العقال دیکھ لڑے ہیں ۔
- ۴۔ تمام منہوں سالقہ چریوں کوںسل ہائے لگے والات بنائے گئے ۔ جنہوں نے بعض مقامات لہ العقال کر دیئے ہیں ۔ دامہی امہن ایتھے ۔ بعض مقامات لہ وہ خود مالک ہیں اور انہوں نے رقبہ العقال لمبیں کروایا ۔
- ۵۔ دفتر تعمیل کوںسل سے مالکہ چریوں کو بل بر بدالات دی کری ہیں ۔ مگر ان لہ عمل لہ کیا کیا ۔ جس کی وجہ سے العقال لہ ہو سکے ۔

اسپل سوال نمبر ۱۳۶۹ از طرف ماری بی سبیف اللہ خان۔
 موضوع دوہی کاموں اور ۲۰۰۰ بروکاروں کے تعلق بسیکل

دھانیوں کا منوع دہمی کامیون اور اپنے ایڈ کر اسوسی اینٹر دھانیوں کیلئے کوئی سلسلہ اور کامیونی

نیل ساہیوال - لمحہ مل بائیتیں

گوشوارہ

۱	۳۲	۱	۷۹	۲	۶	۸۶	۱۹۴۴-۱۹۴۵
۲	۱۹	۲	۱۹۶۵-۱۹۶۶	۳	۲	۶۵	۱۹۶۵-۱۹۶۶
۳	۲	۳	۱۹۶۶-۱۹۶۷	۴	۳	۶۶	۱۹۶۷-۱۹۶۸
۴	۱۹	۱	۱۹۶۸-۱۹۶۹	۵	۱	۶۷	۱۹۶۹-۱۹۷۰
۵	۱	۱	۱۹۷۰-۱۹۷۱	۶	۱	۶۸	۱۹۷۱-۱۹۷۲
۶	۱	۱	۱۹۷۲-۱۹۷۳	۷	۱	۶۹	۱۹۷۳-۱۹۷۴
۷	۱	۱	۱۹۷۴-۱۹۷۵	۸	۱	۷۰	۱۹۷۵-۱۹۷۶
۸	۱	۱	۱۹۷۶-۱۹۷۷	۹	۱	۷۱	۱۹۷۷-۱۹۷۸
۹	۱	۱	۱۹۷۸-۱۹۷۹	۱۰	۱	۷۲	۱۹۷۹-۱۹۸۰
۱۰	۱	۱	۱۹۸۰-۱۹۸۱	۱۱	۱	۷۳	۱۹۸۱-۱۹۸۲
۱۱	۱	۱	۱۹۸۲-۱۹۸۳	۱۲	۱	۷۴	۱۹۸۳-۱۹۸۴
۱۲	۱	۱	۱۹۸۴-۱۹۸۵	۱۳	۱	۷۵	۱۹۸۵-۱۹۸۶
۱۳	۱	۱	۱۹۸۶-۱۹۸۷	۱۴	۱	۷۶	۱۹۸۷-۱۹۸۸
۱۴	۱	۱	۱۹۸۸-۱۹۸۹	۱۵	۱	۷۷	۱۹۸۹-۱۹۹۰
۱۵	۱	۱	۱۹۹۰-۱۹۹۱	۱۶	۱	۷۸	۱۹۹۱-۱۹۹۲
۱۶	۱	۱	۱۹۹۲-۱۹۹۳	۱۷	۱	۷۹	۱۹۹۳-۱۹۹۴
۱۷	۱	۱	۱۹۹۴-۱۹۹۵	۱۸	۱	۸۰	۱۹۹۵-۱۹۹۶
۱۸	۱	۱	۱۹۹۶-۱۹۹۷	۱۹	۱	۸۱	۱۹۹۷-۱۹۹۸
۱۹	۱	۱	۱۹۹۸-۱۹۹۹	۲۰	۱	۸۲	۱۹۹۹-۲۰۰۰
۲۰	۱	۱	۲۰۰۰-۲۰۰۱	۲۱	۱	۸۳	۲۰۰۱-۲۰۰۲
۲۱	۱	۱	۲۰۰۲-۲۰۰۳	۲۲	۱	۸۴	۲۰۰۳-۲۰۰۴
۲۲	۱	۱	۲۰۰۴-۲۰۰۵	۲۳	۱	۸۵	۲۰۰۵-۲۰۰۶
۲۳	۱	۱	۲۰۰۶-۲۰۰۷	۲۴	۱	۸۶	۲۰۰۷-۲۰۰۸
۲۴	۱	۱	۲۰۰۸-۲۰۰۹	۲۵	۱	۸۷	۲۰۰۹-۲۰۱۰
۲۵	۱	۱	۲۰۱۰-۲۰۱۱	۲۶	۱	۸۸	۲۰۱۱-۲۰۱۲
۲۶	۱	۱	۲۰۱۲-۲۰۱۳	۲۷	۱	۸۹	۲۰۱۳-۲۰۱۴
۲۷	۱	۱	۲۰۱۴-۲۰۱۵	۲۸	۱	۹۰	۲۰۱۵-۲۰۱۶
۲۸	۱	۱	۲۰۱۶-۲۰۱۷	۲۹	۱	۹۱	۲۰۱۷-۲۰۱۸
۲۹	۱	۱	۲۰۱۸-۲۰۱۹	۳۰	۱	۹۲	۲۰۱۹-۲۰۲۰
۳۰	۱	۱	۲۰۲۰-۲۰۲۱	۳۱	۱	۹۳	۲۰۲۱-۲۰۲۲
۳۱	۱	۱	۲۰۲۲-۲۰۲۳	۳۲	۱	۹۴	۲۰۲۳-۲۰۲۴
۳۲	۱	۱	۲۰۲۴-۲۰۲۵	۳۳	۱	۹۵	۲۰۲۵-۲۰۲۶
۳۳	۱	۱	۲۰۲۶-۲۰۲۷	۳۴	۱	۹۶	۲۰۲۷-۲۰۲۸
۳۴	۱	۱	۲۰۲۸-۲۰۲۹	۳۵	۱	۹۷	۲۰۲۹-۲۰۳۰
۳۵	۱	۱	۲۰۳۰-۲۰۳۱	۳۶	۱	۹۸	۲۰۳۱-۲۰۳۲
۳۶	۱	۱	۲۰۳۲-۲۰۳۳	۳۷	۱	۹۹	۲۰۳۳-۲۰۳۴
۳۷	۱	۱	۲۰۳۴-۲۰۳۵	۳۸	۱	۱۰۰	۲۰۳۵-۲۰۳۶
۳۸	۱	۱	۲۰۳۶-۲۰۳۷	۳۹	۱	۱۰۱	۲۰۳۷-۲۰۳۸
۳۹	۱	۱	۲۰۳۸-۲۰۳۹	۴۰	۱	۱۰۲	۲۰۳۹-۲۰۴۰
۴۰	۱	۱	۲۰۴۰-۲۰۴۱	۴۱	۱	۱۰۳	۲۰۴۱-۲۰۴۲
۴۱	۱	۱	۲۰۴۲-۲۰۴۳	۴۲	۱	۱۰۴	۲۰۴۳-۲۰۴۴
۴۲	۱	۱	۲۰۴۴-۲۰۴۵	۴۳	۱	۱۰۵	۲۰۴۵-۲۰۴۶
۴۳	۱	۱	۲۰۴۶-۲۰۴۷	۴۴	۱	۱۰۶	۲۰۴۷-۲۰۴۸
۴۴	۱	۱	۲۰۴۸-۲۰۴۹	۴۵	۱	۱۰۷	۲۰۴۹-۲۰۵۰
۴۵	۱	۱	۲۰۵۰-۲۰۵۱	۴۶	۱	۱۰۸	۲۰۵۱-۲۰۵۲
۴۶	۱	۱	۲۰۵۲-۲۰۵۳	۴۷	۱	۱۰۹	۲۰۵۳-۲۰۵۴
۴۷	۱	۱	۲۰۵۴-۲۰۵۵	۴۸	۱	۱۱۰	۲۰۵۵-۲۰۵۶
۴۸	۱	۱	۲۰۵۶-۲۰۵۷	۴۹	۱	۱۱۱	۲۰۵۷-۲۰۵۸
۴۹	۱	۱	۲۰۵۸-۲۰۵۹	۵۰	۱	۱۱۲	۲۰۵۹-۲۰۶۰
۵۰	۱	۱	۲۰۶۰-۲۰۶۱	۵۱	۱	۱۱۳	۲۰۶۱-۲۰۶۲
۵۱	۱	۱	۲۰۶۲-۲۰۶۳	۵۲	۱	۱۱۴	۲۰۶۳-۲۰۶۴
۵۲	۱	۱	۲۰۶۴-۲۰۶۵	۵۳	۱	۱۱۵	۲۰۶۵-۲۰۶۶
۵۳	۱	۱	۲۰۶۶-۲۰۶۷	۵۴	۱	۱۱۶	۲۰۶۷-۲۰۶۸
۵۴	۱	۱	۲۰۶۸-۲۰۶۹	۵۵	۱	۱۱۷	۲۰۶۹-۲۰۷۰
۵۵	۱	۱	۲۰۷۰-۲۰۷۱	۵۶	۱	۱۱۸	۲۰۷۱-۲۰۷۲
۵۶	۱	۱	۲۰۷۲-۲۰۷۳	۵۷	۱	۱۱۹	۲۰۷۳-۲۰۷۴
۵۷	۱	۱	۲۰۷۴-۲۰۷۵	۵۸	۱	۱۲۰	۲۰۷۵-۲۰۷۶
۵۸	۱	۱	۲۰۷۶-۲۰۷۷	۵۹	۱	۱۲۱	۲۰۷۷-۲۰۷۸
۵۹	۱	۱	۲۰۷۸-۲۰۷۹	۶۰	۱	۱۲۲	۲۰۷۹-۲۰۸۰
۶۰	۱	۱	۲۰۸۰-۲۰۸۱	۶۱	۱	۱۲۳	۲۰۸۱-۲۰۸۲
۶۱	۱	۱	۲۰۸۲-۲۰۸۳	۶۲	۱	۱۲۴	۲۰۸۳-۲۰۸۴
۶۲	۱	۱	۲۰۸۴-۲۰۸۵	۶۳	۱	۱۲۵	۲۰۸۵-۲۰۸۶
۶۳	۱	۱	۲۰۸۶-۲۰۸۷	۶۴	۱	۱۲۶	۲۰۸۷-۲۰۸۸
۶۴	۱	۱	۲۰۸۸-۲۰۸۹	۶۵	۱	۱۲۷	۲۰۸۹-۲۰۹۰
۶۵	۱	۱	۲۰۹۰-۲۰۹۱	۶۶	۱	۱۲۸	۲۰۹۱-۲۰۹۲
۶۶	۱	۱	۲۰۹۲-۲۰۹۳	۶۷	۱	۱۲۹	۲۰۹۳-۲۰۹۴
۶۷	۱	۱	۲۰۹۴-۲۰۹۵	۶۸	۱	۱۳۰	۲۰۹۵-۲۰۹۶
۶۸	۱	۱	۲۰۹۶-۲۰۹۷	۶۹	۱	۱۳۱	۲۰۹۷-۲۰۹۸
۶۹	۱	۱	۲۰۹۸-۲۰۹۹	۷۰	۱	۱۳۲	۲۰۹۹-۲۱۰۰
۷۰	۱	۱	۲۱۰۰-۲۱۰۱	۷۱	۱	۱۳۳	۲۱۰۱-۲۱۰۲
۷۱	۱	۱	۲۱۰۲-۲۱۰۳	۷۲	۱	۱۳۴	۲۱۰۳-۲۱۰۴
۷۲	۱	۱	۲۱۰۴-۲۱۰۵	۷۳	۱	۱۳۵	۲۱۰۵-۲۱۰۶
۷۳	۱	۱	۲۱۰۶-۲۱۰۷	۷۴	۱	۱۳۶	۲۱۰۷-۲۱۰۸
۷۴	۱	۱	۲۱۰۸-۲۱۰۹	۷۵	۱	۱۳۷	۲۱۰۹-۲۱۱۰
۷۵	۱	۱	۲۱۱۰-۲۱۱۱	۷۶	۱	۱۳۸	۲۱۱۱-۲۱۱۲
۷۶	۱	۱	۲۱۱۲-۲۱۱۳	۷۷	۱	۱۳۹	۲۱۱۳-۲۱۱۴
۷۷	۱	۱	۲۱۱۴-۲۱۱۵	۷۸	۱	۱۴۰	۲۱۱۵-۲۱۱۶
۷۸	۱	۱	۲۱۱۶-۲۱۱۷	۷۹	۱	۱۴۱	۲۱۱۷-۲۱۱۸
۷۹	۱	۱	۲۱۱۸-۲۱۱۹	۸۰	۱	۱۴۲	۲۱۱۹-۲۱۲۰
۸۰	۱	۱	۲۱۲۰-۲۱۲۱	۸۱	۱	۱۴۳	۲۱۲۱-۲۱۲۲
۸۱	۱	۱	۲۱۲۲-۲۱۲۳	۸۲	۱	۱۴۴	۲۱۲۳-۲۱۲۴
۸۲	۱	۱	۲۱۲۴-۲۱۲۵	۸۳	۱	۱۴۵	۲۱۲۵-۲۱۲۶
۸۳	۱	۱	۲۱۲۶-۲۱۲۷	۸۴	۱	۱۴۶	۲۱۲۷-۲۱۲۸
۸۴	۱	۱	۲۱۲۸-۲۱۲۹	۸۵	۱	۱۴۷	۲۱۲۹-۲۱۳۰
۸۵	۱	۱	۲۱۳۰-۲۱۳۱	۸۶	۱	۱۴۸	۲۱۳۱-۲۱۳۲
۸۶	۱	۱	۲۱۳۲-۲۱۳۳	۸۷	۱	۱۴۹	۲۱۳۳-۲۱۳۴
۸۷	۱	۱	۲۱۳۴-۲۱۳۵	۸۸	۱	۱۵۰	۲۱۳۵-۲۱۳۶
۸۸	۱	۱	۲۱۳۶-۲۱۳۷	۸۹	۱	۱۵۱	۲۱۳۷-۲۱۳۸
۸۹	۱	۱	۲۱۳۸-۲۱۳۹	۹۰	۱	۱۵۲	۲۱۳۹-۲۱۴۰
۹۰	۱	۱	۲۱۴۰-۲۱۴۱	۹۱	۱	۱۵۳	۲۱۴۱-۲۱۴۲
۹۱	۱	۱	۲۱۴۲-۲۱۴۳	۹۲	۱	۱۵۴	۲۱۴۳-۲۱۴۴
۹۲	۱	۱	۲۱۴۴-۲۱۴۵	۹۳	۱	۱۵۵	۲۱۴۵-۲۱۴۶
۹۳	۱	۱	۲۱۴۶-۲۱۴۷	۹۴	۱	۱۵۶	۲۱۴۷-۲۱۴۸
۹۴	۱	۱	۲۱۴۸-۲۱۴۹	۹۵	۱	۱۵۷	۲۱۴۹-۲۱۵۰
۹۵	۱	۱	۲۱۵۰-۲۱۵۱	۹۶	۱	۱۵۸	۲۱۵۱-۲۱۵۲
۹۶	۱	۱	۲۱۵۲-۲۱۵۳	۹۷	۱	۱۵۹	۲۱۵۳-۲۱۵۴
۹۷	۱	۱	۲۱۵۴-۲۱۵۵	۹۸	۱	۱۶۰	۲۱۵۵-۲۱۵۶
۹۸	۱	۱	۲۱۵۶-۲۱۵۷	۹۹	۱	۱۶۱	۲۱۵۷-۲۱۵۸
۹۹	۱	۱	۲۱۵۸-۲۱۵۹	۱۰۰	۱	۱۶۲	۲۱۵۹-۲۱۶۰
۱۰۰	۱	۱	۲۱۶۰-۲۱۶۱	۱۰۱	۱	۱۶۳	۲۱۶۱-۲۱۶۲
۱۰۱	۱	۱	۲۱۶۲-۲۱۶۳	۱۰۲	۱	۱۶۴	۲۱۶۳-۲۱۶۴
۱۰۲	۱	۱	۲۱۶۴-۲۱۶۵	۱۰۳	۱	۱۶۵	۲۱۶۵-۲۱۶۶
۱۰۳	۱	۱	۲۱۶۶-۲۱۶۷	۱۰۴	۱	۱۶۶	۲۱۶۷-۲۱۶۸
۱۰۴	۱	۱	۲۱۶۸-۲۱۶۹	۱۰۵	۱	۱۶۷	۲۱۶۹-۲۱۷۰
۱۰۵	۱	۱	۲۱۷۰-۲۱۷۱	۱۰۶	۱	۱۶۸	۲۱۷۱-۲۱۷۲
۱۰۶	۱	۱	۲۱۷۲-۲۱۷۳	۱۰۷	۱	۱۶۹	۲۱۷۳-۲۱۷۴
۱۰۷	۱	۱	۲۱۷۴-۲۱۷۵	۱۰۸	۱	۱۷۰	۲۱۷۵-۲۱۷۶
۱۰۸	۱	۱	۲۱۷۶-۲۱۷۷	۱۰۹	۱	۱۷۱	۲۱۷۷-۲۱۷۸
۱۰۹	۱	۱	۲۱۷۸-۲۱۷۹	۱۱۰	۱	۱۷۲	۲۱۷۹-۲۱۸۰
۱۱۰	۱	۱	۲۱۸۰-۲۱۸۱	۱۱۱	۱	۱۷۳	۲۱۸۱-۲۱۸۲
۱۱۱	۱	۱	۲۱۸۲-۲۱۸۳	۱۱۲	۱	۱۷۴	۲۱۸۳-۲۱۸۴
۱۱۲	۱	۱	۲۱۸۴-۲۱۸۵	۱۱۳	۱	۱۷۵	۲۱۸۵-۲۱۸۶
۱۱۳	۱	۱	۲۱۸۶-۲۱۸۷	۱۱۴	۱	۱۷۶	۲۱۸۷-۲۱۸۸
۱۱۴	۱	۱	۲۱۸۸-۲۱۸۹	۱۱۵	۱	۱۷۷	۲۱۸۹-۲۱۹۰
۱۱۵	۱	۱	۲۱۹۰-۲۱۹۱	۱۱۶	۱	۱۷۸	۲۱۹۱-۲۱۹۲
۱۱۶	۱	۱	۲۱۹۲-۲۱۹۳	۱۱۷	۱	۱۷۹	۲۱۹۳-۲۱۹۴
۱۱۷	۱	۱	۲۱۹۴-۲۱۹۵	۱۱۸	۱	۱۸۰	۲۱۹۵-۲۱۹۶
۱۱۸	۱	۱	۲۱۹۶-۲۱۹۷	۱۱۹	۱	۱۸۱	۲۱۹۷-۲۱۹۸
۱۱۹	۱	۱	۲۱۹۸-۲۱۹۹	۱۲۰	۱	۱۸۲	۲۱۹۹-۲۲۰۰
۱۲۰	۱	۱	۲۲۰۰-۲۲۰۱	۱۲۱	۱	۱۸۳	۲۲۰۱-۲۲۰۲
۱۲۱	۱	۱	۲۲۰۲-۲۲۰۳	۱۲۲	۱	۱۸۴	۲۲۰۳-۲۲۰۴
۱۲۲	۱	۱	۲۲۰۴-۲۲۰۵	۱۲۳	۱	۱۸۵	۲۲۰۵-۲۲۰۶
۱۲۳	۱	۱	۲۲۰۶-۲۲۰۷	۱۲۴	۱	۱۸۶	۲۲۰۷-۲۲۰۸
۱۲۴	۱	۱	۲۲۰۸-۲۲۰۹				

موضوی : دیہی کاروں اور ہی الی ۲۸۰ لوگوں کے منت
بہنگال - دلائر بوریت کوئیں اور کمبوئی ستر۔

اسپل سوال نمبر ۱۳۶۹ از طرف حاجی چله سیف اللہ خان -

جیل ملستان - تعمیل ملستان

اسسل سوال نمبر ۱۱۶۹ از طرف مکتبی به سبب الله عاذ -

ممنوع بہ دینہ کاروں اور لیل ۲۸ دوکاروں کے لئے

بھیال - دلآلیہ یونیٹ کوئی اور کسیوں شر -

قطع سدان - تفصیل خالیوال

مال مسیحال	تعداد تکوں جوانات	دفاتر کسوٹی کام	تعداد عمرات جذکی اراضی ستقلہ یونین کوئیں لائکٹ کوئیں کے نام باخاطہ مستقل ہو جی مولیٰ (کام ۷۵)	موزان کام	تعداد عمرات جذکی اراضی ستقلہ یونین کوئیں لائکٹ کوئیں کے نام باخاطہ مستقل ہو جی مولیٰ (کام ۷۵)	سال	لوجہ زیادتی کام سعکت
۱	۳	۰	۰	۲	۰	۲۵	۲۵
۲	۲	۰	۰	۱	۰	۲۶	۲۶
۳	۱	۰	۰	۱	۰	۲۷	۲۷
۴	۰	۰	۰	۰	۰	۲۸	۲۸
۵	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹	۲۹
۶	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰	۳۰
۷	۰	۰	۰	۰	۰	۳۱	۳۱
۸	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲	۳۲
۹	۰	۰	۰	۰	۰	۳۳	۳۳
۱۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۴	۳۴
۱۱	۰	۰	۰	۰	۰	۳۵	۳۵
۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۳۶	۳۶
۱۳	۰	۰	۰	۰	۰	۳۷	۳۷
۱۴	۰	۰	۰	۰	۰	۳۸	۳۸
۱۵	۰	۰	۰	۰	۰	۳۹	۳۹
۱۶	۰	۰	۰	۰	۰	۴۰	۴۰
۱۷	۰	۰	۰	۰	۰	۴۱	۴۱
۱۸	۰	۰	۰	۰	۰	۴۲	۴۲
۱۹	۰	۰	۰	۰	۰	۴۳	۴۳
۲۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۴	۴۴
۲۱	۰	۰	۰	۰	۰	۴۵	۴۵
۲۲	۰	۰	۰	۰	۰	۴۶	۴۶
۲۳	۰	۰	۰	۰	۰	۴۷	۴۷
۲۴	۰	۰	۰	۰	۰	۴۸	۴۸
۲۵	۰	۰	۰	۰	۰	۴۹	۴۹
۲۶	۰	۰	۰	۰	۰	۵۰	۵۰
۲۷	۰	۰	۰	۰	۰	۵۱	۵۱
۲۸	۰	۰	۰	۰	۰	۵۲	۵۲
۲۹	۰	۰	۰	۰	۰	۵۳	۵۳
۳۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۴	۵۴
۳۱	۰	۰	۰	۰	۰	۵۵	۵۵
۳۲	۰	۰	۰	۰	۰	۵۶	۵۶
۳۳	۰	۰	۰	۰	۰	۵۷	۵۷
۳۴	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸	۵۸
۳۵	۰	۰	۰	۰	۰	۵۹	۵۹
۳۶	۰	۰	۰	۰	۰	۶۰	۶۰
۳۷	۰	۰	۰	۰	۰	۶۱	۶۱
۳۸	۰	۰	۰	۰	۰	۶۲	۶۲
۳۹	۰	۰	۰	۰	۰	۶۳	۶۳
۴۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶۴	۶۴
۴۱	۰	۰	۰	۰	۰	۶۵	۶۵
۴۲	۰	۰	۰	۰	۰	۶۶	۶۶
۴۳	۰	۰	۰	۰	۰	۶۷	۶۷
۴۴	۰	۰	۰	۰	۰	۶۸	۶۸
۴۵	۰	۰	۰	۰	۰	۶۹	۶۹
۴۶	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰	۷۰
۴۷	۰	۰	۰	۰	۰	۷۱	۷۱
۴۸	۰	۰	۰	۰	۰	۷۲	۷۲
۴۹	۰	۰	۰	۰	۰	۷۳	۷۳
۵۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۴	۷۴
۵۱	۰	۰	۰	۰	۰	۷۵	۷۵
۵۲	۰	۰	۰	۰	۰	۷۶	۷۶
۵۳	۰	۰	۰	۰	۰	۷۷	۷۷
۵۴	۰	۰	۰	۰	۰	۷۸	۷۸
۵۵	۰	۰	۰	۰	۰	۷۹	۷۹
۵۶	۰	۰	۰	۰	۰	۸۰	۸۰
۵۷	۰	۰	۰	۰	۰	۸۱	۸۱
۵۸	۰	۰	۰	۰	۰	۸۲	۸۲
۵۹	۰	۰	۰	۰	۰	۸۳	۸۳
۶۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸۴	۸۴
۶۱	۰	۰	۰	۰	۰	۸۵	۸۵
۶۲	۰	۰	۰	۰	۰	۸۶	۸۶
۶۳	۰	۰	۰	۰	۰	۸۷	۸۷
۶۴	۰	۰	۰	۰	۰	۸۸	۸۸
۶۵	۰	۰	۰	۰	۰	۸۹	۸۹
۶۶	۰	۰	۰	۰	۰	۹۰	۹۰
۶۷	۰	۰	۰	۰	۰	۹۱	۹۱
۶۸	۰	۰	۰	۰	۰	۹۲	۹۲
۶۹	۰	۰	۰	۰	۰	۹۳	۹۳
۷۰	۰	۰	۰	۰	۰	۹۴	۹۴
۷۱	۰	۰	۰	۰	۰	۹۵	۹۵
۷۲	۰	۰	۰	۰	۰	۹۶	۹۶
۷۳	۰	۰	۰	۰	۰	۹۷	۹۷
۷۴	۰	۰	۰	۰	۰	۹۸	۹۸
۷۵	۰	۰	۰	۰	۰	۹۹	۹۹
۷۶	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰	۱۰۰
۷۷	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۱	۱۰۱
۷۸	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۲	۱۰۲
۷۹	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۳	۱۰۳
۸۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۴	۱۰۴
۸۱	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۵	۱۰۵
۸۲	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۶	۱۰۶
۸۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۷	۱۰۷
۸۴	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۸	۱۰۸
۸۵	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۹	۱۰۹
۸۶	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۰	۱۱۰
۸۷	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۱	۱۱۱
۸۸	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۲	۱۱۲
۸۹	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۳	۱۱۳
۹۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۴	۱۱۴
۹۱	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۵	۱۱۵
۹۲	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۶	۱۱۶
۹۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۷	۱۱۷
۹۴	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۸	۱۱۸
۹۵	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۹	۱۱۹
۹۶	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰	۱۲۰
۹۷	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۱	۱۲۱
۹۸	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۲	۱۲۲
۹۹	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۳	۱۲۳
۱۰۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۴	۱۲۴
۱۰۱	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۵	۱۲۵
۱۰۲	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۶	۱۲۶
۱۰۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۷	۱۲۷
۱۰۴	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۸	۱۲۸
۱۰۵	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۹	۱۲۹
۱۰۶	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۰	۱۳۰
۱۰۷	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۱	۱۳۱
۱۰۸	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۲	۱۳۲
۱۰۹	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۳	۱۳۳
۱۱۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۴	۱۳۴
۱۱۱	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۵	۱۳۵
۱۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۶	۱۳۶
۱۱۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۷	۱۳۷
۱۱۴	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۸	۱۳۸
۱۱۵	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۹	۱۳۹
۱۱۶	۰	۰	۰	۰	۰	۱۴۰	۱۴۰
۱۱۷	۰	۰	۰	۰	۰	۱۴۱	۱۴۱
۱۱۸	۰	۰	۰	۰	۰	۱۴۲	۱۴۲
۱۱۹	۰	۰	۰	۰	۰	۱۴۳	۱۴۳
۱۲۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۴۴	۱۴۴
۱۲۱	۰	۰	۰	۰	۰	۱۴۵	۱۴۵
۱۲۲	۰	۰	۰	۰	۰	۱۴۶	۱۴۶
۱۲۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۴۷	۱۴۷
۱۲۴	۰	۰	۰	۰	۰	۱۴۸	۱۴۸
۱۲۵	۰	۰	۰	۰	۰	۱۴۹	۱۴۹
۱۲۶	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۰	۱۵۰
۱۲۷	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۱	۱۵۱
۱۲۸	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۲	۱۵۲
۱۲۹	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۳	۱۵۳
۱۳۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۴	۱۵۴
۱۳۱	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۵	۱۵۵
۱۳۲	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۶	۱۵۶
۱۳۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۷	۱۵۷
۱۳۴	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۸	۱۵۸
۱۳۵	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۹	۱۵۹
۱۳۶	۰	۰	۰	۰	۰	۱۶۰	۱۶۰
۱۳۷	۰	۰	۰	۰	۰	۱۶۱	۱۶۱
۱۳۸	۰	۰	۰	۰	۰	۱۶۲	۱۶۲
۱۳۹	۰	۰	۰	۰	۰	۱۶۳	۱۶۳
۱۴۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۶۴	۱۶۴
۱۴۱	۰	۰	۰	۰	۰	۱۶۵	۱۶۵
۱۴۲	۰	۰	۰	۰	۰	۱۶۶	۱۶۶
۱۴۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۶۷	۱۶۷
۱۴۴	۰	۰	۰	۰	۰	۱۶۸	۱۶۸
۱۴۵	۰	۰	۰	۰	۰	۱۶۹	۱۶۹
۱۴۶	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۰	۱۷۰
۱۴۷	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۱	۱۷۱
۱۴۸	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۲	۱۷۲
۱۴۹	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۳	۱۷۳
۱۵۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۴	۱۷۴
۱۵۱	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۵	۱۷۵
۱۵۲	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۶	۱۷۶
۱۵۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۷	۱۷۷
۱۵۴	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۸	۱۷۸
۱۵۵	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۹	۱۷۹
۱۵۶	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۰	۱۸۰
۱۵۷	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۱	۱۸۱
۱۵۸	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۲	۱۸۲
۱۵۹	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۳	۱۸۳
۱۶۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۴	۱۸۴
۱۶۱	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۵	۱۸۵
۱۶۲	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۶	۱۸۶
۱۶۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۷	۱۸۷
۱۶۴	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۸	۱۸۸
۱۶۵	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۹	۱۸۹
۱۶۶	۰	۰	۰	۰	۰	۱۹۰	۱۹۰

اس سیل موال نمبر ۱۳۶۹ از طرف حاجی ہدی سیف اللہ خان -

موضوع :- دیہی کاموں اور اپنے ایک ۰۸۲ بود کراموں کے تحت

۲- کمک انجمنهای اسلامی و مساجد

اسپلی مسوال تیر ۱۳۶۹ از طرف حاجی محمد سیف الله خان -

موضع بے دیہی کاموں اور لیل ۸۰ ہر لودکار میں کھٹ
بینال - دھان لولیں کو رسیں اور کھوٹی سنیں۔

بسباع - عمار بورين نوبل اول تهويسي سير.

خیلی سلطان - لحفل و ماری

موضوں پر بے دلیلی کاموں اور لئی ایل۔ ۸۳ ہرو گراموں کے لئے

بستگی - دفاتر لودین کوئی اوند کیمی شن.

السبيل سوال نمير ۱۳۶۹ از طرف حاجی محمد سعید اللہ خان۔

امتحانی سوال نمبر ۹۲۱ از طرف حاجی یلدیزی الله شان -

میتوانیم کہ اسی طبقے کا ملکہ ایک بزرگ و اعلیٰ شخصیت ہے۔

نخل میلان - تعمیل لودهان

مودودی - جیہیں کہوں اور ہی الی ۸۰ ہر دو گراموں کے لئے
ہسپنل - دالار یونین کونسل اور کمیونٹی میٹن۔

اسپریل موکال نمبر ۱۳۶۹ از طرف سازمان پژوهش و تحقیق دارند.

شجاع ایاد
تھمہل ملتان - ضلع ملتان

اسیبل سوال یعنی ۱۳۶۹ از طرف حاجی به سیف الله خان —

تعمیل لیه - کرده مظفر بنیامن

برضوی : دینہ کاموں اور لیل ۸۰۰ لروکراموں کے تحت
بسمیل - دالات یولین کونسل اور کمپنی سٹر -

TATTOO

کھوارہ

(۱۴) نیویورک ایڈیشن

موضوی ب دیہی کسوں اور لیلی ۲۸۰ نوکر اسون یے تھت
بھٹکال دفاتر بڑیں کوئیں اور گھوموئی سنتر ۔

اسپل سوال نمبر ۱۳۷۹ از طرف حاجی بد سبیل اللہ خان -
شیخ مظفر کرہ - تفصیل حکیم ادو

اسیبل موال نمبر ۱۳۶۹ از طرف مایہی بہ سبق افسہ خان۔

فیصل سلطنتی کروہ۔ - تفصیل مظاہر کروہ

موضع بے دہی کاموں اور لی ایلو ۳۸۰ ہر کراسوں کے تحت
بہتال - دھار بولیں کونسل اور کسواری شتر۔

گوشوارہ ۱

۲۸۵

مال	تعداد مسنیوال	تعداد سکول	تعداد حرولات	دقائق کسواری کام	مسنیوال کسواری کام	تعداد عمارت جنگی اراضی ستقل لہ مونڈی ویبہ
۱	۳	۳	۲	۲	۲	۱۹۶۳۱۳۰
۲	۴	۴	۲	۲	۲	۱۹۶۳۱۵
۳	۵	۵	۳	۳	۳	۱۹۶۴۶۷۶
۴	۶	۶	۴	۴	۴	۱۹۶۴۶۷۷
۵	۷	۷	۵	۵	۵	۱۹۶۴۶۷۸
۶	۸	۸	۶	۶	۶	۱۹۶۴۶۷۹
۷	۹	۹	۷	۷	۷	۱۹۶۴۶۸۰
۸	۱۰	۱۰	۸	۸	۸	۱۹۶۴۶۸۱
۹	۱۱	۱۱	۹	۹	۹	۱۹۶۴۶۸۲
۱۰	۱۲	۱۲	۱۰	۱۰	۱۰	۱۹۶۴۶۸۳
۱۱	۱۳	۱۳	۱۱	۱۱	۱۱	۱۹۶۴۶۸۴
۱۲	۱۴	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۹۶۴۶۸۵
۱۳	۱۵	۱۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۹۶۴۶۸۶
۱۴	۱۶	۱۶	۱۴	۱۴	۱۴	۱۹۶۴۶۸۷
۱۵	۱۷	۱۷	۱۵	۱۵	۱۵	۱۹۶۴۶۸۸
۱۶	۱۸	۱۸	۱۶	۱۶	۱۶	۱۹۶۴۶۸۹
۱۷	۱۹	۱۹	۱۷	۱۷	۱۷	۱۹۶۴۶۹۰
۱۸	۲۰	۲۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۹۶۴۶۹۱
۱۹	۲۱	۲۱	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹۶۴۶۹۲
۲۰	۲۲	۲۲	۲۰	۲۰	۲۰	۱۹۶۴۶۹۳
۲۱	۲۳	۲۳	۲۱	۲۱	۲۱	۱۹۶۴۶۹۴
۲۲	۲۴	۲۴	۲۲	۲۲	۲۲	۱۹۶۴۶۹۵
۲۳	۲۵	۲۵	۲۳	۲۳	۲۳	۱۹۶۴۶۹۶
۲۴	۲۶	۲۶	۲۴	۲۴	۲۴	۱۹۶۴۶۹۷
۲۵	۲۷	۲۷	۲۵	۲۵	۲۵	۱۹۶۴۶۹۸
۲۶	۲۸	۲۸	۲۶	۲۶	۲۶	۱۹۶۴۶۹۹
۲۷	۲۹	۲۹	۲۷	۲۷	۲۷	۱۹۶۴۶۱۰
۲۸	۳۰	۳۰	۲۸	۲۸	۲۸	۱۹۶۴۶۱۱
۲۹	۳۱	۳۱	۲۹	۲۹	۲۹	۱۹۶۴۶۱۲
۳۰	۳۲	۳۲	۳۰	۳۰	۳۰	۱۹۶۴۶۱۳
۳۱	۳۳	۳۳	۳۱	۳۱	۳۱	۱۹۶۴۶۱۴
۳۲	۳۴	۳۴	۳۲	۳۲	۳۲	۱۹۶۴۶۱۵
۳۳	۳۵	۳۵	۳۳	۳۳	۳۳	۱۹۶۴۶۱۶
۳۴	۳۶	۳۶	۳۴	۳۴	۳۴	۱۹۶۴۶۱۷
۳۵	۳۷	۳۷	۳۵	۳۵	۳۵	۱۹۶۴۶۱۸
۳۶	۳۸	۳۸	۳۶	۳۶	۳۶	۱۹۶۴۶۱۹
۳۷	۳۹	۳۹	۳۷	۳۷	۳۷	۱۹۶۴۶۲۰
۳۸	۴۰	۴۰	۳۸	۳۸	۳۸	۱۹۶۴۶۲۱
۳۹	۴۱	۴۱	۳۹	۳۹	۳۹	۱۹۶۴۶۲۲
۴۰	۴۲	۴۲	۴۰	۴۰	۴۰	۱۹۶۴۶۲۳
۴۱	۴۳	۴۳	۴۱	۴۱	۴۱	۱۹۶۴۶۲۴
۴۲	۴۴	۴۴	۴۲	۴۲	۴۲	۱۹۶۴۶۲۵
۴۳	۴۵	۴۵	۴۳	۴۳	۴۳	۱۹۶۴۶۲۶
۴۴	۴۶	۴۶	۴۴	۴۴	۴۴	۱۹۶۴۶۲۷
۴۵	۴۷	۴۷	۴۵	۴۵	۴۵	۱۹۶۴۶۲۸
۴۶	۴۸	۴۸	۴۶	۴۶	۴۶	۱۹۶۴۶۲۹
۴۷	۴۹	۴۹	۴۷	۴۷	۴۷	۱۹۶۴۶۳۰
۴۸	۵۰	۵۰	۴۸	۴۸	۴۸	۱۹۶۴۶۳۱
۴۹	۵۱	۵۱	۴۹	۴۹	۴۹	۱۹۶۴۶۳۲
۵۰	۵۲	۵۲	۵۰	۵۰	۵۰	۱۹۶۴۶۳۳
۵۱	۵۳	۵۳	۵۱	۵۱	۵۱	۱۹۶۴۶۳۴
۵۲	۵۴	۵۴	۵۲	۵۲	۵۲	۱۹۶۴۶۳۵
۵۳	۵۵	۵۵	۵۳	۵۳	۵۳	۱۹۶۴۶۳۶
۵۴	۵۶	۵۶	۵۴	۵۴	۵۴	۱۹۶۴۶۳۷
۵۵	۵۷	۵۷	۵۵	۵۵	۵۵	۱۹۶۴۶۳۸
۵۶	۵۸	۵۸	۵۶	۵۶	۵۶	۱۹۶۴۶۳۹
۵۷	۵۹	۵۹	۵۷	۵۷	۵۷	۱۹۶۴۶۴۰
۵۸	۶۰	۶۰	۵۸	۵۸	۵۸	۱۹۶۴۶۴۱
۵۹	۶۱	۶۱	۵۹	۵۹	۵۹	۱۹۶۴۶۴۲
۶۰	۶۲	۶۲	۶۰	۶۰	۶۰	۱۹۶۴۶۴۳
۶۱	۶۳	۶۳	۶۱	۶۱	۶۱	۱۹۶۴۶۴۴
۶۲	۶۴	۶۴	۶۲	۶۲	۶۲	۱۹۶۴۶۴۵
۶۳	۶۵	۶۵	۶۳	۶۳	۶۳	۱۹۶۴۶۴۶
۶۴	۶۶	۶۶	۶۴	۶۴	۶۴	۱۹۶۴۶۴۷
۶۵	۶۷	۶۷	۶۵	۶۵	۶۵	۱۹۶۴۶۴۸
۶۶	۶۸	۶۸	۶۶	۶۶	۶۶	۱۹۶۴۶۴۹
۶۷	۶۹	۶۹	۶۷	۶۷	۶۷	۱۹۶۴۶۵۰
۶۸	۷۰	۷۰	۶۸	۶۸	۶۸	۱۹۶۴۶۵۱
۶۹	۷۱	۷۱	۶۹	۶۹	۶۹	۱۹۶۴۶۵۲
۷۰	۷۲	۷۲	۷۰	۷۰	۷۰	۱۹۶۴۶۵۳
۷۱	۷۳	۷۳	۷۱	۷۱	۷۱	۱۹۶۴۶۵۴
۷۲	۷۴	۷۴	۷۲	۷۲	۷۲	۱۹۶۴۶۵۵
۷۳	۷۵	۷۵	۷۳	۷۳	۷۳	۱۹۶۴۶۵۶
۷۴	۷۶	۷۶	۷۴	۷۴	۷۴	۱۹۶۴۶۵۷
۷۵	۷۷	۷۷	۷۵	۷۵	۷۵	۱۹۶۴۶۵۸
۷۶	۷۸	۷۸	۷۶	۷۶	۷۶	۱۹۶۴۶۵۹
۷۷	۷۹	۷۹	۷۷	۷۷	۷۷	۱۹۶۴۶۶۰
۷۸	۸۰	۸۰	۷۸	۷۸	۷۸	۱۹۶۴۶۶۱
۷۹	۸۱	۸۱	۷۹	۷۹	۷۹	۱۹۶۴۶۶۲
۸۰	۸۲	۸۲	۸۰	۸۰	۸۰	۱۹۶۴۶۶۳
۸۱	۸۳	۸۳	۸۱	۸۱	۸۱	۱۹۶۴۶۶۴
۸۲	۸۴	۸۴	۸۲	۸۲	۸۲	۱۹۶۴۶۶۵
۸۳	۸۵	۸۵	۸۳	۸۳	۸۳	۱۹۶۴۶۶۶
۸۴	۸۶	۸۶	۸۴	۸۴	۸۴	۱۹۶۴۶۶۷
۸۵	۸۷	۸۷	۸۵	۸۵	۸۵	۱۹۶۴۶۶۸
۸۶	۸۸	۸۸	۸۶	۸۶	۸۶	۱۹۶۴۶۶۹
۸۷	۸۹	۸۹	۸۷	۸۷	۸۷	۱۹۶۴۶۷۰
۸۸	۹۰	۹۰	۸۸	۸۸	۸۸	۱۹۶۴۶۷۱
۸۹	۹۱	۹۱	۸۹	۸۹	۸۹	۱۹۶۴۶۷۲
۹۰	۹۲	۹۲	۹۰	۹۰	۹۰	۱۹۶۴۶۷۳
۹۱	۹۳	۹۳	۹۱	۹۱	۹۱	۱۹۶۴۶۷۴
۹۲	۹۴	۹۴	۹۲	۹۲	۹۲	۱۹۶۴۶۷۵
۹۳	۹۵	۹۵	۹۳	۹۳	۹۳	۱۹۶۴۶۷۶
۹۴	۹۶	۹۶	۹۴	۹۴	۹۴	۱۹۶۴۶۷۷
۹۵	۹۷	۹۷	۹۵	۹۵	۹۵	۱۹۶۴۶۷۸
۹۶	۹۸	۹۸	۹۶	۹۶	۹۶	۱۹۶۴۶۷۹
۹۷	۹۹	۹۹	۹۷	۹۷	۹۷	۱۹۶۴۶۸۰
۹۸	۱۰۰	۱۰۰	۹۸	۹۸	۹۸	۱۹۶۴۶۸۱
۹۹	۱۰۱	۱۰۱	۹۹	۹۹	۹۹	۱۹۶۴۶۸۲
۱۰۰	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۹۶۴۶۸۳
۱۰۱	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱	۱۹۶۴۶۸۴
۱۰۲	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲	۱۹۶۴۶۸۵
۱۰۳	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳	۱۹۶۴۶۸۶
۱۰۴	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۹۶۴۶۸۷
۱۰۵	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵	۱۹۶۴۶۸۸
۱۰۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶	۱۹۶۴۶۸۹
۱۰۷	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷	۱۹۶۴۶۹۰
۱۰۸	۱۱۰	۱۱۰	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۹۶۴۶۹۱
۱۰۹	۱۱۱	۱۱۱	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹	۱۹۶۴۶۹۲
۱۱۰	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۹۶۴۶۹۳
۱۱۱	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۹۶۴۶۹۴
۱۱۲	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۹۶۴۶۹۵
۱۱۳	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۹۶۴۶۹۶
۱۱۴	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴	۱۹۶۴۶۹۷
۱۱۵	۱۱۷	۱۱۷	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵	۱۹۶۴۶۹۸
۱۱۶	۱۱۸	۱۱۸	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶	۱۹۶۴۶۹۹
۱۱۷	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷	۱۹۶۴۶۱۰
۱۱۸	۱۲۰	۱۲۰	۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸	۱۹۶۴۶۱۱
۱۱۹	۱۲۱	۱۲۱	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۱۲
۱۲۰	۱۲۲	۱۲۲	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۱۳
۱۲۱	۱۲۳	۱۲۳	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۱۴
۱۲۲	۱۲۴	۱۲۴	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۱۵
۱۲۳	۱۲۵	۱۲۵	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۱۶
۱۲۴	۱۲۶	۱۲۶	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۱۷
۱۲۵	۱۲۷	۱۲۷	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۱۸
۱۲۶	۱۲۸	۱۲۸	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۱۹
۱۲۷	۱۲۹	۱۲۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۲۰
۱۲۸	۱۳۰	۱۳۰	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۲۱
۱۲۹	۱۳۱	۱۳۱	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۲۲
۱۳۰	۱۳۲	۱۳۲	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۲۳
۱۳۱	۱۳۳	۱۳۳	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۲۴
۱۳۲	۱۳۴	۱۳۴	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۲۵
۱۳۳	۱۳۵	۱۳۵	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۲۶
۱۳۴	۱۳۶	۱۳۶	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۲۷
۱۳۵	۱۳۷	۱۳۷	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۲۸
۱۳۶	۱۳۸	۱۳۸	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۲۹
۱۳۷	۱۳۹	۱۳۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۳۰
۱۳۸	۱۴۰	۱۴۰	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۳۱
۱۳۹	۱۴۱	۱۴۱	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۳۲
۱۴۰	۱۴۲	۱۴۲	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۳۳
۱۴۱	۱۴۳	۱۴۳	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۳۴
۱۴۲	۱۴۴	۱۴۴	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۳۵
۱۴۳	۱۴۵	۱۴۵	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۳۶
۱۴۴	۱۴۶	۱۴۶	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۳۷
۱۴۵	۱۴۷	۱۴۷	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۹۶۴۶۳۸
۱۴						

موضوی دیہی کاموں اور ہی اپل ۲۸۰ یورکاموں کے تحت بستیاں

می کاموں اور ہی لیل ۸۰ یہ دیکھا میں دفاتر بولنیں کوئی نہیں اور کمپنی ستر

احمدی سوال نمبر ۳۶۹ از طرف حاجی محمد سیف اللہ خاں۔

سال	تمدداد مسبتال	تمدداد سکول	تمدداد جیوا کاٹ	دفاتر بیوین	کمبوئنی کام	تمدداد عمرانی کام	تمدداد عمرانی کام	تمدداد عمرانی کام	تمدداد عمرانی کام
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۹۱۳-۱۹۱۴	—	۱۹۱۵-۱۹۱۶	۱۹۱۶-۱۹۱۷	۱۹۱۷-۱۹۱۸	۱۹۱۸-۱۹۱۹	۱۹۱۹-۱۹۲۰	۱۹۲۰-۱۹۲۱	۱۹۲۱-۱۹۲۲	۱۹۲۲-۱۹۲۳
۱۹۱۴-۱۹۱۵	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱۹۱۵-۱۹۱۶	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۹۱۶-۱۹۱۷	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱۹۱۷-۱۹۱۸	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۹۱۸-۱۹۱۹	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۹۱۹-۱۹۲۰	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۹۲۰-۱۹۲۱	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۹۲۱-۱۹۲۲	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۹۲۲-۱۹۲۳	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷

استیل سوال نیز ۱۹۷۹ از طرف حاجی یلدیز اند شان -

خان غازی کلر،

موضع بـ دہیں کاموں اور لیں لیل ۲۸۰ لروکارموں کے تحت
بستیاں - دفاتر یولین کونسل اور کمیٹی سینٹر -

گوشوارہ

اسپل سوال نمبر ۱۹۹۹ از طرف حاجی بد سبب الله خان۔

موضوع :- دیہی کاروں اور ہی اہل ۱۹۸۰ء بروکاروں کے حصت
بسویں - دفاتر یوں کوئی اور کھیری شتر۔

شیخ بہادریور - تحصلہ بہادریور

صوبائی اسپلی ہنچاپ ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء

۲۸۸

مال	تمداد مسکول	تمداد عبورات	کمیٹی	سرزان	تمداد عمارت جنگی اراضی	تمداد عمارت جنگی اراضی	معقول لہ مونیہ کی وجہ
۱	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۷-۶۸	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۰-۶۱	۱۹۵۹-۶۰
۱۹۶۷-۶۸	۱۹۶۸-۶۹	۱۹۶۹-۷۰	۱۹۷۰-۷۱	۱۹۷۱-۷۲	۱۹۷۲-۷۳	۱۹۷۳-۷۴	۱۹۷۴-۷۵
۱۹۶۶-۶۷	۱۹۶۷-۶۸	۱۹۶۸-۶۹	۱۹۶۹-۷۰	۱۹۷۰-۷۱	۱۹۷۱-۷۲	۱۹۷۲-۷۳	۱۹۷۳-۷۴
۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۶-۶۷	۱۹۶۷-۶۸	۱۹۶۸-۶۹	۱۹۶۹-۷۰	۱۹۷۰-۷۱	۱۹۷۱-۷۲	۱۹۷۲-۷۳
۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۶-۶۷	۱۹۶۷-۶۸	۱۹۶۸-۶۹	۱۹۶۹-۷۰	۱۹۷۰-۷۱	۱۹۷۱-۷۲
۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۶-۶۷	۱۹۶۷-۶۸	۱۹۶۸-۶۹	۱۹۶۹-۷۰	۱۹۷۰-۷۱
۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۶-۶۷	۱۹۶۷-۶۸	۱۹۶۸-۶۹	۱۹۶۹-۷۰
۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۶-۶۷	۱۹۶۷-۶۸	۱۹۶۸-۶۹
۱۹۶۰-۶۱	۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۶-۶۷	۱۹۶۷-۶۸
۱۹۵۹-۶۰	۱۹۶۰-۶۱	۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۶-۶۷
۱۹۵۸-۵۹	۱۹۵۹-۶۰	۱۹۶۰-۶۱	۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۵-۶۶
۱۹۵۷-۵۸	۱۹۵۸-۵۹	۱۹۵۹-۶۰	۱۹۶۰-۶۱	۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۴-۶۵
۱۹۵۶-۵۷	۱۹۵۷-۵۸	۱۹۵۸-۵۹	۱۹۵۹-۶۰	۱۹۶۰-۶۱	۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴
۱۹۵۵-۵۶	۱۹۵۶-۵۷	۱۹۵۷-۵۸	۱۹۵۸-۵۹	۱۹۵۹-۶۰	۱۹۶۰-۶۱	۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳
۱۹۵۴-۵۵	۱۹۵۵-۵۶	۱۹۵۶-۵۷	۱۹۵۷-۵۸	۱۹۵۸-۵۹	۱۹۵۹-۶۰	۱۹۶۰-۶۱	۱۹۶۱-۶۲
۱۹۵۳-۵۴	۱۹۵۴-۵۵	۱۹۵۵-۵۶	۱۹۵۶-۵۷	۱۹۵۷-۵۸	۱۹۵۸-۵۹	۱۹۵۹-۶۰	۱۹۶۰-۶۱
۱۹۵۲-۵۳	۱۹۵۳-۵۴	۱۹۵۴-۵۵	۱۹۵۵-۵۶	۱۹۵۶-۵۷	۱۹۵۷-۵۸	۱۹۵۸-۵۹	۱۹۵۹-۶۰
۱۹۵۱-۵۲	۱۹۵۲-۵۳	۱۹۵۳-۵۴	۱۹۵۴-۵۵	۱۹۵۵-۵۶	۱۹۵۶-۵۷	۱۹۵۷-۵۸	۱۹۵۸-۵۹
۱۹۵۰-۵۱	۱۹۵۱-۵۲	۱۹۵۲-۵۳	۱۹۵۳-۵۴	۱۹۵۴-۵۵	۱۹۵۵-۵۶	۱۹۵۶-۵۷	۱۹۵۷-۵۸
۱۹۴۹-۵۰	۱۹۴۹-۵۱	۱۹۵۰-۵۲	۱۹۵۱-۵۳	۱۹۵۲-۵۴	۱۹۵۳-۵۵	۱۹۵۴-۵۶	۱۹۵۵-۵۷
۱۹۴۸-۴۹	۱۹۴۹-۵۰	۱۹۴۹-۵۱	۱۹۴۹-۵۲	۱۹۴۹-۵۴	۱۹۴۹-۵۵	۱۹۴۹-۵۶	۱۹۴۹-۵۷
۱۹۴۷-۴۸	۱۹۴۷-۴۹	۱۹۴۸-۴۹	۱۹۴۹-۵۰	۱۹۴۹-۵۱	۱۹۴۹-۵۲	۱۹۴۹-۵۳	۱۹۴۹-۵۴
۱۹۴۶-۴۷	۱۹۴۶-۴۸	۱۹۴۷-۴۹	۱۹۴۸-۴۹	۱۹۴۹-۵۰	۱۹۴۹-۵۱	۱۹۴۹-۵۲	۱۹۴۹-۵۳
۱۹۴۵-۴۶	۱۹۴۵-۴۷	۱۹۴۶-۴۸	۱۹۴۷-۴۹	۱۹۴۸-۴۹	۱۹۴۹-۵۰	۱۹۴۹-۵۱	۱۹۴۹-۵۲
۱۹۴۴-۴۵	۱۹۴۴-۴۶	۱۹۴۵-۴۷	۱۹۴۶-۴۸	۱۹۴۷-۴۹	۱۹۴۸-۴۹	۱۹۴۹-۵۰	۱۹۴۹-۵۱
۱۹۴۳-۴۴	۱۹۴۳-۴۵	۱۹۴۴-۴۶	۱۹۴۵-۴۷	۱۹۴۶-۴۸	۱۹۴۷-۴۹	۱۹۴۸-۴۹	۱۹۴۹-۵۰
۱۹۴۲-۴۳	۱۹۴۲-۴۴	۱۹۴۳-۴۵	۱۹۴۴-۴۶	۱۹۴۵-۴۷	۱۹۴۶-۴۸	۱۹۴۷-۴۹	۱۹۴۸-۴۹
۱۹۴۱-۴۲	۱۹۴۱-۴۳	۱۹۴۲-۴۴	۱۹۴۳-۴۵	۱۹۴۴-۴۶	۱۹۴۵-۴۷	۱۹۴۶-۴۸	۱۹۴۷-۴۹
۱۹۴۰-۴۱	۱۹۴۰-۴۲	۱۹۴۱-۴۳	۱۹۴۲-۴۴	۱۹۴۳-۴۵	۱۹۴۴-۴۶	۱۹۴۵-۴۷	۱۹۴۶-۴۸
۱۹۳۹-۴۰	۱۹۳۹-۴۱	۱۹۴۰-۴۲	۱۹۴۱-۴۳	۱۹۴۲-۴۴	۱۹۴۳-۴۵	۱۹۴۴-۴۶	۱۹۴۵-۴۷
۱۹۳۸-۳۹	۱۹۳۸-۴۰	۱۹۳۹-۴۱	۱۹۴۰-۴۲	۱۹۴۱-۴۳	۱۹۴۲-۴۴	۱۹۴۳-۴۵	۱۹۴۴-۴۶
۱۹۳۷-۳۸	۱۹۳۷-۴۰	۱۹۳۸-۴۱	۱۹۳۹-۴۲	۱۹۴۰-۴۳	۱۹۴۱-۴۴	۱۹۴۲-۴۵	۱۹۴۳-۴۶
۱۹۳۶-۳۷	۱۹۳۶-۴۰	۱۹۳۷-۴۱	۱۹۳۸-۴۲	۱۹۳۹-۴۳	۱۹۴۰-۴۴	۱۹۴۱-۴۵	۱۹۴۲-۴۶
۱۹۳۵-۳۶	۱۹۳۵-۴۰	۱۹۳۶-۴۱	۱۹۳۷-۴۲	۱۹۳۸-۴۳	۱۹۳۹-۴۴	۱۹۴۰-۴۵	۱۹۴۱-۴۶
۱۹۳۴-۳۵	۱۹۳۴-۴۰	۱۹۳۵-۴۱	۱۹۳۶-۴۲	۱۹۳۷-۴۳	۱۹۳۸-۴۴	۱۹۳۹-۴۵	۱۹۴۰-۴۶
۱۹۳۳-۳۴	۱۹۳۳-۴۰	۱۹۳۴-۴۱	۱۹۳۵-۴۲	۱۹۳۶-۴۳	۱۹۳۷-۴۴	۱۹۳۸-۴۵	۱۹۳۹-۴۶
۱۹۳۲-۳۳	۱۹۳۲-۴۰	۱۹۳۳-۴۱	۱۹۳۴-۴۲	۱۹۳۵-۴۳	۱۹۳۶-۴۴	۱۹۳۷-۴۵	۱۹۳۸-۴۶
۱۹۳۱-۳۲	۱۹۳۱-۴۰	۱۹۳۲-۴۱	۱۹۳۳-۴۲	۱۹۳۴-۴۳	۱۹۳۵-۴۴	۱۹۳۶-۴۵	۱۹۳۷-۴۶
۱۹۳۰-۳۱	۱۹۳۰-۴۰	۱۹۳۱-۴۱	۱۹۳۲-۴۲	۱۹۳۳-۴۳	۱۹۳۴-۴۴	۱۹۳۵-۴۵	۱۹۳۶-۴۶
۱۹۲۹-۳۰	۱۹۲۹-۴۰	۱۹۳۰-۴۱	۱۹۳۱-۴۲	۱۹۳۲-۴۳	۱۹۳۳-۴۴	۱۹۳۴-۴۵	۱۹۳۵-۴۶
۱۹۲۸-۲۹	۱۹۲۸-۴۰	۱۹۲۹-۴۱	۱۹۳۰-۴۲	۱۹۳۱-۴۳	۱۹۳۲-۴۴	۱۹۳۳-۴۵	۱۹۳۴-۴۶
۱۹۲۷-۲۸	۱۹۲۷-۴۰	۱۹۲۸-۴۱	۱۹۲۹-۴۲	۱۹۳۰-۴۳	۱۹۳۱-۴۴	۱۹۳۲-۴۵	۱۹۳۳-۴۶
۱۹۲۶-۲۷	۱۹۲۶-۴۰	۱۹۲۷-۴۱	۱۹۲۸-۴۲	۱۹۲۹-۴۳	۱۹۳۰-۴۴	۱۹۳۱-۴۵	۱۹۳۲-۴۶
۱۹۲۵-۲۶	۱۹۲۵-۴۰	۱۹۲۶-۴۱	۱۹۲۷-۴۲	۱۹۲۸-۴۳	۱۹۲۹-۴۴	۱۹۳۰-۴۵	۱۹۳۱-۴۶
۱۹۲۴-۲۵	۱۹۲۴-۴۰	۱۹۲۵-۴۱	۱۹۲۶-۴۲	۱۹۲۷-۴۳	۱۹۲۸-۴۴	۱۹۲۹-۴۵	۱۹۳۰-۴۶
۱۹۲۳-۲۴	۱۹۲۳-۴۰	۱۹۲۴-۴۱	۱۹۲۵-۴۲	۱۹۲۶-۴۳	۱۹۲۷-۴۴	۱۹۲۸-۴۵	۱۹۲۹-۴۶
۱۹۲۲-۲۳	۱۹۲۲-۴۰	۱۹۲۳-۴۱	۱۹۲۴-۴۲	۱۹۲۵-۴۳	۱۹۲۶-۴۴	۱۹۲۷-۴۵	۱۹۲۸-۴۶
۱۹۲۱-۲۲	۱۹۲۱-۴۰	۱۹۲۲-۴۱	۱۹۲۳-۴۲	۱۹۲۴-۴۳	۱۹۲۵-۴۴	۱۹۲۶-۴۵	۱۹۲۷-۴۶
۱۹۲۰-۲۱	۱۹۲۰-۴۰	۱۹۲۱-۴۱	۱۹۲۲-۴۲	۱۹۲۳-۴۳	۱۹۲۴-۴۴	۱۹۲۵-۴۵	۱۹۲۶-۴۶
۱۹۱۹-۲۰	۱۹۱۹-۴۰	۱۹۲۰-۴۱	۱۹۲۱-۴۲	۱۹۲۲-۴۳	۱۹۲۳-۴۴	۱۹۲۴-۴۵	۱۹۲۵-۴۶
۱۹۱۸-۱۹	۱۹۱۸-۴۰	۱۹۱۹-۴۱	۱۹۲۰-۴۲	۱۹۲۱-۴۳	۱۹۲۲-۴۴	۱۹۲۳-۴۵	۱۹۲۴-۴۶
۱۹۱۷-۱۸	۱۹۱۷-۴۰	۱۹۱۸-۴۱	۱۹۱۹-۴۲	۱۹۲۰-۴۳	۱۹۲۱-۴۴	۱۹۲۲-۴۵	۱۹۲۳-۴۶
۱۹۱۶-۱۷	۱۹۱۶-۴۰	۱۹۱۷-۴۱	۱۹۱۸-۴۲	۱۹۱۹-۴۳	۱۹۲۰-۴۴	۱۹۲۱-۴۵	۱۹۲۲-۴۶
۱۹۱۵-۱۶	۱۹۱۵-۴۰	۱۹۱۶-۴۱	۱۹۱۷-۴۲	۱۹۱۸-۴۳	۱۹۱۹-۴۴	۱۹۲۰-۴۵	۱۹۲۱-۴۶
۱۹۱۴-۱۵	۱۹۱۴-۴۰	۱۹۱۵-۴۱	۱۹۱۶-۴۲	۱۹۱۷-۴۳	۱۹۱۸-۴۴	۱۹۱۹-۴۵	۱۹۲۰-۴۶
۱۹۱۳-۱۴	۱۹۱۳-۴۰	۱۹۱۴-۴۱	۱۹۱۵-۴۲	۱۹۱۶-۴۳	۱۹۱۷-۴۴	۱۹۱۸-۴۵	۱۹۱۹-۴۶
۱۹۱۲-۱۳	۱۹۱۲-۴۰	۱۹۱۳-۴۱	۱۹۱۴-۴۲	۱۹۱۵-۴۳	۱۹۱۶-۴۴	۱۹۱۷-۴۵	۱۹۱۸-۴۶
۱۹۱۱-۱۲	۱۹۱۱-۴۰	۱۹۱۲-۴۱	۱۹۱۳-۴۲	۱۹۱۴-۴۳	۱۹۱۵-۴۴	۱۹۱۶-۴۵	۱۹۱۷-۴۶
۱۹۱۰-۱۱	۱۹۱۰-۴۰	۱۹۱۱-۴۱	۱۹۱۲-۴۲	۱۹۱۳-۴۳	۱۹۱۴-۴۴	۱۹۱۵-۴۵	۱۹۱۶-۴۶
۱۹۰۹-۱۰	۱۹۰۹-۴۰	۱۹۱۰-۴۱	۱۹۱۱-۴۲	۱۹۱۲-۴۳	۱۹۱۳-۴۴	۱۹۱۴-۴۵	۱۹۱۵-۴۶
۱۹۰۸-۰۹	۱۹۰۸-۴۰	۱۹۰۹-۴۱	۱۹۱۰-۴۲	۱۹۱۱-۴۳	۱۹۱۲-۴۴	۱۹۱۳-۴۵	۱۹۱۴-۴۶
۱۹۰۷-۰۸	۱۹۰۷-۴۰	۱۹۰۸-۴۱	۱۹۰۹-۴۲	۱۹۱۰-۴۳	۱۹۱۱-۴۴	۱۹۱۲-۴۵	۱۹۱۳-۴۶
۱۹۰۶-۰۷	۱۹۰۶-۴۰	۱۹۰۷-۴۱	۱۹۰۸-۴۲	۱۹۰۹-۴۳	۱۹۱۰-۴۴	۱۹۱۱-۴۵	۱۹۱۲-۴۶
۱۹۰۵-۰۶	۱۹۰۵-۴۰	۱۹۰۶-۴۱	۱۹۰۷-۴۲	۱۹۰۸-۴۳	۱۹۰۹-۴۴	۱۹۱۰-۴۵	۱۹۱۱-۴۶
۱۹۰۴-۰۵	۱۹۰۴-۴۰	۱۹۰۵-۴۱	۱۹۰۶-۴۲	۱۹۰۷-۴۳	۱۹۰۸-۴۴	۱۹۰۹-۴۵	۱۹۱۰-۴۶
۱۹۰۳-۰۴	۱۹۰۳-۴۰	۱۹۰۴-۴۱	۱۹۰۵-۴۲	۱۹۰۶-۴۳	۱۹۰۷-۴۴	۱۹۰۸-۴۵	۱۹۰۹-۴۶
۱۹۰۲-۰۳	۱۹۰۲-۴۰	۱۹۰۳-۴۱	۱۹۰۴-۴۲	۱۹۰۵-۴۳	۱۹۰۶-۴۴	۱۹۰۷-۴۵	۱۹۰۸-۴۶
۱۹۰۱-۰۲	۱۹۰۱-۴۰	۱۹۰۲-۴۱	۱۹۰۳-۴۲	۱۹۰۴-۴۳	۱۹۰۵-۴۴	۱۹۰۶-۴۵	۱۹۰۷-۴۶
۱۹۰۰-۰۱	۱۹۰۰-۴۰	۱۹۰۱-۴۱	۱۹۰۲-۴۲	۱۹۰۳-۴۳	۱۹۰۴-۴۴	۱۹۰۵-۴۵	۱۹۰۶-۴۶
۱۹۰۹-۰۰	۱۹۰۹-۴۰	۱۹۱۰-۴۱	۱۹۱۱-۴۲	۱۹۱۲-۴۳	۱۹۱۳-۴۴	۱۹۱۴-۴۵	۱۹۱۵-۴۶

اسپیل سوال میر ۷۲۵۴ از طرف طلحی بدهیت اتفاق شد.

موضویج نہ دیا گیا کاموں اور ہم ایک ۰۸۸۳ ہو گا اسون کے تحت
بھائیاں ۔ دھانر لونیں کوئی نسل اور جھیلوٹی ملنے ۔

فیصلہ بھاولپور - تعلیمیں احمد بور شریف

گوشاوارہ

اسپیل سوال گیر از طرف حاجی محمد سعیف الله خان -

نیشن بھاولپور - تعمیل حاصل لور

متوسیع بـ دلهم کاروں اور ۱۰۸۳ لوگ اسون کے حصہ پستیال۔ دفاتر بولین کوئسل اور کھوٹی سندر۔

1

مودعاتي في المتنجات

جوری ۱۹۴۳ء

اسپیل سوال نمبر ۱۳۶۹ از طرف مامنی مہ سینٹ ایڈ غان.

موضوں بے دبھی کاموں اور لی الم ۳۸۰ لود کراموں کے تخت
بھیپال - دھالر بولیں کوئیں اور گھوٹی شتر۔

سلی بھارکر - تفصیل بہادرکر

سلی	تعداد مشتبہ	تعداد سکرل	تعداد حواریات	تعداد دفاتر بھوپال	کسوٹی بیوان	تعداد عمارت جنکی اراضی	تعداد عمارت جنکی اراضی ستھنکے بیوان کوئیں با لیٹر کٹ کوئیں کے قام بامباپا، مشتبہ موچی بیوان (کلم ۲۸)	مشتبہ نہ موٹھی دیجی
۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۲۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۲۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۲۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۲۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۲۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۲۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۲۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۲۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۲۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۲۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۳۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۳۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۳۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۳۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۳۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۳۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۳۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۳۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۳۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۳۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۴۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۴۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۴۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۴۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۴۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۴۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۴۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۴۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۴۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۴۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۵۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۵۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۵۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۵۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۵۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۵۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۵۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۵۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۵۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۵۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۶۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۶۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۶۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۶۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۶۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۶۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۶۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۶۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۶۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۶۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۷۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۷۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۷۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۷۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۷۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۷۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۷۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۷۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۷۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۷۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۸۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۸۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۸۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۸۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۸۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۸۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۸۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۸۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۸۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۸۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۹۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۹۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۹۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۹۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۹۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۹۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۹۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۹۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۹۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۹۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۰۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۰۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۰۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۰۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۰۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۰۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۰۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۰۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۰۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۰۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۱۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۱۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۱۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۱۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۱۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۱۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۱۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۱۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۱۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۱۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۲۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۲۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۲۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۲۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۲۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۲۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۲۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۲۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۲۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۲۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۳۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۳۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۳۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۳۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۳۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۳۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۳۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۳۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۳۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۳۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۴۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۴۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۴۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۴۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۴۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۴۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۴۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۴۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۴۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۴۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۵۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۵۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۵۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۵۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۵۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۵۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۵۶	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۵۷	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۵۸	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۵۹	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۶۰	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۶۱	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۶۲	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۶۳	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۶۴	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۶۵	۷	۵	۴	۲	۱	۱	۱	۱
۱۶۶	۷	۵	۴	۲				

شیخ سید ولی‌گر - تحریر میرزا شفیع آزاد

۱۹ جنوری ۱۹۴۳

موبائل نجات

اسکل سوال نمبر ۱۱۶۹ از طرف حاجی به سینی اللہ خان -

مخصوص بـ: دیوب کاموں اور لیل ۰۸۸ ہر دو گراموں کے حصت
بستیل - دلائل یورین کولیل اور کیمیونی ستر -

ٹبلیغ یہاونگر - تفصیل چشتیان

سال	تعداد مسنیات	تعداد سکول	تعداد خواریات	تعداد کام	کیمیونی شتر	تعداد عمارت جنگی ملٹری	تعداد عمارت جنگی اراضی مشتعلہ یورین کولیل با پلٹرکٹ کولیل کے قام نام پابندیل مسفل نیوں موئی (کام ۷۸-۷۹)	مسفل نہ موئی ویہ کوشوارہ ۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱۱	۱۹۱۳۵۶۲	۱	۱	۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۹۱۳۵۶۵	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۹۱۳۵۶۶	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۱۴	۱۹۱۳۵۶۷	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۹۱۳۵۶۸	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۱۶	۱۹۱۳۵۶۹	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۱۷	۱۹۱۳۵۷۰	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۱۸	۱۹۱۳۵۷۱	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۱۹	۱۹۱۳۵۷۲	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۹۱۳۵۷۳	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۲۱	۱۹۱۳۵۷۴	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۲۲	۱۹۱۳۵۷۵	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۲۳	۱۹۱۳۵۷۶	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۲۴	۱۹۱۳۵۷۷	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۹۱۳۵۷۸	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۲۶	۱۹۱۳۵۷۹	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۲۷	۱۹۱۳۵۸۰	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۲۸	۱۹۱۳۵۸۱	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۲۹	۱۹۱۳۵۸۲	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲
۳۰	۱۹۱۳۵۸۳	-	-	۱۲	-	۱۲	۱۲	۱۲

کوشوارہ

اسپنی سوال پیغیر ۱۳۶۹ از طرف حاجی بدری سیف اللہ خان۔

موضعی : دینی کاموں اور لی ایل ۳۸ بدرگاریوں کے تحت
بستیاں - دفاتر یونیون گوئیل اور کمپنیی میں۔

مکتبہ تحریر نوریت - سرگاؤں

مودودیوں کے لئے ایک بڑا پورا کام تھا۔

الرسيل رسول نبیوں ۱۲۱ از طرف حاجی ملہ سبق اقد خان۔

بہتیں - دنیا کی بڑیں کوں سل اور کمبوئی بنی۔

شیخ رسم پار خان - نعمتیل رسم پار خان

موضع: دہلی کاںوں اور ہن ایل ۲۸ لارگر اسون کے تحت

موضع : دہمی کاموں اور ہی ایل ۲۸۰ لودگاروس
بینال - دفاتر یونیون کوئسل اور کمیٹی ستر -

نیلی رحیم بار خان - تجمیل خان اور

سال	تعداد مسبتال	تعداد مکول	تعداد حوالات ہسپتال	دفاتر لوینیں	کمبوڈی کالم	تعداد غارمات جنگی اراضی مسقطہ بونی کوئسل یا با غصہ کوت کوئسل کے نام پابندی سستقل نہیں	تعداد غارمات جنگی اراضی مسقطہ بونی کوئسل یا با غصہ کوت کوئسل کے نام پابندی سستقل نہیں	تعداد غارمات جنگی اراضی مسقطہ بونی کوئسل یا با غصہ کوت کوئسل کے نام پابندی سستقل نہیں
۱۹۷۶-۳-۲	۱	۱	۱	۱	۱	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹۷۶-۴-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۰	۲۰	۲۰
۱۹۷۶-۵-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۹۷۶-۶-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۲	۲۲	۲۲
۱۹۷۶-۷-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۳	۲۳	۲۳
۱۹۷۶-۸-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۴	۲۴	۲۴
۱۹۷۶-۹-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۵	۲۵	۲۵
۱۹۷۶-۱۰-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۶	۲۶	۲۶
۱۹۷۶-۱۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۷	۲۷	۲۷
۱۹۷۶-۱۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۸	۲۸	۲۸
۱۹۷۷-۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۹	۲۹	۲۹
۱۹۷۷-۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۳۰	۳۰	۳۰
۱۹۷۷-۳-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۳۱	۳۱	۳۱
۱۹۷۷-۴-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۳۲	۳۲	۳۲
۱۹۷۷-۵-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۳۳	۳۳	۳۳
۱۹۷۷-۶-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۳۴	۳۴	۳۴
۱۹۷۷-۷-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۳۵	۳۵	۳۵
۱۹۷۷-۸-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۳۶	۳۶	۳۶
۱۹۷۷-۹-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۳۷	۳۷	۳۷
۱۹۷۷-۱۰-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۳۸	۳۸	۳۸
۱۹۷۷-۱۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۳۹	۳۹	۳۹
۱۹۷۷-۱۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۴۰	۴۰	۴۰
۱۹۷۸-۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۴۱	۴۱	۴۱
۱۹۷۸-۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۴۲	۴۲	۴۲
۱۹۷۸-۳-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۴۳	۴۳	۴۳
۱۹۷۸-۴-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۴۴	۴۴	۴۴
۱۹۷۸-۵-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۴۵	۴۵	۴۵
۱۹۷۸-۶-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۴۶	۴۶	۴۶
۱۹۷۸-۷-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۴۷	۴۷	۴۷
۱۹۷۸-۸-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۴۸	۴۸	۴۸
۱۹۷۸-۹-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۴۹	۴۹	۴۹
۱۹۷۸-۱۰-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۵۰	۵۰	۵۰
۱۹۷۸-۱۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۵۱	۵۱	۵۱
۱۹۷۸-۱۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۵۲	۵۲	۵۲
۱۹۷۹-۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۵۳	۵۳	۵۳
۱۹۷۹-۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۵۴	۵۴	۵۴
۱۹۷۹-۳-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۵۵	۵۵	۵۵
۱۹۷۹-۴-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۵۶	۵۶	۵۶
۱۹۷۹-۵-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۵۷	۵۷	۵۷
۱۹۷۹-۶-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۵۸	۵۸	۵۸
۱۹۷۹-۷-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۵۹	۵۹	۵۹
۱۹۷۹-۸-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۶۰	۶۰	۶۰
۱۹۷۹-۹-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۶۱	۶۱	۶۱
۱۹۷۹-۱۰-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۶۲	۶۲	۶۲
۱۹۷۹-۱۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۶۳	۶۳	۶۳
۱۹۷۹-۱۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۶۴	۶۴	۶۴
۱۹۸۰-۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۶۵	۶۵	۶۵
۱۹۸۰-۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۶۶	۶۶	۶۶
۱۹۸۰-۳-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۶۷	۶۷	۶۷
۱۹۸۰-۴-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۶۸	۶۸	۶۸
۱۹۸۰-۵-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۶۹	۶۹	۶۹
۱۹۸۰-۶-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۷۰	۷۰	۷۰
۱۹۸۰-۷-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۷۱	۷۱	۷۱
۱۹۸۰-۸-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۷۲	۷۲	۷۲
۱۹۸۰-۹-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۷۳	۷۳	۷۳
۱۹۸۰-۱۰-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۷۴	۷۴	۷۴
۱۹۸۰-۱۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۷۵	۷۵	۷۵
۱۹۸۰-۱۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۷۶	۷۶	۷۶
۱۹۸۱-۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۷۷	۷۷	۷۷
۱۹۸۱-۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۷۸	۷۸	۷۸
۱۹۸۱-۳-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۷۹	۷۹	۷۹
۱۹۸۱-۴-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۸۰	۸۰	۸۰
۱۹۸۱-۵-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۸۱	۸۱	۸۱
۱۹۸۱-۶-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۸۲	۸۲	۸۲
۱۹۸۱-۷-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۸۳	۸۳	۸۳
۱۹۸۱-۸-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۸۴	۸۴	۸۴
۱۹۸۱-۹-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۸۵	۸۵	۸۵
۱۹۸۱-۱۰-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۸۶	۸۶	۸۶
۱۹۸۱-۱۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۸۷	۸۷	۸۷
۱۹۸۱-۱۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۸۸	۸۸	۸۸
۱۹۸۲-۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۸۹	۸۹	۸۹
۱۹۸۲-۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۹۰	۹۰	۹۰
۱۹۸۲-۳-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۹۱	۹۱	۹۱
۱۹۸۲-۴-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۹۲	۹۲	۹۲
۱۹۸۲-۵-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۹۳	۹۳	۹۳
۱۹۸۲-۶-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۹۴	۹۴	۹۴
۱۹۸۲-۷-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۹۵	۹۵	۹۵
۱۹۸۲-۸-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۹۶	۹۶	۹۶
۱۹۸۲-۹-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۹۷	۹۷	۹۷
۱۹۸۲-۱۰-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۹۸	۹۸	۹۸
۱۹۸۲-۱۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۹۹	۹۹	۹۹
۱۹۸۲-۱۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۹۸۳-۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱
۱۹۸۳-۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲
۱۹۸۳-۳-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳
۱۹۸۳-۴-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
۱۹۸۳-۵-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵
۱۹۸۳-۶-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶
۱۹۸۳-۷-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷
۱۹۸۳-۸-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
۱۹۸۳-۹-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹
۱۹۸۳-۱۰-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۱۹۸۳-۱۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱
۱۹۸۳-۱۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲
۱۹۸۴-۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳
۱۹۸۴-۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴
۱۹۸۴-۳-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵
۱۹۸۴-۴-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶
۱۹۸۴-۵-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷
۱۹۸۴-۶-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸
۱۹۸۴-۷-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹
۱۹۸۴-۸-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰
۱۹۸۴-۹-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱
۱۹۸۴-۱۰-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲
۱۹۸۴-۱۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳
۱۹۸۴-۱۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴
۱۹۸۵-۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵
۱۹۸۵-۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶
۱۹۸۵-۳-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷
۱۹۸۵-۴-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸
۱۹۸۵-۵-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹
۱۹۸۵-۶-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰
۱۹۸۵-۷-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱
۱۹۸۵-۸-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲
۱۹۸۵-۹-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۳۳	۱۳۳	۱۳۳
۱۹۸۵-۱۰-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴
۱۹۸۵-۱۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۳۵	۱۳۵	۱۳۵
۱۹۸۵-۱۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶
۱۹۸۶-۱-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۳۷	۱۳۷	۱۳۷
۱۹۸۶-۲-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۳۸	۱۳۸	۱۳۸
۱۹۸۶-۳-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۳۹	۱۳۹	۱۳۹
۱۹۸۶-۴-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰
۱۹۸۶-۵-۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۴۱	۱۴۱	۱۴۱

اس سهل سوال نمبر ۱۲۶۹ ای طرفک طاری بند سیف اللہ خان۔

موضع بـ دیہیں کاموں اور فی الی ۸۰ ہر دکار اسون کے تحت
بینگل، دھانچ لولنیں کوئسل اور کمپوئی مٹر۔

شیخ رحیم بار خانی - تصریف لیاقت بور

موضعیہ دینی کاموں اور ہی اپل ۲۸ جون کراموں کے لئے
بھائیان۔ دفاتر بولین کو نسل اور کمیونٹی سنبھار۔

استیل سوال نمبر ۱۳۶۹ از طرف حاجی محمد سعید الله خان -

گھوشاواڑا ۴

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر ۱۲۷)

موضوع : صوبہ پنجاب کے پولیس اسٹیشنوں پر ٹیلیفون کی تفصیل
مولوں مائیکلوں اور جیبوں کی فراہمی

جہاں جہاں جہاں
ٹیلیفون جیب مولو
لگا ہے ہے مائیکل

منظور شدہ نفری

نمبر شمار	نام تھاں	اسپیکٹر اسپیکٹر سب اسپیکٹر	سب استشح حوالدار سماہی ٹیلیفون جیب مولو سالیکل
--------------	----------	----------------------------------	---

روالپنڈی

۱	اے ڈیوریشن سی
۲	بی " "
۳	سی " "
۴	ڈی " "
۵	نیو ڈاؤن " "
۶	چھاؤنی روالپنڈی
۷	لان کرنی
۸	صدر
۹	مری
۱۰	یادگن
۱۱	کلہر
۱۲	کوئٹہ
۱۳	کوچھ خان
۱۴	مندرہ
۱۵	دوات
۱۶	گولڑہ
۱۷	ستگ جانی
۱۸	ولہ کینٹ
۱۹	کھونہ
۲۰	چوتھہ
۲۱	جالی

گجرات

۱	صدر گجرات
۲	سیئی گجرات
۳	لارہ موسی
۴	کھاریان کینٹ
۵	کھاریان
۶	سرائے عالمگیر

ڈلگہ	۷
کچھاں	۸
پیشراں والی	۹
پھالیہ	۱۰
منڈی بہار	۱۱
قادر آباد	۱۲
کشہالہ شیر	۱۳
سیان گوند	۱۴
جلال پور	۱۵
کٹریانوں والی	۱۶
مسکنوالی	۱۷

مدرس جہلم	۱
دینہ	۲
گوہیل	۳
سوہاڑہ	۴
ڈومن	۵
چکوال	۶
لہلہ	۷
کلر کھنہار	۸
چوبیا سیدن شاہ	۹
لند	۱۰
جلالہور	۱۱
پنڈ دادنخان	۱۲
مشی جہلم	۱۳

کمپیوٹر

۱. حسن ابدال
 ۲. صدر کیمپلور
 ۳. لاوہ
 ۴. پندت سلطان
 ۵. پنڈی کھوپ
 ۶. تارہ گنک
 ۷. مکونہ
 ۸. حضرو
 ۹. فتح چنگ

سے گودھا

مشی مرگودها
کینث
بیکو واله
صلو
سلامنواں
شاد بور صدر
سایپو وال
جزان الواله

نیں	نیں	بائیں	۱۰	۲	۴	۱
"	"	نیں	۱۰	۱	۳	۱
"	"	"	۱۱	۳	۱	۱
"	"	"	۹	۱	۱	۱
"	"	"	۹	۱	۱	۱
"	"	بائیں	۸	۱	۳	۱
"	"	"	۹	۱	۱	۱
"	"	بائیں	۱۴	۱	۱	۱
"	"	"	۱۰	۱	۱	۱
"	"	"	۹	۱	۱	۱
"	"	"	۱۱	۱	۱	۱
"	"	بائیں	۲۱	۲	۱	۱
"	"	"	۵۱	۵	۱	۱

نیوی	نیوی	بام	۲۲	۳	۱	۱
بام	“	“	۲۲	۳	۵	۱
“	“	“	۹	۱	۱	۱
“	“	“	۲۲	۲	۱	۱
“	“	“	۳۶	۳	۲	۱
“	“	“	۲۱	۳	۲	۱
“	“	“	۹	۱	۱	۱
“	“	“	۲۱	۳	۲	۱
“	“	“	۳	۱	۲	۱

نیں	نیں	کاں	۵۸	۳	۱۱	۷
"	"	"	۲۰	۲	۲	۶
"	"	"	۱۹	۲	۲	۲
"	"	"	۱۵	۱	۲	۲
"	"	"	۱۲	۲	۱	۲
"	"	"	۱۲	۱	۲	۱
"	"	"	۱۲	—	۲	۱
"	"	"	۱۱	۱	۱	۱

ج	ن	م	ل	س	ر	ت	د	ب	ه
"	"	"	۱۷	۱	۲	۱	۱	۱	۱
"	"	"	۱۱	۲	۱	۱	۱	۱	۱
"	"	"	۱۰	۱	۱	۱	۱	۱	۱
"	"	"	۱۰	۱	۱	۱	۱	۱	۱
"	"	"	۱۰	۱	۱	۱	۱	۱	۱
"	"	"	۱۰	۱	۱	۱	۱	۱	۱
"	"	"	۱۰	۱	۱	۱	۱	۱	۱
"	"	"	۱۳	۲	۲	۲	۲	۱	۱
"	"	"	۱۱	۱	۲	۲	۲	۱	۱
"	"	"	۱۳	۱	۲	۲	۲	۱	۱
"	"	"	۱۱	۱	۲	۲	۲	۱	۱
"	"	"	۱۱	۱	۲	۲	۲	۱	۱

۹ کوٹ مون
 ۱۰ سڑانجا
 ۱۱ سیاف
 ۱۲ گھنہ سکرالا
 ۱۳ نور پور
 ۱۴ تو شمرہ
 ۱۵ بھلوال
 ۱۶ بھیرہ
 ۱۷ خوشاب
 ۱۸ میٹھا ٹوانہ
 ۱۹ گنجال

میانوالی

میانوالی صدر	۱
موسیٰ خیل	۲
چکڑالہ	۳
موجہ	۴
داؤد خیل	۵
کالا باع	۶
قبر مشافی	۷
عیسیٰ خیل	۸
پہلان	۹
میاباں	۱۰
دریا خان	۱۱
منکیرہ	۱۲

چہنک

کوتول	۱
صدرو جهنگ	۲
مسان	۳
نامپھاوالی	۴
قادر بور	۵
شور کوٹ	۶
۱۸ ہزاری	۷
گرگھ مسواراچہ	۸
چنیوٹ	۹
لالیان	۱۰
بیهوانہ	۱۱
بارہتا	۱۲

لائچو

کوتولی	۱
کبیر	۲
فیکری ایریا	۳
پهلو کالونی	۴
سول لان	۵
صلدر	۶

نیں	نیں	پان	۱۱	۱۰	۲	۳
"	"	"	۱۲	—	۱	۲
"	"	"	۱۰	—	۱	۱
"	"	"	۱۰	—	۱	۲
"	"	"	۱۲	—	۱	۲
"	"	پان	۲۸	۱	۲	۲
"	"	نیں	۰۰	—	۱	۱
"	"	"	۱۵	—	۲	۱
"	"	پان	۶۲	۵	۳	۳
"	"	"	۲۹	۲	۲	۲
"	"	نیں	۱۳	—	۱	۱
"	"	"	۱۰	—	۱	۱

نیچی	نیچی	بان	۱	۸۵	۲۰	۷	۸	۹
"	"	"	۱۳۱	۱۱		۵	"	"
"	"	"	۱۸۵	۱۰		۱۲	"	"
"	"	"	۱۴۴	۱۱		۹	"	"
"	"	"	۸۵	۴		۵	"	"
"	"	"	۱۵	—		۲	"	"

تنشیط آباد	۷
لہیکر والہ	۸
جزان والہ	۹
لندیانوالہ	۱۰
سٹینیا	۱۱
تالہ دلیانوالہ	۱۲
ستندروی	۱۳
جهلاؤک	۱۴
چک جھوس	۱۵
کھوڑنوالہ	۱۶
ڈیکوٹ	۱۷
سامون کالج	۱۸
گرڈہ	۱۹
کلریںہ	۲۰
راچنا	۲۱
پیر محل	۲۲
گوجرہ	۲۳
ٹوبہ ٹیک	۲۴
جو نیرہ	۲۵

۳۰

١	شی سٹی
٢	یک سٹریٹ
٣	نیو انارکی
٤	گوالمتھی
٥	لوہاری گیٹ
٦	شاہدرہ
٧	اولڈ انارکی
٨	مزنگ
٩	نوان کوٹ
١٠	سول لائن
١١	قلعہ کوجر سنگھ
١٢	نولکھا
١٣	نصری شاہ
١٤	اچھروہ
١٥	ساؤل ٹاؤن
١٦	کلبرگ
١٧	وحدت کالونی
١٨	شال چھاونی
١٩	جنوی چھاونی
٢٠	مغلبوڑہ
٢١	پاغیانہورہ
٢٢	کلپنا کاچھا
٢٣	چونگ
٢٤	مناواد
٢٥	برگ
٢٦	شی قصور

گوشوار

三

۲۶ کندا سکو واله
 ۲۷ صدر قصور
 ۲۸ للهانی
 ۲۹ رائے وند
 ۳۰ کھلپان
 ۳۱ چولپان
 ۳۲ کنکن ہور
 ۳۳ ہتوکی
 ۳۴ سرابنے مغل
 ۳۵ ہمانی ہوہرو

سالکوڈ

گوہانوال

شی گوجرانوالہ	۱
صدر گوجرانوالہ	۲
نیشن	۳
نیشن	۴
قلعہ چیدار سنگھو	۵
کامونک	۶
ولیم	۷
پان	۸
پان	۹
پان	۱۰
پان	۱۱
پان	۱۲
پان	۱۳
پان	۱۴
پان	۱۵
پان	۱۶
پان	۱۷
پان	۱۸
پان	۱۹
پان	۲۰
پان	۲۱
پان	۲۲
پان	۲۳
پان	۲۴
پان	۲۵
پان	۲۶
پان	۲۷
پان	۲۸
پان	۲۹
پان	۳۰
پان	۳۱
پان	۳۲
پان	۳۳
پان	۳۴
پان	۳۵
پان	۳۶
پان	۳۷
پان	۳۸
پان	۳۹
پان	۴۰
پان	۴۱
پان	۴۲
پان	۴۳
پان	۴۴
پان	۴۵
پان	۴۶
پان	۴۷
پان	۴۸
پان	۴۹
پان	۵۰
پان	۵۱
پان	۵۲
پان	۵۳
پان	۵۴
پان	۵۵
پان	۵۶
پان	۵۷
پان	۵۸
پان	۵۹
پان	۶۰
پان	۶۱
پان	۶۲
پان	۶۳
پان	۶۴
پان	۶۵
پان	۶۶
پان	۶۷
پان	۶۸
پان	۶۹
پان	۷۰
پان	۷۱
پان	۷۲
پان	۷۳
پان	۷۴
پان	۷۵
پان	۷۶
پان	۷۷
پان	۷۸
پان	۷۹
پان	۸۰
پان	۸۱
پان	۸۲
پان	۸۳
پان	۸۴
پان	۸۵
پان	۸۶
پان	۸۷
پان	۸۸
پان	۸۹
پان	۹۰
پان	۹۱
پان	۹۲
پان	۹۳
پان	۹۴
پان	۹۵
پان	۹۶
پان	۹۷
پان	۹۸
پان	۹۹
پان	۱۰۰

صوبائی اسمبلی پنجاب

۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء

۶	نوشہرہ درکان
۷	مشی وزیر آباد
۸	صدر وزیر آباد
۹	علی ہوڑ
۱۰	احمد نگر
۱۱	حافظ آباد
۱۲	جلال ہور بھٹان
۱۳	پنڈی بھٹان
۱۴	ونیکا
۱۵	سوکھیک

شیخوپورہ

۱	مشی شیخوپورہ
۲	صدر
۳	چوہڑکانہ
۴	سانگکہ پل
۵	خالقہ ڈوگرگان
۶	مانا والہ
۷	لئکالہ صاحب
۸	واربرن
۹	مانگالوالہ
۱۰	بھارا گڑ
۱۱	سیدوالہ
۱۲	نارنگ
۱۳	شرقیور
۱۴	مرندکے
۱۵	فیروز والہ

ملتان

۱	حرم کیٹ
۲	ہرانی گوتوالی
۳	کیپہ
۴	کینٹ
۵	صدر
۶	عنتاز آباد
۷	بوروے والہ
۸	ساهوکا
۹	الہ

- ۱۰ مترو
 ۱۱ وعازی
 ۱۲ شیخاع آباد
 ۱۳ لاله بور
 ۱۴ لودھران
 ۱۵ جہانیاں
 ۱۶ سخنوم رشید
 ۱۷ کروڑ ہکا
 ۱۸ میلسی
 ۱۹ علاؤ الدین
 ۲۰ سرانے سنہو
 ۲۱ کھروالہ
 ۲۲ دلپاہور
 ۲۳ خانیوال
 ۲۴ میان چنوب
 ۲۵ تلبیس

مظفر

- | | |
|----|---------------|
| ١ | صدر |
| ٢ | قريش |
| ٣ | زنگ بور |
| ٤ | خان گلنه |
| ٥ | کنجیم |
| ٦ | محمود کوٹ |
| ٧ | کوٹ ادو |
| ٨ | لیبر دین پناہ |
| ٩ | لید |
| ١٠ | کروڑ |
| ١١ | کوٹ سلطان |
| ١٢ | جهمبرہ |
| ١٣ | روحیلان والی |
| ١٤ | شهر سلطان |
| ١٥ | علی بور |
| ١٦ | حتوق |
| ١٧ | ستیور |
| ١٨ | کنڈیا |

صاهیوال

۱	صدر ماهجوال
۲	نور شاہ
۳	برج والا
۴	هزبہ
۵	گیرہ رجم
۶	ملک مانس
۷	اوکارہ
۸	شاہ بور
۹	گکرہ
۱۰	چوچک
۱۱	ربناں خورد
۱۲	دلیالبور
۱۳	پھرا
۱۴	حولیں
۱۵	۱۱۱ الج سنگہ
۱۶	پاکھن
۱۷	عارف والا
۱۸	چک بیدی
۱۹	قبولہ
۲۰	احمد بار
۲۱	گوگو
۲۲	چیچا وطنی
۲۳	کسووال
۲۴	غمازی آباد
۲۵	شاہ کوٹ
۲۶	اسے ڈویزن
۲۷	پی ڈویزن
۲۸	ستی اوکارہ

گیرہ خازی خان

۱	ستی ڈی جی خان
۲	صدر
۳	جوف
۴	فیروز
۵	ربنڑا
۶	تونسہ
۷	کالا

سماں اور

۱	حاصل پور
۲	خیر پور
۳	عباس نگر
۴	میدر
۵	کوتوالی
۶	سول لائین
۷	مسافر خانہ
۸	نوشهرہ جدید
۹	احمد پور شرقیہ
۱۰	اج شریف
۱۱	چنی کوت
۱۲	ڈیرہ دار
۱۳	میزبان

یره نواب
لماج

۱۰ شور فرید
۱۱ چشتیان
۱۲ صادق پور

رحیم یارخان

۱ صدر رحیم یارخان

۲ شی رحیم یارخان

۳ صادق آباد

۴ آباد پور

۵ ہونگ

۶ کوٹ سبز

۷ صدر خان پور

۸ شی خان پور

۹ ظاہر پور

۱۰ اسلام گڑھ

۱۱ رکن پور

۱۲ لیاقت پور

۱۳ سلٹن

۱۴ نہیں نیا

۱۵ گوٹ سماں

۱۶ جامد لارن

۱۷ موجی کا

ریلوے پولیس

۱	کیمبل اور
۲	راولپنڈی
۳	کنڈیاں
۴	لالہ موسیٰ
۵	سرگودھا
۶	وزیر آباد
۷	لاکل پور
۸	قصور
۹	جزاؤوالہ
۱۰	سابیوال
۱۱	ملتان
۱۲	سمع شہ
۱۳	خانپور
۱۴	بھاولنگر
۱۵	لیڑہ غازی خان

صوبائی اسمبلی پنجاب

بھلی صوبائی اسمبلی کا پنجاب کا اجلاس سوم

سوموار - ۲۲ جنوری ۱۹۲۳ء

(دو شنبہ - ۱، ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں سائز ہے آئھے بھی صبح منعقد ہوا۔

مسٹر سیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمكن ہوئے۔

تلاءت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آتَيْنَا لَكُمْ نُّوكَلَةً مِّنَ الْأَذْيَانِ إِذَا مُوسَىٰ أَتَاهُ اللَّهُ مِنْهَا
عَمَلًا وَأَدْوَى كَمَّا كَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِئْنَاهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آتَيْنَا لَكُمْ نُّوكَلَةً مِّنَ اللَّهِ وَ
قُوَّاتٍ وَأَوْلَادَ سَيِّدِ الْمُلْكِ وَيَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
وَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَاجَرَ أَعْظَمَهُمْ يَا أَيُّهَا عَرَضَتْ
الْأَمَانَةَ عَلَى السَّلَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجَبَالِ فَإِذْنُكُمْ أَنْ تَخْمِلُنَّهَا
وَأَشْفَقُنَّ مِنْهَا وَحَمِلُّهَا لَا نَسَانٌ طِائِهٌ كَانَ ظَلُومًا جَمُولًا

۴۱۵۶ء

۱۴

۳۲۳

۲۷۱

اے ایمان والو! تم اُن باؤں بھیے ز ہو جانا جن لوگوں نے یا تیں بنایا کر موسیٰ کو
اذیت پھونچائی تو اللہ نے ان کو بالکل بے عیب ثابت کرا دیا اور وہ تو اللہ کے نزدیک
ثیری وجہت رکھنے والے تھے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات سیدھی کہا کرو۔
وہ تمہارے تمام کام درست کر دے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور
اُس کے رسول کی فرماداری کرے گا پس وہ شخص زبردست کا میاں حاصل کرے گا۔ ہم نے باہر
ہماں کو آسائیں، زمین اور پیاروں کو پیش کیا پس انھوں نے اُس کے اھانت سے الکار
کر دیا۔ اور اُسی سے ڈر گئے اور انسان نے اُس کو اٹھا لیا بلاشہ وہ خالم و نادان تھا۔

وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبائی حکومت کو مرکزی حکومت سے حاصل ہونے
والی امداد

* ۶۹ - راؤ چد الفضل خان - کیا وزیر خزانہ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبائی حکومت نے سال ۱۹۶۸-۶۹ء و ۱۹۶۹-۷۰ء و ۱۹۷۰-۷۱ء اور موجودہ سال کے دوران مرکزی حکومت سے کتنی گرانٹ یا امداد وصول کی؟ وزیر خزانہ (مسٹر چد حنیف رام) - وہ رقم جو صوبائی حکومت نے حکومت پاکستان سے سال ۱۹۶۸-۶۹ء و ۱۹۶۹-۷۰ء و ۱۹۷۰-۷۱ء اور ۱۹۷۱-۷۲ء کے دوران بطور مدد وصول کیں درج ذیل ہیں۔

فہرست وصولی زر امداد حکومت پنجاب از حکومت پاکستان دوران سال

۱۹۶۸-۶۹ء تا ۱۹۷۱-۷۲ء -

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

۳۱۱

میل سال	میل سال	میل سال	میل سال
۱۹۷۸ء	۱۹۷۹ء	۱۹۸۰ء	۱۹۸۱ء
سابقہ حکومت	سابقہ حکومت	حکومت پنجاب نے	حکومت پنجاب نے
سینئری پاکستان	سینئری پاکستان	وصول کی	وصول کی
نے وصول کی	نے وصول کی	نے وصول کی	نے وصول کی
۱ - سر کمزی حکومت سے زر امداد برائے حکومت	۲ - زر امداد برائے حکومت	۳ - زر امداد برائے حکومت	۴ - زر امداد برائے حکومت
سینئری پاکستان متعلقہ انتظام امور سرکر	سینئری پاکستان متعلقہ انتظام امور سرکر	سینئری پاکستان متعلقہ انتظام امور سرکر	سینئری پاکستان متعلقہ انتظام امور سرکر
مشخصوں علاقہ جات جو صوبائی حکومت کے	مشخصوں علاقہ جات جو صوبائی حکومت کے	مشخصوں علاقہ جات جو صوبائی حکومت کے	مشخصوں علاقہ جات جو صوبائی حکومت کے
مپروڈ ہوئے۔	مپروڈ ہوئے۔	مپروڈ ہوئے۔	مپروڈ ہوئے۔
۱ - زر امداد برائے شارعات سرحدی علاقہ جات	۲ - زر امداد برائے شارعات سرحدی علاقہ جات	۳ - زر امداد برائے زرعی ترقیاتی منصوبہ جات	۴ - زر امداد برائے زرعی ترقیاتی منصوبہ جات
امداد برائے کھاد وغیرہ۔	امداد برائے کھاد وغیرہ۔	امداد برائے کھاد وغیرہ۔	امداد برائے کھاد وغیرہ۔
۵ - زر امداد برائے خاذدانی منصوبہ بندی۔	۶ - زر امداد برائے خاذدانی منصوبہ بندی۔	۷ - صوبائی حکومت کو زر امداد یوجہ معکومہ	۸ - صوبائی حکومت کو زر امداد یوجہ معکومہ
جات، دفاتر وغیرہ جو کہ سرکری حکومت	جات، دفاتر وغیرہ جو کہ سرکری حکومت	جات، دفاتر وغیرہ جو کہ سرکری حکومت	جات، دفاتر وغیرہ جو کہ سرکری حکومت
۹ - سے صوبائی حکومت کو مستقل کئے گئے۔	۱۰ - سے صوبائی حکومت کو مستقل کئے گئے۔	۱۱ - سے صوبائی حکومت کو مستقل کئے گئے۔	۱۲ - سے صوبائی حکومت کو مستقل کئے گئے۔

صوبائی اسٹبلی پنجاب

۶ - زر امداد از س کمزی شارعات فنڈ -

۷ - س کمزی حکومت سے زر امداد برائے فاطمہ -

۸ - س کمزی حکومت سے زر امداد برائے فاطمہ -

۹ - زر امداد منجانب س کمزی حکومت برائے

پیادی جمہوریت ہا -

صوبائی اسٹبلی پنجاب

نشان زدہ ملوالات اور ان کے جوابات

فہرست وصولی (متوافق) زر امداد حکومت پنجاب -

از حکومت پاکستان دوران سال ۱۹۶۲-۶۳ء

رقم میزانیہ

نمبر شمار

۱ - مرکزی حکومت سے زر امداد برائے حکومت
مغربی پاکستان متعلقہ انتظام امور مرکز
مخصوص علاقہ جات جو صوبائی حکومت کو
سپرد ہوئے۔

۲ - زر امداد برائے شارعات سرحدی علاقہ جات

۳ - زر امداد برائے زرعی ترقیاتی منصوبہ جات -
امداد برائے کھاد وغیرہ - ۵,۰۰,۰۰۰

۴ - زر امداد برائے زرعی ترقیاتی مرکز -

۵ - زر امداد برائے خاندانی منصوبہ بندی - ۷۵,۰۰,۰۰۰

۶ - صوبائی حکومت کو زر امداد بوجہ محکمہ جات
دفاتر وغیرہ جو کہ مرکزی حکومت سے
صوبائی حکومت کو منتقل کئے گئے - ۸,۰۵,۰۰۰

۷ - زر امداد از مرکزی شارعات قند - ۴,۲۱,۶۲,۰۰۰

۸ - مرکزی حکومت سے زر امداد برائے
فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور و ملحقة
ہسپتال -

۹ - زر امداد منجانب مرکزی حکومت برائے بنیادی
جمهوریت ہا -

۱۰ - مغربی پاکستان رینجرز کے آخراء جات میں
مرکزی حکومت کا حصہ -

۱۱ - زر امداد از حکومت پاکستان برائے امور
متعلقہ اسلام آباد وفاقی علاقہ جو کہ صوبائی
حکومت نے انجام دیے -

صوبائی اسمبلی پنجاب

۲۲ جنوری ۱۹۷۳ء

۱۴ - زرعی ترقیات کونسل پاکستان سے زر امداد - ۳,۱۲,۰۰۰

۱۵ - مکری حکومت سے زر امداد برائے انجام
دھی امور جو کہ عارضی آئین کے تحت
مکری حکومت کی تحويل میں چلے گئے - ۶,۱۹,۰۰۰

۱۶ - مکری حکومت کی طرف سے پولیس کی نفری
بڑھانے کے لئے امداد - ۵۰,۰۰,۰۰۰

۱۷ - جناب والا - یہ detail بڑی طویل ہے۔ اس لئے میں جاہتا ہوں کہ ہاؤس
کی آساف کیلئے تاکہ کچھ بات سمجھے میں آجائے اور سوال کا فائدہ بھی ہو کچھ۔
وضاحت کر دوں۔ کل بارہ مدتات میں جن میں حکومت پاکستان نے حکومت پنجاب
کو مدد دی ہے۔ چار سالوں کی معلومات حاصل کرنے کے لئے سوال کیا گیا
ہے۔ ان میں سے ۲ سال کے لئے ون یونٹ کے دوران مدد ملتی رہی ہے اور
مجموعی طور پر پنجاب کو کچھ حصہ ملتا تھا اور وہ بھی آخری سال میں اس
لئے دو رقم میں جن میں فرق نظر آتا ہے۔ پہلی رقم ون یونٹ کی ہے اور
دوسری پنجاب کی ہے یعنی یہ ۲ کروڑ ۲ لاکھ ملے لیکن گزشتہ ۲ سالوں
روپیہ ۲۰۱۹ء کا ہے یعنی یہ ۲ کروڑ ۲ لاکھ ملے لیکن اس میں ۲ کروڑ ۲ لاکھ
میں پنجاب کو کوئی رقم نہیں ملی کیونکہ یہ معینہ علاقہ جات تھے جو
مرکز کے پاس چلے گئے۔ دوسرے ۲ لاکھ روپیہ پہلے سال ملا۔ اس لئے دو
سالوں کی جو رقم بتتی تھی وہ ہمیں ملی۔

حاجی محمد سعید اللہ خان۔ پوانٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ وزیر صاحب سیرا
خیال ہے اعداد و شمار دے سکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ کوئی وضاحت یا تقریر
نہیں کر سکے کیونکہ اس طریق سے ایوان گا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

وزیر خزانہ۔ میں یہ اعداد و شمار ہاؤس کی تیلیں پر رکھتا ہوں۔

حاجی محمد سعید اللہ خان۔ جناب سپیکر۔ اگر ایک سوال ہاؤس میں آتا ہے
تو وہ اس کی پراہنی بن جاتا ہے اور پھر اس پر ضمی سوالات کی اجازت ہوتی
ہے۔ نیشنل اسمبلی میں بھی ایسا ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر - میں اس پر واضح نہیں ہوں - مجھے یہ علم نہیں، ایسا نیشنل اسٹبلی میں ہے یا نہیں -

حاجی ہد سیف اللہ خان - جناب والا - ہاؤس کا حق ہے کہ وہ اس پر سوال کرے -

مسٹر سپیکر - نیشنل اسٹبلی میں اس وقت کیا طریق کار ہے؟

حاجی ہد سیف اللہ خان - آپ بھی یہ معلوم کر سکتے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - پہلے سوال آجائے پھر اس کا جواب آجائے تو یہ ہاؤس کی پراپرٹی بن جاتا ہے۔ چاہے سوال کا جواب ہاؤس کی میز ہو ہی کیوں نہ رکھ دیا گیا ہو -

مسٹر سپیکر - آپ سوال کر لیں -

حاجی ہد سیف اللہ خان - جناب والا - میں وزیر خزانہ سے پوچھوں کا کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جس دن سے حکومت نے خود subsidy بند کی ہے اس دن سے زرعی پیداوار پر بہت برا اثر پڑا ہے -

وزیر خزانہ - ہر گز بند نہیں کی بلکہ ۱۰ کروڑ روپیہ کو ہم subsidy دے رہے ہیں۔ ۵۰ فیصدی مركزی حکومت ہمیں دیتی ہے۔ ۵ کروڑ بجٹ میں رکھئے گئے ہیں جو ہم خود اپنے طور پر دیں گے۔

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں وزیر موصوف سے دریافت کرتا جاہتا ہوں کہ یہ رقم خرج ہو چکی ہے یا نہیں یا ابھی کچھ باقی ہے

وزیر خزانہ - میں جناب والا - اس ضمن میں وضاحت کر چکا ہوں - لیکن ایک مدد ایسی ضرور تھی جو مخصوص ایریا کے لئے تھی۔ وون یونٹ میں یہ ایریا شامل تھا لیکن بعد میں پنجاب علیحدہ ہوا تو اس صوبے کی اگر کچھ رقم بچ یہی گئی تو وہ مركز کو واپس چلی گئی۔

حاجی ہد سیف اللہ خان - کیا یہ حقیقت ہے کہ سن ۲۰-۲۱ کے دوران مركز کی طرف سے ہمیں کچھ رقم کھاد کے لئے ملی جو اس صوبے کے لئے خرج ہوئی؟

وزیر خزانہ - جناب والا - اس سال اسے ڈی سی موجود تھی - مركز براہ

دراست اے ڈی سی کے ذریعے یہ رقم مہیا کرتا تھا۔ اس لئے اس کے حساب و کتاب پنجاب کے پاس نہیں ہوتے تھے۔ اب جو رقم ہم خرچ کرتے ہیں اس کو ہم اپنے بجٹ میں دکھاتے ہیں۔

سید قابض الوری - پنجاب کو پہلی مدون کے سلسلے میں جو رقم مل رہی ہے۔ کیا آپ اس سے پوری طرح مطمئن ہیں۔

Mr. Speaker: The supplementary question is beyond the present question.

شیخ عزیز احمد - سرکزی حکومت سے مالی سال ۱۹۷۰ء تک اور ۱۹۷۱ء میں چو رقوم بطور پنجاب کے حصے کو ملی ہیں ان میں تفاوت نظر آتا ہے۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ اس تفاوت کی کیا وجہ ہے؟

وزیر خزانہ - یہ سال بہ سال تفاوت جو ہے یہ ہمیں ون یونٹ میں نظر آئیکا۔ ایک سال ۳ کروڑ ۷۷ لاکھ ملے۔ پھر ۳ کروڑ ۶۶ لاکھ اور پھر ۶۵ لاکھ ملے۔ تفاوت کی وجہ یہ ہے کہ منصوبہ کے شروع میں ۵۰ فیصد رقم ہمیں مل جاتی ہے۔ جب منصوبہ مکمل ہو جاتا ہے تو ۰۰ فیصد مل جاتی ہے اور جب آٹھ کا وقت ہوتا ہے تو اس وقت ۱۱ فیصد مل جاتی ہے۔ ایک سال میں دوسری میں بھی آ جاتی ہیں۔ سال بہ سال ایک ہی level نہیں رہتا لیکن اگر دیکھا جائے تو مجموعی طور پر اس میں تفاوت نہیں ہوتا۔

چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ سرکزی حکومت امداد دیتے وقت صوبائی حکومت سے اس کے منصوبہ جات کے لئے مشورہ طلب کری ہے؟

وزیر خزانہ - جناب والا - سرکز جو بھی امداد دیتا ہے ظاہر ہے کہ اس سلسلے میں وہ ہم سے تجاویز لینا ہے اور ان کے ساتھ ہماری بحث ہوئی ہے۔ مختلف ادارے ہوتے ہیں جن کو امداد کے بارے میں فیصلہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر ۵۰ لاکھ سے زیادہ رقم ہو تو ایکونامک کونسل سے اس کا فیصلہ کرانا ہوتا ہے۔ صوبائی حکومت بہت حد تک خود مختار ہوئی ہے لیکن اگر ۵۰ لاکھ سے اوپر کا کوئی منصوبہ ہو تو اس کا فیصلہ سرکزی حکومت کری ہے۔ لیکن چونکہ یہ گرانٹ سرکز دیتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ وہ ان منصوبوں

بھی تکرار نہ دیتا ہے جو منصوبے حکومت پاکستان نے بنائے ہوئے ہیں۔ ان پروگراموں کو جب صوبائی حکومتوں کے مختلف معاونتیں اپنے یہاں انجام دیتے ہیں تو انہیں یہ امداد دی جاتی ہے۔

حاجی ہمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ کیا یہ حقیقت ہے، سال روپاں میں سرکزی طرف سے دکھائی گئی زر امداد میں سے سات مہینے کے ذریعہ کچھ بھی وصول نہیں ہوا۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ صوبائی حکومت سرکزی حکومت کے ساتھ اس طرح سے سلوک نہیں کریں کہ اگر اس نے کوئی رقم مانگ لی ہے تو ہم کہوں کہ ہم منصوبہ اس وقت تک پورا نہیں کریں گے جب تک تقدیر رقم تم یہاں رکھ نہیں دیتے۔ ہم اس کا اعتبار کرتے ہیں۔

حاجی ہمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میرا سوال ہے، آیا کچھ وصول ہوا ہے یا نہیں۔ جناب اس وقت میں نے تقریر نہیں مانگی۔

وزیر خزانہ۔ تقریر کرنے کا حق صرف آپ کو نہیں ہے۔ جواب دینے والے کو بھی جواب دینے کی حد تک تقریر کرنے کا حق ہے۔ اس لئے اگر آپ کو صرف اپنی آواز پسند ہے کہ سوال کرنا زیادہ اہم ہے اور جواب سنتا اہم نہیں ہے۔ تو پھر اس کا دستور الگ ہونا چاہئے۔ اگر آپ سوال کرنا پسند کرتے ہیں تو جناب والا۔ اس کا جواب سننے کے لئے بھی ان کو اپنے کانوں کو تھوڑی سی زحمت دینا ہوگی۔

(اس مسئلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی سپیکر پر مستعین ہوئے)

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ آپ اپنے جواب کو elaborate کریں۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ حکومت پاکستان جب کوئی commitment کر لیتی ہے تو اس commitment کا ہمارے نزدیک مقام یہ ہے کہ کیا ہمیں رقم نہیں ملی ہے۔ حکومت جب commitment کر لیتی ہے تو ہمارے انہیں پاس رقم موجود ہوتی ہے۔ ہم اس میں سے خرچ کر دیتے ہیں۔ اس وجہ سے پروگرام پر کوئی حرف نہیں آتا کہ سرکزی حکومت نے ہمیں کوئی رقم تقدیم دی ہے۔ اگر اس نے مکمل طور پر ہمیں commitment

دے رہی ہے تو ہمارے پاس اپنے فنڈز ہیں - ہم ان میں سے اپنے پروگرام جاری کر دیتے ہیں اور پروگراموں کو ضعف نہیں پہنچنے دیتے - رقم بعد میں بھی آ جاتی ہے - مرکزی اور صوبائی حکومتوں میں اس طرح سے adjustment ہوتا رہتا ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - رقم آئی ہے یا نہیں آئی ہے؟

وزیر خزانہ - جناب والا - رقم کی تو یہ حالت ہے کہ رقم کون سی چیز ہوتی ہے - میں وزیر خزانہ ہوں میں نے آج تک ایک روپے کی رقم نہیں دیکھی - commitment کی رقم ہوتی ہے - اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ رقم آئی ہے -

حاجی پند سیف اللہ خان - جناب - میں نے پوچھا ہے - کہ جو گوشوار نے میں رقم دی گئی ہے اور سال روان میں متوقع دکھائی گئی ہے - اس میں سے کچھ وصول ہوتی ہے یا نہیں - اگر کچھ نہیں وصول ہوا تو کہہ دین کہ کچھ نہیں ہوا - یا کاغذی کارروائی ہی میں ہوا ہے تو بتا دین ، اتنا وصول ہوا ہے - قصہ ختم -

مسٹر ڈلہی سپیکر - فناں ڈیپارٹمنٹ کی جو پریکٹس ہے وہ بتا دی گئی ہے -

حاجی پند سیف اللہ خان - جناب والا - میں نے پریکٹس نہیں پوچھی - جب انہوں نے اس میں رقم دی ہے - فلاں فلاں رقم متوقع تھی تو میں نے پوچھا ہے کہ کتنی وصول ہوتی ہے - یہ بتا دین کہ وصول ہوتی ہے یا نہیں ہوتی ہے؟

وزیر خزانہ - جناب والا - میرے عزیز دوست باہر سے تشریف لائے ہیں - یہاں یہ ہوتا ہے ، اگر کسی بے کس سے دس روپے لینے ہوتے ہیں اور اس کو دس روپے دینے ہوتے ہیں تو ایک دفعہ وہ اس کو نوٹ دیتا ہے پھر وہ کہتا ہے ، مجھے وہ دس روپے واپس کر دو - ایسا ہم نہیں کرتے - ہمارا ایکھ سٹیٹ بنک ہے - یہاں صوبائی اور مرکزی حکومت کا لین دین ہوتا ہے - حکومت ایک commitment ہمیں دیتی ہے - کچھ ہم نے اسے دینا ہوتا ہے

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اور کچھ ہم نے اس سے لینا ہوتا ہے۔ ایک دفعہ جب **آگئی commitment** تو ہمیں وہ رقم آگئی۔ اس لئے میں کہتا ہوں، رقم وصول ہو چکی ہے۔ کیونکہ ملکی حکومت نے **commitment** دی ہے۔

سید قابض الوری۔ کیا وزیر خزانہ صاحب یہ بتائیں گے، سپیلز فوکس ہروگرام کے لئے اس سال ملک سے کتنی رقم موصول ہوئی ہے؟ وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ یہ الگ سوال ہے۔ لیکن ہماری بھی عزیز ممبر کی خاطر یہ عرض کرتا ہوں کہ ۱۲ کروڑ روپے اس سال ملے ہیں۔

کوئی بھی اسلام خان نیازی۔ پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ پوزیشن کے بینہز ایک طرف سوال کرتے ہیں اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ تشریع نہیں چاہئے۔

نازک مزاج شاہان تاب سخن خانہ دارند

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

شیخ عزیز احمد۔ کیا وزیر خزانہ صاحب یہ بیان فرمائیں گے، آئتم نمبر ۱۰۱ میں مغربی پاکستان رینجرز کے اخراجات میں ملکی حکومت کا حصہ بتایا گیا ہے۔ لیکن ۱۹۷۲ء کو متوقع زر امداد سے بالکل خالی رکھا گیا ہے۔ کیا مغربی پاکستان رینجرز میں پنجاب کا کوئی حصہ نہیں رہا؟

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ اس مدد کی صورت یہ ہے کہ رینجرز جو ہے وہ سنٹر کی اپنی ذمہ داری ہو گئی ہے۔ اس سے قبل سات فیصد خرچ سنٹر ادا کلتا تھا۔ لیکن اب یہ تمام خرچ وہی ادا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ لئے دستور میں بعض چیزیں پنجاب کے پاس رہی ہیں اور بعض چیزیں سنٹر کے پاس رہی ہیں۔ اس سال یہ ملک کی ذمہ داری ہے۔

سید قابض الوری۔ کیا وزیر خزانہ صاحب یہ بتائیں گے کہ یہ ملک سے جو صوبوں کو امداد ملتی ہے۔ کیا وہ آبادی کی بنیاد پر ملتی ہے یا منصوبوں اور حقائق کی بنیاد پر؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ سوال مرکزی حکومت کی کار کردگی سے تعلق رکھتا ہے۔

چوہدری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ کھاد subsidy کو مرکزی حکومت ہمیں دیتے رہی ہے۔ یہ کارخانے لگانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے یا کلرخانہ داروں کو قیمت کم کرنے کے لئے یا کاشتکاروں کو دی جاتی ہے؟

وزیر خزانہ - جناب والا - subsidy کھاد کو نسبتاً سستے دامون دینے کے لئے دی جاتی ہے۔ جس طرح ہم گندم کو سستے دامون دینے کے لئے اس کو subsidize کرتے ہیں۔

مہاں خورشید انور - جناب والا - کیا یہ حقیقت ہے کہ subsidy کے باوجود کھاد مہنگے دامون فروخت ہو رہی ہے۔ اس کا کیا فائدہ ہوا ہے؟ وزیر خزانہ - جناب والا - اگر بحث اس طرح رہی تو یہ دوبارہ قیمتیوں کی طرف بحث چلی جائے گی۔ کھاد کی قیمت جو ہے اس ہر الگ بحث ہوگی۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اس کا بنیادی سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حکومت کو حبوب یادگار یوم پاکستان کے طور پر
وصول ہونے والی رقم

* ۶۲۰ - راؤ یہود الفصل خان - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ؟

(الف) حکومت کو حبوب یادگار یوم پاکستان کے طور پر اب تک کل
کتنی رقم وصول ہوئی۔

(ب) حکومت نے اب تک لاہور میں یادگار یوم پاکستان کی تعمیر پر
کتنی رقم خرچ کی ہے۔

(ج) اگر حبوب پر ہونے والی آمدنی مذکورہ یادگار یوم پاکستان کی تعمیر پر ہونے والے اصل اخراجات سے متباہز ہو چکی ہے تو اب تک حبوب ختم نہ کرنے کی کیا وجہ ہیں؟

وزیر خزانہ (مسٹر چدھنیف رامی) - (الف) ۶۰،۰۶۵،۰۳۰،۰۲۱ روپے - یہ رقم کمپیوٹر سندھ کی تصدیق تک عارضی ہے۔

(ب) ۱۹۷۴ء تک (مورخہ ۳ جون ۱۹۷۴ء روئے)

(ج) یادگار یوم پاکستان میں سورخہ یکم جولائی ۱۹۶۹ء سے ختم کر دیا گیا تھا۔

مختلف کوشش بنتکوں سے زائد تکلوائی کشی و قم

* ۶۲۱ - راؤ مہد الفضل خان - کیا وزیر خزانہ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ اس واقعہ ہے کہ صوبائی حکومت نے مختلف تجارتی بنکوں سے زائد رقمون نکلوائی یعنی -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ایسے بنکوں کے کیا نام پیں۔ ان میں ہر بنک سے کتنی رقم ادھار لی گئی اور کس کس تاریخ کو یہ رقم ادھار لی گئی۔

(ج) کیا صوبائی حکومت نے یہ زائد رقم سال ۱۹۷۰ء کے دوران نکلوائی۔ اگر ایسا ہے تو ۰۶۲-۳-۳ کو کل کتنی رقم واحد الادا تھی؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رام) - (الف) جی ہاں - صوبائی حکومت مختلف تجارتی بنکوں سے گندم اور چینی کی اخراجی اور ذخیرہ کرنے کے لئے over draft لیتی ہے۔ ملکی وزارت خانہ یہ مشورہ بنک دولت پاکستان ان زائد برآمدگیوں کی حدود ہر سہ ماہی کے لئے مالی سال میں علیحدہ علیحدہ بقرر کرتی ہے۔ بنک دولت پاکستان اتنی ہی رقوم کے قرضہ جات تجارتی بنکوں کو دیتا ہے جتنی رقوم یہ تجارتی بنک حکومت کو دیتی ہے۔

(ب) ان یونکوں کی فہرست جن سے صوبائی حکومت مل کری محکمہ

خزانہ اور بنک دولت پاکستان کی منظوری سے قرضے لینا ہے
حسب ذیل ہے -

(i) نیشنل بنک آف پاکستان -

(ii) حبیب بنک لمیڈ -

(iii) یونائیڈ بنک لمیڈ -

(iv) سسلم کمرشل بنک لمیڈ -

(v) کامرسن بنک لمیڈ -

(vi) آسٹریلیپیشیا بنک لمیڈ -

(vii) بنک آف بھاولپور لمیڈ -

(viii) سٹینلرڈ بنک لمیڈ -

صوبائی حکومت مندرجہ بالا بنکوں سے گندم اور چینی کی خرید
کے لئے جب بھی روپے کی ضرورت ہو قرضے لیتی رہتی ہے -
ان قرضوں کی رقم و قتاً فوتاً بڑھتی گھٹتی رہتی ہیں اور اس کا
انحصار گندم اور چینی کے ذخائر جو سرکاری گوداموں میں
ہوتے ہیں کی مقدار پر ہوتا ہے -

(ج) جی ہاں - ۳ جون ۱۹۷۱ء کو واجب الادا رقم ۱۲ کروڑ
۱۰ لاکھ ۶ ہزار ۲ روپے تھی - (۱۳,۹۱,۰۶,۰۲)

مسٹر ناصر علی خان بلوج - کیا وزیر خزانہ صاحب از راہ کرم یہ
فرمائیں گے کہ باوجود اس کے کہ عوامی حکومت زراعت میں خصوصاً
گندم اور گناہ پر اتنی توجہ دے رہی ہے اور اتنے قرضے عوام کے
لئے لیتی ہے تو یہ گندم اور چینی کہاں جاتی ہے؟

مسٹر ڈہنی سہیکر - آپ سوال کو دیکھو لیں - انہوں نے جواب میں وضاحت
کر دی ہے -

مسٹر ناصر علی خان بلوج - جناب جواب یہ ہے کہ فلاں فلاں بنک سے
قرضہ چینی اور گندم کے لئے لیا جاتا ہے؟

مسٹر ڈہنی سہیکر - آپ سوال کو دیکھو لیں - انہوں نے سوال کا جواب

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

دے دیا ہے۔ ان کا بنیادی سوال یہ ہے کہ آیا قرضے لئے گئے ہیں اور اگر لئے گئے ہیں تو کن بنکوں سے لئے گئے ہیں۔ انہوں نے ان کا جواب دے دیا ہے۔
مسٹر ناصر علی خان بلوچ۔ جناب انہوں نے گندم اور چینی کے متعلق فرمایا ہے۔

مسٹر ڈپشی سبیکر۔ اس کا چینی اور گندم سے کیا تعلق ہے۔ اس کا بنیادی سوال ہے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حاجی محمد سف اللہ خان۔ سوال (ج) میں یہ ہے ”اگر ایسا ہے تو ۱۹۴۲ء کو کل کتنی رقم واجب الادا تھی،“ اور جواب میں یہ ہے کہ ۱۹۴۳ء کو چودہ کروڑ ۹۱ لاکھ ۶ ہزار ۲ روپے تھی،“ سوال تو ۱۹۴۲ء کے متعلق تھا لیکن جواب ۱۹۴۱ء کا ہے۔

وزیر خزانہ۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ غلطی اسمبلی کی طرف سے سوال میں ہوئی ہے یا جواب میں غلطی ہوئی ہے۔ بہر حال میں اس بات کو تسلیم کوتا ہوں کہ جو چھپا ہوا ہے اس میں یہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جو سوال محکمہ کو گیا ہو۔ اس میں ۱۹۴۱ء ہو۔ بہر حال میں آپ کی اجازت سے وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ قرضے گھشتے بڑھتے رہتے ہیں اگر اس رقم میں سے کسی نے یہ محسوس کیا ہو کہ فلاں دن چودہ کروڑ روپیہ قرضہ تھا تو میں ایک اور مثال دینا چاہتا ہوں۔ کہ ۱۹۴۲ء کو اس دن بنک کا مجموعی قرضہ آئھے ہزار روپے ہے۔ اس لئے قرضہ جو ہوتا ہے وہ وقتی طور پر استعمال کے لئے ہوتا ہے۔ جب وہ چیز واپس بھیج دی جاتی ہے تو اس کے بعد قرضہ وہ ادا ہو جاتا ہے۔ یہ بعض چند دنوں کے لئے لیا جاتا ہے اور موسم کے لئے قرضہ لیا جاتا ہے۔

شیخ محمد احتشام۔ کیا کوئی ایسی چیز زیر غور ہے کہ آئینہ بنکوں سے کم سے کم قرضے لئے جائیں؟

وزیر خزانہ۔ جناب قرضہ لینا اپنی جگہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ جس بنک سے ہم قرض لیتے ہیں میں اس کا سوا چھ فیصد سو دریتے ہیں۔ اس میں سے وہ چھ فیصد تو سیٹھ بنک آف پاکستان کو دیتے ہیں۔ گویا چوتھائی فیصد اس کا سو دریا جاتا ہے اور صرف اس موسیم

کے لئے یہ قرضہ لینا پڑتا ہے جب ہم گندم اور چینی یا کوئی اور جنس خریدنا چاہتے ہوں۔ جب تک حکومت راشن ڈپو چلانے کی یا جنس کو سستے دامون فروخت کرنے کی سکیمیں بنائے گی تو وہ کروڑوں روپے اپنے بجٹ میں سے نکال کر یہ چیز نہیں خرید سکتی۔ اس لئے اگر چوتھائی فیصد جیسی معمولی رقم پر یہ قرضے مل سکتے ہوں اور عوام کو اس سے فائدہ ہو سکتا ہو۔ تو اس سے گہرا نے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حبوب گنا کی رقم

۶۲۴* - راؤ ہد افضل خان - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے

کہ -

(الف) صوبہ کی مختلف شوگر ملوں میں سے ہر مل نے سال ہائے ۱۹۷۰-۷۱ - ۱۹۷۱-۷۲ - ۱۹۷۲-۷۳ کے دوران لاکل کتنی

رقم بطور حبوب گنا حکومت کے خزانہ میں جمع کرائی۔

(ب) حکومت نے سال ۱۹۶۹-۷۰ - ۱۹۷۰-۷۱ - ۱۹۷۱-۷۲ - ۱۹۷۲-۷۳ کے دوران مذکورہ رقم میں سے کتنی رقم مل کے علاقوں کی ترقی کے لئے دی۔

(ج) اس مدد میں حکومت کے خزانہ میں مل وار کتنی رقم باقی موجود ہے؟

وزیر خزانہ (مسٹر ہد حنف راس) -

(الف)

کارخانہ کا نام	سال	سال	سال
شاه تاج	۱۹۷۱-۷۲	۱۹۷۰-۷۱	۱۹۶۹-۷۰
راہوالی	(لاکھ)	(لاکھ)	(لاکھ)
حسین	۶۰۵۹	۹۰۹	۱۳۰۰
کوہ نور	۲۶۱۹	۲۰۰	۳۰۵۳
	۱۳۷۶	۱۰۸۵	۱۳۰۴۲
	۶۰۸۳	۷۰۲۳	۱۲۰۳۶

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

	کمپیوٹر	آئی اے سی	سینٹرل	کمپنی
۱۳۴۲۰	۱۰۰۶۳	۱۰۰۶۳	۱۰۰۶۳	کریسٹل
۷۶۲۱	۹۰۰۵	۱۲۰۰۸	۱۲۰۰۸	آدم جی
۵۰۸۸	۲۰۰۸	۱۳۰۳۷	۱۳۰۳۷	نوون
۳۰۹۵	۶۰۰۶	۹۰۶۴	۹۰۶۴	لیہ
۱۰۶۶	۹۰۱۳	۱۰۰۲۲	۱۰۰۲۲	چاولنگر
۰۰۰۰۶	۵۲۰۱۱	۱۶۰۱۹	۱۶۰۱۹	لخی سنز
<hr/>	<hr/>	<hr/>	<hr/>	<hr/>
۴۰۴۲۸	۴۰۰۰۰	۱۱۸۶۷	۱۱۸۶۷	بیان

(۲)

چینی کا کلوخانہ کا نام	سال	سال	سال	سال
شاد ناج	۱۹۴۷	۱۹۴۸	۱۹۴۹	۱۹۵۰
راہم والی	۱۹۴۶	۱۹۴۷	۱۹۴۸	۱۹۴۹
حسین	۱۹۴۵	۱۹۴۶	۱۹۴۷	۱۹۴۸
کوہ نور	۱۹۴۴	۱۹۴۵	۱۹۴۶	۱۹۴۷
کریستن	۱۹۴۳	۱۹۴۴	۱۹۴۵	۱۹۴۶
آدم جی	۱۹۴۲	۱۹۴۳	۱۹۴۴	۱۹۴۵
تون	۱۹۴۱	۱۹۴۲	۱۹۴۳	۱۹۴۴
لیہ	۱۹۴۰	۱۹۴۱	۱۹۴۲	۱۹۴۳
بھاؤلنگر	۱۹۳۹	۱۹۴۰	۱۹۴۱	۱۹۴۲
حسن سنز	۱۹۳۸	۱۹۳۹	۱۹۴۰	۱۹۴۱

۷۔ ۱۹۶۹ء میں جو رقوم جاری کی گئی تھیں وہ ۱۹۶۸-۶۹ء میں جمع شدہ رقوم کے بدلے تھیں۔ ویسٹ پاکستان شوگر کمپنی میں سے متعلقہ قواعد مجریدہ ۱۹۷۰ء کے قاعده نمبر ۷ (۸) کے تحت کسی ایک سال میں جمع شدہ رقوم میں

سے ۲۔ فیصلی کثوق کرنے کے بعد باقی رقم اس سے اگر سال میں جاری کر دی جاتی ہے۔

(ج) جو رقوم سال ۱۹۷۲ء تک وصول ہو چکی تھیں وہ تمام کے تمام ۲ فیصلی سروس چارج مہیا کرنے کے بعد سال روان میں جاری کی جا چکی ہیں۔

شیخ عزیز احمد۔ کیا وزیر خزانہ صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ ۱۹۷۰-۷۱ء کی آمدنی ۸۳۴۳۰ لاکھ ہے لیکن دو دفعہ کثوق کرنے کے باوجود ۱۹۷۰-۷۱ء کے جو اخراجات دئے ہیں وہ ۸۹،۹۶ لاکھ ہیں۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ اس میں اخراجات کہیں بھی نہیں دکھانے کئے ہیں۔ یہ تو آمدنی ہی آمدنی دکھانی گئی ہے۔ آپ شاید سوال یہ کرنا چاہتے ہیں کہ پہلے سال کے مقابلہ میں یعنی ۱۹۶۹-۷۰ء کے مقابلہ میں ۱۹۷۱-۱۹۷۲ء میں یا ۱۹۷۰-۷۱ء میں یہ رقم کیوں کم ہو گئی ہے۔

شیخ عزیز احمد۔ سوال (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ ”حکومت نے سال ۱۹۶۹-۷۰ء اور ۱۹۷۰-۷۱ء کے دوران مذکورہ رقم میں سے کتنی رقم مل کے علاقوں کو ترق کے لئے دی“۔ اب یہ پوچیش یہ ہے کہ ۱۹۷۰-۷۱ء میں جو cess میں نے آمدنی ہوئی وہ ہے ۸۳۴۳۰ لاکھ آپ کے جواب میں یہ ہے کہ مغربی پاکستان نیشنکر پر محصول سے متعلقہ قواعد مجریہ ۱۹۶۶ء کے قاعدہ نمبر ۶(۸) کے تحت کسی ایک سال میں جمع شدہ رقوم میں سے دو فیصد، کثوق کرنے کے بعد باقی ماندہ رقم اگلے سال یا سالوں میں استعمال میں لائی جاتی ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ دو فیصد کثوق کرنے کے بعد ۸۹،۹۶ لاکھ روپے اس علاقے میں ترق کے لئے خرچ کئے گئے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ صورت حال یہ ہے کہ یہ ہمارا طریقہ ہے کہ ہم اس میں مقررہ رقم جتنا بھی جمع ہوئی ہے وہ اگر سال release کر دیتے ہیں لیکن جنگ کا جو سال ہے اس میں گذشتہ حکومت نے آرڈر کیا تھا کہ اس کو release نہ کیا جائے۔ چنانچہ اس وقت تمام نڈر روسک دئے گئے تھے۔ لیکن جب ہماری حکومت آئی تو تمام دوستوں نے یہ اجتبااج کیا کہ یہ رقم جو ڈیولپمنٹ کے لئے مخصوص کی گئی ہے اس کو فوری طور پر release ہونا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جاہنے - چنانچہ گذشتہ سالوں میں اس کے مطابق release نہیں ہوئی لیکن کسی ایک سال میں زیادہ release ہو جاتی رہی اور کسی میں کم - مختصر سا تفاوت ہو جاتا ہے - لیکن موجودہ صورت حال یہ ہے کہ اس وقت کوئی رقم موجود نہیں ہے - جیسے release ہونا چاہئے اور وہ release نہ ہوئی ہے -

میان منظور احمد موہل - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمانیں گے کہ یہاول نکر کے لئے ۱۹۷۰ء کے لئے آمدن ۹ لاکھ ۲۳ ہزار ہے جیکہ سال ۱۹۷۱ء کے لئے یعنی اگلے سال اس علاقے کی بیوود کے لئے ۹ لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ خرچ کیا گیا ہے - یہ معمولی تفاوت نہیں ہے یہ بہت زیادہ تفاوت ہے - اس کی وجہ بیان کی جائے؟

حاجی یہود سیف اللہ خان - جناب والا - جزو 'الف' اور 'ب' کی پہلی وضاحت ہوئی چاہئے کہ جزو الف میں جو اعداد و شمار دئے گئے ہیں وہ آمدن کے ہیں اور جو جزو 'ب' میں دئے گئے ہیں وہ خرچ کے ہیں یا 'الف' اور 'ب' میں اعداد و شمار آمدن کے متعلق ہیں - یہ چیز سمجھے میں نہیں آ رہی؟

وزیر خزانہ - جناب والا - اس سوال کا جواب جزو 'ب' میں ہے - حکومت نے سال ۱۹۶۹ء، ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۱ء کے دوران ہوئی رقوم میں سے جتنی رقوم علاقے کی ترقی کے لئے دین یہ جزو 'ب' میں دکھائی گئی ہیں - یہ رقوم release نہیں ہوتیں - اور جزو 'الف' میں جتنی cess وصول ہوئی وہ دکھائی گئی ہیں - اس میں تفاوت اس طرح ہے ہو جاتا ہے کہ جو رقوم release ہوتی ہیں وہ گذشتہ سال کی آمدن کے مطابق ہوتی ہیں - دیکھتا یہ ہے کہ اس سال مجھے کتنی رقم ملی ہے اور اس سال میں کتنی رقم release کی ہے تو اس میں فرق ہو سکتا ہے - جو کچھ گذشتہ سال میں جمع ہوگا وہ اس سال release ہو گا اور جو اس سال جمع ہوگا وہ اگلے سال release ہو گا -

چودھری امانت اللہ لک - جناب والا - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو cess fund ہے کیا اس پر حکومت کو کنٹرول حاصل ہے - نیز اس کے خرچ کرنے کا طریق کار کیا ہے؟

میان منظور احمد موہل - جناب والا - میرے ضمنی سوال کے جواب سے پہلے کوئی دوسرا مزید سوال نہیں ہونا چاہئے -

۲۲ جنوری ۱۹۷۳ء

وزیر خزانہ - جناب والا - میں نے بڑی وضاحت سے اپنے پورس کے ہاتھی کو بتایا ہے کہ گزشتہ حکومت نے جنگ کے سال میں اجازت نہیں دی۔ تھی کہ ان کو release کیا جائے۔ اب سال ۱۹۷۲ء میں ہم نے اسے release کر دیا ہے اور اب کوئی رقم باقی نہیں رہی۔

چودھری امان اللہ لک - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا اس خرچ پر صوبائی اسمبلی کو کوئی اختیار حاصل ہے؟ اگر ہے تو اس کا طریق کار کیا ہے اور یہ خرچ کعن طریقے سے کیا جاتا ہے؟

وزیر خزانہ - اول تو یہ الگ سوال ہے۔ ہر علاقے کی ترق کے لیے کمشنر کے تحت ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو اس کے متعلق فیصلے کرے۔ اصل میں یہ رقم اس لئے رکھی گئی تھی کہ گناہ مل تک لانے کے لئے سڑکوں کی تعمیر ہوئی چاہئے۔ جس علاقے سے گناہ ملوں میں جاتا ہے اس علاقے کی زیادہ تر سڑکوں کی تعمیر کے لئے یہ رقم مخصوص ہوتی ہے اس علاقے کا کمشنر اور اس سے متعلقہ کمیٹی اس رقم کو ان سڑکوں پر خرچ کرے۔

سید قابض الوری - جناب والا - وزیر خزانہ نے ایک معزز رکن کو ”پورس کا ہاتھی“، کہا ہے۔ ان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے ارکان کے متعلق کسی قسم کی بھی رائے رکھیں لیکن اس ایوان میں اس رائے کا اظہار نہیں کیا جاسکتا ورنہ لوگ وزیر خزانہ کو بھی سفید ہاتھی کہنے لگیں گے۔

مسٹر ذہنی سپیکر - انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی۔

سید قابض الوری - بہر حال یہ ان کا گھریلو معاملہ ہے اور ہمیں اس میں دخل نہیں دینا چاہئے۔

حاجی ٹھہر سیف اللہ خان - جناب والا - وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ سال ۱۹۷۱-۷۲ء کے حسابات اپنی تک اکاؤنٹسٹ جنرل کے دفتر میں زیر تکمیل میں - اس کے بعد لکھا ہے کہ بموجب حکم گورنر پنجاب مالی سال ۱۹۷۱-۷۲ء کی وصولی سے متعلقہ رقم مہ ستمبر ۱۹۷۲ء تک ادا کر دی جائے گی میں پوچھتا ہوں کہ مہ ستمبر میں کتنی رقم ادا کر دی جائے گی؟

وزیر خزانہ - جناب والا - میں نے اس سوال کا جواب بالوضاحت پہلے دے

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

دیا ہے میں نے چھپے ہوئے جواب کی بجائے الگ عبارت پڑھ کر ہائیکورٹ کے سامنے رکھی ہے جس کی اجازت ایوان میں دی گئی ہے۔ اس لئے اب میرے جواب کا وہ حصہ جو سیرے دوست نے پڑھا ہے وہ میرے جواب میں شامل نہیں ہے۔

رائے عمر حیات خان۔ کیا ان رقموم کو پیبلز ورکسمن ہروگرام میں شامل کیا گیا ہے؟

مسٹر ذہنی سہیکر۔ اس کا جواب وہ دیے چکے ہیں کہ یہ رقم سٹرکون ہر خرچ کی جاتی ہے۔ آپ کا سوال غیر متعلق ہے۔

حاجی ہدیف اللہ خان۔ کیا حکومت اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ جس علاقے کی شوگر مل سے جو فنڈ وصول ہو وہ فنڈ اس علاقے میں خرچ ہو؟

وزیر خزانہ۔ یوں لکھا ہے کہ ایک ہی بات ذہن نشین کرانے کے لیے کئی بار کہنی پڑے گی۔ میں اپنے دوست کی اطلاع کے لئے پھر عرض کرتا ہوں کہ یہ رقم جس مل اپریا میں سے لی جاتی ہے یہ اسے مل اپریا کی ترق کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔

مسٹر ذہنی سہیکر۔ کیا وزیر خزانہ یہ تجویز قبول کرنا پسند فرمائی گئے کہ جو رقم جس مل اپریا سے وصول ہوتی ہے اس کو خرچ کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر ہوتی ہے اس میں اس حلقہ کا نیشنل اسیبلی یا صوبائی اسیبل کا نمائندہ بھی شامل ہونا چاہئے؟

مسٹر ذہنی سہیکر۔ یہ سوال متعلق نہیں ہے۔
چودھری جمیل حسن خان منجع۔ کیا وزیر خزانہ یہ بیان فرمائی گئے کہ اس رقم میں سے growers کو یہی کریڈٹ کی شکل میں Insecticides, good varieties of seeds, fertilizer, etc. ملتا ہے؟

وزیر خزانہ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس وقت تک یہ رقم زیادہ تو اس حساب سے وصول کی جاتی ہے کہ جو گناہ مل میں آتا ہے اس پر بارہ روپسے فی میں یہ cess وصول کیا جاتا ہے۔ اس میں چھپیسے grower دیتا ہے اور جو یہی

۲۲ جنوری ۱۹۷۳ء

جیل دیتی ہے۔ لیکن اس وقت تک جو فائدہ کاشتکاری کو پہنچایا گیا ہے وہ سڑکوں کی صورت میں ہے۔ ابھی تک اس رقم میں سے ان علاقوں میں ہم بہت سے ضروری کام بھی نہیں کر سکتے کیونکہ زیادہ تر بلکہ یہ ستر رقم ابھی تک سڑکوں پر ہی خرچ ہو رہی ہے۔

چودھری غلام حسن خان منع۔ کیا وزیر خزانہ اس بات سے اتفاق اگریں گے کہ اگر گنا نہ ہو سکے۔ اگر fertilizer ہی نہ پہنچ سکے اور insecticides ہی نہ پہنچ سکے تو سڑکیں ان کے کام آئیں گی؟

مسٹر ڈہش سہیکرو۔ یہ سوال غیر متعلقہ ہے

مسٹر قاصر علی خان بلوچ۔ اب ملیں اپنے علاقے کے باہر سے بھی گنا خرید دہی ہیں تو کیا یہ رقم باہر کے علاقوں میں بھی خرچ ہوگی؟

وزیر خزانہ۔ ہر مل کا ایک علاقہ مخصوص ہے اگر وہ کمیٹی پر سمجھتی ہے کہ مل کی capacity زیادہ ہے اب اس میں مزید علاقہ شامل کرنا چاہئے تو اس مل میں جن مزید علاقوں سے گنا آئے کا اگر اس پر بھی cess چارج لکایا جائے گا تو بہروہاں کے لئے بھی اس کمیٹی کی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔ بہر وہ cess وہاں سے بھی دھول کیا جائے گا اور وہاں کے ترقیات کاموں کے لئے بھی خرچ کیا جائے گا۔

لوائزدہ سردار عطا ہد خان لغاری۔ کیا وزیر خزانہ یہ وضاحت فرمائیں گے کہ جس طرح شوگر cess میں سے کچھ رقم غیر ترقی یافته علاقوں میں سڑکیں وغیرہ بنانے کے لئے release کی جاگے ہے اسی طرح کیا کائن cess میں سے بھی کچھ حصہ release کیا جائے گا مخصوصاً ان علاقوں کے لئے جہاں نہیں ہیں اور سڑکیں نہیں ہیں جیسے مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خان وغیرہ۔

مسٹر ڈہش سہیکرو۔ یہ سوال غیر متعلقہ ہے۔

والا یہوں ہد خان۔ جناب والا۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ مل ایریا کے باہر سے جو گنا خریدا جاتا ہے (خاص طور پر جڑانوالا شوگر مل والے لاہور سے گنا خرید رہے ہیں)۔ کیونکہ یہ فنڈ مل ایریا

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

۴۲۱

سے باہر کے علاقوں پر خرچ نہیں کیا جا سکتا تو کیا ان سے چہ بیسے فی من کے حساب سے جو cess وصول کیا جائے گا اس کو معاف کرنے کے لئے آپ کوئی احکام جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر خزانہ یہ بالکل ایک الگ سوال ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ اس سوال کا حصہ نہیں ہے۔

حکومت کا کمرشل بنکوں سے قرضہ لینا

* ۱۱۴۶ - خان امیر عبداللہ خان - کیا وزیر خزانہ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ اس واقعہ کہ حکومت صوبائی شیٹ ٹریڈنگ سکیم کے تحت کمرشل بنکوں سے ہر سال قرضہ حاصل کر رہی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو سال ۱۹۷۲ء میں کل کتنا قرض لیا گیا اور کیسے شرح ہو دیا ہے اس سال میں کتنا قرض واپس ہوا اور اس کی ساتھ کتنا سود ادا ہوا ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنفی رائے) - (الف) اجنبی اور چینی کی شیٹ ٹریڈنگ کے لئے صوبائی حکومت بنکوں سے قرضے حاصل کر رہی ہے -

(ب) مالی سال ۱۹۷۰-۷۱ کے دوران مبلغ چالیس کروڑ روپے لاکھ اکھتر ہزار چھو سو الہائیں روپے بطور قرض سوا پانچ، فیصد سالانہ شرح سود ہر کٹھے گھٹے - کمرشل بنکوں کو پیتنا لیس کروڑ یس لاکھ ترانوے ہزار پانچ سو ایک روپے واپس کئے گئے - اس میں ۱۹۶۹ء کا قرضہ بھی شامل تھا -

مبلغ چھتیس لاکھ پہنچانوے ہزار آٹھ سو سینتا لیس روپے بطور سود ادا کئے گئے -

خان امیر عبداللہ خان - کیا حکومت براۓ راست شیٹ بنک سے کم شرح

سعود ہر قرضہ حاصل نہیں کر سکتی؟

وزیر خواہ - جناب والا۔ یہ قرضہ شیٹ بنک سے اس لیے نہیں لیتے جا سکتے کہ ہم یہ قرضے ایک خاص مقصد کے لئے لیتے ہیں۔ رہ مقصد اجتنام کی procurement اور اجناس کی خرید ہے۔ اجناس پورے ملک کے کوئی کوئی سے خرید کی جاتی ہیں اور وہیں ان کو رقم کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ نبھی برائیویٹ بنکوں کی شاخوں کا ایک جال سا تمام ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جن لوگوں سے جہاں بھی گنہم یا اجتنام خریدی جائیں ان کو وہی ادائیگی کی جائے۔ اس لیے ان شاخوں کے ذریعے سے وہ ادائیگی ہو سکتی ہے۔ ان بنکوں کو صرف ۱/۲ فیصد دیا جاتا ہے۔ یعنی ایک فیصد کا، بھی چوتھا حصہ، باقی چھ فیصد وہ شیٹ بنک کو دے دیتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے انہیں صرف ۱/۳ فیصد دیا جاتا ہے جو ان کی سروں کے مقابلے میں کوئی زیادہ نہیں ہے۔

سہد تائبش الوری۔ کیا وزیر خزانہ از راه کرم و خاحت فرمائیں گے کہ پہلے انہوں نے جو جواب دیا ہے اس میں سوا پانچ فیصہ سالانہ بتایا گیا ہے اور اب اسوا چھ فیصد بتا رہے ہیں۔

وزیر خزاںہ۔ میں اپنے صاحف دوست سے عرض کروں گا کہ یہ جس سال کا ذکر ہے اس سال شیٹ بنک کا rate of interest سوا پانچ فیصد تھا اور اب سوا چھ فیصد ہے۔ اس لیے سوا چھ فیصد دیتے ہیں۔

شیٹ ٹریڈنگ سکیم کے تحت اجناس خوردگی و دیگر
اشیاء کا کاروبار

* ۱۱۳۴۔ خان امیر عبدالله خان۔ کیا وزیر خزانہ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ شیٹ ٹریڈنگ سکیم کے تحت اجناس خوردگی و دیگر اشیاء سے متعلقہ کاروبار کے نفع نقصان کی رقم سالانہ بحث میں شامل نہیں کی جاتی۔

نیشن زدہ سوالات اور ان کے جوابات ۲۳۴

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسی رقم کو کس مدد میں دکھایا جاتا ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنفی رامی) - (الف) جی نہیں۔ حکومت پنجاب گندم کی امدادی رقم کے سلسلے میں جو خرچ عائد کرنی ہے وہ حساب کی مدد خرچ ۵۷ - متفرق کے تحت مہیا کیا جاتا ہے اگر کوئی بچت محکمہ خوراک کی طرف سے ان اتفاقی اخراجات کے بارے میں جن کا تعلق گندم اگی امدادی رقم سے ہے دکھائی جاتی ہے تو بچت کی یہ رقم صوبائی حکومت کے حساب خوراک سے مدد حاصل - XLVI، متفرق کو منتقل کر دی جاتی ہے بعینہ محکمہ خوراک کی طرف سے راشن ڈپوڈ کے ذریعے چینی کی فروخت کے سلسلے میں محکمہ اخراجات کی جو رقم حاصل ہوئی ہے وہ حساب خوراک سے مدد حاصل - XLVI، متفرق کو منتقل کر دی جاتی ہے۔

(ب) حسب بالا (الف)

مسٹر عبید الرحمن خان ریٹائرڈ سپرینٹنڈنٹ جیل کے کاغذات پنشن

* ۱۱۶۸ - چودھری امان اللہ لک کیا وزیر جیل خانہ چات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مسٹر عبید الرحمن خان ریٹائرڈ سپرینڈنٹ جیل بورخہ ۱۹۰۱-۱۹۰۲ کو ایل ی آر ہر گئے اور ۱۹۰۱-۱۹۰۲ کو پشن پر چلے گئے مگر ان کو تا حال پنشن نہیں ملی ہے اور ان کے کاغذات پشن تا حال مختلف متعلقہ دفاتر میں بلا جواز پھر رہے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر

۲۲ جنوری ۱۹۷۳ء

موصوف اس تاخیر کی وجہ بتا سکیں گے اور کیا حکومت ان کو پشن دینے کا فیصلہ جلد کرنے کو تیار ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمیں خان) - (الف) مسٹر عبید الرحمن خان سپرنشدند جیل رخصت برائی پشن ہر ۳، جنوری ۱۹۷۰ء روائی ہوئے اور ۲۱ جنوری ۱۹۷۱ء کو انہیں پشن ہوئی۔ ان کے کاغذات پشن زیر تکمیل ہیں یہ درست نہیں کہ کاغذات بلا جواز متعلقہ دفاتر میں گھوم رہے ہیں۔

(ب) پشن آسی وقت منظور ہو سکتی ہے جب موصوف اپنی فوجی ملازمت کے بارے میں کنٹرولر ملٹری اکاؤنٹس کے دفتر سے وہ تصدیق نامہ حاصل کریں جس کا مطالبہ اکاؤنٹ جنرل نے کیا ہے۔ فوجی ملازمت کی تصدیق کے بغیر ہی (anticipatory) پشن جاری کرنے کی پیش کش کی گئی تھی مگر افسر مذکور نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Minister for Jails be pleased to state whether it is not a fact that the concerned... (interruptions).

وزیر قانون - پوائنٹ آف آرڈر سر - ہم قوسی زبان اردو کو فروغ دے رہے ہیں۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ وہ اردو میں بولیں۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : I seek the permission of the chair. Will the Minister for Jails please state whether it is not a fact that the concerned person is facing a great hardship and harassment for the non-payment of his pension? If so, what methods does he recommend for early disposal of such cases?

وزیر جیل خانہ جات - جناب والا - اسے پشن نہ ملنے کی وجہ سے تکلیف ضرور ہو رہی ہے۔ لیکن اسے بار بار کہا گیا ہے کہ وہ اپنے پشن کے کاغذات مکمل کر کے پیش کرے۔ ہم اس کے ساتھ پورا ہورا تعاون کرنے کے لئے

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تیار ہیں اور جتنی جلدی ہو سکے اسے پشن دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس سلسلے میں آکاؤنٹنٹ جنرل نے اعتراض کیا ہے کہ جب تک وہ ڈسچارج سرٹیفیکیٹ پیش نہیں کر سکے گا اسے پشن نہیں مل سکتی۔
بیکم آباد احمد خان۔ جناب والا۔ ایسے راستے پیدا کرنے چاہئیں کہ پشن سہولت سے مل سکے۔

چودھری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ یہ جو انہوں نے فرمایا ہے کہ انہیں پشن کی پیشکش کی گئی اور انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور انہوں نے اسے نہ کرا دیا یہ تحریری ہے یا زبانی ہے؟
وزیر جیل خانہ جات۔ یہ تو میں نے آپ سے اس وقت بھی کہا تھا
جب آپ میرے پاس چیمبر میں تشریف لائے تھے۔
(حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)۔

چودھری امان اللہ لک۔ میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ
وہ کیا بات ہوئی تھی؟
مسٹر ڈیپی سپکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال۔

محکمہ جیل میں پشن کے زیر تصفیہ کمیں

* ۱۱۶۸ (الف)۔ چودھری امان اللہ لک۔ کیا وزیر جیل خانہ جات از
براء کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ان کے محکمہ میں پشن کے زیر تصفیہ کتنے کیسیں ہیں۔ اند کی
تفصیل معہ تاریخ ہائے بتائی جائے۔

(ب) کیا وزیر موصوف ان پشن کیسوں کو جلا
نمٹانے اور تاخیر کرنے کے ذمہ دار افسران کے
خلالی تحقیقات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر ایسا ہے تو
کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان)۔ (الف) اس وقت زیر تصفیہ
پشن کیسوں کی تعداد چہ ہے۔

ان کی تفصیل درج ذیل ہے -

نمبر شمار	نام تاریخ پشن	وجوهات
۱	مسٹر نیاز مہد قریشی ۱۰-۸-۶۹۶	انہوں نے اپنی پشن کے خلاف سول جج بہاولپور میں دعویٰ دائر کر رکھا ہے بھر بھی نے محکمہ انہیں اینٹی سپیٹری پشن دے دی تھی - جو وہ وصول کر رہے ہیں -
۲	مسٹر محمد اساعیل ۱۰-۶-۶۸۶	دوران ملازمت فوت ہو گئے - ان کی وفات کے بعد معلوم ہوا کہ ان کی تنخواہ فکس نہیں ہوئی اور وہ غلط تنخواہ لیتے رہے ہیں - حال ہی محکمہ فنانہ نے زیادہ وصول شدہ تنخواہ قلمز نکر دی ہے - اب سروس بک اے - جی کے پاس (fixation of pay) تنخواہ کے تعین کے لئے گئی ہوئی ہے - مرحوم کے لواحقین اینٹی سپیٹری پشن لئے رہے ہیں -
۳	چوہدری علی مہد ۳۱-۵-۷۱	ان کی سروس بک ان سے گم ہو گئی - جو ٹھی تیار ہو رہی ہے اور بہاں بہاں وہ ملازمت کے دوران رہے ہیں - وہاں سے مکمل کرائی جا رہی ہے - ان کی اینٹی سپیٹری پشن مل رہی ہے -
۴	چوہدری احمد خان ۳۰-۹-۷۰	ریکارڈ سروس نامکمل ہونے کے سبب تاخیر ہوئی ہے - مکمل ہو کر کاغذات پشن جیل سے موصول ہونے پر منظوری ہو گئی - اینٹی سپیٹری پشن وصول کر رہے ہیں - سروس بک فکیشن آف پی کے لئے اے - جی کو گئی ہوئی ہے -

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

۵ - مسٹر عباد الرحمن خان وہ ایٹھی سیٹری پشن لہر سے انکاری ہیں ۔

فوجی ملازمت کا العاق چاہتے ہیں جس کا

محلہ ملٹی فیکٹ ہیشن نہیں کر سکے جیسا

کہ اے - جی کو درکار ہے ۔ یہ کس پشن

کے تعاون سے مکمل ہو سکتا ہے ۔

۶ - مسٹر اختر حسین قویشی مختلف جگہوں سے تکمیل ریکارڈ ملازمت

کے بعد اب کاغذات پشن مکمل ہوئی

ہیں اور اے - جی کو برائے پڑتال بھیجا

جا رہا ہے ۔

(ب) اب کوئی کیس نہیں ہے جس میں تاخیر کا جواز موجود

نہ ہو اس لئے تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے ۔ پشن

کے فیصلہ جلد کروانے کا کام ایک کمپنی کو جس

کے چیئرمین ایڈیشنل فنائس سینکڑی ہیں پہلے ہی سونپا

جا چکا ہے ۔

معکمہ اصلاح اسیان کے ماتحت کام گزرنے والے پرویشن السرور کو کلاس

دوم کا درجہ دینا اور ٹرانسپورٹ کی سہولت مہما کرنا

۱۱۸۸* - سید قابض الوری - کیا وزیر جیل خانہ جات از راه کرم بیان

فرمانیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت

کام کرنے والے پرویشن آنسروں کو گزینڈ کلاس دوم

کا درجہ حاصل ہے اور انہیں ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی

میسر ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ معکمہ اصلاح اسیان کے ماتحت

کام کرنے والے پرویشن انسان کو نان گزینڈ کلاس دوم

کا درجہ حاصل ہے اور نہ ہی انہیں ٹرانسپورٹ کی

سہولت میسر ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مندرجہ بالا دونوں ملکوں میں پرویشن

افسروں کی بھرقی کے لئے ایم۔ اے سوشالوجی یا ایم۔ اے سوشل ورک ہونا ضروری ہے۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ محکمہ اصلاح اسیران کے ماتحت کام کرنے والے پرویشن افسروں کی ڈیوٹی سوشل ویلفیئر ڈپارٹمنٹ کے ماتحت کام کرنے والے پرویشن افسروں سے نسبتاً سخت ہے اور فیلڈ ورک بھی زیادہ ہے۔

(ه) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ اصلاح اسیران کے ماتحت کام کرنے والے پرویشن افسروں کو کلاس دوم کا درجہ نہ دینے اور ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جمل خانہ جات۔ (ملک حاکمین خان)۔ (الف) جی نہیں۔ محکمہ سوشل ویلفیئر میں پرویشن افسر نہیں ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ اصلاح اسیران میں ایم۔ اے سوشالوجی اور ایم۔ اے سوشل ورک کو پرویشن افسر بھرقی کیا جاتا ہے۔ البتہ اگر ایسے امید وار دستیاب نہ ہوں تو گریجویٹ امید وار بھی بھرقی کئے جا سکتے ہیں۔ چونکہ سوشل ویلفیئر ڈپارٹمنٹ میں پرویشن آفیسر نہیں ہیں۔ لہذا وہاں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ه) محکمہ اصلاح اسیران کے ماتحت کام کرنے والے پرویشن آفسروں کو کلاس دوم کا درجہ دینے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔ چونکہ ان افسروں کو سرکاری کارکردگی میں سفر کرنے کے عوض خرچ الافنوس و یومیہ بموجب قواعد دیا جاتا ہے۔ لہذا ٹرانسپورٹ کی سہولت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

۱ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سید قابض الوری - جناب والا - جواب کے جزو 'ہ' میں کہا گیا ہے کہ ہر یوں آفیسروں کو کلاس دوم کا درجہ دینے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے، اس کا فیصلہ کب تک ہو جائے گا۔ کیا آپ اکوف واضح تاریخ بتا سکتے ہیں؟

وزیر جمل خانہ جات - وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔

حکومت کو کوہ مری کے جنگلات سے آمدن

* ۱۱۹۰ - مسٹر محمد حنفی خان - کیا وزیر خزانہ از راه کرم بیان فرمائیں

گئے کہ -

(الف) آیا یہ امیر واقعہ ہے کہ حکومت کو کوہ مری کے علاقے میں جنگلات سے ہر سال کروڑوں روپے کی آمدن ہوتی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ آمدن کا کم از کم ۰۰ فیصد حصہ مری تحصیل کی ترقی پر خرج کرنے پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر خزانہ - (مسٹر محمد حنفی رامی) - (الف) جی نہیں۔ جنگلات سے کوہ مری کے علاقے میں پہلے تین سال میں اوسمی آمدن ۵۳،۲۷،۳۱ روپے سالانہ تھے۔

(ب) یہ نہ تو قابل عمل اور نہ ہی مناسب ہے کہ کسی علاقے کی آمدنی اسی علاقے کی ترقی کے لئے مخصوص کر دی جائے اگر حکومت ایسا کرے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ کم ترقی یافتہ علاقے جہاں سے حکومت کو کم آمدنی حاصل ہوئی ہے۔ وہ ہمیشہ پسندیدہ رہیں گے۔ دوسرے ایسا کرنے سے فاضل رقم نہ بھی گی۔ جس سے جزیل ایڈنسپریشن - پولیس - اور عدالتیہ وغیرہ

کے مشترکہ محاکموں کے اخراجات پورے کئے جا سکیں۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Minister for Finance be pleased to state whether the Murree Hills are included in any of the Development Programmes? If so, on what items, the Government intends to spend?

Minister for Finance : This is a separate question.

مسٹر ڈبیس سپیکر - اس کا بنیادی سوال سے تعلق نہیں ہے۔

مسٹر ہدھ حنف خان - کیا وزیر خزانہ بیان فرمائیں گے کہ ان کے زیر خور کوئی ایسی تجویز ہے جیسے شوگر ملبوں سے حاصل ہونے والی رقم کے مطابق سوال نمبر ۶۲۲ کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ شوگر ملبوں سے حاصل ہونے والی رقم اسے علاقے میں خرچ کی جاتی ہے اس طرح جنگلات سے حاصل ہونے والی آمدنی اس علاقے میں خرچ کی جائے؟

وزیر خزانہ - جناب والا - میں نے اس کا ایک حد تک جواب دے دیا ہے اگر ہر علاقے میں جو کچھ پیدا ہوتا ہے اور اس سے جو آمدنی ہو صرف اس علاقے کے لئے خرچ کی جائے تو ظاہر ہے، جو زیادہ آمدنی والا علاقہ ہے وہ زیادہ ترق کر جائے گا اور وہ اپنی ترق میں بہت آگے نکل جائے گا۔ اس کے پر عکس کم آمدنی والا پسندہ علاقے میں اگر انہیں کم آمدنی ان پر خرچ ہو تو پھر ظاہر ہے کہ وہ ترق بھی کم کر دیں گے۔ اس لئے کسی ایک مدد میں ایک علاقہ تھوڑی سی آمدنی زیادہ پیدا کرتا ہے تو اسے یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اور بھی بہت سے معاملات میں شلا پانی کے معاملے میں - خوراک کے معاملے میں اور تعلیم کے معاملے میں اس پر کتنا زیادہ خرچ ہوتا ہے۔

رانا پھول ہدھ خان - جناب والا - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ جس علاقے کو ترق یافتہ علاقہ کہا جائے وہاں آمدنی کو خیر ترق یافتہ علاقوں پر خرچ کیا جانا چاہئے - لیکن کیا اس کا یہ تو اثر نہیں ہوا کہ اگر ترق یافتہ علاقوں پر ان کی ضرورت کے مطابق رقم خرچ نہ کی جائے گی

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

۳۲۱

تو وہ بد دل ہو کر کام کرنا ہی چھوڑ دین گے اور وہاں ترق کم ہو جائے گی اور وہ پساندہ ہو جائیں گے ؟

مسٹر ڈائنسی سپیکر - آپ کا سوال متعلقہ سوال سے متعلق نہیں ہے -

مسٹر جاوید حکیم فریشی - کیا وزیر خزانہ فرمائیں گے کہ مری تعصیل ترق یافہ علاقہ ہے ؟ میرا خیال یہ ہے کہ مری تعصیل پنجاب کا پساندہ ترین علاقہ ہے -

وزیر خزانہ - جناب والا - اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ اگر وہ پساندہ علاقہ ہے اور اپنی آمدنی کی صرف ایک مدد میں اتفاق ہے وہ زیادہ کھاتا ہے اور آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ رقم وہاں کے لئے مخصوص کر دی جائے تو اس حساب سے دوسرے علاقوں جن کی آمدنی مری کی غیر ترق یافہ تعصیل پر خرچ کی جاتی ہے وہ ابھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کی آمدنی ان پر خرچ کی جائے - ہماری آمدنی وہاں کیوں خرچ کی جاتی ہے - اس لئے اگر آپ ہر دفعہ یہ سوال لہائیں گے کہ جس کی جتنی آمدنی ہے وہ اس کی ترق پر مخصوص کی جائے تو پسندہ علاقوں کو مجموعی طور پر نقصان ہو گا اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ نقصان ہو -

مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر خزانہ فرمائیں گے کہ ساری کی ساری آمدنی وہاں خرچ نہ کی جائے مگر وہ علاقہ جس کی پیداوار اتنی ہے یا جس کے اتنی آمدنی گورنمنٹ کو ملتی ہے اس کا کچھ نہ کچھ حصہ تو کم از کم اس علاقے کی پسندگی کو دور کرنے کے لئے خرچ کیا جائے اس میں کیا حلج ہے -

وزیر خزانہ - جناب والا - مجموعی طور پر حکومت ان غیر ترق یافہ علاقوں پر جو خرچ کرتی ہے ان کی آمدنی سے کئی گناہ زیادہ ہوتا ہے -

چودھری امان اللہ لک - ہیں وزیر موصوف سے دریافت کروں گا کہ کیا محکمہ جنکلات اپنے بیٹھ میں فاضل ہے یا دوسرے محکموں سے امداد حاصل کرتا ہے ؟

صوبائی اسمبلی پنجاب ۲ جنوری ۱۹۷۳ء

سٹر ڈپٹی سپیکر - اس کا بنیادی سوال سے کوئی تعلق ہے -

حاجی چد سیف اللہ خان - سوال نمبر ۱۲۴۸ -

(اس مرحلہ پر سٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Begum Rehana Shaheed : Since the reply is too long it should be placed on the table of the House. It actually consists of three pages.

وزیر مواصلات و تعمیرات - یہ جواب دینے والے کی مرضی ہے -

Mr. Speaker : The question hour is over.

وزیر جیل خانہ جات - جناب والا - میں آج کی فہرست سوالات سے باقی ماندہ

جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

وزیر خزانہ - جناب والا - میں باقی ماندہ سوالات کے جواب ایوان کی میز پر

رکھتا ہوں -

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے

صوبہ میں سنٹرل اور ڈسٹرکٹ جیلیں

* حاجی چد سیف اللہ خان - کیا وزیر جیل خانہ جات از راه کرم
بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنی سنٹرل اور ڈسٹرکٹ جیلیں ہیں اور
کہاں کہاں واقع ہیں اور جیل کے لئے کتنے قیدیوں کی تعداد
مقرر ہے اور مورخہ یکم اگست ۱۹۷۲ء کو ہر جیل میں
ف الواقع کتنے قیدی تھے -

(ب) صوبہ پنجاب میں یکم جنوری ۱۹۷۱ء سے یکم اگست ۱۹۷۱ء تک کس کس جیل سے اور کتنے قیدی فرار ہوئے اور ان کے
جرائم کی نوعیت کیا تھی اور یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے یکم
اگست ۱۹۷۲ء کے دوران کتنے قیدی جیلوں سے مفرور ہوئے
اور کس کس جیل سے کتنے قیدی فرار ہوئے اور ان کے جرائم
کی نوعیت کیا تھی -

(ج) صوبہ پنجاب میں یکم جنوری ۱۹۷۱ء تا یکم اگست ۱۹۷۱ء

۳۲۳ نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی سیز پر رکھئے گئے

اور یکم جنوری ۱۹۴۲ء تا یکم اگست ۱۹۴۲ء کون کون
سی جیلوں میں فساد ہوئے یا بغاوت ہوئی اور کتنے قیدی اور
بولیں والے ہلاک یا زخمی ہوئے۔ ۱)

(د) صوبہ پنجاب کی مختلف جیلوں میں اس وقت کل کتنے قیدی
مارشل لاء کے تحت سزا یافتہ موجود ہیں۔

(ه) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں ایک قیدی کی یومیہ خوراک ہر
اوسطاً کس قدر خرچ کیا جاتا ہے؟ ۱)

وزیر جمل خانہ جات۔ (ملک حاکمین خان)۔ (الف) صوبہ پنجاب میں
سٹرل جیلیں اور ۲۱ ڈسٹرکٹ جیلیں ہیں۔ اس طرح جیلوں کی کل
تعداد ۲۲ ہوئی ہے جس کی تفصیل معہ نفری قیدیاں حسب
ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام جیل	مقررہ تعداد	یکم اگست ۱۹۴۲ء
۱	سٹرل جیل ساہیوال	۱۸۶۲	۲۵۶۴
۲	نیو سٹرل جیل ملتان	۱۳۳۰	۱۳۶۷
۳	بورسٹل جیل بہاولپور	۳۳۳	۲۸۳
۴	نیو سٹرل جیل بہاولپور	۱۰۵۰	۱۰۲۰
۵	سٹرل جیل میانوالی	۳۲۳	۴۴۶
۶	نیو سٹرل جیل لائل پور	۸۸۳	۵۱
۷	ڈسٹرکٹ جیل لاہور (کوٹ لکھت)	۶۳۸	۸۴۸
۸	کیمپ جیل لاہور	۷۳۰	۱۳۶۳
۹	ڈسٹرکٹ جیل ملتان	۷۱۱	۱۳۱۵
۱۰	ڈسٹرکٹ جیل لائل پور	۶۱۲	۱۲۰۵
۱۱	و، ڈیرو غازی خان	۵۰۹	۳۷۶

۱۹۴۳ جنوری ۲۲

صوبائی اسمبلی پنجاب

۳۲۲

۹۰۳	۲۲۸	و، سیالکوٹ	- ۱۲
۶۸۸	۳۰۸	و، جہنگ	- ۱۳
۹۲۶	۲۵۶	و، سرگودھا	- ۱۴
۲۵۶	۷۱	و، مظفپور	- ۱۵
۸۹	۹۹	و، راجن پور	- ۱۶
۹۳۳	۱۸۸	و، شیخوپورہ	- ۱۷
۶۲۸	۳۰۱	و، قصور	- ۱۸
۳۱۹	۱۰۳	و، رحیم یار خان	- ۱۹
۳۲۷	۱۳۰	و، بہاولنگر	- ۲۰
۸۸۳	۳۶۲	و، گوجرانوالہ	- ۲۱
۵۳۷	۲۴۶	و، شاہ پور	- ۲۲
۹۲۹	۳۳۰	و، راولپنڈی	- ۲۳
۳۲۷	۳۵۰	و، جہلم	- ۲۴
۳۸۶	۱۴۶	و، کیمپلیور	- ۲۵
۹۱۵	۱۶۰	و، گجرات	- ۲۶
۱۰۴	۷۲	زنانہ جیل ملتان	- ۲۷
<hr/>		کل میزان	
۲۱۲۳۳	۱۳۱۶۲		

(ب) یکم جنوری تا یکم اگست ۱۹۷۱ء فراہیوں کی تعطیل۔

نمبر شہار	نام جیل	تعداد مفروض	نوعیت جرامیں مفروض
۱	کیمپ جیل لاہور	۲	زیر دفعہ ۳۶۳، ۳۵۳، ۳۲۶، ۳۶۳، ۵۵ ض ف
۲	ڈسٹرکٹ جیل لاہور	۱	۱۱ مارشل لاء، ریکولیشن
۳	سنٹرل جیل ساہیوال	۳	۰۰۶، ۳۰۲ ت پ ۵۵/۱۰۹ ض ف
۴	ڈسٹرکٹ جیل ملتان	۱	۰۳/۵/۶۵ آرمز ایکٹ و، ۳۵۳ ضابطہ فوجداری

نیشن زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے

۳۸۵	ڈسٹرکٹ جیل بہاولنگر	۱	,, ۳۲۹/۳۱۱ ت پ	۵
	کیمپ جیل لائل پور	۲	,, ۳۰۲/۳۵۹ ت پ	۶
	ڈسٹرکٹ جیل قصور	۱	,, ۳۵۷ ت پ	۷
	ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور	۱	,, ۳۱۱ ت پ	۸
	ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی	۱	,, ۳۱۱ ت پ	۹
	ڈسٹرکٹ جیل مظفر گڑھ	۱	,, ۳۱۱ ت پ	۱۰
	بورسل جیل بہاولپور	۳	,, ۳۱۱ ت پ	۱۱
	ایکٹ آبکاری	۱		
	ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	۱	,, ۱۱ مارشل لاءِ ریکولیشن	۱۲
	ڈسٹرکٹ جیل گجرات	۱	,, ۳۲۴ اے، ۱۵۵ اے پاکستان	۱۳
	آرمی ایکٹ			

کل میزان ۱۹

یکم جنوری ۱۹۴۲ء تا یکم اگست ۱۹۴۲ء

نمبر شہار	نام جیل تعداد مفروضان	نوعیت جرائم مفروض	نمبر شہار	نام جیل تعداد مفروضان	نوعیت جرائم مفروض
۱	کیمپ جیل لاہور	۱ دفعہ (۳۰۳) ت پ	۱	کیمپ جیل لاہور	۱
۲	ڈسٹرکٹ جیل لاہور	۳	۲	ڈسٹرکٹ جیل لاہور	۲
۳	ڈسٹرکٹ جیل جہنگ	۳	۳	ڈسٹرکٹ جیل جہنگ	۳
۴	ڈسٹرکٹ جیل جہلم	۱	۴	ڈسٹرکٹ جیل جہلم	۴
۵	ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ	۳	۵	سٹرل جیل میانوالی	۶
	(۳۰۳، ۳۲۳، ۳۸۰)			(۳۰۳، ۳۰۲)	
	ت پ -			سٹرل جیل ملتان	۷
				(۳۰۲، ۳۰۷، ۴۳۸)	
				(۴۳۹، ۱۸۹)	
				ت پ -	

صوبائی اسمبلی پنجاب ۲۲ جنوری ۱۹۷۳ء

- ۸ ڈسٹرکٹ جیل کیمپلیور ۱ ۳۶ " (ام) پاکستان آرمی ایکٹ -
- ۹ سٹرل جیل ساہیوال ۳ ۲۱ " ت پ، ۰. ۰ (ام) آرمی ایکٹ -
- ۱۰ ڈسٹرکٹ جیل قصور ۱ ۳۷ " (ام) آرمی ایکٹ -
- ۱۱ ڈسٹرکٹ جیل ملتان ۱ ۲۱ " ت پ -

کل میزان

۲۲

(ج) صوبہ پنجاب میں جن جن جیلوں میں مطلوبہ مدت میں فساد ہوئے یا بغاوت ہوئی اور جتنے قیدی اور پولیس والے ہلاک یا زخمی ہوئے درج ذیل ہیں -

یکم جنوری ۱۹۷۱ء تا یکم اگست ۱۹۷۱ء

نمبر شمار	نام جیل	تاریخ تعداد ہلاک شدگان	تعداد قیدی	زخمی	پولیس والے
	کیمپ جیل لاہور	۲-۱-۷۱	۲	جیل وارڈر	
۱	سٹرل جیل میانوالی	۲۲-۳-۷۱	۳	-	
۲	سٹرل جیل ساہیوال	۲-۳-۷۱	۵	-	
۳	سٹرل جیل میانوالی	۲۳-۳-۷۱	۹	-	

یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا یکم اگست ۱۹۷۲ء

نمبر شمارہ	نام جیل	تاریخ تعداد ہلاک شدگان	تعداد قیدی	زخمی	پولیس والے
------------	---------	------------------------	------------	------	------------

۱	ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالا	۱-۱-۷۲	۳۰	آگ لگا کر خود کشی اسی	
۲	ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور	۱۳-۱-۷۲	۱۸	۰۰	-
۳	سٹرل جیل میانوالی	۲۸-۱-۷۲	۲۳	۰۰	جیل وارڈر

- نیان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۳۸۷
- نیو سٹرل جیل ملتان ۵۳ ۸-۱-۲ (پولیس فائزناگ)
 - ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ ۲۲-۳-۲ -
 - ڈسٹرکٹ جیل راجن پور ۱۶-۶-۲ (پولیس فائزناگ) ۸
 - ڈسٹرکٹ جیل جہنگ ۲۱-۵-۲ -
- (د) صوبہ پنجاب کی مختلف جیلوں میں اس وقت کل ۳۷۳ قیدی مارشل لاء کے تحت سزا یافته موجود ہیں۔

(ه) ایک قیدی کی یومیہ خوراک پر اوسطاً ایک روپیہ تیس پیسے خرچ کیا جاتا ہے۔

پہلوان ولد اکبر کا لاہور جمل سے فرار

* ۱۲۸۰۔ سردار ہد عاشق۔ کیا وزیر جیل خانہ جات از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل ایک شخص پہلوان ولد اکبر لاہور جیل میں قتل کے جرم میں سزا کاٹ رہا تھا جو کہ جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مجرم مذکور ہد ابراہیم ولد حاجی ہد علی چک نمبر ۱۶۱ ای۔ ب تحصیل پاکستان ضلع ساہیوال کے پاس پناہ لے رہا ہے اور مختلف اصلاح ساہیوال۔ لاہور وغیرہ میں چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں کر کے مال ہد ابراہیم کو دیتا ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ بھائی پہیزو میں مذکورہ مجرم کے خلاف پرچہ درج ہو چکا ہے۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ پولیس نے اس مفرر قیدی کو آج تک گرفتار کرنے کی سعی نہیں کی اگر ایسا نہیں تو جو کوشش کی گئی ہے اس کی تفصیل بتائی جائے۔

(ه) اگر مندرجہ بالا جزو کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت غریب عوام کو اس خطرناک مجرم سے محفوظ رکھنے کے

۲۲ جنوری ۱۹۴۳

سلسلے میں کیا کارروائی کرے گی ؟

وزیر جمل خانہ جات (ملک حاکمین خان) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں - حاجی محمد علی پناہ دھنندہ کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے -

(ج) جی ہاں -

(د) جی نہیں - مجرم پہلوان کے خلاف زیر دفعہ ۸۷/۸۸ ض ف کارروائی ہو کر اسے اشتہاری مجرم قرار دیا جا چکا ہے - مقامی پولیس کو اس کی گرفتاری کی اطلاع دی گئی کیونکہ اس کی موجودگی لاہور میں متوقع تھی - پولیس نے مختلف مقامات پر ضلع شیخوپورہ و ضلع ساہبیوال میں چھاپے مارے ہیں -

(ه) پولیس اشتہاری مجرم پہلوان کو گرفتار کرنے کی لگاتار کوشش کر رہی ہے -

سنگین جرائم میں سزا یافتہ مجرموں کا جمل سے فوار اور اس کی روک تھام

* ۱۴۸۱ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر جمل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جمل کی لاپرواہی سے اکثر سنگین جرائم میں سزا یافتہ مجرم فوار ہوتے رہے ہیں - اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے واقعات کی روک تھام کا بندوبست کر رہی ہے یا نہیں - اگر کر رہی ہے تو اس کی تفصیل بتائی جائے ؟

وزیر جمل خانہ جات (ملک حاکمین خان) جی نہیں - فراریوں کی تعداد بہت کم ہے -

جملوں میں ناجائز اسلحہ

* ۱۴۸۲ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر جمل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پہلے دنوں متوجہ رینجرز پولیس نے

لاہور ٹسٹرکٹ جیل میں چھاپہ نار کر کاف مقدار میں اسلحہ برآمد کیا۔

(ب) اگر ایسا ہے تو جیل جیسی محفوظ بجکہ جہاں زبردست پہرو ہوتا ہے کہ اندوں اشین گھنے جیسے السالمہ چھاپہ کر پہنچانے میں براہم پیشہ لوگ کیسیں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

(ج) حکومت جیلوں میں ناجائز اسلحہ پہنچنے کے سلسلے میں کیا انتظامات کرنے والی ہے دلخیل بنائی جائے؟

وزیر جیل خانہ جلت (ملک حاکمین نماں)۔ (الف) محکمہ تعین ستانہ جات نے متوج رینجرز کی امداد سے قیدیوں کی اچانکہ تلاشی علی تلوڑ ناجائز انشایا۔ برآند کی گئیں بن میں پھتو، چہریاں، ریڈیو اور پنکھے وغیرہ شامل تھے۔

(ب) اشین گن با ذیکر آتشیں اطمینہ برآمد ہیں ہوا۔

(ج) کیا ہر قیدیوں کی سخت تلاشی کے احکام باری کر دئے گئے ہیں۔

ٹسٹرکٹ سٹرل جیل ساہیوال کا معالہ

* ۱۳۵۵ - بیان غلام فرید چشتی - کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صدری وزیر ملکت برائے جیل خانہ جات نے یکم فروری تا یکم ستمبر ۱۹۷۲ء کے دوران کس تاریخ کو ٹسٹرکٹ سٹرل جیل ساہیوال کا معالہ آکھیا اور خلیع ساہیوال کی جیلوں کے بارے میں کیا مشورے دئے۔ لہوں پڑھ بجو اصلاحات ہی تباویز دی ہیں انہوں نہ کسی حد تک عمل در آمد ہوا ہے۔

(ب) وزیر جیل خانہ جات پنجاب نے کس تاریخ کو مذکورہ جیل کا دورہ کیا ہے یا کرنے کا اواذه رکھتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان)۔ (الف) مرکزی وزیر نسلت برائے جیل خانہ جات نے سٹرل جیل ساہیوال کا معائنہ نہیں کیا۔

(ب) وزیر جیل خانہ جات پنجاب نے مورخہ ۱۹۷۲ء کو سٹرل جیل ساہیوال کا معائنہ کیا۔

سٹرل جیل ساہیوال میں قیدی -

* ۱۳۵ - میان غلام فرید چشتی - کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) سٹرل جیل ساہیوال میں کتنے قیدی رکھنے کی گنجائش ہے - اور اس وقت کتنے قیدی وہاں سزا کاٹ رہے ہیں -

(ب) کتنے قیدی مذکورہ جیل میں زیر سماحت مقدمات سے متعلق ہیں -

(ج) اس جیل میں سزاۓ عمر قید کے کتنے مجموع یکم ستمبر کو اپنی سزا کاٹ رہے تھے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) - (الف) ۱۸۷۲ء قیدی رکھنے کی گنجائش ہے - یکم ستمبر ۱۹۷۲ء کو ۶۸۸ قیدی تھے -

(ب) ۱۹۷۶ء -

(ج) ۲۲۹ -

صوبہ میں جیل خالوں کی تعداد

* ۱۳۵۸ - میان غلام فرید چشتی - کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب میں کتنے جیل خانے ہیں اور ان میں سے بڑے جیل خانے کتنے ہیں -

(ب) مذکورہ بڑے جیل خانے کیاں کھاں واقع ہیں اور کب تعمیر کئے گئے تھے ؟

نیشن زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۳۵۱

وزیر جمل خانہ جات - (ملک حاکمین خان) -

(الف) صوبہ پنجاب میں کل ستائیس (۲۷) جیل خانے ہیں - جن میں

چھ بڑے جیل خانے جات ہیں - فہرست الف ہذا ہے -

(ب) بڑے جیل خانہ جات کا نام ، جائے وقوع اور سال تعمیر مندرجہ ذیل ہے -

سال تعمیر

جیل خانہ کا نام اور جائے وقوع

۱۹۳۰ء

(۱) نئی سٹرل جیل ملتان

۱۹۰۷/۱۹۰۸ء

(۲) سٹرل جیل میانوالی

۱۸۷۳ء

(۳) سٹرل جیل ساہیوال

۱۹۵۵-۵۶ء

(۴) نئی سٹرل جیل بہاولپور

۱۹۶۵ء (قبضہ جیل)

(۵) نئی سٹرل جیل لائلپور

۱۹۷۰ء میں لیا گیا

۱۹۶۵ء

(۶) بورسٹل جیل جوونیائل

جیل بہاولپور

فہرست

(الف) بڑے بڑے جیل خانجات -

(۱) نئی سٹرل جیل ملتان -

(۲) سٹرل جیل میانوالی -

(۳) سٹرل جیل ساہیوال -

(۴) نئی سٹرل جیل بہاولپور -

(۵) بورسٹل جوونیائل جیل بہاولپور -

(۶) سٹرل جیل لائل پور -

(ب) ضلعی جیل خانجات -

(۱) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ -

(۲) ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ -

- (۳) ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ -
- (۴) ڈسٹرکٹ جیل کوٹ لکھپت -
- (۵) ڈسٹرکٹ جیل قصور -
- (۶) کیمپ جیل لاہور -
- (۷) ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی -
- (۸) ڈسٹرکٹ جیل کیمبل ہور -
- (۹) ڈسٹرکٹ جیل جہلم -
- (۱۰) ڈسٹرکٹ جیل سکبرات -
- (۱۱) ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا -
- (۱۲) ڈسٹرکٹ جیل لائل پور -
- (۱۳) ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور -
- (۱۴) ڈسٹرکٹ جیل جہنگ -
- (۱۵) ڈسٹرکٹ جیل ملتان -
- (۱۶) زنانہ ڈسٹرکٹ جیل ملتان -
- (۱۷) ڈسٹرکٹ جیل مظفر گڑھ -
- (۱۸) ڈسٹرکٹ جیل ڈیرہ غازی خان -
- (۱۹) ڈسٹرکٹ جیل راجن ہور -
- (۲۰) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان -
- (۲۱) ڈسٹرکٹ جیل بہاول نگر -

ڈسٹرکٹ جیل سترل جیل ساہیوال میں ہنگامے

* ۱۹۵۹ء - میان غلام فویڈ چشتی - کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم
بیان فرمائیں گے کہ -

- (الف) ڈسٹرکٹ جیل سترل جیل ساہیوال میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء
سے یکم ستمبر ۱۹۷۲ء تک کتنی بار ہنگامے ہوئے ہیں -
- (ب) ان ہنگاموں میں کتنے افراد ہلاک ہوئے - کتنے افراد شدید
زخمی ہوئے اور کتنے افراد معمولی زخمی ہوئے -

نسان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۳۵۳

(ج) تحقیقات کے بعد ان ہنگاموں کی کیا وجوہات سامنے آئیں ؟
وزیر جیل خانہ جات۔ (ملک حاکمین خان) - (الف) سنٹرل جیل ساہیوال
میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا یکم ستمبر ۱۹۷۲ء کوئی ہنگامہ
نہیں ہوا۔

(ب) اور (ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

افیون کی فروخت سے تیکن میں آمدی

* ۱۳۸۴ - صنان غلام فربد چشتی - کیا وزیر آبکاری از راه کرم بیان
فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب میں افیون کی فروخت سے سال بھر میں اوسطاً کتنا
ٹیکس حاصل ہوتا ہے -

(ب) یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء تک افیون کی
فروخت سے کتنا ٹیکس وصول کیا گیا -

(ج) کیا حکومت پنجاب افیون کی فروخت کے ٹھیکون میں مزید
توسیع کر رہی ہے ؟

وزیر آبکاری (مسٹر محمد حنیف رامی) - (الف) عرصہ ہم سال از ۱۹۶۹-۷۰ء
تا ۱۹۷۲-۷۳ء کے دوران افیون کی فروخت لئے بصورت ٹیکس
سالانہ اوسط آمدی ۲۵،۲۴،۹۰۴،۷۲ روپے ہے -

(ب) مبلغ ۸۵۳،۶۵۵ روپے -

(ج) اگر توسع سے مراد ٹھیکون کی تعداد میں اضافہ ہے تو جواب
نقی میں ہے -

جیلوں میں قیدیوں کی تعداد

* ۱۳۸۹ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر جیل خانہ جات از راه کرم بیان
فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب کی جیلوں میں کل کتنے قیدی یک وقت رکھے جا
سکتے ہیں -

(ب) یکم ستمبر ۱۹۷۲ء کو ان تمام جیلوں میں کتنے قیدی موجود تھے؟

وزیر جیل خانہ جات - (ملک حاکمین خان) - (الف) پنجاب کی جیلوں میں یک وقت ۱۳،۸۶۲ قیدی رکھنے کی منظور شدہ گنجائش ہے۔

(ب) یکم ستمبر ۱۹۷۲ء کو پنجاب کی کل جیلوں میں قیدی موجود تھے۔

ستول جیل اور بورسٹل جیل لاہور سے قیدیوں کا فرار
۱۳۹۰* - سردار ہد عاشق - کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم یاں
غیر مائیں لے کے -

(الف) ستول جیل اور بورسٹل جیل لاہور سے یکم جنوری ۱۹۶۲ء
سے یکم جنوری ۱۹۷۲ء تک کل کتنے قیدی فرار ہونے میں
کامیاب ہوئے۔

(ب) فرار شدہ قیدیوں میں سے کتنے قیدی دوبارہ گرفتار کر لئے گئے
اور کتنے تاحال گرفتار نہیں ہو سکے۔

(ج) کیا حکومت مفروض قیدیوں کی پشت پناہی کرنے والے افراد
کے خلاف بھی کچھ کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) - (الف) شہر لاہور کے جیل
خانہ جات سے ۱۹۶۱ء تا ۱۹۷۲ء تعداد مفروضین مندرجہ ذیل
ہے۔

تعداد مفروضین ڈسٹرکٹ جیل لاہور یکم جنوری ۱۹۶۲ء تا یکم جنوری

۱۸ ۱۹۷۲ء

تعداد مفروضین بورسٹل جیل لاہور یکم جنوری ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۵ء

۱۰ ۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۲ء

۱۸ ۱۹۷۲ء تا یکم جنوری ۱۹۷۵ء

کل تعداد ۶۶

نشان زدہ سوالات کے جوابات میز ایوان کی میز پر دکھئے تھے

(ب) مفرورین جو دوبارہ گرفتار ہوئے

مفرورین جو کہ گرفتار نہ ہو سکے

(ج) حکومت مناسب انتظام کر رہی ہے سے

ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ میں وارڈوں کی تعداد

۱۹۰۸* - بیکم ریحانہ مسرو شہید - کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم

یا فرمائیں گے کہ -

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ میں اس وقت کل کتنے قیدی ہیں -

نیز قیدی جو سزا یاب ہو چکے ہیں اور جن کے

خلاف مقدمات زیر ساعت ہیں کی علیحدہ علیحدہ تعداد

کیا ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ جیل میں قیدیوں کی نگرانی

اور ملاقاتیوں کے لئے صرف ایک ہی وارڈ متعین کیا گیا ہے

جو کافی نہیں ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ جیل میں وارڈ کی تعداد

ناکافی ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنے رشتہ داروں سے ملنے

میں بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے -

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا

حکومت مذکورہ جیل میں مزید وارڈ متعین کرنے کا ارادہ

رکھتی ہے - اگر رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اب

کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) - (الف) ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ

میں اس وقت کل قیدی ۹۱۲ ہیں ان میں ۲۷۶ سزا یاب قیدی

ہیں اور ۶۳۵ کے مقدمات زیر ساعت ہیں -

(ب) یوئی پیرا نمبر ۵۶۲ پنجاب جیل مینوٹ ملاقاتوں پر صرف

ایک امسٹنٹ سپرنٹڈنٹ یا کوئی دوسرا آفسر متعین ہوتا ہے

جس کا کام نگرانی کرنا ہوتا ہے۔ چونکہ ملاقات ایک محفوظ جگہ ہو ہوئے ہے اس لئے ایک آدمی کافی ہوتا ہے۔
 (ج) وارڈوں کی کمی یا پیشی کا قیدیوں کے رشتے داروں کی ملاقات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔
 (د) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

وزیر خزانہ کا صوبے میں دورہ

۱۹۷۴ء - میان خورشید الور - کیا وزیر خزانہ از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے ماہ ستمبر ۱۹۷۲ء میں صوبہ کے کن کن مقامات کا دورہ کیا اور ان دوروں کے دوران کیا کیا سوکاری فرائض سر اخمام دئے؟ وزیر ہزارہ - (مسٹر حنیف رامی) ماہ ستمبر ۱۹۷۲ء میں میں نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا۔

تاریخ	نام شہر یا قصبه	مقصد
۱۹۷۴-۹-۶	لبانی	یوم دفاع کی تقریبات۔
۱۹۷۴-۹-۷	بیجنی کی، ننکانہ صاحب	ان تین مقامات پر جلسہ عام سے خطاب کیا اور مقامی لوگوں کی شکایات سنیں اور وار برٹن
۱۹۷۴-۹-۸	شیخوپورہ	لے زمین مزارعین کی درخواست پر ان کے مسائل معلوم کرنے کے لئے۔
۱۹۷۴-۹-۹	بوریوالہ، وہاڑی اور میلسی	ان تین مقامات پر جلسہ عام سے خطاب کیا۔ عام لوگوں کی شکایات سنیں اور مناسب کارروائی شروع کروائی۔
۱۹۷۴-۹-۱۰	میان چنون	جلسہ عام سے خطاب کیا اور عوام کی شکایات سنیں۔

نہمان زدہ سوالات کے جوابات بجو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۳۵۷

کالج ٹیہورز کی لوکل بالڈیز ایسوسی ایشن
کی تقریب کے مسلسل میں اور لوکل
بالڈیز کے کالجوں کے لیکچراروں کے
مسائل کو جانئے لئے لئے جو کہ
کالجوں کو قومیاً پر زور دے رہے
تھے میونسپل کمیٹی ڈگری کالج
لانڈپور کا دورہ کیا۔

۱۹۷۲-۹-۲۳ لاٹپور

سرکاری میٹنگ میں شمولیت -

۱۹۷۲-۹-۲۳ راولپنڈی

اور

۱۹۷۲-۹-۲۳

۱۹۷۲-۹-۲۲ چک نمبر ۶/۹۲ آر ٹبلیغ ایک کسان ریلی میں شرکت کے لئے
سماں کاشتکاروں پر ڈرگی اصلاحات کے
اگرات کا جائزہ لینے کے لئے -

ملعون میں ولہ کے لین دین کا کام خزاںہ کی بجائے نیشنل بنک آف پاکستان
کی تحویل میں

۱۹۷۲-۹-۲۲ میان مصطفیٰ ظفر - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں
گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر ٹبلیغ میں رقم کے لین دین کا کام
خزانہ کی بجائے نیشنل بنک آف پاکستان کو دے دیا گیا ہے
اگر ایسا ہے تو اس سے گورنمنٹ کو سالانہ کتنی بیت
ہوتی ہے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ خزانہ سے رقم کے لین دین کا کام دفتری
اوقات یعنی گرمیوں میں دو بیس تک اور سردیوں میں چار بیس
تک ہوتا تھا -

(ج) کیا یہ حکومت کے علم میں ہے کہ نیشنل بنک رقم کا لین دین
۱-۱۰ بیس صبح تک کرتا ہے -

(د) کیا یہ درست ہے کہ خزانہ سے رقم کے حصول کے لئے شناخت مانگی جایا کرتی تھی اور نیشنل بنسک والے اکاؤنٹ ہولڈر کی تصدیق مانگتے ہیں جو عوام کے لئے زیادہ مشکل ہے۔

(ه) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات ہیت ہے تو کیا حکومت عوام کی شکایات کا ازالہ کرنے کو تیار ہے؟

وزیر خزانہ (مسٹر چہ حبیف رامی)۔ (الف) جی ہاں۔ ہر ضلع میں سرکاری رقم کے لین دین کا کام اسٹیٹ بنسک آف پاکستان کو مونپ دیا گیا ہے۔ جہاں میٹیٹ بنسک کی برائیں نہیں ہیں وہاں نیشنل بنسک اسٹیٹ بنسک کے ایجنسٹ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ خزانہ میں لین دین کے کام میں خزانجی ٹھیکیدار کو ۳۲/۱ نی صد کمیشن دی جاتی تھی مگر بنسکوں کو کوئی کمیشن نہیں دی جاتی۔ اس طرح مالی سال ۱۹۷۲-۷۱ میں حکومت کو ۱۰۳۱، ۲۶، ۳۳، ۲۵ روپے کی بیچت ہوئی ہے۔

(ب) جی نہیں۔ خزانہ میں رقم کے لین دین کا کام دفتری اوقات ختم ہونے سے دو گھنٹے چھلے بند کر دیا جاتا تھا یعنی گرمیوں میں بارہ بجے اور سردیوں میں دو بجے لین دین بند ہو جاتا تھا اور آخری دو گھنٹوں میں وصولیوں اور ادائیوں کے اکاؤنٹ بنائے جاتے تھے۔

(ج) اسٹیٹ بنسک اور نیشنل بنسک سرکاری رقم کے لین دین کا کام عام بنتکاری اوقات کے مطابق کر رہے ہیں یہ اوقات موسم گرمماں اور موسم سرماں کے لئے یکسان ہیں۔ یعنی

سو موادر تا جمعرات صبح ۹ بجے تا ۱ بجے بعد دوپہر

جمعہ صبح ۹ بجے تا ۱۰:۳۰ بجے صبح

ہفتہ صبح ۹ بجے تا ۱۱:۳۰ بجے صبح

اگر کسی ضلع میں نیشنل بنسک صرف ۱۱:۰۰ بجے صبح تک سرکاری رقم کے

لین دین کا کام کرتا ہے تو غلط ہے۔ اسیٹ بنک آف پاکستان کو درخواست کر دی گئی ہے کہ وہ نیشنل بنک کو ہدایات بخاری کر دیں کہ سرکاری رقم کے لین دین کا کام ہوئے بنکاری اوقات کے مطابق کیا جائے۔

(د) رقم کی ادائیگی سے پہلے شناخت ضروری ہے جاہے وہ اکاؤنٹ ہولڈر کی ہو یا کسی ایسے شخص کی بجسے بنک منیجر یا متعلقہ عملہ جانتا ہو۔

(ه) جیسا کہ جیزو (ج) کے جواب میں لکھا گیا ہے عوام کی شکایت دور کرنے کے لئے سیٹ بنک سے درخواست کر دی گئی ہے۔

صوبہ میں جیلوں کی تعداد

* ۱۵۰۴ - راجہ محمد الفضل خان۔ کیا وزیر جیل خانہ جات از راه کرم بیان فرئیں گے اکہ۔

(الف) صوبہ میں جیلوں کی تعداد کیا ہے اور ان میں کتنے قیدیوں کی گنجائش ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں گنجائش سے زیادہ قیدی رکھے جاتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان)۔ (الف) صوبہ میں جیلوں کی کل تعداد ۲۲ ہے اور ان میں کل ۱۳۱۶۲ قیدی رکھنے کی منظور شدہ گنجائش ہے۔

(ب) فی الحال یہ درست ہے مگر جو ہبہ صورت حال سے نہیں کی کہ لئے تھی جیلوں تعمیر کرنے اور موجودہ جیلوں کی توسعہ کے لئے ۱۲ لاکھ روپے کے ابتدائی منصوبہ پر عمل در آمد کر رہی ہے۔ یقیناً موجودہ مالی سال کے اختتام سے قبل جیلوں میں گنجائش سے زیادہ قیدی رکھنے کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا۔

مسٹر جاوید حکیم قربیشی - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے وزراء صاحبان

کی خدمت میں ایک تجویز پیش کرو چاہتا ہوا کہ جو پنجاب کے تعلیمی اداروں کی کتابوں میں ہندسے لکھے جاتے ہیں وہ انگریزی میں ہوتے ہیں لیکن یہاں جو ہندسے لکھے جاتے ہیں وہ اردو میں ہوتے ہیں - میں گزارش کروں گا کہ آپ بھی وہی طریقہ اپنائیں کہ اردو کی بجائے ہندسے انگریزی میں لکھے جائیں -
کوازنی - نہیں نہیں -

مسٹر سہیکر - اب بیان کی وخت کی درخواستوں کو لیتے ہیں -

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر خالد نواز خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر خالد نواز خان صاحب
میر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی -

**“As I will be unable to attend the house for
two days as on 21st and 22nd, I may please be
granted leave for these two days.”**

مسٹر سہیکر - سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر احمد نواز شاہ گردیزی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل ایلیگرام مسٹر احمد نواز شاہ گردیزی صاحب
میر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی -

“Kindly grant leave from 19th to 27th instant”.

مسٹر سہیکر - سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

پودھری شوکت علی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چودھری شوکت علی صاحب

میر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی -

گزارش ہے کہ پندرہ حج : کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب جا رہا ہے۔ مہربانی فرما کر میری والیں تک اسمبلی کی کارروائی سے رخصت ذی جائے۔

سٹر سپرکر - سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ مراتب علی الحان

سیکرٹری اسٹبلی - مندرجہ ذیل درخواست راؤ مراتب علی حکمان صاحب میر
صوبائی اسٹبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ۔

عرض ہے، میری اہلیہ دل کی بیماری کی تاریخی ہے
جو اچانک دل کا دورہ پڑنے سے شدید بیباو ہو گئی ہے۔
میں اسے اسی حالت میں نہیں جھوٹا سکتا۔ اب ۱۹۷۰ء تاریخ
کو اس بیلی کے اجلام میں شر کت کرنے سے قاصر
ہوں لہذا مجھے ۲۴-۱-۱۹۷۳ تا ۲۴-۱-۱۹۷۴ تک کی
رخصت دی جائیں۔

مسٹر ہیکر - ہواں یہ ہے ۔

که معلوم بود و تجهیت منظورو کر دی جاگه نه
که معلوم بود و تجهیت منظورو کر دی جاگه نه

(تحریک مظاہروں کی گئی)

خانه امیر هدایت خان روکزی

سکرلوی اسپلی + منزجه ذیل درخواست خان امیر عبدالله خانی دو کڑی
علیا + نہیں جو بانی اسپلی و تعاب کی طرف ہے موصول ہونی -

میرضی سے کہ میری والیہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے

١٣٥٢-١٣٥٣-٦-٣-٢٠١٧ تا سعید

لہوں پر اعلان کیا گی۔ میرے سامنے قائم ہوں گے

وَالْمُؤْمِنُونَ فِي الْأَرْضِ يَعْمَلُونَ

كـ الـ بـ

کان الیکتریکی کوئن کے طبق

لہ مطلوبہ رخصیت منظور کر دی چاہے۔

(تحریک منظور بی. نی)

خان مہد یار خان لاشاری

سیکرٹری اسبلی پنجاب کی طرف سے سید کاظم علی شاہ کرمائی کی وساطت سے
سبز صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے سید کاظم علی شاہ کرمائی کی وساطت سے
موصول ہوئی۔

گزارش ہے کہ خان مہد یار خان لاشاری حج بیت اللہ

کے لئے تشریف لے گئے ہیں اور وہ میری ڈبوٹی لگا گئے ۱

تھے کہ میں موجودہ اجلاس کے لئے ان کی چھٹی کی

درخواست دوں۔ لہذا عرض ہے کہ خان مہد یار خان

لاشاری کی موجودہ اجلاس تی رخصت فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر۔ حاجی مہد سیف اللہ خان کی تحریک استحقاق نمبر ۲ ہے۔

حاجی مہد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میں یو تھارپک استحقاق ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ میں نمبر ۲ کو لئے رہا ہوں۔ اور اس کو پڑھے دیتا ہوں۔

چوہدری مہد نواز وکن صوبائی اسمبلی کی گرفتاری

مسٹر سپیکر۔ حاجی مہد سیف اللہ خان نے تحریک پیش کی ہے۔ کہ میں حال
ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص مسئلہ جوہ اسمبلی کی دخل اندازی کا متناقضی
ہے کو پیش کرنے کے لئے مسئلہ استحقاق الہائے کا نولس دیتا ہوں۔ مسئلہ یہ
ہے کہ مورخہ ۱۸-۱۲-۱۹۷۲ء کو اسی ایوان کے ایک معزز رکن چوہدری مہد نواز
صاحب کو گھررات پولیس نے گرفتار کیا مگر قاعدہ ۶۰ کے مطابق رکن مذکور
کی گرفتاری کے اسباب گوشوارہ دوم میں مجوزہ فارم کے مطابق ارسال نہیں کئے۔
جس سے اس معزز ایوان لار اس کے ارکان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے۔

حاجی مہد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ قاعدہ نمبر ۶۰ کے تحت یہ ایوان کا

بنیادی حق رکھا گیا ہے کہ ۰۰۰۰۰

Mr. Speaker: I admit it. Will the House like to discuss it just now or is it to be sent to the Committee?

سید تابش الوری - جناب والا - میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ابھی تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

سینئر سہیکر - اس کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور دن بھر اس کی روپورٹ ایوان میں پیش ہوگی۔

سینئر سہیکر - یہ تحریک استحقاق نمبر ۵ سید تابش الوری کی ہے۔

عبدالرحمن جامی سر صوبائی اسمبلی پنجاب کی گرفتاری اور مقدمے کی واپسی کے متعلق اطلاعات کی فرمائیں۔

سید تابش الوری - جناب والا - میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ ایک حالیہ اہم اور خاص معاملے ہر اسمبلی میں، قوری غور کیا جانے جس سے ہمارے ایوان کا استحقاق ہاماں ہوا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اسمبلی کے قواعد انسپاٹ کار کے قاعدہ نمبر ۱۰۷۰ اور ۶۲ کی رو سے کسی بھی رکن صوبائی اسمبلی کی گرفتاری - نظر بندی - سزا یا براہمی کے متعلق شیڈول دوم کے مجوزہ فارم ہر جناب سیکر کو اطلاع دینا اور ہر جناب سیکر کی طرف سے اسے تمام اراکین اسمبلی تک پہنچانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

لیکن جناب عبدالرحمن جامی ایم - پی - ائمہ توصیل نوبہ ٹیک سنگھ ضلع لاہول ہور کی گرفتاری اور مقدمے کی واپسی کی اطلاعات متعلقہ حکام کی جانب سے اس طور پر اراکین اسمبلی کو فراہم نہیں کی گئیں جس طرح متذکرہ قواعد اور شیڈول دوم کے مطابق فراہم کی جانی لازمی تھیں۔ جملہ اراکین اسمبلی کے نام معتمد صوبائی اسمبلی پنجاب کے مراسلمہ بھری ص - الف - پ - ش - پی - (۲۵) ۶۹۹-۶۲ مورخہ ۱۱-۲۰-۲۰۱۱ کے تحت جو اطلاع فراہم کی گئی ہے۔ اس سے نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جناب عبدالرحمن جامی کب رہا ہوئے اور نہ یہ پتہ چلتا ہے کہ ان ہر کیا الزام تھا اور کن دفعات کے تحت مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ اس طرح دیدہ دانستہ ایک رکن اسمبلی کی گرفتاری اور بریت سے متعلق حقائق کو چھپایا گیا ہے اور قواعد کی کھلی خلاف ورزی کی گئی ہے جس کے تمام اراکین اسمبلی کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے۔ بنا بریں اس سلسلے میں اس

ایوان کی مددخت صورتی ہے۔
مشتر سپرکر۔ اس کی ہو زیشن کیا ہے دببو اطلاع آئی تھی اسے ہر کیا
ایکشن لیا گی۔

وزیر اعلیٰ۔ میرا تھاں ہے کہ ہم تحریک کو قبول کرنے پڑتے چاہئے تاکہ
یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے سامنے آجائے۔
مشتر سپرکر۔ گرفتاری یا رہائی اصل روکز کے بھرے سے پڑتے ہوئے یہ واقعہ
در اصل ایک مہینے پہلے کی ہے۔

That has to be kept in view. If this motion is also accepted,
would the House like to discuss it today?

Begum Rehmat Sarwar Shahid: Sir, I suggest that the
motion may be referred to the Committee because we don't
have sufficient time to discuss it in the House.

سند تابش الوری۔ جناب والائے سبھ جو اطلاع فراہم ہی گئی ہے اس کے
مطابق یہ واقعہ ۲۹-۹-۷۲ء کا ہے یہ روکز شے پہلے کا وادھہ تھا ہے۔ جس
جیسے کامیں نے خواہ دیا ہے یہ لیکن کث سیجسٹریٹ ہائیوال کی طرف سے
بخاری ہوئی تھی اور متزم ۲۲-۱۰-۷۲ء کو گلزار کفر گئی تھی۔ اگر وہ کے
الفاظ اس طرح پر ہیں۔

"Under the orders of the District Magistrate,
dated 22-9-1972, the case against Abdur
Rehmat Jatti, accused, has been withdrawn
and the accused was discharged on 17-10-1972."

Mr. Speaker: But his arrest and release had taken place
much earlier.

سند تابش الوری۔ تو اس کے متعلق ہمیں بتانا چاہئے تھا۔

وزیر اعلیٰ۔ وہ ۱-۱۰-۷۲ء کو گرفتار کفر گئے تھے۔

Mr. Speaker: Before the rules were framed.

خاجی ہد سف اہ خان۔ جناب والا۔ اس کو کمیٹی کے ہاتھ چھویج
دیا جائے۔

مشتر سپرکر۔ یہ تحریک استحقاق بھی کمیٹی کے ہاتھ چھویجی جاتی ہے اور
اس کی رہبری ۳ دن کے اندر اندر ایوان میں پیش ہوئی۔

سید قابض الوری - جناب والا - میں اپنی تحریک استحقاق نمبر ۶ واپس لیتا ہوں - اس قسم کی تحریک پہلے ہی لیڈر آف اپوزیشن کی طرف سے آچی ہے -
مسٹر سہیکر - تحریک استحقاق نمبر ۷ - حاجی محمد سیف اللہ خان -

اسمبلی کی کارروائی کا مباحثات میں غلط الدراج

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا منقضی ہے کو پیش کرنے کے لئے مسئلہ استحقاق الہانے کا نوٹس دیتا ہوں - مسئلہ یہ ہے کہ کارروائی اسمبلی مورخہ ۱۸-۱۹-۱۹۷۲ء کو سرکاری رپورٹ جلد ۲ شمارہ ۱ و جلد ۲ شمارہ ۲ و جلد شمارہ ۳ شائع کر کے حال ہی میں میران میں تقسیم کی گئی ہے - اس میں مندرج کارروائی درست و صحیح درج نہیں کی گئی بلکہ میران کی درخواستوں کے متوجہ ایوان میں نہیں پڑھے گئے تھے کارروائی میں درج کئے گئے ہیں - اس طرح ایوان و میران کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker : I am going to refer it to the Committee. The report should come within thirty days.

تحریک استحقاق پیش کرنے کے موقعہ بروزراعو و اراکین کا ایوان پر باہر چلے جانا

جوہدی امان اللہ لکھ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء کو پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں ایک تحریک استحقاق پیش کرنے کے لئے میں اپنی سیٹ پر کھڑا ہوا تھا لیکن کیسٹ کے کمام عوزرا ماموٹے قائد ایوان کے اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے اور حکومتی پارٹی کے میران اسمبلی بھی ان کے ساتھ ہی چلے گئے - اس طرح مجھے میری تحریک استحقاق پیش کرنے سے محروم کر دیا گیا مجھے اظہار رائے ہی سے صرف محروم کیا گیا بلکہ سارے ایوان کے تقدس کی توهین کی گئی - اس لئے میری تحریک استحقاق حسب خاطر منظور فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : Prima facie, I do not proposed to admit it. I would like the Member to inform me as to what is the privilege that has been violated.

میں سمجھتا ہوں کہ اراکین اسمبلی پر کوئی ہابندی نہیں کہہ وہ کسی

دوسرے آفیل ممبر کی تقریر سنتر کے لئے ایوان میں موجود رہیں ۔

I would like to be enlightened by the member.

ایوان میں موجود رہنے کا اراکین کا اپنا حق ہے بہ کسی دوسرے ممبر کا استحقاق نہیں ہے ۔

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - جب میں ایک تحریک پیش کر رہا تھا اس وقت بغیر کسی قانون جواز کے بغیر کسی حوالے کے ایک ایسا لائچہ عمل اختیار کیا گیا جو میرے خیال میں اسمبلی کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں کیا گیا اس کے پیش نظر میں حق بجانب ہوں کہ میں یہ کہوں کہ اسمبلی کے اندر تحریک پیش کرنے کا میرا حق تھا اور جو طریقہ اختیار کیا گیا وہ دیدہ دانستہ طور پر میرے اس حق کو غصب کرنے کے لئے کیا گیا کیونکہ جو لائچہ عمل اس دن اختیار کیا گیا اس کے پیش نظر میں محسوس کرتا ہوں کہ وہ صریحاً غیر آئینی اور غیر قانونی طریقہ تھا اور اس ضمن میں وزیر قانون مسٹر مختار احمد اعوان نے شور و خوفا فرمایا تھا جس کی وجہ سے دوسرے حکومتی ہارٹی کے مہران نے بھی شور کرنا شروع کر دیا ۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - قواعد انضباط کار کے مطابق فاضل ممبر ایک لمبی تقریر نہیں کر سکتے - انہوں نے تو ایک لمبی تقریر کرنی شروع کر دی ہے ۔

Mr. Speaker : Please let me hear the point of view of the Member. Your objection has been noted.

Minister for Law : Then I must be given time to explain the position.

چودھری امان اللہ لک - ائن دن جو طریقہ اختیار کیا گیا تھا - میں اس کی وجہ معلوم کرنے میں حق بجانب ہوں کہ ایسا کیوں کیا گیا دوسرے اسمبلی کا اجلاس بغیر کسی التوا کے ختم کر دیا گیا حالانکہ اگلے روز کے لئے ابجندیا ابھی باقی تھا - میں سمجھتا ہوں کہ میری تحریک کو ختم کرنے کے لئے ایسا کیا گیا - اس لئے میں آپ کی وساطت سے درخواست کروں گا کہ اس پر بحث کی جائے ۔

Mr. Speaker : Will the Minister for Law like to speak on this?

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں بھی اس پر کچھ گذارش کرنے چاہتا ہوں -

وزیر قانون - جناب والا - فاضل ممبر نے جس چیز کی طرف ہاؤس کی توجہ دلائی ہے وہ تحریک استحقاق کی بات نہ تھی کیونکہ اگر اس وقت کورم نہ تھا اور دوسری طرف حزب اختلاف یا حزب اقتدار کی طرف سے اگر ممبران ہاؤس میں موجود نہ تھے تو پھر فاضل رکن کسی کو جبراً مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ تقریر سننے کے لئے ہاؤس میں موجود رہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ استحقاق کی بات نہیں تھی - فاضل ممبر نے میرے متعلق جو فرمایا ہے ایسی کوئی بات ہاؤس میں نہیں ہوئی جس سے کوئی ہنگامہ آرائی کی شکل پیدا ہوئے بلکہ حزب اختلاف کی طرف سے ایک فاضل رکن کے بارے میں ایک ایسی بات کی گئی تھی جس سے ان کا استحقاق مجبور ہوا تھا - اس کے بعد پھر وہ فاضل رکن خود جواب دے رہا تھا - اس بات کو میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر فاضل رکن کا استحقاق پامال ہوا ہے تو پہلے یہ بنیاد بات انہوں نے کی ہے - کسی صورت میں بھی ممبران کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ پیشہ رہیں اور ان کی تقریر سنیں - یہ ان کا استحقاق نہیں ہے - کیا رولز آف پروسیجر میں ایسا کوئی رول ہے جس سے "ثابت کر سکیں کہ ان کا استحقاق ختم ہوا ہے" - پامال ہوا ہے اور اس چیز کو زیر بحث لا جائے؟

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - پہلی بات جو میں آپ کی خدمت میں اور آپ کے توسط سے اس ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ اس اصول کو پیش نظر رکھیں کہ عدالتیں ہوں یا پارلیمنٹ کا ایوان - یہ ہمیشہ اختیارات کو assume کرتے ہیں - آپ ان کو خیرات کے طور پر اختیارات نہیں دیتے - یہ پریولیج موشن تذکرہ ہمارے فاضل رکن امان اللہ لک صاحب نے کیا ہے - اس طرح پر واقعی ٹیکنیکل پریولیج نہیں بنتی جس طرح رول میں لکھا ہوا ہے - لیکن جس وقت تحریک استحقاق پیش کی جائے - تو اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس کا جواب آنا چاہئے یا کسی وزیر کی طرف سے

با جناب کی طرف سے کہ یہ استحقاق پاسال ہوا ہے یا یہ استحقاق پہمال نہیں ہوا ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ امان اللہ لک صاحب تقریر فرمانا چاہتے تھے اور صاحبان ان کی تقریر سننا نہیں چاہتے تھے۔ تقریر کرنے کے لئے یہاں اسمبلی کے علاوہ اور جگہیں بھی موجود ہیں جہاں آدمی تقریر کرتا ہے اور لوگ سترے ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ کسی آدمی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ بیٹھے۔ لیکن کورم پورا کرنا گورنمنٹ کا فرض ہے۔ اگر وہ کورم پورا رکھتے اور اس کے نتیجے میں ان کا استحقاق بیش ہوتا اور اس کا جواب ملتا تو اس پر جناب والا کوئی نہ کوئی رولنگ صادر فرمائے کہ اس طرح یہ پریولیج موشن بنتی ہے۔ اس پر جناب خود غور فرمائیں۔

مسٹر سہیکر - اس میں کوئی پریولیج violate نہیں ہوئی۔

I am fortified by earlier decision. There is no obligation on Government Party to maintain quorum in the House.

میان خورشید انور صاحب کی ایک تحریک التوا ہے۔ اگر وہ مناسب سمجھیں تو اس کو کل لیے لیں۔ کیونکہ میں اسے دیکھنے نہیں سکا۔

میان خورشید انور - جناب والا - مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

مسٹر سہیکر - کچھ تحریک التوا سابقہ روز بیش ہوئی تھیں۔ جو اب ایوان کے سامنے ہیں۔ اس سلسلہ میں میری جب ملاقات قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف سے ہوئی تھی تو ہم تینوں کی رائے یہ تھی کہ technically ممکن ہے کہ ان میں سے کچھ بیش نہیں ہو سکتیں۔ لیکن ملک اور قوم جن حالات سے دو چار ہے ان کے پیش نظر اگر ایوان مناسب سمجھتا ہے کہ ان پر ایوان میں سیر حاصل بحث کریں۔ تو قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف اس بات سے متفق ہیں کہ ان تحریک التوا کا کو ہم تینوں بیٹھ کر پھر دیکھ لیں گے۔ اس وقت فیصلہ یہ ہوا ہے کہ تحریک التوا کا جو پیش ہیں وہ

(1) Food situation and prices in the Province.

(2) Law and Order situation in the Province and

(3) Administration in the Province.

کے متعلق ہیں۔ قائد ایوان نے اس بات پر آمادگی کا اظہار کیا ہے کہ وہ ہر ہفتے میں ایک دن ان کے لئے مخصوص کریں گے۔ پہلے ہفتے میں ایک دن

Law & Order situation کے لئے بہر اگلے ہفتے میں ایک دن **Food situation** کے لئے اور اس سے اگلے ہفتے میں ایک دن **Administration in the Province** پر بحث کے لئے مخصوص کریں گے۔

Allama Rehmatullah Arshad : Political situation in the Province. بھی زیر بحث آئے گی۔

Chief Minister : Administration & Political situation in the Province. بہر اکھٹی بحث ہو گی۔

مسٹر سپیکر۔ اگر ایوان اس امر کی اجازت دے تو وہ تحریک التوا کار جو اس سے cover ہوئی ہیں ان کو ہم sort out کر کے علیحدہ کر لیں تاکہ جو باقی تحریک التوا ہیں۔ وہ باقاعدہ ہاؤس میں پیش کی جائیں۔

روانا یہول ہد خان۔ جناب سپیکر۔ ایک دقت پیش آگئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جن ارکان اسیبلی نے تحریک التوا پھیلی ہیں ان کو کسی علم ہو گا کہ کس دن ان کی تحریک التوا آ رہی ہے۔ تاکہ وہ حاضر رہیں۔ تیاری کریں اور اس پر کچھ سکین۔ اس لئے یہ بھی لازم ہو گا کہ آپ کے دفتر کی طرف سے ہر تحریک التوا پیش کرنے والی رکن کو ہمی اطلاع دے دی جائے کہ فلاں فلاں دن فلاں فلاں تحریک التوا پیش کی جائے گی۔

مسٹر سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے بہت اچھی تجویز پیش کی ہے۔ یہ دفتر اس کے مطابق تعامل کرے گا۔

) تحریک التوا کار کو sort out کرنے کے بعد کہ کونسی cover ہوئی ہے اور کونسی cover نہیں ہوئی۔ مجھے کچھ وقت چاہئے۔

روانا یہول ہد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ اس صوبے کا قانون بنانے والا یہ ادارہ اگر خود قانون کی خلاف ورزی کریے۔ تو بہر ہمیں اس صوبہ کے کسی شخص سے یہ توقع نہیں کرنی چاہئے کہ وہ قانون کی پابندی کرے گا۔

جناب والا۔ ۱۹ جنوری کے اجلاس میں طریقہ کار کی صریح خلاف ورزی کی گئی ہے۔ جناب والا۔ جناب وزیر قانون نے دو آرڈیننس جو پیش کیے ہیں وہ

بالکل درست نہیں ہیں اور ان کو introduce کرایا گیا ہے۔ ہم تصور نہیں کرتے کہ وہ introduce ہو چکے ہیں۔ کیونکہ جناب۔ قاعدہ ۵۳ میں دیا گیا ہے کہ۔

”سپیکر موالوں کو نیٹانے کے بعد اور فہرست کارروائی شروع کرنے سے پہلے، رکن جس نے نوٹس دیا ہو“ کو پکارے گا اور اس کے بعد رکن اہنی جگہ پر کھڑا ہو گا اور ایک مختصر سا بیان دے گا،“

جناب والا۔ طریقہ کار یہ رہا ہے اور رولز یہ بناتے ہیں کہ وقفہ سوالات کے بعد تحریک استحقاق پیش ہوں گی۔ اس کے بعد تحریک التوا پیش ہوں گی اور اس کے بعد کوئی کارروائی اس ایوان میں کی جائے گی۔ لیکن تحریک استحقاق سے پہلے جناب نے وزیر قانون کے ان پیش کئے ہوئے آرڈیننسوں کو introduce کرنے کی اجازت دی ہے۔ جو کہ خلاف قاعدہ ہیں۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ جن آرڈیننسوں کو introduce کیا گیا ہے وہ دوبارہ اس ہاؤس میں آج پیش ہوں اور کیونکہ ان پر ہم نے کچھ ترمیم دیتی ہیں۔ اس لئے اس میں آج کے بعد دو دن کا عرصہ دیا جائے۔ جونکہ ان کا پیش کیا جانا خلاف قاعدہ تھا۔ خلاف ضابطہ تھا۔ اس لئے میں جناب سے گزارش کرتا ہوں کہ ان کو دوبارہ introduce کرایا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ وزیر قانون صاحب کچھ فرما رہے تھے۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ جیسا کہ فاضل رکن نے ابھی فرمایا ہے کہ وقفہ سوالات کے بعد تحریک استحقاق۔ پھر تحریک التوا اور اس کے بعد ہم نے یہ بل پیش کیا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ وہ اس کا نہیں کہہ رہے تھے۔ وہ ایوان میں آرڈیننس کو پیش کرنے کے متعلق کہہ رہے ہیں۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ انہوں نے بل کے بارے میں فرمایا تھا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب اگر دو چیزیں دیکھ لی جائیں تو وقت بچ جائے گا۔ ایک تو یہ کہ آرڈیننس کب پیش ہوئے۔ دوسرا یہ دیکھ لیا

جائے کہ سوالات کے وقت کے بعد تحریک استحقاق پیش کی گئیں ہیں یا درمیان میں رپورٹیں یا کوئی اور کارروائی بھی پیش کی گئی ہے۔

سہر ہدہ ظفرالله خان۔ جناب والا۔ جو سوال معزز رکن نے انہایا ہے اس میں کچھ وقت لگئے گا اس لئے کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ اسے کل پر ملتوی کیا جائے اور اجلاس کی کارروائی جاری کی جائے اور وقت خائن نہ کیا جائے۔

رانا پھول ہدہ خان۔ جناب والا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہے تو اس فیصلہ تک ترمیموں کو ملتوی کر دیا جائے۔ اور ان کی میعاد ختم نہ کی جائے۔ ان رپورٹوں کے لئے جو پیش ہوئی ہیں یا جو بل یا آرڈیننس پیش ہوئے ہیں۔ ان میں ترمیموں کے لئے الگ میعاد مقرر کرنا پڑے گی۔ اگر ایسا کر لیا جائے تو ہمیں منظور ہے۔

سہر ہدہ ظفرالله خان۔ اگر جناب والا۔ معزز رکن کو قانون کی خلاف ورزی کا اتنا ہی خیال ہے تو کل بھی اس پر اعتراض انہایا جا سکتا تھا۔ ۹ تاریخ کو بھی انہایا جا سکتا تھا۔

(قطع کلامیان)

مسٹر سہیکر۔ جہاں تک بلز کا تعلق ہے یہ تو اپنی proper stage پر اس ایوان میں پیش ہونے ہیں۔

Now we resume discussion on the bill.

رانا پھول ہدہ خان۔ سینڈنگ کمیشوں کی بھی رپورٹیں تھیں۔

مسٹر سہیکر۔ جہاں تک رپورٹوں کا تعلق ہے وہ تحریک استحقاق سے پہلے آئی تھیں۔ میں نے خود ان کو پیش کیا ہے اس لئے یہ تو in order ہیں۔ اگر کوئی اعتراض ہے تو وہ آرڈیننس پر ہے کہ یہ کس stage پر ایوان میں پیش ہونے ہیں۔ وہ آپ کا اعتراض دیکھ لیتے ہیں۔ Let us proceed.

رانا پھول ہدہ خان۔ جناب والا۔ گذارش ہے کہ حاجی ہدہ سیف اللہ خان صاحب کا پوائیٹ آف آرڈر یہ ہے کہ رولن اور قاعده کی رو سے مجلس قائم کی رپورٹ تحریک استحقاق سے پہلے پیش نہیں ہو سکتی۔

Mr. Speaker : A motion that the report of the Committee be taken into consideration shall be accorded priority assigned to

a matter of privilege. Please refer to Rule 59. We resume discussion.

سماں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب کچھ عرصہ ہوا ہے کہ میں نے جناب کی توجہ کرنل مہ اسلم خان نیازی صاحب کی رکنیت کی طرف مبذول کرائی تھی۔ جناب نے الیکشن کمشن کو move کیا تھا۔ اس کا کیا بنا ہے۔

مسٹر سپیکر - میں بھی بھول گیا اور آپ بھی بھول گئے۔

سماں خورشید انور - جناب اپک سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اسی طرح اسمبلی کی میعاد پوری ہو جائے گی اور میرا خیال ہے کہ آپ بھولتے رہیں گے۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر - میں دیکھوں گا کہ اس میں کیا ہوا ہے۔

رانا بھول مہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس ہاؤس کی کارروائی کرنے سے پہلے جناب کو حاجی مہد سیف اللہ خان صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کا فیصلہ صادر کرنا چاہئے۔ جیسا کہ دفعہ ۱۷۷ میں ہے۔

مسٹر سپیکر - پوائنٹ آف آرڈر پیش کریں - تقریر نہ کریں۔

رانا بھول مہ خان - پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے جناب کہ دفعہ ۱۷۷ کے تابع کورم ٹوٹ گیا۔ کورم ٹوٹنے کے بعد اجلاس کو آپ نے متلوی کر دیا اور اجلاس برخاست نہیں ہوا۔ بلکہ قانون کی شکل میں یہ اجلاس جاری رہا اور اس کو اگلے روز منعقد ہوتا تھا اس لئے کہ یہ ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء کو منعقد ہونے والے اجلاس کی کارروائی اس طبقے سے شروع کی جائے۔

مسٹر سپیکر - پوائنٹ آف آرڈر ختم ہو چکا ہے۔

رانا بھول مہ خان - اس پوائنٹ آف آرڈر پر جناب نے فیصلہ محفوظ رکھا تھا۔ اب اس پر فیصلہ صادر فرمادیں تو کارروائی جائز ہے۔ ورنہ میں کہوں گا

کہ یہ کارروائی خلاف قاعده ہے - اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر فیصلہ دین تو درست ہے -

مسٹر سپیکر - میں فیصلہ سناتا ہوں - میں نے اس کا نوٹ لکھا ہوا ہے - میں نے ۲۹ جولائی کو گورنر ہنگاب کے حکم کے مطابق اسمبلی اجلاس prorogue کر دیا تھا - جب تک میری فائل آتی ہے ہم بحث کو جاری کرتے ہیں -

رانا بھول ہد خان - جناب والا - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب تک آپ فیصلہ نہیں کرتے اس وقت تک ایوان کی کارزوائی ملتوی کر دی جائے -

مسٹر سپیکر - ایوان کی کارروائی نہیں رک سکتے - میں اس سے اتفاق نہیں کرتا -

رانا بھول ہد خان - جناب والا - یہ ایوان وہی ایوان ہے جو آپ نے ملتوی فرمایا تھا - نیا اجلاس نہیں بلا یا گیا -

Mr. Speaker : I do not want to enter into discussion with the Hon'ble Members on my left. Please resume your seat.

رانا بھول ہد خان - میں انگریزی نہیں جانتا -

مسٹر سپیکر - میں معزز تعبیر کے ساتھ بحث کرنا نہیں چاہتا - میں نے اعلان کر دیا ہے کہ میری فائل آئے گی -

رانا بھول ہد خان - میں تو جناب والا بحث کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا کہ آپ سے بحث کروں -

جاجی ہد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ سابقہ سیشن سے میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر بقايا ہڑا ہے جس کو آپ نے ریزرو کیا تھا اور پر اپرٹی آف دی ہاؤس بنا دیا تھا - کہ اگلے روز اس پوائنٹ آف آرڈر پر ہاؤس روشنی ڈالی اور بالخصوص جناب لا منسٹر صاحب کو کہا گیا کہ وہ اس کے متعلق تیاری کر کے آئیں - لیکن اتفاق سے اس روز سیشن میں بد نظمی کی شکل پیدا ہو گئی تھی - اور وہ سیشن prorogue ہو گیا تھا - تو اس بنا پر میں گزارش کروں گا کہ میرا پوائنٹ آف آرڈر بقايا ہے جو بڑا اہم

ہے۔ اس کو جناب admit کر چکے ہیں۔ اس کو پر اپڑی آف دی هادس فرار دے چکے ہیں پھرے اس کا جناب والا فیصلہ فرمائیں اور اس کے بعد proceed فرمائیں۔

مسٹر سپیکر - کل اس پر بحث ہوئی۔

حاجی محمد سعید اللہ خان - بہت اچھا جناب۔

مسودہ قانون منڈی عمارتی لکڑی (ملتان) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(بحث جاری)

سید تابش الوری - (بہاول پور - ۱) جناب سپیکر - ٹیکر مارکیٹ کے مسودہ قانون کے متعلق یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ اسے زیر غور لانے کے لئے قاعدہ ۲۲ کو معطل کر دیا جائے۔ جناب والا - قاعدہ ۲۲ کے تحت ہر بل کی مجلس قائمہ کو سپردگی لازمی ہوتی ہے ما منواٹ ایسی صورت کے کہ کسی ہنگامی وجود کی بنا کے پیش نظر غیر معمولی حالات میں اس دفعہ کو معطل کیا جائے۔ جناب والا - ٹیکر مارکیٹ کا بل ایک شہر کی لکڑ منڈی سے متعلق ہے اور اس میں کوئی ہنگامی صورت موجود نہیں ہے کہ اسے مجلس قائمہ کی سپردگی کے بغیر غوری طور پر اس ایوان میں زیر غور لایا جائے۔

اگر یہ بل مجلس قائمہ کے سپرد نہ کیا گیا تو اس میں جو بے شہار پیچیدگیاں - کوتاہیاں اور نقصان ہیں وہ ہورے طور پر دیکھنے نہیں جا سکیں گے۔ آپ کو معلوم ہے کہ قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں پانچ (۵) بلوں کے سلسلے میں اس طرح سے ضابطے کی معطلی کا مطالبہ کیا گیا تھا جس پر بڑا شدید احتجاج ہوا اور آپ کے علم میں ہے کہ اس کے نتیجے میں ان تمام بلوں کو مجلس قائمہ کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ جناب والا - ٹیکر مارکیٹ کا بل اصل میں مارشل لا آرڈر ۱۱۱ کی تجدید ہے اور اس بل کے ذریعے اس مارشل لا آرڈر کو - جو ایک مارشل لا اینڈمنسٹریٹر نے جاری کیا تھا - مستقل صورت دی جا رہی ہے۔

Mr. Speaker : We are not discussing the Bill itself.

سید تابش الوری - میں بل کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ میں یہ عرض کر

رہا ہوں کہ اس کی معطلی کیوں غیر ضروری ہے - اس لئے کہ یہ مارشل لا کا آرڈر ہے جس کو بل کی صورت دے دی گئی ہے - جمہوریت اور مارشل لا کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ مارشل لا آرڈر ایک شخص جاری کرتا ہے اور جمہوریت میں تمام قوانین کو عوامی نمائندوں سے زیر غور لایا جاتا ہے - اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بل چونکہ مارشل لا کے ایک آرڈر ہر مشتمل ہے - اس لئے اس کی ایک ایک دفعہ پر مجلس قائدہ کا غور بڑا ضروری ہے - جناب والا - مجلس قائدہ کی سپردگی کے بغیر اگر اس کو زیر غور لایا گیا تو اس میں یہ شمار نقصان اور قانون کی تمام برائیاں موجود رہیں گی - اس لئے میری گزارش ہے کہ اس سلسلے میں ہمیں اس بل کو مجلس قائدہ کے سپرد کر دینا چاہئے اور بنیادی طور پر یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ اس قسم کے بل جن میں کوئی ہنگامی صورت حال موجود بھی ہو ان کو مجلس قائدہ کے سپرد کئے بغیر یہاں پیش نہ کیا جائے -

جناب والا - مجلس قائدہ ہو چکی ہے اور اس کے ممبر صاحبان اس کام کے لئے یہاں آئے ہیں - لیکن اگر وہ کام جو اس مجلس کے کرنے کے لئے ہی اس کے سپرد نہ کریں گے اور ہم نے یہ سلسلہ ترک کر دیا تو نتیجہ یہ ہو گا کہ یہ مجلس قائدہ بالکل مہمل بن کر رہ جائے گی اور جو ممبران یہاں اس مقصد کے لئے تشریف لاتے ہیں ان کی رائے غیر ضروری ہوئی چلی جائے گی - اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ ان ارکان کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ متعلقہ مجلس میں پیش کر لکڑی منڈی کے متعلق بل پر اپنی رائے پیش کریں اور کسی صورت میں بھی یہ جو ضابطہ ہے اس کو معطل نہ کیا جائے - یہ اس ایوان کے وقار ان معزز ارکان کے اور جمہوری طریق کار کے منافی ہو گا - اگر ان ضابطوں کو طاق نسیان بنا دیا گیا تو اس ملک میں جمہوری اور آئینی اقدار کسی طرح بھی فروع نہیں پا سکیں گی -

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Sir, we find no controversial point in this bill which necessitates that the bill should be sent to the Standing Committee.

رانا ہبھول چہ خان - جناب مسیکر - یہ کم عاصبہ کو کہیں کہ وہ اردو میں

یہاں فرمائیں ؟

مسٹر سپیکر - اگرچہ وہ اردو میں بھی یاں کر سکتی ہیں لیکن انہیں انگریزی بولنے کی بھی اجازت ہے -

رانا پھول ہد خان - جناب والا - تمام ہاؤس اردو سنئے کا خواہش مند ہے -

Begum Rehana Sarwar Shaheed : I have the Permission of the Speaker.

Mr. Speaker : She has my Permission.

سید تابش الوری - جناب والا - قاعده کے مطابق یہ ضروری ہے کہ اگر وہ انہا ماقضیہ اردو میں ادا نہ کر سکیں تو پھر وہ انگریزی میں بول سکتی ہیں۔ آپ پہلے اردو میں بڑی روانی سے تقریریں کرتی رہی ہیں۔ اس لئے ان سے کہا جائے کہ وہ اس ہاؤس کی خواہشات کا احترام فرمائیں۔

Mr. Speaker : Please ; no speeches on this. It is alright.

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Sir, I want to have the permission of the Chair to speak.

In my humble opinion, there is no controversial point in this bill. I personally feel that the bill should not be sent to the Standing Committee because there is no necessity for this thing, we can see object and reasons at the end of this bill which are crystal clear, therefore, the bill may be considered at once.

رانا پھول ہد خان - جناب سپیکر - یہ کم صاحبہ نے جو کچھ فرمایا ہے میں اس کو سمجھنے نہیں سکا کیونکہ میں انگریزی نہیں جانتا۔ اس لئے وضاحت فرمائیں کہ انہوں نے کیا فرمایا ہے۔ یہ میرا بنیادی حق ہے کہ میں ایک بات کو سمجھنے کے لئے جناب سپیکر سے درخواست کروں۔

مسٹر سپیکر - رانا صاحب آپ تشریق رکھیں - مسٹر روف طاهر -

مسٹر روف طاهر - (لاہور - ۱۰) - جناب سپیکر - بل کے بارے میں جو بحث اس وقت ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ایہ نہ قومی اہمیت کا ہے اور نہ صوبائی اہمیت کا ہے۔ یہ ایک شہر کے متعلق ہے اور چند سطور پر مشتمل ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ جو معزز و کن سید تابش الوری صاحب نے فرمایا ہے کہ قومی اسمبلی میں پاچ (۵) بلوں کے بارے میں یہ

ہوا ہے ان کو یہ بھی بٹانا چاہیے تھا کہ جب وہ بل قومی اسیبلی میں پیش کیجئے گئے جن کے بارے میں یہ کہا گیا کہ ان کو ایک دم زیر بحث لایا جائے تو اپوزیشن نے یہ اعتراض نہیں کیا تھا کہ ان بلوں کی قومی یا صوبائی اہمیت نہیں تھی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ پر جمہوری قدریوں کا ایوان کے وقار کا یا معزز اراکین کے حقوق کا حوالہ دینا حیران کن بات ہے۔ یہ جو معزز اراکین ان اجلاسوں میں اس ہاؤس میں جمع ہوتے ہیں ان پر قوم کا ہزاروں روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ وہ بل جس کی بنیادی اور قومی اہمیت نہیں ہے۔ صوبائی اہمیت نہیں ہے۔ محض ایک شہر کی ایک منڈی کے بارے میں ایک بل کو قانونی شکل دیتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کے بارے میں قومی مفادات کا۔ جمہوری اقدار کا اور اس ہاؤس کے معزز اراکین کے حقوق کا حوالہ دینا در حقیقت ایوان کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف ہے اور محض بمخالفت برائی مخالفت ہے۔

جہاں تک میرا تعلق ہے یہ چند سطور کا تہبیر مارکیٹ کے بارے میں بل سمجھی اسیبلی سیکٹریٹریٹ کی جانب سے کم از کم دس (۱۰) دن پہلے موصول ہو چکا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ دوسرے ارکان بھی اس بات کا ثبوت دے سکیں کہ یہ بل ان کو بھی دس (۱۰) دن پہلے موصول ہو گیا تھا۔

آخر میں میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ اس معمولی بل کے بارے میں طریق کار کا اور فنی مشکلات کا حوالہ دینا نہ جمہوریت کی خدمت ہے نہ عوام کی خدمت ہے۔ بلکہ یہ عوامی روپیہ کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

چودھری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے چند گذارشات کرنا چاہتا ہوں۔ جیسے کہ میرے معزز دوست نے فرمایا ہے اس بل کی محض چند سطور ہیں۔ یہ مارشل لا کا ضابطہ ۱۱۱ تھا جس کے تحت ایک مخصوص شہر میں۔ ایک مخصوص طبقے کو بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ ان کا کاروبار ان کی مشینیں ختم کر دی گئیں۔ نہ جانے ان کے اساتھ اور کیا کیا زیادتیاں ہوئیں تھیں۔ ان کی کتنی جائیداد ضائع کر دی گئی تھی اور ان لوگوں کو کتنی مشکلات پیش آئیں تھیں۔

میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ایوان کے وہ میران نا انصافیوں سے بہردا

نہیں اٹھا سکتے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ کیا واقعات گزرے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں غلطی کا اعادہ نہیں کرنا چاہئے۔ میرے فاضلی دوست کو چند سطور نظر آئی ہیں۔ چند ہزار یا چند فیملیز کی بات نہیں ہے۔ بلکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس نا انصافی کا ازالہ ہونا چاہئے جو بنیادی طور پر اس آدمی کے کاروبار پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ مارشل لا کے آرڈر ۱۱۱ کے تحت کون کون سے ظلم ہوئے ہیں کون سی زیادتی ہوئی ہے۔ کہاں کہاں نا انصافی ہوئی ہے اس بل کے تحت سب کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مجلس قائمہ ہی ہے جو اس پر مزید غور و خوض کر سکتی ہے۔ جب اس پر وہ اپنی رپورٹ پیش کرے گی تو ہم بھی اس پر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں گے۔ اگر چند سطور کا بل میں پیش کرتا ہوں کہ میرے دوست کا وہ کاروبار بند کر دیا جائے جو سبکی حیثیت سے وہ کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر جو آہ و بکا ہوگی وہ چند سطور پر مشتمل ہوگی۔ وہ ان کی زندگی کے ساتھ ان کے حق کے ساتھ نا انصافی ہوگی۔ یہ بل ان کو چند سطور کا نظر آیا ہے۔

Mr. Speaker : No repetition please.

چودھری امان اللہ لک۔ اس لئے جناب والا چہان ہیں کے بعد قانون بتنا چاہئے۔ اس ایوان کی طرف سے وہ قانون صحیح ہونا چاہئے۔ کل کو اور بھی قانون بننے ہیں۔ آج ملتان کا ہے تو کل کسی اور جگہ کا قانون ہو سکتا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ قانون کے متعلق یہ کہنا کہ یہ چند سطروں کا قانون ہے۔ اس لیے دفعہ ۲۷ کی ضرورت نہیں ہے اسے معطل کر دیا جائے یہ argument بالکل بے معنی ہے۔ اس اعتبار سے بھی کہ اس قانون کے متن میں دیکھیں گے کہ اس میں عدالتوں کے اختیار کو سلب کیا گیا ہے۔ جس بل کے اندر عدالتوں کے اختیار کو سلب کیا گیا ہو اس کو معمولی بل نہیں کہا جا سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجلس قائمہ کی افادیت اور ان کی ضرورت سب کچھ کا تقاضا یہی ہے اور اس لیے وہ بنائی جاتی ہیں کہ پوری چہان ہیں اور چہان بھیک کے بعد معاملہ ہاؤں میں پیش ہو۔ تا کہ ہاؤں اس پر رائے قائم کر سکے۔ اگر کوئی ایسی ہنگامی ضرورت ہو جس کے متعلق لا منشور و خاحت۔

فرما سکیں تو نہیک ہے۔ بٹلٹ کوئی جنگ جاری ہو یا ملک کو کوئی اور خطرہ در پیش ہو۔ لیکن اس وقت کوئی ایسی ہنگامی حالت موجود نہیں جس کے تحت دفعہ ۲۶ کو ملتوی کیا جائے۔ اسی ملتوی کرنے سے بڑی روایت قائم ہوگی۔ پھر ہر بل کے ساتھ یہ آئے گا اور مجالس قائمہ بے کار اور غیر مفید ہو کر رہ جائیں گی۔ وزیر قانون۔ جناب سپکر۔ قائد حزب اختلاف نے ایہی فرمایا ہے کہ مناسب ہو گا اگر وزیر قانون یہ بتلا سکیں کہ کون سی ہنگامی صورت ہے جس کی وجہ سے اس بل کو ابھی زیر بحث لایا جانا ضروری ہے۔ جناب، میں ملتان شہر سے تعلق رکھتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ پورا شہر کتنی بار آگ کی لیٹیٹ میں آئے سے بچا۔ میرے پاس اعداد و شمار موجود ہیں۔ تقریباً تین دفعہ عارقی لکڑی کی اس مارکیٹ کو آگ لگی۔ سات جانین خائن ہوئیں اور اس کے بعد پچاس سالہ لاکھ روانے کا نقصان صرف ۱۹۷۴ء میں ہوا اور فائر بریکڈ کے تین چار آدمی آگ سے جہلس کر گئے۔ ملتان کی انتظامیہ نے ان انتظامی امور پر توجہ دی ہے اور پیتیس لاکھ روانے کی لاگت سے کسانوں سے زمین حاصل کی گئی تھی اور لوہ بھی ایک موزوں اور محفوظ جگہ پر۔ کوئی ایسی جگہ نہیں کہ تاجریں کو inconvenience کو ایک open auction بھی نہ کی گئی۔ کل رقم کا ۱/۶ حصہ اس وقت واجب الوصول قرار دیا گیا اور باقی رقم تین سال کے اندر واجب الوصول قرار دی گئی۔ اب جناب والا وہاں پر مارکیٹ مکمل ہو چکی ہے اور جدید مارکیٹ کے لیے تمام انتظامات وہاں پر حکومت نے مکمل کئے ہیں۔ بعض چیزیں مارشل لا کے آرڈر نمبر ۱۱۱ کے تحت جاری کی گئی تھیں کیونکہ عوام کے مفادات کو پامال کیا جا رہا تھا۔ اگر پچھلی حکومت نے کوئی کام اچھا کیا ہے تو ہمیں اس کا اعتراف کرنا چاہئے۔ حقیقت پسندی سے کام لینا چاہئے۔ مارشل لا کے لفظ کو استعمال کر کے ایوان کا وقت خائن کرنا ملتان کے دس لاکھ عوام کے ساتھ کوئی انصاف نہیں ہوگا۔ وہاں پر تمام جدید سہولتیں سہیا کی گئی ہیں۔

حاجی ہد سیف اللہ خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ لا منسٹر صاحب principles of the Bill کو discuss کر رہے ہیں وہ قاعدہ ۲۶ کو بیان نہیں کر رہے۔

مسٹر سپیکر - میں اتفاق کرتا ہوں -

وزیر قانون - جناب والا - قائد حزب اختلاف نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ہنگامی صورت حال بتلائی جائے۔ اگر جناب قائد حزب اختلاف اس بات پر اصرار کرتے ہیں تو میرا فرض تھا کہ میں ہنگامی صورت حال بیان کرتا۔ جہاں تک دفعہ ۲۶ کا تعلق ہے ہم نے حکومت کی طرف سے کوئی سولہ یا پہندرہ بل پیش کئے ہیں۔ یا یا دنوں کے اندر ان بلوں کو ایکٹ کی صورت میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ جناب والا - ان یا یا دنوں میں سے اگر چھٹیاں نکال دی جائیں تو باقی صرف تیس دن پیچے ہیں۔ اگر کوئی تعمیری تنقید کی جاتی ہے تو ہم اس کا خیر مقدم کوئتے ہیں۔ اگر تنقید کا مقصد صرف یہ ہو کہ عوامی حکومت ان بلوں کو ایکٹ کی شکل میں تبدیل نہ کر سکے تو جناب والا میں اسے تنقید نہیں کہتا۔ جناب والا، دفعہ ۲۶ کی معطلی کے لئے پچھلے دنوں جب میں نے اجلاس میں پیش کیا تھا تو میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ اس بل کو ابھی زیر بحث لا یا جائے۔

علامہ وحتم اللہ ارشد - جناب والا - میں گزارش کروں گا کہ محترم لا منسٹر صاحب دفعہ ۲۶ کی حدود تک اپنی بحث کو محدود رکھیں۔ حزب اختلاف نے قانون سازی کے اندر ہمیشہ حکومت سے تعاون کیا ہے اور یہ اس تعاون کا نتیجہ ہے کہ ہم ان سے کہہ رہے ہیں کہ قانون صحیح طور پر بنایا جائے۔ اور یہ بل مجلس قائمہ کے سپرد ہونا چاہئے تاکہ اس کی اچھی طرح سے چھان بیں۔ اگر اس پر بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ تعاون نہیں کر رہے تو پھر نہیں کریں گے۔

وزیر قانون - ایسے بل جو نئے ہوتے ہیں انہیں سینڈنگ کمیٹی کو دیفر کیا جاتا ہے جن کی تفصیل میں جاتا ہو۔ جب بل فوری طور پر بحث میں آئے گا تو فاضل سمبران اس میں تراجمیں پیش کر سکیں گے اور ان تراجمیں کو زیر بحث لا جا سکتا ہے۔ یہ بل ایسا نہیں ہے جس کی minor details میں جانا ضروری ہو۔ آخر میں اتنا عرض کروں گا کہ اس بل کا تعلق ایک ہنگامی صورت حال سے ہے اور اس بل کو ایکٹ میں تبدیل کر لیں۔ یہ ملتان کے دس لاکھ عوام

کی جان مال عزت اور آبرو کے تحفظ کا سوال ہے اور اس بل کو فوری طور پر
قانون کی شکل میں تبدیل کیا جائے۔

سید تابش الوری - جناب والا - میرا اس بل پر ایک نہایت ہی اہم اعتراض
ہے۔

مسٹر سپیکر - جب بل زیر بحث آئے گا تو اس وقت آپ یہ اعتراض الہا
سکتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے۔

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعده
کے مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ
قانون منڈی عارقی لکڑی (ملتان) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء
مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے۔

میرے خیال میں فیصلہ "ہاں" والوں کے حق میں ہے۔

حاجی محمد سرف احمد خان - فیصلہ "نہیں" والوں کے حق میں ہے۔

Sir, under rule 178, I challenge it. Wedem and division.

مسٹر سپیکر - مجھے تین مرتبہ دھرانا ہوتا ہے ہلی بار کہنے کے بعد ہی
demand ہو سکتی ہے۔

وزیر قانون - ڈویزن سوال نہیں ہے۔

سید تابش الوری - جناب والا - وزیر قانون کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس
وقت کیا ہو رہا ہے۔

مسٹر سپیکر - اگر وہ بھی کہہ دیں گے تو بات
بڑھ جائے گی۔

وزیر قانون - جناب والا میں فاضل رکن رانا پھول محمد خان سے آپ کے توسط
سے عرض کرتا ہوں کہ اگر بات کرنا ہے تو آپ کی اجازت سے بات کی جائے۔
یعنی ہر بیٹھے ہاؤں کا وقت ضائع نہ کیا جائے۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میں نے وزیر قانون صاحب کے متعلق کچھ
نہیں کہا میں تو تابش الوری صاحب سے بات کر رہا تھا۔

مسٹر سپیکر - وہ بھی نہیں ہونی جاہیز - مناسب نہیں ہے -

میان خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - وزیر ہو صوف نے رانا پھول مہد خان کو "فول خان" کہا ہے -

وزیر قانون - جناب والا - یہ بالکل غلط ہے - یہ فاضل رشکن کی توهین ہے -

ان کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں - میں نے ہرگز "فول خان" نہیں کہا - یہ "فول خان" کہہ رہے ہیں -

رانا پھول مہد خان - جناب وزیر قانون کی جو کچھ مرضی میں آئے کہہ لیں میں ان سے محبت کرتا ہوں - ان کی ہر بات مجھے اچھی لگتی ہے -

میان خورشید انور - پھر ٹھیک ہے - میں اپنا اعتراض واپس لیتا ہوں -

مسٹر روف طاہر - میری تجویز یہ ہے کہ "نہیں" والوں کو پہلے کھڑا کیا جائے ان کی گنتی کر لی جائے -

مسٹر سپیکر - اب میں دوبارہ اس تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں -

سوال یہ ہے -

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ

کے مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ

قانون سنڈی عارق لکڑی (ملتان) پنجاب مصدرہ

۱۹۷۳ء مجلس قائد کے سپرد نہ کیا جائے -

میرے خیال میں فیصلہ "ہاں" والوں کے حق میں ہے -

حاجی مہد سرف اللہ خان - فیصلہ "ہاں" والوں کے حق میں نہیں ہے - فیصلہ "نہیں" والوں کے حق میں ہے -

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد - ہم نے ڈویژن کا مطالبه کیا ہے -

مسٹر سپیکر - ہم ڈویژن کے مطابق کام کر رہے ہیں -

حاجی مہد سرف اللہ خان - آپ اسے repeat کر رہے ہیں -

(قطع کلامیاں)

Mr Speaker : Please look at Schedule IV (2). This has to be repented and if division is insisted upon, then I will order the division.

میان خورشید انور - ہم نے جناب ڈویژن کے لئے مطالبہ کیا ہے ۔

Mr. Speaker : I have to go through the whole procedure. I cannot cut it short. "Ayes" to my right, "Noes" to my left, diwide.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - نمبر تو الٹ کریں - ذرا وضاحت سے بتا دیں ۔

مسٹر سپیکر - نمبر جو یہیں وہ الٹ ہو چکے ہیں ۔ کے پاس موجود ہیں ۔ وہاں آپ کے نمبر چیک کر لیے جائیں ۔

رانا پھول محمد خان - کیا وہ نمبر سیٹوں کے مطابق ہیں ؟

مسٹر سپیکر - نہیں alphabet کے حساب سے نمبر دئے جائیں گے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں گوشوارہ چہارم کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جس میں لکھا ہے ۔

The division number allotted to "each member will be communicated separately."

مسٹر سپیکر - آپ کو بتائے گا ۔

"On reaching the desk of the tellers, each member will, in turn, call out the division number which will be allotted to him for this purpose."

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - نمبر تو ہم نے بتانا ہے کہ سچھ یہ نمبر الٹ ہوا ہے ۔ کیا وہ نمبر پکارے گا کہ یہ میرا نمبر ہے ۔ tellers نے ہمیں صرف نام بتانا ہے ۔ دوسرے جناب والا دروازے بند کرائے جائیں ۔

Mr. Speaker : They doors are locked. This has already been circulated and the numbers should be with the members, but for the convenience of the members the tellers will give them if they are given the name.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - قواعد کے مطابق لابی کے دروازے بند نہیں کرائے گئے ہیں ۔ آپ ensure کرائیں ۔

Mr. Speaker : My information is that they are closed.

حاجی چہل سیف اللہ خان - جناب والا - چیک کروں گے - واج اینڈ وارڈ کو
ہدایات کر دیں کہ کسی کو اندر نہ آئے دیں -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب آپ وہاں جائیں آپ کا نام count ہو
جائے گا -

میاں خورشید انور - جناب والا - پیشتر اس کے کہ آپ کسی کا اعلان
فرمائیں میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں
کہ جناب صادق حسین قریشی صاحب جو اتفاق سے بناقاعدہ اس ہاؤس کے ممبر
نہیں ہیں وہ لابی میں canvassing کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ کو کیسے پتہ چلا ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - یہاں سے نظر آ رہا ہے -

مسٹر سپیکر - I was in a better position to watch.

وہ میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کی کوئی میٹنگ ہے -
 ان لئے انہوں نے باہر جانا ہے - میں نے ان کو کہا ہے کہ دروازوں پر تالی
لگ گئے ہیں اس لئے آرام سے پیچھے جا کر بیٹھے جائیں -

حاجی چہل سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - پیشتر اس کے کہ
ڈویژن کا اعلان کیا جائے میں جناب والا کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں
کہ آپ نے فرمایا ہے اور سیکرٹری صاحب نے بھی کہا ہے کہ ہمارے ممبر وہی
ہیں جو ہماری سیٹوں پر لگے ہوئے ہیں -

مسٹر سپیکر - میں نے بھی کہا ہے - آپ نے صحیح سنا نہیں ہے -

حاجی چہل سیف اللہ خان - جناب والا - آپ کو ہمیں علیحدہ نمبر
communicate کر دینے چاہئیں -

مسٹر سپیکر - وہ ہو چکے ہیں - آپ اس وقت پوچھ لیتے -

حاجی چہل سیف اللہ خان - جناب والا - میرا نمبر ۲۱ ہے - مجھے ڈویژن کا
نمبر بتایا جائے کہ وہاں میرا کون سا نمبر ہو گا -

Mr. Speaker : I was not supposed to know otherwise.

حاجی چہ سف اللہ خان - چناب والا اس ایوان کے کسی رکن کو بھر نہیں بنایا گیا -

Mr. Speaker : Numbers have been communicated to every member.

اس وقت کسی کو اندازہ نہیں تھا کہ ڈویزن کیا ہوتی ہے -

اب میں فیصلہ کا اعلان کرتا ہوں -

"ہاں" والوں کی تعداد ۸۵ ہے

"نہیں" والوں کی تعداد ۲۹ ہے

لہذا فیصلہ "ہاں" والوں کے حق میں ہے -

(تحریک منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

"ہاں" والے

- | | |
|----------------------------------|-------------------------------|
| ۱۔ یکم آباد احمد خان - | ۲۔ چوہدری عبدالعزیز ٹوکری - |
| ۳۔ مسٹر عبدالحقیط کاردار - | ۴۔ ڈاکٹر عبدالخالق - |
| ۵۔ مسٹر عبدالجید خان فقیر - | ۶۔ مسٹر عبدالقيوم بٹ - |
| ۷۔ میان عبدالرؤف - | ۸۔ مسٹر عبدالرحمن جامی - |
| ۹۔ نواب احمد بخش - | ۱۰۔ مسٹر اختر عباس - |
| ۱۱۔ حافظ علی اسد اللہ - | ۱۲۔ چوہدری علی بہادر خان - |
| ۱۳۔ ملک اللہ دته - | ۱۴۔ سید الطاف حسین شاہ - |
| ۱۵۔ شیخ عزیز احمد - | ۱۶۔ مسٹر بشیر احمد - |
| ۱۷۔ چوہدری بشیر احمد (سیالکوٹ) - | ۱۸۔ یکم بلقیس حبیب اللہ - |
| ۱۹۔ مهر دوست چہل لالی - | ۲۰۔ چوہدری فرزند علی - |
| ۲۱۔ مسٹر فدا حسین - | ۲۲۔ ڈاکٹر غلام بلاں شاہ - |
| ۲۳۔ ملک غلام نبی - | ۲۴۔ چوہدری غلام قادر - |
| ۲۵۔ ملک حاکمین خان - | ۲۶۔ ڈاکٹر حلیم رضا - |
| ۲۷۔ مسز حسینہ یکم کھوکھر - | ۲۸۔ رانا اقبال احمد خان - |
| ۲۹۔ میان اسماعیل خیا - | ۳۰۔ چوہدری جمیل حسن خان منج - |

- ۳۱ - مسٹر جاوید حکیم قریشی -
 ۳۲ - رانا کے - اے - محمود خان -
 ۳۳ - میان خان مہد -
 ۳۴ - چوہدری منظور احمد -
 ۳۵ - ملک خان مہد کھوکھر -
 ۳۶ - مسٹر منظور حسین جنگووہ -
 ۳۷ - مسٹر منظور احمد موہل -
 ۳۸ - رائے میان خان کھرل -
 ۳۹ - چوہدری مہد اکرم چیمہ -
 ۴۰ - مسٹر مہد انور علی بٹ -
 ۴۱ - مسٹر مہد اشرف -
 ۴۲ - کرنل مہد اسلم خان نیازی (ربیاڑ) -
 ۴۳ - چوہدری مہد اعظم -
 ۴۴ - ملک مہد اعظم -
 ۴۵ - کرنل مہد اسلم خان نیازی (ربیاڑ) -
 ۴۶ - چوہدری مہد ارشاد -
 ۴۷ - مسٹر مہد حنف خان -
 ۴۸ - مسٹر مہد ایشاد -
 ۴۹ - مسٹر مہد رفیع -
 ۵۰ - شیخ مہم ریاض -
 ۵۱ - چوہدری مہد حیات گوندل -
 ۵۲ - مسٹر مہد رضی شاہ -
 ۵۳ - قاضی مہد اساعیل جاوید -
 ۵۴ - مسٹر مہد سرور -
 ۵۵ - چوہدری مہد یعقوب اعوان -
 ۵۶ - مسٹر مہد ظفر اللہ خان -
 ۵۷ - مسٹر منور خان -
 ۵۸ - میان منشاق حسین ڈوگر -
 ۵۹ - مسٹر نذر حسین -
 ۶۰ - میان نور احمد هتیانہ -
 ۶۱ - مسٹر رب نواز خان کھتران -
 ۶۲ - یگم ریحانہ سرور (شمیبد) -
 ۶۳ - شیخ صدقہ علی -
 ۶۴ - مسٹر سخاوت علی خان -
 ۶۵ - ملک شاہ مہد محسن -

- ۸۱ - مسٹر شیم احمد خان - ۸۲ - مسٹر شوکت محمود -
 ۸۳ - چودھری طالب حسین - راجہ سکندر خان -
-

”نہیں“ والے

- ۱ - کیپٹن احمد نواز خان -
 ۲ - چودھری امان اللہ لک -
 ۳ - سردار امجد حمید خان دستی -
 ۴ - مسٹر عطا بہنہ خان کھوسہ -
 ۵ - چودھری دلاور خان -
 ۶ - سرزا فضل حق -
 ۷ - مخدوم زادہ سید حسن محمود -
 ۸ - مسٹر احسان الحق پراچہ -
 ۹ - مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ -
 ۱۰ - مسٹر جمیل اللہ خان راجہ -
 ۱۱ - چودھری کلیم اللہ -
 ۱۲ - میان خورشید انور -
 ۱۳ - میان محمد افضل حیات -
 ۱۴ - سلک محمد علی خان -
 ۱۵ - راجہ محمد افضل خان -
 ۱۶ - شیخ محمد اقبال -
 ۱۷ - سردار محمد اقبال خان -
 ۱۸ - میان محمد مظفر خان -
 ۱۹ - میان محمد اسلام -
 ۲۰ - حاجی محمد سیف اللہ خان -
 ۲۱ - رانا پھول محمد خان بلوچ -
 ۲۲ - مسٹر ناصر علی خان بلوچ -
 ۲۳ - علامہ رحمت اللہ ارشد -
 ۲۴ - رانا رب نواز نون -
 ۲۵ - میان سردار احمد اویسی -
 ۲۶ - میان تابش الوری -
 ۲۷ - میان ظہور احمد -
 ۲۸ - مسٹر سہیکر - اگلی آئتم -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - چائے کے لئے وقفہ ہونا چاہئے -
 مسٹر سہیکر - چائے بینے کے لئے وقفہ ضرور ملے گا - رولز میں چائے بینے کے
 لئے وقفہ نہیں ہے - پہ ایک روایت ہے - میں اس کی پابندی کروں گا -

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے

مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

وزیر محنت نوالسپورٹ (مسٹر ہد افضل وٹو) - جناب والا میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں -
مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کر دیا گیا -

وزیر محنت و نوالسپورٹ - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعده ۷۲ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے -

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعده ۷۲ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے -

دانا ہھول ہد خان - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

سید قابض الوری - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

حاجی ہد سیف اللہ خان - جناب والا - میں بھی اس کی مخالفت کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - اب پندرہ منٹ کے لئے ایوان کی کار روانی کو ملتوی کیا جاتا ہے - دوبارہ ایوان کی کار روانی بارہ بج کر ایک منٹ پر شروع ہو گئی -

(اس مرحلہ پر ایوان کی کار روانی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(چائے کے وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متعکن ہوئے)

مسٹر سپیکر - خورشید انور صاحب آپ تقریر کریں گے مگر قائدہ ۷۲ نہیں ہونی چاہئے -

میان خورشید انور - جناب والا - ہنگامی قانون کے ذریعہ قانون سازی کو کہیں بھی پسند نہیں کیا جاتا - پہ صرف اسی صورت میں کیا جاتا ہے کہ جب کوئی مسئلہ نہایت اہم اور فوری نوعیت کا در پیش ہو لیکن عام قانون سازی ہنگامی قوانین کے ذریعہ کرنا جمہوریت کے ساتھ بہت بڑا مذاق ہے بلکہ یہ اس ایوان کے معزز اراکین کی حق تلفی ہے - یہ ایوان اس لئے بنایا گیا ہے کہ عوام کی ضروریات کے مطابق قانون وضع کرے - میں سمجھتا ہوں کہ بغیر کسی ٹھوس وجہ کے ہنگامی قوانین جاری کر دینا مناسب نہیں ہے - اس لئے میں حکومت سے اپیل کروں گا کہ آئندہ کے لئے جب کبھی قانون سازی کی ضرورت ہو وہ اسمبلی کو تھوڑے سے نوٹس پر طلب کر سکتے ہیں - اجلاس بلا کر معزز اراکین کو یہ حق دیا جائے کہ وہ عوامی ضروریات کے مطابق قانون سازی کریں اور مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو دیکھنے کے بعد فیصلہ کریں -

جناب والا - میں جناب کی وساحت سے وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں

گا...

حاجی چڈ سف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ہاؤس میں کورم نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - کیونکہ ایوان میں کورم نہیں ہے - اس لئے گھنٹیاں بجائی جائیں -

یکم آباد احمد خان - جناب والا - مجرم صاحبان کو کہا جائے کہ وقت کی ہابندی کریں -

مسٹر سپیکر - آپ اپنی پارٹی میٹنگ میں بات کیجئے -

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Speaker : I can assure the members that there will be no tea break from tomorrow. It was only by tradition. If the traditions are not being kept by the members, there will be no tea break in future.

اب کورم ہوا ہے - میان خورشید انور صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں -

میان خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - پانچ منٹ ہو گئے ہیں ؟
مسٹر سپیکر - ممبروں کا شہار کیا جائے (شہار کیا گیا) ہاؤس میں کورم ہو را
ہے - میان خورشید انور صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں -

میان خورشید انور - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ آپ از راہ کرم
اس بات کا خیال رکھیں کہ ہمارے حقوق کی پامالی نہ ہو - قوم نے ہمیں حق
دیا ہے کہ ہم ان کے لئے قانون وضع کریں لیکن جو طریقہ ہنگامی قوانین کے
ذریعہ قانون جاری کرنے کا اختیار کیا گیا ہے اس کو بند کیا جائے - اور اس کی
بجائے اجلاس کے سامنے یہ تمام ضروری قوانین جو ہیں وہ رکھے جائیں - تو اس
سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ جب آپ نے سینیڈنگ کمیٹی بنائی ہوئی ہے تو
اس مسودہ قانون پر وہاں خور کیا جائے اور اسے اس کمیٹی کے سپرد کیا جائے -
یہ ایک اہم مسئلہ ہے - موثر گاڑیوں کے سلسلے میں عوام کو شکایات ہیں -
حوادث بھی زیادہ ہونے شروع ہو گئے ہیں - ان میں اضافہ ہو گیا ہے - میں
سمجھتا ہوں کہ یہ از بس ضروری ہے کہ لوگوں کی رائے لینے کے لئے اس قانون
کو باقاعدہ مشترک کیا جائے تا کہ ہم اندازہ کر سکیں کہ عوام اس سلسلے میں
کیا چاہتے ہیں -

Mr. Speaker : Will the minister please like to speak ?

وزیر مختار و ٹرانسپورٹ - جی میں بولنا چاہوں گا -

حاجی ہد سیف اللہ خان - جناب والا - ہمیں بھی اس پر بولنے کا موقع دیا
جائے - آپ نے ہمیں call نہیں کیا -

مسٹر سپیکر - آپ ہاؤس میں سے غیر حاضر تھے - جو ممبر اپنی مدد آپ نہیں
کرتا میں اس کی مدد کیسے کر سکتا ہوں - کیا وزیر متعلقہ اس پر کچھ
فرمائیں گے ؟

والا یہوں ہد خان - یہ ہلا جائز حق ہے کہ ہم اس پر بولیں -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں - میں اس پر ووٹنگ کرائیں گا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - مجھے اجازت دی جائے -

وزیر مخت و ٹرانسپورٹ - علامہ صاحب جو آپ فرمانا چاہتے ہیں وہ آپ فرمائیں -

Mr. Speaker : Please do not play the role of the speaker.
Confine yourself to the role of a minister.

Minister for Labour Transport. Sir I am sorry.

علامہ وحتم اللہ ارشد - پوائنٹ آف آرڈر - اس کے بعد جب فاضل وزیر اپنی تقریر خرما لیں گے - تو پھر ہمیں اظہار خیال کا موقع ملے گا یا نہیں -

مسٹر سپیکر - میں کچھ نہیں کہہ سکتا -

علامہ وحتم اللہ ارشد - آپ کچھ نہیں کہہ سکتے تو کیا چودھری فضل الہی کو اس کی نسبت کہیں گے - یہ کوئی بات ہے کہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا - اگر یہی روایہ رہا تو ہم واک آؤٹ کریں گے -

مسٹر سپیکر - آپ کا یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

رانا پھول مہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - اس ایوان کی ہمیشہ سے یہ روایات رہی ہیں کہ مخالفت کرنے والے کو تقریر کرنے کا حق ہوتا ہے -
مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

رانا پھول مہ خان - ہماری زبان بندی کی جا رہی ہے - میں اکیلا آدمی واک آؤٹ کرتا ہوں -

(اس مرحلہ پر رانا پھول مہ خان صاحب واک آؤٹ کر گئے)

میان خورشید انور - ہم تمام متفقہ طور پر واک آؤٹ کرتے ہیں -

(اپوزیشن کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

مسٹر سپیکر - کیا وزیر ٹرانسپورٹ تقریر کرنا چاہتے ہیں -

وزیر مخت و ٹرانسپورٹ - جناب والا - اس بل کے ذریعہ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بجائے روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کا تشکیل کیا جانا مقصود ہے - روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن جو تھی اس کا طریق کار پہ تھا کہ وہ ہمیشہ اپنے

آدمیوں پر مشتمل انتظامی قسم کا کام کیا کرفت تھی اور پالیسیوں کو تشکیل بھی کرفت تھی مگر اس کا نتیجہ یہ تھا کہ انتظامی امور اور پالیسیوں کے بنانے میں تضاد ہو جایا کرتا تھا اور اس اختلاف کے ہونے کی وجہ سے اچھے طریقے سے کام نہیں ہو سکتا تھا۔

(اس مسئلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان میں واپس آگئے)

حاجی محمد سعف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - قواعد و ضوابط کی رو سے جب تک کسی ممبر کو کسی موشن کے سلسلے میں پکارا نہ جائے تب تک وہ موشن ڈراب نہیں ہو سکتی اور مخالفت کرنے والے ممبر کا یہ حق ہوتا ہے کہ وہ اس پر تقریر کر سکے۔

مسٹر سہیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

رانا پھول پند خان - پھر جناب والا ہمیں اس کا مطلب سمجھا دیں۔

مسٹر سہیکر - میں کوئی سکول ماسٹر نہیں ہوں۔

وزیر محنت و ٹرانسپورٹ - جناب والا - میرا مقصد یہ تھا کہ رود ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو اچھے طریقے سے چلا دیا جا سکے کیونکہ سنده اور فرنٹیر میں بھی یہ بورڈ تشکیل کرنے کئے تھے۔ ہم نے سات افراد پر مشتمل ایک بورڈ بنایا ہے۔ جن میں سے ایک میران Employees کا ہے جو کارپوریشن کے ملازمین تھے اور ایک مبر پبلک میں سے ہے۔ ہم نے ایک ایم پی اے کو بھی ممبر رکھا ہے اور وزیر متعلقہ اس کے چیزوں ہوں گے۔ یہ بورڈ جو ہو گا وہ پالیسی کی تشکیل کیا کرے گا۔ اس کے علاوہ ایک مینیجنگ ڈائریکٹر ہو گا جو انتظامی امور کا سربراہ ہو گا اور اس معاملے میں پوری طرح اس مینیجنگ ڈائریکٹر کی ذمہ داری ہو گی اور وہ پورے طور پر جواب دے بھی ہو گا۔ بورڈ جو پالیسی صرتib کرے گا اس کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے یا نہیں تو اس چیز کا وہ ذمہ دار ہو گا۔ مینیجنگ ڈائریکٹر اپنی تمام پالیسی کی تشکیل سے پہلے انتظامی امور کی نسبت پورے طور پر اس کا جائزہ لے گا اور پھر اس کو پیش کرے گا۔ جناب والا - اس بل کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ کارپوریشن کے لفظ کی بجائے

بورڈ کا لفظ لکایا جانا ضروری تھا مگر تفضیلًا کوئی رد و بدل نہیں ہو رہی۔ کیونکہ یہ قانون ۵ سال سے قابل عمل ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ صرف کارپوریشن کی بجائے بورڈ کا لفظ آیا ہے۔ تو بعض لفاظ کی تبدیلی کی وجہ سے اسے سینڈنگ کمیٹی میں بھیج کر اور اسے التوا میں ڈال کر اس معزز ایوان کا وقت خائع کرنا ہے اور ملک کی دولت کا ضیاع ہے۔ بعض الفاظ کی تبدیلی کے لئے ہم تضییع اوقات نہیں کر سکتے۔ میرا خیال ہے اور میں گزارش کروں گا کہ اس کو ایوان کے سامنے فوری طور پر پیش کیا جائے اور مجلس قائمہ کے سپرد نہ کیا جائے۔

حاجی ہد سیف اللہ خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ میں گزارش کروں گا کہ وزیر صاحب کی جو موشن ہے وہ اس سے متعلق ہے کہ قاعدہ ۲۷ کی مقتضیات کو معطل کیا جائے لیکن ابھی تک اس کی معطلی کا فیصلہ تو نہیں کیا گیا ہے۔

وزیر محنت و ٹرالسپورٹ۔ میں نے ابھی اس کی تحریک نہیں کی۔

حاجی ہد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اس کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

مسٹر سہیکر۔ آپ تقریر کریں۔

حاجی ہد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ قاعدہ ۲۷ کا جہاں تک تعلق ہے اس میں یہ امر واضح ہے کہ قانوناً اس کو عملی شکل دینے اور قابل عمل بنانے کے لئے جو بھی قانون کسی ملک کے لئے یعنی اس میں سب نمائندوں کی رائے شامل ہوگی اور اس کے مضمرات کو بھی مد نظر رکھا جائے گا اور اس کے بعد کے اثرات کو بھی۔ جب یہ تمام باتیں ہو جائیں تو پھر اسے ایوان میں پیش کریں تاکہ عوام کو اس بل کی تمام خرایبوں اور اچھائیوں اور ہر چیز کا پتہ چل سکے۔ ہر اسمبلی نے اس چیز کا احترام کیا ہے۔ آپ اس ضمن میں سابقہ روایات یا مثالیں دیکھ سکتے ہیں اور جتنے بھی اس کے علاوہ حکومت کی طرف سے بل آئے ہیں ان کو مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ جناب والا۔ ایک غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ جب مجلس قائمہ میں ایسے بل چلے جائے ہیں تو یہ سمجھا

جاتا ہے کہ قانون کا نفاذ ختم ہو جائے گا۔ ہمارے سامنے نیشنل اسمبلی کی مثالیں موجود ہیں کہ ہائی پائی دن کے لئے مجلس قائمہ میں مسودہ قانون بھیجا گیا اور کسی قسم کی دقت واقع نہیں ہوئی۔

بصورت دیگر جتنی بھی ترمیمات یہاں پیش کی جاتی ہیں ان ہر غور کرنے سے ایوان کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ یا جناب اس میں نئے آئٹم لانے کے لئے ہمیں وقت دینا پڑتا ہے۔

Mr. Speaker : No general discussion, please.

حاجی محمد میف اللہ خان - جناب والا - میں دفعہ ۲۷ کی افادیت بتا زہا ہوں کہ دفعہ ۲۷ کے نفاذ سے کتنے فائدے ہیں اور دفعہ ۲۷ کا احترام نہ کرنے سے کیا نقصانات ہیں۔ یہی میں عرض کر رہا ہوں۔ اگر دفعہ ۲۷ کو ہم معطل نہ کریں اور سینیڈنگ کمیٹی کے پاس بھیج دیں تو جتنا وقت ہم بحث میں - ترمیموں میں ایک ایک ترمیم کے سلسلہ میں یہاں صرف کریں گے وہ یقینی طور پر ہمارا بچ سکتا ہے۔ اور اس کے تغیرات بھی ہمارے پاس ہیں۔ جتنے بھی بل اس اسمبلی میں پیش ہوتے رہتے ہیں اس میں ہم لوگوں کا تعاون کیا ہے۔ ہم نے کبھی قانون سازی میں رکاوٹ پیدا نہیں کی بشرطیکہ قواعد کا۔ آئین کا۔ ضوابط کا احترام کیا جائے۔ اس طرح محض اکثریت کے بل یونی پر ایک دفعہ کو معطل کرنا لینا یہ کوئی جمہوری فعل نہیں ہے بلکہ جمہوری فعل یہ ہے کہ جتنے قaudes آپ نے مقرر کئے ہیں۔ ان قaudes کو بحال رکھیں۔ ان کو معطل نہ کرائیں۔ یہ قaudes جمہوریت کے تحت نافذ کئے گئے ہیں۔ یہ جمہوریت کو فروغ دینے کے لئے نافذ کئے گئے ہیں۔ یہ عوام کا ایک حق ہے کہ وہ کمیٹی کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔ جو وہ ایوان کے سامنے نہیں کر سکتے۔ ایوان کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ باہر کی شہادتیں لے سکے یا وہ باہر سے لوگوں کو بلا سکے اور ان سے پوچھ سکے کہ اس بل کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟ بلکہ یہ صرف دفعہ ۲۷ کے تحت اختیار دیا جاتا ہے کہ جب سینیڈنگ کمیٹی کے پاس بل جاتا ہے تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ شہادت کے لئے باہر کے لوگوں کو بھی بلا سکتی ہے۔ وہ ان کے خیالات بھی معلوم کر سکتی ہے۔ وہ ان سے

ریکارڈ بھی لئے سکتی ہے۔ اور وہ ایک جامع رپورٹ مرتب کر کے ایک جامع قانون کی شکل میں ایوان کے سامنے پیش کریں گے۔ پھر ایوان کا وقت بھی بھتنا ہے۔ قانون، بھی پاس ہو جاتے ہیں اور شک و شبہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ ایک psychological چیز ہے۔

جناب والا۔ میں اس سلسلہ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔ ایک آدمی کے پاس چیز ہے۔ مثلاً چاقو ہے۔ جس سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر شخص اس کی بہتری کے لئے آپ زبردستی اس سے چاقو چھین لیں۔ تو یقیناً اس کو رنج گزرسے گا۔ حالانکہ نیت آپ کی درست ہوگی۔ کیونکہ اس نے چاقو سے اپنے آپ کو نقصان پہنچانا ہے۔ لیکن اگر اس سے چاقو چھیننے کی بجائے ہم اس کو سمجھائیں کہ اس سے تم کو نقصان پہنچے گا۔ اس سے تمہاری گردن کٹ سکتی ہے۔ اس میں یہ خرایاں پیدا ہوں گی۔ پھر وہ خوشی سے اپنا چاقو آپ کے حوالے کر دے گا۔ آپ کا ممنون ہوگا اور آپ کا احسان مند بھی ہوگا۔ اس طریقہ سے آپ چاہے جس نیت سے معطلی کرا رہے ہیں یہ ایک psychological effect ہے۔ اس دفعہ کو ملتوي کر دین۔ کسی پر تو رحم کیا جاتا۔ کوئی قانون تو شینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جاتا۔ ایجندہ واضح ہے business of the day clear ہے۔ یہ جو بل introduce کیا جا رہا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ میں نے چہلے بھی یہ کہا تھا کہ آپ اپنی تقریر کو موجودہ بل تک ہی محدود رکھیں۔

حاجی محمد سف اللہ خان۔ جناب والا۔ کمیٹیوں کی افادیت کو تسلیم کرتے ہوئے۔ قانون کی حاکمیت کو تسلیم کرتے ہوئے میں ارباب اقتدار سے یہ پھر زور گزارش کروں گا کہ وہ ان بلوں کو۔ اپنی ان تحریکوں کو واپس لیں۔ اور ان بلوں کو چاہے تین دن کے لئے مجلس قائمہ کے پاس بھیجیں۔ یہ جناب والا کو اختیار ہے کہ چاہے پانچ دن کے لئے بھیجیں۔ کم سے کم مدت کے لئے بھیجیں۔ مگر جمہوری اقدار کو ہامال نہ کریں۔ یہ معطلی کی روایات آنے والے ایوانوں کے لئے اچھی نہیں ہوں گی۔ وہ بھی آپ کے لئے quote کریں گے۔

مسٹر سپیکر - مسٹر امان اللہ لک -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں اس خیمن میں صرف یہ عرض کروں گا کہ سینئنگ کمیٹی کا مقصد کیا ہے۔ ہاؤس کو یہ تاثیر دیا جا رہا ہے کہ حکومتی پارٹی کا حزب اقتدار کا پروگرام یہ ہے کہ وقت کے ضیاع کو بچانے کے لئے یہ تحریک کرا رہے ہیں - جناب والا - جب ایک ایوان میں پیش ہوتا ہے اور اسے متعلقہ مجلس قائمہ کے حوالہ کر دیا جاتا ہے تو اس پر غور و خوض کے لئے اگر آپ وقت دیں گے تو وہ مخصوص ہے۔ آدمیوں کو دین گے - اور اس عرصہ میں ایوان کوئی اور کام کر سکرے گا۔ اس کے بعد اس کے بعد اس مجلس قائمہ کے بھرمان محنت کریں گے اور ان کی رپورٹ جناب کے سامنے آئے گی - اس کے علاوہ میں عرض کروں کہ جیسا کہ جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ کارپوریشن تو بورڈ میں تبدیل ہو رہی ہے۔ میں اس کو یقیناً کہوں گا کہ یہ مرد سے عورت میں تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ ایک مرد کو عورت میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اس کے نتائج کیا ہیں۔ کارپوریشن کے rules and by-laws کیا ہیں۔ کس کس ملازم کو اور کس کس انداز سے وہ لاگو ہو رہے ہیں۔ بورڈ کے by-laws کیا ہیں۔

Mr. Speaker : Please don't discuss the merits.

چودھری امان اللہ لک - جناب میں اس کی افادیت کو تو عرض کر سکوں کہ وہ کہتے ہیں کہ صرف ایک لفظ کی تبدیل کرنی ہے۔ ایک لفظ کی تبدیل کے پیچھے چوری کائنات ہے۔

مسٹر سپیکر - میں اتنا کافی ہے۔

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ اس کے علاوہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ وہ سلازمن جو اب تک کارپوریشن کے by-laws کے تحت کام کر رہے ہیں اور اس کے اثناؤں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ ان کی جانچ پڑتاں واحد اور واحد کمیٹی ہی کر سکتی ہے۔ اس کے لئے ہاؤس کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ اس کی نگہداشت کرے۔

مسٹر سپیکر - رانا بھول چد خان -

رانا بھول چد خان - جناب سپیکر - جناب وزیر موصوف نے یہ قاعدہ کے متعلق تجویز پیش کی ہے۔ میں اس کی مخالفت برائے مخالفت نہیں کرتا بلکہ اصول کے لئے کرتا ہوں - جمہوری حکومت کے وزیر کو افسوس ہوتا چاہئے کہ وہ جمہوری طریقے کو چھوڑ کر اور اس سے انعام کر کے ایک آسانہ طریقے کی طرف جا رہے ہیں -

جناب والا - اس کمیٹی کو معطل کر دینے کی بجائے اب امن کو بالکل ہی توڑ دیا جائے تو زیادہ اچھا ہے۔ آخر اسمبلی کی بجائے ایک وزیر نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ چونکہ قانون بنانے میں بہت جلدی ہے۔ اس لئے اسمبلی کی بجائے صرف وزیر ہو اور وہ مسودہ قانون سپیکر صاحب کو پیش کر دیں اور وہ قانون منظور ہو جائے۔

مسٹر سپیکر - تقریر کو صرف اپنے تک ہی رکھیں - دور میں لے جائیں - رانا بھول چد خان - جناب والا - کمیٹی جو ہے وہ اسمبلی کے ارکان ہر مشتمل ہے۔ اس میں ان کی بارٹی کی اکثریت ہے۔ پھر انہیں خطرہ کیا ہے۔

Mr. Speaker : Don't make such suggestions, please.

رانا بھول چد خان - جناب والا - یہ قانون ایسا نہیں کہ جس کی وجہ سے ملک پر کوئی حملہ کا خطرہ ہے یا ملک میں فساد برپا ہونے کا خطرہ ہے یا کوئی ایسی ہنگامی حالت ہونے کا خطرہ ہے۔ یہ ایک طریقہ کار جو طے کر لیا گیا ہے کہ اس روپ کو معطل کر دو اور بہران کے حقوق غصب کرو جو ان کے ایوان نے جناب کی صدارت میں منظور کئے ہیں۔ تو اس کو معطل کرنے سے کیا فائدہ۔ یہ تین دن کا نوٹس دے دیں یا پانچ دن کا نوٹس دے دیں۔ چونکہ ہمارا مذہب بھی یہی کہتا ہے اور ہمارے لئے حکم ہے کہ اگر تم کوئی کام کرنا چاہتے ہو اور تمہارے پاس کوئی انسان نہیں ہے تو دیوار سے مشورہ لے لو۔ میں اس لئے گزارش کروں گا کہ اس کمیٹی سے مشورہ لیا جائے جو اس ایوان سے مشورہ کے سرادر ہو گا۔ ہم پر جو رقم قوم کے خزانے سے خرچ ہو رہی ہے وہ اس لئے ہو رہی ہے کہ ہم آنکھیں بند کر کے انگوٹھا نہ لگائیں۔

ہم سوچیں - سمجھیں - دیکھیں اور لوگوں کو سنیں - ہم جو کہتے ہیں کہ آخر وزیر جو ہیں تو ایک وزیر کو آپ عقل کل نہیں کمہ سکتے - اس کا پیش کیا ہوا بل حرف آخر نہیں ہو سکتا - جناب والا - ایوان میں اتنی بڑی فوج کس لئے بٹھائی ہوئی ہے - اگر ان کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اور ہر بل میں جناب وزیر صاحب یہ تجویز کر دیں کہ دفعہ ۲۷ کو معطل کر دو تو کل کو مجھے شک ہے کہ کہیں یہ مطالبہ نہ کر دیں کہ جناب سب ارکان کو معطل کر دو - اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ان سابقہ روایات کو قائم رکھیں - اسی اسمبلی کی کارروائیوں کو دیکھیں - جمہوریت کی طرف چلتے - امن سے کون سا آمہان ٹوٹ پڑے گا - جناب والا - ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تحریر ختم کرتا ہوں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب سپیکر - جناب حاجی صاحب کی واضح تقریر کے بعد کچھ کہنا ضروری معلوم نہیں ہوتا - اصولی طور پر ایک بات آپ کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومتی پارٹی اپوزیشن کا legislation میں تعاون حاصل کرنا چاہتی ہے تو مہربانی کر کے وہ جمہوری طرز عمل اختیار کریں - قواعد و ضوابط کی پابندی کریں اور اگر حکمران جماعت کو ہمارے تعاون کی قانون سازی میں کوئی ضرورت نہیں اور اس طرح دفعہ ۲۷ کو معطل کر کے ہر چیز کو یہاں لانا چاہتے ہیں - تو پھر ہم اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں سچے کہ آیا ہم ان کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں یا نہیں - یہ ہماری اپنی پارٹی کا مسئلہ ہے - میں بڑی شدت کے ساتھ - پوری قوت کے ساتھ کہتا ہوں کہ دفعہ ۲۷ کو معطل نہیں کرنا چاہتے - آپ مہربانی کر کے اس بل کو سینڈنگ کمیٹی کے حوالی کر دیں - اور اس کو پابند کر دیں کہ وہ دو دن میں تین دن میں آپ کو رپورٹ دے دیں - باقی business کو ہاؤس میں آپ چلانے - اس میں کچھ غرق نہیں پڑتا -

مسٹر سپیکر - مختار اعوان صاحب آپ کچھ کہیں گے -

وزیر قانون - جناب والا - دفعہ ۲۷ میں یہ بھی موجود ہے کہ بعض bills کے بارے میں اس دفعہ کی معطلی کے لئے move کیا جا سکتا ہے - تو یہ Minister concerned move کرنے کا اختیار دیا گیا ہے -

ایسے رولز frame کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ایسے قوانین جو پہلے آرڈیننس کی شکل میں عوام اور میران کے پاس پہلے ہنچ گئے ۔ جب کہ آرڈیننس نافذ کرنے کی اور apply کرنے کی ۔ تو عوام کو ان آرڈیننسز کی صحیح روح کے بارے میں پہلے سے علم تھا ۔ اور میران کے پاس بھی یہ آرڈیننس پہلے سے موجود تھے ۔ میران کے پاس پہلے ان کی minute details میں اور ان سے مطلع ہیں ۔ یہ کوئی نیا قانون نہیں ہے ۔ یا کوئی نیا بل نہیں جو move کیا جا رہا ہو اور جس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت ہو ۔ اگر یہ نئے بل ہوتے تو دفعہ ۲۷ کے تحت شینڈنگ کی کمی کو بھیج جاتے ۔ جس کے باہر میں عوام پہلے ہے مطلع نہیں ہیں وہ بھیج جا سکتے ہیں ۔ جو آرڈیننس بل کی شکل میں move کرنے جا رہے ہیں ۔ میں ان کے بارے میں آپ سے جناب والا اپیل کروں گا اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ ہم نے ۲۷ دنوں کے اندر ان آرڈینسروں اور بلوں کو ایکٹس میں تبدیل کرنا ہے ۔ دفعہ ۲۷ کو suspend کیا جائے ۔ یہ آرڈیننس امن وقت جاری کرنے کی تھی ۔ جب یہ بات عوام کے وسیع تر مفاد میں تھی اور ان کے ذریعہ عوام کے حقوق کا تحفظ کیا گیا تھا ۔ اگر ہم بر وقت ان قوانین کو ایکٹ میں نبديل نہیں کریں گے اور اس میں تاخیر ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم ان عوام کے ساتھ چندوں نے ووٹ دے کر ہیں اس ایوان میں بھیجا ہے نا انصاف اکریں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ ایک غلط interpretation آئی ہے ۔ اس میں جناب والا کی interpretation چاہتا ہوں کیونکہ وزیر قانون نے اپنی تقریر میں ایک غلط تاثیر دیا ہے ۔

مسٹر سہیکر ۔ یہ تو ان کی اپنی رائے ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ چنانچہ انہوں نے ایک قانون کی غلط interpretation دی ہے ۔ یہ عوام میں تاثیر دیا گیا ہے کہ شاید آرڈیننس lay down کرنے کے بعد وہ ختم ہو جائے گا ۔ حالانکہ آپنے کے تحت چھ ہفتے پہلے

دن سے باق رہیں گے۔ کوئی ایسی ایمرجنسی نہیں ہے کہ قانون میں کوئی خلا پیدا ہو۔ آپ یہ interpret فرمادیں۔

مسٹر سپیکر۔ انہوں نے اپنی interpretation میں کسی کو پابند نہیں کیا۔ یہ ان کی اپنی رائے ہے۔

حاجی ہمد سیف اللہ خان۔ آپ وضاحت فرمادیں کہ آیا بد رہیں گے یا نہیں رہیں گے۔

مسٹر سپیکر۔ جب یہ سوال فیصلہ کرنے کی صورت میں میرے سامنے آئے گا تو میں اپنی رائے دے دوں گا۔ یہ تو ان کی اپنی رائے ہے۔ میں تو نہ ”ہاں“ والوں میں ہوتا ہوں نہ ہی ”نہ“، والوں میں ہوتا ہوں۔

وزیر قانون۔ پوائنٹ آف انفارمیشن۔ جناب والا۔ میں نے ۲۲ دن کی بات کی ہے اگر فاضل رکن نہیں سمجھ سکے تو میں لا نہیں سمجھتا کہ فاضل رکن یہاں حاضر ہیں۔

رانا ہبھول ہمد خان۔ جناب والا۔ وزیر قانون نے اپنی تقریر میں انگریزی کے الفاظ بہت استعمال کئے ہیں۔ بیگم زیحانہ سرور کے انگریزی بولنے پر اردو کا مطالبہ کیا گیا تھا حالانکہ خود انگریزی کے الفاظ بول رہے ہیں۔

حاجی ہمد سیف اللہ خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ میری گذارش یہ ہے کہ آج کے ”بزنس آف دی ڈے“، میں دو تحریکیں رکھی گئی ہیں۔ ایک تو جناب والا۔ ایک وزیر کی طرف سے نمبر ۹ ہر ہے اور ایک نمبر ۱۰ ہر ہے۔ جن کو فالفور زیر خور لانے اور پاس کرنے کی تحریکیں پیش کی گئی ہیں۔ قواعد کی رو سے یہ تحریکیں آج پیش نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے قاعدہ ۲۴ میں واضح طور ہر ہے اور میں جناب والا کی توجہ اس طرف مبنول کراون گا۔ یہ بہت اہم چیز ہے۔

Rule 74 of the Rules of Procedure—

“Provided that the member-in-charge may move that the requirements of this rule may be dispensed-with and if the motion is carried, the

provisions of rule 75 shall apply to the Bill as if the report of the Standing Committee on the Bill were presented on the day on which the motion is carried”.

Now, I come to Rule 75. It says :

“(1) When a Bill has been received back from a Standing Committee, or the time fixed for the Standing Committee to send it back has expired

یہ تو اسی صورت میں ہے جب یہ کمیٹی کے پاس جائے۔ جب یہ کمیٹی کے ہاں نہ جائے اور ۷۵ کو معطل کر دیا جائے تو یہ بل ایسے متصور ہو گا کہ یہ سینیٹ کمیٹی سے ہو کر آیا ہے۔ اس کے بعد جناب کیا ہو گا۔ یہ آگئے دیا ہوا ہے :

“the Secretary shall cause copies of the Bill as introduced, together with modifications, if any recommended by the Standing Committee, to be supplied to each member not later than seven days after the receipt back or expiry of time, as the case may be, and shall set down the Bill on the list of business for a day meant for Government business or on a day meant for private members” business, as the case may be, if the notice of a motion under rule 76 has been received”.

جناب اب تھی قاعده (۲) سب سے زیادہ قابل توجہ ہے -

“(2) The day on which a motion under Rules 76

جو کہ انہوں نے آج پیش کی ہے -

“has been included in the list of business shall be such that at least three clear days shall intervene between the issue of copies of the Bill to members and the consideration of the motion”.

جب قاعدہ ۷۷ کی معطلی کی تحریک منظور ہو جائے گی تو اس کے بعد سیکرٹری صاحب قاعدہ (۱) ۵ کے تحت سات دن کے اندر اندر ہمیں ان بلوں کی دوبارہ کاپیاں دیں گے۔ اس کے بعد جس پر کاپیاں دیں گے۔ اس دن سے تین روز تک قاعدہ ۶۶ کے تحت جو تحریک ہے وہ ہاؤس میں پیش نہیں کی جا سکتی ابھی تک قاعدہ ۵۵ کی مقتضیات پوری نہیں ہوئیں۔ اور تحریک منظور ہونے کے بعد ہمیں نئی کاپیاں نہیں دی گئیں۔ جب کاپیاں ملیں گی تو اس کے بعد یہ تحریک آئیں گی۔ لہذا یہ دونوں تحریک نمبر ۹ اور ۱۰ آج کے "بزنس آف دی ڈی" سے کاٹ دی جائیں۔

مسٹر سہیکو۔ جب میں اس پر آؤں گا تو فیصلہ کروں گا ابھی یہ قبل از وقت ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میرا دوسرا پہاٹنٹ آف آرڈر ہے۔

مسٹر سہیکو۔ اب میں نے شروع کر دیا ہے اس کے بعد آپ کا پہاٹنٹ آف آرڈر ہو گا۔

سوال یہ ہے:

کہ قواعد انقباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۷۷ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موثر گائی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء مجلس قائمہ کے سپرد نہ کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن مغربی پاکستان بر طرفی ناپسندیدہ ملازمین مصدرہ ۱۹۷۳ء

وزیر محنت روڈ ٹرانسپورٹ۔ (مسٹر محمد افضل وٹو)۔ جناب والا۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن مغربی پاکستان بر طرفی ناپسندیدہ ملازمین مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سہیکو۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن مغربی پاکستان بر طرفی ناپسندیدہ ملازمین مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا۔

وزیر محنت و ٹرانسپورٹ - جناب والا - میں تحریک پیش کرنا ہو :

”کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے

قاویہ ۱۹۷۷ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور

مسودہ قانون (ترجمیم پنجاب) روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن

مغربی پاکستان برو طرف نائبندیہ ملازمین مصروفہ

۱۹۷۳ء مجلس قائمہ کے سپرد نہ کیا جائے۔“

مسٹر سہیکر - تحریک پیشی کی گئی ہے :

”کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاویہ

۱۹۷۷ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ

قانون (ترجمیم پنجاب) روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن مغربی

پاکستان برو طرف نائبندیہ ملازمین مصروفہ ۱۹۷۳ء

مجلس قائمہ کے سپرد نہ کیا جائے۔“

آوازیں - ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں -

وزیر محنت و ٹرانسپورٹ - پوائنٹ آف آرڈر - پیشتر اس کے کہ فاضل سہراں

اپنی رائے کا اظہار کریں میں مختصرًا ان کی اطلاع کے لئے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں -

مسٹر سہیکر - یہ آپ اپنی باری پر کریں -

وزیر محنت و ٹرانسپورٹ - میرا خیال ہے کہ اگر آپ ایک منٹ کے لیے

اجازت دئے دیں تو وقت بچ جائے گا -

مسٹر سہیکر - آپ ہمارے تجربے سے بھی کچھ خاندہ الہائی -

حلبی ہد مفت اللہ نخان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں جناب کی توجہ

رول ۸۳ کی طرف دلانا چاہتا ہوں - میری ترمیم جو اس ہاؤس میں آج تقسیم کی

گئی ہے اس کو رول ۸۳ کے تحت treat کر کے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس کا

نوٹس اپنی نہیں آیا حالانکہ میرا نوٹس بر وقت ہے اور اپنی تکہ رول ۵۵ کی

مقتضیات پوری نہیں ہوئیں - تا وقتیکہ رول ۵۵ کی مقتضیات پوری نہ ہوں - اور

جو تین دن کی مدت ہے اپنی وہ شروع نہیں ہوئی کہ میری ترمیم اسمبلی

سیکریٹریٹ میں آجکی ہے تو اسے کیسے رول ۸۳ کے تحت treat کیا گیا ہے اور اسے بر وقت treat نہیں کیا گیا۔ آپ فیصلہ فرمائیں کہ میری ترمیم in time ہے اور رول ۸۳ کی مقتضیات کے تابع ہے۔

مسٹر سپیکر - میں آپ کی بات کو follow نہیں کر سکا۔

حاجی ہد سیف اللہ خان - جناب والا - گزارش یہ ہے کہ جس وقت

مسٹر سپیکر - آپ نے اس بل کی کوئی amendment move کی ہے۔

حاجی ہد سیف اللہ خان - نہیں جناب - میں نے مسودہ قانون موثر گاؤں اور ممبر مارکیٹ کے متعلق تراجمیں اسمبلی سیکریٹریٹ میں بھیجی ہیں جو ایوان میں تقسیم کی گئی ہیں۔

مسٹر سپیکر - تو کیا یہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔

حاجی ہد سیف اللہ خان - یہ کرنا چاہئے تھا اور ضرور کریں۔ اس کے لئے میری گزارش یہ ہے کہ میرا پوائنٹ آف آرڈر پڑا ہے اور آج کے business of the day میں یہ آئیٹم نمبر ۹ اور نمبر ۱۰ پر آیا ہے۔ اب میرا دوسرا پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ ان کو valid قرار دیں۔ میری جو تراجمیں رول ۵ کی رو ہے in time ہیں جن کو انہوں نے رول ۸۳ کے تحت وقت کے بعد تصور کیا ہے تو اب ان کے متعلق ہاؤس کے کسی بھی ممبر کو یہ حق مل جاتا ہے۔

مسٹر سپیکر - مجھے پتہ نہیں کہ آپ نے یہ رائے کیوں فائم کر لی ہے۔

حاجی ہد سیف اللہ خان - یہ اسی ترمیم پر لکھا گیا ہے اور اس پر ۲۲ جنوری کی تاریخ بھی دے دی گئی ہے۔ اگر اس کو وہ circulate کر دیتے تو مجھے کس قسم کا اعتراض نہیں تھا۔

مسٹر سپیکر - جب وقت آئے گا اور اس پر کوئی بات ہوگی۔ تو میں خود دیکھ لون گا۔

حاجی ہد سیف اللہ خان - اچھا جناب۔

مسٹر سپیکر - کیا آپ کے پاس یہ amendment ہے؟

حاجی ہد سیف اللہ خان - جی ہاں۔ یہ ہاؤس میں تقسیم کر دی گئی ہے۔

سینٹر سپیکر - مجھے جو دی کئی ہے وہ یہ ہے کہ "Notice received on 22-1-73."

حاجی ہد سیف اللہ خان - ہاں جناب -

سینٹر سپیکر - کیا اس میں کوئی واقعی غلطی ہے ؟

حاجی ہد سیف اللہ خان - نہیں جناب - یہ اس amendment پر لکھا جاتا ہے کہ جو روپ ۸۲ کے تحت قرار دی جائے کہ یہ وقت کے اندر نہیں آتی -

سینٹر سپیکر - تو یہ کوئی اہم بات نہیں ہے -

حاجی ہد سیف اللہ خان - جناب یہ بڑی اہم بات ہے - اگر کوئی ممبر اعتراض کر دے اور وہ برقرار رہ جائے تو میری amendment ختم ہو سکتی ہے اور leave مل سکتی -

سینٹر سپیکر - آپ نے اس کی وضاحت کر دی ہے - ہر حال فیصلہ تو میرے نے ہی کرنا ہے -

حاجی ہد سیف اللہ خان - کیا اس پر آپ کا فیصلہ reserve ہے ؟

سینٹر سپیکر - شائد اس پر کوئی اعتراض بھی نہ کرے -

حاجی ہد سیف اللہ خان - یہ تو روپ ۷۵ کے تحت پہلے پوائنٹ آف آرڈر کی interpretation کے ساتھ ایک ذیلی پوائنٹ آف آرڈر ہے - کیونکہ لذکر آپ روپ ۷۵ کے مطابق فیصلہ فرمادیتے تو اس کا فیصلہ خود بخوبی ہو جاتا -

سینٹر سپیکر - سید تابش الوری -

سید تابش الوری - جناب والا - اس مسئلہ پر بڑی وضاحت کے ساتھ اظہار خیال ہو چکا ہے - مجھے یقین تھا کہ ہاؤس کی رائے اور قواعد و ضوابط کے پیش نظر متعلقہ وزرا بھی اسی طرح اس ضابطے کی محکملی کا مطالبہ نہیں کریں گے جس طرح قومی اسمبلی میں ہاؤس کی رائے اور قواعد و ضوابط کی پابندی کے پیش نظر ایسا مطالبہ و ایس لئے لیا گیا تھا اور مجوزہ بل متعلقہ بیجا لیں کے سینڈ کر دئے گئے تھے - مگر افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے وزرا رائے عامہ کو کوئی وقت دینے کے لئے تیار نہیں ہیں -

جناب والا - آمریت اور جمہوریت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ آمریت میں ایک شخص کا فیصلہ کسی طور پر بھی تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ ایک آمر جو غلطی کرتا ہے اس کے ازالی کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں ہوتی۔ لیکن جمہوریت میں جو ایک اعتیار سے مہنگی بھی کہی جاتی ہے یہ موقع موجود ہیں کہ مختلف مرحومین پر جو غلطیاں ہوتی ہیں جو کوتاہیاں ہوتی ہیں جو نمائص ہوتے ہیں ان کو مختلف طریقوں سے دور اکیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے ہمارے ہاں جو پارلیمنٹی قواعد موجود ہیں ان کی رو سے ہر بل کو مجلس قائمہ اور مجلس منتخبہ کے سپرد کرنے اور اس کے بعد اسے رائے عامہ کے لئے مشتمل کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ جناب والا - اگر اصولی طور پر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ ایک وزیر کی amendment bہر حال بنیادی طور پر درست ہوتی ہے تو پھر ہمیں ۲۷ کی مقتضیات کو ہی نہیں بلکہ ۲۷ کے پورے خاطرے کو ہی معطل کرنا بڑے گا میرے خیال میں خاطرے ۲۷ کی مسلسل معطلی کا مطالبہ اس ایوان کے حقوق کی مسلسل توهین ہے۔ اگر کسی ایک بل کے لئے غیر معمولی حالات میں ایسی معطلی کا مطالبہ کیا جائے تو اسے مانا جا سکتا ہے لیکن یہ مطالبہ تمام بلوں کی معطلی کے لئے کیا جا رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے پیش کردہ بلوں کو کسی طور پر مجلس قائمہ کے سامنے پیش کرنے اور اسی طرح اپنی غلطیوں، کوتاہیوں اور نمائص کے ازالی کے لئے تیار نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اراکین اسمبلی لاکھوں عوام کے نمائندہ اور ترجمان ہیں اور انہیں حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنی جمہوری استحقاق کے مطابق اور ان قواعد کے مطابق جو اس کام کے لئے منضبط کئے گئے ہیں اس ایوان کی کارروائی پر اصرار کریں۔ جناب والا، آپ کا بھی بنیادی فرض ہے کہ آپ ان قواعد کا تحفظ کریں۔ کیونکہ آپ پارلیمنٹی تقدیس کے سب سے بڑے کسٹوڈین ہیں۔ میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ پارلیمنٹی اصولی کو پیش نظر رکھیں اور جو حقیقی جمہوری طریقہ کار ہے اسے اختیار کریں۔ ہمیں توقع ہے کہ آپ نہ صرف برلنی روایات و اقدار کو درخشنده بنائیں گے بلکہ اس ایوان کے شایان شان نئی صحت مند روایات کو جنم دیں گے۔

حاجی ہد سف اللہ خان - جناب والا - ۲۷ کی معطلی کے بارے میں جہت کچھ کہا جا چکا ہے۔ اس بارے میں جمہوریت کے واسطے بھی دٹھے گئے ہیں۔ اس بارے میں عوام کی خواہشات کے واسطے بھی دٹھے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں اگر پہلے کسی قسم کے کوئی غلط اقدامات ہوئے ہیں تو انھیں دھونے کے لئے بھی مطالبات ہوئے ہیں۔ ایسے precedents اور ایسی روایات خدا کے لئے نہ بنائیں جن کے تحت کوئی بھی قانون جمہوری نظام میں نہ بن سکے۔ اور نہ ہی قواعد و ضوابط کے مطابق بن سکے۔ اگر محض اکثریت کے بل بوتے ہوں قوانین آپ نے بنانے ہیں اور محض اس assumption ہر قواعد معطل کرتے ہیں کہ آپ کی اکثریت ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آرڈیننس اور بل میں فرق کیا ہے؟ فرق یہی ہے کہ بل کو شینڈنگ کمیٹی میں اچھی طرح scrutinize کیا جاتا ہے اس کی ہر چیز کو دیکھا جاتا ہے جس کو کہ آرڈیننس میں نہیں دیکھا جاتا۔ آرڈیننس میں صرف ایک آنکھ دیکھنے والی ہوتی ہے، بل میں بہت سی آنکھیں دیکھنے والی ہوتی ہیں۔ عوام کو توقع بھی بھی ہوتی ہے کہ ان کے نمائندے آنکھنے والی ہوتی ہیں۔ جناب کو کسی قانون کو بنانے وقت اتنی ترمیمیں دینی پڑتی ہیں۔ اگر ہم پہلے غور کر لیں اور اس کی تمام خامیوں کو تمام اچھائیوں کو تمام برائیوں کو ہر چیز کو اچھی طرح دیکھ کر نافذ کریں تو اس کے بعد ترمیموں کی ضرورت ہی نہیں پڑتے گی اور آئئے دن قانون کو بدلتے کی ضرورت نہیں پڑتے گی۔ جناب والا۔ جب سے یہ سینئشن شروع ہوا ہے ہم بار بار یہی مطالبہ کر رہے ہیں کہ آپ سہربانی کر کے جمہوریت کے تقاضوں کے تحت یہ تعاریک واپس لیں۔ یہ قaudہ سہربانی کر کے suspend نہ کروں۔ قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی چلنے دیں۔ مگر اس کے باوجود بھی میں تو یہی کہوں گا:

پہول کی ہتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگہ

مرد نادان ہر کلام نرم و نازک ہے اثر

ہماری جتنی گزارشات ہوئی ہیں ان کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اپک بار ہر گزارش

کروں گا کہ براۓ خدا جمہوریت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھئے ہوئے یہ تحریک واپس لیں۔ سینیٹنگ کمیٹیوں کا احترام کریں۔ اگر سینیٹنگ کمیٹیوں کو مؤثر بنا دیا گیا تو آپ کے قوانین مؤثر ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ نے ہی توجہ نہ دی تو یاد رکھئے کہ آپ کے قوانین عوام میں قابل قبول نہیں ہوں گے۔ عوام کو بھی پتا ہونا چاہئے کہ آپ جو یہ کر رہے ہیں یہ کوئی عیاشی نہیں ہے یا کوئی وقتی چیز نہیں۔ عوام ابھی تک سوچ رہے ہیں کہ نام بدلنے سے کیا فائدہ ہے۔ قانون اس لئے بنایا جا رہا ہے کہ کارپوریشن کا نام حذف کر کے بورڈ رکھ لیا جائے۔ یہ سینیٹنگ کمیٹیوں کا فائدہ ہوا کرتا ہے کہ ان کی رہبری شائع ہوئی اور وہ عوام تک پہنچی ہیں اور عوام انھیں سمجھ سکتے ہیں۔ انھیں ہتا لگتا ہے کہ اس کا مقصد کیا ہے۔ کارپوریشن کو بورڈ میں کیوں تبدیل کیا جائے گا۔ کیا اس کی ہیئت تبدیل کی جائے گی یا قواعد و ضوابط بدلے جا رہے ہیں۔ جب قانون صرف اس لئے دیا جا رہا ہے کہ نام بدل جائے گا کارپوریشن سے بورڈ رکھ لیا جائے گا۔ عوام کو روشناس کرانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اسے قاعدہ ہے کے خاطر کے تحت سینیٹنگ کمیٹی میں بھیجیں۔

مسٹر جاوید حکیم قویشی۔ ہوائیٹ آف آرڈر۔ میر صاحب irrelevant ہیں۔ ایہ روڈ ٹرانسپورٹ کے ملازمین کی بر طرفی کے متعلق بل زیر غور ہے نام بدلنے سے متعلق نہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ میرے خیال میں بہت کچھ کہا جا چکا ہے۔ اس لئے مجھے کچھ سکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں پھر دل سوزی سے اور درد مندی سے کھوں گا کہ اس بل کو مجلس قائمہ کے سپرد کریں۔ اس سے وقت بچے گا ضائع نہیں ہوگا۔

وزیر ٹرانسپورٹ۔ جناب والا۔ جہاں تک فاضل میران کی اس دلیل کا تعلق ہے کہ یہ آمریت ہے اور جمہوریت کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے تو میں آپ کی وساطت سے دفعہ ہے کی یہ سطور ان کے گوش گزار کروں گا:

”مگر شرط یہ ہے کہ رکن متعلقہ اس امر کی تحریک

پیش کرنے کا مجاز ہو گا کہ مسودہ قانون هذا کو

اس قاعدہ کی مقتضیات سے مستثنیٰ کر دیا جائے اور
اگر تحریک منظور کر لی گئی ہو تو قاعدہ نمبر ۵
کے احکامات منسودہ قانون ہذا ہر اس طرح اطلاق
ہدایوں ہوں گے . . . ”

اس سے واضح ہے کہ یہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب جس کے
تحت یہ ایوان کارروائی کر رہا ہے کہ قاعدہ ۲۷ کی ان سطور کے مطابق یہ
جمهوری طریقہ ہے۔ یہ اس قاعدے اور ضابطے کے تحت آئی ہے کہ یہ تحریک
پیش کریں۔ اگر ناضل میران حزب اختلاف یہ خلاف قاعدہ سمجھتے ہیں یا
جمهوریت کے خلاف سمجھتے ہیں تو پہلے دفعہ ۲۷ کی ان سطور کو ختم کرنے کی
تحریک پیش کریں۔ اس کے بعد کسی حد تک ان کی تجویز میں وزن ہو
سکتا ہے۔

جہاں تک اسے شینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنے کا تعلق ہے شینڈنگ
کمیٹیان پانچ سات آدمیوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ایک چھوٹے سے کمرے میں ہوتی
ہیں جس کو نہ تو press coverage ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی پبلسٹی ہوتی
ہے۔ نہ ہی وہ عوام کو یہ بتا سکتی ہے کہ یہ کارپوریشن میں رہی ہے۔ ایوان
کی ۱۸۰ آنکھیں تو یہ نہیں بتا سکتیں اور وہ سات آنکھیں زیادہ بتا سکتی ہیں۔ ان
کی یہ منطق میری سمجھہ میں نہیں آئی۔

اس کے متعلق جناب والا میں گذارش کروں گا کہ فاضل میرنے یعنی
مجھے تعجب ہے کہ حاجی سیف اللہ خان نے اس کو پڑھا نہیں اور جب میں نے
یہ بل پیش کیا تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بھی اس کو سنا نہیں پڑھنے میں اس
وہ اس ہاؤس میں موجود تھی یا نہیں۔ یہ کارپوریشن سے بورڈ کے لفظ کی
تبديلی نہیں ہے بلکہ un-desirable employees یعنی ناپسندیدہ ملازمین جو میں
ان کے خلاف ایکشن کے متعلق ایک بل ہے جس میں چیرمن کے لفظ کو
مینینگ ڈائریکٹر کے لفظ سے تبدیل کرنا ہے۔ تو اس لئے بھی جو تمام تر انہوں
نے بحث کی ہے وہ irrelevant ہے۔ میں مختصرآ عرض کروں گا کہ اس میں
مقصود صرف یہ ہے کہ ”چیرمن کارپوریشن“، کی بجائے ”مینینگ ڈائریکٹر
روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ“، کے لفاظ کو تبدیل کرنا ہے اور کسی روول یا کسی
دفعہ میں کسی قسم کی اکوئی تبدیلی مقصود نہیں۔ تو اس لئے ان حالات میں

بین اس ایوان کے سامنے یہ گزارش کروں کا کہ اس بل کو سینڈنگ کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے۔

حاجی ہد سف اللہ خان۔ پوانٹ آف ایکسپلینیشن جناب والا۔ فاضل منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ میں نے اس بل پر irrelevancy اختیار کی ہے کہ کارپوریشن کو بورڈ کہا گیا۔ اب میں جناب کی توجہ ان کے پیش کردہ بل کی طرف دلاتا ہوں۔ ان کا پیش کردہ بل نمبر ۷ جو زیر غور ہے کی کلاز ۲ (اے) اور (بی) صاف ہے۔

(a) for the words Road Transport Corporation wherever occurring, the words Road Transport Board ;

substitute ہو گا۔

وزیر قانون - پوانٹ آف آرڈر

حاجی ہد سف اللہ خان۔ جناب میں پوانٹ آف ایکسپلینیشن پر ہوں۔

وزیر قانون - جناب والا۔ details میں تو نہیں جا سکتے۔

مسٹر سپیکر - وہ پوانٹ آف ایکسپلینیشن پر ہیں۔

The member is entitle under the rule.

حاجی ہد سف اللہ خان۔ ان کے بل میں مینیجنگ ڈائریکٹر کے لئے صرف ایک کلاز ہے اور ۲ کلازز جو ہیں وہ اس سے متعلق ہیں کہ یہ کارپوریشن کو بورڈ میں بدل دیا جائے۔ تو میں نے اسی پر comment کیا ہے کہ دو آرڈیننس صرف ایک کارپوریشن کو بورڈ میں بدلنے کے لئے دئے گئے ہیں۔ تو اس میں کون سی relevancy ہے۔ اس کا فیصلہ کر دیں۔

مسٹر سپیکر - انہوں نے اپنی رائے دی ہے۔ آپ اپنی رائے دیں۔

مسٹر سپیکر - اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعدہ

۷ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ

قانون (ترمیم پنجاب) روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن

مغربی پاکستان پر طرف ناپسندیدہ ملازمین مصادرہ

۱۹۴۳ء مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے۔

(خوبیک منظور کی گئی)

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

وزیر محنت - مسٹر ہد افضل وٹو - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں۔
مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا۔
وزیر محنت - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعده ہے کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے۔

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے :
کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعده ہے کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے۔

رانا یہول ہد خان - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔
مسٹر سپیکر - مسٹر امان اللہ لک -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - جیسا کہ اس سے قبل اسی موضوع پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا جا چکا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک ایسا ادارہ ایک وزیر کے طابع اور ایک وزیر کے ماتحت کر دینے کے پیش نظر یہ چند الفاظ کی تبدیلی جو بظاہر خفیف سی نظر آ رہی ہے کی جا رہی ہے اس لیے اس کو اکثریت کے بل بوتے ہر یہاں پر نہ منوایا جائے۔ اس کے نتائج و عواقب کو کمیٹی کے حوالے کر کے اسی سے روorth طلب کریں کیونکہ ان

ملازمین اور متأثرين جن کی ساجی بہبود کے لئے یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا واقعات کو ملاحظہ کرنے کے لئے کچھ وقت درکار ہو گا۔

وزیر محنت - جناب والا - کمیٹی کے متعلق بات تھیں ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر - انہیں اپنا پوائنٹ develop کر لینے دیجئے اس کے بعد اندازہ ہو گا ۔

چودھری امانت اللہ لک - تو میں عرض کر رہا تھا کہ بظاہر اس ادارے کو اس پورے نظام کو ایک وزیر کے ماتحت دینے کے لئے بظاہر جس کا نام ساجی بہبود رکھا گیا ہے ۔ یہ تمام ایک ایسا فعل ہے ایسا عمل ہے جس کی سوزوںیت میں نہیں محسوس کرتا ۔ یہ نہیں ہوتا چاہئے کہ ایوان میں اکثریت کے بل بوتے پر اسے پاس کرا لیا جائے ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کو منتخبہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔ چونکہ اس میں ملازمین کی بہبود کا سوال ہے اور ان لوگوں سے رائے لینی چاہئے ان لوگوں سے مشورہ لینا چاہیے ۔ اس لئے منتخبہ کمیٹی کی رائے لازمی ہوگی ۔ اس کے لئے وقت درکار ہو گا ۔ جن کی فلاح و بہبود کے لئے یہ ادارہ ہے ان کی مناسب تجویز لینی چاہیں ۔

مسٹر سپیکر - رانا بھول مہد خان ۔

رانا بھول مہد خان - جناب والا - جناب وزیر موصوف نے قاعدہ ۲۸ کو معطل کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ اس ایوان کو قاعدہ ۲۸ کے سلسلہ میں آج بڑی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہے ۔ اس لئے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بار بار کے پنجابی کا لفظ استعمال کروں گا ۔

”رپہڑ“، کو مکانے کے لئے دفعہ ۲۸ کو معطل کر دیا جائے بلکہ دفعہ ۲۸ کو اس کتاب سے ہی حذف کر دیا جائے تاکہ کسی بمبر کو ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر - The member is not relevant آپ نے تجویز کرنی ہے تو

کسی مناسب موقع پر ترمیم لے آئیے ۔

رانا بھول مہد خان - جناب والا - مجھے یہ توفیق نہ دیں کہ میں بہران کے حقوق چھیننے کی تجویز پیش کروں اور نہ ہی کوئی ایسا طریقہ اختیار کروں ۔

جناب والا - گزارش یہ ہے کہ اس قانون سے ملازمین متاثر ہوں گے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے حقوق ہامال کئے گئے ہیں - اور بعض ایک وزیر کی رائے پیش^۱ کر دینا میرے خیال میں درست نہیں - میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کے اراکین کی رائے بھی ضروری ہے - ممکن ہے کہ ایسے اراکین موجود ہوں جو وزیر متعلقہ سے زیادہ اہمیت رکھتے ہوں - آج دفعہ ۲۷ کی معطلی مانگ رہے ہیں کل یعنی بھد میں یہ مطالبة ہوگا کہ جناب فلاں میر کو بھی نکال دیا جائے - مگر جناب والا یہ تو جمہوری اور عوامی دور ہے جس میں ہر ایک کو اپنی رائے کے اظہار کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے - کتنے افسوس کی بات ہے کہ ان قواعد کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جن کو اس ایوان نے قانون بنانے کے لئے راجح کیا تھا اور وہی قانون بنانے والے اس کی مٹی پکید کر رہے ہیں - تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہی طریقہ رہا تو ایک ہفتے کے اندر تمام کام ختم ہو جائیں گے -

حاجی سفیف اللہ خان - جناب والا - قاعده ۲۷ کے بارے میں اور اس کی مقتضیات کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے - گورنمنٹ کی طرف سے بھی یہی کہا جائے گا لیکن بات یہ ہے کہ "وہ اپنی خونہ چھوڑنے نے ہم اپنی وضع کیوں بدلتیں" - جتنا ہم تقاضا کرتے ہیں وہ دوسری بار تصریک پیش کر دیتے ہیں - جنلب والا ہم وضع دار لوگ ہیں - ہم اپنے قانون کا تحفظ کرتے رہیں گے - یہ ہارا ایمان ہے - ہم سمجھتے ہیں کہ جب ایک قانون نلگز ہو جائے تو پھر ہر شہری کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس کا احترام کرے ، آپ اپنے قواعد کو معطل کرتے ہیں ان کو ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن ہماری طرف سے آپ دیکھتے ہیں کہ ہم ان کا احترام برابر کئے چلیے جاتے ہیں - یہ قاعده ۲۷ آپ ہی نے نافذ کیا تھا آپ کی پارٹی نے حکمران پارٹی نے کیا ہے اور اب آپ اس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - اس ایوان میں یہ باز بار کہا جا رہا ہے - کہ حکومتی پارٹی ضابطہ ۲۷ کی خلاف ورزی کر رہی ہے - ہم نے ضابطہ ۲۷ کی خلاف ورزی نہیں کی - اس میں صاف طور پر یہ

لکھا ہے کہ رکن کی تحریک پر اسے معطل کیا جا سکتا ہے۔ لہذا وہ اپنے الفاظ اکو واپس لیں۔

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں۔ یہ ان کی رائے ہے آپ بے شک اس سے انفاق نہ کریں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کسی قانون کا غلط یا بے جا استعمال کیا جائے تو وہ خلاف ورزی کے مترادف ہوا کرتا ہے۔ ہم نے دوسری بار ڈویزن کلم کیا تو یہ صحیح ہے کہ ہم ان کے فیصلے کو تسلیم کرتے ہیں لیکن جب ہم نے دوسری بار ڈویزن کلم کیا تو یہ abuse of power treat ہو گیا۔ لیکن حکمران پارٹی کی طرف سے چوتھی بار ایک ہی تحریک لانی جا رہی ہے۔ تو آپ اس کو قانونی حق سمجھتے ہیں۔ ٹھیک ہے کہ آپ کے پاس حق ہے۔ ٹھیک ہے کہ حکومت کے پاس یہ ہرویزن ہے۔ مگر جس طرح ہمرا ڈویزن کا باز بار مطالبه کرنا ایک بے جا استعمال ہے میں کہوں گا کہ حکمران پارٹی کا بھی اس معطلی کی تحریک کو باز بار دینا اس اکثریت کے ہونے کا غلط استعمال ہے۔ یہ اپنے اختیارات کا بے جا استعمال ہے۔ جس کو صریح الفاظ میں قانون کی خلاف ورزی کہا جا سکتا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ معمولی چیز ہے اور اس بل کے بارے میں قاعدہ ۳۴ کے تحت جو تحریک کی جا رہی ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر یہ بل مجلس قائمہ کے سپرد کر دیا جائے۔ اس وقت کوئی ایسی ہنگامی، صورت حال نہیں۔ کوئی ایسی ایم جنسی نہیں ہے جس کے تحت آپ ایک قاعدے کو معطل کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ ہمارے ہاں اگر آئین معطل کر دئے جائے ہیں تو کوئی پروا نہیں کرتا۔

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری۔

سید تابش الوری۔ وہ صد الزام تراشیں تو کوئی بات نہیں
ہے جو سچ بات بھی کہہ دوں تو وہ انسانہ بنے

جناب سپیکر - ہم اگر ڈویزن کا مطالبة کریں تو abuse of rules کا ہم پر الزام عاید کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر وزراء کرام وزراء عظام اس غلطی کا

بار بار اعادہ کریں بار بار قواعد کی خلاف ورزی کریں تو اس کو اکثریتی حقوق کی بنیاد پر ایک جمہوری حق تصور کر لیا جاتا ہے۔ جناب والا۔ قواعد ۲۷ کی معطلی اصل میں ہر رکن کے حق کی معطلی ہے۔ اور جب آپ کسی رکن کے حق کی معطلی کی بات کرتے ہیں تو یہ نہایت سنگین مسئلہ بن جاتا ہے۔

جناب والا۔ اس قواعد کو آپ قواعد کلیہ بنارہے ہیں حالانکہ یہ عجیب منطق ہے کہ اس پروپریٹر کا جو پہلا حصہ ہے اس میں یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ تمام مجالس قائمہ کو یہ بل بھیج جائیں گے۔ اس کو تو ٹانوی حیثیت دے دی گئی ہے۔ اور جو اس کا ٹانوی حصہ ہے اس کو اولیت اور فوکس دی جا رہی ہے۔ یہ عجیب منطق ہے کہ جو بات پہلے ہے اس کو آخر میں لا جا رہا ہے اور جو آخری بات ہے اور جس میں یہ گنجائش ہے کہ کسی غیر معمولی صورت میں اس کو استعمال کیا جائے۔ اس کو ہم نے ایک کلمے کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ جناب والا۔ اس کو کلیہ بنانا کسی طور پر قواعد کے اعتبار سے جائز نہیں قرار دیا جا سکتا۔ میں ایک دفعہ پھر اس تحریک پر احتجاج کرتے ہوئے وزیر متعلقہ سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اپنی موشن واپس لے لیں۔ اس لئے کہ اگر انہوں نے یہ بل مجلس قائمہ کے سپرد کر دیا تو وہ صرف ایک ہفتے کے اندر اندر۔ ایک سعینہ مدت کے اندر اس کو واپس کر سکتی ہے۔ لیکن اس طرح سے آپ ایک اچھی روایت کو جنم دیں گے۔ وزیر محنت۔ جناب والا۔ جو گزارشات میں پہلے بلوں کے سلسلے میں کر چکا ہوں ان کو دھراتا ہوں۔ اور گذارش کرتا ہوں کہ اس بل کو مجلس قائمہ کے سپرد نہ کیا جائے۔

رانا بھول چہد خان۔ جناب والا۔ وزیر متعلقہ ہمیں یہ بتائیں کہ قواعد ۲۷ کو کیوں معطل کرایا جا رہا ہے؟

مسٹر سپیکر۔ آپ یہ سمجھ لیں کہ انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ ان پر کوئی پابندی نہیں کہ وہ تقریر کریں۔

رانا بھول چہد خان۔ ایضاً ایضاً کہہ دیں۔

۲۲ جنوری ۱۹۷۳ء

وزیر محنت - آخر میں جناب والا یہ گزارش کروں گا کہ حزب اختلاف کی طرف سے یہ دلیل پیش کی گئی ہے کہ کمشنر اور سیکرٹری کا تو اس بل میں چیرمین ہونا جائز ہے اور ایک عوامی نمائندہ منسٹر کی حیثیت سے اگر اس عہدے کا اہل بنت تو یہ ان کے مطابق جمہوریت نہیں - اس کا مطلب یہ ہے کہ ہاتھی کرے دانت دکھانے کے اور ، کھانے کے اور -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۲۲ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ساجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء کو مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے -

(تعاریک منظور کی گئی)

رانا پھول محمد خان - جناب والا - ڈیڑھ بج چکا ہے لہذا آج کے دن کی کارروائی اب ختم ہونی چاہئے -

مسٹر سپیکر - میں ابھی ختم کئے دینا ہوں -

وزیر قانون - جناب والا - میں تعاریک پیش کرتا ہوں کہ رولز کے تحت مقامی مشاورتی کمیٹی لاہور میں نمائندگی دینے کے لئے صوبائی اسمبلی کے دو اراکین کا انتخاب محض کثرت آراء کے ذریعے عمل میں لایا جائے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - ڈیڑھ بج چکا ہے - گورنر صاحب کی طرف سے جو قواعد بنائے گئے ہیں ان میں لکھا ہے کہ ڈیڑھ بجے اسمبلی کا اجلاس ختم ہو جائے گا - لہذا اب کار روائی اختتام ہذیر ہونی چاہئے -

مسٹر سپیکر - اب ایوان کی کار روائی ۲۳ جنوری ۱۹۷۳ء آئندہ بھرے صبح تک ملنٹوی کی جاتی ہے -

(اسمبلی کا اجلاس (۱ بجکر ۳۰ منٹ پر) ۲۳ جنوری ۱۹۷۳ء بروز منگل ساری آئندہ بھرے صبح تک کے لئے ملنٹوی ہو گیا) -

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

منگل - ۲۳ جنوری ۱۹۴۳ء

(سہ شنبہ ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں سائز ہے آئندہ بھی صبح منعقد ہوا۔
مسٹر سہبکو رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر مت肯 ہونے۔

تلاؤت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا عَنِّدَ اللّٰهِ يَنْفَدُ وَمَا أَغْنَى اللّٰهُ بِأُنْوَافِ الْكَٰذِبِينَ صَبْرًا أَجْرٌ هُنَّ لِلْحَسَنِ
مَا كَانُوا بِعِلْمٍ مِّنْ حَمْلٍ صَالِحًا فَنِّ دَكْرٌ أَوْ أَنْوَافٌ وَمُؤْمِنٌ فَلَنْ تَجْزِيَنَّهُ
جَبِيلٌ كَلِيلٌ هُنَّ أَجْرٌ هُنَّ بِالْحَسَنِ مَا كَانُوا بِعِلْمٍ مِّنْهُونَ فَإِذَا قِرَأَتِ النَّٰفِرَةَ
فَلَا يَشْعُرُونَ فَإِذَا كُوْنَ قِرَأَتِ الشَّٰيْطَنُ الْكَٰفِرُوْنَ إِذَا لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الْدِيْنِ امْتَنَّوْا وَعَلَى

رِتْيَلَمْ يَنْتَهُونَ ۝

پ ۱۴۰۴ ع ۱۹ - ایات ۹۰ تا ۹۹



جو کچھ کھا سے پاس ہے وہ تم تو جیتا ہے اور جو کچھ لا کھیاں ہے وہ باقی رہتا والا ہے اور جن
لوگوں نے صبر و استقامت سے کام ریا ہم ان کو ان کے کاموں کا بہت اچھا اجر عطا کریں گے جو کسی کا کام
کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت پیش کریں وہ ایمان والا ہو تو ہم اس کو دنیا میں پاکینا وادیش کو زندگی بسکر کر زندہ
رکھیں گے اور آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا حاصل ہو گے اور جب بھی تم قرآن پڑھنے کو تو پڑھنے
مدد و دعے پناہ مانگ بیا کر دیکھ جو ایمان والے میں اور صفت را پہنچ پر درگار پس بسرو سر رکھتے ہیں
اُن پر اس کا زور نہیں چلے گا ۹۹

وَمَا عَلِيْنَا الْأَبْلَاغُ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

نشی صنعت کاروں کو موثر اور مستا ماہرانہ مشورہ فراہم کرنے کی سکیم

*۵۱ - مسٹر احسان الحق برائجہ - کیا وزیر صنعت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت صنعت نے صوبہ میں نئی صنعتیں شروع کرنے کے خواہش مند شخص کو موثر اور مستا ماہرانہ مشورہ ممیا کرنے کی کوئی سکیم تیار کی ہے۔ کر ایسا ہے تو امن کا دائرہ عمل اور نوعیت کیا ہے؟

وزیر صنعت مسٹر (صادق حسین فریشی) - صوبائی حکومت نے ایسی خدمات فراہم کرنے کی کوئی سکیم نہیں بنائی جس کا ذکر معزز مبر نے کیا ہے۔ پنجاب سماں انٹسٹریز کارپوریشن نے لاہور میں "سماں انٹسٹریز ایڈوالزری سروسز" کے نام سے ایک برائیکٹ قائم کیا ہے۔ اس برائیکٹ کے مکمل کوائف بھی ایوان کی میز بر رکھ دئے گئے ہیں۔ لاہور میں سماں انٹسٹریز ایڈوالزری سروسز کے علاوہ سماں انٹسٹریز کارپوریشن کے زوئل دفاتر جو کہ راولپنڈی، لاہور اور ملتان سماں انٹسٹریل اسٹیشن گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور بہاولپور میں قائم کئے گئے ہیں ان میں نئے اور برائی صنعتکاروں کے لیے پذایاتی خدمات کا مکمل انتظام موجود ہے۔

مذکورہ بالا اقدامات کے علاوہ حکومت پاکستان نے انولسمٹ ایڈوالزری سینٹر آف پاکستان کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ جس کا مقصد سرمایہ

لگانے کا الدارہ کے سلسلہ میں تجویز فراہم کر کے رہنمائی کرنا ہو گا اس ادارے میں تجربہ کار اور ذہین ماہرین ہیں۔ نیز یہ ادارہ ۲۵۰ سے بھی زائد بڑی تحقیقات کر چکا ہے۔

چھوٹے بیمانے ہو تقریباً ۵ لاکھ روپے سے کم سرمایہ لگانے والوں کے لیے آئی۔ اے۔ سی۔ ہی کی خدمات معقول شرائط پر حاصل کی جا سکتی ہیں اور ان شرائط کی تفصیلات آئی۔ اے۔ سی۔ ہی کے کتابوں میں یہی جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

SMALL INDUSTRIES ADVISORY SERVICE

NATURE AND SCOPE.

The project has been set up to provide information and guidance to assist new comers to industry in finalizing investment proposals for setting up in private sector. After a proposal has been finalized and the investor applies for financial assistance, his application is appraised from the economic and technical angles after incorporating the comments of experts, including foreign experts, and sponsored to financial institutions for the grant of loan. Advisory service is provided verbally as well as through published material in the form of investment portfolio briefs and other technical circulars. For the solution of management and technical problems expert advice is rendered on request to existing units. The nature of advice and assistance covering preinvestment and post investment stage of a small industrial undertaking is as follows :—

(A) Post Investment Stage.

- (i) Management and marketing counselling service is afforded on request to parties asking for the solution of a particular problem. For the solution of technical problems, this service is rendered through industrial and chemical engineers on problems such as under-

utilization of capacity, operative inefficiency, maintenance problems etc. Civil Engineering and Architectural services are also rendered for removing difficulties and bottlenecks affecting productivity.

PREINVESTMENT STAGE.

- (i) New comers to industry are provided with information relating to investment opportunities within the frame work of government policies and procedure followed by WPSIC for the grant of financial assistance and other relevant information concerning the establishment of industries.
- (ii) Assistance and guidance is also provided in filing out the application forms and in the procurement of different documents required to be submitted alongwith application form.
- (iii) Various technical, economic, marketing and architectural aspects involved in setting up of an industry are discussed with the prospective investors to facilitate selection of an industry which has reasonable chances of success after establishment. Investment portfolio briefs on various industries containing essential technical and financial data are also sold to the interested parties.
- (iv) Studies are undertaken on request to find out the technical or marketing potential or marketing potential of certain industries.

Apart from the Small Industries Advisory Service at Lahore, WPSIC Zonal Offices, located at Rawalpindi, Lahore, Multan & Small Industrial Estates Offices at Gujrat, Gujranwala, Sialkot & Bahawalpur are also fully equipped to render services to the old as well as new entrepreneurs.

For more details see page no. 85.

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Minister for Industries please specify the types of industries that the Government intends to set up?

وزیر اعلیٰ : ہوائیٹ آئر ڈناب والا۔ میرے خیال میں یہ کم صاحبہ بڑی اچھی اردو بول مکتی ہیں وہ اگر اردو میں سوال کریں تو سمجھا یہ مناسب نہ ہو کا؟ اس میں کوئی کمزوری کی بات نہیں ہے اگر اردو بولا جائے۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : My question still stands, Sir.

وزیر صنعت : جناب والا۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ وہ کس قسم کی انسٹری گی متعلق ہو چہنا چاہتی ہیں؟

Begum Rehana Sarwar Shaheed : I would like to know if the Government intends to set up any new industries and whether any foreign exchange will be involved to set up those industries. If so, to what extent, and whether these industries are going to promote our exports to the foreign markets.

Minister for Industries : I would like to inform the honourable member that there are quite a few industries, which are coming up. Plans are being prepared, and in the near future I can inform as to naturally what industries are going to be set up. As far as foreign exchange is concerned, there are a few industries involving foreign exchange.

Begum Rehana Sarwar Shaheed : And what about the exports?

مسٹر احسان الحق برادری : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ سال انسٹری گی ایڈوائزری سرویز نے پچھلے پانچ سالوں میں کتنی صنعتوں کے لئے لمحہ لوگوں کو مشورتے دیے اور کس انسٹری گی لکانے کے لئے مشورے دیے ہیں؟ وزیر صنعت : یہ الگ سوال ہے۔

میان اساعیل ضیاء : حناب والا۔ جواب میں جس کتابجہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ ہمیں سہیا نہیں کیا گیا ہے۔

وزیر صنعت : جناب والا۔ ایوان کی میز پر دکھنے کا ذکر تھا۔ وہ ہمیں خود نہیں ملا۔

مشتر سپیکر : ایوان کی میز آپ کی میز نہیں ہے۔ یہ سب کی مشتر کہ میز چڑا۔ اس پر رکھا گیا ہے۔

نیکم آباد احمد خان : جناب والا۔ مہال انٹسٹریز کے ذریعہ ہم دیہات کے معیار کو بہت اوپھا کر سکیں گے۔ دیہات میں اسے رائج کیا جائے اور اس پر زیادہ توجہ دی جائے۔

وزیر صنعت : میں فاضل رکن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہو ممکن کوشش کی جا دی ہے کہ دیہات میں انٹسٹریز زیادہ لکھی جائیں اور مہال انٹسٹریز سے دیہات کو فائدہ پہنچایا جائے۔

مشتر احسان الحق پراجھ : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ محکمہ صنعت نے مشورہ دینے کے لیے کوئی ایسی مسکیم تیار کی ہے یا محکمہ صنعت کوئی ایسا سیکشن قائم کرے کا جو صنعت کار کو مشورہ دے۔

وزیر صنعت : بقیتاً۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Sir, I am still waiting to know the specific types of industries the Government intends to set-up.

Mr. Speaker : The question has been answered that it is still at the planning stage, and shortly he will be in a position to inform the House about it,

صوبہ میں صنعتوں کے قیام کے لیے سرمایہ کاری

* ۴۵ - مسٹر احسان الحق براچہ : کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرماں گے کہ حکومت صوبہ میں صنعتیں لگانے کے لیے سرمایہ کاری کرنے والے طبقہ میں امداد سرمایہ کاری کے لیے اعتیاد پیدا کرنے کی غرض سے کیا اقدام کرنے کی تجویز رکھتی ہے؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) : حکومت نے اپنی اقتصادی پالیسیوں کے بارے میں - سرمایہ لگانے والے طبقہ کے شکوک و شبہات کو دور کرنے، اطمینان کی فضا پیدا کرنے اور صنعتی انسوشنٹ کی حوصلہ الفاظی کرنے کے لئے اقدامات کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے برس اقتدار آنے کے بعد نئی حکومت کی طرف سے مستقبل کے اقتصادی ڈھانچے پبلک سیکٹر کے لیے ایک بڑے صنعتوں کی اقسام ایسی صنعتیں جن میں پرائیویٹ سیکٹر آزادانہ سرمایہ لگا سکتا ہے۔ اور صنعت و تجارت میں کمرشل بنکوں کا کردار کے بارے میں موقف کی بنیاد حکومت کی طرف سے نافذ شدہ اور اصلاحی اقدامات میں واضح طور پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید بوان ایک نئی پالیسی بنائی گئی ہے روپے کی قیمت کی توجیہ کر دی گئی ہے اور ایک سال کے عرصہ کے لئے ایک درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ لیبر کے تنظیمی امور درآمد کے عنوانات اور درآمدی اشیاء کی قیمتیوں سے متعلقہ تمام شکوک کو بھی دور کر دیا گیا ہے۔ لہذا حکومت نے سرمایہ کاری کی فضا کو خوشگوار بنانے کے لئے مناسب اقدامات کئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپکر کرمی صدارت پر مست肯 ہوئے)

مسٹر احسان الحق براچہ : کیا وزیر موصوف یہ فرماں گے کہ گزشتہ ایک سال میں جب سے آپ کی نارثی برس اقتدار آئی ہے حکومت پنجاب نے کتنے صنعتی یونٹ لگائے ہیں۔

وزیر صنعت : جناب والا۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دیا جائے۔

مسٹر احسان الحق پراجہ : جناب والا۔ گزشتہ مال کتنی درخواستیں وصول ہوئی ہیں؟

مسٹر ڈپٹی سبیکر : آپ کا موال incentive کے متعلق ہے۔

مسٹر احسان الحق پراجہ : جناب والا۔ ان incentive کے لیش نظر کتھے لوگوں نے درخواستیں دی ہوئی ہیں اور حکومت پنجاب نے کتنی صنعتیں منظور کی ہیں۔

وزیر صنعت : جناب والا۔ سینکڑوں درخواستیں آئی ہیں۔

مسٹر احسان الحق پراجہ : آپ جب سینکڑوں کہہ رہے ہیں۔ تو تمہر بتا دین کہ اب تک کتنی درخواستیں منظور ہوئی ہیں۔

وزیر صنعت : آپ نے policy matter کے متعلق سوال کیا ہے تو جواب بھی policy matter کا ملتے گا۔

سردار امجد حمید خان دستی : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ صنعت کاری کی سہولت کے لئے جو لئی پالیسی مرتب کی کتی ہے۔ کیا اس کی پہلوی اور مشتری کے لئے جہاں جہاں یہ صنعتیں قائم ہوں گی کوئی تنظام کیا گیا ہے؟

وزیر صنعت : ضرور کیا جائے گا۔

سردار امجد حمید خان دستی : کب تک؟

وزیر صنعت : جلد از جلد۔

سرگودھا میں ایک انٹریول اسٹیٹ قائم کرنے کی سکم

* - مسٹر احسان الحق پراجہ : کیا وزیر صنعت از راه کرم لیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سرگودھا میں انٹریول اسٹیٹ قائم کرنے کی سکم ترک کر دی کتی چھوڑی۔ اگر ایسا ہے تو کیوں؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) : جی ہاں۔ سرگودھا میں صنعتی استثیث قائم کرنے کی سکیم کھٹائی میں ڈال دی کی ہے۔ سکھر، ملتان اور پشاور کے صنعتی منشیوں کے تجربہ نہیں ہے غایر ہوا کہ تاکہ لیکن بالیستہ کی بنا پر آبادکاری کی رفتار مست رہی۔ جس کی وجہ سے سرگودھا سکیم کو کھٹائی میں ڈالنا پڑا۔ اسی میصلہ کی دوسری وجہ مناسب مقدار ہے زر مبادلہ اور مختلف صنعتی اداروں کی طرف سے قرضی دستیاب نہ ہونا ہے۔

مسٹر احمد العلی (ہذاچہ) : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ سرگودھا کی صنعتی استثیث کی سکیم کو کھٹائی سے الائنس کے لئے کوئی سکیم نہ خور ہے؟
وزیر صنعت : جناب والا۔ پر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ سکیم کھٹائی سے نکلے۔

کولل مہد اسلم خان نیازی : پوانٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ وزراء اصلاحیان کی طرف سے پہلے جامع جواب دیا جاتا ہے پھر یہی مکہیوں کے چھڑنے کی طرح اگر اہمیت کی طرف سے حملے آئی تو یہ نہایت افسوسناک بات ہے اور وہ اس طرح ایوان کا وقت خائن کر دے پیں۔

مسٹر ڈیشی سپیکر : مجھے اس میں آپ کا پوانٹ آف آرڈر نہیں ملا۔

مری میں رال کے ایک مزید کارخانے کا قیام

۹۰۹۔ مسٹر مہد حنیف خان : کیا وزیر صنعت از راہ کرم، بیان، فرمائیں گے کہ آیا حکومت مری کی پہاڑیوں میں رال کا ایک مزید کارخانہ قائم کروانے کا مصلحت پر خور کر دی ہے۔ جہاں مذکورہ کارخانوں کے لئے خام مال پا آسانی اور بکثرت دستیاب ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر صنعت - (مسٹر صادق حسین قریشی) : اس وقت ان شعبے میں مزید اضافے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ابھی تو پنجاب میں موجودہ صلاحیت کو ہی

پوری طرح بروئے کار نہیں لایا جا رہا ہے ۔ قائم نجی شعبے میں پوچھی لگانے والوں کو اگر وہ اس قسم کی فیکٹری لکانا چاہیں پوری آزادی ہے ۔ محکمہ بنگلات نے پہلے ہی سے گندہ یروزہ کی ایک فیکٹری جلو میں قائم کر دکھی ہے ۔ جو سال میں صرف چھ ماہ کام کرنی ہے ۔

مسٹر محمد حنف خان : کیا وزیر موصوف از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ اگر حکومت مری کے علاقے میں کارخانہ لگانے تو زیادہ منافع بخش ہو گا کیونکہ خام مال و بین سے دستیاب ہوتا ہے ؟ نجی شعبے میں یہ علاقہ انتہائی پسندیدہ ہے اور اس کے لئے وسائل ممکن نہیں ہیں ۔ یہ تو ایسے ہی ہے ۔ جیسے بقول ایک سردار جی کے کالج تو امر تسری میں ہو اور اس کا ہوشل لاہور میں ہو ۔ کیونکہ موجودہ صورت میں خام مال تو مری میں ہے اور کارخانہ جلو میں لگا ہوا ہے ۔ ذرا ہندوستان کا مزاج خراب ہو جائے تو سب سے پہلے اس یجاري فیکٹری کی شامت آجائی ہے ۔

مسٹر ڈپشی مہیکر : آپ سوال کو واضح کریں اور *definite* کیا کریں آپ اپنے سوال کو بنیادی سوال کے ساتھ ملا کر پیش کریں ۔

مسٹر محمد حنف خان : جناب والا ۔ میرا سوال یہ تھا کہ انتہائی پسندیدہ علاقہ ہونے کی وجہ سے وہاں کے نجی شعبے میں وسائل ممکن نہیں ہیں ۔ اس لئے اگر وہاں پر کارخانہ حکومت کی طرف سے قائم کیا جائے تو علاقے کی پسندیدگی کو دور کرنے کے سلسلے میں زیادہ مفید ہو گا ۔

مسٹر ڈپشی مہیکر : یہ بات بہت سیشن میں کر لیں ۔ اس وقت یہ بات اس سوال سے متعلق نہیں ہے ۔

چودھوی شوکت علی : کیا وزیر موصوف یہ بنائیں گے کہ یہ کارخانہ صرف چھ ماہ کام کرتا ہے ۔ سال بھر کام کیوں نہیں کر سکتا ؟

وزیر صنعت : جناب مہیکر ۔ میں اپنے فاضل دوست کی خدمت میں عرض

کمروں کا کہ گندہ یروزہ کی کمی کی وجہ سے یہ چھ ماہ کام کرتا ہے۔ اگر گندہ یروزے کی کمی نہ ہو تو ہم چاہتے ہیں کہ مال بھر کام کرنے۔

مسٹر احسان الحق براجہ: کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جلو کی روزن فیکٹری کے لیے خام مال کھاہ سے آتا ہے؟
وزیر صنعت: جناب والا۔ مری سے آتا ہے۔

مسٹر احسان الحق براجہ: جناب والا۔ ان کے لئے over head and carriage charges مری سے لاہور تک کتنے ہیں؟
مسٹر ڈیٹی مہیکو: یہ علیحدہ سوال ہے۔

وال کے کارخانہ کی موجودہ مقام (جلو) سے منتقل
۹۰۔ مسٹر ہدھنیف خان۔ کیا وزیر زراعت از راه کرم یاں فرمائیں گے کہ آیا حکومت وال کے کارخانہ کو اس کی موجودہ جگہ (جلو) جو کہ بالکل ہند و پاکستان کی سرحد پر واقع ہونے کی وجہ سے غیر محفوظ ہے مری کے پہاڑی علاقہ میں منتقل کرنے کی محصلت پر خور کر رہی ہے۔ کیونکہ یہ علاقہ سرحد سے کافی فاصلہ پر واقع ہے اور یہاں خام مال پکڑت پیدا ہوتا ہے لیز اس طرح مری سے جلو تک مال لے جانے کے کثیر مصارف کی بہت ہو جائے گی۔ اگر نہیں تو اس کی وجہہ کیا ہیں؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین فربیشی)۔ نہیں۔ حکومت جلو روزن فیکٹری کو اس کے موجودہ مقام جلو سے منتقل کرنے پر خور نہیں کر رہی۔ اس کی وجہہ درج ذیل ہیں۔

(الف) گزشتہ چالیس سال سے فیکٹری موجودہ مقام پر نصب ہے اور ان کے تمام حصے کشید کی مشین (Distillation Column) بھاپ کے پس (Steam Pump) آلو کلو (Autto Clave) اور بوائلر (Boiler) بھی اتنی ہی مدت تک ہیں اور اگر پالٹ شیفری

اور خصوصاً بواٹلو کو تبدیل کیا جائے تو اس کے خواب ہوئے کا کافی امکان ہے جس کی نہ تو دوبارہ مرمت ہو سکے گی اور نہ ہی یہ لئی جگہ پر کام کرنے کے قابل ہوگی۔

(ب) فیکٹری جلو میں ایسی جگہ پر واقع ہے جہاں کوئی آدمی نہیں اس کی عمارت اور دیگر سامان لینے پر تیار نہ ہو گا اس طرح وہ تمام اخراجات جو حالیہ سالوں میں اس کی عمارت اور شہدیوں کی دوبارہ تعمیر پر کئے گئے ہیں ضائع ہو جائیں گے۔

(ج) موجودہ پلانٹ کو اکھاڑنے اور نئی جگہ پر نصب کرنے میں کم از کم چھ ماہ سے ایک سال کا عرصہ لکھ کر اور اس عرصہ کے دوران فیکٹری بند رہے گی جس کے نتیجے میں دس لاکھ روپے کا خسارہ ہو گا موجودہ سالانہ منافع تقریباً ۰۔ ۰ لاکھ روپے ہے۔

(د) جلو سے مری کے کسی مقام پر فیکٹری منتقل کر دینے سے تقریباً ایک محنت کش جن میں چالوں پندرہ سو اور سالہ غیر پندرہ ہیں یہکلاہ پور جائیں گے۔

مسٹر محمد حنف خان : کیا وزیر زراعت اوزراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ مری سے خام مال یہاں لانے پر جو زائد اخراجات ہوئے ہیں وہ کارخالیہ شفت کرنے پر آئے والے اخراجات سے کم ہیں۔ کیا وہ اس پر غور فرمائیں گے؟

وزیر زراعت - فی الحال خود نہیں کیا جا سکتا۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ - آپ نے ۰۰ سال پہلے خلطی کی ہے۔ کیا آپ اس خلطی کو جاری رکھنا چاہتے ہیں؟

وزیر زراعت - میں فاضل معبوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جواب میں یہ دیا ہوا ہے کہ اس کی منتقلی سے اتنے لاکھ روپے کا نقصان ہو گا۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ۰۔ ۰ لاکھ روپے کے نتھان گرومنڈ نظر نہ رکھا جائے اور

مکمل کنیوں پر محدود اور غیر مندوں کی نیوکری کے بستگی تھے سچا جیسے تو لازمی طور پر دوبارہ سوچا جا سکتا ہے۔

یہ مانیہ اصلاح میں پکریاں بالنسے در پابندی کا بخاتمہ

* ۶۷۵ - مستر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر زراعت اذ راه حرم بیان فرمائی گئی

کہ: —

(الف) آیا حکومت پنکامی قانون پایت امتیاج ہروڑی گومنڈان مغربی پاکستان مjur پر ۱۹۵۹ء (Goats Restriction Ordinance 1959) کو منسوخ کرنے پر خود کریبی ہے تاکہ کیمبل ہو، راولپنڈی اور جہلم کے غریب لوگ ناجائز نذرالموں اور رشتہ کی ادائیگی کئی بغیر پکریاں پال سکیں۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنکامی قانون پنکیوں کی تعینات میں کمی نہیں کی ہے بلکہ پکریاں بالنسے والے لوگوں کی طرف ہے پھر کہ جنگلات کے ملازموں کو دئے جانے والے ناجائز نذرالموں میں اضافہ کر دیا ہے؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین خریشی) - حکومت پکریوں سے امتناعی قانون کی منسوخی پر خور نہیں کر دیں کیونکہ یہ پہاڑی ملاری علاقوں کے جنگلات کے تحفظ کے لئے ایک مفید قانون ہے۔ تاہم پہاڑی علاقوں کے لوگوں کو بھٹکانے والی مشکلات کے بیش نظر صوبائی کارپوری نے ہدایت کر رکھی ہے کہ اس قانون کی خلاف ورزی پر ملکی الیوال اکتووی کارروائی لے لی جائے اور اکتووی چالانہ یا جرمیں لے لکیا جائے۔ حکومت متعاقہ لوگوں کی مشکلات کو بیش لفڑی رکھتے ہوئے اس قانون کی پابندیوں پر کو نرم کرنا چاہتی ہے اور تمام صورت حال کا راز سر لو جائزہ لیا جا رہا ہے۔ آئینہ اس قانون کا نفاد صرف ان محدود علاقوں پر کرنے کی تعجیز ہے جہاں جنگلات کی حفاظت کے لئے اس کی بے جد نیوکری ہو۔ بالکل

علقوں میں بکریاں پالنے کی اجازت ہوگی اور ان پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جائے گی۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ۔ کیا وزیر زراعت ازراہ کرم یا ان کریں گے کہ آیا حکومت نے ایسی ہدایات کی ہیں کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔

وزیر زراعت۔ جناب والا۔ میں فاضل سبیر کی خدمت میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ حکومت نے ان کی تجویز ہوئی ہے کیا ہے۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ جو الہوں فرمایا ہے خلط ہے۔ ہم نے ہر مسکن کوشش کی ہے کہ بکریوں کو ختم نہ کیا جائے اور ان کے مالکوں کو نقصان نہ ہو۔ لیکن جہاں جنگلات کے نقصان کا سوال پیدا ہوتا ہے تو اسکے لئے ہمین بقیناً قانون بنانا پڑیکا۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہ نقصان کم سے کم ہو۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Minister for Agriculture be pleased to state the area covered with forest in the districts of Jhelum, Rawalpindi and Campbellpur.

Minister for Agriculture : It is a separate question.

سردار امجد حیدر خان دستی صاحب۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ جس لکڑی کو بکریوں سے بچانا چاہتے ہیں وہ محکمہ جنگلات کے پکرے ہضم کر جائے ہیں۔

(قہقہہ)

مسٹر عبدالقیوم بٹ۔ کیا وزیر زراعت بیان فرمائیں گے کہ جنگلات میں جو بکریاں جانی ہیں ان کو پکڑ لیا جاتا ہے اور آپ یہ قانون بناؤ رہے ہیں کہ بکریاں نہ رکھی جائیں۔ اس سے بہت سے لوگ ہو روزگار ہو جائیں گے اور جن بچاروں کا گزارا ہی بکریوں پر ہوتا ہے۔ وہ خواہ مخواہ پریشان ہونگے۔

وزیر زراعت۔ جناب سہیکر۔ میں فاضل سبیر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا

ہوں کہ انکا سوال متعلق نہیں ہے۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ملک میں بہت بسے قانون یعنی لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان پر عمل ہوتا ہے۔ یہ ہر میکن کوشش کر رہے ہیں کہ اس قانون پر عمل کیا جائے اس وجہ سے کوشش کی جا رہی ہے کہ کم سے کم تقصیان ہو۔

حافظ علی اسدالله - جناب والا۔ جب کہ ہمارے ملک میں قانون قرآن و ست کی روشنی میں بنائے جا رہے ہیں کیا وزیر زراعت بتائیں گے کہ بکریوں پر جو پابندی لکھی جا رہی ہے کیا وہ خلاف ست نہیں ہے؟

مسٹر ڈیٹھی سپیکر - یہ غیر متعلقہ سوال ہے۔

میان خورشید الور - کیا کایہ، ہر قانون کو معطل کر سکتی ہے یا اس پر عمل درآمد کو روک سکتی ہے؟

مسٹر ڈیٹھی سپیکر - وزیر قانون سے پوچھیں۔

مسٹر احسان الحق براچہ - انہوں نے خود ہی فرمایا ہے کہ "صوبائی کایہ" نے ہدایت کر دکھی ہے کہ "ابن قانون کی خلاف ورزی پر قی الحال کوئی کارروائی نہ کی جائے" کیا صوبائی کایہ، اس امر کی مجاز ہے کہ وہ اس قانون کو معطل کر دے؟

وزیر زراعت - یہ محدود علاقوں کے لئے ہے۔

مسٹر احسان الحق براچہ - کیا کایہ، کو محدود علاقوں میں اس قانون کو معطل کرنے کا اختیار ہے؟

وزیر زراعت - اس کے لئے علیحدہ سوال درکار ہے۔

میان خورشید الور - ڈیٹھی سپیکر صاحب - آپ اپنی رائے کا اظہار کریں تاکہ بتا جائے کہ قانون رائج وقت کو کایہ کے فیصلہ سے عملدرآمد ہے روکا جا سکتا ہے۔

مسٹر ڈیٹھی سپیکر - یہ سوال وزیر قانون سے کریں۔

پٹوگھری ائمۂ اللہ لکھن - جناب والا - میر وزیر مستعفیہ سے مدرسات تکریل پڑا۔ ہون کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہدایات کر دی گئی ہیں۔ ایہ ہدایات لکھ کر کی گئی ہیں یا زبانی دی گئی ہیں؟

وزیر زراعت - زبانی ہدایات کی گئی ہیں۔

جو تدریج ائمۂ اللہ لکھن - محکمہ کو لکھ کر دی گئی ہیں یا سفارش کی گئی ہے؟

وزیر زراعت - صرف زبانی کیا گیا ہے۔

مشتر احسان الحق پر اچھہ - کیا یہ کالینہ کا فیصلہ ہے یا وزراء کی ہدایات ہیں؟

وزیر مال و آبادی - ہوائی آف آرڈر۔ چلے انہوں نے یہ پوچھا تھا کہ کالینہ نے جو فیصلہ کیا ہے کیا وہ اس کی مجاز ہے۔

مشتر احسان الحق پر اچھہ - جناب والا۔ بات یہ ہے کہ کالینہ کے پاقاعدہ minutes ہوتے ہیں یہ بات اس میں آئی ہے یا نہیں۔

Minister for Revenue : This is not the duty of the Agriculture Minister to record the minutes.

مشتر احسان الحق پر اچھہ - میں نے آن سے سوال نہیں کیا ہے۔

مشتر ذہنی سینکڑا - فاضل وزیر نے جو جواب دیا ہے وہ درست ہے۔

مشتر عبدالقیوم بٹ - ہوائی آف آرڈر - جناب والا - میرے سوال کے جزو (ب) کا جواب نہیں دیا گیا۔

وزیر زراعت - جناب والا - تمام صورت حال کا از سر اتو جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اتنے اس قانون کا لفاذ صرف ان محدود علاقوں پر کرنے کی تجویز ہے جہاں جنگلات کی حفاظت کے لئے اسکی بے حد ضرورت ہو۔ باقی علاقوں میں پکریاں بالئے کی اجازت ہوگی اور ان پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جائیگی۔

میان خورشید الور - کیا وزیر موصوف اس تجویز پر خور کرنے کے لئے
تیار ہیں کہ بکریوں پر پابندی لگانے کی بجائے ان کے راشن کا انتظام کرو
دیا جائے؟

وزیر زراعت - ہر معقول تجویز پر خود کیا جائے گا۔

دیہات پر نیکسون کے نفاذ کا جواز

* ۱۹۵۹ - مسٹر عبدالقیوم ہٹ - کما وزیر زراعت از رام کرم یاں فرمائیں
گے کہ -

(الف) دیہاتی لوگوں پر نیکسون کے نفاذ کا کیا جواز ہے جب کہ ترقیاتی
اخراجات دینی آزادی کی بنیاد پر تقسیم نہیں کئے جائے۔

(ب) آیا یہ اس واقعہ ہے کہ تیتر نیکس، پیش نیکس، باز نیکس اور
چولہا نیکس لوگوں کے لئے ظالماں ہیں اور کیا حکومت پر نیکس
و اپس لئے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ کسی طرح اپنی مفید متعصب
نہیں ہیں بلکہ اس کی بجائے بدعتوالی کے موقع مہما کرتے ہیں اور
لوگوں کے لئے شہر ضروری مشکلات پیدا کر رہے ہیں؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) چولہا نیکس۔ ٹول نیکس
اور دیگر نیکس وغیرہ ڈسٹرکٹ کونسلوں اور یونین کونسلوں کی طرف
حکم نامہ بنیادی جمہوریت ۱۹۵۹ء (پالچویں شیلول) کی آرٹیکل ۶۰ کے تحت
لگانے جاتے ہیں۔ اس سے حاصل شدہ آمدن یہ ادارے وصول کرتے ہیں اور
اُن سے دیہات کی فلاخ و بہبود پر استعمال کرتے ہیں۔

(ب) یونین کونسلوں کی آمدی نیٹھائے کے پیش نظر چولہا نیکس حکومت
کی طرف ہے عائد کیا گیا تھا۔ لئے لوکل گورنمنٹ آرڈی ننس کے اطلاق پر
یونین کونسلیں ختم ہو جائیں گی اور اس کی تمام تر ذمہ داریاں اور اثاثے ڈسٹرکٹ
کونسلوں کو منتقل کر دیا جائیکا۔ ڈسٹرکٹ کونسلوں کے منتخب نمائندے

جونی انہیں یہ ذمہ داری سولہی گئی اس نیکس کے وصولی کا قرین مصلحت ہونے کے بارے میں خواز و خوض کریں گے۔

مختلف ہالتو جنگ جانوروں کی اقسام بشمول تیر۔ بیش اور باز رکھنے پر نیکس عائد ہے۔ مختلف اقسام کے لئے مذکورہ بالا لائنسوں کی فیس کی شرح مختلف ہے۔ حکومت نے شکار کے لائنس کے لئے بھی ایک فیس مقرر کی ہوئی ہے۔ ایک بندوق والے سے بھیس روپے سالانہ کے حساب سے فیس وصول کر کے لائنس جاری کر دیا جاتا ہے۔ حکومت ان فیسوں کو ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

والا بھول ہد خان۔ وزیر موصوف نے اپنے جواب کے جزو "ب" میں فرمایا ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسلوں کے لفڑی منتخب ہونے والے نائندے اس کا بھقین انظام کریں گے۔ کیا وہ یہ یقین دلائیں گے کہ دیہات میں چولہا نیکس ان وقت تک وصول نہیں کیا جائیگا۔ جب تک ڈسٹرکٹ کونسلوں کے نئے نائندے منتخب نہیں ہو جائے اور کیا آپ ایسا حکم جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ اس کی وصولی کو فی الحال روک دیا جائے؟ وزیر زراعت۔ جانب سپیکر۔ نہیں۔ ہم ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Minister please state whether hearth tax is the only tax imposed in the rural areas and that house-tax and property-tax is exempted in those areas?

Minister for Agriculture : I would like to inform the member that these taxes are independent of the one mentioned by her.

چودھری شوکت علی۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ جو بے شمار نیکس غریب عوام پر بغیر تشخیص کے لکانے گئے ہیں۔ کیا حکومت ان کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراحت - میں ناضل بھر سے اپل کروں گا کہ وہ دوبارہ سوال کریں ۔
میں ان کا آدھا سوال نہیں من مکا ۔

چودھری شوکت علی ۔ جو بے شمار کمر توڑ نیکس دیہاتی آبادی ہر بنیان
تشخیص کے لگائے گئے تھے ۔ کیا حکومت ان کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی
ہے ؟

وزیر زراحت - میں نہیں سمجھتا کہ یہ نیکس کمر توڑ یہ اور نہ ہی
دیہاتی آبادی ہر اس لئے لگائے گئے تھے کہ دیہاتیوں کی کمر توڑ دی جائے ۔

حافظ علی اسدالله ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یوین کولسل فنڈ
ہر ban لکا ہوا ہے ۔ کیا یہ فنڈ بھی عوام کی بیبود ہر خوج ہو رہا ہے ؟

وزیر زراحت ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دیجئے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ گزشتہ بعثت
سیشن کے موقع ہر پنجاب اسمبلی نے جو ایک قرارداد منعقد طور پر منظور کی
تھی کہ دیہات میں پیشہ و رانہ نیکس ختم کر دئے جائیں ۔ اس پر حکومت پنجاب
نے کیا عمل کیا ہے ؟

وزیر زراحت ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دیجئے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر زراحت فرمائیں گے کہ وہ غریب دیہات جن
کے چولہرے ہر تین تین دن تک "ہائڈی" نہیں پکتی ان پر چولہا نیکس لکانا کھان
کی شرافت ہے ۔ کیا یہ ان پر ظلم نہیں ہے ؟

(حرب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

وزیر زراحت ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آگ جہاں لگتی ہے وہ ایک جیسا
وقت لیتی ہے ۔ اس میں غریب اور امیر میں کوئی فرق نہیں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا یہ درست نہیں ہو گا کہ یہ نیکس لگائے وقت
غریبوں اور امیروں میں فرق رکھا جائے اور امیروں پر زیادہ نیکس لگائے جائیں

اور شریبوں کو معافی دی جائے؟

وزیرِ رزاعت - جہاں تک معافی کا سوال ہے۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا مگر ابیروں پر زیادہ نیکس یقیناً لگائے جائیں گے۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا - چاری حکومت اور دوسری حکومتوں میں فرق اس صورت میں ہوگا جب کہ یونین کونسلوں نے دیباٹیوں پر جو ناجائز نیکس لگائے ہیں حکومت ان کو ختم کرے تا کہ چاری حکومت کا پہلوی حکومتوں کا سا الجام نہ ہو۔

وزیرِ مال - ہوائیٹ آف آرڈر - جناب - فاضل میہر خیر متعلقہ ہیں اور ان بات کا سوال سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ ہاؤس کا وقت خالع کر رہے ہیں۔ پسین ان چیز کو روکنا چاہیے۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Abdul Qayum Butt: Point of order, Sir, I may be clarified whether he is Speaker or somebody else sitting in the Chair?

مسٹر ذہشی سپیکر - ان کو ہوائیٹ آف آرڈر پر کھڑے ہونے کا بنیادی حق حاصل ہے۔ جسے ہم نہیں چھین سکتے۔ آپ اپنا سوال دھرا دیں تا کہ ہم دیکھوں کہ یہ کس حد تک relevant ہے۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا - میں نے یہ سوال کیا تھا کہ پہلوی حکومتوں نے غریب دیباٹیوں پر جو ناجائز نیکس لگائے تھے مثلاً چولہا نیکس۔ تیتر نیکس۔ پشیر نیکس۔ کیا چاری حکومت ان کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں رکھتی تو کیوں نہیں رکھتی؟ کیا یہ دیباٹیوں پر ظلم نہیں ہے؟

وزیرِ رزاعت - جناب سپیکر - میں اپنے فاضل میہر کی مختصر میں یہ ہرض کوئی چاندھا ہوں گے چولہا نیکس، تیتوں نیکس اور پشیر نیکس یعنی بالکل مختلف

سچھے۔ تیکن اور بثیٹھوں ہوام نہیں دکھتے۔ یہ وہ لوگ دکھنے لئے بھن گئے ہیں وہ دکھنے کا شوق ہے۔ جبکہ تک پچھلی حکومتوں کی زیادتی اکا تعطیل ہے مگر ممکن کوششی کی بحالیکی کہ جیو جو زیادتیاں ہیں ملٹے کی ہیں وہ دور کی جانبی بالخصوص عوام کی خاطر۔

سیاں خان ہے، کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے؟ کہا پڑولہا تیکن اور دوسروں نیکسوں یہ وصول شدہ رقم یہ دیہات تین فلاخ و بہبود کے کیا کام کئے گئے ہیں؟

وزیر زراعت۔ اس کے لیے علیحدہ موال دیجئے۔

نیاں خان ہے: آپ نے انہی جواب میں فرمایا ہے کہ ان نیکسوں کو دیہات کی فلاخ و بہبود پر استعمال کیا گیا ہے۔ میں صرف یہ بوجھتا چاہتا ہوں کہ فلاخ و بہبود کے کیا کام کیے گئے ہیں؟

مسٹر ڈیپی سہیکو۔ آپ کو policy matters کا جواب مل گیا ہے۔

اسی میں تفصیل نہیں دی جا سکتی۔

چودھری علی بھادر خان۔ وزیر موصوف نے موال نمبر ۸۳۵ کے جواب میں یہ فرمایا تھا کہ کالینہ ٹے ہڈیات کی ہیں کہ امن قانون کی خلاف ورزی پر کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ کیا وزیر زراعت یہ فرمائیں گے آیا کالینہ زبانی طور پر یہ کہہ سکتی ہے کہ جو لوگوں نیکن وغیرہ بھی دھوکی نہ کئے بھالیں؟

مسٹر ڈیپی سہیکو۔ آپ کا سوال غیر متعلق ہے:

تحصیل شجاع آباد میں خان نیلہ گئے فیلڈ اسٹیشن گی بے قاعدگیان

*۸۳۸ - ذروان سید خلائق عباس بخاری۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ اس واقعہ ہے کہ ایگریکچرل فیلڈ اسٹیشن کا ہیڈ گوارنر

خان نیلہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان ہیں ہے۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ خان بیلڈ میں نتیجہ فیلڈ اسٹینٹ مسٹر نذر ہد خان گذشتہ دو سال سے انہی فرائض سرانجام نہیں دے رہا لیکن اس وقت سے انہی تحریخوں باقاعدگی سے وصول کر رہا ہے۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ فیلڈ اسٹینٹ کی طویل غیر حاضری کی وجہ سے کاشتکاروں کے مسائل توجہ طلب اور حل طلب پڑتے ہیں۔

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ فیلڈ اسٹینٹ کو مقامی بیپلز پارٹی کی طرف سے مفت مکان مہیا کیا گیا ہے۔ مگر وہ اب تک فاجائز طور پر ۳۰ روپے ماہانہ مکان کا کرایہ وصول کر رہا ہے۔

(ه) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اُس علاقے کے باشندوں اور پاکستان بیپلز پارٹی کے عہدہ داروں نے محکمہ زراعت کی توجہ اس سے قاعدگی کی طرف دلانی ہے لیکن یہ سود۔

(و) اگر اجزا (الف) تا (ه) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس معاملہ میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی)۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) دو سال تو نہیں۔ البتہ کچھ مدت کی غیر حاضری ثابت ہو گئی ہے۔

(ج) غیر حاضری کے باعث وہ کاشتکاروں کے ساتھ کام نہیں کر سکا۔

(د) اس کا دفتر کرانے کی ایک عہارت میں ہے۔ جس کا کرایہ دس روپے ماہوار محکمہ دیتا ہے۔ اسے مفت مکان نہیں ملا ہوا۔

(ه) جی نہیں۔ شکایت کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا ہے۔ اس کے خلاف شکایت وصول ہوتے ہی تحقیقات شروع کر دی گئی تھی۔ تحقیقات ہر وہ غیر حاضری

اور انہی فرائض سے خلقت کا مرکب نایا کیا۔ اسے ۱۸ جولائی ۱۹۴۲ء متعطل کر دیا گیا۔ تھا اور ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء سے اسے ملزمت نے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

(و) جواب اوپر آچکا ہے۔

دیوان سید خلام عباس بخاری۔ کیا جناب وزیر زراعت فرمائیں گے کہ سرکاری اہل کار جو انہی ڈیوٹی میں دلچسپی نہیں لیتے یا غیر حاضر رہتے ہیں ان کو ہوئی تنخواہ ادا کی جاتی ہے یا ان کی غیر حاضریوں کی تنخواہ وضع کر لی جاتی ہے؟

وزیر زراعت۔ اس کے لئے علیحدہ سوال دیں۔

مری کھوٹہ کے بھائی علاقوں کی ترقی

*۸۶۸ - مسٹر عبدالقووم بٹھ۔ کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۵۳ء میں اس وقت کی حکومت پنجاب نے مری کھوٹہ کے بھائی علاقوں کی ترقی کے اعلیٰ اختیارات کا ایک کمیشن قائم کیا تھا۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کمیشن کی سفارشات منظور کر لی گئی تھیں اور ان پر اعلان آمد کرنے کے لیے ایک ترقیاتی بورڈ تشکیل دیا گیا تھا۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ترقیاتی بورڈ کی بجائے ایک امپروومنٹ ٹرست المعروف مری بزارہ امپروومنٹ ٹرست پیش کیا گیا تھا جس کا بڑا مقصد ایویہ کو ترقی دینا تھا جس پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا گیا اور پھر حکومت نے کھوٹہ کی ترقی کے لیے ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کی پیٹریسینی میں ایک بورڈ قائم کرنے کی منظوری

دی -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ اعلیٰ اختیارات کے کمیشن کی طرف ان سفارشات پر بعد میں عمل درآمد کیا گیا جو محکمہ جنگلات سے مطابقت رکھتی تھیں اور لوگوں کا عمومی مفاد الماز کر دیا گیا۔ بلکہ ڈبٹی کمیشن نے گزارہ کمیشنیان فائزہ کیا اور گوارہ افسروں بھی نامزد کیا ان دونوں نے ملی بھیگت کر کے حکومت کو لوٹا اور علاقہ نظر انداز کر دیا گیا۔ اگر ایسا ہے تو اس کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(الف) وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (بیسٹر صادق حسین قربیشی) - (الف) کوہ مری کے علاقوں کی تشویشناک تباہ حالی کا مقابلہ کرنے والے خصوص افراط آبادی اور فالتو باشندوں کو پنجاب کے دوسرے حصوں میں منتقل کرنے کے بارے میں اتفاقیات تجویز کرنے کی خوض سے حکومت پنجاب ۲۹ ستمبر ۱۹۵۲ کو مری ہل کمیشن قائم کیا تھا۔

(ب) جی نہیں۔ کمیشن کی سفارشات منظور نہیں کی گئی تھیں اور ڈویلمنٹ پورڈ تشکیل نہیں کیا گیا تھا۔

(ج) پنگامی قانون ترقی بھاؤی علاقہ جات مغربی پاکستان مجری ۱۹۶۱ء کے احکامات کے تحت ایک امپروونٹ ٹرست موسوم ہے مری ہزارہ امپروونٹ ٹرست قائم کیا گیا تھا۔ ون یونٹ ختم ہو جانے کے بعد اس کے انساجات اور ذمہداریاں شمال مغربی سرحدی صوبے کی حکومت کو منتقل کر دی گئی تھیں۔

(د) یہ درست نہیں کہ بعد ازاں مری ہل کمیشن کی صرف ان سفارشات پر عمل درآمد کیا گیا تھا جو محکمہ جنگلات کے حق میں تھیں۔ سرکاری نویڈیکمیشن کے تحت تشکیل شدہ گزارہ کمیٹی ۱۹۲۹ء سے کام کر رہی ہے۔ گوارہ آفسروں کوئی آسامی موجود نہیں۔ گزارہ ملکیت جنگلات کا انتظام کمشنر

راولپنڈی ڈوبزن کے زیر اختیار ہے اور ان جنگلات کی نگرانی ڈوبزلل فارسٹ آفیسر کرتے ہیں۔ ملکی مشاورتی کمیٹی برائے جنگلات کے دس سرکاری اور دس غیر سرکاری رکن ہیں اور ان کا سربراہ ڈبھی کمشنر راولپنڈی ہے۔ ان لیئے ڈبھی کمشنر کی طرف گزارہ آفیسر نامزد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ درست نہیں کہ گزارہ آفیسر اور ڈبھی کمشنر نے ایک دوسرے کے ساتھ ماز باز کر کے حکومت کو لوٹا یا تمام علاقہ کو لنظر الداڑ کئے رکھا۔ ان کے خلاف کارروائی کرنے کا سوال اسی پیدا نہیں ہوتا۔

ہنکامی قانون بابت امتناع پرورش گوسفندان

* ۸۷۹ - مسٹر عبدالقیوم بٹ۔ کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ملک کے جنگلات کو زیادہ تقصیان خود محکمہ جنگلات اور چوروں نے پہنچایا نہ کہ بکریوں نے۔ اگر ایسا ہے تو آیا حکومت ہنکامی قانون بابت پابندی پرورش گوسفندان (Goats Restriction Ordinance) ۱۹۵۹ء کو بلا تاخیر منسخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (نشر صادق حسین تربیشی)۔ محکمہ کی طرف سے جنگلات کو کوئی تقصیان نہیں پہنچایا گیا۔ البتہ کسی حد تک چوروں نے تقصیان پہنچایا ہے۔ جنگلات کے قانون کے تحت ان تمام اشخاص کے خلاف جو جنگلات کو تقصیان پہنچانے کے جرائم کے مرتكب ہوتے ہیں کارروائی کی جاتی ہے۔ بہر حال کھلی طور پر چرنے والی بکریوں نے جنگلات کو وسیع پیدائے ہو تقصیان پہنچایا ہے۔ اور اس کے باعث حکومت ”بکریوں کے امتناعی قانون“ مجریہ حکومت مغربی پاکستان“ کی تنسیخ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اس قانون کا اطلاق صرف مخصوص علاقوں پر ہوتا ہے۔

کوہ مری کے لیے اپندهن کے ڈبو

* ۹۴۴ - مسٹر محمد حنیف خان۔ کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت صارفین کو مستتر لرخوں پر اپندهن مہیا کرنے کے لیے کوہ

مری میں مزید ڈپو کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو انداز آ کب تک ایسا کیا جائے کا اور اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہیں؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - جب تک موجودہ سکیم کے نتائج کا جائزہ نہیں لیا جاتا۔ اس وقت تک مری کی یونین کونسلوں کے باشندوں کو جلانے کے لیے مستی لکڑی فراہم کرنے کے لیے ایندھن کی لکڑی کے مزید ڈپو کھولنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ بھکواری یونین کونسل سے ۵۰ ہزار روپے سالانہ آمدنی ہوئی جیکہ اس سکیم پر ۹۹,۹۸۰ روپے خرچ ہوتے۔ نتیجتاً ۹۹,۹۸۰ روپے کا خسارہ الہانا پڑا۔ یہ نقصان خاص کر رعائیتی سکیم کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ علاوہ ازین ایندھن کی لکڑی باشندوں کی حقیقی ضروریات کے لیے نہیں خریدی جا رہی بلکہ بعض بالآخر لوگوں کے بارے میں ہٹھ چلا ہے کہ وہ اس رعایت کو ناجائز طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

مسٹر محمد حنف خان - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جس نقصان کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ اس نقصان سے بہت کم ہے جو قیمتی عمارتی لکڑی کے ضائع ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اسی لیے اس کی شدید ضرورت ہے کہ ایندھن کے زیادہ سے زیادہ ڈپو کھولے جائیں۔

وزیر زراعت - اس کے لیے علیحدہ سوال ہوا چاہیے۔

مری اور تحصیل کھونہ میں ماچن اور گوند کی فیکٹریاں کا قیام

۱۰۴۸* - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صنویر کے درخت مری اور تحصیل کھونہ کے دوسرے پہاڑی علاقوں میں بکثرت آگے ہوئے ہیں اور اس طرح ان سے گوند کی خاصی مقدار دستیاب ہے۔

(ب) اگر (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ

علاقہ میں جہاں خام مال بھلے سے موجود ہے ماچس اور گوند کی فیکٹریاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی)۔ (الف)۔ جی ہاں۔ مری اور تعصیل کہوئہ کے دوسرے کوہستانی علاقوں میں صنوبر کے درخت اگائے جاتے ہیں۔ ان علاقوں سے روزن کی موجودہ سالانہ پیداوار ۸۰،۰۰۰ تا ۱۲۰،۰۰۰ من کے درمیان ہے صرف جلو روزن اور ٹارپنٹائن فیکٹری ہی ۱۲۰،۰۰۰ من سالانہ تیار کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس طرح صوبہ میں مذکورہ بالا موجود پلانٹ کے لیے روزن کی رسد ناکافی ہے۔

(ب) (۱) حکومت مذکورہ علاقہ میں کوئی روزن فیکٹری قائم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(۲) جہاں تک ماچس کی فیکٹری کا نعلق ہے نجی شعبہ کو یونٹ قائم کرنے کا مکمل اختیار ہے۔

موضع ڈلوال کے مالکان اراضی کی درخواستوں پر کارروائی
* - مسٹر احسان الحق پراجہ - کیا وزیر صنعت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت نے موضع ڈلوال ضلع جہلم کے ایسے مالکان اراضی کی درخواستوں پر کیا کارروائی کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جن کی زرعی اراضیات کوئی کے کان کنوں کے ناجائز تصرف میں ہیں؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی)۔ م محکمہ قالون حکومت پنجاب نے بدایات کی ہے کہ ایسے تمام جو گزرے فریقین الہی بامی رضامندی سے طے کریں۔ لاکامی کی صورت میں معاملہ ناظم صنعت و ترقیات معدنیات پنجاب کے پیش کیا جائے۔ جن کو اس ضمن میں کلی اختیارات دے دیئے گے ہیں۔ اس بارے میں صوبہ کے تمام ڈپٹی کمشنروں، کانکنی کے اداروں کے سربراہوں اور مالکان اراضی اور کانکنی کی الجمنوں کو اطلاع کر دی گئی ہے۔ جوں ہی زیر

تصفیہ چھکڑے ناظم صنعت و ترقیات معدلیات کو بھی کئے جائیں گے۔ ان کا مناسب فیصلہ کر دیا جائیگا۔

کپاس کی سالانہ پیداوار

* ۱۹۵۱ - میان لیاقت حسین مؤذل : کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۱ء میں کپاس کی کل کتنی سالانہ پیداوار ہوئی۔

(ب) اس عرصہ میں کپاس کی پیداوار کے لحاظ سے پہلے دوسرے اور تیسرا نمبر پر آنے والے اصلاح کون سے ہیں۔

(ج) اس عرصہ میں پہلے دوسرے اور تیسرا نمبر پر آنے والے اصلاح کی علیحدہ علیحدہ پیداوار کتنی ہے اور صوبہ کی کل پیداوار کتنے فیصد ہے؟

وزیر زراعت - (مسٹر صادق حسین قریشی) : (الف) صوبہ میں ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۱ء میں کپاس کی سالانہ پیداوار مندرجہ ذیل تھی۔

۱۹۷۰ء ۴۲۴۰،۰۰۰ (بالیں لاکھ انٹیس بزار) گانٹھیں

۱۹۷۱ء ۲۹۶۴،۰۰۰ (انٹیس لاکھ چھوٹر بزار) گانٹھیں

(ب) دونوں سالوں میں صوبہ میں اول دوم اور سوم آنے والے اصلاح علی الترتیب ملتان ساپیوال اور رحیم یار خان تھے۔

(ج) ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۱ء میں پہلے دوسرے اور تیسرا نمبر پر آنے والے اصلاح کی علیحدہ علیحدہ پیداوار اور ان کا صوبہ کی پیداوار میں تناسب مندرجہ ذیل تھا۔

(۱) ملتان ۱۹۷۰ء میں پیداوار سات لاکھ بیسٹھو بزار گانٹھیں صوبے سے تناسب ۳۳ اعشاریہ ایک فیصد

۱۹۷۱-۷۲ء میں پیداوار تو لاکھ انہاون بزار گائٹھیں صوبے سے
تناسب ۳۲ اعشاریہ دو فیصد

(۲) ساپیوال ۱۹۷۰ء میں پیداوار یاخ لامبے لاکھ اکیس بزار گائٹھیں
صوبے میں تناسب ۳۳ اعشاریہ ۵ فیصد

۱۹۷۱-۷۲ء میں پیداوار چھ لاکھ ستھ بزار سات سو گائٹھیں صوبے
سے تناسب ۲۲ اعشاریہ ۴ فیصد

(۳) رحیم یار خان ۱۹۷۰ء میں پیداوار دو لاکھ تین بزار گائٹھیں
صوبے سے تناسب ۳۰ فیصد

۱۹۷۱-۷۲ء میں پیداوار تین لاکھ ساڑھے تیرہ بزار گائٹھیں صوبے
سے تناسب ساڑھے دس فیصد۔

میان خورشید انور : جو اعداد و شمار انہوں نے بیان کیے ہیں کہ ملتان میں
اتنی کپاس بیدا ہوئی ہے کیا آن figures کی صحت کی ذمہ داری وہ لینے کو
تیار ہیں؟

وزیر زراعت : ملتان، ساپیوال اور رحیم یار خان تینوں جگہ کی یہ یہ figures۔

میان خورشید انور : بالکل غلط ہے۔ صرف ملتان کی تحصیل میں تین لاکھ
گائٹھیں بیدا ہوئی ہیں اور کل سات تحصیلوں ہیں۔ جو پیداوار انہوں نے سات لاکھ
پتاکی ہے وہ صرف تین تحصیلوں میں ہوئی ہے۔

وزیر زراعت : جانب سینکر۔ میں نے جو کچھ عرض کیا ہے اگر لاضل مجرم
اس سے زیادہ معلومات رکھنے ہیں تو میں انہی محکمے سے اوجھہ کر عرض کر
دؤں گا۔

کنور چہد پاسین خان : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ پنجاب میں جو
کپاس بیدا ہوئی ہے وہ ملک کی کل پیداوار کا کتنا فی صد ہے؟

وزیر زراعت : علیحدہ سوال درکار ہے ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Sir, what steps the Government intends to take to increase the production of cotton in the province of the Punjab.

Minister for Agriculture : I would like to inform the honourable member that this happens to be a policy matter, but we are taking necessary steps for which we want more fertilizers, more foreign exchange, etc.

(At this stage, Mr. Speaker occupied the chair)

کنور ہد یاسین خان : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جب ملنٹان میں کھاں سب سے زیادہ پیدا ہوئی ہے۔ تو کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ وہاں کائن ایکسپریس قائم کر دیا جائے۔

Mr. Speaker : It has no relevancy to the question.

میان خورشید انور : کیا اس دفعہ کھاں کا بیچ یا بنولہ خریدنے کے لئے حکومت نے کوئی انتظامات کیے ہیں ؟

وزیر زراعت : اس کے لئے علیحدہ سوال پونا چاہیے۔ لیکن اگر فاضل ممبر زراعت کے متعلق باتیں کرنا چاہیں تو کسی دن میں ان کی خدمت میں خود حاضر ہو جاؤں گا۔

Mrs. Syeda Abida Hussain : It is commonly accepted that the 1972-73 cotton crop has fallen short of last year's targets. Would the honourable Minister kindly inform the House what relevant measures are being taken by his department to look into this ?

Minister of Agriculture : I would like to inform the honourable Member that I do not think the cotton crop has fallen short of the target of the previous year, but we are taking necessary steps for improving the yield per acre.

Mrs. Syeda Abida Hussain : When the honourable Minis-

ter has said that he does not think that cotton crop has fallen short, has any tentative estimate been made to assess the situation?

Minister for Agriculture: I would like to inform the Member that a Committee regarding this matter has been appointed, which will be informing us in the near future.

گندم کی سالانہ پیداوار

* ۱۱۵۲ - میان لیاقت حسین مژل - کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں
کم کند.

(الف) صوبے میں ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۰ء میں گندم کی کل سکتی
مالانہ پیداوار ہوئی۔

(ب) اس مدت میں گندم کی پیداوار کے لحاظ سے پہلے دوسرے اور تیسرا
تمہارا آنے والے اصلاح کون ہے یہ۔

(ج) اس عرصہ میں پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر ہو آنے والے اخراج کی علیحدہ علیحدہ پیداوار کتنی ہے اور صوبہ کی کل پیداوار کا کتنے فیصد ہے؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین تربیشی) - (الف) صوبہ پنجاب میں گندم کی پیداوار حسب ذیل تھی -

۱۹۷۱ء میں ۵۰۰،۵۲۰،۵۰۰ روپے کا بارے میں (باؤن لائکو سات ہزار پانچ سو روپے)

(ب) گندم کی پیداوار کے لحاظ سے پہلے تہبیر ہر ضلع ملتان دوسرے تہبیر ہر ضلع سامیوال اور تیسرا تہبیر ہر ضلع لاٹلپور آتا ہے۔

(ج) ان اضلاع کی کل پیداوار اور صوبہ کے ساتھ فیصلہ تناسب درج ذیل

((1) ملٹان ۱۹۰۰ء میں بیله اوار سات لاکھ سینتالیس ہزار ایک سو

ٹن فیصد تناسب ۵، اعشاریہ ۳

۱۹۷۱-۱۹۷۰ میں پیداوار آنہ لاکھ چودہ ہزار دو سو ٹن فیصد تناسب

۵، اعشاریہ ۳

(۲) ساہیوال ۱۹۷۰-۷۱ میں پیداوار چھ لاکھ بیالیس ہزار ہائی سو ٹن

فیصد تناسب ۱۳، اعشاریہ ۲

۱۹۷۱-۱۹۷۰ میں پیداوار چھ لاکھ پچھتر ہزار ہائی سو ٹن فیصد تناسب

۱۲، اعشاریہ ۹

(۳) لائلپور ۱۹۷۰-۷۱ میں پیداوار ہائی لاکھ ایک سو ٹن فیصد تناسب

۱۰، اعشاریہ ۳

۱۹۷۱-۱۹۷۰ میں پیداوار چھ لاکھ تیس ہزار ہائی سو ٹن فیصد

تناسب ۱۲، اعشاریہ ۱

والا بھول ہد خان۔ کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا وہ امن بات ہے باخبر یہ کہ ۱۹۷۱-۷۲ء کی گندم کی پیداوار کے مقابلے میں موجودہ فصل ربیع کیمیاوی کھاد لہ ملنے کی وجہ سے نصف رہ جائے گی؟

وزیر زراعت۔ جناب والا۔ میں فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کر سکتا ہوں کہ پچھلے ہفتے میں نے اپنی گندم کاشت کی ہے۔ اتنی جلدی میں نہیں بتا سکتا کہ پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال گندم کی پیداوار آدمی رہ جائے گی۔ جہاں تک کھاد کا سوال ہے کھاد ملنے میں کافی مشکل پیش آئی ہے اور اس بات کی ہر نیکن کوشش کی جا رہی ہے کہ پچھلی حکومتوں کی وجہ سے جو کمی پیدا ہوئی ہے اسے جلد از جلد دور کیا جائے تاکہ اتنی کھاد ہو کہ فاضل ممبر کو آئندہ تکلیف محسوس نہ ہو۔

والا بھول ہد خان۔ کیا وزیر زراعت یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر پہلے ہائی کے ساتھ اس وقت کاشتکاروں کو کھاد مہیا نہ کی گئی تو واقعی پیداوار ۱ حصہ کم ہو جائے گی؟

وزیر زراعت - جناب والا۔ ۱۔ حصہ کی کسی کی بات میں نہیں سمجھتا لیکن اگر پہلے ہانی کے ساتھ کھاد نہ ملنے تو یقیناً کچھ نہ کچھ پیداوار میں کبھی ضرور ہوگی۔

سید لاظم حسین شاہ - جیسا کہ وزیر موصوف نے ابھی فرمایا ہے کہ گندم کی بیجائی الہوں نے خود ایک بفتہ قبل کی ہے۔ کیا ان کے علم میں یہ بات ہے کہ لوگوں کو یہی بیج مہیا کیا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر زراعت - میکسی پاک کا بیج ہر ایک کو مہیا کیا گیا ہے۔ جس چیز کے متعلق فاضل میر کہنا چاہتے ہیں وہ چیز میں نے کاشت نہیں کی۔

سید لاظم حسین شاہ - کیا میں وزیر موصوف کو آپ کی وساطت سے بتا سکتا ہوں کہ آج کل "ایس۔ اے ۲" کا بیج کاشت ہو سکتا ہے۔ میکسی پاک کا نہیں ہو سکتا۔ کیا ان کے علم میں ہے؟

وزیر زراعت - موجودہ حکومت ہو ممکن کوشش کر رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ گندم اکائی جانے کیونکہ میں وزیر زراعت ہوں۔ اس لیے میرا پہلا کام ہے کہ گندم جب تک کاشت ہو سکے کی جائے۔

کنور چد پاسین خان - کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ جس تناسب سے سیستان - ساہیوال اور لاہل پور کے اصلاح گندم پیدا کرتے ہیں انہیں اسی تناسب سے کھاد بھی مہیا کی جاتی ہے؟

وزیر زراعت - میں انہی فاضل میران کی خدمت میں پہلے یہی عرض کر چکا ہوں کہ جہاں تک کھاد کا سوال ہے اس میں کمی ضرور ہے۔ لاہل پور - سلتان - سرگودھا اور ساہیوال کے اصلاح میں ہی کمی نہیں ہے۔ ہر جگہ آہوڑی بہت کمی محسوس کی گئی ہے لیکن کوشش کی جا رہی ہے کہ کھاد زیادہ سے زیادہ ملک میں لانی جائے۔ اس کے لیے نئے کارخانے یہی لگائے جا رہے ہیں لیکن کھاد بنانے کے کارخانے دونوں میں نہیں بتتے۔ اس میں کچھ وقت لگتا ہے۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Minister for Agriculture be pleased to state whether the production of wheat for 1971-72 is enough for the province of the Punjab ? If the answer is in the negative, then what steps the Government proposes to take in order to improve the situation ?

Minister for Agriculture : This requires a fresh question.

Mr. Speaker : Has the question been answered ?

Begum Rehana Sarwar Shaheed : My question has not been replied.

Minister for Agriculture : I would request the honourable member to send a separate question for this.

چودھری جمیل حسین خان منع - کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ غریب کاشتکار جو گندم پیدا کر رہا ہے وہ اس میں کس قدر کھانا کھا رہا ہے ؟

وزیر زراعت - یہ علیحدہ سوال ہے -

سید ناظم حسین شاہ - کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے جیسے الہوں نے ابھی فرمایا ہے کہ گندم کی پیداوار پڑھانے کا وہ خود ارادہ رکھتے ہیں - جب وہ گندم کی پیداوار پڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو پھر یہ بیج کیون مہما نہیں ہوا ؟

وزیر زراعت - جناب والا - جب یہی لیا بیج آتا ہے تو وہ ثنوں کے حساب سے نہیں آتا - جو ایس-اے ۲۲ کا بیج ملک میں آیا ہے وہ دو سال میں آیا ہے - اس کو دو سال اور لگیں گے تاکہ یہ تمام زمینداروں اور کاشتکاروں کو مل سکے -

کرنل محمد اسلم خان لیازی - پوانٹ آف آرڈر - جناب والا - مجھے یہ اختیال ہونے لگا ہے کہ کہیں گندم کا جواب نہیں میں نہ دینا پڑے -

کنور محمد یاسین خان - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ بات درست

ہے کہ اس سال یہس ہزار نن ڈی اے بھی کھاد امپورٹ کی گئی لیکن اس کی سہلائی سیزین کے بعد کی گئی اور باقی شور میں بے کار پڑی ہے؟

وزیر رزاعت - جناب والا - جہاں تک یہس ہزار نن ڈی اے - بھی کھاد کے سوال کا تعلق ہے یہ بالکل درست ہے - جس جہاڑ میں یہ چیز آئی ہے وہ دیر سے پاکستان میں پہنچا - جہاں تک ہمارے کنٹرول کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں وہ اس سے باہر ہے - یہ چیز پہنچنے میں چند وزیر یقیناً دیر ہوئی ہے -

مسٹر لاصر علی خان پلوچ - کیا وزیر رزاعت یہ فرمائیں گے کہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ کھاد کا ابھی انتظام ہو رہا ہے اس کا اب کیا فالدہ ہوگا؟

وزیر رزاعت - میں نے اکلی فصل کے متعلق عرض کیا ہے -

رانا پھول مہد خان : کیا وزیر رزاعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حالانکہ یوریا کھاد کی قیمت پیشیں روپے فی بوری مقرر ہوئی ہے - اب وہ زیادہ سے زیادہ کس قیمت پر مہیا ہو رہی ہے اور کیا یہ بات ان کے علم میں ہے؟

وزیر رزاعت : میں جناب فاغل مہر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ مجھے اب تک تو نہیں پڑے لیکن ان سے پوچھ کر یقیناً مجھے پڑے چل جائے گا۔

رانا پھول مہد خان : اگر میں یہ کہہ دوں کہ اس کی قیمت ۲۲۳۶ روپے تک پہنچ گئی ہے تو کیا آپ اس کی تحقیقات کرائیں گے؟

وزیر رزاعت : یقیناً۔

کنور مہد یاسین خان : کیا وزیر رزاعت فرمائیں گے کہ ۸۰ ہزار نن یوریا پاپر امپورٹ کی گئی تھی لیکن وہ آج تک کولڈ شوریج میں پڑی ہے اور ملک میں اس کی ترسیل نہیں ہو سکی اس وجہ سے ۲۳۵۰ روپے فی بوری بلیک مارکیٹ میں کھاد مل رہی ہے؟

وزیر رزاعت : یہ علیحدہ موآل ہے -

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے جیسا کہ انہوں نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ ایس۔ اے ۲۲ باہر سے امپورٹ ہوتی ہے۔ لیکن فی الحقیقت ایس۔ ۲۲ لائل پور میں تیار ہوتی تھی۔

وزیر زراعت : جناب والا۔ میں فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے بالکل نہیں کہا کہ ایس۔ اے ۲۲ باہر سے امپورٹ کی جاتی ہے یہ لائل پور میں تیار ہوتی ہے میں وہاں جا کر چیک بھی کر آیا ہوں۔ یہ لائل پور کا بیچ ہے اور وہاں سے آتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ باہر سے مٹا امریکہ وغیرہ سے آتا ہے۔

چودھری شوکت علی : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کھاد کے موجودہ نظام کے تحت جو ایجنسی ہولڈرز ہیں ان کو تبدیل کرنے کی اس حکومت کے زیر غور کوئی سکیم ہے تاکہ یہ کواہریشو سوسائٹیوں کو دے دی جائے؟

وزیر زراعت : میں فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے بہت سی تباویز بنائی گئی ہیں اور عنقریب اس بات کا پتہ تمام لوگوں کو جل جائے گا کہ کیا کیا تباویز بنائی گئی ہیں جس سے کھاد بہتر طریقے سے دی جا سکے۔

چودھری غلام قادر : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کھاد تو دیہات میں استعمال ہوتی ہے اور ایجنسیاں شہر میں ہیں۔ کیا ان ایجنسیوں کو دیہات میں منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ جب کہ وہاں یونیون کونسلوں کے دفاتر موجود ہیں؟

وزیر زراعت : میں اپنے فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہ کر رہے ہیں کہ جو تباویز ہم بنا رہے ہیں یا تیار کر رہے ہیں اس میں کایہنہ کا یہ فیصلہ ہے اور اسے تقدیم فائق دی گئی ہے کہ کھاد کی بہتر سے بہتر طریقے پر ترسیل کی جائے تاکہ زمینداروں کو دیہات میں تکلیف نہ ہو اور یقیناً ان کے دفاتر وہیں بنائے جائیں گے۔

مسٹر نذر حسین منصور : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ گارخانے دار اور ڈیلر کھاد کی تقسیم میں حکومت یا عوام سے تعاون کر دے گی ؟ اگر وہ اس سلسلے میں تعاون نہیں کرتے تو ان کا کس حد تک احتساب کیا گیا ہے ۔ اور حکومت ان کا احتساب کرنے میں کیا اقدامات انہا رہی ہے ؟

وزیر زراعت : جہاں تک کھاد کی تقسیم کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑی بہت تکلیف ضرور ہے ۔ جہاں تک تعاون کا سوال ہے موجودہ حکومت ہر نمکن کوشش کر رہی ہے کہ جس طریقے سے بھی تعاون حاصل کیا جائے وہ عوام کے حق میں ہو ۔ جہاں تک نرخوں کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ کہیں کہیں کسی جگہ یقیناً کھاد کی قیمت بڑھی ہے لیکن اس کی بنیادی وجہ supply and demand کا اصول ہے ۔ ہماری آئندہ پالیسی میں کھاد زیادہ آنے لکھے گی اور جو طریقہ کھاد کی ترسیل میں اختیار کیا جائے گا اس سے عوام کو آسانی ہوگی ۔

ملک کوئی بخش اینڈ کمپنی کو مالٹ رینچ ایلمونیم کی تلاش کرنے کا پڑھ

* ۱۱۸۱ - چودھری امان اللہ لک : کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان ایلمونیم کے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تقریباً ۹۰۰ مال پونڈ ملک کوئی بخش اینڈ کمپنی نے مالٹ رینچ میں ایلمونیم کی تلاش کرنے کی درخواست دی تھی جس کا تا حال کوئی فیصلہ نہیں ہوا ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت کے ڈائیریکٹر معدنیات مسٹر کنور ادریس نے فائل متعلقہ پر یہ نوٹ دیا تھا کہ اس کمپنی کو اس کی پہلی سے منظور شدہ کوئلہ کی پڑھ داری کی حدود کے اندر ایلمونیم تلاش کرنے کا پڑھ بھی دے دیا جائے لیکن اس پر ابھی تک کوئی عمل نہیں ہوا ۔

(ج) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ درست ہے کہ افسران متعلقہ کی ان کو تاہی کی وجہ سے ایلمونیم کا ذخیرہ تلاش کرنے کا کام بھی معرض التوا میں ڈال دیا گیا ہے۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف ان کمہنی کو ایلمونیم کی تلاش کا پہلے دینے ہر غور کرنے کے لئے تیار ہیں؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) : (الف) جی نہیں۔ بلکہ ان کی جانب سے مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء پاکسائٹ (نہ کہ ایلمونیم) کی تلاش پہلے لیے درخواست دی گئی تھی۔ ان کی درخواست ایسی ہی دوسری درخواستوں کے ساتھ معرض التوا میں پڑی ہے۔ کیونکہ سرکاری شعیر فی الحال یہ جامع پڑتال کرو رہے ہیں کہ پاکسائٹ کا رقبہ غبی شعیر کو پھون ہر دینا کس حد تک مناسب ہے۔

(ب) یہ درست نہیں۔ مسٹر کنور ادریس کا ایسا کوئی نوٹ فائل متعلقہ ہر لکھا ہوا نہیں ہے۔ لہذا ان کی تکمیل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(د) ان جزو کا جواب جزو الف کے جواب میں موجود ہے۔

چودھری امان اللہ لک: جناب والا جواب کے حصہ ”ب“ کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں اس میں کہا گیا ہے کہ:

”یہ درست نہیں۔ مسٹر کنور ادریس کا ایسا کوئی

نوٹ فائل متعلقہ ہر لکھا ہوا نہیں ہے۔“

جناب والا اس کی وضاحت فرمائی جائے کہ جواب اثبات میں بتا ہے یا انکار میں۔ میں نے انہی سوال کے جزو ”ب“ میں یہ پوچھا تھا :

”کیا یہ درست ہے کہ اس وقت کے ڈائریکٹر
معدنیات مسٹر کنور کی بھلے سے ادریس نے قائل
متعلقہ ہر یہ نوث دیا تھا کہ اس کمپنی کو
اس منظور شدہ کولڈ کی پشہ داری کی حدود
کے اندر ایلمونیم تلاش کرنے کا پشہ بھی دے دیا جائے
لیکن اس پر ابھی تک کوئی عمل نہیں ہوا“

Mr. Speaker : The facts have been denied.

چودھری امان اللہ لک : جناب والا۔ یہ انکار بتا ہے یا اثبات بتا ہے۔ جواب میں لکھا ہوا ہے ”یہ درست نہیں“ اس کے بعد ”قائل متعلقہ ہر لکھا ہوا نہیں ہے“

مسٹر سہیکر : ”یہ درست نہیں“ کے بعد قل سائب ہے۔

چودھری امان اللہ لک : جناب والا۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جواب میں جو لکھا گیا ہے کہ ”یہ درست نہیں“ اس سے انکار بتا ہے یا اثبات بتا ہے۔

مسٹر سہیکر : یہ ایک فقرہ نہیں ہے یہ دو فقرے ہیں۔ دونوں کو انکار کیا گیا ہے۔

کوہ مری کے علاقے میں کرم کش ادویات کا بلا معاوضہ چھڑکاؤ
۱۹۷۳*- مسٹر محمد حنف خان : کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں

گئے کہ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ زراعت پر ہو دوں کے تحفظ کے سلسلے میں کوہ مری کے علاقے میں باقاعدہ وقوف سے کرم کش ادویات کا چھڑکاؤ کرتا ہے۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ چھڑکاؤ پر متعین عملہ اس چھڑکاؤ کی لاگت مفلس اور نادار کاشتکاروں سے طلب کرتا ہے جو اس لاگت کی ادائیگی کی استطاعت نہیں رکھتے۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت بغیر کوئی لاگت وصول کئے کرم کش ادویات کی فراہمی اور چھڑکاؤ کے ضروری انتظامات کرنے پر غور کرے گی؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی)۔ (الف) جہاں تک محکمہ کے وسائل اجازت دیتے ہیں کاشتکاروں کی مناسب امداد کی جاتی ہے۔ اور نقصان دہ کیڑوں کی روک تھام کے لئے عملی تدابیر بنائی جاتی ہیں۔

(ب) صرف دوائی کی نصف قیمت وصول کی جاتی ہے۔

(ج) کرم کش ادویہ پہلے ہی نصف قیمت پر مہیا کی جاتی ہیں۔ اس سے زیادہ رعایت حکومت کے وسائل سے باہر ہے۔

مسٹر محمد حنف خان۔ کیا وزیر موصوف از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ مری کا علاقہ انتہائی پسماندہ ہے۔ وہاں کے عوام بہت غریب ہیں وہ دوالیوں کی قیمت ادا نہیں کر سکتے جس کی وجہ سے وہاں پر ہو دوں کا عظیم نقصان ہو رہا ہے۔ اس عظیم نقصان کو بچانے کے لئے بلا قیمت ان کو دوالیاں مہیا کی جائیں۔

مسٹر سہیکر - یہ سوال نہیں ہے بلکہ یہ ایک گزارش ہے ۔

وزیر زراعت - جناب والا۔ میرے فاضل دوست نے جو کچھ فرمایا ہے میں معکوس فناں کی خدمت میں ضرور عرض کروں گا کہ سب سے زیادہ سہریانی مری کے علاقہ پر کی جائے۔ ان غریبوں کو زیادہ امداد دی جائے تاکہ نقصان نہ ہو ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed. Will the Hon'ble Minister for Agriculture be pleased to state whether he is looking into the matter of setting up a Research Committee for the same ?

Minister for Agriculture. I would like to inform the hon'ble member that when it is set up, it will be known in the near future.

تحصیل پھالیہ میں وُٹرری ہسپتال کھولنا

۱۲۱۴* - چودھری لال خان - کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں

گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پھالیہ میں زراعت پیشہ لوگوں کی اکثریت ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے مویشی دور دراز علاقوں میں مشہور ہیں ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پھالیہ میں مویشیوں کی بیماری مثلاً کھوٹو وغیرہ کی وجہ سے بہت سے مویشی ضائع ہو جاتے ہیں ۔

(د) اگر جزو پائی بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس علاقے میں مزید وُٹرری ہسپتال کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر زراحت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) جی پاں -

(ب) جی پاں

(ج) جی نہیں - نومبر ۱۹۷۲ء سال روان میں چند وباں پہلی تھیں اور حرف آله موسیٰ مرے تھے۔ حکمہ پرورش حیوانات نے سائز چوپیں ہزار نیکے موسیشوں میں کئے تھے۔ تحصیل بھالیہ میں بارہ ٹولنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں موجود ہیں۔ لفظ ٹولنری ہسپتال کھوانے کا کوئی جواز نہیں۔

چودھری لال خان - جناب والا۔ وزیر موصوف نے جو جواب دیا ہے یہ بالکل خلط ہے۔ میرا علاقہ چار پانچ سو دیہات پر مشتمل ہے۔ صرف ایک ہی گاؤں میں بھی پچیس وارداتیں ہوتی ہیں۔

وزیر آپاںی و برقی قوت - جناب والا۔ منا اور بات ہے اور وارداتیں اور بات ہے۔

وزیر زراحت - جناب والا۔ میں واردات کے متعلق سمجھنا نہیں ہوں۔

Mr. Speaker. He has challenged the statement given by the Minister.

وزیر زراحت - جناب سپیکر۔ جو میں نے ایوان کے سامنے اور فاضل ممبر کے سامنے عرض کیا ہے اگر ان کی اطلاع کے مطابق وارداتیں زیادہ ہیں تو میں یقیناً چیک کروں گا۔

چودھری امان اللہ لک - جناب والا۔ میں وزیر موصوف یہ دریافت کرتا چاہتا ہوں کہ ریکارڈ میں صرف آله موسیٰ دیشے ہیں۔ کیا ٹولنری حکمہ کے پاس یا آپ کے حکمہ کے پاس ایسا کوئی اندراج موجود ہے یا زبانی اطلاع پر یہ جواب دیا ہے؟

وزیر زراحت - جناب والا۔ میں ہنر فاضل ممبر کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ جو وارداتیں ہوتی ہیں ہمارے پاں ان کا اندراج ہوتا ہے۔

چودھری امان اللہ لک - جناب والا میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ وہ اندرج کس کے پاس ہوتا ہے - میں ان کی سٹیشنٹ کو چیلنج کرتا کرتا ہوں کہ کسی کے پاس مویشیوں کی موت کا کوئی اندرج نہیں ہے - کیا حکومت اس پر غور کرنے کے لیے تیار ہے اور دوسرے اس غلطی کا اعتراف کرنے کے لیے تیار ہے ؟

وزیر زراعت - اعتراف کس بات کا کرتا ہے - میں اکی میشگ پر بتا دوں گا کہ کہاں کہاں اندرج ہوتا ہے - اگر غلطی ہے تو ہر حکومت درست کرنے کے لیے تیار ہے -

رانا بھول محمد خان - جناب والا - کیا وزیر حیوانات از راہ کرم بیان فرمائیں گے

(تھہہ)

زراعت اور حیوانات سے متعلقہ سوال ہے - اس سے آپ انکلار نہیں کو سکھئے -

جناب والا - کیا وزیر حیوانات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے انہیں جواب میں یہ فرمایا ہے کہ صرف آئندہ مویشی مرے تھے لیکن سوال کتنہ معزز مہر نے چیلنج کیا ہے کہ صرف ان ہی کے ایک گاؤں میں یہیں مویشی مرے ہیں - معزز رکن کے چیلنج کو قبول کرنے ہونے انہوں نے فرمایا ہے کہ میں اس کی تحقیقات کروں گا - اگر معزز رکن کا یہ بیان درست ہے تو کیا وہ انہیں حکمہ کے متعلقہ افسران کر معطل یا برخاست کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جنہوں نے یہ غلط رپورٹ مہیا کی ہے ؟

مسٹر مہبکر - یہ توجہ کے مطابق کریں گے - آپ ان کو یہ کیسے کہہ سکتے ہیں -

رانا بھول محمد خان - جناب والا - اگر کسی زمیندار کا ایک بیل س رجائے تو اس کو انہی لڑکے کی موت سے زیادہ افسوس ہوتا ہے - جناب - والا اگر حکمہ

کا کوئی اہلکار خلط جواب دیتا ہے تو اس کے خلاف ایکشن لینا وزیر صاحب کا فرض ہے ۔

بیگم ریحانہ مسرور شہید ۔ جناب والا کیا حیوانات کا کوئی نیا معمکن قائم ہوا

ہے ؟

Mr. Speaker. He wants an assurance that proper action be taken.

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ میں اپنے فاغل میر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر قسم کی کوشش کی جائے گی کہ ان کو صحیح اطلاع ملے ۔ جو میرے پاس اطلاع ہے وہ میں نے عرض کر دی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا کیا ایوان کو اس کے متعلق مطلع کیا جائیگا کیونکہ ایوان میں ایک فاضل رکن نے چیلنج کیا ہے کہ یہ جواب غلط ہے ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا میں نے اپنے بھائی کو کبھی علیحدہ اطلاع نہیں دی ہے ۔ میں پیشہ چیمبر میں اطلاع دون گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ختم ہوا ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ میں آج کی فہرست سوالات کے باقی مائدہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر دکھنے لگئے

ولڑی ڈسپنسروں تو قابل وہ تحصیل کھروڑ بکا میں وٹرنی
ڈسپنسر کا تقریب

* ۱۲۲۹ - رانا رب نواز نون - کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں، گے
کہ وٹرنی ڈسپنسری تو قابل راه سب تحصیل کھروڑ بکا جو چہ ماہ سے بند ہڑی
بھے بین وٹرنی ڈسپنسر کا تقریب کب ہو گا؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - وٹرنی ڈسپنسری "تو قابل وہ"
میں ایک کمپونڈر تعینات تھا۔ وہ اپانک بیمار ہو جائیکی وجہ سے رخصت ہر چلا
گیا۔ کام چلانے کے لیے وہاں ایک سٹاک اسٹنٹ تعین کیا گیا تھا جو کہ بطريق
احسن خدمت سر انجام دیتا رہا۔ بعد ازاں کمپونڈر استعفی دے کر فارغ ہو گیا
مورخہ ۱۸-۱۰-۷۴ سے لیا وٹرنی ڈسپنسر وہاں متین ہو چکا ہے جو تسلی
یخش کام کر رہا ہے۔

ضلع ملتان میں مصالحتی بورڈ کا قیام

* ۱۲۲۷ - دیان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان
فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیکھ اصلاح میں مارکیٹ ایکٹ کے تحت بورڈ
آف آریٹریشن (مصالحتی بورڈ) مایین کالہنگاران و تاجران قائم کر
دینے کئے ہیں مگر ضلع ملتان میں ایسا بورڈ قائم نہیں کیا
گیا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملتان میں بھی ایسا بورڈ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) حکومت نے تمام کمشنروں کو مصالحتی بورڈ بنانے کے اجتیارات منوب دئے ہیں۔ لیکن اکثر اصلاح میں مصالحتی بورڈ اپنی تک تشکیل نہیں کئے گئے۔ ملتان میں بھی اپنی تک بورڈ قائم نہیں کیا گیا۔

•
(ب) جی ہاں۔

محکمہ جنگلات کے حسابات کی جائیج ہڑتال کرنے والا عملہ
* ۱۲۳۷ء - علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں
گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ جنگلات کے حسابات کی جائیج اور ہڑتال کا کام محکمہ زراعت کے شعبہ جنگلات کے سپرد کر دیا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ شعبہ جنگلات میں کام کرنے والے عملہ کو برآہ راست سیکرٹریٹ سے منسلک کر دیا تاکہ وہ انتظامی عملہ کے زیر اثر رہے بغیر ان کے حسابات کی جائیج ہڑتال کر سکیں۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ اب یہ تعویز بیش کی گئی ہے کہ شعبہ جنگلات کو جنگلات کے سیتم اعلیٰ کے ماتھے منسلک کر دیا جائے۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ عملہ انتظامی عملہ کے تحت کام کرنے ہونے بلا خوف و خطر حسابات کی جائیج ہڑتال کا کام کر سکے گا؟

وزیر زراعت (سٹر صادق حسین (قریشی) - (الف) یہ درست نہیں بلکہ حسابات کی جانب بڑال کا کام محکمہ زراعت کے سیکرٹری کے ماتحت ہے اور شعبہ جنگلات کے کسی افسر کے ماتحت نہیں۔ جائیٹ سیکریٹری (فارسٹ) سیکرٹری زراعت کی طرف سے حسابات کی جانب بڑال کے عملہ کی نگرانی کرتا ہے۔

(ب) سوال واضح نہیں۔ اگر شعبہ جنگلات میں کام کرنے والے عملہ سے مراد حسابات کی جانب بڑال کا عملہ ہے تو یہ درست ہے کہ حسابات کی جانب بڑال کا عملہ سیکرٹری زراعت کے ماتحت ہے اور شعبہ جنگلات کے کسی افسر کے ماتحت نہیں۔

(ج) سوال بھر واضح نہیں۔ شعبہ جنگلات۔ جنگلات دو مہتمم صاحبان کے ماتحت ہیں لیکن حسابات کی جانب بڑال کے عملہ کو شعبہ جنگلات کے افسران ماتحت لانے کی کوئی تجویز زیر خور نہیں۔

(د) چونکہ (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں نہیں اس لیے حسابات کی جانب بڑال والے عملہ کا جنگلات کے افسران کے ماتحت آنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

غلام حسین ولد امام دین بورنگ مکینک ٹیوب ویل ونگ کو ریٹائرمنٹ کے وقت الٹھائی مربعہ اراضی کی الائمنٹ
۱۴۵۱* - ملک محمد علی خان - کیا وزیر زراعت از راه کرم یا ان فرمائیں
میں کہ۔

(الف) کیا یہ اس واقعہ ہے کہ ۱۹۶۵ء میں غلام حسین ولد امام دین بورنگ مکینک ٹیوب ویل ونگ کو ریٹائرمنٹ کے وقت اس کی خدمات کے صلہ میں حکومت کی طرف سے الٹھائی مربعہ اراضی دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ محکمہ زراعت نے کافی عرصہ پیشتر مکینک مذکور کا کیس مکمل کر کے محکمہ نوآبادیات کو ارسال کرو

دیا تھا۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ شخص کے کیس کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

(د) اگر جزو باشے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ شخص کو اب تک زمین الٹ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ نیز اس کے کیس کے تصفیہ میں ابھی کتنا عرصہ مزید درکار ہوگا؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قویشی)۔ (الف) غلام حسین کو اڑھائی مربع اراضی دینے کا فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ ڈالریکٹر ایکٹریک چرل الجینٹرنگ لاہیلپور نے جولائی ۱۹۷۵ء میں اس کا کیس سرکاری زمین کی الٹھٹ کے لیے مفارش کر کے محکمہ زراعت حکومت مغربی پاکستان کو پہیجا تھا۔

(ب) مسٹر غلام حسین نے گدو بیراج، غلام محمد بیراج اور تولسہ بیراج میں ۶۰ (چونٹو) ایکٹر زمین قسطوں پر خریدنے کے لیے درخواست دی تھی۔ یہ درخواست بورڈ آف ریونیو کو "مغربی پاکستان میں ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو زرعی زمین فروخت کرنے کی سکیم کے تحت زمین دینے کی مفارش کے ساتھ پہیچی گئی تھی۔

(ج) ۱۹۷۰ء کو بورڈ آف ریونیو مغربی پاکستان نے محکمہ زراعت مغربی پاکستان کو مطلع کر دیا تھا کہ غلام حسین کو زمین دینے کے سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ ریٹائرڈ ہونے والے سرکاری ملازمین کو زمین دینے کی سکیم ختم کر دی گئی تھی۔

(د) موجودہ حکومت کے فیصلہ کے مطابق سکیم ختم ہو جانے کے پاس اب غلام حسین سابق سرکاری ملازم کو سرکاری زمین دینے کا سوال ہی

لشان زدہ سوالات کے جوابات پو ایوان کی میز پر دکھئے گئے

۳۶۵

پیدا نہیں ہوتا۔

ٹیکسٹائل ملوں کی سالانہ پیداوار

* ۱۲۹۴ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر صنعت از راه کرم پہان فرمائیں
سچے کہ پنجاب میں کل کتنی ٹیکسٹائل ملیں ہیں - ان ملوں میں سے ہر ایک میں
کتنے سینٹلز لگے ہوئے ہیں اور ان ملوں کی سالانہ پیداوار کیا ہے؟

وزیر صنعت - (مسٹر صادق حسین قریشی) - (۱) اڑتالیس -

(۲) فہرست جس میں ملوں کیے نام اور ان کے سینٹلز درج ہیں ایوان کی میز
پر دکھ دی گئی ہے -

(۳) کروڑ ۳۲ لاکھ ہونڈ صوت -

TOTAL NUMBER OF TEXTILE MILLS, SPINDLES AND LOOMS IN THE PUNJAB (REGION-WISE)
28-10-1972

S. NO.	Region	No. of unit	No. of spindles	No. of looms
1	2	3	4	5
1	Multan	13	3,60,148	4,455
2	Lahore	13	3,98,712	425
3	Sargodha	22	6,19,144	8,949
Total :—		48	11,90,004	13,829

MILLS UNDER INSTALLATION

1	Multan	4	69,400	—
2	Sargodha	5	87,500	—
Total :—		9	1,56,900	—

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر دکھئے گئے

DISTRICT-WISE SUMMARY

District.	No. of units.	No. of spindles.	No. of looms.				
				1	2	3	4
MULTAN REGION.							
Rahim Yar Khan.	2	\$1,880	3,88				
Muzaffargarh.	2	30,400	—				
Bahawalpur.	1	12,800	—				
Multan.	7	3,31,916	3,217				
Sohwal.	1	34,052	850				
Total :—	13	3,60,148	4,453				
LAHORE REGION.							
Lahore.	3	49,488	300				
Sheikhupura.	10	1,42,264	125				
Total :—	13	1,98,712	425				
SARGODHA REGION.							
Sargodha.	4	99,684	500				
Mianwali.	2	51,344	1,027				
Lyallpure.	8	3,01,292	5,556				
Jhang.	2	36,304	500				
Gjrat.	1	24,800	—				
Rawalpindi.	4	1,01,536	860				
Jhelum.	1	25,184	496				
Total :—	22	6,39,144	8,949				
GRAND TOTAL :—	48	11,98,004	13,829				

REGION-WISE AND DISTRICT-WISE LIST OF COTTON TEXTILE
(SPINNING & WEAVING) MILLS IN THE PUNJAB PROVINCE.

28-10-1972

S. No.	Name and address of the Mills.	Location	Year of Establishment.	No. of spindles installed.	No. of looms installed.	R e m a r k s .
1	2	3	4	5	6	7

MULTAN REGION.

District Rabim Yar Khan.

1. Abassi Textile Mills Ltd.,
R. Y. Khan.

R.Y.
Khan

1946
(New)

24,800
11,880

163

New additional spindles
installed in June, 1972.

2. Bahawalpur Textile Mills Ltd.,
Khanpur.

Khanpur.

1955

36,680
15,210

220

District Muzaffargarh.

3. Fazal Cloth Mills Ltd., Fazal-
nagar, Jhang Road, Muzaffargarh.
4. Nafees Textile Mills Ltd., 48-
Shahrah-e-Qua-i-di Azam, Lahore.

Muzaffar-
garh.

1972
1972

18,000
12,400

District Bahawalpur.

5. Gulistan Textile Mills Ltd.,
2nd Floor, Finley House, I. I.
Chundrigarh Road, Karachi.

Samarata. 1938

12,800

فیضان نہد سوالات کے جوابات جو ایوان کی میڈیا پر دکھنے کے

	1	2	3	4	5	6	7
District Multan.							
6.	Allwynaya Textile and Finishing Mills Ltd., Vehari Road, Multan.	Multan.	1965 1970	12,400 12,526			Additional spindles in production since June, 1970.
7.	Colony Textile Mills Ltd., Ismailabad, Multan.	Ismailabad (Multan)	1950	64,440 15,018 — 79,488	1626		Additional spindles in production since Feb. 1971.
8.	Burewala Textile Mills Ltd., Burewala.	Burewala	1952	61,200	1024		
9.	Co-operative Textile Mills Ltd., Khanewal.	Khanewal	1953	25,600	427		
10.	Panjnad Textile Mills Ltd., Muzzafarpur.	Multan	1955	42,400			
11.	Sadiqabad Textile Mills Ltd., Khanewal Road, Multan.	Muzfaran	1968	12,400			
12.	United Textile Mills Ltd., Fazlabad-Multan.	Multan	1953 1972	12,400 12,600 — 25,000	140		
District Sahiwal							
13.	Sutlej Textile Mills Ltd., Okara.	Okara	1934	34,052	850		

LAHORE REGION

S. No.	Name and address of the Mills	Location	Year of Establishment	Name of spindles installed	No. of looms installed	Remarks
1	2	3	4	5	6	7

DISTRICT LAHORE

1.	Chenab Textile Mills Ltd, Mall Mansion Shahrah Qutabi Azam, Lahore.	Multan Road, Lahore.	1954	6,000 19,000	—	19,000 additional spindles installed in Oct. 1972.
2.	Sardar Textile Mills, Sardar House 9, Allama Iqbal Road, Lahore.	do.	1961-65	25,000 8,800	—	
3.	West Punjab Textile Mills Ltd., P.O. Gardiabad, G.T Road, Lahore.	G.T. Road, Lahore.	1940	15,648	300	
District Sheikhupura						
4.	Astar Textile Mills Ltd., 20 Empress Road, Lahore.	Muridke	1962	12,400 12,600	—	12,600 additional spindles installed in 1972.
5.	Ayesha Textile Mills Ltd., 19, Al-Mah, Lahore.	Lhr-Shei- khupura Road,	1962	25,000	—	
6.	Chudhry Textile Mills Ltd., Al-Eirdaus 135-Ferozpur Road, Lahore.	do.	1969	12,400 25,600	—	

LAHORE REGION

1	2	3	4	5	6	7
7.	Govt. Weaving and Finishing Centre, G.T. Road, Shahdar	Shahdara	1920	—	125	
8.	Itefaq Textile Mills Ltd., Urdu Bazar, Lahore.	Lhr-Shei- khupura Road	1972	12,312		
9.	Lahore Textile & General Mills Ltd., Montgomery Road, Monoo House, Lahore.	Muridke	1932	6,000 10,400		
				16,400		
10.	Monnoo Textile Mills Ltd., Monnoo House, J. Montgomery Road, Lahore.	Muridke	1962	12,400		
11.	Punjab Cotton Mills Ltd. 209 Shah Jamal, Lahore.	Lhr-Shei- khupura Road,	1970	12,500		
12.	Sunshine Cotton Mills Ltd., 76/E-1 Gulberg III, Lahore.	-do-	1968	12,432 12,432 888	(Add) (unautho- rised)	12,412 additional spindles and 888 spindles are in production since March 1970.
13.	Shishmahal Textile Mills Ltd., 92-Ravi Road, Lahore.	G.T. Road, Sheikhupura	1970	25,752 1,500		

SARGODHA REGION

No.	Name and Address of the mills	Location	Year of Establishment	No of Spindles installed.	No of Looms installed.	Remarks.
1	2	3	4	5	6	7
District Sargodha						
1.	Sargodha Textile Mills Ltd., Lyallpur Road, Sargodha Cantt.	Sargodha Cantt.	1953 1970	24,784, 12,480 37,264	500	12,480 spindles imported for replacement have been installed separately in the mills' premises in 1970.
2.	Sally Textile Mills Ltd., 6 Egerton Road, Lahore.	Jauharabad	1971	24,960		
3.	United Cotton Mills Ltd., 22 Nishatabad, Lyallpur.	do.	1971	24,960		
4.	Noon Textile Mills Ltd., Alifah Building, Lahore.	Bhalwal	1972	12,500		
District Mianwali						
5.	Colony Thal Textile Mills Ltd., Ismailpur, Bhakkar.	Bhakkar	1958	23,744	513	
6.	Kohinoor Textile Mills Ltd., Liaqatabad.	Liaqatabad	1952	23,600	312	

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی منزہ نہ رکھے گئے

1	2	3	4	5	6	7	-
District Lyallpur							
7.	Crescent Textile Mills Ltd., Sargodha Road, Lyallpur.	Lyallpur	1951	47,880	924		
8.	Gojra Textile Mills Ltd., Samundri Road, (Lyallpur) Gojra.	Gojra.	1958	—	128		
9.	Kohinoor Textile Mills Ltd., Lahore Road, Lyallpur.	Lyallpur	1950	1,04,920	2,293		
10.	Lyallpur Cotton Mills. Lyallpur.	do.	1955	55,752	1,115		
11.	Nishat Mills Ltd., P. O. Nishababad, Lyallpur.	do.	1933	30,036	3190		
12.	Premier Cloth Mills Ltd., Mian Muhammabad, Lyallpur.	do.	1954	25,264	356		
13.	Rehmania Textile Mills Ltd., Jhang Road, Lyallpur.	do.	1955	12,400			
14.	Zeenat Textile Mills Ltd., Sargodha Road, Lyallpur.	do.	1954	25,040	360		
District Jhang							
15.	Fatima Textile Mills Ltd., Pull Dingho, Sargodha Road, Chiniot.	Chiniot	1971	10,680	(Unauthorised)		

		3	4	5	6	7
16.	Shams Textile Mills Ltd., Sargodha Road, Chiniot.	Chiniot	1971	24,624	500	
	District Gujrat					
17.	Service Industries (Textiles) Ltd., G. T. Road, Gujrat.	Gujrat	1964	12,400 12,400 <hr/> 24,800	Additional spindles are in production since June, 1970.	
	District Jhelum					
18.	Fauji Textile Mills Ltd., Jhelum.	Jhelum	1953	25,184	496	
	District Rawalpindi					
19.	D. M. Textile Mills Ltd., P. O. Box 54, Rawalpindi.	Rawalpindi	1952	13,200		
20.	Kohinoor Textile Mills Ltd., Peshawar Road, Rawalpindi.	do.	1953	50,880	840	
21.	Rechna Textile Mills Ltd., G. T. Road, Gujranwala, Gujran Khan.	Gujran Khan	1971	25,056		
22.	Sattar Textile Mills Ltd., Westridge Road, Rawalpindi. (Previously known as Wattan Cotton Mills).	Rawalpindi	1954	12,400	20	

TEXTILE MILLS UNDER INSTALLATION IN THE PUNJAB

28-10-1972

S. No.	Name and Address of the Mill	Phone No.	Location	Date of Sanction & sanctioning Agency.	No. of Spindles/ looms/ sanction- ed.	Progress made for the establishment.
1	2	3	4	5	6	7
1.	Ali Textile (Jhang) Ltd., Room No. 330-331, Alifah, The Mall, Lahore.	71190— 68970	Village Dal Distr. Jhang	March, 1970 (PICIC)	25,000	90% mills building completed. 40% machinery has reached the site and being installed.
2.	Shahpur Textile Mills Ltd., 80/E-1, Gulberg III, Lahore.		Jauhriabad (Sargodha)	31-1-1970 (PICIC)	25,000	Construction of the Mills' building is in progress. Major portion of the machinery has reached the site.
3.	Ellahi Cotton Mills Ltd., Amer Bldg. 3rd Floor, 46-A Bank Road, Rawalpindi.	64351	Juriyan, Mandra Teh. Gujrat Khan (PICIC)	10-3-1972	12,50	Under installation.
4.	Ellahi Textile Mills Ltd., 3rd Floor, Idress Chamber, Wood Street, Karachi.	232587	Chiniot, Distr. Jhang		12,500	No progress made as yet.
5.	Monaco Textile Group.		Hasanabdal, District Rawalpindi.		12,500	With the permission of the Prov. Govt. they are setting up the unit at Hasanabdal. Land has been purchased. Building wall under construction, machinery under import.

Mills under Installation—(contd.)

1	2	3	4	5	6	7
6.	Mohib Textile Mills Ltd., Mahmoodabad House No. 2, Frere Road, Clifton Bridge, Karachi.	Muzaffargarh. (PICIC)	July, 1970 (IDBP)	25,000 Building under construction, and expected to be completed by January, 1973.	25,000 L/C opened, 2 cards imported.	
7.	Mahmood Textile Mills Ltd., P.O. Box No. 28, Lohari Gate, Multan.	2150 2466	Muzaffargarh (IDBP)	April, 1967 (IDBP)	12,500 Factory Building completed. Back process machinery imported. Loan for spindles not yet granted.	
8.	Koh-i-Suleiman Textile Mills Ltd. D. G. Khan.		D. G. Khan (IDBP)	22-5-1972	12,400 No progress made as yet.	
9.	Colony Textile Group (Name of the Mills not yet decided).		Kot Addu		12,500 The Provincial Government have allowed Colony Textile Mills Ltd., Multan to install 12,500 spindles at Kot Addu, out of 27,000 spindles imported for replacement. The balance have been installed by them in Colony Textile Mills Ltd., Multan.	
	Fazal Cloth Mills Ltd.		Muzaffargarh		7,000 Allocated from the diverted Cargo of East Pakistan.	

چینی بنانے کے کارخانے

* ۱۲۹۸ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر صنعت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب میں چینی بنانے کے کل کتنے کارخانے ہیں اور ان کی سالانہ پیداوار کیا ہے -

(ب) پنجاب میں چینی کی سالانہ کمیت کتنی ہے -

(ج) پنجاب میں چینی کے تمام کارخانوں کا ہمومی منظور شدہ سرمایہ کتنا ہے؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) پنجاب میں کل ۳۰ کارخانے ہیں اور ان کی پیداوار بمعطاب سال ۱۹۷۲ء ایک لاکھ سیتالیس ہزار تن ہے۔

(ب) تین لاکھ تن ہے۔

(ج) کیا رہ چینی کے کارنوں کا مجموعی سرمایہ ۵ کروڑ روپیہ ہے۔ باقی دو کارخانوں کی پوزیشن حسب ذیل ہے -

۱ - کوه نور شوگر ملز جوہر آباد -

یہ کارخانہ دوسرے کارخانوں کے ساتھ کوه نور النسٹری والے چلا رہے ہیں اور ان کا مجموعی سرمایہ ۵ کروڑ روپیے ہے -

۲ - رابوالی شوگر ملز -

یہ کارخانہ کوآبریشو کا محکمہ چلا رہا ہے اور یہ پہلک لیڈنڈ نہیں ہے۔ اس نئے اس کا منظور شدہ سرمایہ نہیں ہے۔ غیر منقولہ سرمایہ تقریباً ۲۰ لاکھ روپیے ہے -

پنجاب میں ٹیکسٹائل ملیں

۱۳۰۴ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر صنعت از راه کرم نظر

فرمائلیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب مغربی پاکستان کی کپاس کی کل پیداوار کا کتنے فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔

(ب) مغربی پاکستان میں کل قائم ہونے والی ٹیکسٹائل ملوں کی کتنے فیصد میں پنجاب میں قائم کی گئی ہیں؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - مغربی پاکستان میں اندازا چالیس لاکھ گانٹھیں روپی پیدا ہوتی ہے۔ جس میں سے ۲۹ لاکھ ۱۷ ہزار گانٹھیں پنجاب کی پیداوار ہیں۔ اس طرح پنجاب مغربی پاکستان کی کپاس کی کل پیداوار کا تقریباً ۳۸ فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔

ون یونٹ ٹوٹنے سے پہلے گورنمنٹ کے ویکارڈ کے مطابق مغربی پاکستان کی ۱۲۷ ٹیکسٹائل ملوں میں سے ۳۸ پنجاب میں نصب تھیں۔ اس طرح پنجاب کی میں مغربی پاکستان کی ٹیکسٹائل ملوں کا ۳۸ فیصد ہوئیں۔

— — —

کسانوں اور زمینداروں کو جرائم کش ادویہ فراہم کرنے والے ادارے

۱۳۲۵* - ملک محمد علی خان - کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان

فرمائلیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پنجاب بھر میں کسانوں اور زمینداروں کو جرائم کش ادویہ فراہم کرنے کے لئے چند مخصوص اداروں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان اداروں کے نام کیا ہیں اور انہوں نے ان ادویہ کی فراہمی کے لئے حکومت سے کتنی کتنی رقم حاصل کی ہیں؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) یہ درست ہے کہ پنجاب میں جرائم کش ادویہ کی تقسیم اور فروخت کا ۵ فیصد کام نجی اداروں کے سپرد

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی بیز پر رکھئے گئے

کر دیا گیا ہے باقی ۲۵ فیصد کام حسب سابق محاکمہ ذراعت کا عملہ الجام
دے گا۔

(ب) ان اداروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں :-

- (۱) پاکستان نیشنل آئیلز لمیٹڈ دی مال لاہور۔
- (۲) سیبا گائیک پاکستان نیشنل سیبا ہاؤس ویسٹ وہلوف
روڈ کراچی۔
- (۳) پاکستان بر ماشیل لمیٹڈ دی مال لاہور۔
- (۴) داؤڈ کارپوریشن لمیٹڈ دی مال لاہور۔
- (۵) فارم مروس سٹیکٹ لمیٹڈ دی مال لاہور۔
- (۶) اسپریل کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ دی مال لاہور۔
- (۷) نیشنل فارم گائیڈ کونسل لمیٹڈ فیروز ہور روڈ لاہور۔
- (۸) رفعان سینر بروڈکش لمیٹڈ لاہور۔
- (۹) ایکریکلجرل انڈسٹریل کارپوریشن لمیٹڈ کراچی۔
- (۱۰) ایگمور پاکستان لمیٹڈ دی مال لاہور۔
- (۱۱) جعفر برادرز لمیٹڈ دی مال لاہور۔

ان اداروں کو ادویات کی فراہمی کے لئے جو رقم درکار ہوتے ہے اس کا
نصف حصہ وہ اپنی گردہ سے خرچ کرتے ہیں۔ باقی نصف حصہ جو قیمت فروخت
میں شامل نہیں ہوتا۔ حکومت اپنی طرف سے شامل کرتی ہے اس طرح یہ
دو ایں کاشتکاروں اور زمینداروں کو نصف قیمت پر سہیا کی جاتی ہیں۔ حکومت سے
ان اداروں کو کوئی رقم براہ راست حاصل نہیں ہیں۔

سُرکاری طور پر تیار کردہ کیمیاوی کھاد کو فروخت کرنے کا طریقہ کار
۱۳۷۴ء - میان غلام فرید چشتی - کیم وزیر زراعت از راه کرم بیان

فرمانیں گے کہ۔

(الف) صوبیہ پنجاب میں سرکاری طور پر تیار کردہ کیمیاوی کھاد کو فروخت کرنے کا کیا طریقہ کار ہے۔

(ب) کیا اس طریقہ کار کے ذریعہ ایماندارانہ طریق سے کھاد فروخت کی جاتی ہے۔

(ج) کیا حکومت کے ہاس ایسے وسائل پیں کہ کھاد کی فروخت کرنے والی اینجنسیوں کی نگرانی کی جا سکے۔

(د) کیا کھاد کی فروخت کے طریقہ میں تبدیلی کرنے یا اسے بہتر بنانے کے اقدامات کے سلسلہ میں کوئی خاص پروگرام حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) درآمد کردہ کھاد کی تقسیم مقرر کردہ اینجنسیوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ جو کھاد ملک میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کو کھاد بنانے والے ادارے خود اپنے اینجنسیوں کے ذریعے فروخت کرتے ہیں۔

(ب) عموماً صحیح فروخت ہوتی ہے مگر کبھی کبھی کھاد کی ملک میں کمی ہو تو بلیک مارکیٹ کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔

(ج) کھاد سے متعلقہ تمام کام مرکزی حکومت کے تحت مرا نجام ہاتے ہیں۔ مغربی پاکستان ایکریکلچرل سپلانی آرگنائزیشن اس کی نگرانی کرتا ہے۔

(د) ضرورت محسوس ہوئی تو موجودہ طریقہ کار میں تبدیلی کی جائیگی۔ حکومت تمام صورت حال کا مطالعہ کر رہی ہے۔

کیمیاوی کھاد تیار کرنے کے کارخانے

* ۱۳۷۸ - میان غلام فرید چشتی - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان

لشائی زدہ سوالات کے جوابات جو اپوان کی نیز پر دکھنے کئے

فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب میں کیمیاوی کھاد تیار کرنے کے کتنے کارخانے بیں اور کھانہ واقع بیں۔ نیز ان میں سے ہر کارخانے نے کس تاریخ کو کام شروع کیا تھا؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی)۔ اس وقت پنجاب میں کھاد بنانے کے پانچ کارخانے بیں۔ لالپور کے کارخانے میں اگست ۱۹۵۴ء میں کام شروع ہوا۔ داؤد خیل میں جنوری ۱۹۵۸ء میں۔ ملتان میں ابریل ۱۹۶۲ء میں کام شروع ہوا۔ چڑاوالہ کے کارخانے میں مارچ ۱۹۶۸ء میں اور چیجوکی ملیان (شیخوپورہ) میں اکتوبر ۱۹۷۱ء میں کھاد بنانے کا کام شروع ہوا۔

کیمیاوی کھاد کے کارخانوں کی سالانہ پیداوار

(الف) میان غلام فرید چشتی۔ کیا وزیر زراعت از راه کرم یاں

فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کیمیاوی کھاد کے کارخانوں کی سالانہ پیداوار کیا ہے۔

(ب) مذکورہ کارخانوں میں سے ہر ایک کی کتنی کتبی پیداوار ہے اور اس کھاد کا "ایکس مل روٹ" کیا ہے؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق جیہن قریشی)۔ (الف) صوبہ پنجاب میں کیمیاوی کھاد کے کارخانوں کی پیداوار پہلے سال یعنی ۱۹۷۱ء کی

کھاد کے کارخانوں کی پیداوار پہلے سال تین لاکھ ۹۶ ہزار ۰۰ میٹر کی تھی۔

(ب) مختلف کارخانوں کی پہلے سال یعنی ۱۹۷۱ء کی پیداوار اور کھاد کے ایکس مل روٹ درج ذیل ہیں۔

(۱) لالپور میں سنگل پرو فلسفیٹ کھاد تیار کرنے کے کارخانہ کی پیداوار ۲۷ ہزار ۵۶ ٹن تھی۔ جس کی فی تھیلہ قیمت لو روپے پچاس ہیسے ہے۔

(۲) داؤد خیل میں ایمولیم ملٹیٹ کھاد تیار کرنے کے کارخانہ کی پیداوار

۶۶ ہزار ۱۱۰ ٹن تھی۔ جس کی فی تھیلہ، قیمت ۷۱ روپے ہے۔

(۳) ملتان میں ایمونیم نائلریٹ کھاد تیار کرنے کے کارخانے کی پیداوار ۷۶ ہزار ۳۴ ٹن تھی جس کی فی تھیلہ قیمت سترہ روپے ہے۔ ملتان ہی میں یوریا کھاد کی پیداوار ۷۲ ہزار ۵۶ ٹن تھی جس کی قیمت فی تھیلہ پینتیس روپے ہے۔

(۴) چیچوکی ملیان (شیخوپورہ) میں یوریا کھاد تیار کرنے کے کارخانے کی پیداوار دو لاکھ تین ہزار ایک سو ستر ٹن تھی جس کی فی تھیلہ قیمت پینتیس روپے ہے۔

روول سپلانی کواپریشو کارپوریشن

* ۱۳۸۱ - میان غلام فرید چشتی : کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا روول سپلانی کواپریشو کارپوریشن محکمہ زراعت سے تعاون کرق ہے۔

(ب) کیا محکمہ زراعت نے اس کارپوریشن کی تنظیم سے کوئی فائدہ اٹھائے کی کوشش کی ہے۔

(ج) کیا محکمہ زراعت کے پاس اس نوعیت کی اپنی کوئی تنظیم موجود ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو وہ کون سی تنظیم ہے؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) : (الف) پاں۔ روول سپلانی کواپریشو کارپوریشن محکمہ زراعت سے تعاون کرق سے۔ کارپوریشن اس محکمہ کے بیچ کے فارموں کے لئے کھاد اور بیچ ادھار فراہم کرق رہتی ہے۔ ایز کارپوریشن نے محکمہ زراعت کی درخواست پر مختلف جگہ پر کھاد اور بیچ کے سپلانی مرکزوں بھی کھولے ہیں۔

(ب) جواب (الف) میں آچکا ہے۔

(ج) حکم کے پاس کوئی علیحدہ تنظیم یعنی اور کھاد کی تقسیم کے لئے نہیں۔ اس سلسلے میں کاشتکاروں کی رینائی کے لئے حکم کا فیلڈ سٹاف موجود ہے۔ حکم کے نئے پروگرام ”مربوط دبی ترقیاتی تنظیم“ کے تحت یعنی کھاد اور دوسری ضروریات کی بہم رسانی کتو زیادہ سے زیادہ آسان بنایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں تمام سہولتوں سے کاشتکاروں کو روپیو اور دیگر ذرائع سے بالخبر رکھا جا رہا ہے۔

چھانگا مانگا کے ذخیرے سے آمدن

* ۱۳۹۸ - سردار محمد عاشق : کیا وزیر زراعت از راه کرم یا ان فرمانیں

کے کہ۔

(الف) چھانگا مانگا ذخیرہ سے حکومت کی سالانہ آمدن کیا ہے اور ذخیرہ پہذا پر کل سالانہ خرچہ معہ تنخواہ عملہ وغیرہ کیا ہے۔

(ب) اس ذخیرہ سے گورنمنٹ کوف ایکٹ کیا بھت حاصل ہوئے ہے؟ وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - معلومات ایوان کی میز پر دکھ دی گئی ہیں۔ سال بسال حساب و پابندی کیا جانا سکتا ہے۔ بہتر کافی بھت ہوئے ہیں۔ پچھلے سال فی ایکٹ سالانہ آمدنی ۱۹۳ روبے ۳۵ بیسے۔ خرچ ۶۲ روبے ۶۸ بیسے اور بھت ۱۲۸ روبے ۶۷ بیسے ہوئے۔

(الف) ذیل کے گوشوارہ میں چھانگا مانگا کی سالانہ آمدن معہ گزشتہ دس سالوں کی جنگل کاری کا خرچہ اور انتظامیہ کی تنخواہ کے ساتھ درج کی گئی ہے۔

سال	آمدنی	خرج	بھت	
۱۹۶۲-۶۳	۱۷۶۹۰۶۸۰۳	۳۶۹۹۱۳۸	۱۲۶۹۹۶۶۹	
۱۹۶۳-۶۴	۱۳۶۸۲۶۶۲۲	۵۶۵۸۶۳۱۵	۹۶۲۳۶۲۰۷	
۱۹۶۴-۶۵	۱۵۶۸۳۶۵۹۳	۷۶۲۹۶۰۵۲	۷۶۵۳۶۵۳۲	
۱۹۶۵-۶۶	۱۶۲۶۰۸۶	۶۶۶۵۶۹۱۰	۹۶۶۰۶۰۹۶	
۱۹۶۶-۶۷	۱۶۶۹۳۶۹۱۵	۶۶۵۹۶۰۱۹	۱۱۶۳۸۶۸۹۶	

۱۳۶۰۵۶۳۳۸	۹۶۹۳۴۳۷۲	۲۰۶۹۹۶۹۲۰	۱۹۶۲۶۸
۱۱۶۶۶۴۰۶	۸۶۰۶۶۲۶۳	۱۹۶۲۶۹۲۰	۱۹۶۸۰۶۹
۱۲۶۱۷۶۸۲۹	۹۶۱۳۶۱۶۲	۲۱۶۳۱۶۹۲۱	۱۹۶۹۰۶۰
۱۳۶۳۷۶۲۰۰	۸۲۶۵۶۳۰۰	۲۲۶۰۲۶۰۰	۱۹۶۱۰۶۱
۱۶۶۰۹۶۸۸۰	۸۶۰۱۶۳۳۸	۲۵۶۱۹۶۲۱۸	۱۹۶۱۰۶۲

مال ۱۹۶۱-۶۲ کی فی ایکٹر بہت درج ذیل ہے۔

فی ایکٹر سالانہ آمدنی	فی ایکٹر سالانہ خرچ	۱۹۶۱-۶۲ روپیے	۱۹۶۲-۶۳ روپیے
۱۲۸/۶۲	۶۳/۶۸	۱۲۸/۶۲	۱۹۶۲-۶۳

کھاں کی قیمت فروخت مقرر کرنا

* ۱۳۰۶ - سردار محمد عاشق : گیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں
سچ کیا حکومت گندم اور چاول کی طرح گھپاں کی قیمت فروخت مقرر کرنے
کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ایسا کہب ہو گا؟
وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) : نہیں۔ حکومت کھاں کی قیمت
فروخت مقرر کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

کیمیائی کھاں کی شدید قلت

* ۱۳۱۱ - سردار محمد عاشق : کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں
گے کہا۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں کیمیائی کھاں کی شدید قلت کے
باہمی فصل خریف کو بروقت کھاں مہیا نہ ہو سکی کیوں کہ صوبہ
بھر میں کھاں کی شدید قلت تھی اور اسی وجہ سے فصل خریف
نہایت کمزور ہے بھسٹے زمینداروں کو سخت لتصان پہنچا ہے۔
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کھاں مہیا نہ ہونے کی
کیا وجوبات تھیں اور کیا حکومت آنندہ برواقت کھاں مہیا کرنے

کے انتظامات کرنے کو تیار ہے ۹

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) : (الف) دولتی ہے ملہ جولنڈہ
۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء تک صوبہ بھر میں کھیادی کھاد کی کمیت ۵۰٪ نئی
(اجزا) رہی جو پہلے ملن اس دوران ۸۹.۹۸٪ نئی (اجزا) تھی۔

(ب) کھاد کے استعمال میں کمی کی وجوبات یہ تھیں :

مال ۱۹۴۱ء کی جنگ کے اثرات - فنی خرائی کی وجہ سے مقامی کھاد
فیکٹریوں کا کچھ وقت کے لئے بند رہنا - اور مالی مشکلات کی وجہ سے کھاد کی
درآمد وقت پر لہ ہونا -

اب اس کمی کو پورا کرنے کے لیے کافی مقدار میں کھاد کی درآمد
کے انتظامات کئے گئے ہیں اور مقامی پیداوار بڑھانے کے لیے بھی تجویزیں
زیر غور ہیں -

فصل مونیبی اور کھاس پر بذیعہ ہوائی جہاز دوائیں چھڑکنے کا انتظام
۱۹۴۲* - سردار محمد ہاشمی : کیا وزیر زراعت از رہ کرم بیان فرمائیں
گے کہ -

(الف) حکومت نے خریف ۱۹۴۲ء میں کون کون ہے انسلاع میں فصل
مونیبی اور کھاس پر بذیعہ ہوائی جہاز دوائیاں چھڑکنے کا انتظام
کیا تھا -

(ب) جن انسلاع میں دوائیاں چھڑکی گئی تھیں کیا وہاں بلا احتیاز ایسا
کیا گیا تھا یا مخصوص دیہات اور مخصوص زمینداروں کی فصلوں پر
دوائیاں چھڑکی گئیں -

(ج) اگر مخصوص دیہاتوں اور مخصوص زمینداروں کی فصلوں پر سپریے
کیا گیا تھا تو اس کی وجوبات کیا تھیں ؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) : (الف) مونیبی کے لیے ضلع

گوجرانوالہ۔ ضلع سیالکوٹ کو تحصیل ڈسکر کا کچھ حصہ اور ضلع شیخوپورہ کی تحصیل فیروز والا کا کچھ حصہ کہاں کے لئے ضلع ملتان کے منتخب شدہ علاقوں میں ہی سپرے کیا جاتا ہے مگر اس کام میں کسی واحد فرد کے مفاد کی بجائے عمومی مفاد کو مدلظہ رکھا جاتا ہے۔

جهنگ شوگر مل

* ۱۹۶۲ء - نیکم سیدہ عابدہ حسین : کیا وزیر صنعت از را کرم بیان مامائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جہنگ شوگر مل لکانے کے لئے لائنس ۱۹۶۲ء میں جاری ہوا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ مل ۱۹۶۹ء سے زیر تعمیر ہے اور لائنس ہولڈرز ابھی تک اسے مکمل کر کے چالو نہیں کر سکتے۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس تاخیر کی کیا وجہ ہے اور حکومت اس معاملے میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) : (الف) شکر گنج شوگر مل جہنگ کے قرضہ کی منظوری پاکستان صنعتی قرضہ اور سرمایہ کاری کی کارپوریشن نے ۸ فروری ۱۹۶۸ء کو دی تھی۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مل مذکورہ کی عمارت تیار ہے۔ تقریباً ۶ فیصد مشینری نصب ہو چکی ہے۔ مزید ۲۰ فیصد مشینری کراچی سے جہنگ پنج رہی ہے۔ مل کی تعمیر میں تاخیر کی وجہ کمہنی کے ہاس روپیہ کی کمی تھی۔ جس کی وجہ سے کمہنی ۲۰ فیصد مشینری جو کہ کراچی کشم کے ہاس بڑی ہے چھڑوا کے نصب نہ کروا سکی۔ اب حکومت پاکستان نے ایسے قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے

کنسوریشم لٹک بنایا ہے لہذا آمید ہے کہ کمپنی کو ۰۷ لاکھ پاکستانی روپیہ قرضہ عذریب مل جائے گا۔ اور مل مکمل ہو کے ۱۹۳۷ء میں کتابیں کیا بیلنے کے موسم میں چلانی جا سکے گی۔ حکومت پنجاب اس معاملے میں کوئی کارروائی ضروری نہیں سمجھتی۔

فارسٹ کارڈ کی تعیناتی

* ۱۳۹۷ء - میان مصطفیٰ ظفر : کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایف او فارسٹ کارڈ کی تعینات کا مجاز ہوتا ہے۔

(ب) ملتان ڈویژن میں ۱۹۴۱ء سے لے کر آج تک کتنے فارسٹ کارڈ رکھئے گئے اور ان میں سے ضلع مظفر گڑھ کے رہنے والے کتنے تھے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ۱۹۴۲ء میں یا اس سے بھی پہلے چیف کنزویٹر آف فارسٹ ملتان فارسٹ کارڈوں کی سیلیکشن خود کرنے رہے ہیں؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) : (الف) درست ہے۔

(ب) ملتان سول ڈویژن میں ڈیرہ غازی خان۔ لیہ۔ مظفر گڑھ۔ ملتان۔ ساہیوال۔ نیلی بار۔ بھکر فارسٹ ڈویژن کا حصہ اور تھل رینچ منیجنمنٹ بھکر ڈویژن کا حصہ واقع ہے اس میں ۱۹۴۱ء سے اب تک کل ۳۵ (لیتھیس) فارسٹ کارڈ بھرقی کئے گئے ہیں۔ جن میں سے چھ ضلع مظفر گڑھ کے رہنے والے ہیں۔

(ج) نہیں۔ فارسٹ کارڈز کا چنانہ مهم جنگلات یعنی ڈویژنل فارسٹ آزادانہ اور قابلیت کے مطابق خود کرنے ہیں مگر اس چنانوں کی تصدیق اور توثیق نظام جنگلات یعنی کنزویٹر آف فارسٹ یا ناظم اعلیٰ جنگلات یعنی چیف آف فارسٹ (جیسی کہ صورت ہو) کرتے ہیں۔

روزی، مائنر تھل کینال کی ملکتھا اراضی کی مالکان کو واپسی

* - خان تاج ہد خان: کیا وزیر رزاعت از راه کرم بیان فرمائیں

گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے ۱۹۵۲ء میں روڈی مائنر تھل کینال کے ساتھ ساتھ ۱۰۰ کلوم شاہ اور ۰۰ کرم جنوب کی طرف شیلٹر بیلٹ (Shelter Belt) کے لئے زرعی اراضی مالکان سے وصول کی تھی۔

(ب) کیا یہ حقیقت کے مذکورہ اراضی کے عوض متاثرہ مالکان کو نہ تو معاوضہ ادا کیا اور نہ ہی کوئی متبدل اراضی آج تک دی کی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ۰ سال گزر جانے کے باوجود مذکورہ مالکان کو معاوضہ یا متبدل اراضی نہ دینے کی کیا وجہات ہیں۔

(د) کیا حکومت ان مالکان کو ان کی اراضی کا معاوضہ و چرمانہ مع سود ادا کرنے کا ارادہ و کھوچی ہے ؟ اگر ایسا ہے تو کب تک ادا کیا جائے کا۔

(e) بصورت دیکھ: آپا حکومت مالکان سکون ان کی اراضی مع قبضہ واپس کرنے کو تیار ہے ؟

وزیر رزاعت (مسٹر صادق حسین قریشی) : متعلقہ اراضی تھل ڈیولمنٹ اٹھاری نے حاصل کی تھی اور وہاں پر شیلٹر بیلٹ بنایا تھا۔ ۱۹۵۸ء میں یہ رقبہ بمع ذخیرہ درخت محکمہ جنگلات کو منتقل کیا گیا۔ اس کی دیکھ بھال اب محکمہ جنگلات کر رہا ہے۔ مگر محکمہ کے ریکارڈ میں اراضی کے حصول اور قیمت کی ادائیگی کے

متعلق کوئی کاغذ نہیں یہ معلومات تھل ڈیویلپمنٹ اٹھارٹی کے سابق ریکارڈ سے حاصل کرنے کا رہے ہے۔ وصول ہونے پر تمام صورت حال واضح ہو سکے گی۔

چشتیان میں گندہ فیکٹری کے قیام کے لئے لائسنس

۱۳۸۱* - حافظ علی اسد اللہ : کیا وزیر صنعت از راه کرم بیان فرمائیں

گے کہ۔

(الف) آیا یہ اس واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے چشتیان میں گندہ فیکٹری کے قیام کے لئے ایک شخص کو لائسنس دیا گیا تھا۔

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اب تک وہاں مل نہ لکھنے کی وجوبات کیا ہیں؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) : (الف) یہ صحیح ہے کہ انٹریول ڈیویلپمنٹ بنک نے ۱۳ مئی ۱۹۷۰ء کو میسرز کالوف سٹرا بورڈ ملز لیٹل کے نام پر چشتیان ضلع ہاؤنگر میں گندہ فیکٹری لکھنے کے لئے قرضہ کی منظوری دی تھی۔

(ب) مجاز فیکٹری کو لکھنے میں دیر کی وجہ مندرجہ بالا پارٹی کی عدم توجہ ہے۔ جنہوں نے ابھی تک انٹریول ڈیویلپمنٹ بنک کے مجاز قرضہ کے فارم اور ریکر قانونی دستاویز ہر ہی کیتے۔

چشتیان میں ٹیکسٹائل ملز

۱۳۸۲* - حافظ علی اسد اللہ - کیا وزیر صنعت از راه کرم بیان فرمائیں

گے کہ کیا چشتیان میں ٹیکسٹائل ملز کی منظوری کی کوئی تعویز زیر غور ہے؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - چشتیان میں ٹیکسٹائل ملز کی منظوری کی کوئی تعویز زیر غور نہیں ہے۔ اس سلسلے میں متعلق، معمکموں کو کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔

صلح بہاول نگر کو پہانندہ علاقوں قرار دینا

* ۱۳۸۵ - حافظ علی اسد اللہ - کیا وزیر صنعت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع بہاول نگر کو پنجاب کے پہانندہ اضلاع میں سے درجہ اول ہر رکھا کیا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس ضلع کو مظفر گڑھ کی طرح صنعتی لحاظ سے پہانندہ ضلع قرار دینے کی کوئی تجویز بھی زیر خوب ہے -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب نفی میں ہے تو ضلع بہاول نگر کو صنعتی لحاظ سے پہانندہ قرار نہ دینے کی وجہات کیا ہیں ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) ضلع بہاول نگر کو پنجاب کے پہانندہ اضلاع میں شمار کیا جاتا ہے -

(ب) ضلع مظفر گڑھ کو ابھی پہانندہ تصور کیا جاتا ہے - حکومت کوشش کر رہی ہے کہ ایسے تمام علاقوں کی پمہ اگر ترقی کے لئے زیادہ منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جائے -

(ج) جواب اوپر آچکا ہے -

تحصیل چشتیاں کے لئے صبوط دینی ترقیاتی بروگرام کے باوجود سالہ منصوبہ کی کیمیں -

* ۱۳۸۶ - حافظ علی اسد اللہ - کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب میں ضلع بہاول نگر ہر لحاظ سے انتہائی پہانندہ ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس ضلع کی

پسندیدگی کو دور کر کے مختلف شعبوں میں اسے ترقی دینے کے لئے جو اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس کی تفاصیل کیا ہیں ۔

(ج) تحصیل چشتیان کے لئے دیہی ترقیاتی پروگراموں کی ۱۹۴۲ء-۱۹۴۳ء، ۱۹۴۳ء-۱۹۴۵ء، اور ۱۹۴۵ء-۱۹۴۶ء کے لئے تفصیل کیا ہے ۔

(د) تحصیل چشتیان ضلع ہاول نگر کی سب تحصیل ڈامڑوالہ جو کہ صوبہ دیہی ترقیاتی پروگرام کا مرکز ہے کے لئے پانچ سالہ منصوبہ میں کونسی منکپیں تجویز یا پاس کی گئی ہیں ؟

وزیر منصوبہ پندی و ترقیات (مسٹر صادق حسین فریشی) ۔ (الف) یہ درست نہیں کہ پنجاب میں ضلع ہاول نگر ہر لحاظ سے انتہائی پسائدہ ہے ۔ البتہ ضلع ہاول نگر ان تو اضلاع میں شامل ہے جنہیں معاشی اعتبار سے نسبتاً پسائدہ تصور کیا جاتا ہے ۔ ان تو اضلاع کے نام یہ ہیں ۔

کیمبلپور، جہلم، میانوالی، جہنگ، مظفر گڑھ، ذیرہ خازیخان، رحیم پار خان، بہالپور اور ہاول نگر ۔

(ب) نسبتاً پسائدہ اضلاع (جن میں ہاول نگر بھی شامل ہے) کی ہمہ جہت پسائدگی کو دور کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے مالی سل ۱۹۴۲ء-۱۹۴۳ء کے دوران ان اضلاع کے لئے نسبتاً زیادہ رقم فراہم کی ہیں ۔ اس امر کا ثبوت یہ ہے کہ ان تو اضلاع کے لئے جن کی آبادی صوبے کی کل آبادی کا ۲۸۶۳ فیصد ہے کل رقم کا عرب ۳۴۲ فیصد حصہ خصوص کیا کیا ہے جو کہ سال ۱۹۴۱ء کے مقابلہ میں ۹۵۶۶ فیصد زائد ہے ۔ ضلع ہاول نگر کو قابلِ مختص رقم میں سے لاکھ روبی فراہم کئے گئے ہیں جن کی تفاصیل درج ذیل ہیں ۔

۲۶۰۳	۱ - شعبہ زراعت و جنگلات
۱۶۹۰۰	۲ - شعبہ آبپاشی
۳۳۶۰۰	۳ - شعبہ مواصلات
۲۳۶۲۵	۴ - شعبہ منصوبہ پندی برائے مکانات
۱۵۶۲۵	۵ - شعبہ تعلیم و تربیت
۲۶۰	۶ - شعبہ صحت
<hr/>	<hr/>
۹۲۰۲۳	میزان
<hr/>	<hr/>

مزید برآں حکومت پنجاب نے ۱۹۷۲-۷۳ میں عوامی ترقیاتی پروگرام کی رقوم کا ۵۵ فیصد حصہ بھی ان نسبتاً پہاںدہ علاقوں بشملہ بہاول نگر کے لئے مخصوص کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ضلع بہاولنگر کے لئے سال ۱۹۷۲-۷۳ میں ۵۳۶۳۰ لاکھ روپیے مخصوص کئے گئے ہیں۔

(ج) سوال میں دیہی ترقیاتی پروگرام سے مراد غالباً عوامی ترقیاتی پروگرام ہے۔ تحصیل چشتیان میں عوامی ترقیاتی پروگرام کے تحت سال روائی میں ۷۷۵ لاکھ کی سکیمیں بنائی گئی ہیں جن کی تفاصیل حسب ذیل ہیں۔

۱ سڑکیں	۳۶۲۲ لاکھ
۲ مکالات	۱۶۸۸ لاکھ
۳ صنعتی صراکز	۱۰۳۵ لاکھ
۴ صراکز برائے تعلیم بالغان	۱۰۰ لاکھ
۵ شجر کاری	۵۴۳۵ لاکھ
<hr/>	<hr/>
میزان	۷۷۵ لاکھ
<hr/>	<hr/>

(د) محکمہ مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام ڈاہرانوالہ تحصیل چشتیان ضلع بہاول نگر کے علاقوں میں ترقیاتی کام کا ذمہ دار ہے۔ اس علاقہ کی ترقی

کے لئے چند ایک نہوں منصوبے مرتب کئے گئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) مارکیٹ اور مرکز کی عمارتیں بشمول ایک گودام کا قیام تراکم کہ یہ قصبہ تمام اقتصادی محرکات کا مرکز بن جائے۔

(۲) منصوبے کے علاقے کے تمام دیہات کر ڈاہر انوالہ کے مرکز کے ساتھ پہکی سڑکوں کی تعمیر سے متعلق کر دیا جائے گا۔ تاکہ زراعتی اشیاء کی خرید و فروخت میں سہولت ہو سکے۔ امن مقصد کے لئے دیہی ترقیاتی ہروگرام کی رقوم سے ضروری اخراجات کا بندویست کیا جا رہا ہے۔

(۳) زمین کی موزویت کے حساب سے نہروں کے چافی میں اضافے کے لئے نل کنوں لکانے جائیں گے۔ نل کنوں زیادہ تر ہاف کے مرکز تکاس ہرا لکانے جائیں گے۔ ان نیوب ویلوں کی تعداد حسب ذیل ہوگی۔

٤٥ - ٠ - ٠ - ١٩٤٢-٤٣

٥٠ - ٠ - ٠ - ١٩٤٣-٤٤

٥٠ - ٠ - ٠ - ١٩٤٤-٤٥

(۴) ریبع ۱۹۴۲-۴۳ کے دوران ڈاہر انوالہ مرکز میں پالج سو ٹیسٹن کیمیائی کھاد کی تقسیم مختص کی گئی ہے۔ چوتھے پالج سالہ منصوبے کی مدت کے دوران تمام کیمیاوی اور دیگر زرعی پیداواری وسائل کی بہم رسانی عمل میں لائی جائے گی۔

چوتھے پالج سالہ منصوبے کے ہر سال میں فصلوں کی پیداوار کو دس فیصد کی شرح سے بڑھانے جانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت حسب ذیل تباویز کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

- (الف) دیہی اور مرکزی امداد باہمی کی انجمتوں کا قیام ۔
 (ب) زراعت سے متعلق صنعتوں کا قیام ۔
 (ج) علاقے میں ہمہ گیر ترقی کے لئے موثر تعمیرات کا قیام ۔

تحصیل چشتیاں کے لئے دیہی ترقیاتی پروگرام

* ۱۳۸۵ - حافظہ علی اسد اللہ - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرماں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ اس واقعہ ہے کہ تحصیل چشتیاں کی سب تحصیل ڈاہر انوالہ کو ضلع بہاول نگر میں مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام کا مرکز رکھا گیا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس میں تحصیل چشتیاں کی کتنی اور کون سی یونین کونسلیں رکھی گئیں اور کون سے چکوک ان میں شامل ہیں ؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) جی ہاں۔ ضلع بہاول نگر تحصیل چشتیاں میں ڈاہر انوالہ کو مربوط دیہی ترقیاتی تنظیم کا مرکز بنایا گیا

(ب) ڈاہر انوالہ مربوط دیہی ترقیاتی تنظیم حسب ذیل آئیہ یونین کونسلوں پر مشتمل ہے۔ چکوک کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 چکوک
 ہمبر شاہر یونین کا ہیڈ کوارٹر

43/F, 44F, 96/F, 97/F, 98/F,
 99/F, 100/F, 101/F.

98/F

1

130/M, 131/M, 132/M, 133/M, 134/M

134/M

2

135/M, 136/M, 137/M, 138/M, 170/M.

139-140/M, 141/M, 166/M, 167/M, 168/M, 168/M

3

169/M, 174/M, 175/M, 176/M, 176/MA.

126/MA, 126/MB, 129/MB, 171/M, 172/M, 173/M 173/M.	4
177/M, 178/M, 200/M, 201/M, 202/MA, 201/M 202/MB, 203/M, 204/MA, 204/MB, 205/M, 206/M, 207/M, 208/M, 209/M.	5
27/3R, 28/3R, 29/3R, 30/3R, 31/3R, 32/3R, 30/3R 33/3R, 34/3R, 35/3R, 37/3R, 38/3R, 40/3R, 41/3R, 42/3R, 43/3R, 36/3R.	6
210/F, 211/F, 212/F, 213/F, 95/F, 49/F, 95/F 93/F.	7
147/M, 128/M, 125/M, 122/M, 124/M.	128/M

اسسٹنٹ ڈائیریکٹر انیسل ہسبنڈری لاہور کی سرکاری کاری برو اخراجات

۱۵۰۹* - سردار محمد عاشق - کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں
گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ ڈائیریکٹر انیسل ہسبنڈری لاہور
کو علاقے میں دورہ کرنے کے لیے سرکاری کاری ملی ہوئی
ہے۔

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یکم جنوری ۲۰۰۶ء سے یکم نومبر ۲۰۰۷ء
تک اسسٹنٹ ڈائیریکٹر مذکور نے اس کاری برو کون کون سے
دیہات کا دورہ کیا - کاری کل سنتے میں چلی اور عرصہِ هذا میں تیل
اور مرست برو کتنا خرچ آپوا۔

(ج) دورانِ دورہ ان کو مویشیاں کی کن کن بیماریوں کی شمایات کن
کن دیہات سے یا سنٹروں سے موصول ہوئیں۔ اگر شکایات موصول
ہوئیں تو ان کا کیا سد باب کیا گیا؟

وزیر زراعت (مسٹر صادقی حسین قریشی) - (الف) ہاں۔ اسسٹنٹ ڈائیریکٹر

اپنیل ہسپنڈری لاہور ریجن کو علاقہ میں ذورہ کرنے کے لیے کاری ملی ہوئی تھی لیکن ہر انہی پوچھنے کی وجہ سے اب یہ ناقابل استعمال ہے۔

(ب) افسر مذکورہ نے سرکاری کاری میں یکم جنوری ۱۹۴۲ء تا یکم نومبر ۱۹۴۲ء چوالیں دیہات کا ذورہ کیا جن کے نام یہ ہیں۔ بعض دیہات اسیں بھی ہیں جنکا ذورہ مندرجہ بالا عرصہ میں دو دو تین تین بار کیا گیا۔

لیاز یک۔ بھائی پھیرو۔ کوٹ رادھاکشن۔ لیانی۔ بیدیان۔ چٹھیانوالا۔ مانگا۔ چھانگا مانگا۔ چک نمبر ۱۸۔ کندی اوخار۔ بھوئے آصل۔ چک نمبر ۳۲۔ چک نمبر ۳۳۔ چونیان۔ پتوک۔ مقصور پولٹری فارم۔ سرانئے مغل۔ بھونکے مل۔ لیے جاگڑ۔ کالوین۔ بھاگیانہ۔ اثاری۔ کابنہ بو۔ ہاندروکی۔ کابنہ کاچھا۔ لکھوئی۔ ناگی شیب فارم۔ قصور۔ چڑا۔ کھڈیان۔ کھائی پشاہر۔ فتح ہور۔ چک نمبر ۱۔ کھرپہ۔ کھوکھر چک نمبر ۲۵۔ وان رادھا رام۔ لدھڑ۔ ہیر۔ لرکی۔ آتوآصل۔ جھلکے۔

سرکاری کاری نے کل ۹۰۳ سیل فاصلہ طے کیا تیل اور سروس وغیرہ پر کل لاکٹ مبلغ تین صد چوالیں روپیہ چون پیسے (۵۳۳-۵۳۳) روپے آئی۔ مذکورہ بالا عرصہ میں کاری کی مرمت پر مبلغ تین صد اور آٹھ روپے چالیس پیسے صرف ہوئے۔

(ج) افسر مذکورہ کو کسی جگہ سے متعدد بیاری اکی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ تاہم دورے کے دوران متعدد بیاری کے خلاف ٹیکہ کی توسعی مہم کا معانندہ کیا گیا اور اس امر کا یقین کیا گیا کہ حیوانات میں متعدد بیاریوں کے خلاف ٹیکہ کی توسعی مہم صحیح اصولوں کے مطابق چل رہی ہے۔

صوبہ میں معلمی ترقی

* ۱۵۳۱ - بیان ہد الفضل حیات : کیا وزیر صنعت و معدنیات از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

لشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے
(الف) کیا ۱۹۲۰ء سے اب تک صوبہ پنجاب میں کوئی معدنی ترقی ہوئی
ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی وجہ ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ نئے علاقوں بشمل ڈیروہ غازی خان میں معدنی
ترقی رکی ہوئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ ہے اور حکومت
اس سلسلے میں کیا اقدام کوئی ہی ہے؟

وزیر صنعت و معدنیات (مسٹر صادق حسین قریشی) : (الف) جی ہاں۔
پنجاب کی معدنی ترقی کے لیے جنوری ۱۹۲۱ء میں معدنی ترقی کی وابطہ کمیٹی
قائم کی گئی۔ جس کی لگرانی میں کافی کام ہوا۔ ۱۹۲۰ء سے ڈیروہ غازی خان میں
کوئی لگانے کے ذخائر۔ کفرانہ ضلع سرگودھا میں دھانیں کوہستان نمک میں قابلہ اور
سطح مرتفع مزارہ ضلع جہلم میں کوئی لگانے کی تلاش کا کام ہوا۔ ڈیروہ غازی خان میں
خام لوہے۔ خوشاب کے نزدیک باکسائیٹ اور کیمن ہوو و میانوالی کے اضلاع
میں صنعتی لیٹلوں کی تلاش جاری ہے۔

(ب) جی نہیں۔ ان علاقوں میں معدنیات کے نکاس اور تلاش کا کام پلستور
جاری ہے۔ ۱۹۲۱ء میں ڈیروہ غازی خان کے علاقہ، رکھہ مہ میں خام لوہا بھی
دستیاب ہوا۔ کیمیائی تجزیہ سے یہ خام اور کالا باعث کے لوہے سے بھی بہتر
ثابت ہوا ہے۔ مزید کھدائی کا کام جاری ہے۔

کوئی تلاش کے متعلق فیصلہ طلب بات یہ تھی کہ یہ کام سرکاری
شعبے میں ہو یا نبھی میں۔ اب اس کا فیصلہ نبھی شعبے کے حق میں ہو چکا ہے۔
اور اس سلسلے میں وصول شدہ درخواستوں پر ضروری کارروائی کی جا رہی ہے۔

راولپنڈی کی تحصیل مری کے وسائل کیوں صحیح لصرف
میں لانا

* ۱۵۵۵ - مس. ناصرہ کھوکھر: کیا وزیر ترقیات و منصوبہ پندی از راہ
کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع راولپنڈی کی تحصیل مری صوبہ کی پسالندہ ترین تحصیلوں میں ہے ایک ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قدرت نے اس تحصیل کو غیر محدود وسائل عطا کئے ہیں جن میں جنگلات کی دولت بھی شامل ہے لیکن ان وسائل کو ابھی تک تصرف میں نہیں لایا گیا ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مری کی تحصیل اور ملحقہ علاقے بے روزگاری سے شدید متاثر ہیں ۔

(د) اگر (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت کے ہام ان وسائل کو استعمال میں لانے کی کوئی تجویز ہے ۔ اگر ہے تو اس کی تفصیلات بتائی جائیں اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجہات ہیں ؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (مسٹر صادق حسین قریشی) : (الف) جی پاں ۔

(ب) لا عددود وسائل تو کسی بھی خطہ زمین میں نہیں ہوتے ۔ اس لئے یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ تحصیل مری کے وسائل لا محدود ہیں البتہ اس تحصیل میں جنگلات کے وسائل موجود ہیں ۔ یہ کہنا صحیح نہیں کہ تحصیل مری کے وسائل کو ابھی تک تصرف میں نہیں لایا گیا ۔ البتہ یہ کہا ج سکتا ہے کہ اس علاقے کے وسائل سے بہتر استفادہ کی گنجائش ہے ۔

(ج) جی پاں ۔ لیکن بیروزگاری کے مسئلہ سے ہورا جو بہ بلکہ ہورا ملک دو چار ہے ۔ اس مسئلہ سے نہیں کے لئے متعدد بروگرام وضع کئے جا چکے ہیں اور کئے جا رہے ہیں ۔

(ڈ) تحصیل مری اور متصل علاقوں کے باشندوں کی معاشی اور اقتطاعی حالت کو بہتر بنانے کے لئے فی الحال جو تجویز زیر خور ہیں ان میں سے چند

ایہ یہ -

- (۱) درخت اگانے کی بہر پور مہم -
- (۲) تحفظ چنگلات کے لئے مخصوص اقدامات -
- (۳) چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کے قیام کے منصوبوں کی تیاری -
- (۴) کچی اور بکی سڑکوں کی فوری تعمیر -
- (۵) بڑی صنعتوں کی قیام کے متعلق تفصیلی جائزوں کی تیاری -
- (۶) نرسروں اور باخات کی توسعی کے پروگرام -
- (۷) کیڑوں مکروڑوں سے باغات اور زرعی فصلوں کا تحفظ -
- (۸) پہاڑی علاقوں کی ترقی کے لئے ایک ہم وقتی ترقیاتی بورڈ کا قیام -

ضلع جہنگ میں نیوب ویل کی تعییب

۱۵۲۸* - میان خورشید النور : کیا وزیر زراعت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

- (الف) ضلع جہنگ میں زرعی مقاصد کے لئے کنستہ دو سال میں کتنے نیوب ویل نصب کئے گئے -
 - (ب) ان ہر کل کتنا سرمایہ خرچ ہوا -
 - (ج) کیا یہ نیوب ویل استعمال ہو رہے ہیں -
 - (د) اگر سوال (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ان سے کل کتنا رقمہ سیراب ہو رہا ہے -
 - (ه) اگر جزو (ج) کا جواب نفی میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟
- وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) : (الف) ضلع جہنگ میں حکومت زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ نے زرعی مقاصد کے لئے پہلے دو سالوں میں جتنے نیوب ویل ہو رکبے اور ان میں پالپ اور فلٹر لگائے ان کی تعداد ۱۹۴۰۰۰۰۱

میں ۱۸۰ اور ۷۲-۱۹۴۰ء میں ۱۶۸ تھی۔ یہ تمام ٹیوب ویل زمینداروں کی
نگی ملکیت ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت زمینداروں کے لئے ٹیوب ویل کی بورنگ کرتا ہے اور
پائپ اور فلٹر کی لوکیشن کرتا ہے اور اس کام کی فیس گورنمنٹ کے منظور شدہ
رعایتی نرخ پر وصول کی جاتی ہے۔ پائپ خلثیر۔ انجن۔ موٹر۔ پمپ و فنٹس۔
کنزہ وغیرہ ہر تمام خرچہ زمیندار خود کرتا ہے۔ اس لئے محکمہ کے پاس اس
مرمایہ کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں جو زمینداروں نے انجن۔ پمپ۔ اور ٹیوب ویل
تمکیم کرنے پر خرچ کیا ہے جتنی بورنگ اور پائپ کی قیمت ان زمینداروں
سے وصول کی گئی اس کی مالیت ۱۹۴۰-۷۱ء میں ۳۸ ہزار اور ۱۹۴۱-۷۲ء میں
۷۲ ہزار روپے تھی۔

(ج) محکمہ کے بورنگ کے عملہ کی رپورٹ کے مطابق جواب (الف) کے
ٹیوب ویل زیر استعمال ہیں۔

(د) یہ ٹیوب ویل زمینداروں کی ذاتی ملکیت ہیں اور جو رقمہ ان ٹیوب ویلوں
سے سیراب ہو رہا ہے اس کا انحصار ان کی ملکیت اراضی پر ہے۔ ایک کیوسک
 والا ٹیوب ویل ۵ تا ۱۵۔ ایکڑ اراضی کو سیراب کر سکتا ہے۔ اس حساب
سے تقریباً ۷۲ ہزار ایکڑ رقمہ غسل جہنگ میں ان ٹیوب ویلوں سے سیراب ہو
رہا ہے۔

شعبہ اور عی انجینئرنگ کے علاوہ ہر ایلویٹ ڈرلز اور محکمہ واپڈا اور انہار نے
بھی ان دو سالوں میں ٹیوب ویل نصب کئے ہیں۔ جن کا ریکارڈ محکمہ زراعت کے
پاس نہیں ہے۔

— — —

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

اشیاء خوردنی قیمتیں میں توازن پیدا کرنا

۴۴ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازدواج کرم
بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی حکومت اشیاء خوردنی کی قیمتیں میں توازن پیدا کرنے گرانی، ذخیرہ انویزی اور بلک مارکیٹ کو روکنے کے لیے ایک بالاختیار "سیل" قائم کر رہی ہے۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس "تمہل" کی تفصیلات یہ ایوان کو آکہ کیا جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف)
جی ہاں۔

(ب) "سیل" کی تفصیلات طے کی جا رہی ہیں۔

اراکین اسپلی کی رخصت

مسٹر مہنگا - اب اراکین اسپلی کی رخصت کو لوئیجیں۔

خان محمد شفیق خان

سیکرٹری اسپلی - مندرجہ ذیل درخواست خانہ شفیق خان صاحب میر
صوبائی اسپلی پنجاب کی طرف ہے موصول ہوئی۔

گوارش ہے کہ بوجہ طیعت کی ناسٹری میں موجود

۱۹۷۰۸۰۲۵ کو مجلس قائم برائے ترانسپورٹ کی مشنگ

میں شمولیت نہ کر سکا لہذا چھٹی منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظوری کر دی جائے :

(تعزیک منظور کی گئی)

مسٹر نور ہد خان

سیکرٹری اسبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نور ہد خان بابر صوبائی
اسبلی پنجاب کے طرف سے موصول ہوئی -

میں بوجہ بیماری لائبیری کمیٹی کی مشک مورخہ ۹

ستمبر ۱۹۷۲ء میں حاضر نہ ہو سکا لہذا درخواست

منظور فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تعزیک منظور کی گئی)

مسٹر ہد رضی شاہ

سیکرٹری اسبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر ہد رضی شاہ بابر صوبائی
اسبلی پنجاب کے طرف سے موصول ہوئی -

"On account of illness, I was not able to attend the meeting of the Standing Committee on Local Government held on 26th of October 1972. It is therefore, requested that I may be granted leave for that day.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تعزیک منظور کی گئی)

میان مجدد اسلام

سیکرٹری اسپلی - مندرجہ ذیل درخواست میان مجدد اسلام صاحب میر صوبائی
اسپلی پنجاب کے طرف سے موصول ہوئی :-

میں بوجہ بیماری مورخہ ۱۹-۱-۷۳ کے اجلاس اسپلی
میں شرکت نہیں کر سکا لہذا مہربانی کر کے ۱۹-۱-۷۳
کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سہیکر - سوال یہ ہے ؟

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(غیریک منظور کی گئی)

میان ظہور احمد

سیکرٹری اسپلی - مندرجہ ذیل درخواست میان ظہور احمد صاحب صوبائی
پنجاب کے طرف سے موصول ہوئی :-

"I am suffering from bad cold and cannot
attend the Session on 23-1-73. Therefore
grant me leave for one day and oblige".

مسٹر سہیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے :

(غیریک منظور کی گئی)

سید طاهر احمد شاہ

سیکرٹری اسپلی - مندرجہ ذیل درخواست سید طاهر احمد شاہ صاحب میر
صوبائی اسپلی پنجاب بواسطت ڈاکٹر حلیم رضا موصول ہوئی ہے
گزارش ہے کہ سید طاهر احمد شاہ فریضہ معج کے لئے
معودی عرب گئے ہوئے ہیں۔ برآ کرم ان کی واپسی
تک اسپلی کی کارروائی کے ایام کی رخصت منظور فرمائی
جائے۔

مسٹر سہیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(غیریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

نشان زدہ سوال نمبر ۱۲۱۲ کے نا درست جواب کی فراہمی

مسٹر ہبکر - ایک تحریک استحقاق میان خورشید الور کی طرف سے ہے کہ -

سوال نمبر ۱۲۱۲ کے تحت میں نے جناب وزیر اعلیٰ سے معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا تھا مگر افسوس ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے میرے سوال کا جواب غلط دیا چس سے میرا اور ایوان کا استحقاق بخروح ہوا ہے اور یہ کہ جوابات دینے کا غلط طریق کار اختیار نہیں کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر حلیم رضا - ہمیں اس کی کافی نہیں دی گئی۔

مسٹر ہبکر - اتنا موقع ہی نہیں ہوتا کہ اس کی کافی آپ کو دی جائے۔ بعض اوقات تحریک اجلام شروع ہونے سے ۲ منٹ پہلے آئی ہے۔ میان خورشید الور صاحب کی جو تحریک ہے اسے میں ابھی قبول نہیں کرتا جو معلومات خلط فراہم کی گئی ہیں ان کے متعلق کچھ نہ کچھ تو مشتمل دلیں۔

میان خورشید الور - جناب والا۔ میں عرض کرتا ہوں۔ میں نے چیف منسٹر صاحب سے پتہ کیا تھا کہ وہ دفتر تشریف لائے ہیں یا گھر ہر ہی کام کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں دفتر جاتا ہوں لیکن جب بھی پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ کبھی دیکھنے کئے ہوئے ہیں۔ کبھی فٹ بال میج دیکھنے کئے ہوئے ہیں کبھی ہاتھی کی میں کر رہے ہیں کبھی ہکوڑوں کے سٹال کا انتباہ کر رہے ہیں تو میری گذارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اکثر دفتر تشریف نہیں لاتے۔

وزیر خزانہ - جناب والا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک آپ اس مسئلے

کو تحریری طور پر deal نہیں کریں گے تب تک بات تھیک نہ چوٹی۔ آپ نے رولنگ دے دی ہے کہ اس چیز کو تحریری طور پر آنا چاہئے اس کے باوجود ایسا کیوں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ میں نے کہا ہے کہ وہ ایسا کریں تاکہ میں اس کے متعلق فیصلہ کر سکوں۔ اب ایک تحریری استحقاق کرنل راجہ جمیل اللہ خان کے نام پر ہے جو پہلے ہاؤس میں کمروں کی الائمنٹ کے متعلق ہے۔ علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ اس کو کل تک کے لئے سنتوں کو دین۔

Mr. Speaker: I will need some time before I decide it.

میں اس کو پڑھ لون کا یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ کسی کا ہروایج Violate ہوا ہو۔ یہ بات کوئی جلدی کرنے والی نہیں ہے۔ علامہ رحمت اللہ ارشد۔ پولنٹ آف ارڈر۔ جناب والا۔ جو تحریریک التواہ آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہیں ان کی نسبت آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے یعنی وہ جو اس وقت تک pending ہیں۔

مسٹر سپیکر میں آج شام تک ان کے متعلق کچھ فیصلہ کروں گا اور میں ان میں سے دیکھ لون کا کہ کون کون سی pending رکھنی ہے۔ اگر کل صبح وزیر اعلیٰ موجود ہوئے تو اس سلسلے میں آپ کو تکلیف دوں گا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ بہت اچھا۔

رانا بھول مہد خان۔ جناب والا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ تحریریک التوا جوت سی آگئی تھیں لیکن پابندی نہیں تھی کہ آئندہ جو پیش ہوں گی وہ بھی ان میں شامل کر دی جائیں گی۔

مسٹر سپیکر - وہ حالات کے مطابق ہوگا۔

رانا بھول مہد خان - ہم اپنا حق کبھی ضائع کرنے کے لئے تیار نہیں۔

مسٹر سپیکر - جہاں تک قواعد کا تعلق ہے وہ اپنی چگد برو موجود ہیں۔ تعاریک التوانی کار دینے کا حق تمام مجرمان کا محفوظ ہے۔ اگر کوئی نئی تحریک التواہ آتی ہے تو اس میں مجرمان کی رائے کا دخل ہے۔ میرا اس میں کوئی فیصلہ نہ ہوگا یا یہ کہ تین جمیع جو متواتر آئیں گے ان میں اس برو یہ بھٹ ہو اس میں بھی میرا کوئی دخل نہیں ہے۔ ایوان نے جو متفقہ طور پر طریقہ کار منتخب کیا ہے وہی اختیار کیا جائے کا۔ ہر چیز کا اس کی merit پر فیصلہ ہوگا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس ضمن میں کچھ وضاحت کر دوں۔ طریقہ کار کو آسان بنانے کے لئے اور ایوان کی کارروائی کو بطريق احسن چلانے کے لئے آپ کے ہماس میں بھی حاضر ہوا تھا اور فیصلہ یہ ہوا تھا۔ کہ جو تحریک التواہ امن عام پر نظم و نسق پر یا فوڈ پالیسی کی نسبت پیش ہوں گی ان پر جلد حصہ کی جائے گی۔ لیکن جو تحریک التواہ سنگین معاملے سے تعلق رکھتی ہو امن کو الگ پیش کرنا پڑے گا بھث اور چیز ہے میں سمجھتا ہوں کہ تحریک التواہ ایک طرح کی censure motion ہوتی ہے۔

مسٹر سپیکر - اس چیز کو کل صبح دیکھ لیں گے کبیکاہ اس وقت قالد ایوان یہی موجود ہوں گے۔ کل سفری پاکستان ریلوے کی مقامی مشاورتی کونسل کے بارے میں تحریک پیش کی گئی تھی۔

حاجی مہد سیف اللہ خان - پوانٹ آف آرڈر - جناب والا - پیشتر اس کے کہ آپ ایجنسی کی کارروائی شروع فرمائیں میں گزارش کروں گا کہ ایک سوال پر پیدا ہونے والے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے دو clear days ہو چکے

بین - لہذا پہلے اس موشن کو ایجنتا میں شامل فرمانیں کیونکہ اصولاً busi- ness of the day میں یہ آ جانا چاہئے تھا۔ آپ فرمانیں کہ وہ آج کے business of the day میں سیئے یا نہیں ۔

مسٹر روڈ طاهر - جناب والا - میں یہ دریافت کرلا چاہتا ہوں کہ جب مسئلہ سپیکر ایوان سے مخاطب ہوں تو اس وقت کیا کوئی مبرہ ہوالٹ آف آرڈر الہا سکتا ہے ؟

میان خورشید انور - اس کے لئے انہوں نے اجازتی ہے ۔

مسٹر سپیکر - میں نے فائل منگوائی ہے اور وزیر متعلقہ کو میں نے لکھا

- ۶ -

سید تابش الوری - جناب والا - میں نے ایک موشن کے ذریعہ درخواست کی تھی کہ جرائم کے متعلق سوال ہر بحث کے لئے منگل کا دن مقرر کیا جائے کیونکہ متعلقہ قاعده ہمیں حق دیتا ہے کہ کسی اہم مسئلہ کو جو اسیلی میں بخش کیا گیا ہو ایک تحریک کے ذریعہ زیر بحث لایا جا سکتا ہے ۔

جناب والا - میں نے ایک اہم سوال کے جواب کو زیر بحث لانے کا نوٹس دے رکھا ہے ۔ جسے آج زیر بحث آنا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر - میں نے اس کے متعلق جو ابھی تک فیصلہ کیا ہے وہ حاجی سینف اللہ صاحب کو صبح میں نے بتا دیا ہے ۔

سید تابش الوری - جناب والا - فیصلہ نہیں بتایا تھا ۔

مسٹر سپیکر - میں کہہ رہا ہوں کہ prima facie یہ میرا view تھا ۔ ابھی تک میں نے اس کو qualify کیا ہے ۔ جرائم کا بڑھنا ایک ایسی سنگین صورت ہے اور ایک ایسا مسئلہ ہے شیاد وہ اس میں آ سکے لیکن جو جواب ملا تھا وہ یہی تھا کہ جرائم کم ہو گئے ہیں ۔ I do not want to ۔

بیکری صاحب کو حکم دیا ہے کہ وہ آپ کو مطلع کریں۔ آپ میرے چیخرز میں تشریف لائیں۔ میں آپ کے مشورے کے بعد فیصلہ کروں گا۔

حاجی چد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ ایک گزارش ہے کہ میری اس قسم میں ایک موشن ہے۔ اگر اس میں جناب کو کسی قسم کی controversy محسوس ہوئی ہے تو مجھے اتنا موقع دیں کہ میں یہ بتا سکوں کہ جواب قطعاً یہ نہیں ہے کہ جرائم کم ہو گئے ہیں۔ بلکہ میں جناب انہیں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں جو وہ گوشوارے میں دے رہے ہیں۔ کہ پہلے سال جرائم کی تعداد ۷۶ ہزار تھی اور اس سال ۸۰ ہزار ۹ سو ہے۔

مسٹر سیکر۔ اس وقت یہ ایجنتے میں موجود نہیں ہے۔

حاجی چد سیف اللہ خان۔ جناب ۱۳ ہزار ۹ سو جرائم کے بڑھنے کو جرائم کا بڑھنا کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اسے کمی نہیں کہا جا سکتا۔ جس کو انہوں نے ۱۳ ہزار کہا ہے۔ وہ plus 13000 ہے جناب والا آپ جواب کو دیکھیں۔ میری موشن کا فیصلہ آج ہوا ہے یہ ہارا حق ہے۔ اس پر ایک بحث ہوئی چاہیے۔ گوشوارے میں جواب موجود ہے کہ ۱۳ ہزار جرائم بڑھ چکے ہیں۔

مسٹر سیکر۔ جب موقع آئے گا تو میں اس کو دیکھوں گا۔

حاجی چد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میں اس تحریک کی admissibility کے متعلق اپنی معروفات پیش کر رہا ہوں۔ قتل کے جرائم بڑھنے ہیں اور ۷۲۶ جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ لیکن ایک سال میں صوبہ میں جو اتم اوسط کے لحاظ سے بڑھنے ہیں ان کو بڑھنا نہیں چاہیے۔

Mr. Speaker : I will take up this point of order at the proper stage.

مغربی پاکستان ریلوے کی مقامی مشاورتی کمیٹی لاہور کے لیے دو ارکان اس بیل کا انتخاب ۵۰۹

مغربی پاکستان ریلوے کی مقامی مشاورتی کمیٹی لاہور کے لیے دو ارکان اس بیل کا انتخاب

مسٹر ہبکر۔ ایک وزیر یہ تحریک یہش کو چکرے ہیں :

کہ مغربی پاکستان ریلوے کی مقامی مشاورتی کمیٹی
لاہور میں ایوان کو نمائندگی دینے کی خرض سے ارکان
اس بیل کے لئے مخصوص کردہ تشکیل کے لئے صوبائی
اس بیل دو ارکان کا انتخاب محض کثرت آراء کے ذریعے
عمل میں لائے۔

آوازین - جناب والا - ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

حاجی محمد میف اللہ خان - جناب والا - میں اس تحریک یہش
کرتا ہوں :

کہ مذکورہ تحریک "الغاظ" دو ارکان کا انتخاب محض کثرت آراء
کے ذریعے عمل میں لائے" کے پیمانہ الغاظ "دو ارکان کا انتخاب قابل
واحد ووٹ کے ذریعے عمل میں لائے" ثابت کیجئے جائیں۔
وزیر قالون - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed. Sir, I draw your attention
to rule 83 of the Rules of Procedure.

"If notice of a proposed amendment has
not been given two clear days before the
day on which the Bill, the relevant clause
or the Schedule is to be considered, any
member may object to the moving of the
amendment and thereupon such objection
shall prevail unless the Speaker suspends
this sub-rule and allows the amendment
to be moved".

Therefore, the motion cannot be moved. The agenda was

provided on 11th of this month and the amendment could have easily been moved before two bays. Therefore, this motion cannot be moved.

حاجی سید سعید اللہ خان - جناب والا۔ اس میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قاعدہ ۸۳ میں واضح طور پر درج ہے کہ سپیکر صاحب چاہیں تو وہ اس کو waive کر سکتے ہیں۔ وہ اس کو suspend کر سکتے ہیں۔ جناب والا۔ آپ مجھے اس موشن کو move کرنے کی اجازت فرمائیں گے۔ اس لیے اب یہ اعتراض بالکل غلط ہے یہ اعتراض اجازت ملنے سے بہلے انہیاں جا سکتا تھا۔ اب جناب کی اجازت اس چیز کے متtradف ہے۔ کہ جناب نے اس روں کو معطل کر دیا ہے۔

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

Bagum Rehana Sarwar Shaheed. Sir, I opposed it before the permission was allowed.

مسٹر سپیکر - جہاں تک اعتراض کا تعلق ہے وہ اپنی جگہ پر نہیک ہے۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو پاس ہو جانے دیجئے۔ نوٹس تو نہیک ہے کہ اتنا ہونا چاہئے۔

But I permit it. Haji Saifullah has moved the amendment.

سید تابش الوری - جناب سپیکر - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ.....

مسٹر سپیکر - آپ کس بات پر بحث کرنا چاہئے ہیں۔

I have decided it. I have allowed the amendment.

حاجی سید سعید اللہ خان - جناب والا۔ جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ دو ممبران کا انتخاب بعض اکثریت کی بنا پر کر دیا جائے یہ وہ تقاضی ہو رہیں کرتا جن تقاضوں میں انتخاب کے ووٹ میں ایک آزادی رائے کا تصور پیدا ہو۔

مغربی پاکستان والوں کی مقامی مشاورتی کی پیشی لاہور کے اینے دو ارکان اسپل کا انتخاب ۵۱

وہ تصور صرف اسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے کہ قابل انتقال واحد ووٹ کے ذریعہ انتخاب کرایا جائے۔ اس میں یہ امکان پیدا ہو سکتا ہے کہ صرف nomination ہی نہیں ہو سکتی جس طرح خالیہ اکثریت سے آپ نے مجھے پیدا کر دیا اور اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ دو ارکان کا انتخاب عضو خالیہ اکثریت سے ہو گا۔ اس میں کسی دوسرے میر کو جو رات پیدا نہیں ہو سکتی کہ وہ انتخاب میں حصہ لے سکے صرف واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ ہی ایوان کے ہر ایک میر کو یہ حق مل سکتا ہے۔ اور اسے اس انتخاب میں انہی قسم آزمائی کرنے اور انہی آپ کو اس میں شریک کرنے کا موقع مل سکے کا کہ انہی رائے اور nomination papers پیش کرے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس وقت جہاں تک اس باوس کی اکثریت کا تعلق ہے اس کی بنا پر انتخاب nomination کے متعدد ہو جائے گا۔ اور اگر میری یہ ترمیم منظور کر لی جائے تو اس سے یہ ایک موقع مل جائے گا اور ایک جمہوری فضا پیدا ہو جائیگی۔ اس طرح دوسروں کو بھی اس میں حصہ لینے کا موقع مل جائے گا۔ کئی لوگ عضو اس وجہ سے حصہ نہیں لے رہے کہ ان کی اکثریت نہیں ہے۔ یا انہیں توقع نہیں ہے کہ وہ اسپل سے منتخب ہو جائیں گے۔ دوسرے میں سمجھتا ہوں کہ secrecy بھی اکائم نہیں رہ سکتی۔ صرف ایک واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ سے ہی لیکھ خفیہ ہو سکتا ہے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس تعریک میں ترمیم کی اجازت فرمائی جائے۔

جناب والا۔ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ واحد قابل انتقال ووٹ کا مطلب یا تو جناب اس باوس کو سمجھا دیں یا میں سمجھا دوں کہ واحد قابل انتقال ووٹ کیا چیز ہے۔

مسٹر سپیکر۔ سب جانتے ہیں۔

حاجی سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میں گزارش کروں گا کہ اس میں ترمیم فرمادیں۔

وزیر قانون - جناب والا میں اس ترمیم کی مخالفت کر پکا ہوں - مجھے بولنے کا موقع دیا جائے۔

رالا پھول چد خان - جناب والا - وزیر قانون صاحب کے بعد ہمیں بولنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ کچھ وقت بولنے کے لیے ہمیں بھی دے دیجئے۔
مسٹر سپیکر - انہیں بھی بولنے دیجئے۔ اب آہکو موقع دیا جاتا ہے۔

رالا پھول چد خان - جناب والا - اس باوس میں یشتر سینئنڈنگ کمیٹیوں کے انتخابات ہوئے۔ مستورات کی نشستوں کے انتخابات ہوئے۔ پیرمینوں کے انتخابات ہوئے یہ تمام انتخابات ووٹ کے ذریعے ہوئے ہیں۔ ہم بھی انتخابات کے ذریعے یہاں تک پہنچ یہی ورنہ حالت ید تھی کہ اگر ووٹ آزادی کے ماتھہ اپنا ووٹ انتہماں نہ کوئی اور خفیہ بیلٹ پسک کے ذریعے انتخابات لے ہوئے تو شاید ہم منتخب نہ ہوئے یہ ایوان ایک بعصوری ایوان ہے۔ اس لیے جمہوریت کا تقاضا یہی ہے کہ انتخابات خفیہ بیلٹ کے ذریعے ہونا چاہیے۔

(قطع کلامیاں)

یگم آباد احمد خان - جو انتخابات آپ نے کروائے ہیں۔ ہمیں بالکل پسند نہیں ہیں۔ ہم بالکل نہیں چاہتے کہ نئے قانون میں عورت کو مرد کے مقابلے میں آنے کا حق ہو۔

مسٹر سپیکر - وزیر قانون۔

وزیر قانون - جناب والا - میں نے اس تحریک میں ارکان کے منتخب کئے جانے کے لیے عرض کیا تھا۔ چونکہ بہران کی تعداد صرف دو ہے اس لیے یہ عرض کیا گیا تھا۔ اگر تعداد زیادہ ہوتی تو proportion کے حساب سے بات بن سکتی تھی اور ہم سمجھ سکتے تھے کہ حزب اختلاف نے واحد قابل انتقال ووٹ کا پوائلٹ کیوں الہایا ہے۔ چونکہ تعداد زیادہ نہیں ہے اور صرف دو ارکان ہیں جنکو الیکشن لڑنا ہے اگر انتخاب کثرت آرا کے ذریعے سے ہو یا واحد

قابل انتقال ووٹ کے ذریعے سے ہو تو نتیجہ میٹ کونٹ فرق نہیں ہٹاگا۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ جس طرح move کیا گیا ہے کہ کثرت آراء کے ذریعے انتخاب عمل میں لایا جائے۔ میں اپنے اس پوالنٹ پر اصرار کروں گا۔ اور چنان سے گزارش کروں گا کہ موشن کو carry کیا جائے۔

میان خروشید انور۔ پوالنٹ آف آرڈر۔ جناب والا قائد ایون ہاؤس میں اکثر اوقات باہر رہتے ہیں۔

مسٹر سہیکر۔ یہ کونٹ پوالنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

میان خروشید انور۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ جیسا کہ وزیر قانون صائب نے فرمایا ہے کہ، اگر انتخاب واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ ہوتا تو بھی نتیجہ میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ ہمیں نتیجہ سے بحث نہیں ہے۔ بات صرف اصول کی ہے۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ انتخابات سینٹ کے انتخابات ہے امم نہیں ہیں۔ جب آپ نے نئے آئین میں سینٹ کے انتخابات کو واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعے سے منظور کیا ہے تو یہر کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ ہم کثرت رائے کے ذریعے سے انتخاب عمل میں لائیں۔ ہمیں اس سے غرض نہیں ہے کہ ایک ممبر منتخب ہوتا ہے یا زائد ممبر منتخب ہوتے ہیں۔

مسٹر سہیکر۔ علامہ طاحب اس طرح بڑی مشکل ہو جائیگ۔ وہ اس تحریک کے بھرک ہیں۔ انہوں نے آخر ہی تقریر کی ہے وہ ہر آپ کی تقریر کا جواب دیں گے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ وہ جواب ضرور دیں۔ ہمیں اس میں کوئی اختراض نہیں ہے۔ آپ ان کو اجازت دیں۔ لیکن میں ان کی خدمت میں ایک گزارش کرتا ہوں کہ بات صرف اصول کی ہو رہی ہے۔ اس وقت تک یہی ہریک شخص رہی ہے۔ آپ ہمیں ایک واقعہ بھی اس قسم کا نہیں بتا سکتے کہ جس میں کثرت آراء سے

الانتخاب کر لیا گیا ہو اور واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعے سے نہ ہوا ہو۔ اس قسم کا ایک واقعہ بھی نہیں ہے۔ موال صرف بہان اصول کا ہے۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ میں نہیں سمجھتا کہ امن ترمیدم ہر تقاریر ہوں۔ بات صرف جمہوریت کی ہے۔ جہاں تک بھائی جمہوریت کا سوال ہے تو اس ایوان میں تمام جمہوری اقدار کا خیال رکھا گیا ہے۔ میں قائد حزب اختلاف کوئی دلاتا ہوں کہ آئندہ بھی اس کا خیال رکھا جائیگا۔

حاجی ہند سیف اللہ خان۔ پولانٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ اس طریقہ کی مخالفت کرنے سے بھلے میں وہ طریقہ کار سمجھتا ہوں کہ واحد قابل انتقال ووٹ کا طریقہ کیا ہے۔ کیونکہ ایوان کے فاضل رکن میان ہد اسلام کو اس کا پتہ نہیں۔ اسلیے اس کا طریقہ انہیں بتا دیں۔

Mr. Speaker: He is not a teacher here.

حاجی ہند سیف اللہ خان۔ وہ مخالفت کسی کی کر رہے ہیں جب انہیں پتہ نہیں ہے کہ یہ چیز کیا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ مخالفت تو آپ کر رہے ہیں۔

حاجی ہند سیف اللہ خان۔ انہوں نے میری تحریک کی مخالفت کی ہے۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون۔ جناب والا۔ میں قائد حزب اختلاف کو یقین دلاتا ہوں کہ مستقبل میں یہی یہ ایوان جمہوری اقدار کا خیال رکھے گا اور جمہوری قدرتوں کا تحفظ ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے۔ اگر بہان پر بحث لمبی کرنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بافوں کا وقت ضائع ہوگا اور ہم Legislative Side کا کام نہیں کر سکیں گے۔ اگر کوئی اور موقع ملا ہوتا جس میں واحد قابل انتقال ووٹ کا انتخاب عمل میں لانا ہوتا اور تعداد بھی زیادہ ہوئی تو الیکشن

مغربی پاکستان ریلوے کی مقامی مشاورقی کمیٹی لاہور کے لیے دو ارکان اسپلی کا انتخاب ۱۵
(میں حصہ لینے والوں کے پھر موقع دیا جا سکتا تھا۔ لیکن اس میں صرف دو
ارکان کو منتخب ہونا ہے۔ اس لیے میں پھر اس بات پر زور دیتا ہوں کہ نتیجہ
ایک جیسا ہوگا اس میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

رانا یہول ہد خان۔ پوانٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ جناب وزیر قانون نے
صرف دو ارکان کے منتخب ہونے کا حوالہ دا ہے وہ خود بھی خفیہ بیلٹ بکس
کے ذریعے منشعب ہو کر آئے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ یہ کوئی پوانٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ اب ایوان کے سامنے سوال ہے ہے:

کہ الفاظ ”دو ارکان کا انتخاب محض کثرت آراء کے
ذریعے عمل میں لائے“ کی بجائے الفاظ ”دو ارکان کا
انتخاب قابل انتقال واحد ووٹ کے ذریعے عمل
میں لائے“ ثابت کشی جائیں۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے:

کہ مغربی پاکستان ریلوے کی مقامی مشاورقی کمیٹی
لاہور میں ایوان کو نمائندگی دینے کی خرض ہے
ارکان اسپلی کے لیے مخصوص کردہ نشستوں کے
لیے صوبائی اسپلی دو ارکان کا انتخاب محض کثرت آراء
کے ذریعے عمل میں لائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسودات قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۳ بابت ۱۹۷۳)

مسٹر سپیکر - وزیر قانون مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ پیش کریں ۔

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان) - جناب والا - میں مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) مصدرہ ۱۹۷۳ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) مصدرہ ۱۹۷۳ پیش کر دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر - وزیر قانون اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر قانون - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ تو اعد الضباط کار صوبائی اسپلی پنجاب کے قاعده ۱۹۷۲ کی مقتضیات کر دیا جائے اور مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ معطل ۱۹۷۳ مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ تو اعد الضباط کار صوبائی اسپلی پنجاب کے قاعده ۱۹۷۲ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے ۔

رانا بھول مہد خان : میں بھبھ سے پہلے اس کی مخالفت کروتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر - کل غابظی کی معطلی کے سلسلے میں اس جانب سے بعض فاضل اراکین نے تقریریں کی تھیں ۔

(اس مرحلے پر یکم ریمانہ سرور شہید کرسی صدارت پر متمن ہوئیں)
(قطع کلامیاں)

بیشتر چیز میں : باویں کی کارروائی جاری رہے ۔

والا بھول بھد خان ؟ اب ہم زناشوں کے مانع ہے آگئے ہیں ۔

بیداری اپنے الوری : خیرمنہ سپیکر صاحبہ ۔ کل دوسرا جانب یہ بعض فاضل مقررین نے اس خابطے کی معطلی کے سلسلے میں جو استدلال پیش کیا تھا ۔ اس میں لیک بات یہ یہی کہی گئی تھی کہ جن مسودات قانون کے سلسلے میں یہ خابطہ معطل کرایا جا رہا ہے وہ نہایت معمولی ہیں اور چند الفاظ پر مشتمل ہیں ۔ اس لیے انہیں مجلس قائدہ کے سپرد کرنا ضروری نہیں ہے ۔ لیکن آج کا یہ بل نہ معمولی ہے نہ غنائم ایکہ اپنی وسعت کے اعتبار سے ہوئے ہوئے میں ایک اہم بھرمان کا پیش خیمد بن سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بل اس قدر اہم ہے کہ ہوئے ہوئے کے عوام انہی آپ کو اس سے کسی نہ کسی اعتبار سے متعلق محسوم کرتے ہیں اور اس کی بعض دفعات ایسی ہیں جن سے نہ صرف بنیادی حقوق تی نفی ہوتی ہے ۔ نہ صرف بھی ملکیت کے احساسات بخروف ہونے میں بلکہ اس میں بعض ایسی دفعات ہیں جن رکو مارشل لا کے ضابطوں سے بھی زیادہ سنگھنی عطا کی گئی ہے ۔ اس لیے اس بل کو خاص طور پر مجلس قائدہ کے سپرد کرنا انتہائی ضروری ہے ۔ میا آپ کی خدمت میں قومی اسمبلی کے اجلاس منعقد ہو، اگست کا حوالہ دون گا ۔ اس لفڑ سابق وزیر قانون نے لا ریفارم کے متعلق ایک انتہائی اہم تل اسمبلی ہیں پیش کیا تھا اور اس کے ساتھ یہی یہ درخواست کی تھی کہ متعلق ضابطہ کو معطل کر دیا جائے ۔ جناب والا ۔ اس وقت اگرچہ قومی اسمبلی مجلس قائدہ کی تشکیل نہیں دی گئی تھی اور یہ جواز موجود تھا کہ مجلس قائدہ کی عدم موجودگی میں اس خابطے کو معطل کر کے اس بل کو فوری طور پر زیر خور لایا جائے ۔ مزید بیان اس وقت قومی اسمبلی کے سامنے کوئی دوسرا بل بھی موجود نہیں تھا لیکن اس کے باوجود جب حزب اختلاف بلکہ خود حزب انتدار یہی بھی اصول طے کیا کہ کسی ابھی بل کو مجلس قائدہ کے سپرد کئے بغیر زیر خور نہیں لانا چاہئے

تو وزیر قانون نے اس بات کو۔ اس دلیل کو۔ اس درخواست کو منظور کر لیا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد قومی اسمبلی کے پیشتر بل مجلس قائدہ کے سپرد کروائے گئے۔ البتہ یہ شرط لگا دی گئی کہ مجلس قائدہ کم از کم وقت میں ان بلون ہر غور کر کے اسمبلی کے سامنے رہروٹ پیش کر دے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس بل کو مجلس قائدہ کے سپرد کر دین تاکہ اس کو ایک ایک شق پر ایک ایک کلاز ہر ہوئے غور و خوض کے بعد ایک دفعہ صحیح رہروٹ اور ایک صحیح ڈھانچہ ایوان کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ وہ ڈھانچہ ایسا ہو گا جو سارے صوبے کے عوام میں بڑھتی ہوئی ہے چینی اور اضطراب کو دور کر سکے گا۔

رانا بھول ہد خان : محترمہ پیکر صاحبہ۔ میں وزیر قانون کو امن روں کے ساتھ کشکش کرنے ہوئے دیکھ کر حیران ہوں کہ کل کا تمام دن بھی اس دفعہ نے لے لیا تھا۔ جناب والا۔ اس پاؤں کا طریق کار یہ رہا ہے کہ جب کوئی سودہ قانون اس ایوان میں پیش ہو تو اس کو سینیڈگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ اس روں کو اس وقت معطل کرنے کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے جب پنکامی حالات ہوں لیکن اس وقت اس ضابطے کو معطل کرنا درست نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بل اتنا اہم ہے کہ جس صوبے کے ۶ لاکھ مسافروں کو اچھوت قرار دیا جا رہا ہے اور مسافر اور مقامی میں نفاق پیدا کیا جا رہا ہے۔ جس میں ۶ لاکھ مسافروں کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

وزیر مال : جناب والا۔ اپنی تقریر میں میرے فاضل دوست یہ بھول گئے ہیں کہ اس میں مسافروں کی کوفی بات نہیں ہے۔ اس بل میں مسافر کا لفظ ہی نہیں ہے۔

رانا بھول ہد خان : اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دوں؟

وزیر مال : آپ گھر سے بڑھ کر آیا کریں۔

مسٹر چیئر مین : رانا صاحب آپ اپنے آپ کو دفعہ ۲۷ کے دائرے میں وکھیں۔

رانا بھول ہد خان : میں اسے پڑھ کر سناتا ہوں۔

وزیر قانون : جناب والا۔ اس وقت اس بل پر کلاز بائی گلزار بھٹ ہو لی ہے۔

رانا بھول ہد خان : میں سپیکر صاحبہ کی اجازت ہے پڑھ رہا ہوں۔

مسٹر چیئر مین : میں نے ان سے کہا ہے کہ آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہوں قاعدہ ہے کے اندر رہ کر کھیڈ۔

رانا بھول ہد خان : جناب والا۔ قاعدہ ہے کی معطلی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ جس کے تحت معزز ایوان کے قابل ترین ارکان کے سامنے بل پیش کیا جاتا ہے۔ مشینڈنگ کیمیٹی اس پاؤں کے معزز ارکان پر مشتمل ہوئے ہے۔ ان ارکان کے سامنے بل پہیجا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اس پر غور و خوفس کر سکیں۔ اس بل سے صوبہ میں ایک مصیبت کھڑی ہو جائے کی اور ایک فساد شروع ہو جائے کا۔ امن لیہیں اس کو درست کر لیا جائے۔ اس پاؤں کے ارکان یہ سمجھنا چاہتے ہیں۔ کہ جب ہم اس پاؤں کے بالکل وفادار ہیں تو ہم پر شک کیوں کیا جا رہا ہے۔ اس پاؤں کے تمام اختیارات جناب وزیر قانون استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ ان ارکان کی رائے کو بالکل لنظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جناب والا۔ ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ ہمارا جمہوری حق ہے اور جمہوری طریق کار کو ہائماں کر کے آسمانہ طریقہ اختیار کرنا جمہوریت کی نفی ہے۔ چنانچہ جمہوریت کی نفی کی جا رہی ہے۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر چیئر مین : اب آپ اپنی تقریر ختم کر دیجیے۔ امان اللہ لک صاحب۔

سید تابش الوری : یہ بڑی خوشگوار بات ہے کہ سپیکر بننے کے بعد آپ

اردو بولنے لگ گئی ہیں۔ خدا آپ کی "الہمکری" کو طوالت دے تاکہ آپ کو
اردو بولنے کے اور زیادہ موقع میسر آئیں۔

مسئلہ چیز میں : انشاء اللہ دونوں زبانیوں بولنے کے موقع ہوں گے۔

چودھری امان اللہ لک : محترمہ سپیکر صاحبہ۔ میں دفعہ ۲۷ کی معطلی
کے خلاف اس لیے چند گزارشات کر رہا ہوں کیونکہ یہ ایک ایسا بل ہے جو
برہام راست دیوانی حقوق پر اثر الداز ہو رہا ہے جس میں ممبر مارکیٹ کی تعمیر
کے لیے ایک اچھا منصوبہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اس میں لوگوں کو معاوضہ
دینے کے طریق کار کو اس الداز سے کیا جا رہا ہے۔

رانا کے۔ اے۔ محمود خان : ہوائی آف آرڈر۔ میرے فاضل دوست بل
کے merits کی بات کر دے ہے ہیں۔ حالانکہ انہیں دفعہ ۲۷ پر بولنا چاہیے۔

چودھری امان اللہ لک : جناب والا۔ دفعہ ۲۷ کی معطلی کا جو مطالیہ
کیا جا رہا ہے وہ دیوانی حقوق پر ڈاکہ کے مترادف ہے جس کی تحقیقات ضروری
ہے۔ اس ایوان کو بہت زیادہ وقت اس کے لیے درکار ہو گا۔ میں عرض کرتا
ہوں کہ دیوانی حقوق سے بالکل انہی طور پر الخراف کیا جا رہا ہے۔ ایک ایک
جیز نکال کے اس قلمع کو مساو کیا جا رہا ہے۔

مسئلہ چیز میں : انہی آپ کو دفعہ ۲۷ تک محدود رکھیں۔

چودھری امان اللہ لک۔ دفعہ ۲۷ کے تحت ایک بل کو شینڈنگ کمیٹیوں
کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جہاں میران اس کے pros and cons کو discuss کر کرتے ہیں۔ انہی طور پر بل کی کلازز پر غور و غوض کیا جاتا ہے۔ اس
لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کے contents اتنے complicated ہیں،
انہی پیچیدہ ہیں اور اتنی requirements ہیں۔ یہ لوگوں کے بنیادی حقوق
کی بات ہے۔ جن کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ آپ لوگوں کے دیوانی
حقوق کو نظر انداز کر دے ہیں۔ اگر یہ بل پنجاب اسپلی کے ذریعہ پاس

ہو گیا تو لوگوں کے سامنے ایک بڑی مثال ہوگی کہ پنجاب اسمبلی نے لوگوں کے حقوق سلب کرنے میں پہلی کی ہے۔ مشینڈنگ کمیٹی کی رائے ضروری ہے۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کوئی صدارت پر جلوہ افروز ہونے)

جناب والا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یہ ایک ایسا بل ہے۔ جس کے متعلق ہمیں بہت زیادہ غور و غوض کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اس کے لیے ماہرائے رائے ضروری ہے جیسا کہ رانا پھول خان صاحب نے فرمایا ہے کہ جو ضمانت ہی اس کے متعلق عرض نہیں کیا جا سکتا۔ جناب والا، یہ بل ریونیو ایکٹ اور Land Acquisition Act پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ یہ دیوانی حقوق ہے ڈاکہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ امن لیے میں استدعا کروں گا کہ اسے مشینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

رانا کے۔ اے۔ محمود خان۔ پوانٹ آف آرڈر۔ میرے فاصل دوست کو دفعہ کی بات کرف چاہیے۔ وہ دوسری باتیں کر دے ہے یہ۔

چودھری ایمان اللہ لک۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اس میں دیوانی حقوقی کو نظر انداز کیا جا رہا ہے، اس لیے اس بل کو مشینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

سودار صغیر احمد۔ کل سے جناب والا خاطرے کی معطلی کے بارے میں جسٹ کی جا رہی ہے۔ میں اس تحریک کے حق میں بولنا چاہتا ہوں کہ اس خاطرے کو اس معطل کیا جائے۔ ہمیں بھی وقت دیا جائے۔

وزیر قانون۔ مجھے بھی موقعہ دیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ کو ضرور موقعہ ملے گا۔

سودار صغیر احمد۔ جناب، میں کل سے من رہا ہوں کہ اگر قاعدہ کو معطل کر دیا جائے تو جمہوریت کی موت واقع ہو جائے گی۔ میں آپ

کی وساطت سے فاضل دوست سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اگر ۱۸۶ ارکان ایک بل کو ہاس کرتے ہیں وہ جمہوریت ہے یا چھ سات ممبران بحث کرنے ہیں وہ جمہوریت ہے۔ ایک طرف تو یہ کہا جا رہا ہے کہ بیہاز پارٹی نے لوگوں کو مکانات مہما نہیں کیے اور دوسری طرف اگر لوگوں کو مکانات مہما کرنے کا ارادہ کیا جاتا ہے تو اس کی مخالفت کی جاتی ہے کہ ایسا بل نہ لایا جائے اور اسے چھوڑا جائے۔ یہاں مہاجرین کے نقصان کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ میں اپنے فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ مہاجرین کے حقوق کا تحفظ وہ نہیں کروں گے بلکہ ہم خود کریں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ کن کن لوگوں نے مہاجرین کے یونٹ ختم کر کے زمینیں حاصل کی ہیں۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر۔ کسی غیر متعلقہ بات کا جواب دینا ضروری نہیں ہے۔

مردار صفیر احمد۔ چونکہ بات کی گئی تھی اس لئے میں نے جواب دے دیا ہے۔ بات یہ ہے کہ قاعدہ ۱۸۶ کی معطلی کوئی ناجائز بات نہیں ہے۔ یہ بات کی گئی ہے کہ یہ خلاف خابطہ ہے، مگر اس دفعہ میں آگے چل کر یہ لکھا ہے کہ اس کی مقتضیات کو معطل کیا جا سکتا ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس تحریک کی پر زور تائید کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ میان خورشید انور۔

میان خورشید انور۔ جناب والا۔ میں اس تحریک کی مخالفت اس لئے کرتا ہوں کہ وزیر قانون اکثر جمہوریت کا راگ الہا کرتے ہیں اور ابھی ابھی ایک معزز دکن نے بھی فرمایا ہے کہ جمہوریت یہ ہے کہ ۱۸۶ ممبران بیٹھ کر اس بل پر غور کریں۔ لیکن سینیڈنگ کمیٹی میں اس بل کو جانا اس لئے مناسب نہیں کہ وہاں ممبر تھوڑے ہوں گے۔ میں گذارش کروں گا کہ یہ بل اس ابوان نے نہیں بنایا ہے بلکہ معمکنہ قانون کے ایک اہل کار نے یہ قانون

بنایا ہے امن لیے ہم چاہتے ہیں کہ اس اہل کار کے بنائے ہوئے اس مسودہ قانون پر غور کرنے کے لیے دس بارہ میر جو آپ کے منتخب کردہ ہیں وہ شینڈنگ کمیٹی میں یعنی کرو اس پر تفصیلًا غور کریں۔ اس کے بعد ہی اس ایوان میں شق وار بحث مفید رہے گی۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ حکومت کی یہ عادت ہو گئی ہے کہ وہ جتنے بھی قوانین لا رہی ہے وہ جلدی میں فوری طور پر یہ کہہ دیتی ہے کہ ہنگامی صورت حال پیدا ہو گئی ہے اور اس کام کو جلد از جلد نہیں کیا جائے جو کسی صورت میں مناسب نہیں ہے۔ اس لیے میں وزیر قانون سے اپیل کروں گا کہ وہ اپنی اس مستقل عادت کو بدلیں اور کم از کم کچھ بیل اپسے ضرور چھوڑ دیں جن پر شینڈنگ کمیٹیان غور کر سکیں تاکہ کہیں یہ رسم نہ پڑ جائے کہ ہنگامی حالات کا بہانہ بنانا کہ مجلس قائد کو اپنی ذمہ داریاں پوری نہ کرنے دیں۔

Mr. Speaker : Please restrict yourself to the present motion.

میان خورشید الور۔ جناب والا۔ میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ موجودہ قانون عوام کے بنیادی حقوق سے متعلق ہے۔ اس لیے میں خاص طور پر اپیل کروں گا کہ اس کیوں شینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ میان منظور احمد موہل۔

میان منظور احمد موہل۔ جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ہاؤش کی خدمت میں پڑے ادب سے گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں کل سے یہ بات مرتا آ رہا ہوں کہ صاحب اقتدار قاعدہ کو معطل کر کے جمہوریت کشی کا ثبوت دے رہے ہیں حالانکہ یہ بات ہرگز نہیں ہے۔ میں یہ پڑے ادب سے گذارش کروں گا کہ اس سے پہلے جو اسمبلیاں یہاں پر آتی رہی ہیں ان کے سامنے ایک اور نظام حیات ہوتا تھا لیکن ہم نے عوام سے چند وعدے کئے ہوئے ہیں۔ ہم نے ملک اکے غریب عوام سے یہ وعدہ کیا ہوا ہے

کہ ہم جلد از جلد انہی آئین مہیا کریں گے۔

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ فاضل رکن سے استدعا ہے کہ یہ دفعہ ۲۷ کے متعلق بات کریں۔

مسٹر سپیکر۔ میں من رہا ہوں۔

میان منظور احمد موہل۔ ہم نے عوام کو یہ ثابت کرتا ہے کہ ہم نے ان کو جلد از جلد قانون جوان کی چتری کے لیے موگا مہیا کر دیا ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ چائے کا وقفہ ہونا چاہئے۔

مسٹر سپیکر۔ رولز میں چائے کا وقفہ نہیں ہے۔ میں نے ان کو پڑھا ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ نے یہ رعایت دی ہوئی ہے۔ اگر جناب وہ رعایت واپس لینا چاہتے ہیں تو یہ علیحدہ بات ہے۔

میان منظور احمد موہل۔ ہم نے عوام سے یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہم ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کرنے کے لیے ان کو جلد از جلد قانون مہیا کریں گے۔ لیکن ہمارے حزب اختلاف کے دوست یہاں پر یہ کہہ رہے ہیں کہ قاعدہ ۲۷ کو معطل نہ کیا جائے بلکہ اس کو شینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ میں مانتا ہوں کہ شینڈنگ کمیٹیاں بھی جمہوریت کی علم بردار ہیں لیکن یہ حکومت وقت ہی جانتی ہے کہ قانون جلدی مہیا کیا جانا عوام کے حق میں ہے یا نہیں۔ میں اس ایوان سے بہر زور اپل کروں گا کہ موجودہ بل کو شینڈنگ کمیٹی کے سپرد نہ کیا ہے اور قاعدہ ۲۷ کو معطل کر دیا جائے تاکہ ہم غریب عوام کو جلد از جلد حصول اراضی کے تحت زمین مہیا کر سکیں۔

مسٹر نوازش علی خان - (پنجابی) جنلب میں وی کچھ بولنا ان چاہناوائیں ۔

رانا پھول محمد خان - جنلب الہین اجازت دیں یہ پہلی بار ہاؤس میں کھڑے ہوئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر - مسٹر نوازش علی خان ۔

مسٹر نوازش علی خان - (پنجابی) جناب والا عرض اے ہے کہ روپی دا انتظام کرن لگئے آن نے مالکان نے کھنڈ لوکائی اے ۔ مکانان دا انتظام کرن لگئے آن نے آکھدے نے بھوئیں نہ لو ۔ ایناں نوں سائیں نال تھوڑا جبھا تعون کرتا چاٹی دا اے ۔ میری سرکار روپی بناؤں لگدے آن نے دلے لوکا لیندے نے ۔ کریندے آہوں نے نے منسوب سائیں نال کریندے نے ۔ میری گل سنائے تے بھی اوتاں ۔ میری مجبوری ایہہ وے کہ میں کسی دوسری زبان وچ کل نہیں کر سکدا کیوں یعنی میں پڑھیا جو نہیں ۔

پٹلا پھول محمد خان - سالوں سمجھے آوندی ہی اے لسی گل کرو ۔

مسٹر نوازش علی خان - سردار سائیں نال کچھ تعون چا کرو اسائے آکھدے آن کہ کچھ زین چا دیو کہ غربیاں نوں مکان بنا کے دئیں نے سائیں نال لڑیندے او کہ ایہہ نہ کرو ایہہ ته توڑو اے کوئی چنگ کل تان نہیں نا ۔
(تعہ ہائے تحسین)

هر گل وی بلیک آپ کریندے نے ق متعوی سائیں نال کریندے نے ۔ میوی کل کوڑی لگئے اے نے بالمویں نہیں مینوں اے وی ہروا نہیں میں حقیقت عرض کیقی اے ۔

سید تابش الوزی - کہہ رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ

کچھ لہ سمجھئے خدا کرے کوئی

مسٹر سپیکر - حاجی ہمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا - اس قاعدہ ۲۷ کی مقتضیات اور اس کی اہمیت کے بارے میں بحث کرتے ہوئے آج تین روز ہو گئے ہیں اور یقین کامل تو یہی تھا کہ ہم نے جو کچھ ان دو دنوں میں اس کے حسن و بیح کے متعلق بتایا ہے اس کا کچھ نہ کچھ اثر ہوا ہوا کا اگر کم از کم اثر نہ ہوا ہو تو کچھ نہ کچھ سمجھیں تو ہوں گے مگر مجھی افسوس ہے کہ آج پہلی بار ارباب اقتدار نے لب کشائی کی اور وہ اس شکل میں کی کہ اب تک میں یہی سمجھا ہوں کہ انہیں اب تک قاعدہ ۲۷ کا پتہ ہی نہیں کہ یہ ۲۷ ہے ہے کیا اور یہ لکھا کیوں کیا ہے یا اس کا فائدہ کیا ہے - میں سب سے پہلے یہ بتاؤں گا کہ اگر قاعدہ ۲۷ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے تو یہ کو صرف تین بار غور کرنے کا موقع ملتا ہے اور اگر اس کی مقتضیات کو معطل نہ کیا جائے تو اس کو چھ بار غور کرنے کا موقع ملتا ہے - تو وہ چیز جس کے متعلق غور دو گناہ ہو - جس کے اورہ تین کی بجائے چھ بار غور ہو سکے جس کو اچھی طرح سے دیکھا جا سکے میں نہیں سمجھتا کہ اس میں شجاعت کیا ہے کہ اس آدھے حق سے ہورے ایوان کو محروم کیا جا رہا ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یا تو اس قانون کو نافذ کرنے وقت یا اس ۲۷ کی مقتضیات کی تحریک دیتے وقت وہ یہ بہول گئے ہیں کہ اس صوبے میں "لینڈ ایکوویشن ایکٹ" پہلے ہی نافذ ہے - وہ یہ بہول گئے ہیں کہ ۔۔

مشتر سپیکر : merit میں نہ جائیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا - میں اسی پر آ رہا ہوں - میری بات تو مکمل ہو جانے دین - بعد میں آپ حذف کرا دین آپ کو اختیار ہے - میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ قاعدہ ۲۷ شاید اس لیے معطل کیا جا رہا ہے کہ اگر یہ مقتضیات معطل نہ کی گئیں تو اس بل کے نافذ ہونے میں اتنی تاخیر واقع ہو جائے گی کہ صوبے میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو جائے گا اور کوفہ اس کا متبادل قانون ہی نہیں رہے گا - یا نہیں ہے جو اس کی کمی کو پورا کر سکے گا - حقیقت یہ ہے کہ اس قانون کو بنانے میں شاید وہ یہ بہول گئے ہیں کہ

اپن کا اجراء بھی اس وقت ہوا جب یہ اسمبلی کا سیشن بلایا چا جکا تھا۔ جب اسمبلی کو سنن کیا جا چکا تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس کے بارے میں چاہئے جو کچھ بھی آرڈیننس پر تاریخ دی ہو۔ مگر عوام کو پہنچ اس وقت لکھا ہے جب کہ اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے میں دو دن رہتے تھے۔ ایسے تو انہیں جن کے بارے میں ہمیں رائے عامہ کا بھی پہنچ لکھے۔ جس کے بارے میں ابھی تک لوگوں کو بھی صحیح علم نہ ہو کہ اس قانون کے نافذ ہونے سے کیا پھر ثبوت ہڑے گا۔ کون کون سے طبقے اس میں سے مارے جائیں گے۔ مگر یعنی حقوق خصب ہوں گے۔ اس قانون کے نافذ کرنے میں کیا چالاکی اور کیا دھوکا وابستہ ہے۔ جب تک عوام ان تمام چیزوں کو نہ سمجھیں آپ اس طرح بغیر سوچیں مجھے جلد بازی سے کسی قانون کو مسلط کر دین اور پھر جمہوری روایات کو ترک کر کے قاعدہ ۷۷ کو معطل کرا دیں تو میں شمعجھتا ہوں کہ یہ قطعاً قطعاً جمہوریت نہیں ہے اور اس لحاظ سے ہم قانون سازی کی خدمت نہیں کر رہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم قانون شکنی کر رہے ہیں۔ اور اس کے ماتھے ہی ساتھ قانون کو قتل بھی کر رہے ہیں۔ جمہوریت کی روایات سے اپنا منہ موڑ رہے ہیں۔ وہ حقوق جو کہ قاعدہ ۷۷ کی موجودگی میں حاصل تھے ان کو چھیننے میں اس وقت بہت بڑے منگین نتائج اور اس کے بہت بڑے عواقب کو بالکل ہی پس پردہ ڈال رہے ہیں جو کہ اس قانون کے نافذ ہونے سے پیدا ہو جائیں گے۔ جہاں تک اس بل کی خرایبیوں خامیوں اور اس کی تشریحات کا تعلق ہے وہ مناسب وقت پر یہاں بیان کی جائیں گی۔

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان) : جناب والا۔ اس طرف یہ فاضل اراکین نے قاعدہ ۷۷ کی معطلی کے بارے میں دو دن کی بحث کا ذکر کیا ہے۔ مجھے اس بات پر حیرانگی ہوتی ہے کہ ایک طرف جمہوری تقاضوں کو پورا کرنے والے کی بات کی جاتی ہے اور پھر اکثریت جو چار بار فیصلہ دے چکی ہے۔ ایک دفعہ ٹوائیں کرائی گئی اور قاعدہ ۷۷ کی معطلی کے لئے اکثریت کا فیصلہ

آپ کے سامنے ہے اس کے علاوہ تین دفعہ رائے شماری ہوئی لیکن پھر بھی ایک کا ہی بات کی خد جاری ہے۔ اگر جمہوری اقدار کو سامنے رکھنا ہے

رانا پھول محمد خان : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ وزیر قانون صاحب کی خدمت میں آپکی وساطت سے نہایت ہی ادب سے گذارش کروں گا کہ ہم بخدا نہیں یہیں جیسا کہ آپ فرمادے ہیں اور بار بار اس طرف اشارہ کر دے ہیں

مسٹر سپیکر : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

وزیر قانون : جناب والا۔ ایک دفعہ ڈویزن اور تین دفعہ رائے شماری کے بعد اگر پھر بھی حزب اختلاف اس بات پر بخدا ہے کہ بار بار اس دفعہ کی معطلی کی مخالفت کی جائے پھر آج جو بات مجھے ہمچوں میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ قاعدہ کی مقتضیات کو معطل کرنا حقیقت میں غریب عوام کے حقوق کا تحفظ ہے۔ کیونکہ جو بھی پنکامی قانون بنایا گیا وہ غریب عوام کے وسیع تر مفاد میں بنایا گیا۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آج جس بل کو زیر بحث لایا گیا ہے یہ پاؤنسنگ کا بل ہے۔ غریب کے لیے چھوٹے چھوٹے مکانات اور پھر ان کے لیے یونٹ بنائی جانے کے لیے یہ قانون بنایا جا ریا ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا اس وقت پنجاب کی آبادی تقریباً ۳۸ ملین تک پہنچ گئی ہے۔ صدر مملکت ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے بڑی سہرمانی فرمائی ہے کہ انہوں نے تین لاکھ یونٹ پاؤنسنگ اور کمرشل پلات کے لیے اکتوبر ۱۹۴۳ تک شروع کیجئے جانے کا عزم کیا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ یہ بل جس کو آج پیش کیا گیا ہے یہ جناب افتخار احمد تاری صاحب کی طرف سے ایوان میں دیا گیا تھا اور فاضل منسٹر ایوان میں موجود ہیں۔ متعلقہ منسٹر جن کی طرف سے بل آچکا ہو اور وہ ایوان میں موجود ہوں تو پھر دوسرے منسٹر اس کو

پیش نہیں کر سکتے۔ وزیر قانون اس وقت پیش کر سکتے ہیں جب متعلقہ منسٹر صاحب نہ ہوں۔ لہذا یہ بل ابھی تک پیش ہی نہیں ہوا ہے۔

جناب والا۔ وہ باہر جا رہے ہیں ان کو روکا جائے۔ of the House. جناب بھی دیکھ رہے ہیں۔

(قطع کلامیان)

مسٹر سپیکر : آرڈر۔ آرڈر

وزیر قانون : جناب والا۔ یہ بل میں نے پیش کیا تھا۔

(قطع کلامیان)

مسٹر سپیکر : آرڈر۔ آرڈر

میان خورشید انور : جناب والا متعلقہ منسٹر صاحب ابھی باہر گئے ہیں۔

(قطع کلامیان)

مسٹر سپیکر : آرڈر۔ آرڈر

وزیر قانون : جناب والا ماضی میں معاملات کو التوا میں ڈالا جاتا رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا۔ ہمیں شکایت رہے گی کیونکہ ہوائی آف آرڈر کا فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

Mr. Speaker : When it was moved, the hon'ble Minister was not here.

حاجی محمد سیف اللہ خان کیا وہ اس وقت نہیں تھے جب ہمیں نے ہوائی آف آرڈر کیا تھا۔

مسٹر سپیکر : وہ یہاں موجود تھے۔

حاجی ہد سیف اللہ خان - جناب والا یہ خلط ہے - جس وقت بل پیش ہوا تھا اس وقت وہ موجود تھے -

مسٹر سہیکو - مجھے ہتھ ہے - جب یہ بل پیش کیا گیا اس وقت وزیر جن کا آپ ذکر کر رہے میں انتخار احمد تاری اس ایوان میں موجود نہیں تھے -

حاجی ہد سیف اللہ خان - جناب والا - ہم نے خود دیکھا ہے -

Mr. Speaker. I do not want to enter controversy over it. You did not point out.

حاجی ہد سیف اللہ خان - جناب والا - کسی وقت بھی point out کیا جا سکتا ہے - اس کے لیے کوئی time-limit نہیں ہے - جب تک وہ اس چیز کی خود explanation نہ دیں کہ وہ موجود تھے یا نہیں تھے - اس وقت تک فیصلہ نہیں ہو سکتا -

Mr. Speaker. The Law Minister may please continue.

وزیر قانون - جناب والا - ماضی میں معاملات کو التوا میں ڈالا گیا....
 رانا بھول ہد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا جس وقت یہ مسودہ قانون پیش ہوا تھا اس وقت جنابہ محترمہ صدارت فرما رہی تھیں -

Mr. Speaker. This is not correct. I was in the Chair.

رانا بھول ہد خان - پوائنٹ آف آرڈر جب انہایا گیا اس وقت یہ موجود تھے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سہیکر - میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہر لازم ہے کہ جب کوئی پوائنٹ آف آرڈر انہایا جائے آپ اس پر فیصلہ صادر فرمائیں - آج جہاں تک حقائق کے بیان کرنے کا سوال ہے وہ بھر صاحبان بیان کریں گے کہ وزیر صاحب موجود تھے یا نہیں تھے - جو پوائنٹ آف آرڈر

حاجی سیف اللہ صاحب کی طرف سے الہایا کیا ہے اس کا فیصلہ فرمائیں کہ آیا یہ پوائنٹ آف آرڈر صحیح ہے یا غلط ہے۔ اگر یہ پوائنٹ آف آرڈر صحیح ہے تو پھر وزیر صاحب یہاں تشریف لائیں اور خود بتائیں کہ وہ موجود تھے یا نہیں۔ اگر یہ پوائنٹ آف آرڈر صحیح نہیں ہے تو آپ فرما سکتے ہیں کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر صحیح نہیں ہے۔ آپ اپنا فیصلہ دے سکتے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ رولز کے متعلق ہوتی ہے۔ یہ ایک statement of fact دی گئی ہے یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

میان خورشید انور۔ پوائنٹ آف پرو لیج جناب والا۔ یہ ایوان کا استحقاق ہے۔ اس لیے ہم یہ مطالبد کرتے ہیں کہ وزیر صاحب یہاں آئیں اور وہ اپنے خیالات سے ہمیں نوازیں۔ اس ایوان کے استحقاق کو کیوں پامال کیا جا رہا ہے۔ ہم اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں اور بطور احتجاج واک اؤٹ کر دے ہے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں۔

(قطع کلامہ)

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ ہم آپ کے اس فیصلے کے خلاف واک اؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے باہر چلے گئے)

وزیر قانون۔ جناب والا۔ ذوالفقار علی یہتو صاحب کی یہ دلی خواہش ہے

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ رولز کے مطابق منسٹر اخراج اگر موجود ہوں تو وزیر قانون صاحب بل کو پیش نہیں کر سکتے۔ یہ facts میں نہیں تھا۔

مسٹر سپیکر۔ آپ نے کہا تھا وہ موجود تھے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ بعد میں آپ نے فرمایا تھا کہ منسٹر الخارج موجود نہیں تھے۔ جناب والا۔ جو پوانٹ آف آرڈر میرا ہے وہ یہ ہے کہ رولوں کے تحت اگر منسٹر الخارج موجود ہوں تو وزیر قانون صاحب بل پیش نہیں کر سکتے۔ جناب نے فرمایا ہے کہ وہ موجود نہیں تھے۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ یہ ابھی واپس آ جائیں گے۔ یہ ابھی دو منٹ میں آئیں گے۔ میں بات ہی ایسی کرنے لگا ہوں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ ہم آپ کی طرح کوئی مستقل بھاگنے والے نہیں ہیں کہ اس کے بعد ایوان sine die adjourned ہو جائے۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker. Please no cross talks.

وزیر قانون۔ جناب والا۔ صدر حملکت کی یہ دلی خواہش ہے کہ غریب لوگوں کے لیے مکانات مہیا کئے جائے کہ مسلسلہ میں کم سے کم وقت میں مناسب قیمت پر زین حاصل کی جائے۔ یہ آرڈیننس اس لیے جاری کیا گیا ہے۔

جناب والا۔ میں آخر میں جناب کی وساطت سے اپل کروں گا کہ ایسے لوگ جن کی خواہشات کے خلاف عوام کے وسیع تر مفاد ہیں۔ ایسے لوگ جن کے ذائقے مفادات کے خلاف قانون بنایا جا رہا ہے انہیں تکلیف ہو گی۔ مگر اس قانون کو جلد از جلد اس معزز ایوان میں پاس کیا جائے اور اسے ایکٹ کی شکل میں تبدیل کیا جائے تاکہ ہم عوام کے ماتھے کئے کئے وعدوں کو پورا کر سکیں۔

مسٹر سپیکر۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے:

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ
۲۷ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون

حصوں اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصادرہ ۹۷۳، مجلس
قائد کے سپرد نہ کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوانٹ آف آرڈر - جناب والا - جس وقت قاعده ۱۷۸ کے تحت ڈویزن کا مطالبہ کیا جائے تو جو طریقہ کار پہلے اختیار کیا گیا ہے، اسی کو اختیار کریں - اصل طریقہ یہی ہے - مگر جب جناب سپیکر یہ قرار دیتے ہیں کہ ڈویزن طلب کرنا abuse of power ہے تو پھر آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ اپنی سیشوں پر کھڑے ہو جائیں اور رائے شماری کروائیں - مگر آپ تو پہلے ہی کہہ دیتے ہیں کہ کھڑے ہو جائیں اور گنتی شروع ہو جاتی ہے - پہلے اس کا فیصلہ فرمائیں اور اس کے بعد جو طریقہ کار ہے اسے اختیار کریں۔

میان منظور احمد موبیل - جناب والا - میں بھی کچھ گزارش کرنے چاہتا ہوں کہ دوں ۱۷۸ بالکل واضح ہے - آپ اسے کھڑے کر دیکھ لیں - سید تابش الوری - جناب والا - قاعده ۱۷۸، اس طرح ہے -

"If the opinion of the Speaker as to the decision of the question is challenged, he shall direct that the votes be taken by Division in the manner set out in Schedule IV. If, in the opinion of the Speaker, the demand for a Division is an abuse of these rules,"

یہاں لفظ shall ہے - پہلے مطالعہ پر ڈویزن ہوگی -

Mr. Speaker This is not the interpretation

اگر ڈویزن کا مطالبہ کیا جائے اور سپیکر اپنی رائے دے دے اور اس کی رائے کو چیلنج کیا جائے تو ڈویزن ہوگی لیکن اگر سپیکر کی یہ رائے ہو کہ ڈویزن کا مطالبہ اختیارات کا ہے جا استعمال ہے تو پھر وہ ممبران کو اپنی اپنی جگہ پر کھڑا ہونے کے لئے کہہ سکتا ہے -

حاجی مہد سیف اللہ خان - جب تک آپ اپنی رائے نہیں دے دیتے تب تک
ہمیں کیسے پتہ چل سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر - فیصلہ امن میں نہیں ہوتا ۔

حاجی مہد سیف اللہ خان - آپ فرمائیں کہ آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے ۔ اس ہو
ہمیں آپ کی واضح رائے چاہیے ۔ جب تک آپ اس ہر اپنا فیصلہ نہیں دیتے
ہمیں تسلی نہیں ہو سکتی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ interpretation by assumption
نہیں ہوا کرتی بلکہ دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ ہروں سعیر کا غلط استعمال تو
نہیں ہوا یا واقعی آپ نے اس کو اختیارات کا بے جا استعمال سمجھا ہے ۔

میان منظور احمد مولی - مسٹر سپیکر - اس کو روں آؤٹ کو سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker. That is not the controversy.

حاجی مہد سیف اللہ خان - جناب والا ۔ چائے کا وقفہ اب ہونا چاہیے ۔
مسٹر سپیکر - آج پاؤں نے ۹ بجے کام شروع کیا تھا meet ہوا ابھی
ٹھائی گئی ہیں نہیں ہوئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - سارے گیارہ بج چکے ہیں اور چائے کا وقفہ ضرور
ہونا چاہیے ۔

رانا بھول محمد خان - چائے کے لئے وقفہ ہونا چاہیے ۔

مسودہ قانون چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن پنجاب مصیدرہ ۱۹۷۳

(مسودہ قانون نمبر ۹ پاہت ۱۹۷۳)

وزیر قانون - (ملک منتار احمد اعوان) - جناب والا - میں مسودہ قانون چھوٹی
صنعتوں کی کارپوریشن پنجاب مصیدرہ ۱۹۷۳ لیش کرتا ہوں ۔
مسٹر سپیکر - مسودہ قانون چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن پنجاب مصیدرہ

۱۹۷۳ء پیش کر دیا گیا۔

وزیر قانون - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعده ۱۹۷۲ء کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے۔

مسٹر سہیکر - تحریک پیش کی گئی ہے۔

کہ قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعده ۱۹۷۲ء کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے۔

حاجی ہد سیف اللہ خان - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

مسٹر لذو حسین منصور - جناب سہیکر - لکھن استحقاق یہ ہے کہ بنیادی طور پر اراکین اسمبلی کو یہ استحقاق یا سہولت عوام نے دی ہے کہ وہ قوم کے مفاد کے لئے یہاں اسمبلی میں کام کرتے ہیں لیکن جو لوگ چانے کے بھائے اور جمہوریت کے نام پر یا دفعہ ہے کی آڑ میں یہاں confusion create کرنے کر رہے ہیں وہ ہمارے استحقاق ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سہیکر - یہ کوئی نکتہ استحقاق نہیں ہے۔

میاں خورشید الور - جناب والا - اس سلسلے میں پہلے یہی بہت کہا جا چکا ہے اور سرکاری پارٹی کے اراکین نے ہمیں طعنہ دیا ہے کہ آپ ہمارا وقت خالع کر رہے ہیں۔

مسٹر سہیکر - یہ کسی نے نہیں کہا۔

میاں خورشید الور - کہا ہے - حالانکہ اپوزیشن کا مقصد یہی ہے کہ آپ ہم بار بار التجا کی جائیں تاکہ شاید آپ کے دل پر کچھ اثر ہو جائے۔

پھر کامہ "حق" کمتر رہیں گے اور ہم بار بار اذان دیں گے۔ اگر آپ کا ضمیر سویا ہوا ہے تو پھر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہمیں افسوس ہے۔

چودھری امان اللہ لک - جناب والا۔ میں اس ضمن میں کچھ عرض کروں گا۔ جیسا کہ وزیر قانون نے بڑے زور دار الفاظ میں ایک ایک لفظ پر بہت زور دیا ہے اور ان کو ادھرا بنا کہ قاعدہ ۲۷ کو معطل کر دیا جائے مگر میں یہ عرض کروں گا کہ اس کو ہرگز معطل نہ کیا جائے اس لئے کہ یہ چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کا ایک بہت بڑا نظام ہے جس کے تحت ہزاروں لوگ کروڑوں روپیہ کی جائیداد اور ائمہ کے مالک ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اب ایک نئی شکل میں بل کے ذریعے دی جا رہی ہے۔ اس لئے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس کی اہمیت کے پیش نظر مجلس قائدہ کی ایکسپرٹ کمیٹی اس پر ہورا غور و غوض کرے۔ اور اس ایوان میں رہروٹ پیش کرے۔ اس لئے کہ سابقہ گورنمنٹ نے اب تک جو investment کی ہے یا اب تک نا انصافیاں اور ناجوازیاں کر کے ایک وزیر موصوف کی تعییر میں یا موجودہ حکومت کی پالیسی کے مطابق سارے کا سارا نظام کسی خصوصی انداز میں دیا جا رہا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ان نا انصافیوں کا ازالہ کرنے کے لئے اس کے نقصانات یا فوائد ملاحظہ کیجئے جو اس ایوان میں کم از کم میں محسوس کرتا ہوں کہ صاحب رائے آدمی اگر اس پر ہورا مکمل اظہار خیال کریں تو اس بل کے لئے ایک یا دو ماہ درکار ہوں گے۔ چونکہ یہ ملک صحتی ہے اور اس لحاظ سے بہت کم آدمی ہیں جو اس پر صحیح رائے زنی کر سکیں۔ اس کمیٹی کو یہ اختیار ہوگا۔ اور اس کے ہاس وقت ہوگا کہ وہ صحیح راہ اور منزل کا تعین کر کے اس ایوان کا وقت بھا سکے۔ اس لئے میں یہ استدعا کرتا ہوں کہ اس بل کو مجلس قائدہ کے سپرد کیا جائے۔

رانا پھول مہد خان - جناب سپیکر۔ ہم خود شرم محسوس کرتے ہیں کہ قاعدہ ۲۷ ہی میں ہم کل سے الجھے ہوئے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ

وزیر قانون اس معاملہ میں بالکل نہیں شرمنائے اور وہ بپڑے ہیں۔ ہم تو انہی خند چھوڑ چکے تھے۔ اب آپ ووٹنگ میں جیت کئے لیکن ان کے بعد آپ پھر اس خند پر آگئے۔ جناب والا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ۱۳۰۳ افسروں کی طرح قاعدہ ۲۷ کو بھی پغیر کسی وجہ کے معطل کرنے پر زور دے دے رہے ہیں۔ میں انہیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ قاعدہ ۲۷ اسی معزز ایوان کا بنایا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کو خود ہی ہمارے باز معطل کر کر کے اس کی میٹی پلید کر دی جائے اور اس معزز ایوان کے وقار کو مجروم کیا جائے۔ جناب والا انتہائی ہنکامی اور اہم حالات میں اس قاعدہ ۲۷ کو معطل کرنے کی ضرورت پوچھتے ہے جب کہ وہ قانون اجلاس کیم دوران اگر نافذ نہ کیا گیا تو اس صوبہ میں کوئی جنگ یا فساد ہو جائے گا۔ یا کوئی لٹ جائے گا۔ جنگ کا خطروہ ہے یا کوئی حملہ ہو جائے گا ایسی کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ اب بتائیے کہ اس بل کو اگر ہم تین دن کے لئے یا پانچ دن کے لئے سینیڈک کمیٹی کے سپرد کر دیں تو کون سا پھر اٹوٹ پڑے گا۔ شور و غواغا کی بھی ضرورت نہیں اور اسی کا وقت بھی ضائع نہیں ہوگا۔ آپس کی رسہ کشی بھی نہیں ہوگی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، کہ ہم کوئی بھی ایسی ترمیم پیش نہیں کریں گے جو غلط ہو اور جس کو آپ لاجالہ سمجھیں۔ خدا کے لئے آپ قواعد کا احترام کیجئے۔ اس معزز ایوان کے ان سمجھیں کہ احترام کیجئے جن کو قوم نے منتخب کر کے بھیجا ہے۔ ان کے جائز حق پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش نہ کیجئے۔ سینیڈک کمیٹی میں اہوزیشن کے صرف دو آدمی ہیں باقی سب ممبران حکمران جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہم دو آدمی بالکل اس میں رکاوٹ بننے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ اگر آپ کو ہم سے کوئی خدشہ ہے تو ہم آپ کو یقین دلانے ہیں کہ اہوزیشن کی طرف سے کوئی آدمی میشنا میں نہیں جائے گا۔ بھلے ہارٹ کے ارکان بیٹھ کر غور کر لیں۔ آخر ان میں سوجہ بوجہ ہے۔ عقل ہے۔ تمام قانون وزیر قانون صاحب جانتے ہیں۔ وہ ہم میں سے ہیں۔ ہم جو سے منتخب ہوں

کر آئے ہیں۔ ہم آپ کی قابلیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن آپ کی موجودگی وہاں ضروری ہے۔ اگر آپ کا یہ خلاں ہے کہ ہم آپ کو کوئی ایسی رائے دین جس سے کسی غلطی کا احتمال ہو۔ اس سے کوئی نقصان پہنچنے کا الدیشہ ہو تو آپ خود یہ کر اس پر غور کر لیں لیکن جناب والا۔ آنکھیں میچ کر الگوں لگانے سے قانون کو جرم و مری قانون نہیں کہا جا سکتا۔ اس کو صرف فرد واحد کا قانون کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے وہ جماعت جس نے فرد واحد اور آمریت کے خلاف جنگ لڑی ہے۔ جو عوامی انسکوں اور عوامی منشاء کے مطابق کامیاب ہوئی اور ان کی حکومت قائم ہوئی۔ اگر ان کی زبان سے یا ان کی طرف سے یہ تجویز آئے کہ جمہوری قاعدے کو معطل کر دیا جائے اور آمرالله روئے کو اپنا لیا جائے تو یہ انتہائی شرم ناک بات ہے۔

جناب والا۔ میں نہایت ادب سے جناب وزیر قانون صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے دفعہ ۲۷ کی جان چھوڑ دیں۔

سید تابش الوری۔ (بہاولپور۔ ۱)۔ جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت یہی عرض کروں گا کہ:

انداز بیان گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاپید کہ اتر جائے ترسے دل میں مری بات

جناب والا۔ میں حناب ربانی پہول مہد خان صاحب سے متفق ہوں کہ اگر ہم واقعی کسی منگین دیوار سے اس قدر مسلسل طالبہ کرتے تو شاید وہ بھی پکھل جاتی لیکن ہمارے سنگدل وزراء پر اس کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوا۔

جناب والا۔ یہ بل ایک خاص نویت کا بل ہے جو چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن سے متعلق ہے۔ اس میں بعض ایسے پہلو موجود ہیں جن کے لئے ماہرالله رائے اور فنی تجربے کی ضرورت ناگزیر نظر آئی ہے اور اس ضرورت

کی تکمیل اس بل کو مجلس قائمہ کے سپرد کر کے ہی کی جا سکتی ہے۔ میری رائے میں اسے تمام مسودات قانون خاص طور پر ایسے بل جو فنی نکتہ نظر سے مرتب کئے گئے ہوں اور جن میں صنعتی و تجارتی پہلو نمایاں ہوں وہ متعلقہ فنی ماہرین کی آراء کے محتاج ہوتے ہیں ان کی چھان پہنچ کے لئے مجلس قائمہ ہی مناسب ادارہ ہے۔ جہاں بالتفصیل غور و غوض کے بعد قوانین کو حتمی صورت دی جانی چاہئے۔

جناب والا۔ مجھ پر احساس ہے کہ ہماری ان گوارشات کا حزب اقتدار پر کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے۔ لیکن ہم آپ کی وساطت سے معزز ارکان کے سامنے اس ایوان کے ذریعہ دیوار کو گواہ بنانا کر اپنے اس احتجاج کو ریکارڈ کرا دینا چاہتے ہیں کہ ہم نے قاعدہ۔ قانون اور حق و انصاف کے لئے ہر مرحلہ پر اپنی پوری شدت کے ساتھ اس مطالیے کو دھرا رہا ہے کہ ہم بلوں کو ہماری یادی روایت کے مطابق مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے تاریخ اس بات کی گواہ رہے گی کہ ہم نے قاعدے اور قانون کی پاسداری کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔
رانا پھول ہدھ خان۔ جناب والا۔ کورم پورا نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ اس وقت کورم ہے۔

علامہ رحمت اللہ اوشد۔ جناب صدر۔ بار بار جناب محترم وزیر قانون اور حکمران جماعت کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہم قاعدہ کے تعطل کی مخالفت اس لیے کر رہے ہیں کہ ہمیں ایوان کا وقت خالع کرنا منظور ہوگا۔ ہم آج آپ کی وساطت سے محترم فاضل وزیر قانون صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ ان تین دنوں میں حکمران جماعت نے جو کیا ہے وہ کم از کم ارشاد فرمادیں۔ سوائے اس کے کہ پورے تین دن قاعدہ کی تعطلی پر اور عدم تعطلی پر صرف ہو گئے۔ اگر یہ تین دن سینئرنگ کمیٹیوں کو دے دیئے جائے تو یہ آڑ دینیں ایک دن میں پاس ہو سکتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ اس پر دو دن لگتے۔ یہ خود اس ایوان کا وقت خالع کر رہے ہیں۔ ہم اس لیے اس وقت

معطل کی مخالفت کر رہے ہیں کہ یہ وہاں جانے اور اس کی اچھی طرح دیکھ بھاں ہو۔ جلدی میں کوئی آدمی نہیں سوچ سکتا۔ میں اشارتاً کہتا ہوں کہ یہ اسی ایوان میں بعض ایسے قوانین پیش کر رہے ہیں جو آئین کے خلاف ہیں اور پیش ہو نہیں سکتے۔ اس کا فیصلہ مشینڈنگ کمیٹی (اچھی طرح سے کر شکر گی)۔

جناب والا۔ جو تابش الوری صاحب نے فرمایا تھا۔ اس کے متعلق میں عرض کر دوں۔

کہ دل اس کا بھی ہے میرا بھی ہے فرق شکیل اتنا لیکن
وہ پتھر تھا جو ثابت ہے یہ شیشدہ تھا جو ٹوٹ گیا۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ یہ سچ ہے کہ میں نے تقریباً تمام bills کے ہارے میں جو بہلے آرڈیننس کی شکل میں آچکھے تھے دفعہ ۲۷ کی معطلی کے لیے عرض کیا تھا۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ یہ محض اس لیے کیا گیا تھا کہ معاملات کو کسی صورت میں التوا میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ اور پھر کسی صورت میں ملک کے غریب عوام زیادہ دیر التظار نہیں کریں گے کہ اسمبلی میں ارکان اسمبلی خواہشات کے مطابق کیا کر رہے ہیں۔ اور جو بل پیش ہوں گے جو آرڈیننس کی شکل میں آچکھے ہیں ان کے لیے بھی دفعہ ۲۷ کی مقتضیات کی معطلی کے لیے میں ان اصلاحات سے کہتا ہوں۔

ڈوبتے ڈوبتے کشتی کو اپھالا دے دون

میں نہیں کوئی ثو ساحل ابر اتر جائیگا۔

چنانچہ یہ تمام تر bills عوام کے وسیع تر مقاد میں ہیں اور اجراء داروں کے خلاف ہیں۔ صنعتوں کی کاربوریشن کا بل سرمایہ داروں کے خلاف ہے لیکن ایسے لوگ جو چھوٹی صنعتوں کو قائم کرنا چاہتے ہیں اور جن کو برایر کے حقوق نہیں

دنے کرے۔ یہ عوامی حکومت ان کو مساوی حقوق دینا چاہتی ہے۔ یہ ہمارا عام
کے ماتھ بینادی وعده تھا کہ اجارہ داروں کے تحفظ کی اجازت ہم کسی بھی شخص
کو نہیں دینگے۔ جناب والا مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آج بڑی مدت کے بعد
شاید زندگی میں پہلی بار رانا پھول ہند خان صاحب نے امن بات کا اعتراف کیا کہ
آج انہیں شرم محسوس ہوئی ہے۔ دفعہ ۷۷ کی مخطولی نے آپ لوگوں کو بھجو
کر دیا ہے کہ آپ انہی گریبانوں میں جہاںک کر دیکھیں۔

رانا پھول ہند خان۔ جناب سپیکر۔ یہ دفعہ ۷۷ پر تقریر لہیں کر رہے ہے۔
ہمیں شرم اسلیے محسوس ہوئی ہے کہ آپ ڈھٹائی کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker. I have already pointed out to the Law Minister.

وزیر قانون۔ میں آخر میں مختصر رانا پھول ہند خان صاحب کے سامنے یہ
عرض کروں گا۔

پھول دامن ہے سجائے ہوئے ہہر تین وہ لوگ

جن کو نسبت ہی نہیں کوئی چمن سے بارو

مسٹر سپیکر۔ ایوان کے سامنے سوال یہ ہے۔

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسٹبلی ہنجراب کے قواعد ۷۷

کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون

جمهوئی صنعتوں کی کارپوریشن ہنجراب مصدرہ ۳۷ قانون

ب مجلس کے سپرد نہ کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر۔ آپ ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ وقت چائے کے لیے ملتوی
کی جاتی ہے۔ بارہ بجکر ایک منٹ پر دوبارہ احلاس کی کارروائی شروع
ہوگی۔

۱ (اس مرحلہ پر پندرہ منٹ وقفہ چانے کے لیے اجلاس کی کارروائی ملتوی کرو دی۔ گئی)۔

(وقہ چانے کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متینکن ہوئے)

مسوده قانون (تحفظ محافظت نگهداشت و انتظام) جنگلی جانوران پنجاب مصدره ۱۹۴۳ء

(مسوده قانون نمبر ۱۵ کاہت ۱۹۷۴ء)

مسٹر میسکر - ایک وزیر مسروہ قانون (حفظ محافظت نگهداری و انتظام) جنگی حائز راں مصادرہ ۱۹۴۳ ایش کریں گے۔

حاجی مجدد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈنر - جناب والا - کورم ہورا نبیں

- 1 -

مسٹر مہیکر - گستی کی جائے... (گستی کی گئی) .. بااؤس میں کورم پورا ہے۔ وزیر قانون مسودہ قانون پیش کریں۔

وزیر قانون - (ملک مختار اعوان) جناب والا - میں مسودہ قانون (تحفظ محالنط نگهداری و انتظام) جنگی جالوران پنجاب مصلحتہ ۱۹۴۳ء بیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر۔ مسودہ قانون (تحفظ ماناظت نگهداری و انتظام) جنگلی جانوران پنجاب مصدرہ ۲۹۷۳ ایوان میں پیش کر دیا گیا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - ہوائیٹ آف آرڈر - چناب والا - کورم ہورا نہیں

- 4 -

مسٹر میکر۔ کورم ہوڑا ہے۔ سیکرٹری صاحب نے گنتی کر لی ہے۔

وزیر قانون - جناب والا - تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ قوائد انتظامی کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعده ہیں۔

کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون
(حفظ محافظت نگهداری و انتظام) جنکلی جانوران پنجاب
مصدرہ ۹۷۳، مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے۔

مسٹر سہیکرو۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ قواعد الضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۹۷۳
کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون
(حفظ محافظت نگهداری و انتظام) جنکلی جانوران پنجاب
مصدرہ ۹۷۳، مجلس قائدہ کے سپرد نہ کیا جائے۔

ولانا پھول، ہند خان۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

میان خورشید انورؒ میں بھی اس کی مخالفت کرتا ہے۔

مسٹر سہیکرو۔ حاجی ہند سیف اللہ خان۔

حاجی ہند سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ جہاں تک اس قاعدہ کی اہمیت کا تعلق
ہے اس پر مزید کچھ کہنا یا روشنی ڈالنا میں سمجھتا ہوں نہ کار اور سب سود
ثابت ہو گا۔ ہمارا فرض جو قواعد و ضوابط اور قانون کے تحت ہم پر عائد ہوتا تھا وہ
ہے ”بلغ ما انزل فیها“ کے تحت جو کچھ ہم صحیح سمجھیں جو کچھ درست
سمجھیں وہ ہم ان تک پہنچا دیں اور اس نیت سے پہنچا دیں۔ اس دعا کے ماتھ
پہنچا دین کہ خدا کرے ان پر اثر ہو جائے۔ یہ سمجھو جائیں اور اس کی اہمیت
کے قائل ہو جائیں۔ مگر تین روزگی اس تبلیغ کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں
کہ یہاں تو قصہ بھی وہی ہے کہ ختم اللہ علی قلو بھم و علی سمعہم و علی
ابصارہم۔ تو ان چیزوں کے بعد مزیداً کچھ کہنا بے معنی ہو گا جب کہ ہمیں کامل
یقین ہو چکا ہے کہ ہم کچھ کہتے رہیں یہاں تو وہی ”ختم اللہ“ والا قصہ ہے
ان پر کچھ اور اثر نہیں ہو گا۔

وانا بھول محمد خان : جناب والا۔ محترم وزیر قانون صاحب قاعده ۲۷ کی اس قدر مٹی پہلید کر چکے ہیں کہ اب جناب وزیر قانون سے مزید کہنے کی گنجائش نہیں ہے۔ میں ملن کو امن یات کی دلاد دیتا ہوں کہ، انہوں نے جانوروں کے تحفظ اور نگهداری کے لیے قاعده ۲۷ کو معطل کر لئے تھے اجازت مالگی ہے۔ انہوں نے زبان جانوروں کی حفاظت کو زیادہ اہمیت دی ہے۔

جناب والا۔ میں سمجھتا ہوں کہ دو تین دن کی اس بحث و تبعیض کے باعث یہ سوچ رہے ہوں گے کہ جمہوری اقدار کی پامالی میں یہ جواز دینا چاہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں دو تین روز کی بحث کو جھوڑ دیجئے آئندہ کے لیے سوچیں ہیں جمہوری اقدار کو قائم دکھنا چاہیے۔ ہمیں سابقہ روایات کو قائم دکھنا چاہئے۔ میں اس کے متعلق صرف اتنا ہی عرض کروں گا کہ۔

نگاہیں جن کی جم جاتی ہیں مستقبل کے چہرے پر

وہ ماضی کی ویرانی کو دہرا دیا نہیں کرتے

میان خورشید الور : جناب والا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب اس سلسلے میں مزید کچھ کہنا بے سود ہے۔ صرف یہ اپیل کروں گا کہ وہ انہی اکثریت کے زعم میں کم از کم جانوروں کے ماتھے سیاہی نالاصافی نہ کریں اور اہنا موجودہ رویہ تبدیل کریں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا۔ میں نہایت اختصار کے ساتھ آپ کی وساطت سے جناب وزیر قانون سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پنکامی قانون اہن وقت لاگو ہے۔ ملک کا برائیغ الوقت قانون ہے۔ اس کے الجیسے کیا جلدی ہے کہ اس سلسلے میں بھی قاعده کو معطل کرایا جا رہا ہے۔ قانون موجود ہے۔ اس قانون پر عمل ہو رہا ہے۔ اگر یہ قانون چار دن بعد مجلس قائدہ سے ہو کر آ جاتا تو اس میں کیا نقصان ہو جاتا۔

وزیر قانون : جناب والا۔ میں قاعده ۲۷ کی مقتضیات کی معطلی کے بارے

میں پہلے ہی وضاحت ہے عرض کر چکا ہوں ۔ مگر پھر یہی جزو اختلاف کی طرف ہے اعتراض الہایا کیا ہے اور اس کی خلافت کی کتنی ہے ۔ میں حضرت مہنگ حاجی مہد سیف اللہ صاحب کی خدمت میں آپ کی وساطت یہم یہ عرض کروں گا کیہ ہو خود سمجھے کئے ہیں اور انہیں اب اس بات کا احساس ہوا ہے کہ قاعدہ ۲۷ کی معطلی کے بارے میں مزید بحث ان کے لزدیک ہے سود اور یہ کہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اکثریت کی رائے کا اور فیصلے کا ان کے ذہن ہر ہورا اثر ہوا ہے ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اکثریت اکثریت ہوتی ہے اور ہم اکثریت کو تسلیم کر قائل ہیں ۔ لیکن یہاں ڈویزن ہوتی ہے ۱۰۰

ماہی محمد سیف اللہ خان : نیکتہ ذاتی و فاجت ۔ جناب والا ۔ انہوں نے میری تحریر کے ایک حصے کا حوالہ دیا ہے ۔ یہ نہیں بتایا کہ میں نے انہیں کیا سمجھ کر یہ سود سمجھا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ۔ حنگلی جانوروں کے تحفظ کے مسئلے میں ان کی لکھداشت کے مسئلے میں قائدِ جزو اختلاف اور رانا ہبھول ہد بخان صاحب نے جو فرمایا ہے اس کے تعلق میں اتنا عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ جانوروں کی لکھداشت اور ان کا تحفظ کیا جانا اس لیے ضروری ہے کہ ظالم لوگ جانوروں کو نہیں معاف نہیں کرتے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ قواعد الغبات کا صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۲۷ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور مسودہ قانون (تحفظ حافظت لکھداشت والظام) حنگلی جانوران پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء میں قائم کے سرد نہ کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : سائز ہر بارہ بھری قواعد الغبات کا کے قاعدہ ۲۶ (۱) کے

تحت جو تحریکات آل ہوئی ہیں وہ پیش ہوں گی ۔ ایک حاجی محدث سیف اللہ صاحب کی ہے اور دوسری سید تابش الوری صاحب کی ہے ۔ ابھی پانچ منٹ باقی ہیں ۔ جو پوانٹ آف آرڈر ڈپلے پیش ہو چکے ہیں ان کے متعلق میں اپنا فصلہ دینا ہوں ۔

تمر ۱ : ایک اعتراض کیا گیا تھا کہ ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء کو جو اجلاس ملتوی کیا گیا تھا ۔ اس اجلاس کو مسلسل سمجھا جائے ۔ اس پر نکتہ اعتراض یہ الہایا کیا تھا کہ وہ سیشن prorogue نہیں ہوا ۔ اس کی پوزیشن یہ ہے کہ ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء کو جناب گورنر پنجاب نے اجلاس اسمبلی کو prorogue کر دیا تھا ۔ اس کی باقاعدہ اسی تاریخ کو نوٹیفیکیشن ہو چکی ہے اور اس کی باقاعدہ اطلاع مہران کو اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے پہنچا دی گئی ہے ۔ اس لیے وہ اجلاس prorogue ہو گیا تھا ۔ اور یہ اجلاس گورنر صاحب کے حکم کے مطابق نیا اجلاس ہے ۔

رانا بھول محمد خان : جناب سپیکر ۔ اس سلسلے میں میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس روز اجلاس کو روم ٹولٹے کی وجہ سے ختم ہوا تھا ۔ ۔ ۔ ۔
مسٹر سپیکر : اس پر مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے ۔

رانا بھول محمد خان : جناب والا ۔ جس روز اجلاس prorogue کیا جاتا ہے مہران کو گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر سنایا جاتا ہے ۔ پہیں تو گھر پر اطلاع پھیجنی گئی ہے ۔ یہ قاعده کے مطابق نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : ایک اور پوانٹ آف آرڈر الہایا کیا تھا کہ آرڈیننسسز ہو مناسب اور proper طور پر ایوان کی میز پر نہیں دکھنے گئے اور یہ پرولیج موشن سے پہلے پیش کر دیئے گئے تھے ۔ جہاں تک میری یادداشت کا تعاقب ہے وہ یہ ہے کہ جس نکتہ کے متعلق اظہار کیا گیا ہے یہ اپنی ترتیب سے آیا ہے یعنی یہ پرولیج موشن کے بعد میں آیا ہے ۔ اسمبلی کی کارروائی جو ریکارڈ کی گئی ہے اس تصدیق کی گئی ہے اور یہ اعتراض غلط پایا گیا ہے ۔ تمام آرڈیننسسز پرولیج

موشن کے بعد اپنے مناسب وقت پر table کئے گئے ہیں ۔

ایک مزید نکتہ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے الہائیا تھا کہ جب قاعدہ ۲۶
معطل کیا جاتا ہے تو قاعدہ ۵ کے تحت کارروائی کی جاتی ہے ۔ اذ کا نکتہ اعتراض
بالکل نہیں ہے ۔ اور میں اس کو uphold کرتا ہوں ۔

ایک اور نکتہ اعتراض جو پچھلے سیشن میں الہائیا گیا تھا اس پر ایہی کچھ
حد تک بحث باقی ہے ۔

اب سالہ بارہ بھی یہیں اور جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں رول ۲۶ (۱)
کے تحت بحث ہو گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ۔ اس پاؤں کی روایت رہی ہے کہ
جن رولنگر کو ریزو روکھا جاتا ہے ان کے متعلق جب فیصلہ کیا جاتا ہے تو
اس کی کاپیاں میران کو دی جاتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : لکھ کر دے دوں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ۔ کیا وہ لکھی ہوئی نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میں نے لکھی نہیں ہیں ۔ سیشن آ گیا تھا ۔ میرے ہاس اتنی
فالیں آ جاتی ہیں کہ میں ان کو لکھ نہیں سکا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ۔ آپ ان کو لکھ کر دے دیں ۔

مسٹر سپیکر : تین رولنگر جو ہیں لکھ کر تقسیم کر دوں گا ۔

اب بارہ بیکر تیس منٹ ہو گئے ہیں اور قاعدہ ۲۶ (۱) کے تحت بحث ہو گی ۔

جرائم میں اضافہ پر خصوصی بحث

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب سپیکر ۔ زیر قاعدہ ۲۶ (۱) قواعد انضباط کار
سویائی اسپلی پنجاب میں اہمیت عامہ کے معاملہ کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں جس کے

نفس مضمون کے متعلق حال ہی میں لشان زده سوال نمبر ۱۲۸۳ مندرجہ فہرست سوالات مورخہ ۳۰-۱۰-۱۹ سے علم ہوا ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں جرامی کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے بالخصوص قتل و چوری کی وارداتوں میں ایک سال کے عرصہ میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے اور صوبہ میں لظم و نسق کی حالت ابتو ہو گئی ہے۔

مسٹر سپیکر : کیا وزیر اعلیٰ صاحب یوں پسند فرمائیں گے۔ اس معاملہ ہر نمبران کی بحث ایک بیکر ۱۰ منٹ پر ختم ہو جائے گی۔

وزیر اعلیٰ : حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے نمبران اس بحث میں حصہ لیں گے۔

مسٹر سپیکر : جن دوستوں کی طرف سے یہ تحریک آئی ہے۔ ان کے، یوں کے بعد وقت نہیں بھی گا۔

بیان خورشید الور : جناب والا۔ مسئلہ بہت اہم ہے میرا خیال ہے کہ میب کو وقت دینا چاہیے۔

وزیر اعلیٰ : جناب والا۔ حکومتی پارٹی کے نمبران کو بھی اس بحث میں حصہ لینے کے لئے وقت دیا جائے۔ اس لئے بہتر ہو گا کہ وقت کا تعین کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر : تھیک گھنٹہ کاں سہیو۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : مسئلہ جو پیش کیا گیا ہے۔ اس کا جواب حکومتی پارٹی کے اراکین دین گے۔ مگر پہلے ہم لوگ ہولیں گے اور ہمار وہ جواب دیں گے۔

مسٹر سپیکر : اس طرح پروسیجر ڈھونڈنے میں وقت لگ جائے گا۔ حاجی سیف اللہ عاصیب تقریر شروع کریں۔

حاجی ہدیف اللہ خان : جناب والا ، آج اس بحث کی ضرورت ۱۰۲۴-۱۳۲۳
کے وقہ سوالات میں دئے گئے ایک سوال کے جواب کے سلسلے میں محسوس ہوئی ہے جس کا متفہ صوبہ پنجاب میں جرائم کی بڑھتی ہوئی تعداد کا تعزیز ہے ۔ اس کی وجوبات اور ان کے انسداد کے بارے میں غور و فکر اور بحث کرونا ہے ۔ پیشتر اس کے کہ میں جرائم کی بڑھتی ہوئی تعداد اور اس کی وجوبات ہر روشنی ڈالوں یا اظہار خیال کروں ۔ میں سب سے پہلے اس / معزز ایوان کے علم میں پہ بات لانے چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں جرائم بڑھ رہے ہیں ۔ جب جرائم بڑھ رہے ہیں تو ہمیں نہ سعوم کرنا چاہیے کہ ان کی نوعیت کیا ہے اور وہ کس قسم کے جرائم ہیں ۔ آیا معمولی جرائم ہیں ۔ صرف سماجی جرائم یعنی اخلاقی جرائم ہیں یا انسدادی جرائم ۔ آیا وہ انسدادی قانون کے تحت آتے ہیں یا یہ کہ وہ ایسے جرائم ہیں جن سے انسانی زندگیاں برپا ہوئی ہیں جن سے انسانی جان ختم کی جاتی ہے ۔ مال لوٹا جاتا ہے ذکریتی ہوئی ہے ۔ اشوا ۔ بردہ فروشنی اور ہر قسم کے جرم کو روا سمجھا جاتا ہے ۔ ہمارے صوبہ میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ جب یہ اعداد و شمار ہمارے نوٹس میں لائے گئے تو ہمیں خیرانگی ہوئی کیونکہ ہم روزانہ اخباروں میں پڑھتے تو تھے کہ جرائم میں نے حد اضافہ ہو رہا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اتنا اندازہ ہیں پہلے کبھی نہیں ہوا تھا جتنا کہ اب ہوا ۔ پھر وہ ہمیں کہتے ہیں کہ امن عامہ گی صورت حال بالکل صحیح ہے ۔ پھر وہ کہ اگر ہمارا یہی طرز فکر رہا ۔ یہی ہماری سوچ رہی اور اس کو کسی باتے رہے تو پھر یہ کیسے ہوا کہ اس صوبہ میں جرائم کی تعداد ۹۶۴،۰۰۰ تکی ہے جن کے عدالت ہو گئے تین درج ہوئے ۔ جو درج نہیں ہوئے ۔ جن کی شناختی نہیں ہوئی ۔ جن کے متعلق قانون حرکت میں نہیں آیا ان کی تعداد اس میں تھیں ہے ۔ جناب والا اس سال اسی صوبہ میں ۸۰،۹۰۰ جرائم درج و جزو ہوئے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ مستطیل اس ہے کہ جتنے بھی مجرائم اسی ملک کے میں سروز ہوتے ہیں ہوں گے کوشش کرنے ہے کہ کم سے کم ان کو درج و جزو کیا جائے ۔ کم ہے کم

گولوں کو داد رسی کا موقع دیا جائے اور ان کی شناخت کی جائے۔ اگر فرمست وار ان جرائم کو پیش کیا جائے جن کی رجسٹریشن نہیں ہوئی تو میں کہتا ہوں کہ ان کی تو فکر ز بھی نہیں ملیں گی لیکن جناب والا ان کے باوجود پارے اس صوبہ میں ایک سال کے اندر ۱۹۹۲ء قتل ہو چکے ہیں خدا کی قسم جب قتل کی وارداتوں کا ذکر آیا تو ہمیں کتنی خون دکھائی دئے جو سرزد ہوئے تھے۔ ان ۱۹۹۲ء قتل کی وارداتوں میں وہ ۲ جانیں بھی شامل ہیں جنہیں ملک اور قوم کا اگر قیمتی سرمایہ کہا جائے تو پیجا نہ ہو گا۔ ان میں ایک ڈاکٹر نذیر احمد یہیں جن کی خدمات کا پرو شخص معترف ہے اور پھر اس شہر لاہور کے بے لوث ورکر خواجہ رفیق بھی ہیں جو ان میں شامل ہیں۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed.-The case is subjudice, therefore, it cannot be discussed in this House.

حاجی ہند سیف اللہ خان : جو بھی قتل اس صوبہ میں ہوا ہے۔ مجھے حق ہے کہ میں اس کو زیر بحث لاوں۔

وزیر قانون : پوائنٹ آف آرڈر۔ رولنگ آف پرسویجر کے تحت جو مقدمہ عدالت میں زیر بحث ہو اس کو یہاں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ ڈاکٹر نذیر کے قتل کے پارے میں پچھلے اجلاس میں مسٹر سپیکر نے رولنگ دی تھی کہ یہ معاملہ subjudice ہے۔ لہذا اس کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔

مسٹر منظور حسین جنجووہ : پوائنٹ آف پرسویجر۔ جناب والا۔ بولنے کا حق بھی بھی دیا جائے۔ اس لیے بہتر ہو گا اگر نام مقرر کر دیا جائے۔

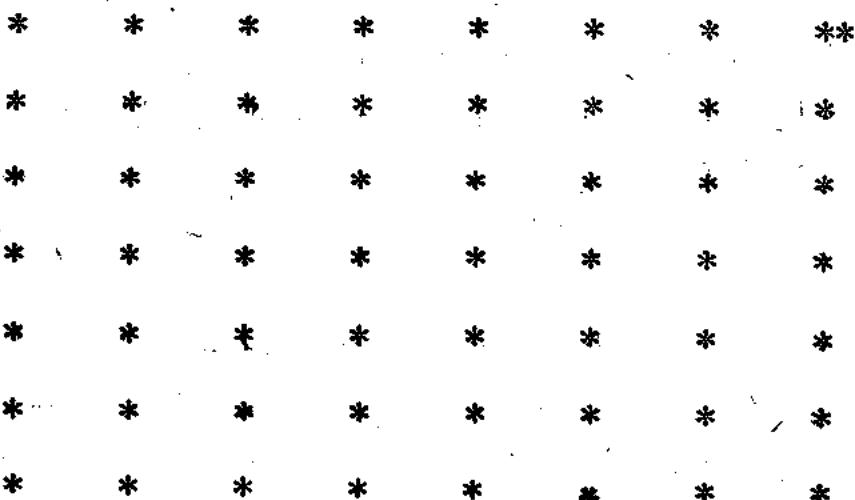
مسٹر سپیکر : آپ تشریف رکھیں۔ بولنے کا موقع ضرور دیا جائے گا۔ حاجی صاحب آپ تقریر جاری رکھیں۔

حاجی ہند سیف اللہ خان : جناب والا اندازہ لگائیں کہ کس دلیری سے بلکہ اس معزز ایوان کے عقب میں قتل ہوئے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ میں قتل ہوئے جو ہم نے دیکھئے اور پھر ہمیں کہتے ہیں کہ جرائم کم ہو رہے ہیں۔

اور امن فامہ کی صورت حال درست ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جب عظیم سے عظیم شخصیتیں ڈاکٹر نذیر احمد اور خواجہ رفیق جیسی خنثوں کی نذر ہو سکتی ہیں اور ان کو نہیں بچایا جا سکا تو عام آدمی کی جان و مال کی سلامتی کا کیا حشر ہو گلے۔

اور لطف تو یہ ہے کہ ہمارے ملک میں جو بھی براٹی ہے اس ہر اچھائی کا شلاف نہیں کر اسے اچھائی سمجھ لیا جاتا ہے۔ اگر ہم جمہوریت دار ہوں۔ اگر ہم جمہوریت کے پھر میں دار ہوں تو حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک سوال ہی اس حکومت کے مستغفی ہونے کے لیے کافی ہے۔ جو حکومت اپنے شہریوں کی جان و مال کا تحفظ نہیں کر سکتی۔ جو حکومت کسی شخص کو امن و امان کی زندگی بسر کرنے کا موقع میسر نہیں کر سکتی۔ کیا پھر بھی آپ اس کا یہ حق سمجھتے ہیں کہ وہ حکومت کرے۔ پھر بھی آپ دعویدار بتتے ہیں اور اپنا یہ دعوئے تسلیم کرتے ہیں کہ ہمیں صوبہ حق ہے کہ ہم اس یہ ہر حکومت کریں۔ حکومت امین ہوا کرق ہے۔ حکومت ہر شخص کے حقوق کی حفاظت ہوا کرق ہے۔ حکومت کا یہ سب سے اولین فرض ہوتا ہے اور یہ فرض discretionary یہ فرض اپنی صوابدید کا فرض نہیں بلکہ یہ ایک آئینی فرض ہے۔ آئین میں شروع ہی میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ حکومت کا یہ اولین فرض ہوگا۔ حکومت کی یہ اولین ڈیوٹی ہوگی کہ وہ پاکستان کے ہر شہری کی جان و مال کا تحفظ کرے۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ عبوری آئین کے تحت قائم ہونے والی حکومت جو اپنے آپ کو اس ملک کا وارث سمجھتی ہے۔ جو اپنے آپ کو اس ملک ہر حکومت کرنے کا دعویٰ کرتی ہے کیا وہ سمجھتی ہے کہ اس نے اپنے ہی آئین میں دی گئی شرائط کے ملتحت اور اپنے ہی آئین کی مہیا کردہ حدود و قیود کے پیش نظر اپنے صوبے میں جرائم۔ قتل و غارت۔ ڈکیتی۔ پوری اور اغوا روکنے میں کامیاب رہی ہے۔ حکومت وہ کہلاتی ہے جس کے دور میں شریپ و امیر سکھ کی لیند سو مکین۔ حکومت وہ کہلاتی ہے جس میں معاشرے

کے اندر ہر شخص کو انصاف اور قانون کا محفوظ ملے۔ حکومت وہ کھلاقی ہے جو شہریوں کے اندر اعتدال پیدا کرے اور شہری یہ مسجهیں کہ یہ ہمارے امین اور محافظ ہے اور اس ملک میں اس صوبے میں حکومت کرنے کی قادر ہے۔ اندازہ لگائیں کہ اس صوبے میں اگر ایک سال کے اندر بلکہ دس ماہ کے اندر ۱۹۹۲ قتل ہو جاتے ہیں۔ تو کیا یہ تعداد زیادہ نہیں ہے۔ امن ملک میں دو سیاسی رہنما دینہ دایری ہے قتل کو دینے جاتے ہیں اور ہم اکھنے ہیں کہ کوئی فرق نہیں ہڑا۔ یہ ہوتا ہی رہتا ہے۔ اگر اس ملک میں چوری اور لاکھتی کی ۷۰٪ وارداتیں سرزد ہو جاتی ہیں۔ دس ماہ کے اندر ۳۰٪ ڈاکے ڈالیے ہیں۔ جو بولپور کے ریکارڈ میں آچکے ہیں۔



جاجی پاہ سیف اللہ خان۔ میں بہت جلدی ختم کرتا ہوں۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جرائم کا انسداد ہونا چاہیے۔ اور اصلاح احوال ہونی چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اصلاح اس وقت ہو سکتی ہے جب آپ اپنی خامیوں کو خوش دل سے سنیں۔ اگر کوئی آپ کو برا کہنا ہے۔ اگر کوئی آپ کے لفائص یا ان کرتا ہے۔

** بحکم مسٹر سپیکر خلف سکر دیا گیا۔

اگر کوئی آپ کی برائی پیش کرتا ہے تو آپ حضرت علی کرم اللہ و جہہ کے قول اسے مطابق یہ نہ دیکھیں کہ کون کہہ رہا ہے بلکہ اس بات کو دیکھیں جو وہ کہہ رہا ہے۔ آپ انہیں ضیر کو ثوابیں۔ انہی دامن کو دیکھیں اور اس میں اگر آپ کو دکھائی دے کہ کوئی غلطی سوزد ہوئی ہے۔ ہماری یہ کوتاہی ہے۔ واقعی ہم اس چیز میں ناکام ہوئے ہیں۔ ہم واثقی امن عامہ قائم کرنے میں ناکام ہوئے ہیں تو پور آپ کو نہنٹے دل ہے غور کرنا چاہیے اور اس پر نہنٹے دل سے موجودنا چاہیے۔ ہم اس چیز کے حق میں ہیں ہم نے یہ مسئلہ اس لیے نہیں الہایا کہ آپ کی برائیاں گتوں میں۔ ہم نے یہ مسئلہ اس لیے نہیں الہایا کہ آپ کو مورد الزام نہ ہرالیں بلکہ اس کو الہائی کا اصل مقصد یہ ہے کہ آپ کو جہنگھوڑیں۔ آپ کو بتائیں کہ ہمارے صوبے میں یہ ہو رہا ہے۔ ہمارے صوبے میں جرائم کی رفتار یہ ہے۔ آپ بتین رکھیں کہ جب آپ اس قوم کی اصلاح کے لیے کوئی قدم الہائیں گے۔ جب ان جرائم کو روپہ اصلاح کرنے کے لیے آپ کسی قسم کی کارروائی کریں گے تو ہم آپ کے شانہ بشانہ ہونگے۔ ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ ہم آپ کی امداد کریں گے۔ ہمیں السومن اور دکھ امن وقت ہوتا ہے جب برائی کو برائی نہیں سمجھتا جاتا۔ جب برائی کو صحن امن لیے اچھا کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کو اہمیت نہیں دیا جاتا ہے۔ جمہوری روایات یہ نہیں ہیں۔ اسلامی روایات یہ نہیں ہیں۔ جمہوری اور اسلامی روایات یہ ہیں کہ اچھی بات کہیں سے بھی آئے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر اسی طریقے سے بھی کچھ ہوتا رہا اور وہ حقیقتیں جو دیکھا دیا جائے تو آچک یہ۔ اگر ہم نے انہی الفاظ سے۔ انہی تقریروں سے۔ انہی زندگی سے۔ انہی اثر سے یہ مشوایا کہ جرائم کی تعداد ۶۰ ہزار سے بڑھ کر ۸۰ ہزار ہو جائے تو وہ کوئی اضافہ نہیں ہوا تو یاد رکھیں کہ اس سے حالات اتریمولکی بہتر نہیں ہونگے میں چاہتا ہوں۔ کہ اگر صوبے میں ایک جرم بھی سرزد ہو۔ اگر ایک واقعہ بھی ہو تو آپ کی نیند حرام ہو جائے۔ آپ اس وقت تک چین سے نہ یہیں جب تک کہ اس کی اصلاح نہ ہو۔ میں نہیں سمجھتا کہ صوبے میں کون سی ایسی چیز ہے

جو آپ کے علم میں نہ ہو۔ آج تک میں بھی لاء کا سٹوڈنٹ رہا ہوں۔ میں نے تعزیرات پاکستان یا کسی بھی قانون میں ڈاکہ کی یہ تعریف نہیں دھڑھی کہ قانون کے دائرے کے اندر۔ قانون کی حدود کے اندر اگر کسی سے کوئی چیز لی جائے تو اسے ڈاکہ کہا جائے۔ مجھی بات تو یہ ہے کہ اگر لینے کا مقصد ڈاکہ ہوگا تو لوگ اسے ڈاکہ ہی سمجھوں گے۔ اگر لینے کا مقصد معاشرے کی املاح معاشوے کا مفاد۔ معاشرے کا تقدیم و احترام اور معاشرے کی بقا ہوگا تو اس کا ہر شخص احترام کریں گا۔ خدا کے لینے ڈاکہ کو اپنی جگہ ڈاکہ ہی رہنے دیں جس کی تعریف تعزیرات پاکستان میں کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ آئینی حدود کے اندر اور آئینی طریقوں کے تحت آپ جو کچھ بھی لین گے یا جو کچھ حاصل کریں گے قانون میں اسے ڈاکہ نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ ایک آئینی۔ جمہوری اور سماجی حق ہو جائیگا۔

مسٹر سپیکر۔ سید تابش الوری۔

سید تابش الوری۔ جناب سپیکر۔ آج ہم ایک نہایت اہم موضوع ہر اظہار خیال کر رہے ہیں۔ ایک مہذب مملکت میں فرد کی جان و مال کا حفاظت کسی بھی فلاحتی حکومت کا ایک بنیادی فرض ہوتا ہے۔ جب تک وہ اپنا یہ فرض ہوئی تندھی۔ ہوئی قوت اور ہوئی صلاحیت کے ساتھ انجام نہیں دیتی اس کو کسی طور پر بھی ایک فلاحتی اور مہذب حکومت کھلانے کا حق حاصل نہیں۔ تاریخ عالم میں جتنی بھی ممتاز حکومتیں گزری ہیں اور جنہیں آج بھی تاریخ کا جلی عنوان کہا جاتا ہے وہ انسانی جان و مال کی حفاظت تہذیبی ارتقاء اور معاشی استحکام میں اپنے لئے ایک منفرد آمتیازی مقام رکھتی ہیں آج بھی دنیا کی مہذب قومیں جب کسی فلاحتی تصور حیات کو پیش کرنی ہیں تو ان حکومتوں کے معاشی و معاشری نظام کو مثال بنایا جاتا ہے۔

جناب والا۔ جرائم کیوں ہڑھتے ہیں اور کب ہڑھتے ہیں۔ ان کے محرکات و عوامل کا جائزہ لینے کے لئے بعض اس بات ہر خور کرنا ہوگا کہ

ہم کس قسم کے ساجی و اقتصادی حالات سے دو چار ہیں۔ ہمارا صوبہ جو اس ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے کئی اعتبار سے انہی مخصوص امتیازات رکھتا ہے۔ لیکن یہ بڑی افسوسناک بات ہوگی کہ جہاں ہم بعض قابل افخار کارناموں سے اپنی امتیازی حیثیتوں کو منوائیں وہاں ہم بعض قابل مذمت پہلوؤں مثلاً جرائم کے سلسلے میں بھی اپنا امتیاز کرنے کی کوشش کریں اور اس طرح سوخرو ہونے کی بجائے ساری قوم اور ہووے ملک کے سامنے شرمسار ہوں۔ یہ ہمارے لئے کسی اعتبار سے بھی یقیناً قابلِ رشک بات نہیں۔ جناب والا۔ جب کسی معاشرے میں اخلاقی اقدار تباہ ہوئی ہیں۔ جب عوام کی خوشحالی کہتی ہے اور بدحال بڑھ جاتی ہے۔ جب قانون۔ لا قانونیت کے آگے بے اثر ہونے لگتا ہے اور جب حکومت اجتناعی نا اہلی کا شکار ہو کر بے عمل ہو جاتی ہے تو جرائم ایک نئی رفتار سے۔ اور نئی شدت سے بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جناب والا۔ اگر ہم جرائم ہر قابو پانے کے لئے نیک نیتی کے ساتھ واقعی کچھ کرنا چاہتے تو ہمارے سامنے دو ہی کلیے رہ جاتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جرائم ہر قابو پانے اور بالآخر انہیں ختم کرنے کے لئے ایسے مخت تعزیری قوانین اتنی شدت اتنے اخلاص اور اتفاق بے لوقی کے ساتھ نافذ کریں کہ کوئی مجرم اپنے جرم کا ارتکاب کرنے کے بعد تعزیر سے نہ بچ سکے۔ دوسرا کلیہ یہ ہے کہ نظریاتی طور پر ہوئی قوم اتنی باشعور ہو جائے اور اس میں اپنی مقصدیت اور مشن کی لگن اتنی عود کر جائے کہ وہ کسی جرم کے ارتکاب کی طرف مائل ہی نہ ہو۔ اگر ہم ان دونوں کلیوں کو سامنے رکھیں تو ہمیں ماضی و حال کی تاریخ کی لوہر بہت میں مثالیں روشن نظر آئیں گی۔ اگر ہم تعزیری قوانین کو کلیہ بنائیں تو ہمیں آج کی دنیا میں سعودی عرب کی مملکت نظر آتی ہے جہاں تعزیری قوانین کا سختی سے نفاذ جرائم کے انسداد میں ایک بہت بڑا اور مؤثر عنصر ہے اگر ہم نظریاتی شعور کو کلیہ بنائیں تو ہمیں ماضی میں اسلامی مملکتوں اور اسلامی معاشروں کی مثالیں متی ہیں۔ جہاں جرائم ختم ہو کر وہ گئے تھے اور اس دورِ جاهلیت میں جب ایک معمولی

پاٹ بڑ سالہا سال جنگیں ہوئی تھیں صرف اسلامی اقدار اور اسلامی معاشرے کی وجہ سے اور ایک نظریے کے فروغ کے باعث جنگ و جدال اور جرائم کا خامہ ہو گیا تھا۔ اگر آج کے حالات میں ہم نظریے کا اطلاق دیکھیں۔ تو ہمیں چیز کی ایک مثالی ملکت نظر آتی ہے جہاں جرائم کا انسداد کرنے اور جرائم کے مسلسل میں مزا دینے والے جو سرکاری بیان بنائے جائے ہیں ان کے لئے مہینوں کوئی کام نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہاں نظریاتی شعور اپنے نقطہ عروج کو پہنچا ہوا ہے اور لوگ قومی فلاح و ترقی میں جذب ہو کر جرائم کی لضا سے بہت دور جلتے گئے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ مسز سیدہ عابدہ حسین۔

سید تابش الوری۔ میں ابھی اپنا پوائلٹ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ آخر میں وزیر اعلیٰ صاحب کے لئے بھی وقت چاہئے۔

He has been kind enough to permit her,

وزیر اعلیٰ۔ جو کچھ میں نے عرض کرنا تھا سید تابش الوری صاحب نے اس میں سے بہت سی باتیں کہہ دی ہیں اگر ہم اس طرح cooperate کریں گے تو کافی مسئلہ حل ہو جائے گا۔

Mrs. Syeda Abida Hussain: Mr. Speaker Sir, the Hon'ble Member is trying to content himself as if the Government in power were in favour of a lawless situation or were trying to promote it. The fact of the matter is that no Government, no social being, that no person, that no group of people in a civilised form can possibly defend increase in prices or crime or the lawless trend. But in order to cope with a situation that is created as a result of many years of cumulative effect, we must analyse, we must try and study the causes why it is, what is the reason, why it has happened today that some Members in this House are stating and putting forward figures to show that crime is on the increase. This is not because a

particular Government is in power ; this is not because it has been there for just a period of one year. This problem is a problem which existed for over 25 years of our history and it shows that we have to deal with a situation where there is lawlessness, we have to deal with a situation where crime is on the increase, because we had allowed for a social order, we had allowed for a set up in which the people in this country had no sense of participation, in which the average citizen was not having a sense of responsibility. We have been involved in a political situation where for 25 years a small elite, a small group of people made the law and dictated the law and expected that law to be observed and to be accepted by the majority of our people. We have come to a stage, we have come to a time through these 25 years, when we realise that in order to create a balance in our social order, in order to uphold the laws that existed, in order to frame new and better laws and in order to stamp out crime we cannot allow one small elite, a small group to ensure this. We have to encourage our people, we have to allow for a situation where each citizen is absorbed in a social set-up where each citizen is made to feel a sense of responsibility, where each citizen realises what the laws of the land are and does his best to uphold it. Crime will never be stamped out by a particular Government ; crime will not be stamped out by a criticism of that particular Government ; crime will never be stamped out as it stands today. We have to form social forces, we have to create a social order where we have a total sense of participation.

(Applause)

I would like to reply very proudly that the Peoples Party Government has created a much greater sense of participation and sense of responsibility than there has been during the last 24 years.

The reason why some Hon'ble Members of the Opposition seem to be allergic to make references such as 'Awam', 'Workers' and such as 'people', is because they have admitted the fact that it is new (Applause) That our Party represents larger masses of people. We are here, as the Hon'ble Leader of the House stated earlier, through the will of the people and we are going to ensure that laws are established and that crime is decreased through the mutual effort and the cooperation of not a few people in an Assembly or a few people belonging to a group but through the participation and joint efforts of every single citizen in the land of Pakistan.

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) : جناب والا۔ اس معزز ایوان میں یہ کہا گیا ہے کہ حکومت وہ ہوتی ہے جہاں غریب اور امیر سکھ کی لیند سوتے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - پولانٹ آف آرڈر۔ جناب نے ایک بیج کر دس منٹ پر قائد ایوان کو وقت دینا تھا۔ حنیف رامے صاحب وزیر اعلیٰ کا استھان کر رہے ہیں -

وزیر خزانہ - خوش دلائے -

وزیر اعلیٰ - نکتہ وضاحت۔ جناب والا۔ میں معزز میران اپوزیشن کی خدمت میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم میں یہ ہر ایک ہمیں ایک ہی نقطہ نظر سے اس مسئلے کو جانتا ہے اور سوچتا ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ اگر سارے اسی طرح استھان کرنے لگیں تو میرا خیال ہے کہ کام نہیں ہو گا۔

وزیر خزانہ - جناب والا۔ اس معزز ایوان میں یہ کہا گیا ہے کہ حکومت وہ ہوتی ہے جہاں غریب اور امیر سکھ کی لیند سوتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں

کہ جہاں تک افراد کا تعلق ہے یقیناً یہ سب کا حق ہے کہ وہ سکھ کی لیند مولیں لیکن میں یہ بات واضح کیجئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس نئی حکومت میں امیروں کی لیند ضرور حرام ہوئی ہے اور کاف عرصے تک ہوتی رہے گی جب تک کہ وہ تمام مفادات جو اس مختصر سے منہی بھر طبقے نے اپنی قوت اور دولت کے ذریعے سے اپنے قبضے میں کٹھے ہوئے تھے وہ واپس نہ لے لیجئیں۔ جناب والا۔ آج تک جرائم کی جو بھی توضیح ہوتی رہی ہے اس کو ہمیشہ سماجی جرائم سے عبارت کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن ہم ایک اور طرح کے جوں کے بھی شاہد ہیں اور ان جرائم کو ختم کرنے کے لیے ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ ایک معاشرے میں تلاطم بے شک آجائے اضطراب ایک حد تک آجائے لیکن اگر وہ ہرانا توازن جو امیروں کے حق میں جھکا ہوا تھا اسے بدلتا ہے تو ہر اس تلاطم کو اور اس اضطراب کو برداشت کرنا ہوگا۔

جناب والا۔ وہ جرائم جن کی جانب میں اشارہ کرنا چاہتا ہوں وہ اقتصادی جرائم ہیں۔ جب کسی ملک میں اقتصادی لوٹ کھوسٹ ہوئی ہے، اقتصادی استھصال ہوتا ہے تو وہ بھی جرم ہے۔ جب کوئی امیر اپنی قوت اور اپنی دولت سے کسی غربب کی عزت اور آبرو کو لوٹتا ہے تو وہ بھی جرم ہے جس کا کہیں روکارڈ نہیں کیا جاتا۔

جناب والا۔ یہاں کہا گیا ہے کہ بہت سے جرائم بھلے کی نسبت زیادہ درج ہوئے ہیں۔ وہ اس لیے درج ہوئے کہ بھلے کے مقابلے میں اس کی مقدار بڑھ گئی ہے۔ جناب والا، کیفیت یہ تھی کہ ایک تھانیدار اور اس کے ساتھ پیواری، یہ بڑی بڑی چیزوں تھیں، چہ جائیک، جناب جاگیردار اور سرمایہ دار۔ اس کا اتنا رعب تھا کہ وہ کوئی بھی جرم کرتا تھا، کسی کو جرأت نہیں ہوتی تھی کہ اس کے خلاف زبان کھولے۔ بھلہ پارٹی نے آ کر، اس نئی حکومت نے آ کر پہلی مرتبہ اس ملک کے مظلوموں کے منہ میں زبان دی ہے اور وہ جرائم جو ان کے خلاف ہوتے تھے اس امید پر درج کروالا رہے ہیں کہ انہیں پہلی مرتبہ انصاف کی توقع ہوئی ہے۔ (نصرہ ہائے ٹھیکین)

جناب والا۔ ایک اور بات جس کی میں وضاحت کرنی چاہتا ہوں اور وزیر خزانہ ہونے کی حیثیت سے یہ میرا فرض ہے۔ جرائم کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے۔ جرائم کی جو بھی شکل نظر آئی ہے اس میں ہم نے جرائم کے انسداد کے لئے جو پولیس مقرر کو دکھی ہے ہجمحلے بہت یہ مالوں میں اس کا معیار کم ہو گیا ہے۔ اس کی نفری آبادی کی نسبت سے کم ہے۔ میں یہ وہ دوست جو پس ماںہ علاقوں سے آئے یہیں عام ہو گا کہ کتنے کتنے میل گزر جاتے تھے اور تھاں نہیں ہے۔ تھانے میں پانچ سماہی ہے۔ ان پانچ سماہیوں کے پاس بھی ایسی جیب ہے جس کے تین ہے یہیں ہے۔ وہ چلتی بھی نہیں ہے اور ان سماکروں، ان رسہ کپروں، ان بدمعاشوں اور لٹکروں کے مقابلے میں جو اسلحہ پولیس کے پاس ہے وہ ہتا نہیں رنجیت سنگھ کے زمانے کا ہے۔ ان نئے سماکروں اور نئے رسہ کپروں کے پاس جو مازو سامان ہے وہ مٹین گئیں ہیں، اور درے سے آئی ہوئی پستولیں بھی ہیں۔ اس لیے ہماری حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ اس معاملے میں بھی پولیس کی تعداد کو بڑھانے، ان کو جدید اسلحے سے اور ذرائع ٹرانسپورٹ سے لیں کرے۔ اس سلسلے میں سرکزی حکومت نے اس سال پچاس لاکھ روپے کی ایک گرامیتی دی دی ہے۔ اس کے علاوہ بھی ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ رقم بہت تھوڑی ہے۔ ہم مطالبہ کر رہے ہیں کہ تقریباً چار کروڑ روپے ہمیں اس کام کے لیے دیے جائیں تاکہ دیہاتوں میں اور شہروں میں جہاں بھی عوام کے جان و مال کا مسئلہ ہے وہاں پولیس کو اس قابل بنا دیا جائے کہ جو جرائم پیشہ لوگ ہیں ان کی گردان ناہیں جا سکے اور وہ ضرور ناہیں جائے گی۔ (نعرہ ہائٹے تحسین)

اب میں جناب وزیر اعلیٰ کے وقت میں سے زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا اور شمع ان کے آگے کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر - قائد ایوان -

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ جناب والا۔ میری ہارثی کے تمام میران کی یہ خواہش تھی کہ وہ اس موضوع پر انہی خیالات کا اظہار کریں جیسا کہ پہلے ہی یہ فیصلہ کیا جا چکا ہے کہ "نظم و نسق" کے مسئلے پر بحث کرنے کے لیے ایک دن مقرر کیا جائے گا تو اسی روز میری ہارثی اور حزب اختلاف کے معزز میران نبھی انہی خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔ اس سوال کو سامنے رکھ کر جناب تابش الوری صاحب اور حاجی میف اللہ خان صاحب نے یہ آج تعریک پیش کی ہے اور مجھے اید ہے کہ جو کچھ الہوں نے اس روز بحث کے دوران فرمانا ہے وہ یہی کچھ ہوگا۔ میں انہی ہارثی کی طرف سے یہ عرض کرتا چاہتا ہوں کہ جو کچھ ہم اسی اسمبلی سے باہر انہی عوامی جلسوں میں اکثر کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب تک تمام وہ اسباب اور وجود موجود ہیں جن کی وجہ سے آج قوم اور ہمارا ملک ان ذکریں اور رسولوں میں دو چار ہے جو آج تک کسی قوم کو لاحق نہیں ہوئیں جب تک وہ اسbab اور وجود ہیں بہ سیاسی۔ معاشی۔ اقتصادی اور اخلاقی برداشت رہیں گی۔ ہم مستقل طور پر یہ فیصلہ کئے ہوئے ہیں (یہ میری ہارثی کا مزاج ہے، منثور ہے) کہ ہم حقائق کو عوام کے سامنے رکھتے رہیں یہ اعداد و شمار جو پیش کئے گئے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے سختی سے یہ کہہ رکھا ہے کہ کسی طرح کا اختفاء نہ کیا جائے جو کہ ہمیں کیا جاتا تھا۔ اگر جراثم میں اضافہ ہوا ہے اور دیکڑا کی صورت میں معزز ایوان کے سامنے ہے تو یہ عجب نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے حکم اور ہدایت کے مطابق کیا گوا ہے۔ جراثم میں اضافہ ہوا ہے اور ہو سکتا ہے۔ کہ جب تک وہ اقتصادی، معاشی اور معاشرتی اسباب اور وجود دور نہ کی جائیں یہ اضافہ برقرار رہے گا۔ جس طرح سیدہ عابدہ حسین صاحب نے پڑیے خوبصورت الفاظ میں فرمایا ہے جب تک ہم انہی معاشرے میں توازن پیدا نہیں کر لیتے۔ جب تک ہم ان تمام عوامل اور سعکرات کو دور نہیں کر لیتے جن کی طرف تابش الوری صاحب

نے اشارہ فرمایا ہے اور انہوں نے دو طریقے ارشاد فرمائے ہیں کہ جب تک کلی طور پر اور بنیادی طور پر ان کو دور نہ کر لیں اس وقت تک ہم یہ توقع لیجیں گے کہ یہ جرائم کلی طور پر ختم ہو جائیں گے۔ اس لیے اگر ہم بنے ایوان کے سامنے ان اعداد و شہار کو رکھا ہے تو ہم نے ارادتاً رکھا ہے اور اس ایوان کے ذریعے ہم عوام کو اس سے خبردار کرنا چاہتے ہیں۔ جناب والا میں اگر عرض کروں کہ ہم جرائم کو روکنے کے لیے ان کے سد باب کے لیے ہولیس فورس میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو بہتر ہتھیار مہیا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ان کو ٹریننگ بہتر طور پر دینا چاہتے ہیں۔ موافقانی نظام میں کوئی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ ہم مجسٹریٹ زیادہ تعداد میں بھرپور رہے ہیں۔ ہم غنڈوں کے خلاف، سملکروں کے خلاف، راهزنوں کے خلاف اور بدقاش عناصر کے خلاف سختی سے کارروائی کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں۔ تو یہ وہ عمل ہو گا جو کہ ہر حکومت کر سکتی ہے۔ لیکن بنیادی طور پر جیسا کہ حنیف رامے صاحب نے فرمایا ہے کہ ہماری پارٹی اچھی طرح سے یہ سمجھتی ہے اور اس کے سامنے یہ تعزیز ہے کہ جب تک ہم بنیادی حرکات کو اور ان عوامل کو جیسا کہ تابس الوری صاحب نے کہا دور نہیں کو لیتے جرائم کی رفتار میں کمی نہیں آ سکتی۔ انہوں نے سعودی عرب کا حوالہ دلے کر کہا ہے کہ تعزیری قوانین نافذ کئے جائیں۔ بالکل نہیک ہے۔ تعزیری قوانین ہم نافذ کریں گے اور ہم کوئی چاہتے ہیں۔ لیکن ہم اس بات سے بھی غافل نہیں ہیں کہ موجودہ معاشی عدم مساوات کی صورت میں ہم چوروں کے ہاتھ نہیں کاٹ سکتے۔ ہم موجودہ قلم اور یہ دوسری جتنی خرافات ہیں۔ نماشی اور عربیانی کے جتنے لوازمات ہیں ان کی موجودگی میں ایسے تعزیری قوانین نافذ نہیں کر سکتے اور نہ ہی کسی حکومت کو یہ حق پہنچتا ہے۔ جب تک کوئی حکومت ان بنیادی چیزوں کو ختم نہیں کریں اور ان تمام برائیوں کا سد باب نہیں کریں وہ قوانین نافذ نہیں کر سکتی۔

جناب والا۔ میں عرض کروں گا اور اس بات سے قائد حزب اختلاف ہمیں اتفاق فرمائیں گے کہ کسی زندگی میں توازن پیدا کرنا ہے۔ کسی ایک شعبے میں توازن پیدا کرنے سے صورت حال میں اصلاح نہیں ہو سکتی۔ کلی زندگی ہی کو پاکستان پیسلز پارٹی تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ جب ہم عوامی انقلاب کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو ہمارے معزز دوستوں کو جو کہ دوسری طرف تشریف فرمائیں چھی طرح سمجھے لینا چاہیے کہ عوامی انقلاب کا جو مفہوم ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان کو اسی راستے پر لا کر کھڑا کر دیا جائے، جس کے لیے یہ پاکستان حاصل کیا گیا تھا۔ اگر پاکستان میں اس سحر راستے سے اور صراطِ مستقیم سے دو گردانی اور انحراف کیا گیا تھا تو اس کی ذمہداری ہم ہر نہیں ہے۔ اسی انحراف اور رو گردانی کے نتائج کی وجہ سے یہ تمام جرائم موجود ہیں اور موجود رہیں گے۔ ہمارے معزز میران مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ اس سے جائے فرار ہے ہی نہیں اور جب تک تمام زندگی کو نہ صرف معاشی لحاظ سے اور سیاسی لحاظ سے بلکہ فکری اور ذہنی لحاظ سے بدل نہ دیا جائے تب تک ان تمام جرائم کا ان برائیوں کا استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔ سید تاہش الوری صاحب نے کہا ہے کہ ہم تبدیلی لائیں۔ میں تمام دوستوں کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا۔ یہ درست نہیں ہے کہ ان سرمایہ دارانہ استعمالی نظام کے باعث ہماری تمام اخلاق قدریں اللہ بمل ہو کر رہ گئی ہیں۔ ہمارا مزاج بدل گیا ہے۔ ہمارے آداب بدل گئے ہیں اور تحمل۔ برداشت۔ برد باری اور رزق حلال کو اولیت دینا یہ سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ کیا مغل، گردی بدمعاشی اور استعمال جائز نہیں سمجھا جاتا؟ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ اس کے ذمہ دار وہ لوگ ہیں جنہوں نے نظریاتی طور پر جائز سمجھے کہ اس سرمایہ دارانہ استعمالی نظام کو قائم کر رکھا ہے۔ اس کی بدولت معاشرے کا مزاج بدل چکا ہے۔ قدریں بدل چکی ہیں۔ اس لیے ان قدوں کو واپس لانا جن پر ہمارے معاشرے کا استحکام ہو سکے۔ اس لیے ضمانت مل سکے۔ ایک لمبا اور تاریخی عمل ہے۔ اس لیے اگر ہمارے دوست اس تجزیے کی روشنی میں جرائم کی رفتار پر غور کریں تو انہیں یہ بات

تسلیم کرنا پڑے گی کہ ان جرائم کے مکمل انسداد کے لیے ہمیں اس عوامی القابی عمل کو قبول کرنا پڑے گا جس کے لیے پاکستان پہلے ہماری وقف ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں ان کی خدمت میں یہ عرض کونا چاہتا ہوں کہ ہماری طرف سے کوئی کسر لیتا نہیں رکھی جا رہی۔ مثال کے طور پر جناب حاجی محدث سیف اللہ خان نے لیہی عبوری آئین کا ذکر فرمایا۔ میں ان کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ اب جب کہ ہم مستقل آئین بنانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اس میں ایک شق موجود ہے کہ ہم ناجائز طبقے سے۔ ناجائز ذرائع سے پیدا کی ہوئی املاک کو قومی تحویل میں لے سکتے ہیں۔ اگر ہم آج ہنری دل میں یہ فیصلہ کرنے میں اور اس ایوان میں یہ فیصلہ کر لیں کہ سیکاروں۔ رسہ گیروں۔ ذخیرہ اندوزوں۔ چوروں۔ پدمعاشوں اور راہبزوں کی کوئی ہی صورت میں یا روپوں کی صورت میں ناجائز املاک کو واپس لینا حائز ہے اور لیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ کس طرح یہ جرائم رکھتے ہیں۔ اب عبوری آئین کے بعد مستقل آئین آرہا ہے اس میں یہ شق موجود ہے۔ وہ کون سے عناصر ہیں جو یہ چاہیں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لازمی طور پر وہی ہوں گے جنہوں نے نظریاتی طور پر اور اعتقادی لحاظ سے اور معاشی لحاظ سے دوا رکھا گیا تھیک سمجھا جس کے نتیجے کے طور پر ہماری زندگیوں میں یہ زوال آیا۔ اس لیے وہ طاقتیں اور ان کی اتحادی طاقتیں جو کہ ملازمین سرکار میں بھی موجود ہیں تمام محکموں کے ان بدعنوں اور رشوت خور ملازمین میں بھی موجود ہیں۔ معاشرے میں بلیک نارکیٹ کرنے والے ذخیرہ اندوز اور ملاوٹ کرنے والوں کی صورت میں بھی موجود ہیں۔ یہ تمام اتحادی مل کر ایسا چاہیں گے کہ ایسا نہ ہو۔ (تعہ پائے تحسین)

جناب والا۔ ہماری پارٹی کا یہ دُغُوی ہے اور اس کا بھی موقف ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ سچا اور بربحق ہے اور ہمارے مغز میران آپوزیشن کو قبول

کرنا چاہیے۔ جب تک ان خرابیوں کو دور نہیں کیا جائے گا آپ ہمیں روتے رہیں گے اور ہم بھی آپ کے ساتھ روتے رہیں گے۔ اس لیے بنیادی طور پر جو انقلاب ہم لانا چاہیے ہے۔ اس کے لیے ان معزکات اور اسپاب کو ختم کرنے کے لیے، ہمارا ساتھ دین۔ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ آپ نے کہا ہے کہ جس طرح سعودی عرب نے تعزیری قوانین نافذ کئے ہیں ہم بھی نافذ کریں۔ لازمی طور پر اس کے بعد وہ نافذ کرنے پڑیں گے۔ اس کے علاوہ آپ نے چین کا بھی حوالہ دیا ہے۔ چین کا نظام کیا ہے؟ وہاں تمام لوٹ گھسوٹ بنیادی طور پر ختم کی گئی ہے۔ آج آپ جیسے ہی اعلان کریں کہ اس طریقے سے تمام لوٹ گھسوٹ ختم کرنی ہے تو آپ میں اور ہمارے درمیان کوئی فرق ہی نہیں رہے گا۔ فیصلہ کریں۔ آج ہی فیصلہ کریں۔ (نعرہ پائے تحسین)

یہ تھی وہ چیز جس سے سب چڑ کھاتے ہیں۔ لازمی طور پر وہ چڑ کھائیں گے۔ جن سے تمام چیزوں واہس لی جائی ہیں۔ جیسا کہ، مشتری محدث حنف رامی صاحب نے فرمایا ہے ان جرائم کو اس وقت تک مکمل طور پر روکا ہیں جا سکتا جب تک کہ وہ انسدادی ندایر جو بیان کی گئی ہیں اختیار نہ کی جائیں۔ ہماری طرف سے کوشش جاری ہے۔ الشالۃ ہم ان قابو ہانے کے لئے مکمل طور پر کوشش کریں گے۔ اس پر مکمل پابو ہانے کے لئے جس طرح ہولیس فورسز کو بڑھایا گیا ہے اسی طرح مجسٹریٹوں کی تعداد بھی بڑھائی گئی ہے اور ناجائز اسلحہ واہس لیا جا رہا ہے۔ جس طرح ہم مالکان اراضی اور مزارعین کے مابین، یکسوں پیدا کر رہے ہیں اسی طرف بھی ہماری کوششیں جاری ہیں۔

جناب والا۔ جب یہاں نظم و نسق کے مسئلہ پر بحث ہو گی تو میں اس وقت آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ پیلز پارٹی کے فاضل میران متفق طور پر ایک ذہن اور ایک ہی فکر کے ساتھ اس کا ازالہ کرتا چاہتے ہیں۔ میں آپ سے بھی اپیل کروں گا کہ آپ مشترکہ طور پر ہمیں ہورا تعاون دین

۲۲ جنوری ۱۹۴۳ء

تاکہ ملک اور قوم کو ہم اس سطح پر لا سکیں جس سطح پر ہم اس کو
لانا چاہتے ہیں یا جس طرح ہم اس نظام کو جلانا چاہتے ہیں۔

نسٹر سہیکر : اب باوس کی کارروائی ۲۲ جنوری ۱۹۴۳ ساڑھے آنہ بھی صبح
تک ملتوي کی جاتی ہے ۔

(اسپلی کا اجلاس ۲۲ جنوری ۱۹۴۳ بروز بدھ ساڑھے آنہ بھی صبح تک
کے لئے ملتوي ہو گیا)

صوہائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اعلان من سونم

۵۰ جنوری ۱۹۴۷ء

(چھار شنبہ ۸ ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چھپر لامور ہے ساڑھے آنہ اسے صبع معتقد ہوا۔
مسٹر سہیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

نلوٹ قرآن راک اور ان کا اردو توجہ قاری اسمبلی نے بھی
اکھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَعِنْدَهُ أَمْرًا يَعْلَمُ الْغَيْبُ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَلَا يَعْلَمُهُ مَنْ إِلَّا هُوَ وَالشَّهُمَّ إِذَا مَأْتَنَا
مِنْ وَرَقَةٍ أَلَا يَعْلَمُهَا لَحْيَةٌ فِي ظُلْمَاتِ الدَّمْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا بَرِّ وَلَا بَرِّ الْأَفْوَافِ
وَلَا شَبَّهُ شَبَّهٌ وَلَا هُوَ الَّذِي يَتَوَسَّكُ بِالظَّلَلِ وَلَا يَعْلَمُهُ مَا جَذَّبَهُمْ بِالنَّهَارِ لَمَّا يَعْلَمُهُمْ
فَيُوَلِّهُمْ فَيَضْلُّنَّ أَجَلٌ مُّسْمَىٰ بِنَحْرِ الظَّبَابِ مَرْجِعَكُمْ لَنَحْنُ يَعْلَمُونَ
(پ، ۱۳ - ص ۹ - ع ۱۳ - آیا ۱۴۵ - ۱۴۶)

اور اسی (آیت) کے پاس غیر کی تجیاں ہیں جن کو اس کے سو اور کوئی بھی جانتا ہو اسے تو تم
خشکی و تری کی چیزوں کا علم ہے اور کوئی درخت سے پر تہیں بھڑتا۔ مگر وہ اس کو جانتا ہے اور زمین کی
تاریخیوں میں کوئی داد نہیں پھرنا جس کا اسے علم نہ ہوا کوئی خشک و تراہی پر تہیں ہے گر وہ
کتاب بھیں میں درج ہے۔

اردو بھی تو یہ جو رات کو سونے کی حالت میں تہلکی روح قبض کرتا ہے اور جو کچھ کہ
میں کرتے تو اس کی پوری خبر رکھتا ہے۔ پھر تم کو دن کے وقت اٹھا دیتا ہے تاکہ یہی سسلہ زندگی
چاری رکھ کر روزت مغیثہ پوری کر دے۔ پھر تم سب کو اسی کی طرف روشن کر جانا پڑے۔ بغیر دہ
رسیب کچھ تہیں بیادے لا جو ستملہ میں کرتے تھے۔ دُماغِ خیست کا الْأَبْلَاغُ

نشان زد ۵ سوالات اور ان کے جوابات ڈسکہ اور پسرور کے قصبوں میں لاری اڑوں کی منتقلی

* ۱۲۱۔ شیخ غریز احمد۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از واہ کرم ہاں
لوگوں میں کہ۔

(الف) آیا ہے امر واقعہ ہے کہ قصبات پسرور اور ڈسکہ خلم جیالکوٹ کے
لاری کے الیے اغلبًا ماہ جنوری ۲۰۱۰ء کے دوران قصبوں سے باہر
 منتقل کر دئے گئے تھے۔

(ب) کیا ہے امر واقعہ ہے کہ ڈسکہ اور پسرور کے اسٹینٹ گمشدروں نے
لاری کے الیے دوبارہ ان کے ساتھ مذاہم ہر اسی بناء پر منتقل کر
 دیئے ہیں کہ ان کی ناون کمپیوٹر نے بختہ ارشی اور مسافروں کے
لئے ہن دیگر سہولتیں مہماں نہیں کیں حالانکہ وہ بذات خود
مزکورہ ناون کمپیوٹر کے نظام ہیں۔ اگر اپنا ہے تو حکومت نے
مزکورہ لاری اڑوں کو موجودہ کجوان آباد چکروں سے منتقل کر لیے
جیکے لئے کوا اللام گئے ہیں ہا تجویز کئے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر ہجد الفضل وٹو)۔

(ا) جی ہاں۔

(ب) (i) یہ درست نہیں ہے کہ ڈسکہ کا ہم مشینڈ اس بنا پر اپنی بھلی
چکہ اور دوبارہ منتقل کیا گیا تھا کہ ناون کمپیوٹر کا فرش ادو
مسافروں کو ہن دوسری سہولتیں مہماں کرنے میں ناکام رہی
تھی۔ حقہ تباہ ہے مول کورٹ کے احکام کو تعہیل میں اپنی ۱۷۱
جگہ پر منتقل کیا گیا تھا جو کہ متعلقہ دلچسپی رکھنے والے
انسخاعی کم دائر گردہ مول سوٹ پر کیا تھا۔ ڈسکہ کا لام اس

بیشتر اب مکمل کو نہ کیا ہے اور ۱۹۷۲ء سے وہاں
بسوں کھڑی کی جا رہی ہیں ۔

(ii) یہ درست ہے کہ ہسروو کا بس شنیدہ واپس شہر میں اس لئے
 منتقل کیا گیا تھا کو، لکھ چنوری ۱۹۷۲ء کی ڈائریکٹیوں میں نہیں
 جکہ کھڑی کا جوہر بن کریں تھیں ۔ اب نہیں بس شنیدہ لہوک طور پر
 تعمیر کر لیا گیا ہے اور اس میں ۱۹۷۲ء سے اس
 کوہی کی جا رہی ہیں ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed — Will the Minister for Transport please state whether it is a fact that the shifting of the bus stand to the most thickly populated area is causing great traffic hazards?

If it is so, what steps the Government intends to take in this respect so that the difficulty faced by the public at large is removed?

وزیر ٹرانسپورٹ — جناب والا ۔ امن سوال ہے یہ ہو وال متعلقہ نہیں ہے ۔
تاہم میں فاضل میر کی اطلاع کھلتی ہے بناوں کا کہ حکومت انتہائی کوشش کر رہی ہے کہ مہولیوں کی بادی میں جوہر جوہر بن کر اسے بنائے کے بعد
ٹرانسپورٹ کو منتقل کیا جائے ۔

شیخ غریز احمد — جناب والا ۔ کیا یہ درست ہے کہ ہس شنیدہ
چنوری ۱۹۷۲ء سے تعمیر ہو چکا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ — جناب والا جو میں لئے ہوں کیا ہے یہ دیکارڈ کے
مطابق ہے اور یہ جواب درست ہے ۔ اسکے علاوہ مؤید سوال کریں ایکو
معلومات اراہم کر دی جائیں گی ۔

چودھری امان اللہ لک - جناب والا میں وزیر موصوف سے یہ درافت کرلا چاہتا ہوں کہ جو رقم سے مشینڈ نالر بر بخراج ہر قسم ہے۔ اس میں سے کہا مالکان یعنی ہمیں وہی رقم وصول کی ہے ما کمپنی نے خود اپنے ہدایتی ہیں اور ان سے کواریہ وصول کیا جا رہا ہے۔ اگر کیا جا رہا ہے تو کتنا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا۔ اپنے مومنوں کمپنی تعمیر کرنی ہے اور اس کے بعد ہر دو سو کمپنی کا جو ملکہم ہونا ہے، ادا کیا جاتا ہے۔ اگر مزید معافیات حاصل کرنا چاہیں کہ کون کون سے اس مشینڈ کمپنی کیا ہے۔ اس کے نتیجے آپ عالمیہ سوان کریں آپکو معلومات دراهم کر دی جائیں گی۔

شیخ غریب احمد - جناب والا۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ پسرور کا اس مشینڈ سول کوڑت کے آرڈر کی وجہ سے دوبارہ وہیں چلا کیا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا۔ اس کیلئے عالمیہ سوال کریں۔ میں اپنے جواب دیں گے کہاں ہوں۔

شیخ عزیز احمد - کیا یہ دوست نہیں ہے کہ پسرور کا اس مشینڈ پسرور کمپنی کی حدود سے باہر تعمیر کیا کیا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ - اسکے لئے الک سوال کریں میں جواب دیں گے کہاں ہوں۔

صوبہ میں رجسٹر شدہ کاریں بسیں اور ٹرک

*۱۵۳ - مسٹر احسان الحق پر اچھے - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم ہی ان فرمائیں گے کہ صوبہ میں رجسٹر شدہ کاریں ہر انبوث کاروں لیکسیوں ہیں اور ٹرکوں کی موجودہ تعداد کیا ہے لیز کر شدہ تین مالروں کے دوران مالا لہ کتنی رقم بطور روٹ لیکس وصول ہوتی ہے؟

مطلوبہ اطلاع درج ذہل ہے

کل کاروں جو کہ صوبہ چالو کاریوں سے حاصل کی گئی۔	کل چالو کاروں چالو کاریوں (بشمل ٹریکلر)	رجسٹرڈ ٹریکلر
۴,۶۸,۱۰,۳۰۹	۴۲,۰۰۸ (۱۹۶۸-۶۹)	۴,۶۴,۴۴۶
۴,۰۸,۶۷,۸۷۹	۴۰,۶۶۸ (۱۹۶۹-۷۰)	
۴,۶۸,۸۹,۹۷۸	۴۲,۰۲۶ (۱۹۶۰-۶۱)	
۴,۸۸,۹۲,۵۷	۴۰,۰۰۸ (۱۹۶۱-۶۲)	

Begum Rehana Sarwar Shaheed—Will the Minister for Transport please state as to why the realized amount is not in proportion to the increased number of vehicles ? Please give reasons ?

وزیر ٹرانسپورٹ۔ جناب والا۔ میرے خواہ میں ۱۹۶۹-۷۰ اور ۱۹۷۰-۷۱ کی تقریباً رقم امن نمایاں سے زیادہ ہے لیکن ۱۹۶۱-۶۲ میں کاریوں کی تعداد کے لحاظ سے لیکن سمن اضافہ نہیں ہوا اسی وجہ عزم آمیہ ہوتی ہے کہ یہ ضروری لہوں ہوتا کہ جو کاروں بہاؤ رجسٹرڈ ہوں وہ صرف جناب ہی میں ہوں۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ جو کاروں رجسٹرڈ ہوں ہیں لیکن وہ فرنٹیوں میں جا کر چلتی ہیں یا سلوہ میں جا کر چلتی ہیں۔ اس لیے علاوہ اکثر اوسا ہوئی ہوتا ہے کہ کئی کاروں رجسٹرڈ ہونے کے بعد road off the road ہوتی ہیں وہ ان کا لائنسی surrender کرتی ہیں اس طرح وہ توکن ادا نہیں کرتی۔ ان وجوہات کی بنا پر اکثر اوقات یہ تفاوت ہو سکتا ہے۔

میان خورشید انور - جناب والا۔ اسکی کہا وجہ ہے کہا ان کے وزیر بننے کے بعد لوگوں نے گاؤں باہر کے صوبوں میں چاکر و جسٹی کرانی شروع کر دی ہے ۲

وزیر ٹرانسپورٹ - اسکے ائمہ انگ سوال کریں لیکن وہ ابھی کوئی بات نہیں ۔

میان خورشید انور - جناب والا - آپ نے کچھ لوگوں کو نیکس نہ دینے کی چیزوں کے درکاری ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا - قطعاً ابھی کوئی بات نہیں ہے ۔

میان خورشید انور - جناب والا - اکر ہے وجد نہیں ہے تو سابقہ سال کی نیکس میں تفاوت کیوں ہے ۳

Mr. Speaker—That has already been explained.

Begum Rehana Sarwar Shaheed—Since the realization of tax seems to be quite ineffective as it is quite apparent from the list.

Mr. Speaker—This is no supplementary question. The Minister has already explained it.....

چوہدری امان اللہ لک۔ کہا وزیر موصوف ہے وضاحت رہائیں گے کہ لریٹر جو زرعی مقاصد کے لئے استعمال کئی جا رہے ہیں۔ ان سے وہ روز نیکس لیا جاتا ہے اکر لیا جاتا ہے تو وہ کسی مدرج سے لیا جاتا ہے ۴

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا میں فاضل سعیر کی اطلاع کیلئے اعرض کروں کہ نیکس وصول کرنا روزہ نیکس وصول کے زمہ نہیں ہے۔ یہ متعینہ وزیر سے سوال کریں ۔

راولپنڈی لاہور اور بہاولپور کی ریجنل ٹرانسپورٹ انھاریوں کے سیکرٹریوں کے دورے

* ۱۸۵ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از واد سکرم ایاں فرمانیں گے کہ -

(الف) لاہور راولپنڈی اور بہاولپور کی ریجنل ٹرانسپورٹ انھاریوں کے سیکرٹریوں نے بنوی - فروی - مارچ - اپریل اور مئی ۱۹۴۲ کے دوران کتنے دورے کئے - تیز انہوں نے کتنے میل سفر کیا - کن کن جگہوں پر کئے اور کتنی رقوم بطور سفر الاقوام اور یومیہ الاقوام وصول کی -

(ب) مذکورہ سیکرٹریوں نے اپنے دوروں کے دوران کتنے جالان کئے - وہ جالان کس نوعیت کے جرام کے لئے کئے کئے - اور اس سلسلہ میں کتنی رقم بطور حرماتہ وصول ہوئی -

(ج) ریجنل ٹرانسپورٹ انھاریوں نے مذکورہ دوروں کے دوران مجرم ٹرانسپورٹ اور ہرست داروں کے خلاف گازیان قیز چلانے - حادثات کرنے اور منزلی کاڑیوں کے ہر مشان کی ہر انطہ کے خلاف ورزی کرنے وغیرہ کے لئے کیا معگماںہ کارروائی کی - اگر کوئی اوسی کارروائی نہیں کی کئی تو اس کی وجہ کیا ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - (مسٹر ہد افضل ولیو)

(ا) سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ انھاری لاہور - راولپنڈی اور بہاولپور کے متعلق مطلوبہ اطلاع کوشوازہ جو ہنسی کی تہزوں پر رکھا کیا ہے کے کام (۲) میں الگ الگ دی کی ہے -

(ii) میکرٹری ویجنل نرالسپورٹ اتھارٹی لاہور راولپنڈی اور بہاولپور کے متعلق مطلوبہ اطلاع گوشوارہ جو ہاؤس کی میزون پر دکھا کیا ہے کے کام (b) میں الگ الگ دی کئی ہے ۔

(iii) میکرٹری ویجنل نرالسپورٹ اتھارٹی لاہور - راولپنڈی اور بہاولپور کے متعلق مطلوبہ اطلاع گوشوارہ جو ہاؤس کی میزون پر دکھا کیا ہے کے کام (c) میں الگ الگ دی کئی ہے ۔

Statement showing the information required in parts (a), (b) and (c) of Assembly Question No. 175 in respect of Secretary, R. T. A. Lahore.

Month	No. of tours	Mileage covered	Places visited	Amount drawn as TA/DA	No of challans made	Nature of crimes	DEPARTMENTAL ACTION						
							1	2	3	4	5	1	2
January 72	1	86	Gujranwala.	Rs. 47.50	4	Over-loading wrong name on the body of the bus.	300	Nil.					
February 72	4	444	Gujranwala, Sialkot, Kasur and Sialkot.	Rs. 253.50	3	Violation of route permit.	200	Nil.					
March 72	8	758	Sheikhupura, Gujranwala, Qila Dildar Singh, Manawala, Sialkot Pasrur, Gujranwala, Kasur, Chunian, Gujranwala.	Rs. 428.50	111	Conditions, refuse to carry the passengers,	6,768	Nil.					
April 72	5	652	Wazirabad, Bhai Pheru, Narowal Sialkot and Wazirabad.	Rs. 362.00	17	Driving without licence without Registration.	5,000						
May 72	9	722	Sheikhupura, Kot Abdul Malik Shahdara, Kala Shah Kaku, Gujranwala, Hafizabad, Sheikhupura Gujranwala, Sialkot, Deska, Sheikhupura, Burki Road upto mile stone No. 9 Gujranwala.	Rs. 424.00	133	Certificate and rash driving.	6,790	One permit cancelled and 9 suspended.					

Statement showing the information required in parts (a), (b) and (c) of Assembly Question No. 175 in respect of Secretary, R. T. A. Rawalpindi.

Month	No. of tours	Mileage covered	Places visited	Amount drawn as I.A./D.A.	No. of challans made	Nature of crimes.	Amount of fine collected		DEPARTMENTAL ACTION Against drivers	(C)
							(A)	(B)		
January 72	3	326	Islamabad, Lahore, Jhelum	130.18	5	Dangerous and reckless driving Contravention of conditions of Permit without driving licences without registration and fitness certificates and leaving vehicles in dangerous position.	35 cases were sent to courts. Out of which 3 cases decided and the courts realized Rs. 90/- as fine. The result in remaining 32 cases are still awaited	Three permits suspended Nil.	Against permit-holders	2
February 72	3	504	Gujrat, Talaqang, Jhelum	230.50	23	One permit suspended	Nil.			
March 72	3	526	Gujrat, Jhelum, Chakwal	303.50	11					
April 72	2	540	Gujrat, Lahore	165.37	Nil.					
May 72	2	208	Gujrat, Murree	15.50	Nil.					

Statement showing the information required in parts (a), (b) and (c) of Assembly Question No. 175 in respect of Secretary, R. T. A. Bahawalpur.

Month	No. of tours	Mileage covered	Places visited	Amount drawn as TA/DA	No. of challans made	Nature of crimes.	DEPARTMENTAL ACTION			
							1	2	3	4
January 72	2	280	Dera Bhakha, Ahmedpur East Zahirpur, Kot Smaba R. Y. Khan.	18.0	101	Over speeding, drivers/conductors without uniforms, without complaint boon, without fire-extinguishers, over-loading.	14,250	On departmental action was taken against drivers/conductors and transporters because the fine recovered on the spot was considered sufficient.	1	2
February 72	—	—	—	—	—	—	—	—	3	1
March 72	1	420	Ahmedpur East, Uchsharif, Karanda, Zahirpur, Chowk Sadiqabad, Bhong.	18.0	84	—	6,310.00	—	2	1
April 72	3	710	Khanka Sharif, Noorpur, Chani Ghot, Zahirpur, Jamal Din Wali Sadiqabad, Manthar, R. Y. Khan Mandi Yazman, Haslpur, Chishtian, Haroonabad, Fortabbas, Bahawalnagar.	63.00	49	—	4,695.00	—	2	1
May 72	1	220	Tarniwall, Haslpur, Chistian, Bahawalnagar.	18.00	50	—	4,950.00	—	2	1

شیخ عزیز احمد — کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جنوری - فروری اور مارچ میں دو چونل نرالسہروٹ اتفاقی کے میکرینڈوں نے اپنے دوروں کے دوران فرائیوروں کے خلاف کتنے چالان کئے اور محکماں کا رواںی کی؟

وزیر ٹرانسپورٹ — ان کو کافی جو مالہ کیا کیا اور تقریباً ۲۲۵۳ ھالان ہوئے لیکن اگر ان کی تفصیل درکار ہو تو اس کے لئے علیحدہ سوال کر دیں تو مناسب ہو گا اور اس سوال کا جواب بدیا جائیگا۔

شیخ عزیز احمد — کیا وزیر موصوف ہی ان فرمائیں گے کہ کتنے سال کے لئے لائنسس متعطل کئے جاتے ہیں - اور ہل ۱۹۶۲ میں دوٹ ہر میونسپل کی تعداد نہیں لکھی کئی اور مدت بھی نہیں لکھی کہ کتنے سال کے لئے لائنسس متعطل کئے جاتے ہیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ — لائنسس قانون کی وسیعے ایک ۴۰ نئے تک متعطل ہو سکتا

- ۴ -

Begum Rehana Sarwar Shaheed — Will the Minister please state whether any Committee would be set up to sort out such matters, if so when?

وزیر ٹرانسپورٹ — اگر ضرورت ہوئی تو ایسی کمیٹی مقرر کی جائیگی اور حکم صاحبہ کو بھی اس کا مہر رکھا جائیگا۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed — Thank you.

مسٹر کون کے حادثات

۱۷۶ شیخ عزیز احمد — کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم ہی ان فرمائیں گے

کہ —

(الف) ۱۹۶۰ کے ہلے ہالج میونسپل میں مسٹر کون ہو مسافر ہسوں - کلز ٹرکون اور دوسری ٹرانسپورٹ گاڑوں کے جو حادثات ہوئے ان کی علیحدہ علیحدہ اہ وار تعداد کیا ہے۔

(ب) مذکورہ ہر حدیثے میں کتنے اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔

(ج) جزو (الف) بالا میں مذکورہ مدت کے دوستان مذکورہ زخمی اشخاص کو فیز متوفیان کے ورثاء کو ہنگامی قانون موٹر گاڑیاں ۱۹۶۵ء کی دفعہ ۷۶ کے تحت کتنی رقم بطور معاوضہ دی کشی؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) -

(الف) مطلوبہ معلومات درج ذیل ہیں۔

سونہ	شیعج کمربع	مال کے ترک دوسری ٹرانسپورٹ	کاریان	تعداد
جنوری ۱۹۷۴ء	۸۸	۳۱	۵۶	۴
گروہی ۱۹۷۴ء	۸۱	۲۷	۳۶	۴
ماہر ۱۹۷۴ء	۸۸	۷۲	۳۲	۴
اول ۱۹۷۴ء	۷۹	۷۰	۳۶	۴
مشی ۱۹۷۴ء	۶۸	۲۰	۶۳	۴
میزان	۵۰۳	۱۹۸	۱۹۸	۱

نہاد فڈہ سوالات اور ان کے جوابات

۵۸۴

(ب) مطلوبہ معلومات درج ذیل ہیں -

دوسری لارنسپورٹ گاڑیاں		مال کاٹیاں (ٹرک)		صلیح کو ریج		میونسپل
زخمی	ہلاک شده	زخمی	ہلاک شده	زخمی	ہلاک شده	
۲۳	۸	۲۱	۹۰	۱۱۴	۷۹	جنوری ۱۹۴۲ء
۱۸	۱۱	۹۷	۲۲	۱۱۰	۶۹	نوفمبر ۱۹۴۲ء
۲۶	۱۲	۳۰	۲۳	۹۲۲	۶۲	مارچ ۱۹۴۲ء
۲۰	۱۳	۵۰	۲۰	۱۲۳	۵۱	اپریل ۱۹۴۲ء
۲۲	۴	۸۹	۲۵	۱۱۰	۵۵	مئی ۱۹۴۲ء
میزان						
۱۰۸	۵۱	۱۰۷	۱۰۶	۵۸۸	۲۶۰	

(ج) مطلوبہ معلومات درج ذیل ہیں -

مولوہ و ہیکلز آرڈیننس ۱۹۴۵ء کی دفعہ ۹۷ لئے تھے معاوضہ کی
رائے -

(i) زخمی سانحیوں کو **۲۹,۰۰۰ روپے**

(ii) ہلاک شدہ مسافروں کے وزراء کو **۳۵,۰۰۰ روپے**

میان خورشید انور - جب کوئی آدمی س حاصل ہے تو اس نے آئوں کے لئے
کتنا معاوضہ وکھا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ آئے ہزار روپیہ۔

میان خورشید انور۔ جناب والا۔ ابھی تک جن ورثا کو معاوضہ نہیں ملا ن کہا تصور ہے۔ کیونکہ دیکھا کہا ہے کہ بچھلے سالوں میں حادثات کی وجہ سے جن شخص کی بوت واقع ہوئی ان کے ورثے کو ابھی تک معاوضہ نہیں ملا۔

وزیر ٹرانسپورٹ۔ اپسے حادثات ہماری حکومت کے آئنے سے اہلی کے ہیں۔ اس کے لئے ۱۷۴۱ء سے بھلے کی جو حکومت تھی وہ جواہدہ ہے۔ اس مقصد کیلئے موجودہ حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کی ہوئی ہے جو ان حادثات کا جائزہ لیتی وہی ہیں کہ کمن کا تصور تھا۔ بھلے آئے ہزار روپیہ کا معاوضہ دینا کوئی خود ری نہیں آتا۔ کیونکہ بعض اوقات اس سے کم بھی ہو سے دئے جائے رہے ہیں لیکن جب سے ہماری حواسی حکومت بر سر اقتدار آئی ہے تب سے آئے ہزار روپیہ بالا عده معاوضہ دیا جادہ ہے۔ بلکہ ایک دفعہ ہارون آباد میں ایک حادثہ ہوا تو اس میں ورثا کو ۲ لاکھ روپیہ کی رقم دی گئی تھی۔

محترمہ حسینہ بیگم کھو کھر۔ کہا ہزار موصوف فرمائیں کہے کہ حادثات کی کمی کے لئے وہ کوئی جامع منصوبہ بنائیں گے؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ ہم اس ضمن میں قانون میں مناسب تبدیلی کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اکثر اوقات دیکھا کہا ہے کہ اندھا دھنڈ کا زیان چلاجے کھو جئے حادثات رونما ہوتی ہیں۔ لہیر ڈیہار گنٹ کی طرف سے پیش لہیر السر ان مقرر کئی جائیں گے جو ڈرائیوروں اور کاڑیوں کے کام کرنے کے اوقات کو چیک کیا کریں گے گروہنگ سشم تو نہیں ہے۔ ایک روٹ ہر لامداد بھی جلتی ہیں اور کسی ہر بالکل نہیں چلتی تو اب ہم لیے ایک روٹ ہر بسوں کی تعداد متعین کر دی ہے اور ثائم ہی ان کے چلاجے کا مترو کر دیا ہے۔ حادثات کی روک تھام کے لئے جہاں جہاں سڑکیں تک ہیں ان کو کشادہ کر لیے اور انکی مرمت کرنے کیلئے تمام کوششیں ہروئی کار لائی جا رہی ہیں۔

میان خورشید انور۔ روٹ ہر سٹ مسٹ دوبارہ کمن طرح نافذ ہوا سکتا

9

وزیر ٹرانسپورٹ۔ ہڈال کے طور پر ہم گروہنگ کر سکتے ہیں۔ ایک روٹ پر آدن چار گاؤں کے چلانے والوں کا گروپ بننا سکتے ہیں تاکہ ان سے کوئی نہ سشم افہی وائج کیا جا سکے۔

کنور محمد یاسین خان۔ دیکھا کیا ہے اور مشاہدے میں آہا کہ ٹرینک کی خلاف وزیری کراہیوالوں کے خلاف ٹرینک افسران چالان نہیں کرتے۔ میں دریافت کوتا ہوں کہ ایسی صورت کیونکر ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ فاضل میر کا مشاہدہ کمیں تک درست ہے۔ ہم لے آزادیار چالان نہیں کر سکتے تو ہی۔ لیکن اب ان کو اجازت دے دی کشی ہے کہ وہ چالان کر سکیں تو فاضل میر کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اب چالان ہو رہے ہیں۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed— Will the Minister for Transport please state whether the Government intends to provide First-Aid facilities to public at every check post or not? If not why; give reasons?

وزیر ٹرانسپورٹ۔ میں یوگم صاحبہ کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ چیک پوسٹ میتوائے الوں کے اور کہیں نہیں ہیں۔

ڈاکٹر حلیم رضا۔ کما وزیر سو صوف بتائیں گے کہ ہسوں میں روکارڈنگ اپنی تک جاری ہے لیکن ہولیس والی ٹرانیوروں کا چالان نہیں کرتے ان کی کیا وجہ ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ ہم نے قانونی طور پر اور سختی سے روکارڈنگ منع کر دی ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں violation کوئی میں چیز نہیں نہیں ہو رہی۔

ڈاکٹر حلیم رضا۔ کوا وزیر موصوف امن ہات سے اگاہ ہیں کہ ہولیس کاؤنٹری مالکان اور ڈرائیوروں سے ماہالہ رقمیں لئی ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ میں فاضل میری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ہولیس کا معکومہ ٹرانسپورٹ کے ماتحت نہیں ہے۔

میان مصطفیٰ ظفر۔ کوا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ معاوضہ دینے وقت کرو بند مسلم کا خیال کیا جانا ہے اور Surety کس قدر ادا کرنی ہوتی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ ابھی کرو بند مسلم نہیں لیکن ان کو ۵۰ هزار surety دینی ہوتی ہے جو سماں بیان ادا کرنی ہے۔ لیکن ہم اس کو بڑھا کر ایک لاکھ کروڑ ہے۔

حافظ علی اسد اللہ۔ کوا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ٹریننگ ہولیس کا جو ماہانہ لیتی ہے اس کے انسداد کیلئے حکومت کوا کارروائی کرو ہی ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ۔ میں نے اس سے پیشتر عرض کیا ہے کہ ہولیس کا معکومہ ٹرانسپورٹ کے زیر نہیں ہے۔ لیکن ۴۰ ہی ہم کوشش کر دیے ہیں کہ یہ چیز نہ ہو۔

چوہدری امان اللہ لک۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ موجودہ طریقے کا کو آمانہ بخالی کیلئے ٹریننگ مجسٹریٹ مقرر کئے جائیں گے۔ تاکہ معاوضہ پنیر کسی دیر ہا تکلیف نہ ہو تا کو ادا ہو سکے۔

وزیر ٹرانسپورٹ۔ معاوضہ ٹریننگ، مجسٹریٹ نہیں دینے والکہ اس کیلئے کہوئی ہوتی ہے جو معاوضے ادا کرتی ہے۔ ہم نے یہ طریقے کا ہدایتی تجزیہ enforce کیا ہے اور معاوضے کی ادائیگی اب ایک ہفتے کے اندر اندر کر

دیکھاتی ہے۔ اجنبیہ اس سے قبل سابقہ حکومتوں کے وقت میں رکھی کئی مالوں تک معاوضے کی ادائیگی نہیں کی جا سکتی تھیں۔

صوبہ کے شہری علاقوں میں قائم کردہ اور لائنس یافتہ کلڈ فارورڈنگ ایجنسیاں

* ۲۸۷ - شیخ عزیز احمد۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم ہی ان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اصلاح سوالکوٹ، لاہور و شیخوپورہ، کوچرانوالہ، لائل ہاؤز، کچہات سرگودھا جہاں، ساہیوال اور ملنان کے شہری علاقوں میں کتنی کلڈ فارورڈنگ ایجنسیاں قائم کی گئیں چندیں تھاںہ وہیں ٹرانسپورٹ انتہا عزیز نے مال لادنے اور ادارے کیلئے قواعد مواد کاڑی ہائی مغربی پاکستان بات ۱۹۹۶ء کے تحت لائنس عطا کیے۔ لیز ان ایجنسیوں کے نام کیا ہیں۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اصلاح شہروپورہ، سوالکوٹ اور کوچرانوالہ کی میونسل کمیٹیوں اور ڈاؤن کمیٹیوں کی حدود میں ایک بھی کلڈ فارورڈنگ ایجنسی قائم نہیں کی گئی، اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ کیا ہیں اور حکومت اس معاملہ میں کیا اقدام کریں کا ارادہ و کہتی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر ہد الفضل ونو)۔

(الف) مطلوبہ معلومات کوہوارہ (الف) میں جمع کی گئی ہیں جو کہ ہاؤس کی میز اور کہہ دھا کیا ہے۔

(ب) جی ہاں۔ جہاں تک کوچرانوالہ اور سوالکوٹ کے اصلاح کی میونسل اور ڈاؤن کمیٹیوں کا تھاںہ ہے۔ مکر ضلع ہمیشوہ پورہ کی حدود میں کلڈ فارورڈنگ ایجنسیاں نہیں۔ کوچرانوالہ اور سوالکوٹ

کی حدود میں گلز فارورڈنگ ایجنسیوں کے نہ ہونے کی وجہ پر ہے کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اٹھاولی لاهور کو کوئی ایسی درخواست موصول نہیں ہوتی جو کہ مجوزہ شرائط برائے قیام گلز فارورڈنگ ایجنسی نہ ہوئی اترتی ہے۔ جبکہ کوئی ایسی درخواست موصول ہوتی تو اس نہ ریجنل ٹرانسپورٹ اٹھاولی خور کرے کی۔

(گوشوارہ الف)

سوالکوٹ - لاهور - شیخوپورہ - کوجرانوالہ - لانہپور - گجرات - مزگودہ جہلم - ساہیوال اور ملتان کے اضلاع کی شہری حدود میں قائم ہدہ اور ریجنل ٹرانسپورٹ اٹھاولیوں ہے لائسنس بانکہ گلز فارورڈنگ ایجنسیوں کی تعداد اور ناموں کو ظاہر کرتا ہوا گوشوارہ ۔

لہور شمار جسکہ کا نام گلز فارورڈنگ گلز فارورڈنگ ایجنسیوں کے ذمہ ایجنسیوں کی تعداد

	صلح سوالکوٹ	-	-	
۱	لاہور شہر	۴۶	۴۶	۱
۲	راوی لنک روڈ لہور	"	"	۲
۳	سوناٹوڈہ	"	"	۳
۴	منڈل سائل	"	"	۴
۵	معووبہ	"	"	۵
۶	ہاہولہ	"	"	۶

نمبر شمار چکہ کا نام گلز فارورڈنگ گلز لاورڈنگ ایجینسیوں کے لام
ایجینسیوں کی تعداد

۸۔ پاک نولکھا " "

۹۔ بیلو میٹر گلز فارورڈنگ ایجنسی لاہور

۱۰۔ لاہور ہزارہ گلز ٹرانسپورٹ کمپنی
راوی لنک روڈ لاہور -

۱۱۔ پشاور لاہور " "

۱۲۔ کارواٹ " "

۱۳۔ پاک ایران گلز ٹرانسپورٹ "

۱۴۔ ڈولس " "

۱۵۔ سیٹ " "

۱۶۔ نولکھا " "

۱۷۔ فو فیازی " "

۱۸۔ پنجاب اینڈ سرحد " "

۱۹۔ لاہور نولکھا " "

۲۰۔ ملک اینڈ کو " "

۲۱۔ لاہور اونون ٹرانسپورٹ

۲۲۔ دی چوہدری گلز ٹرانسپورٹ کمپنی
لاہور -

۲۳۔ تاج گلز ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور -

نہر شمار جگہ کا نام گذارو ڈلک گذارو ڈلک ایجنسیوں نے نام ایجنسیوں کی تعداد

-۲۴۔ ہوا گذار انسپورٹ کمپنی لاہور -

-۲۵۔ ہر من گذار انسپورٹ کمپنی لاہور -

-۲۶۔ ایڈ برادرز گذار انسپورٹ کمپنی
لاہور -

-۲۷۔ نو آزاد ہاک گذار انسپورٹ کمپنی
لاہور -

۳۔ لاہور کے علاوہ

- لاہور کا ضلع

۴۔ شیخوپورہ نہر

الٹھیکنہ شیخوپورہ ضلع کے

دوسرے شہری

علتی

۵۔ شاہکوٹ گذار انسپورٹ کمپنی
شاہکوٹ -

۶۔ منڈل مالل گذار انسپورٹ

کمپنی سب ایجنسی سانگلہ ہل

۷۔ ہیمن گذار انسپورٹ کمپنی
شاہکوٹ -

۸۔ نکانہ گذار انسپورٹ کمپنی

نکانہ صاحب -

۹۔ دی ایج ایڈ گو گذار ادارو ڈلک

ایجنسی نکانہ صاحب -

لہبڑی شمار جگہ کا نام کلذ فارورڈنگ ایجنسیوں کے نام
کلذ فارورڈنگ ایجنسیوں کی تعداد

-	-	-	-	-	-
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱. حکیم اپنے کو کلذ فارورڈنگ ایجنسی لانڈور -	۲. لانڈور شہر	۳. لانڈور و ضلع	۴. کے شہری علاقے	۵. اور جڑاوالہ کلذ فارورڈنگ ایجنسی جڑاوالہ -	۶. کوچره کلذ فارورڈنگ ایجنسی
۷. هالہ کلذ ٹرانسپورٹ کمپنی وجہڑا کوچره -	۸. هالہ کلذ ٹرانسپورٹ کمپنی وجہڑا ثوبہ نیک سنگھ -	۹. نیو کوچره کلذ فارورڈنگ ایجنسی کوچره	۱۰. سید کلذ فارورڈنگ ایجنسی خوشاب	۱۱. ضلع سرگردہا	۱۲. ضلع کجرات
-	-	-	-	-	-
-	-	-	-	-	-
-	-	-	-	-	-
۱۳. لاہور ساہیوال ملتان کلذ	۱۴. ضلع ملتان	۱۵. ضلع جہلم	۱۶. ضلع ساہیوال	۱۷. ضلع سرگردہا	۱۸. ضلع کجرات

نمبر شمار بگد کا نام گذز فارورڈنگ ایجنسیوں کے نام
ایجنسیوں کی تعداد

فارورڈنگ ایجنسی ملکان -

۱۔ حکیم اینڈ کمپنی ۲۰

۲۔ جنرل گذز فارورڈنگ ایجنسی
ملکان -

۳۔ رہتک حصار گذز فارورڈنگ ایجنسی
ملکان -

۴۔ ٹیو صدالت ۲۰ ۲۰

۵۔ ٹیو آزاد ۲۰ ۲۰

۶۔ فضل ۲۰ ۲۰

۷۔ ٹیو رہتک حصار ۲۰ ۲۰

۸۔ اسلام ۲۰ ۲۰

۹۔ مہان چنوں گذز فارورڈنگ
ایجنسی میان چنوں - ۲۰
ضلع ملکان کے
علاوہ دوسرے

۱۰۔ میسرز راوی گذز فارورڈنگ
ایجنسی میان چنوں - ۲۰
شہری علاقے

۱۱۔ میسرز جنرل گذز فارورڈنگ
ایجنسی میان چنوں - ۲۰

۱۲۔ میسرز وانا اینڈ کمپنی گذز
فارورڈنگ ایجنسی وہاڑی - ۲۰
وہاڑی

لمبر شمار جگہ کا نام کلز فارورڈنگ ایجنسیوں کے نام
ایجنسیوں کی تعداد

۱۔ میسرز لاہور ساہیوال ملتان خانیوال

کلز فارورڈنگ ایجنسی

خانیوال -

۲۔ میسرز نہو روہتک حصار کلز بولسہ

فارورڈنگ ایجنسی بولسہ -

۳۔ میسرز جنرل کلز فارورڈنگ بوریوالہ

ایجنسی بوریوالہ -

ڈاکٹر حبیم رضا - کہا وزیر موصوف یہ بتائیں کہ کنجان آبادیوں میں کلز فارورڈنگ ایجنسیاں قائم کرنے کی کیا تک ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ - کمشن areas کو مدنظر رکھا جاتا ہے - کنجان آبادیوں میں مامان لادا اور اتارا جاتا ہے - لہذا شہروں میں ایسی ایجنسیاں قائم کی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر حبیم رضا - یہ دیکھا گیا ہے کہ یہیوں اور طالبات کے مکولوں کے تردید کلزیوں کے ائمہ ہیں - کیا حکومت ایسے اذون کا خاتمہ کرنے کیلئے کوئی اقدام کرنا چاہتی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ - آپ امن سلسلے میں عوام کی طرف سے درخواست دیں - ہم فوری طور پر ان کو ہنا دین کرے ۔

میان منظور احمد موهیل - کیا وزیر موصوف از راه گرم بیان فرمائیں کہ اسیوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ گوجرانوالہ اور میاںکوٹ کی میونسپل اور ناؤں کمیوں کی حدود میں کلز فارورڈنگ ایجنسیاں موجود نہیں ہیں لیکن

ملتان میں ان کی تعداد ۴ ہے اور لاہور میں ۲۶ ہے۔ اس کی کہا وجہ ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ ہم نے ابھی ابھی جواب میں کہا ہے کہ ریجنل ٹرانسپورٹ انہاری لاہور کو کوئی ایسی درخواست موصول نہیں ہوتی جو کہ مجوزہ درائیٹ برائی قوام کلز فارڈنگ ایجنسی ہر ہوڑی اترتی ہو۔ جب بھی کوئی درخواست موصول ہوتی تو اس ہر روڑ ٹرانسپورٹ انہاری خود کرے گی۔

شیخ عزیز احمد۔ کیا پہ سفرات ہے کہ گوجراوالہ شہر میں بعض الٹے کمی اجرات کے بغیر چل رہے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ ابھی کسی الٹے کی گولمنٹ لئے اجازت نہیں دی۔ اگر کوئی ہر انبوث ٹرانسپورٹ فرک واہن کو شہر میں کھڑا کرتا ہے تو ہم قانونی طور پر اس کو چیک نہیں کو سکتے۔ اگر کوئی الٹے خلاف قانون موجود ہاوا کہا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

شیخ عزیز احمد۔ وزیر موصوف کی اطلاع کی لئے ہرمن کر دینا چاہتا ہوں کہ گوجراوالہ شہر کی مہونگی حدود کے اندر کم از کم خیر قانونی دس الٹے اس وقت چل رہے ہیں۔ ٹرینک ہولس کے ہلم میں ہوتے ہی کے باوجود اس ہر کوئی ایکشن نہیں لیا کیا۔

وزیر ٹرانسپورٹ۔ میں فاضل میر کا مشکور ہوں کہ ہمیں نے اہوان کو اس جذبے آکھا ہے۔ ابھی الٹے کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

ڈاکٹر حلیم رضا۔ کہا ویر موصوف کو اس بات کا علم ہے کہ لائل ہوڑ میں لوکل روٹ پر چلتے والی بسوں میں ہر مسافر ہائی ٹکسٹ فی میل زائد گراہی وصول کیا جاتا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ سیرنے علم میں اوسی کوئی ہات نہیں ہے۔

ملزم محمد رمضان کی سزا یا بی کا حکم

* ۶۹۔ شیخ عزیز احمد۔ گیا وزیر گرانشہریت از دار کرم بوان فرمائیں کے کہ گیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور ہائی کووٹ نے ۱۹ دسمبر ۱۹۷۰ء کو فوجداری لگرانی نمبر ۹۲۳ ہافت ۱۹۷۰ء ملزم نہ رستہان گئی مذاہی کا حکم منسوخ کر دیا تھا؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مشہد احمد) (ڈن)

(الف) موال کے آخری جملے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ حصہ حلف
کر دیا کیا ہے۔

(ب) سٹر ہد ریضا و نجاح رود ٹرانسپورٹ کارپوریشن کا اہلکار معلوم نہیں ہوتا۔ معزز ممبر سے التماس ہے کہ ہد ریضا کے کوائف مہما کریں کہ وہ ماقومت ہدایت سے سزا یا بھی ہونے سے بچ لے کن یونٹ میں ملازمت کر رہا تھا۔ تاکہ اسی خدمت میں خروجی معلومات حاصل کر کے معزز ممبر کو مہما کی جاویں۔

شیخ عزیز احمد - جناب والا - بہرا سوال بالکل مکمل ہے۔ میں نے ہو جھا
ہے کہ کیا وزیر فرانسیسی اردو کرم نہان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے
کہ لاہور ہائی کورٹ نے ۱۶ دسمبر ۱۹۴۷ کو فوجداری لکھاری نامزد ۹۲۰
ماہت ۱۹۴۸ سلیم مجدد وضبان کی زایادی کا حکم منسوخ کر دیا تھا؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا - ہائی کورٹ کے فحصلے کی اطلاع جو
ہمارے پاس ہوئی جائے گی تو ہم ان کو مطلع کر دیں گے - مہ رمضان کا ایک
الفرادی گھس ہے - جو یہی عدالت عالیہ نیشنل کرسٹ کرنے کے متعدد ہم
ناشیں سبھ کو مطلع کر دینگے -

(اس سوالہ ہر مسٹر ذہنی سہوکر کرسی مددوٹ ہر منمکن ہوئے)

صوبائی اسمبلی پنجاب
بی روزگار سول انجینئر

*۹۹۳- صردار نصرالله خان دریشک۔ کیا وزیر محنت از راه کرم بہان

فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس وقت تقریباً ۲ هزار سول الجیش رز
بے کار ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے انجینئروں کے ملک سے باہر
چالے ہو یا بندی ہائے کر رکھی ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کے جواہات اثبات میں ہوں تو حکومت
نے الجیش روں کی بے روزگاری کے مسئلہ گو حل کرنے کے لئے
کیا اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر محنت (مدد افضل ولو) ۔

(الف) دفاتر روزگار میں ہیں دوزگار افراد کا اندرائی لازمی نہیں ۔ تاہم
۳۰ ابريل ۱۹۷۶ء تک ۱۰۰ سول انجینئروں نے حصوں ملازمت
کے سلسلے میں اپنے نام درج کرائے تھے ۔

(ب) مول - میکانی اور برقی الجیش روں ہو ملک سے باہر جائے کی گوئی
یا بندی نہیں ہے ۔ مساوئی ان کے جن کی عمر ۳۶ سال سے
کم ہے ۔ تاہم ہوائی جہازوں، ہے قار برقی آواز اور بھری
جہازوں کے انجینئروں ہو ملک سے باہر جائے کی مکمل باندی
ہائے ہے ۔ اس باندی کی خرض و خذائق ملک کی دفاعی ضروریات
گو ہو را کرنا ہے ۔

(ج) صوبے میں انجینئروں کی بیکاری کی وجہ سے صوبائی حکومت نے
مرکزی حکومت یہ مفارش کی ہے کہ اس باندی کو فرم کر
دیا جائے ۔

مزید برآں دفاتر روزگار میں درج شدہ الجینرول کی ایک فہرست اسی
مرقب کی گئی ہے۔ اور اسے ملازم رکھنے والے مختلف اداروں میں بفرض
استفادہ ہو چکا ہے۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed—Will the Minister for Labour be pleased to give reasons for imposing ban on the engineers so that they cannot proceed abroad before the age of 32 years?

Minister for Labour—The ban is imposed by the Central Government. We are not concerned with it. So it is not relevant.

Begum Rehana Sarwar Shaheed—It is very much relevant because some information is given in the answer.

Mr. Deputy Speaker—It is not relevant as it is concerned with the Central Government.

صلح ملٹان میں ٹرینک کے حادثات

* ۱۱۰۸* — میان لیاقت حسین مظلہ — کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم جان فرمانیں گے کہ —

(الف) سال ۱۹۷۲ء کے دوران چلغ ملٹان میں ٹرینک کے کل کتنے حادثات ہوئے۔

(ب) ان میں کتنے افراد جان بحق ہوئے۔

(ج) ان تمام افراد کو ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی طرف سے کیا معافیہ ادا کیا گیا۔

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر ہد افضل ونو) —

(الف) ۱۹۷۲ء کے دوران چلغ ملٹان میں ٹرینک کے کل ۲۵۳ حادثات ہوئے۔

(ب) مذکورہ بالا حادثات کے نتیجہ میں ۲۶۱ افراد زخمی اور ۲۸ افراد جان بحق ہوئے۔

(ج) مبلغ ۱۲,۰۰۰ - بارہ ہزار روپیہ - بطور معاوضہ زخمیوں کو ادا کیا کیا - اور مبلغ ۵,۰۰۰ - پھنس ہزار روپیہ - حادثات میں جان بحق ہوئے والے افراد کے ورثا کو ادا کیا کیا۔

ڈاکٹر حلیم رضا - کما وزیر موصوف بتائیں گے کہ ایک عام آدمی اس میں سوا ہونے کے بعد اپنے آپ کو خیز محفوظ کیوں سمجھتا ہے؟

مسٹر ڈپٹی سپلکر - اصل سوال ضلع ملتان سے تعلق رکھتا ہے۔ لہذا آپ اس سے متعلق ختمی سوال کریں۔

کنور محمد یاسین خان - کما وزیر موصوف از راہ کرم بیان دیاں گے کہ سب سے زیادہ حادثات ضلع ملتان میں ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا۔ حادثات کا صرف ملتان میں ہی نہیں بلکہ ضومیہ ہر ہیں وہاں قدرتی بات ہے۔ جہاں تک ملتان میں حادثات کے اضافے کا قلعہ ہے یہ متعلقہ سوال ہے اور اس کا جواب دے دیا کیا گیا۔

شیخ عزیز احمد - کما وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ حادثات کی زیادہ وجہ یہ نہیں ہے کہ روڈ ٹرانسپورٹ، انہاری اگر طرف سے قائم نہیں تک مقرر نہیں کیا کیا؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا۔ حکومت روٹ ہر مٹ سشم سی کچھ تبدیلیاں کر دی ہیں۔ اس وقت ہر ہس جہاں جالا جاہے اس کو وہاں کا

روٹ ہرست دیے دھا جاتا ہے۔ ان سے ہے اندازہ تمہن لگایا جا سکتا کہ ان روٹ پر کتنی سیں چل رہی ہیں۔ اور لہ ہی نائم کی راہندی شے حکومت اپسی ہالیسی بنا، ہی ہے جس سے ان سب باتوں کا مددباب ہو سکے گا۔

مسٹر ناصر علی خان بلوج - کہا، وزیر ٹرانسپورٹ از راہ گرد وہ فرمائیں کے کہ حادثات کی ایک وجہ یہ ہی ہے کہ ڈرائیوروں کو گمیشن کا لاج ہوتا ہے اور وہ سمن تہذیب لانے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ - ہے کسی حد تک بالکل درست ہے۔ ڈرائیور اپنے کمشن کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ہم معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ ان کے بعد ان ساری باتوں کا مددباب ہو جائیں گا۔

شیخ عزیز احمد - کہا وزیر موصوف یہ ہی ان فرمائیں کے کہ روٹ ہرست اور نائم کی راہندی روٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے فرائض شامل ہیں اور وہ کوئی ایسا اقدام کر رہی ہے جس سے وہ طریقہ کار بہتر ہو سکے؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا میں طریقہ کار کو بہتر بنانے کے لئے قانون اور رولز میں حکومت مناسب تبدیلیاں کر رہی ہے اور اسید ہے کہ ان کے بعد ان چیزوں کا مددباب ہو جائے گا۔

شیخ عزیز احمد - کہا یہ درست ہے کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا عملہ چینکنگ کے لئے تعینات کیا گیا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جی ہاں۔ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا عملہ چینکنگ کرتا ہے اور باقاعدہ محاسبہ کرتا ہے۔

شیخ عزیز احمد - کیا یہ درست ہے کہ آپ نے ۱۹۷۴ء میں میں نائم اپل میں کرنے کے متعلق وعدہ فرمایا تھا کہ نائم نبیل خرورو فراہم کیا جائے گا -

وزیر ٹرانسپورٹ - میں نے یہ وعدہ عرض کیا ہے کہ قی الحال نائم نبیل نہیں بن سکا ہے۔ ہم اسے صائب کو دینے میں اور وہ جلد از جلد لا کو ہو جائے گا۔

ملتان اور لاہور کے درمیان ہائی وے پر ٹریفک کے حوادث

۱۱۰۹* - میان لیاقت حسین مژل - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بنا ہوئے ہیں گے کہ -

(الف) ملتان اور لاہور کے درمیان ہائی وے پر ۱۹۷۲ء میں کل کتنے ٹریفک کے حوادث ہوئے۔

(ب) ان میں کتنے افراد زخمی ہوئے اور کتنے جان بحق ہوئے۔

(ج) ان تمام افراد کو ٹرالسپورٹ کمپنیوں کی طرف سے کیا معاوضہ ادا کیا گیا۔

(د) کیا حکومت ان حوادث کو دو کنٹے کے لئے کوئی خصوصی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر رکھتی ہے تو وہ کیا ہے؟

وریور ٹرانسپورٹ (مسٹر جد الفضل ولتو) -

(الف) ملتان اور لاہور کے درمیان ہائی وے پر ۱۹۷۱-۷۲ء میں ٹریفک کے کل ۱۵۰ حادثات ہوئے۔

(ب) افراد زخمی اور ۱۲۱ افراد جان بحق ہوئے۔

نشان زدہ موالات اور ان کے جو ایات

۶۰۵

(ج) رام مہاوڑہ برائی زخمی افراد

۳۶,۸۰۰ روپیہ

روپیہ ۱,۵۵,۰۰۰

رقم معاوضہ برائی جان بحق افراد

(د) حادثات کو روکنے کے لئے ہر منکن قابو نہ ہوئے کار لانی چاہی شے
مثال کے طور پر ہندوؤں ہر فسٹ کٹ ٹرینک چینک ٹیکنیک مقرر کی
کہیں ہیں جس کا سربراہ ہذا ضلع کا ذہنی کمشنر ہے۔ یہ ٹیکنیک تہذیب
و تثابری - غیر محتاط گراندوری اور لوڈنگ کو روکنے کے لئے
ہڈی مستعدی ہے کام کر دھی ہیں۔ اسونا کے جلاں کے اوقات کار
دقرو کئے جا دھی ہیں۔ سعکتمہ لبر و یلفوری وسایت ٹرائیورون
اور کنڈ کشرون وغیرہ کے اوقات مترو کئے کئے ہیں۔ تاکہ یہ عملہ محتاط
طریقہ سے اپنا کام سر انجام دے۔ وقت مترو سے زیادہ ڈبوش انجم
دینے والا ہڈ کریں تاکہ حادثات میں کمی ہو۔ علاوہ ازیں شکستہ
مٹ کوں کی مرمت اور موجودہ مٹ کوں کو چوڑا کرنے کے لئے
ہیں مختلف سکیموں پر ہیل کیا جا دھا ہے۔

میان لیاقت حسین مژل - کما وزیر موصوف بتائیں گے کہ ضلع ملتان
میں حادثات میں سریع والوں کی تعداد کتنی ہے اور ان کو کتنا مہوضہ دھا
کیا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ - ملتان اور لاہور کے درمیان ٹرینک کے کل حادثات
میں ۲,۱۰,۰۰۰ میں ۲۲۸ افراد زخمی ہوئے اور ۱۰۰ افراد جان بحق ہوئے
ہیں۔ زخمی افراد کو ۳۶,۸۰۰ روپیہ معاوضہ کے طور پر ادا کیا کہا اور
جان بحق ہوئے والوں کو ۱,۵۵,۰۰۰ روپیہ ادا کئے گئے۔
میان خورشید انور - کما وزیر موصوف بتائیں گے کہ حادثات میں
زخمی اور سریع والوں کو کتنا معاوضہ دھا جاتا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ - معاوضہ زخمیوں کے مطابق دھا جاتا ہے اس کا
شہدیوں ہے اس کے مطابق ادا کیا جاتا ہے۔

میان خورشید انور - کا یہ درست ہے کہ حادثات کی ایک وجہ اسون
کی تیز رفتاری ہی ہے اور ڈرائیوروں کی کمیش ہی ہے۔ ابھی کتنی رقم ادا
کیجیکنی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ - مولو وہیکل ایکٹ ۱۹۷۵ء کے تحت ذخیرہ افراد کو
۲۹ ہزار روپیے اور جان بحق ہوتے والوں کے سماں دگان کو ۳۸،۰۰۰ روپیے
ادا کرنے کئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ حادثات کی وجہ تیز رفتاری
ہی ہے اور ڈرائیوروں کی کمیش ہی ہے۔ ان کے متعلق پاقاعدہ طور پر انتظامات
کرنے جا رہے ہیں کہ کم سے کم حادثات ہوں۔

میان خورشید انور - حادثات کو روکنے کے لئے کون ہے اقدامات
کرنے جا رہے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ - حادثات روکنے کے لئے حکومت ہر سینکڑا ہزار
اختیار کر رہی ہے۔ لسٹر کٹ لیوں پر چیکنگ پارٹیوں مقرر کی جائیں گی
جس کا سردارہ کمیشنر کمیشنر ہو گا۔ یہ شہر معتاط ڈرائیوروں اور لوڈاگ
کو روکنے کے لئے بڑی مستعدی سے کام کریں گی۔ ہسپوں کے چلانے
کے اوقات کار مقرروں کی جانب چائینگے۔ ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کے اوقات
مقرر کرنے جائیں گے تاکہ عملہ معتاط ہو کر اپنا کام کر سکے اور زیادہ
ذبوحی دہنے سے بچ سکے۔ اس مصلحتی میں معکومہ ٹیکر ویکر سے ہی
مشروع کو جا رہا ہے۔

میان مصطفیٰ ظفر - کیا آپ تک ہام ایسی کوئی مکوم ہی ہے کہ
جس میں اہم - ہیں - اے صاحبان اور اہم - اہم - اے صاحبان کو چیکنگ
کرنے کا اختیار ہو؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جی ہاں - اس پر بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ اس
میں عوامی امانتی شاہی شامل کرنے جا سکیں۔

آکارخانوں میں حادثات کا شکار ہونے والوں کو معاوضہ

۱۱۲۴* - میال لیاقت حسین مژل - کما وزیر محتت از راه کرم

ہاں فرمائیں گے کہ -

(الف) سال ۱۹۷۴ کے دواں صوبہ پنجاب میں اوسے کارپیکروں

کی تعداد کتنی تھی جو کارخانوں میں حادثات سے دو چار

ہوئے -

(ب) کیا مذکورہ قسم کارپیکروں کو ہا ان کے اوختن کو

کارخانوں کے مالکان کی طرف سے معاوضہ ادا کیا کیا -

اگر نہیں کیا کیا تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر محتت (مسٹر مہدی الفضل وڈو) -

(الف) ۱۹۷۴ میں صوبہ پنجاب میں ۵۰۷۳ کارپیکر صنعتی حادثات

سے دو چار ہوئے -

(ب) مذکورہ بالا تعداد میں ۱۰۶۶ کارپیکروں نے قوانین محتت

کے تحت معاوضہ کی ادائیگی کے لئے حکومت سے رجوع کیا

جبکہ ۳۸۸۱ اشخاص نے ملازمین کے سماجی تحفظ کے آرڈیننس

کے تحت معاوضہ کیائے دعاوی داخل کئے - مجموعی طور

۳۸۹۹ کارپیکروں کو معاوضہ دلوایا گیا۔ ان میں سے

۱۰۷۶ اشخاص قوانین محتت کے تحت اور ۷۸۲۳ ملازمین

سماجی تحفظ کے آرڈیننس کے تحت معاوضہ کے حدود پر ہیں -

۱۳۵ ملازمین کو معاوضہ نہ مل سکا۔ ان میں سے ۳۸

کارپیکروں نے سماجی تحفظ کی سکوم کے تحت دعاوی داخل

کئے تھے - مگر وہ سماجی تحفظ کے آرڈیننس کی دفعہ

(۱۰) ۲ کے تحت معاوضہ نے حدود پر قرار ہا سکے -

تو انہیں معنعت کے تحت ۶۰ دعویداروں کو معاوضہ نہ دیا جا سکا۔ کوئی بھکہ ان میں سے ۸۵ مالکان سے ادائیگی کے حکم تک خلاف ایکٹن دائر کر رکھی ہیں۔ اس کے علاوہ دو معاوضوں کی رقوم کی، ادائیگی۔ وجہ حکم مہریم کورٹ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۲۳ روک دی گئی ہے۔ تین ملازموں کو اصلی معاوضہ نہ مل سکا کہ یہ لوگ سرکاری ملازم تھے۔ اور ان کے متعلقہ محکمہ حکومت سے انتظامی اور مالی منظوری حاصل کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ یہ ادائیگی جلدی ہو جائیگی۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed— Will the Hon'ble Minister for Transport be pleased to state as to why 60 per cent of the questions have not been replied in this question book? The department seems to be ineffective.

مسیحی اکابر علی کو روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن ہیڈ کوارٹرز آفس ٹرانسپورٹ ہاؤس لاہور سے واجبات کی ادائیگی۔

* ۱۱۶۵ - چوہدری امان اللہ لک - کہا وزیر ٹرانسپورٹ از راه کرم یہاں فرمانیں کیے کہ -

(الف) کہا یہ درست ہے کہ اب شخص مسیحی اکابر علی نے روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن ہیڈ کوارٹرز آفس ٹرانسپورٹ ہاؤس لاہور میں ہکم جنوری ۱۹۹۵ تا چودہ اکتوبر ۱۹۹۶ مختلف آسامیوں پر ملزمت اور یہاں مستعفی ہوا۔

(ب) کہا یہ درست ہے کہ اکابر علی مذکور کے مندرجہ ذیل واجمات بذمہ حکمہ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن لاہور کا حال واجب الادا ہے۔

۔ ۔ ۔ یکم جنوری ۱۹۵۵، تا ۱۹۵۴ کی گریجوشنگی رام ۔

۲ - تنخواہ کی حد مقدار نہ کرنے کی وجہ سے آخری ادائیگی میں
کٹھوتی ۔

۳ - تنخواہ میں ۲۰۰ روپے سے ۲۱۵ روپے کی کمی کے بنا پا جات ۔

۴ - مستحقی ہولی سے بھلی رخصعت کے دوران کی تنخواہ ۔

۵ - غالباً ازیں دوسرے بنا پا جات کی رقم جو تنخواہ کی حد
نہ مقرر کرنے کی وجہ سے ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب ائمہ میں ہے تو کیا محاکمه متعلقہ
ان واجبات کی ادائیگی فوری طور پر کرنے کو توار ہے اگر نہیں
تو کہو ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد الفضل وٹو) ۔

مسٹر اکبر علی کو دفتر ہنگام ووڈ ٹرانسپورٹ پورڈ میں طلب کیا
کیا ہے ۔ اگر اعلیٰ مذکورہ نے واجبات درست ثابت ہوئی تو ان کی
ادائیگی کر دی جائے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وزیر متعلقہ نے میرے خیال
میں اس سوال کو پڑھا تھا ہے سمجھا تھا ۔ انہوں نے جواب غلط دیا

۔ ۔ ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جو جواب دیا کیا ہے اگر یہ کافی نہیں ہے
تو اس جواب دیے دیتا ہوں ۔ اگر میرے لاضل دوست سمجھئے ہیں کہ
میں ہر ضمن کا الگ جواب دون تو میں اس کے لئے ہی تیار
ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ آپ کو میرے سوال کے ہر جزو کا
الگ الگ جواب دیتا چاہئے تھا ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی - جناب والا - ہوانش آف آرڈر

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا : وہ مجھے ہوالت آف آرڈر دے

رہے ہیں -

کرنل محمد اسلم خان نیازی - جناب والا - میرا ہوانش آف آرڈر ان کو زیادہ چھپتا ہے - ایک شخص اکبر علی کا مقدمہ بہان پیش ہے - اس معزز ایوان میں ایک شخص کے متعلق بات کرنا بہت سونا کہ ہے - میں عرض کرو کا کہ
نافل سہر کی خود نمائی میں ہے تعمیر کرتا ہوں اور شعر عرض ہے -

خود نمائی لہیں شہرو ارباب وغا

جنکو جلتا ہے بڑے آرام سے جل جائے ہیں

مسٹر ڈپٹی پیدکر - اس طرح بات لہیں بتیں -

کرنل محمد اسلم خان نیازی - جناب والا - ایک آدمی کے معلم بہان
ہر بات کرنی دوست نہیں ہے - اس طرح ایوان کا وقت خائن ہوتا ہے -

چوہدری امان اللہ لک - میں احتجاج کرتا ہوں جو کرنل اسلم
صاحب نے جو الفاظ کئے ہیں وہ واپس لئیں - مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ
جو ش جنوں میں کیا کیا الفاظ استعمال کر کئے ہیں - ان کا لمبجہ توہین آئیز
ہے -

کرنل محمد اسلم خان نیازی - جناب میرے الفاظ بڑے مہذب ہوں
مکر سیرے پہ مہذب الفاظ میرے دوست کے دائروں تہذیب میں اپنی اگرے -

میڈ تابش الوری - جناب والا - کیونکہ کرنل مہ اسلم نیازی صاحب
مار بار قصر اڑھ رہی ہیں - اسلئے ان کے کہلئے ایک ہوانش آف ہوٹری پنا دیا
جائے -

کرنل محمد اسلم خاں نیازی - جناب والا - یہ تو روز شعر بڑھا کر قرئے - میں نے تو آج بڑھا ہے -

چوہدری امان اللہ لک - چونکہ کرمل صاحب اپنی لوحت کے آپ ہی ہیں۔ اسلئے ان کیلئے ایک ہوئیں آپ کرنل اسلم بنایا جائے۔ (قہقہہ)
میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میرسے سوالات کا جواب میں وار نہیں دھا کیا۔ میں نے وزیر موصوف سے یہ دریافت کیا تھا کہ وہ کب تک اس کا جواب ضمیں وار دین گے؟

وزیر ٹرانسپورٹ - میں ان کے جواب کا ضمیں وار جواب دیتا ہوں۔

جزو (الف) کے جواب میں میں نے گذارش کی ہے کہ اس کو ہم نے بلاہا ہے کہ وہ آ کر اپنا کیس پہش کرے۔

جزو (ب) میں آپ نے ہوچھا ہے کہ اس کی کربیجویشی اور مستعفی ہوئے ہے ہمیں رخصت کی تغواہ و غیرہ ادا کیجائے۔ تو میں ادب سے گذارش کردا ہوں کہ اس کو منتے کے بعد اگر کچھ واجب الادا ہوگا تو ہم ضرور دینگے۔

جزو (ج) میں آپ ہے ہوچھتا ہوں کہ کیا ہم اس کے واجبات کی ادائیگی فوری طور پر کرنے کیا ہے تھا۔ تو ہماری گذارش ہے کہ ہم تیار ہیں۔ ہم نے اپنی کو بلاہا ہے قاکہ اسکے کیس کا ہمہلہ کر دیکھیں۔

چوہدری امان اللہ لک - وزیر موصوف کے اس بیان کو چلنچ کرتا ہوں کہ اسے بلاہا کیا ہے۔ جب میں نے اسکی میں سوال کیا تو میرا موال پہش ہوئے کے بعد اس کی مرسوس بک اہل دفعہ

نکال کئی اور جب چواب نیار ہونے لگا تو وہر کم کر دی کئی - ۴
یہ سب کچھ اس سوال کو ثانیئے کھلائے کیا کیا ہے - میں اس کا ضمن
وار جواب چاہتا ہوں - ایک اس کی تفخواہ واجب الادا ہے اور دوسرے
اسکی سروس بک کم کر دی کئی ہے -

وزیر ٹرانسپورٹ - میں گذارش کروں گا کہ میں نے یہ نہیں کیا
کہ ہم نے آئسے بلا لایا ہے اور من لیا ہے - میں نے یہ کہا ہے کہ
ہم نے آئسے بلا لایا ہے جب وہ آئیگا تو اسکی جتنی شکایات ہوں گی وہ
منی جائیں گے - اکر لاضل مبیرو اپنی ہمان میں کستاخی نہ سمجھوں تو
ان کے دراء تشریف نے آئیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم اسکی
ہاتھ میں کرو قوری طور پر فصلہ کروں گے -

چوہدری امانت اللہ لک - آپ مجھے یہ بتائیں کہ ہم کسی
کے پاس جائیں - آپ کے پاس آئیں یا کسی جزو میں کے پاس جائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ - اکر آپ کو یہ نہیں کہ روڈ ٹرانسپورٹ
پورا کا سربراہ کون ہے اور یہ بھسلے کون کرتا ہے تو آپ میرے
پاس تشریف لائیں - میں اسکے متعلق آپ کیوں بتا دوں گا -

گورنمنٹ ٹرانسپورٹ

* ۱۱۸۲ - چوہدری امانت اللہ لک - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ
کرم یا ان نامائیں کے کہ -

(الف) کہ نکال ۱۹۵۰ سے ۱۹۵۷ تک حکومت پنجاب نے گورنمنٹ
ٹرانسپورٹ پر کتنا خرچ کیا اور اس کی کیا آمدنی ہوئی -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حصے میں حکومت کو
ٹرانسپورٹ کے کاروبار میں تکریزوں روپیں کا تعہد ہوا - اکر ایسا
ہے تو اس کی وجہ کیا تھی -

نہائی زدہ سوالات اور ان کے جوابات

۶/۳

(ج) کہ وزیر و صوف ید بہتا سکینہ نگے کہ اس وقت حکومت پنجاب کے واسیں کل کتنی اسیں اور وہیں موجود ہیں اور ۱۹۴۲ء کی آمدی و خروج کا کوشوارہ کیا ہے ۔

(د) کیا حکومت گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کو ختم کرنے کا ارادہ وکھتی ہے ۔
اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر مہدیفضل ونو) ۔

(الف) پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ ہولڈ کا قیام ۵ اور ہل ۱۹۵۲ کو عمل میں آیا تھا ۔ حکومت پنجاب نے قوسی روڈ ٹرانسپورٹ ہروس میں ۱۹۵۳-۵۴ء سے ۱۹۵۴-۵۵ء تک جتنی سرمایہ کاری کی اور اسکی مالا لہ آمدی اخراجات ۔ انفع انصان کی تفاصیل مسئلہ کوشوارہ (الف) ہیں درج ہے ۔

(ب) نہیں ۔ یہ کہنا درست نہیں ہے ۔ مذکورہ بالا عرصہ میں حکومت کی ٹرانسپورٹ کے کاررواؤ میں کروڑوں روپیہ کا نقصان ہوا کوشوارہ (الف) میں دئے گئے اعدادو شمار یہ ظاہر ہے کہ قوسی ٹرانسپورٹ ہروس ۱۹۵۳-۵۴ء سے تک ۹۶۵-۹۷، تک معنول منافع دیتی ہیں ہے ۔ ہد الفاظ دیکھ رہیں ہیں اسی عرصہ میں آئن کروڑ بھانوے لاکھ اکھاسی مزار پانچ ہو بیسٹھ روپیہ منافع کیا ۔ علاوہ ازیں ۱۹۶۷-۶۸ء میں اسے ۱۰۵۰،۰۰۰ روپیہ کا منافع حاصل ہوا ۔ اس طرح سے کل منافع کی رقم ۱۰،۰۰۰،۰۰۰ روپیہ ہو جاتی ہے ۔ اس منافع کے علاوہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کی املاک (منقولہ وغیر منقولہ) ۳۔ جون ۱۹۵۰ء کو نو کروڑ بھاسی لاکھ روپیے ہیں ۔ جبکہ حکومت کی طرف سے لکائی کئے سرمایہ کی کل رقم ۶۷،۰۰۰ کروڑ روپیے ہیں ۔

قومی ٹرانسپورٹ مدرسہ ۱۹۶۰ء سے تک نہ صنان ہے دوبار ہوا شروع ہوئی
۱۹۶۵ء تک ۱۹۶۱ء کے ۲۲۱ و ۴۷۳ و ۴۷۰ دوسرے کا نہ صنان ہوا - اس
نہ صنان کی امم وجوہات درج ہیں -

(i) تصور سے باہمیہ مخصوصیتیں رکھی گئی مدت زر مبادله نہ ملئی کی
وجہ سے ہوئی نہ ہو سکیں اور متصویر کے اختتام پر ۵۹۹ بسوں کی
کمی رہ گئی -

(ii) چوتھے پالیسالہ مخصوصیت کے پہلے دو سالوں میں زر مبادله کی
نہ فراہمی کے باعث پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کی حالت خیر قابلی
بخش رہی - اس دوران ۸۹۷ بسوں کی ضرورت کے باوجود
کہ قبیلہ اس سے ہوا نہ ہو سکی -

(iii) کم مقدار اور خستہ حال گاڑیوں کی دیکھ بھال اور مرمت وغیرہ پر
ایک طرف تو زیادہ اخراجات انہائی بڑے اور دوسری طرف ان
کی بی قاعدگی کی وجہ سے عوامی مشکلات پیدا ہوئیں -

(iv) پہلے سالوں میں بسوں اور اس میں استعمال ہونے والے ہر زوں
وغیرہ کی قومیوں میں ہوت انگریز اغافہ ہوا لیکن بسوں کے کرائے
کی شرح وہی رہی جو ۱۹۴۹ء میں ستوں کی کمی تھی - باہمی
وجوه آمدن اور اخراجات میں صحت مند توازن نہ رہ سکا -

(v) بھلی حکومتوں کی وقتاً ذرقتاً نالذ کی جائی والی غیر صحیحہ تند ہالیوں
نے ابھی قومی ٹرانسپورٹ کو مالی طور پر بہت نہ صنان پہنچایا
یکم ہولانی ۱۹۶۰ء سے نالذ ہونے والی لیکن ٹرانسپورٹ بالسی
نے ٹرانسپورٹروں کے دوسرا نالذ بازی کے برے رحجان کو
چشم دیا - جس کے باعث اس قومی ادارے کی مالی حالت کو
مزید نہ صنان پہنچا -

بنجاب روڈ ٹرانسپورٹ ہو رہی کی سوچ تجارتی کالوں کی تفصیل درج ذہل ہے۔

بیران	از کار رفتہ	کار آمد	(Undepreciated)
(Depreciated)			
۱۱۵۲	۲۲۳	۴۳۷	بھیں -
۱۷	۱۷	-	بھی ایسیں
۳	۲	۱	شہش ویگن -
—	—	—	
۱۹۲۲	۲۸۲	۹۲۵	کل میزان
—	—	—	

۲۱۱۲ کے اخراجات اور آمدنی کی تفصیل گوشہ اور (الف) میں درج ہے۔

(د) نہیں - موجودہ حکومت قومی ٹرانسپورٹ سرویسوں کو صوبی سے ختم کرنے کا ارادہ نہیں دیکھتی۔ سب سے پہلے اس اس کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ قومی ٹرانسپورٹ سرویس کا بنیادی مقصد محض لفظ کمانا نہیں ہے۔ بلکہ عوام کو بہتر سفری سہولتیں فراہم کرنا ہے۔

جب سے موجودہ حکومت اوس قدر آئی ہے اس نے قومی ٹرانسپورٹ سروس کو صوبی میں مضبوط بنیادوں پر دوبارہ استوار کرنے کیلئے کافی اہم اقدامات کرنے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(i) حال ہی میں ۱۹۵۰ کروڑ روپیہ بنجاب روڈ ٹرانسپورٹ ہو رہا کو برائی واجبات ادا کرنے کیلئے اور تقریباً ۲۲۵ بھوں کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کیلئے دنی کرنے ہیں۔ نہ بھیں ایک حصہ یہ پہلی حکومتوں کی طرف ہے مالی امداد مہماں کے لئے جائے گی۔ اسٹ ایک مدت سے یہ کار گھٹی نہیں۔

(ii) تقریباً ۹۰، نئی اسیں حکومت الائی کے امدادی ہو گرام کے تحت الائی سے درآمد کرنے کے نظامات مکمل کر لئے گئے ہیں جن میں

۷۲ بسون کی ہمی کوہ پارچ ۷۳ میں موصول ہوئے کی
تو قع ہے ۔

(iii) مزکورہ بالا اضافی بروگرام کے تحت ۷۴ مزید ۷۵ میں درآمد کرنے
کلپنی ضروری انتظامات کئے جاوے ہیں ۔

(iv) ایشن ڈیلویٹمنٹ بنک کے لفظ سے تقریباً ۷۶ ۷۷ میں بعضہ ہر زہ جات
اور خروری مشہوری درآمد کرنے کے اقدامات بھی کئے جاوے
ہیں ۔

(v) مندرجہ بالا اضافی منصوبوں کے تحت بیرون ملک سے آئے والی
بسون کے دموالی عرصہ میں ۷۸ ۷۹ میں مقامی مارکیٹ سے حاصل
کرنے کے انتظامات کئے جاوے ہیں تاکہ کاربون کی موجودہ
تعداد میں قدرتی اضافہ ہو سکے ۔

(vi) یکم اکتوبر ۷۹ ۸۰ سے جو نئے کوائر نافذ کئے کئے ہیں اسکے
باہت قومی ترانسپورٹ سروس کی آمدنی میں معقول اضافہ کی
تو قع ہے ۔ جن کے باہت اس ادارے کو ہوتی والی نقصانات
میں کسی حد تک کمی آجائے گی ۔

(vii) بسون کو چلانے اور ان کی کارگردگی کو بہتر بنانے کلمشے نئی
واہیں استوار کی جاوے ہیں تاکہ کاربون کی موجود، تعداد
زیادہ ۷۸ زیادہ فری سرویسات فراہم کی جا سکوں ۔

(viii) قومی ترانسپورٹ سروس کے انتظامی ڈھانچے کو کاربون میں کم
بھائی اور ذہین مشکل کو دیا گوا ہے جس کے چھ میں اور
صوبائی وزیر ترانسپورٹ اسکے چھوٹے ہیں ۔

(ix) بسون میں چونکے انتظام کو ہی بہتر بنایا جا رہا ہے
تاکہ آمدن خانع ہوتے کا اسکان نہ رہے ۔

بلدوچہ بالا انتظارات کے پیش لفار یہ توقع کی جاتی ہے کہ صوبہ پنجاب ویں قومی ٹرانسپورٹ سرویس ایک میعادی - کم خرچ اور ہوائی خدمات کو بہتر طور پر پر الجام دے سکتے گی -

چودھری امان اللہ لک - وزیر موصوف نے ایوان میں جو سٹولمنٹ پیش کی ہے میں اسے چیلنج کرتا ہو - جو اعداد و شمار اپنے پیش کئے ہیں وہ خلط ہیں - میں جو تجویز پیش کرنے والا ہوں - کیا وہ اس تجویز لا ٹور کرنے کے لیے تیار ہیں اور اس کے تعقیقات کرا کر اس ہاؤس میں رہوڑت پیش کرنے کیلئے تیار ہیں؟ میں ہوچھنا چاہتا ہوں کہ کمن کس نے پر ایمانیاں کی ہیں اور کیا کہا زیدتوں ہوتی ہیں - ٹرانسپورٹ کے بارے میں جو یہ ایمانیاں ہوتی ہیں اسکے بارے میں وہ واضح جواب ارشاد فرمائیں ورنہ ان کا یہ جواب خلط ثابت ہو گا میں استعمال کرتا ہوں کہ ایک تعقدقاتی کمودش مقرر کیا جائے جس میں یہاں یہ سبیان اسیل کو شامل کیا جائے - کیا وہ اس تجویز پر غور فرمائے کیا جائے تیار ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ - میں قادر مہر کی امن بات سے منافق ہوں - ۱۹۷۴ءی حکومت کے ایام میں خص کر ۱۹۷۴ سے ۱۹۷۰ تک بدکھ ۱۹۷۶ سے لے کر ۱۹۷۰ تک جو دہانڈیاں ہوتی ہیں جو لئے ایمانیاں ہوتی ہیں یہ اسی کا تبیہ ہے کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ قباه کرنے حالات کو پہنچ کریں - امن ہوئے میں ایک میں تک اسی شامل نہ کی کئی - جو بھی چلتیں تھیں ان کو یہی طرح لوٹا کیا - اس نسم کے لوگوں اور افسران کے خلاف ہوئے لاعمدے ہے الکواٹری کر دیتے ہیں جس میں ہماری اسیل کے مہر ملک خلام قادر صاحب مزدوروں مکے ایک لائینڈے گورنمنٹ کے رہاوہ اور ڈی کے میر مسعودانہن شامل ہیں - ان پر مشتمل کمیٹیاں مقرز کی کئی ہیں جو اوری طرح الکواٹری کر دیتی ہیں اس میں اگر قادر مہر بھی شامل ہونا چاہیں ہم انہیں

خوبی ہے قبول کر دیکھئے۔ ان کے خلاف ایکشن لٹنے کے سلسلے میں اگر دوسری طرف ہے معزز میران ہوئی ماتھے سکیں تو اس طرح ہے مساج دھمن لوگوں کے خلاف ہوری طرح ہے اور ہودنے قاعدے کے ماتھے کارروائی کی جا سکے (انعروہ ہائی تجسس) -

Bégum Rehana Sarwar Shaheed – Is it a fact that more than 70 per cent of the vehicles put on road do not fulfil the conditions as prescribed in the Motor Vehicles Act ?

وزیر ٹرانسپورٹ – میں افضل میرا کی اطلاع کھلائے گذاشیں کروں تک جسما ۱۵ نوں لئے figures بقائی ہیں ۱۹۶۲ کے بعد ہے کوئی نئی اس شامل نہیں کی کشی۔ ابک اس کی زندگی ایک سال ہوتی ہے اور ان ہسوں کو صاف سات ۱۱ گذر چکے ہیں جب تک نئی بسیں ۱۵ نیں آ جائیں اگر ان ہسوں کو نہلام کر دیا جائی تو اس سے ۱ کوون ٹکو یعنی بناء تکالیف کا سامنہ کروں ہوئے گا۔ اگر فاصل میرا یہ چاہتی ہوں تو بقائیں وکرنہ جب تک نئی بسیں نہ آ جائیں اگر کوئی لہ کسی حالت میں چلانا ہوئے کا ناگہ عوام کو سہولت دے گے۔

سردار نصرالله خان دریشک – کہا وزیر موصوں و بان فرمائیں گے کہ جب موڑوں کی مرمت کی جاتی ہے تو ان کے لئے ہر زمینے مارکیٹ میں ہج دنے جانے ہیں اور ہر ایک ہرزوں کو ہی مرمت کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے ان ہسوں کی زندگی ایک سال ہوتی ہے جبکہ دوسرے ٹرانسپورٹر کی وہیں دس سال ہے لہیک پہل رسمی ہیں اور ایک کاری ہسوں کی زندگی ایک سال میں ختم ہو جاتی ہے۔ کہو لکھ ان کی صحیح مرمت نہیں کی جاتی۔

وزیر ٹرانسپورٹ – میں لاضقی میر سے اتفاق کرتا ہوں کہ قبل ازاں ایسا ہوا رہا ہے۔ ہماری اطلاع میں ایسے والعات ہی انے ہیں۔ میں نے اور جنابہ لذائیں منسٹر نے خود ٹرانسپورٹ ٹاؤ میں جا گئے

تمام ملازمین کے عہدیداروں کو بلا کر، ان کی موجودگی میں ان سے مشورہ کر کے تو بہترین آدمیوں کی کمیٹی، نائب-چیئرمین کے جو کہ اپنی سہروپیوں میں پوزیشن خوبیتی سے۔ اپنی سہروپیوں میں بازوں کو بسون کے الجنوں میں انصب کرواتی ہے۔ اپنی طرح یہ یہ ایمانیوں کا مکمل طور پر مدد و مبارکہ دیتا ہے۔ نہیں اور بلکہ اپنے لہیں ہو رہی اور آمندہ ہیں تھیں ہو کر

سردار نصرالله خان دریشکت۔ کما وزیر موصوف ایمان فرمائیں گے کہ عوامی حکومت نے اقدار میں آئے کے بعد جن بد عنوان افسروں کو اکلا ہے ان میں نرالسپورٹ کا کوئی آدمی شامل نہیں۔ اگر لکا ہوئے ہے تو دونوں ایک آدھ ہو گا۔

وزیر نرالسپورٹ۔ خاطرہ ۱۹۷۳ کے تحت بد عنوان افسروں کو اکلا گیا ہے، نہ معلوم کس وجہ پر نرالسپورٹ عہد کوئی نہیں اکلا کیا لیکن ہم نے چہ top most افسروں کو اکلا ہے۔ ہن کارروائیوں کے مہتممہ مسخر تھے ان کو اکلا ہے اور ہن کارروائیوں کو second subordinate in command کو اکلا ہے۔ اس طرح چہ کے ۴۰ اکل دنیے کئے ہیں۔ اسکے بعد تقریباً دو سو آدمیوں کو شو کر نواس دنیے جا چکے ہیں جن کا جواب وہ دے رہے ہیں۔ اگر ان کے خلاف جرم ثابت ہو گوا تو ان کو بھی اکلا جائیے گا۔ اس کے علاوہ اس ایوان میں 1973 Undesirable Elements Bill اوشن کیا ہے۔ یہ میں اصلی ہوش کر رہا ہوں کہ اس ادارے میں چوروں یہ ایمانیوں اور اس قسم کے کرچوں کا معاسبہ اور مدد و مبارکہ کیا جا سکے۔

(ایں صفحہ پر محتی مونکر کرسی صدارت پر متین ہوئی)

Mr. Speaker—The question hour is over.

وزیر محنت و نرالسپورٹ۔ جناب والا۔ میں یقین مادہ سوالات کے جوابات ایوان کی سہز ہو رکھتا ہوں۔

نشان زد ۵ سو الات کے جوابات جو ایوان کی میز پر دکھے گئے

یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ لاہور کے سابق خزانچی کا استغفاری

۱۲۷۹* - میدان خورشید انور - کیا وزیر محنت شیخ ہریز احمد

رکن صوبائی اسمبلی کے نشان زدہ وال نمبر ۸۹ کے جواب کے حوالہ سے جو کہ
ادوان کی میز پر موجود ۲۸ جولائی ۱۹۶۰ء کو دکھا کیا تھا ازداد کم بہان
فرمائیں گے کہ -

(الف) یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ لاہور کے سابق خزانچی کا استغفاری جو کہ

انکوائری روروٹ کے مطابق یونائیٹڈ بنک کے قبضہ میں ایک
ہرائیو بٹ دستاویز تھی محاکمه محنت کی طرف سے ان سالہ
میں مقرر کردہ انکوائری آفیسر کو کہوں دکھائی گئی
تھی -

(ب) کہا جہے امر واقعہ ہے کہ مذکورہ خزانچی نے اپنی ملازمت کے
دوران بنک حکام کی مبینہ ذائقہ کے خلاف مذکورہ استغفاری
بطور احتجاج دیا تھا -

(ج) کہا جہے امر واقعہ ہے کہ مذکورہ انکوائری آفیسر نے بنک کے حکام
کے ماتھ ساز باز کر کے اپنی انکوائری روروٹ مذکورہ معاشر
خزانچی کے خلاف اپنے انسران کو ہوش کی تھی -

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبائی
اسمبلی کے ایک ایسے دکن لئے ذریعے مذکورہ معاملے کی دوبارہ
تحقیقات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے جن کو صوبائی اسمبلی
نے دولیفکیشن نجور من الف پہ ش ق - (۱۳-۲۶/۲۶ مورخہ
۲۶ جون ۱۹۶۴ء کے ذریعے مجلس قائمہ برائے محاکمه محنت
کے لئے بطور دکن منتخب کیا تھا۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر محنت (سستر ہد انصبل ولو) -

(الف) صحتی و تجارتی ملازمت (مستقل احکامات) آرڈننس کے تحت انسپکٹر معلنه وجہت اور براملات وغیرہ دیکھنے کا مجاز

- شے -

(ب) مالی خزانہ مذکورہ حکام بندک ہر الزامات لکانے میں کسی شرط کا ہائند نہیں۔ البتہ استعفیٰ بطور احتجاج ہو رہا بلہ شرط اس امر کی درخواست ہے کہ فریق مذکور کو ملازمت سے جبکدوش کر دیا جائے۔ بندک حکام کی حوابیدہ ہر کوئی قالونی قدمی عائد نہیں۔

(ج) اس الزام کو فربہ نظر ہی کہا جا سکتا ہے۔ اگر خزانہ مذکور کو افسر معلنه ہر اعتماد نہیں تھا، یا دوسرے اہم قالون صحتی و تجارتی اداروں کے ملازمین کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ براہ راست عدالت میں الصاف حاصل کر سکی لیکن حکمہ محنت کو قطعاً ہر اختیار نہیں کہ اپنی رائے کسی اور تابویں ناگذ کر سکے۔

(د) شرائط ملازمت اور حالات کار کے مشہت قولینہ موجود ہیں۔ کسی صاحب حیثیت یا صاحب اقتدار کو ان قولینہ کو بالآخر طالی رکھتے ہوئے اس معزز اہوان کے ذرائع کو استعمال کرنے کی اجازت دینا ہمیر مناسب ہو گا۔ مجلس قائمہ الفرادی اور ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے تشکیل نہیں دی گئی۔

لائلپور کائن ملز میں ریفرنڈم

* ۱۳۰۹ - ملک محمد علی خان - کہا وزیر محنت ناز وہ کرم بیان

فرما دینگے کہ -

صوبائی امدادی پنجاب

(الف) کیا یہ امر والدہ ہے کہ اس مال لائلور کائن ملز میں اسی
ویفرنامہ کراوا کیا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات ہے تو کوئی یوں ویفرنامہ ہے
کامیاب ہوئی اور کتنی ہونین ہار کشی؟

وزیر محنت (سٹر ہڈ الفضل ونو)۔

(الف) جی ہاں۔ ویفرنامہ موخر ۲۲ جولائی ۱۹۷۲ کو ہوا تھا۔

(ب) ملز ورکرز اینڈ اسٹاف یو این لائلور کائن ملز لائلور نے ویفرنامہ
چھتا اود ۵۰۰۵ ووٹ حاصل کئے۔ ہارئے والے تین ۳ ۴ ۵ منوں
کے نام اور حاصل کردہ ووٹ درج ہیں۔

۱۔ اہلز لیبر یونین لائلور کائن ملز

۲۔ لائل ہور ووٹ

۳۔ ملز ورکرز یو این لائل ہور

۴۔ کائن ملز لائل ہور ووٹ

۵۔ لائل اور کیفن ملز و مذبور

۶۔ یونین لائل ہور ووٹ

اوٹ۔ ہارئے والی یو این کے صدر اور جنرل سیکریٹریوں نے ویفرنامہ
میں حصہ نہیں لیا تھا۔ مگر ان کے بیان ووٹ ڈالتے رہے۔

نشان زدہ موالات کے جوابوں کی سیز ہر دس کھنچے کئے
۶۲۳

قاضی مسعود افضل ڈاٹریکٹر لیبر و لفیئر کا لائلپور سے قبادلہ

* ۱۳۱۰ - ملک محمد علی خان - کہا وزیر محنت از راه کرم ہیان

فرمائیں گے کہ -

(الف) کہا چند ماہ قبل تک قاضی مسعود افضل لائل ہوڑ میں بطور
ڈاٹریکٹر لیبر و لفیئر کام کرنے والے ہیں اور بعد میں انہوں
تبديل کر دیا کیا -

(ب) اگر جزو (الف) جواب اثبات میں نہیں تو انہیں لائل ہوڑ سے کن
وجوهات کی بنا پر تبدیل کیا کیا؟

وزیر محنت (مسٹر ہد افضل وڈو) -

(الف) قاضی مسعود افضل بطور ڈاٹریکٹر انہیں بلکہ بطور جائیٹ ڈاٹریکٹر
لائل ہوڑ میں تعینات تھی۔

(ب) یہ تبدیلی انتظامی خروجیات کی بناء پر کی گئی -

مزدور طبقہ میں بیس اطمینانی

* ۱۳۰۳ - سردار محمد عاشق - کہا وزیر محنت از راه کرم

ہیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کہا یہ درست ہے کہ مزدوروں کی وہیزد اور آمدی میں اخالہ کے
لئے جو لئے لیبر قوانین صوبہ بھر میں فالذ ہوتے ہیں انہی
مزدور طبقہ نامتناہی دی کا اظہار کرتے ہوئے ہٹلتالیں کر رہا
ہے۔ اور کارخانے اور ہیکٹریاں اکثر بند رہتی ہیں -

(ب) اگر مندرجہ بالا جزو کا جواب اثبات میں نہیں تو ان ہٹلتالیوں اور
بی اطمینانی کی وجہات سے ایوان کو آکہ کہا جائیں گے

حدک، مت اس یے اطمینانی کو دفع کرنے کے لئے مذکور کیا
اقدامات کرنے کا ارادہ، کہتی ہے؟

وزیر محنت (مسٹر ہد الفضل وڈو) -

(الف) نہیں -

ہڑقالوں بہت حد تک شر پسند خناصر کے اکسائی بر ہوتی۔ ایسے
لوگ مخصوص سہاسی مقامات حاصل کرنے کے لئے صنعتی ان
تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ مزدوروں میں یعنی اطمینانی کی مخصوص
وجہ ہے کہ متواتر ہڑقالوں کی وجہ سے کارخالوں میں ایساوار بری
طرح متاثر ہوتی اور بہداوار متاثر کی کمی کی وجہ سے ضروریات
زندگی کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا گیا۔ پھر حال حکومت کے
بر وقت اقدامات مثلاً اپریوالن کا سختی سے نہاد سافع میں مزدوروں
کے حصہ میں اہزادی، با تنفسواہ چھٹیوں میں اضافہ صنعتی
عدالتوں میں اضافہ وغیرہ سے بہت حد تک صنعتی امن بحال ہو
ہو گیا ہے۔ مزید خوشگوار نتائج متوقع ہیں۔

lahor awanی بسوں کی تعداد

۱۲۱۲* - بیگم ریحانہ مسرور شہید - کیا وزیر فرانسیس وورث از راہ کرم
یہاں فرمائیں گے کہ -

(الف) لاہور شہر میں لاہور اونٹی بسوں کی کل تعداد کیا ہے ہے۔
ان میں کتنی اسیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی بسوں خراب
ہوئی ہیں -

(ب) ان بسوں کے لئے کل کتنے لڑائیوں اور کنڈیکٹر ملازم و کھر کیے
ہیں -

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۔ ۶۲۵

(ج) لاہور اونٹی میں کی لاہور میں والع مختلف ورکشاپوں میں کتنے مکینک ہیں ۔

(د) آیا حکومت لوگوں کی سہولت کے لئے مزید بہن دوآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ارادہ رکھتی ہے تو کوئی تاریخ تک وہ بہن میہا ہو جائیں گے اور اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر پہل انسل دنو) ۔

(الف) ۱۷ دسمبر ۱۹۴۷ء کو لاہور میں اونٹی بسوں کی کل تعداد ۳۸۷ تھی جن میں سے ۱۰۷ بہن چلو حالت میں تھیں اور ۲۸۱ بہن برائی مرمت اور غیرہ خراہی ہیں ۔

(ب) مذکورہ بالا بسوں کے لئے ۱۵۶ فرائیور اور ۸۸۸ کلکٹر ملازم دکھنے رکھے ہیں ۔

(ج) لاہور اونٹی میں مروں کی لاہور میں والع مختلف ورکشاپوں میں کل ۵۰ مکینک ملازم ہیں یہ تعداد ورکشاپ کے مختلف شعبوں میں کام کرنے والی دیگر کاربکروں کے علاوہ ہے ۔

(د) انجام روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی بہوں کی تعداد میں اضافہ کے لئے کالی عرصہ پر اسکالنی کوئی شے چاری ہیں لہکن ذریمادله کی کھدائی اور درآمد پر متعلق دیگر انتظامات کی تکمیل میں تاخیر کے باعث بسوں کی فراہمی چل دئے ہوئے ہیں ۔ اب کوئی ذریمادله سہوا کیا جا چکا ہے اور ۱۹۴۷ء فیٹ بسوں کی الی ۱۰۰ درآمد پر لئے تمام انتظامات تکمیل ہو چکے ہیں ۔ عائدہ تی شرط گلے مطابق ۱۹۴۷ء بسوں کے ڈھانچوں کی قیمت کوہی مارچ ۱۹۴۷ء تک متوقع ہے اور بقاہا ۱۹۴۷ء کا مالیہ ابرil ۱۹۴۷ء تک ہمچنانچہ

جانشیں کے علاوہ ارپن ۶۶۰ بسوں کی درآمد کے لئے زرمبا، لہ
سہیا کر دیا گیا ہے اور ان بسوں کو کم سے کم وقت میں
درآمد کر لیے ہوں گوئشش کی جا رہی ہے۔

پرائیویٹ بسوں اور اونٹی بسوں کے کراپوں کی شرح میں ۳۳ فی صد اور سو فی صد اضافہ

* ۱۲۲۱ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر ڈرانسپورٹ از راہ کرم بہان

فرمانیہ نکلے گے۔

(الف) کیا حقیقت ہے کہ حکومت نے احوالک پرائیویٹ بسوں اور اونٹی
بوسوں کے کراپوں کی شرح میں ۳۳ فی صد اور سو فی صد اضافہ کا
حکم صادر کر دیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب ایسات میں ہے تو کیا حکومت نے ایسا
گھرنے سے بیشتر امن سلسلہ میں رائیہ ہامہ حاصل کر لی کی
ضرورت محسوس نہیں کی۔ اگر ایسا ہے تو کیوں؟

وزیر ڈرانسپورٹ (مسٹر چد الفل ولڈ) -

(الف) غلام روئوں پر صرف ایکن یسے کا اضافہ ہوا ہے۔ تین یوں سے
شہری روئوں کے پہلے دو میلوں پر اور دو یوں کا اضافہ اس
کے بعد نہ میل ہو ہوا ہے۔

(ب) پہلک کے اعتراضات اخبارات کے ذریعے مالکی کئے تھے۔ اور کراپوں
میں اضافہ سے پہلے منے ہوئی کئے تھے۔

* پختہ سڑک ضلع کونسل و پختہ سڑک پی ڈبلیو ڈی کے کراپوں کا فرق
۱۲۳۹ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر ڈرانسپورٹ
از راہ کرم اہاف فرمائیں گے۔

(الف) کہا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان میں جلالیہور ہبڑوالہ تاشجاع آباد میں لمبی ضلع کواسل کی سڑک موجود ہے۔

(ب) کہا یہ بھی درست ہے کہ نئی والوں کے تحت حکومت نے ہی سڑک ہو کر ایک میل فی میل ۱۰ ہیسے اور کچھی سڑک ہو ۶ ہیسے لی میل مقروہ کیا ہے۔

(ج) کہا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ۲ میل کا کراپہ کورنٹ بالوں کے مقابلے ۲۵ \times ۸=۲۰۰ روپیہ بتاٹے میکر ٹرانسپورٹ ۱۵۶۸ روپیہ وصول کروشے ہیں اور ان طرح اگر ایک ۶۰ ہیسے میں سواری زائد لیا جا رہا ہے۔

(د) کہا یہ بھی درست ہے کہ تاشجاع آباد تا ملتان ۳ میل کا کراپہ ہی سڑک ۱۵۲۵ روپیہ لیا جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس تقاضت کا جواز کیا ہے۔

(۴) اگر جزو ہائے والا کا جواب انہات میں ہے تو کہا کورنٹ اس کے لئے تباہ ہوگی کہ وہ مزاد ہامہ کے لئے روپنڈ ٹرانسپورٹ الہاریشی ملتان کو ہدایات دے کہ وہ جلالیہور ہبڑوالہ تاشجاع آباد لائن اور گرلیہ کو معیاری سطح پر لائے کے لئے لوری اندام کر کے تاکہ ہوام کی تکالیف دور ہو۔

(و) اگر بختہ سڑک ضلع کوasl و بختہ سڑک میں ڈبلو ڈی ۷۷ کراپوں میں فرق رکھا کیا ہے تو اس کی وجہات کی وضاحت فرمائی جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر ہد الفضل ولتو) —

(الف) چی ہاں —

(ب) نورنگٹ پنجاب کی لوئیفیکیشن لمبری ۱۵۳۵/۴۰۵۰۴۲ میر ۲۰ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۷ کے طبقہ حکمہ هائی وڈ کے زور انتظام بختہ سڑک کے لئے کراہی میں فی مہل ۵ ہوئے اور کچھ سڑک کے لئے ۵ ہوئے اسی مہل مقرر ہوا ہے جبکہ لوگل ہاؤنڈز کے زور انتظام کچھ سڑک کے لئے کراہی میں فی مہل ۶ ہوئے مقرر ہوا ہے۔

(ن) مذکور شرح کے مطابق ۷ مہل فاصلہ کا کراہی (لوگل ہاؤنڈز کے زور انتظام ہونے کے سبب) ۱۹۰۲ روپیہ اتنا ہے اور ہمیں کراہی ٹرالسہ پورٹریز ۱۰ دسمبر ۱۹۴۷ تک وصول کرتے دست ہیں۔

(د) درست ہے۔ چونکہ شیخاع آزاد۔ ملکان کے ماہین سڑک حکمہ هائی وڈ کے زور انتظام ہے۔ اس لئے کراہی میں ۵ ہوئے اسی مہل کے حساب سے واجب الوصول ہے۔

(ه) کورنگٹ پنجاب نے لوئیفیکیشن II/1909-72/72-805 ہماریخ ۵ دسمبر ۱۹۴۷ جاری کر لئے تقاضہ شرح کراہی دوو کر دی ہے۔ اب بختہ سڑک پر بخواہ وہ کسی ادارہ کے زور انتظام ہو ہوئے فی مہل اور کچھ سڑک کے لئے ۵ ہوئے فی مہل کراہی وصول کیا جائے گا۔

(و) جزو (ه) کو مذکور رکھتے ہوئے اس جزو کے چواب کی ضرورت ہاتھی نہیں رہتی۔

بہاول نگر شوگر ملز چشتیاں میں مل انتظامیہ اور مزدوروں کے تنازعات طے کرنے کی کمیٹی میں سرکاری وغیر سرکاری اراکین کی تعداد

۱۹۸۲* - حافظ علی اسد اللہ - کہا وزیر محنت از راه کرم یوان نوہائی نکرے کہ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر کوئی کئے ۶۲۹

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ملکتیامیہ اور مددوروں کے تنازعات طے کرنے کے لئے بہاولنگر شوگر مل چشتیان کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے -

(ب) اگر چزو (الف) کا جواب اثبات ہے تو ان کمیٹی میں سرکاری اور غیر سرکاری اور اکمن کی تعداد یکتھی ہے اور ان کے نام اور عہدے کہا ہے -

(ج) کیا چشتیان کے مقام ایم - ہی - اے کو ہی اس کمیٹی میں شامل کیا گیا ہے -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب نفی ہے تو اسے لفڑ الداز کراہی وجہات کہا ہے؟
وزیر محدث (سٹر نہ افسل وڈر) -

(الف) جی ہاں - یہ دوست ہے -

(ب) کمیٹی کے ارکان کی تعداد چار ہے - جن کے عہدے ذیلیں میں دیج کئے چاہئے ہیں -
۱ - ایشی کمشنر، بہاول نگر -
۲ - مہرنشیٹ بولپور، بہاولنگر -
۳ - ڈینی ٹائبریکٹر بیہر و بلقیر سلطان ریجن میان -

۴ - بیان منظور احمد طوہر (رکن صوبائی اسمبلی) - یہ اس کمیٹی کے غیر سرکاری رکن ہیں - اور اس کے حلقہ انتخاب میں تحصیل چشتیان کا دیہی علاقہ شامل ہے -

(ج) (د) جزو (ب) کے جواب کے بیش نظر یہ شہر متعلق
ہیں ۔

جدید لیبر اصلاحات کا نفاذ

۱۵۰۵* - راجہ محمد افضل خان - کہا وزیر محنت از راء
حکوم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ میں جدید لیبر اصلاحات سے فائدہ الہائی والے مزدوروں
کی کل تعداد کیا ہے اور دسمبر ۱۹۴۵ء میں ان اصلاحات
سے کتنے مزدوروں نے فائدہ الہائی اور دسمبر ۱۹۴۷ء میں
کتنے مزدوروں نے فائدہ الہائی ۔

(ب) کہا مزدوروں کو دی کئی اضافہ کردہ مراعات کے نتیجے
میں صنعتی بہداوار کی لاکٹ میں اضافہ ہو گا ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ان اصلاحات کے نفاذ کی وجہ
سے مزید ہی روزگاری پیدا ہوتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس
صورت حال کا مقابلہ کرنے کی کہا تجوہز زیر غور

۹

وزیر محنت (مسٹر عد افضل ولو) ۔

(الف) صوبہ میں جدید لیبر اصلاحات کا نفاذ ۱۰ فروری ۱۹۴۷ء
کے بعد ہوا اور ان سے مسقید ہونے والے اہ صرف صنعتی
مزدور ہیں بلکہ ان اصلاحات سے فائدہ الہائی والے وہ
مزدور بھی ہیں جو دکانات اور تجارتی اداروں میں
کام کرتے ہیں ۔ ایسے تمام مزدوروں کی تعداد ۱۹۴۷ء
کے اوائل تک ایک مختلط الدازیہ مطابق قدریاً ۳,۲۰,۰۰۰
ہے ۔ پہ تعداد تو نع ہے مزید اڑ گی ۔

(ب) صحتی بیدار اور کی لاکت میں اضافہ تھا، اضافہ شدہ مراعات کے نتیجہ میں نہیں ہوا بلکہ یہ کسی حد تک سکھ کی قبولت گر چالی کی وجہ سے ہوئی ہوا۔

(ج) اصلاحات کے نفاذ کی وجہ سے کسی قسم کی یہ دو زکاری کا اسکان نہیں۔

محکمہ ٹرانسپورٹ کے چیئرمین کی تقری

* ۱۵۲۶* بیلگم ریحانہ سرور شہید - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از واد کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آہا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ نے عملہ میں سے ہی کسی شخص کو ٹرانسپورٹ الہاری کا چیروں فناٹ کی بجائے ہبیشہ باہر کے کسی آدمی کو چیزوں بنداڑا جاتا ہے۔

(ب) آہا یہ یہی امر واقعہ ہے کہ اس طرز عمل کی وجہ سے اس محکمہ کی عمومی اہلیت ہری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

(ج) آہا یہ یہی امر واقعہ ہے کہ نا تجربہ کار اشخاص کو چیزوں مقرر کرنے کی وجہ سے انہام کار ہام لوگوں کو للصان بہنچتا ہے۔

(د) اگر (الف) تا (ج) بالا کا جواب ایسا ہے ہو تو آیا حکومت متعلقہ کام کو ہری طرح جائز والی اشخاص کو محکمہ ٹرانسپورٹ کا چیزوں مقرر کرنے کا ارادہ دکھتی ہے۔ اگر دکھتی ہے تو اللہ ازاً کس قاریخ توک اس تجویز اور عمل درآمد ہو گا۔ اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر بھد الفضل ونو) -

سیبر (ٹرانسپورٹ) یووڈ آف ریونیو - ٹرانسپورٹ اٹھارٹی کا چیئرمین
ہے جو کہ گورنمنٹ کا ادارہ ہے۔ امن لئے اس ادارہ کے لئے خیر
سرکاری سیبر کا الود بعثت چیئرمین کے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پرائیویٹ بسوں کے ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کی
بے ضابطگیاں

* ۱۵۲۹ - میان خورشید انور - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم یعنی
فرمانیں گے کہ -

(الف) کیا حکومت امر امر سے آگاہ ہے کہ بہت سی ہر انویٹ
اسوں کے ڈرائیور اور کنڈکٹر مسافروں کو منزل مقصود
تک پہنچانے کی بجائی راستہ میں ہی اتار دینے ہیں یا
دوسری ہیں والوں کے ہام فروخت کر دیتے ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اس صورت حال
کی اصلاح کے لئے کیا قداہر اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے
ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر بھد الفضل ونو) -

(الف) موثر و میکلنر رولز مஜریہ ۱۹۶۹ء کے روپ لمبڑی وہ اور
ہیں کے اجارت نامہ کی ہر ایٹم کے تحت ہر ہی کمپنی
لازم ہے۔ کہ وہ اس روٹ پر جس در اسے چلتے کا
اجارت نامہ جاری کرا کیا ہو سفر ہو رہا کرے۔ چنانچہ
اگر کوئی خلاف ورزی کا والدہ نوئیں میں آئے تو متعلقہ
ریجنل ٹرانسپورٹ اٹھارٹی اس کے مالک اور ڈرائیور کے
خلاف قانونی کارروائی کرتی ہے۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

۹۴۳

(ب) جزو (الف) کے جواب کو مد نظر رکھتے ہوئے جزو (ب)
کے نئے جواب کی ضرورت نہیں رہتی۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

میان ہد اسلام

سپلکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست میان ہد اسلام صاحب
میر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

میں ایک ضروری کام کی بنا پر مورخہ ۲ اگست ۱۹۴۷ء
۲۔ اگست ۱۹۴۷ کو کمیٹی کی مشیک میں حاضر
نہ ہو سکا۔ لہذا چھٹی دی جاوے۔

مسٹر سپلکر - سوال یہ ہے۔

کہ درخواست منظور کر دی جائے۔

(تمہاری منظوری کی کمی)

جو ہڈزی شہر حسین چوہدہ

سپلکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چوہدروی شہر حسین چوہدہ
صاحب میر صوبائی اسمبلی پنجاب سے موصول ہوئی ہے۔

دو گذارش ہے کہ پندرہ ایک ضروری کام کیلئے ۲ ستمبر

۱۹۴۷ء کو ڈولہو سپلکر میں حاضر نہ ہو سکتا تھا۔

امن لئے ہوا مہربالی امن یوم کی رخصت عطا ہے۔

مسٹر سپلکر - سوال یہ ہے۔

کہ معاویہ و خدمت منظور کر دی جائے۔

(تعربیک منظور کی کمی)

صوبائی اسمبلی پنجاب

چوہری کلام اللہ

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست چوہدری کلام اللہ صاحب
میر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

میں دود گرده کی بیماری میں مبتلا ہوں ۔ مروضہ حصہ تال
لاہور میں داخل ہوں مجھے ۲۳ جنوری ۱۹۷۳ اور
۲۰ جنوری ۱۹۷۳ کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر — سوال ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تعربیک منظور کی کشی)

سید ناظم حسین شاہ

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست سید ناظم حسین شاہ صاحب
میر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I could not attend the Meeting of the Select Committee
held on 31st August 1972 due to illness. Leave may
kindly be granted to me for the said date.

مسٹر سپیکر — سوال ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تعربیک منظور کی کشی)

چوہدری شوکت علی

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست چوہدری شوکت علی^۱
صاحبہ میر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I am unable to attend the Session as I am sick. Please grant me few days leave.

مسٹر سپیکر — موال بھے ہے ۔
کہ مطابق و خصت منظور کر دی جائے
(تعزیٰ ک منظور کی کسی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر — میان خورشید انور کی ایک تعریک استحقاق تھی وزیر اعلیٰ اور میان خورشید انور چہہرہ میں تشریف لائی تھی۔ ملاقات کے بعد میان خورشید اندر نے اپنی تعریک استحقاق واپس لے لی ہے کرنل راجہ جمیل اللہ خان۔

پیپلز ہاؤس میں کمرے کی الائمنٹ راجہ جمیل اللہ خان — میں حال ہی میں ونوع ہذیر ہوئے والے خاص اہمیت کے حامل مسئلہ ہو چوں اسیل کی دخل اندمازی کا مقابلہ ہے کے سعاق تعریک استحقاق ہوش کرتا ہوں مسئلہ یہ ہے کہ قواعد و ضوابط کے مطابق موجودہ سیشن کے لئے پیپلز ہاؤس میں کمرہ کی الائمنٹ کے لئے قرعہ الدمازی ہوتی جس میں مجھے کمرہ نامور ۱۷ میں الاٹ کیا گیا۔ مگر باوجود ہمارے قام الائمنٹ میں مجھے وہ کمرہ نہیں ملا اور نہ ہی پیپلز ہوٹل میں کوئی متنازع چکہ دی کیا ہے۔ اس طرح ہمارے حقوق کی وائدالی ہوتی ہے۔

Mr. Speaker—I admit it. Would the House like to discuss it today or send it to the Privilege Committee?

آذازیں — اسکو ہوٹل کمیٹی کے سبود کر دیا جائے۔
راجہ جمیل اللہ خان — جناب والا۔ میں لئے تھے یعنی درخواست کی تھی اور وزیر اعلیٰ صاحب سے اس کذارش کی تھی لیکن مجھے

کمزہ نہیں دیا کیا ۔ جو سبیران امن کمرے میں نہ ہرے ہوتے ہیں ۔
الہوں لے ہیں مجھے کہا تھا کہ اگر آپ کو کھڑہ نہ ملا تو ہم
خالی کر دیں گے ۔ لیکن ابھی تک کمرہ خالی نہیں کیا کوا ۔

مسٹر سپلیکر ۔ اس کو کہیں میں آج دیتے ہیں لیکن کہیں آئے
دن تک الدراں کی روروٹ بیش کرے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ہاج دن ہے ایک سبیر ہر
وہا ہے اس کو چکہ نہیں ملی ۔ آپ امن مختار کو تین دن کیلئے
کہیں میں آج دھی ہیں ۔ آپ کے نواس میں یہ واقعہ لاہا جا چکا
ہے ۔ یہ کوئی صاحب اللہ نواس میں لاہا جا چکا ہے اس کے باوجود اس
ہر کوئی عمل نہیں کیا کیا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ تعریک استحقاق لگ بارے میں آہن روشنگ
آنے لگے بعد مزید بحث کی ضرورت نہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی روشنگ اور نظر ثانی
کی درخواست تو کر سکتا ہوں ۔

سردار صغیر احمد ۔ سیناب والا ۔ کرنل راجہ جمیل اللہ خان صاحب
کا جتنی دیر تک کمرے کے متعلق فوجیہ نہیں ہوتا ہے اور ہرے
وہ سکھے ہیں ۔ (نورہ ہائی تحسین)

کرنل راجہ جمیل اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میرا تو یہ خوال تھا کہ یہ
سہوں کمرہ خالی کر دیں گے ۔ یہ ہوابی حکومت ہے اور عوام کی خدمت
کرتے ہیں ۔ ہمیں یہی دہنے اور جنہیں کا حق دیں گے ۔ مگر آج تک انہوں
نے یہ وہدہ ایسا نہیں کیا ۔

مسٹر سپلیکر - تھن دن کی جائیے جمعہ کو ہر ولیج کمہشی اپنی وہورث اہش کریے۔ مجھے ابھی ہے کہ سردار صغیر احمد صاحب اپنا وعدہ ہوا کر دین گے۔

سردار صغیر احمد - میں سارا میتمن ان کی خدمت کرونا کا اور کھانا بھی پیش کرونا۔ (تعزہ ہائی تھسین)

حکومت عملی کے اصولوں کی پابندی اور ان پر عمل درآمد سے متعلق رپورٹ

مسٹر سپلیکر - سید تابش الوری -

سید تابش الوری - میں تحریک استحقاق پیش کردا ہوں کہ ابک حالہ اور خاص مسئلے ہو جو ہوئے ابوان کے استحقاق کی پاندی سے متعلق ہے ہوری طور پر ہور کیا جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہبھری دستور کے آرٹیکل ۲ (۲) کے تحت گورنر نے لئے لازمی فرما دیا کیا ہے کہ وہ ہر سال حکومت عملی کے اصولوں کی پابندی اور تکمیل سے متعلق وہورث تیار کرائی اور اسے صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کرے۔

دستور ہے کہ ہدایت کے مطابق صوبائی اسمبلی ونچاپتی کے قواعد انصباط کار کے قاعدہ ذیلر ۲۰۸ کے تحت اس وہورث ہر بھٹ کا طریق کار منضبط کیا گیا ہے ایک حکومت عملی کے اصولوں کی پابندی سے متعلق گفتشہ سال کی وہورث ابھی تک صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش نہیں کی۔ کئی جس کے لئے جس میں ارکان اصولی اس بھٹ کے حق معمور ہیں اڑاکہن اصولی کے انفرادی و اجتماعی استحقاق کی فاماںی کا یہ مسئلہ اسمبلی کی اوری مداخلت کا پتھر ہے۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر مراجع خالد) - جناب والا۔ سید تابش الوری صاحب لازمی طور پر سند فرمائیں گے کہ یہ وہورث جس کا الہوں نے تقاضا کیا ہے جامع

ہوئی چاہئے۔ کبونکہ بہ سارے سال کے متعلق ہوگی۔ جناب والا۔ ابھی سال کو ختم ہوئے ۔۔۔ روز ہوئے ہیں۔ وہ رپورٹ قرار کی جائزی ہے اور ہنقریب ان ایوان تک سامنے پہنچ کر دی جائے گی۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ میرے خیال میں چتاب فائد ایوان کو ہوڑی میں نکلنا فہمی ہوتی ہے۔ ہر سال سے مراد ہیں نئے کوشش سال کہا ہے اور وہ سال ہے۔ وہ سال جوں میں ختم ہو گیا ہے لیکن ان کے باوجود وہ رپورٹ انہیں تک مرتب لہیں کی اگی۔

مسٹر سپکر۔ آپ انہیں کی آخری کلاز کو دیکھوں ان میں آپ کو سال اظہر انہی کا۔ ان میں سال کی تعریف کی کہی ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ وہ Calendar Year ہے۔

مسٹر سپکر۔ یہ Calendar Year ہے۔ یہ بڑا واضح ہے۔ انہیں میں سال کو define کہا کہا ہے۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ وہ سال یہی کزو گیا ہے۔

مسٹر سپکر۔ وہ فرم رہے ہیں کہ رپورٹ قرار ہو رہی ہے اور جلد ایوان کے سامنے پہنچ کر دی جائے گی۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ اگر موجود یقین دھانی کرنا دین کہ یہ اسی سوشن میں آسکر گی تو یہ سب کے لئے زیادہ سہولت رہی گی یہ بہت ہی اہم ترین رپورٹ ہے اور ان میں اس صوبہ کے یہ شمار بینادی مسائل ہیں جن ہر اظہار خیال کیا جائیکا۔ میں آپ کے توجہ سے ان سے یہ یقین دھانی چھتا ہوں کہ کیا وہ رپورٹ اسی سوشن میں ایش کر سکیں گے۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا۔ وہ رپورٹ کالی جامع ہوئی جاہئے اور ہم انہیں قطعیتہ قرار ہے تمام کوائف ہر روشنی ڈالنا چاہئے ہیں۔ ان شے لازمی طور پر

اپنے میں دیر لگئے گی لیکن ہر ممکن کوشش کی جائیے کی کہ اس پیشہ لئے دوران پیش کر دی جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ فقین دعائی نہیں ہے ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ کوشش کی جائیے گی ۔ یہ روورٹ بہت اہم ہوتی ہے اس کی وجہ سے آپ یہ وعدہ کریں کہ اس ہاؤس کے اندر اسی پیشہ میں وہ روورٹ اپنے کر دی جائیے گی ۔

مسٹر سپکر ۔ وعدہ وہ لیا جائے جو ہوا ہو جائے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جاب والا ۔ ہم روورٹ کو زادہ سے زیادہ جامع بکانا چاہتے ہیں ۔ آپ ذائق طور پر پسند فرمائیں گے کہ روورٹ اچھی ہوں گے ۔

میان خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ عذریب پیش کر دی جائیے گی ۔ عذریب سے کہا مراد ہے ۹ عذریب کتنا لنبایا ہے ۔

(فہرست)

وزیر اعلیٰ ۔ عذریب کے معنی پڑے واضح ہوئے ہیں اسے ہم لازم طور پر پیش کروں گے ۔

مسٹر سپکر ۔ ہر واجہ موشن تو اس وقت dispose of ہو گئی ہے ۔

But there will be no bar on bringing a Privilege Motion, if the occasion so arises.

اپنی تحریک التوا کا وقت ہے ۔ میں نے آج صحیح قائد حزب اختلاف نے اس سلسلے میں مشورہ کیا تھا ۔ میں نے ان کو sort out کر لیا ہے ۔ آج میں ان کی خدمت میں اپنی پرسنل فائل ہو جو لوگوں کا اس میں وہ دیکھ لیں گے ۔ میں نے ان تک تن چار حصے کئے ہیں ۔ تیسرا حصہ وہ ہے جو ان تین دلوں کیلئے مناسب رہے کا لیکن ان کے علاوہ اپنی اور تحریک التوا ہیں ۔ ان

کو سچ لئے ہڑت اہتمام سے mark کیا ہے ۔ وہ لوٹ کر لین گے ۔ ان کو دیکھنے کے بعد کل ہا جب وہ مناسب سمجھوں میں اور وہ بیٹھو جائیں گے اور قائد ایوان سے ابھی درخواست کوہن گے کہ وہ بھی تشریف لے آئیں ۔ جو تعاریک اتنا علیحدہ زیر خور آئی ہوں کی ان کو ہم ایک طرف کو لئے گے باقی ان تین دنوں میں جو زیر خور آئی ہیں ان کو علاحدہ کر لیا جائیکا ۔

میان خورشید انور ۔ جناب والا ۔ جو تعاریک ہائی بعد میں دی ہیں ان لئے متعلق کیا ہے ۔

مسٹر سپلکر ۔ وہ مولے ہاس اس وقت ہیں ۔

میان خورشید انور ۔ وہ آج کر لیں گے ۔

مسٹر سپلکر ۔ انہ میں سے بہت سی ایسی ہیں جو واضح طور پر ان زمرے میں آئی ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ہوائی آف آئر ۔ جناب والا ۔ من نے ایک سوال کا اٹس دیا تھا کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بشیر احمد اطہر ۱۰۸۹ نمبر ۱۹۷۰ء میں امتحان ای اے میں شرکت کی تھیں ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ۱۰۸۹ نمبر مذکو، کے نتیجہ کا اعلان تا حال نہیں کیا کیا اور اسکی جوابات کی کالیوں میں ہی دو بدل کیا ہے ؟

(ج) اگر جز الف و ب کا جواب ثابت ہیں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے اور کیا اس پارسے میں تحقیقات کرائی جائیگی اور قاصر کو سزا دی جائیگی ؟

مگر وجہ یہ query کی گئی ہے کہ آپ سوالات کے جوابات کی صحت کی زمہ داری بول کرتے ہیں۔ میں نے تو کوئی بیان دیا ہی نہیں ہے صحت کی کیا زمہ داری قبول کروں گا۔

مسٹر سپکر - موال میں ایک مثالمینٹ ہوتا ہے آپ نے غالباً اس مثالمینٹ کو appreciate نہیں کیا۔

When you make an allegation, it contain the statement.
The query relates this statement.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جواب والا - allegation نہیں ہے بلکہ query کی جادی ہے کہ کیا ہے جبز درست ہے۔

Mr. Speaker : The provision would become redundant. Every Member could say that I put a question. The Rule contains a provision that a Member has to assume responsibility about the statement contained in the question.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جواب والا۔ ہم ایک چیز او ہتھے ہیں۔ انہوں نے اوتھے ہیں اس میں مثالمینٹ کس چیز کی ہوتی ہے۔ ہم تو ہو جو وہ ہیں کہ یہ چیز ہمارے نوؤں میں آئی ہے۔ اگر صحیح ہے تو وہ کہیں گے کہ صحیح ہے۔ اگر خلط ہے تو وہ کہیں گے کہ خلط ہے تھے ختم۔ یہاں اس میں ہے کوئا ہے اور زمہداری کس چیز کی ہے۔

Mr. Speaker : Please come to my Chamber where we shall discuss it.

حاجی محمد سیف اللہ خان - کس قسم کی ذمہ داری - اس میں کیا مثالمینٹ دی گئی ہے - کسی ہر کووا الزام لکھا کیا ہے؟

Mr. Speaker : Please come to my Chamber, we shall discuss it.

حاجی محمد سیف اللہ خان - بہت اجھا -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - رانا پھول ہد خان صاحب انہو سیٹ ہو ہوائیٹ آن آرڈر کھیلئے کھڑے ہو رہے ہیں - اس لئے ان سے پہلے مجھے اجازت دی جائے -

جناب والا۔ یہ مسئلہ ہڑا نازک ہے۔ میں اسکی وضاحت کیلئے عرض کرتا ہوں کہ بالغرض کوئی شخص کسی کمی شہرت کو بلاوجہ مجبور کرنا چاہتا ہے یا کسی جذبہ انتقام کے تحت یہ سوال کر دیتا ہے خدا نخواستہ۔ کیا یہ درست ہے کہ فلاں کے لڑکے لئے فلاں کی لڑکی کو اسی روز انہوا کیا تھا اور وہ اپسے لوگ ہوں جن کے متعلق اتنا اشارہ ان کو مختتم کر دینے کیلئے ہی کالی ہے تو ان لئے اپسے موالات چھوڑتے وقت ایسی مسلمانت ہڑی ضروری ہوتی ہے۔ جناب پیکر نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ آپ ان کے چیزیں من discuss کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - بہت اجھا - ۱

رانا پھول محمد خان - ہوائیٹ آن آرڈر - جناب والا - میں یہی اسی ضمن میں عرض کرنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میرا یہی ایک سوال تھا امن میں کل مجھ سے ہی یہ مطالبہ کیا گیا کہ آپ اسکی ذمہ داری قبول کرتے ہیں حالانکہ وہ سوال لہو کے ثواب و بدل کے متعلق ہے۔ وہ لہو بول بند ہڑا ہے اور مالک ہوئے مر رہے ہیں - ہونے کو ہانی نہیں مل رہا۔ آپ بتائیں ایک مہر تو اعد کی رو یہ کسی ڈاتی حملہ نہیں کر سکتا۔ ایک مہر کے نوٹس میں اگر ایک بات آئی ہے کہ اس کے متعلق اسکے ضلع و اسکے صوبہ میں ملاں بات اپسی ہوئی ہے اور وہ اسکو دریافت کرنا چاہتا ہے اسکی ذمہ داری ایک تھنوگہ حاصل کر لیں والا وزیر تو قبول کر سکتا ہے لیکن وکن اسمبلی ہر اسکی پابندی نہیں ہے۔ یہ امکن اطلاع ہے۔ آپ جواب دیے ہیں کہ یہ اطلاع خلط

ہے اور وہ میں دو جائے کا نیکن ہم سے surely لوتنا پہ ایک لیگانز دباؤ ہے ہمیں ہرامی کوئی کوشش کی جا رہی ہے کہ اونک آندھے سوالات لہ کریں ہا سوال کرنے کی زمہ داری قبول کریں - میں نہیں سمجھتا کہ اس میں ذمہ داری کیا ہوتی ہے -

مسٹر سپیکر - Please don't impute motives. اگر کوئی ایسی بات ہو تو آپ یہ سے چیزوں میں تشریف لئے آئیں اس میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے اتنے دن آپ نے انتظار کیا ہے - اس سے ہم لوگ آپ وہاں تشریف لا سکتے تھے - آپ بمالیں میں نے کبھی کوئی پابندی لکائی ہو -

میان منظور احمد موہل - ہوانڈ آف الفرمیشن -

مسٹر سپیکر - ہر سے لئے ہے یا ان کے لئے ہے -

میان منظور احمد موہل - جناب والا - ان کے لئے ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - آپ کی روائی کے بعد کوئی بحث نہیں کی جا سکتی -

میان منظور احمد موہل - جناب والا - یہ بڑا واضح تاءمد ہے - میں ان کی خدمت میں عرض کئے دیتا ہوں - قواعد و مفوایط کے تاءدہ ۹۰ (بی) میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے -

"If it contains a statement, the Member shall make himself responsible for the accuracy of the statement."

Mr. Speaker : No discussion is required. I have tried to read it thoroughly, but I am still open to conviction and conversion. He has agreed to come to my Chamber. I will be happy to receive him, in deed it will give me great pleasure.

تحاریک التوائیں کار

مسٹر سپیکر - دو تھاریک التوا اُنی دین۔ ایک حاجی ہد مین اللہ صاحب کی طرف سے ہے اسکے علاوہ ایک اور ہے۔ ایک پہلی اسکے متعلق ہے۔ وہ پہلی میں ہڑھ نہیں سکا اور میں اسکو pending رکھ رہا ہوں۔

حلقه بھائی پھیرو میں کھاد کی تقسیم

مسٹر سپیکر - راتا ہوں ۔ خان صاحب کی ایک تھاریک التوا ہے جو میں ہڑھ دہتا ہوں

تحمیک پیش کی گئی ہے کہ اہمیت عالمہ رکونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کھاڑیزیر بخت لاذ کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوي کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں آج، ورخہ ۲ جنوری ۱۹۴۳ کو جب اپنے حلقة انتخاب بھائی پھیرو میں کیا تو وہاں تقریباً ۵۰۰ آدمیوں نے میرا کھاڑا کیا اور مجھ سے مطالبہ کیا کہ ہواسی زمائندہ ہونے کی حیثیت سے آپ کا یہ فرض ہے کہ زراعت کی ترقی اور ملک کو خدا میں خود کفیل بنانے کے لئے کھاد کا انتظام کریں۔ یہ معاملہ انتہائی منگین ہے اور کھاد کے متعلق بھری معلومات کے مطابق میں یقین کے ساتھ سکتنا ہوں کہ بھائی پھیرو کے علاقہ میں کھاد کی تفصیل کا انتظام نہیں ہے اور اس لئے بھائی پھیرو کے علاقہ کے زراعت پیشہ عوام میں انحطاط ہوئی گیا ہے۔

اس میں اہمیت عالمہ کیا ہے گویا اور تو ہو سکتا ہے لیکن قواعدگی رو سے کوئی معقول بات نہیں ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا۔ یہ معاملہ specific ہے اور حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہے۔

مسٹر سپیکر - یہ حال ہی میں وقوع پذیر نہیں ہوا۔

رانا پھول محمد خان - جناب۔ الا۔ یہ معاملہ صوبہ کی خوراک کے تعلق رکھنے والانہ اور انسانوں کی زندگی سے قابل رکھتا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - یہ معاملہ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ ابھی تک جاری ہے۔ اس پر اگر آج ہی بحث کر لی جائی تو بہتر ہو گا۔

مسٹر سپیکر - یہ حال ہی کا واقعہ نہیں بنتا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں سمجھتا ہوں کہ تحریک التواہا لکل درست حالت ہیں ہے۔ اور اس پر بحث ہوتی ہائی۔

مسٹر سپیکر - میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔

رانا پھول احمد خان - جناب والا۔ اس کی اہمیت کافی ہے۔

مسٹر سپیکر - میں اس کی اہمیت سے متفق نہیں ہوں۔

لاللہ پور میں سپاہ دانش کی بھرتی

مسٹر سپیکر - مسٹر ناصر علیخان بلوچ یہ تحریک بھیں کرنا کی اجازت طلب کی ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والی ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسیل کی کارروائی ملتوی کی جائی۔ مسئلہ یہ ہے کہ لائل ہوں میں سپاہ دانش کی ہوتی کے مسلسلہ میں مقرر کی کمیشن کے ارکان نے اثروبو کے دوران پر ملا جانب داری سے کام لیکر ان امیدواروں کو ہوتی کیا جنمون نے بھلز ہارٹی کو ووٹ دیا تھا یا ان کے امیدواروں کی مدد کی تھوڑی۔ کمیشن مذکورہ کے ان روپ سے ہوام میں سخت اخطراب ہے ہوئی اور غم و خصہ ہایا جاتا ہے۔

مسٹر ناصر علیخان بلوچ یہ تحریک بھیں کرنا کی اجازت طلب کی ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والی ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسیل کی کارروائی ملتوی کی جائی۔ مسئلہ یہ ہے کہ لائل ہوں میں سپاہ دانش کی ہوتی کے مسلسلہ میں مقرر کی کمیشن کے ارکان نے اثروبو کے دوران پر ملا جانب داری سے کام لیکر ان امیدواروں کو ہوتی کیا جنمون نے بھلز ہارٹی کو ووٹ دیا تھا یا ان کے امیدواروں کی مدد کی تھوڑی۔ کمیشن مذکورہ کے ان روپ سے ہوام میں سخت اخطراب ہے ہوئی اور غم و خصہ ہایا جاتا ہے۔

I am prepared to admit this and I would like to listen Mr. Baloch first.

مسٹر ناصر علی خان بلوج - جناب والا - میں عرض کرتا ہوں کہ بھلز ووکسن بروگرام کے تحت لائل وور میں ایک مشینگ ہوئی - اس میں مجھے اور دائیں عمر حیات صاحب کو بلا دیا کیا تھا - یہ صندھ بہ جوا تھا - کہ ہر یو ان کو ولصل میں سے تین آدمی لشے جائیں گے اور ان کی درخواستوں کو اہم انہی اے اور اہم ہی اے recommend کر دیں کے - جناب، وہ لوگ اپنے ہم نے قطعاً نہیں دیکھا کہ یہ کون سے لوگ ہیں اور کس بارثی سے تعلق رکھتے ہیں - اللہ رو ہو نکے دوران ان سے موال کیا کیا کہ اب لے یا کستان بھلز بارثی کو ووٹ دئے ہیں یا نہیں - ان آدمیوں سے اسی قسم کے موالات کفے کفے اور کہا کیا کہ اپنے ووٹ دئے ہیں تو انہوںکے ہر دو نہیں - مثال کے طور پر ایک آدمی جس کا خط میں نے اپنی تعریک التوا کے ساتھ لکھا ہے اس لئے کہا کہ میں نے بھلز بارثی کے قومی اسمبلی کے امیدوار کو اپنا ووٹ دیا تھا اور صوبائی اسمبلی کے ائمہ ناصر علی خان کو ووٹ دیا تھا آسی وقت اس امیدوار کو باہر پہنچ دیا کیا حالانکہ یہ صریحًا خط چیز تھی اور ایسا کرنے میں ان کو کوئی حق نہ تھا۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا - ضروری ہو کیا ہے کہ میں ذرا وضاحت کر ساتھ پہ سارا طریقہ عرض کر دوں - ہو سکتا ہے کہ بعض جگہ کسی نے ذاتی طور پر کوئی ملکیتی کی ہو - بھلز ووکسن بروگرام نکے تحت کہ جوسا مسٹر ناصر علی خان بلوج اپنے خود ارمایا کہ طریقہ یہ تھا بھلز ووکسن کو ولصل لئے انہی مسیروں کے ذمہ پر اپنے اپنے حلتوں کے تعلیم باللہ بروزگار لوگوں کو ہماری کرنا تھا اور اس میں طریقہ یہ اختصار کیا کیا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ ضلع کسی لیک تعلیم یعنی ہماری کر لشے جائیں یا یہ کہ ایک ہی تھالہ نکل علاقہ یہ ہماری کو لشے جائیں - بلکہ ایک تعلیم کا کوئی تھالہ وار تasseem کر دیا جائی

اور اگر کوئی ابھی صوت تعالیٰ پیدا ہو جائے کہ مطلوبہ تعداد میں لوگ میسرو
 اہ آئیں تو بھر دوسرے دیباتی علاقوں کے لڑکے لئے جائیں اور وہ فحصلہ کیا
 کیا تھا کہ قطعی طور پر اکوئی فریق پا استہاز روا نہیں و کہا جائیکا کیونکہ
 وہ تعمیراتی قسم کا بروگرام ہے اس میں کسی قسم کی تحریک پا استہاز کو اجازت
 نہیں ہوگی۔ چنانچہ وہ ایصالہ تھا اور وہ خوب کیا کیا تھا کہ جب تک اس
 معیار کے مطابق کام لیجیں کیا جاتا تھا تک اس بروگرام کے اصل مقاصد حاصل
 نہیں ہو سکیں گے۔ لیکن ایک چیز بڑی ضروری ہوئی۔ فیصلہ وہ تھا کہ وہ
 امیدوار جو اس کام کے لئے مانسے آذا ہے اس سے تحریری صورت میں اس کی
 درخواست کے ماتھے وہ اوجھا جائے کہ اس کے ائمہ انتہہ المظار سے جہاں وہ رہتا
 ہے وہاں کے سماشرتی و اخلاقی مسائل کیا ہیں اور ان کا تجزیہ کس طور پر
 اس لئے کیا ہے اور اس تجزیہ کے بھی نظر وہ امیدوار کون سا حل تجویز
 کرتا ہے جو وہ حل تجویز کرتا ہے اس میں اس کا اپنا کردار کیا ہو سکا ہے
 اور وہ کیا کچھ کوئی کے لئے تباہ ہے تاکہ وہ ہل سکے کہ وہ جو لڑکا مانسے
 آ رہا ہے وہ اپنے روحانیات کی وجہ سے اپنی ذہنی صلاحیتوں کی وجہ سے کسی حد
 تک اس بروگرام کے ائمہ ملیٹ ہے۔ جذاب والا۔ اس چیز کو مد نظر رکھ کر
 ہمارے نعزز ممبران نے اپنے اپنے حلتوں ہے ان فوجوں کو اس میں شامل
 کرنا تھا۔ اس کے ماتھے ہی ماتھے لازمی طور پر آپ اس چیز سے اتفاق کریں گے
 اور میرا بھی اپنا ذاتی تجربہ ہے کہ میرے اپنے میرے اپنے حلتوں کے لڑکے
 ہی۔ اے۔ اے۔ اے۔ میں نے ان ہے دوچھا کہ آپ میرے حلتوں ہے نہیں
 رکھتے ہیں تو انہوں نے ہاں کہا کہ۔ میں نہیں کروں گا کہ تم ہمیں وہ خدمت
 سر انجام دو کہ تم اپنے بھائیوں کی خدمت تکریم کے لئے تباہ ہو جاؤ اور اگر
 تم اپسا نہیں کر سکتے تو بھر میرے ہاں ہر سی لیکھ میں آتا کہ ہمیں نہیں
 نہیں آمامیاں ہر بھرتی کیا جائیں پا کر دیا جائیں۔ میں نے کہا کہ میں قطعی
 طور پر اپنے سوار پر الجھ بروکھوں کا کہ آیا وہ وہ خدمت سر الجام دینے کے لئے
 تباہ ہیں یا نہیں۔ ایک امیدوار کی ذہنی امتحان کو بروکھنے لئے لئے وہ لازمی

قرار دھا آئا ہے کہ آیا وہ کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے یا نہیں جو اس وہ ای اے / ایم اے ہی کیوں نہ ہو۔ اسے معلوم ہو کہ اسی کے اپنے علاقے کے مسائل کیا ہیں اور ان کے متعلق اس کا نظریہ کیا ہے اور اس میں کوسا احساس ہے۔ آیا کہ وہ معاشرہ کی خدمت کرنے کے لئے قرار ہو سکے گا۔ اکر کسی نے کسی امیدوار کو رد کیا ہے تو وہ دوسری کوئی بات ہو سکتی ہے لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کسی امتیاز کی بنا پر رد نہیں کہا جا سکتا اور نہ کوئی کر سکتا ہے۔ میرا یہ ایمان ہے۔ کہ ہمارے معاشرے کے نوجوانوں، اور دوسرے دوست جو ان پڑھ ہیں وہ پاکستان بیہلز ہارٹی کو اپنا ذاتی تعاون دے رہے ہیں۔ وہ تعاون کر رہے ہیں اور یہ جو تعمیراتی ہر وکرام کا قدم آئھا ہے اس میں ابھی وہ تعاون کر رہے ہیں۔ میں ہر ابھی معذز دوستوں کو یقین دلاتا ہوں بلکہ ان ہم استفسار کروں گا کہ اکر کسی قسم کی خلطی ہوئی ہے تو اس کی ہم اصلاح کرنیکی کوشش کریں گے اور ان کے مطالبہ کے مطابق عمل ہو گا۔

مسٹر ناصر علی خان باوج - جناب والا۔ جیسا کہ جناب وزیر اعلیٰ نے یقین دھائی کرائی ہے کہ وہ اس ضم میں ایکشن لاد کے تو میں اپنی تحریک التواء کار واپسی لیتا ہوں بلکن صرف یہ ہرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت اپیصلہ یہ ہوا تھا کہ ایم این اے اور ایم ای اے درخواستوں کو recommend کر کے اٹھیجیر کرے۔ ایم این اے راولپنڈی میں تھے اور اس امیدوار نے اپنی درخواست مجھے recommend کرائی اور ہمہ جو نکھ میں مخالف ہارٹی کا ہوں اس لئے ان کا تصور یہ ہے کہ اس کی درخواست ہر مفارش میں نئی کی ہے۔

صید تابس الوری - جناب والا۔ میرا خیال ہے کہ ایک Directive جاری کر دیا جائے کہ بیہلز ورکس ہر وکرام کے سلسلہ میں ہارٹی کی نیاد ہر کوئی اقدام نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ تمام جماعتیں اور الٹے منتخب نمائندے اس

سلسلے میں مساوی طور پر اونا مشورہ دینے کے خذار ہونگے کیونکہ یہ عام ذائقہ ہے وہ رہا ہے کہ طریقہ کار خاطر ہے میں جاہنا ہوں کہ اس تاثر کو ختم کیا جائے اور میں اپنے کو ہوں کہ قائد اید ان اس خدمت میں بھی باقی دہانی کرائیں نہ تاکہ یہ خلط تاثر ختم ہو جائز۔

وزیر اعلیٰ — جناب والا اس سلسلے میں میرے وزرا ماتھی و دیگر میران کو جلسوں میں تقریبیں اور بھری اپنی روڈیو پر تقریبیں آچکی ہیں کہ میں لے جس میہار کا ذکر کیا ہے اس کو مانتے وکھے کر آپ کو یہ سارا کام کرونا ہے اور کسی قسم کی تفریق یا امتیاز کو روانہ وکھا جائے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا اس میں کوئی فہمہ نہیں کہ جناب قائد ایوان نے جو امن وقت پروف میٹنگ ہوئی ہے روڈیو پر کرمائیا ہے اور امن کے منعماں کہا ہے۔ ایکن واقعہ ہے جو کچھ ہی باہر ہو رہا ہے اور جس کی طرف ظاہر عابدخان صاحب نے اشارہ کیا ہے۔ ضروری ہے کہ آپ اس کے سبق ایک تجربہ Directive بخواہیں۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ رحیم بار خان میں مجب آپ کی میہار دانش کا انتخاب ہونے لگا تو ایک شخص بیجاوہ جس کی جوہ، ثی سی داڑھی توی انزو پو دینے کے لئے آگئا۔ امن کو کہا گیا کہ تم کام کرو گئے۔ تو امن نے کہا کہ لوگوں کو اسلام کی اہمیت کے منعماں بناؤ گا کہ وہاں اسلام کی مرورت ہے۔ اسلام کے لئے یہ ملک بنا تھا۔ تو انہوں نے والی صاحب نے میہار بعد اسلام صاحب کی موجودگی میں کہا کہ یہی میہار اسلام کی کیا ضرورت ہے۔ تم موشیل ورکس کی بات کرو۔ اس لئے آپ کا Directive جانا چاہیے۔

وزیر اعلیٰ — جناب والا — میں یہ وضاحت کر دینی چاہنا ہوں۔ یہوں بعد اسلام صاحب بھی تشریف فرمایا ہیں۔ جو کچھ ہی کیا چالیس کا اسلام کے لئے لنظر وکھے کر کیا جائے گا۔ یہوں حال میں اور گوارش کروں کا کہ امن سے ہٹنے لہی تجربہ طور پر مجب کچھ کیا جا ہوگا ہے ایکن اب یہوں دوبار ایکن Directive بھیج دیا جائے گا۔

مسٹر سپیکر - ایک ہی مضمون کی دو تحریکات التوا ہیں۔ ایک مرزا فضل حق کی اور دوسری تابش الوری صاحب کی طرف ہے ہے۔

ملک غلام نبی - ہوائیں آف آرڈر ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر - ملک صاحب جس سپیکر یوں رہا ہوتا ہے اس وقت کرنٹی ہوائیں آف آرڈر نہیں الہاما جاتا۔

یہ دونوں تحریک التوائیں کار مارفل لہ کے ضبطہ ۱۱۸ کے تحت جبری وہنہ ترڈ السروں اور ملازموں کی ایلوں کے نیصلے سے منع ہیں۔

I am not admitting them because they have no concern with the Provincial Government.

سید تابش الوری - جناب والا - اس وقت جو صوت حال ہے۔ اس کے متعلق کہو کہنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker - It is a consequence of the act of the Central Government.

ملک غلام نبی - ہوائیں آف آرڈر - جناب والا - گذاریں ہے کہ تحریکات التوا کے بارے میں جو روشن بہان ہو چل ڈکی ہے اس پر کہو تو ہوا سا عرض کر دوں تو شاید اب اپنا فیصلہ بدل ایں۔ گذارشی یہ ہے کہ کس جموروی ادارے میں کبھی یہ دھکھنے میں نہیں آوا کہ تحریکات التوا ۳۰۰ کے سفریب ہو وہ اس طرح ایوان میں ہیش ہوں۔ اور اس طرح ایوان کا وقت خالی کیا جائیے۔ تحریکات التوا جو ویزوں وہن کی شکل میں آ سکتی ہیں۔ ہر یوں وہن کی شکل میں آ سکتی ہیں۔ جو قلیل المہلت سوال کی شکل میں آ سکتی ہیں۔ یا لشان زدہ سوال کی شکل میں آ سکتی ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان باتوں کو جن کا آج کے حالات دور کا ہیں واسطہ نہیں ہے ہوش کی چائیں اور کہا جائیے کہ صوبہ کے الدو آج

سے جو ماه پوشتر یہ بات ہوئی یا تین ماؤ پوشٹر یہ بات ہوئی - تو ابھی باتوں کے متعلق تحریکات التوا بیش کی جا سکتیں لیکن آپ کی ذہانت نے حزب اختلاف کو اپنے موقعہ دیا کہ تمام وہ topics جو ہمارے سامنے ہیں جوہی خوراک کا مسئلہ یا نظام و نسق کا مسئلہ ہے - یا صوبیے کے اندر political situation کا مسئلہ ہے - آپ نے قاریخ قور کر دی تھے کہ آپ ان ہر بحث کر لیں تو یہ حزب اختلاف کا کرنی credit نہیں ہے - کیونکہ انہوں نے تحریکات التوا دی ہوئی ہیں - اس لئے ہم نے یادیں مان لی ہیں - یہ تو ملزم اقتدار خود چاہتی ہے کہ صوبیے کے عوام کے حالات کے اہش نظر اور ان کے خوالات کی تکمیل کرنے والے ان کے سامنے ہش کروں کہ فوڈ کی situation صوبیے کے اندر کیا یہ - کن حالات سے وہ ملک کمزور رہا ہے - Law and Order کی situation کیا کہا ہے - دوسری باتوں کی وزشن کہ ہے - ordinary طریقہ ہمارے پاس موجود ہے - اگر امن طرح تحریکات التوا کو entertain کیا گیا تو اس کے لئے ان قوانین اور خابطہ میں اضافہ کرنا پڑے کا - تحریکات التوا کو یہوں کر ہر لائل مور ہر بات کو کسی ضبط کرے - قحط لا میتا ہے خابطہ موعود ہے - یہ دیوالوشن ال سختی ہیں - اس دریجا debate کر سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر - اگر آپ ہرے چیزیں میں تشریف لے آئیں تو اہم مہین اسیر حاصل کفتکو کر لینگے -

ملک غلام نبی - بہت اچھا جناب والا -

ایڈر مارشل محمد اصغر خان سے متعلق مسٹر عبدالحقیظ پیرازادہ کے قابل اعتراض ریمار کسی

مسٹر سپیکر - راجہ ہد الفضل خان - یہ تحریک پوش کرنے کی اجازت طلبہ کرتی ہیں کہ اہمیت فامہ و کفہنی والی ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لالی لگ کر اسیل کی کارروائی ملتی کی جائے - مسئلہ یہ ہے بعد

ایک مرشل بد اصغر خان جو سے بھب وطن لیلو کے متعدد مسٹر عبدالحق ناظم ہر زاد، کا یہ بیان کر، ان کے ہاتھ کاٹ دئیے جائیں گے اس سے پنجاب کے عوام میں اندراب اور مرامیکی ہودا ہو گئی ہے۔ اس مسئلہ پر بحث کے لئے اسپل کی کارروائی سلطنتی کی جائے۔

وزیر اعلیٰ — جناب والا۔ یہ خیر ”جمهور“ میں چھوٹی ہے/ لیکن اس کے باوجود میں نے ہر زادہ صاحب سے رابطہ قائم کیا تھا۔ وہ اسکی تردید کر دیتے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔

راجح محمد افضل خان — جناب والا۔ ہر اس کے متعلق ہو جہا جائے کہ کس نے خاطر رہوڑ دی ہے۔

Mr. Speaker—With this statement of the Leader of the House that he has versified from the Central Minister

اس کو Pending رکھنے کی ضرورت نہیں ہے
and the Motion is disallowed.

راجح محمد افضل خان — جناب والا۔ رہوڑ آئے تک اسے رکھا جائے۔ جب تک یہ رہوڑ پیش نہیں ہوتی حالات غیر یقینی رہیں گے اور ہوام، اس کا برا اثر ہو جائے گا۔

مسٹر سپیکر — اگر اسکی تردید نہیں آئی گی تو ہر آپ کو حق ہو گا کہ آپ ایک اور تعزیک پیش سکیں۔

وزیر قانون — جناب والا۔ ہر زادہ صاحب نے آلو کائیں کی بات کی ہے۔ ہانہ کائیں کی بات خاطر رہوڑ ہوئی ہے۔

راجح محمد افضل خان — یہ بعد میں ہمہ چلے گا کہ آلو کون کائنا ہے۔

مسٹر سپیکر - راجہ بہد الفضل خان کی ایک اور تعریک التواہ میں جو مہنگائی اور گرانی کے متعلق ہے - یہ فوڈ کی چنل ڈسکشن میں آ جائیے گی - ایک تعریک التواہ راجہ بنو احمد کی طرف سے مساوات کے کچھ بندل چارسلہ میں جلانے کے متعلق ہے - اس سے ہمیں بھی اسی قسم کی تعاریک التواہ حاجی سیف اللہ خان اور شیخ اصغر کی طرف سے علیحدہ اُنی ہوتی ہیں - کہ پشاور میں مشرق کے دفتر پر حملہ ہوا ہے - چونکہ یہ واقعہ پشاور میں ہا اس کے قریب میں ہوا ہے۔ اس لئے ہم ہمیں اسی قسم کو نہیں - اس کے بعد ان کے متعلق اپنا فیصلہ دون گا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں آپ کی تملی کے لئے گزاوہن کروں گا کہ یہ ایک ایسا سوال ہے جسکو ہم ایک خاص علاقے تک confine کر سکتے ہیں۔ بلکہ صحافت پر حملہ سارے ملک سے متعلق ہوتا ہے۔ اس کے نہیں کو مسکتے - بلکہ صحافت پر حملہ کر سکتا ہوں - جناب والا - مغربی ساتھ ماقبل میں ایسے precedents ہوں ہوش کر سکتا ہوں - جناب والا - مغربی پاکستان کو، صوبائی اسمبلی میں کشمیر کے متعلق روس نے جو ویثو کیا تھا وہ امامہ بھی زیر بحث لا یا کیا تھا۔

مسٹر سپیکر - وہ آپ کی اطلاع خالط تھیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اس کے صفحی بتا دیتا ہوں -

Mr. Speaker :—That was not allowed by the Provincial Assembly. I have read the report.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اس کے بہد میں عرض کروں گا کہ ائمیا میں ایک وزیر نے مسلمانوں کے اخلاف کے خلاف ایک statement دی اور اس کے خلاف تعریک التواہ پاکستان میں پھیل ہوئی اور وہ نیشنل اسمبلی میں discuss ہوئی۔

مسٹر سپیکر - میں نے یہ مارا بڑھا لیا ہے۔ اس سے میری قشیل قریں ہوئی اسی میں جو فیصلے کی ratio ہے کہ باکستان بنایا اسی لئے کیا تھا کہ اس کے مسلمانوں کی زندگی کا تحفظ کیا جائے گا۔ اگر ان کو اندیشہ ہے تو It is the responsibility of Pakistan Govt. That is why it was permitted۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا - یہ واضح ہے - دونوں تحریک کی اجازت نہیں دی جاسکتی ایسے کہ واتھہ دوسرے صوبے میں ہوا ہے۔ اگر آپ اس کو استرجم قبول کر لیں تو یہاں جو کچھ بھی ہو کا وہ صوبہ مرحد پاکستان اور مندوں کی اسمبلیوں میں زیر بحث آئے گا۔ اور وہاں جو کچھ ہر کا وہ یہاں زیر بحث آئیکا۔ یہ چیزیں دو سکتی ہیں۔ نیشنل اسمبلی میں یہ معاملہ لیا جا سکتا ہے۔

مسٹر سپیکر - اس کا فیصلہ میں ابھی نہیں کرتا۔

I will keep it pending to satisfy myself.

رانا پھول محمد خان - جناب والا۔ اخبارات قوم کی زبان ہیں۔ یہ قوم کی زبان بذری کا مسئلہ ہے۔ اس سے تم دوسرے صوبے کو بطور احتجاج یاد دلا سکتے ہیں کہ تم غلط ہو اور دوسرا صوبہ ہیمن یاد دلا سکتا ہے کہ تم غلط ہو۔ اس ایسے قوم کی زبان بذری نہ سمجھی جائے۔

مسٹر سپیکر - جن کی طرف ہے یہ تحریک انوا آئی ہے وہ کہہ سکتے ہیں۔

راجہ منور احمد - جناب والا - میں اس مسئلے میں صرف اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس اخبار کا ہیڈ آفیس لاہور ہوئے ہے اور اس کا

تعلیٰ آزادی صحافت سے ہے۔ میں اسمجھتا ہوں کہ یہ اخبار جو اس صوبہ سے نکلتا ہے اس کے سب آئس اور اس کے بوجوں کو وہاں چلا دیا کپا لے۔ اسی لشی یہ اہمیت عامہ کا واقعہ ضرور ہے کہ اس پر صوبائی اسمبلی میں بات ہو سکے۔

مسٹر سپیکر۔ میں اسی پر غور کروں گا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا ہیں گزارش کرنی چاہتا ہوں جیسا کہ راجہ مذکور صاحب نے فرمایا ہے مشرق پشاور سے چھپتا ہے۔ لاہور سے جوہنا ہے کراچی سے بھی چھپتا ہے اور یہ ایک مضبوط ادارہ ہے۔ اگر ایک چکہ پر حملہ ہو تو اسکا مطلباً یہ ہے کہ یہ وہاں واقعہ ہوا ہے اسکو آپ تفصیلہ کرتے وقت اپنے ذہن میں رکھیں۔

— + —

عید کے موقعے پر عید گاہ میان چنوں میں پانی کا چھوڑ دیا جانا

مسٹر سپیکر۔ میان خورشید انور نے یہ تعلیک پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری سلسلہ کو زیر بعثت لائے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائیں۔ سلسلہ یہ ہے کہ میان چنوں ضام ملنان کے مسلمانوں کو نہاز عید کی صادت سے معزوم کرنے کے لئے عید گاہ میں ایک ایک فٹ کھرا رانی بھر دیا کیا جس سے مسلمانوں کو اسی درستاک حرکت سے بچے حد تکاپ ہوتی ہے عوام کی طرف سے ملٹے والی ہر خداشت منسلک ہے۔

میان خورشید الور آپ نے ۲۳ جنوری ۱۹۴۹ء کو توئیں دیا ہے اور یہ واقعہ سینئر شروع ہونے سے بھلے ہو کیا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ اگر مناسبت مسجوہیں

تو وزیر موصلوف کو ایک چوتھی لکھ دین ۔ من شخص لیے شرارت کی ہے اسکو واقعی مزا ملنی چاہئے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اگر صوبیہ میں نسلی عید کے روکنے سے آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اسمبلی سے ہمیں کا واقعہ ہے ۔ اسمبلی کا اجلاس تو اب ہوا ہے یہ واقعہ اسمبلی میں ہمیں کیسے آ سکتا تھا ۔ اسکو آپ ضرور تھاں گریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس تحریک کو ہمیں دن آ جانا چاہئے تھا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ہم مسلمان ہیں نماز کی ویندی ضرور کرنی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں اسلام کا کوئی دخل نہیں ہے ۔ آپ نے ایک طریقہ کار بنایا ہوا ہے اب آپ چاہتے ہیں کہ اس مطابطہ کو توڑ دیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ گزارش ہے کہ اسی میں recent occurrence استمرح بتتی ہے کہ چمن دن یہ اشتہار ہدین وصول ہوا اس وقت ایک گھنٹے کے اندر یہ تحریک التوا دیے دی گئی ۔

میان خورشید انور ۔ چھٹی اور مہر لکھی ہوئی ہے اسکو ہڑھ لیں اور دیکھو لیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ اس سے اتفاق فرمائیں گے کہ recent occurrence اس وقت بتتی ہے جب کوئی یا کسی مسیر کے نوٹس میں آئے ۔ اس چھٹی کی وجہ سے ہمارے نوٹس میں یہ بات آئی کہے ۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا - بات بالکل مددھی ملی ہے - ہم اذظاہہ سے ان کے کوائف طلب کر اتھے ہیں -

مسٹر سپیکر - اسکو pedning رکھ لئے ہیں -

انارکلی لاہور میں کاروں کے داخلے پر پابندی

مسٹر سپیکر - میان خورشید انواعی پہ تعریک دش کرلی گی اجازت طلب کی ہے کہ اہمیت عامہ دکھنے والے ایک اہم اور فوروی مسئلہ کو ذریعہ لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملدوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ آج اخبارات میں یہ خبر شائع ہوتی ہے کہ حکومت نے انارکلی بازار میں کاروں کا داخلہ بالکل بند کر دیا ہے اس سے انارکلی کے کاروباری حلقوں میں بڑا اختراب پایا جاتا ہے اور حکومت نے امن اقدام سے عوام کو بھی بربادی کیا ہو گی -

آوازیں - ششم - شوم -

میان خورشید انور - جناب والا - انارکلی میں حادثات روپما نہیں ہوتی - یہ بالکل غلط ہے شہر کے اندو کوئی حادثہ نہیں ہوا - یہ صرف کاروباری لوگوں کو تنگ کر لئے آرڈر جاری کیا گیا ہے -

Mr. Speaker : - This is not a matter of public importance; and it is not admitted.

بیگم آباد احمد خان - جناب والا - انارکلی کی خستہ حالی کی میں ہر روز میلان ہش کرتی رہتی ہوں کہ وہاں لظم و ضبط بالکل ختم ہے - یہ تو بہت لوگ کام ہے جو حکومت نے کیا ہے -

مسودات قانون

مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳

مسٹر سپلیکر - وزیر تعلیم دی یونیورسٹی آف دی پنجاب بل آف ۱۹۷۳ ایشن

- ہے

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالحق) - جناب والا - میں مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ ایشن کرتا ہوں -

مسٹر سپلیکر - مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ ایشن کرنے یا کیا

- ہے

وزیر تعلیم - میں تحریک بیش کرتا ہوں :

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے
قاویہ ۱۹۷۲ کی مقتضیات کو معطل کر دیا
جائے اور مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ
۱۹۷۳ مجلس قائدہ کے سہر د نہ کیا جائے -

مسٹر سپلیکر - تحریک بیش کی گئی :

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب
کے قاویہ ۱۹۷۲ کو مقتضیات کو معطل کر دیا
جائے اور مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ
۱۹۷۳ مجلس قائدہ کے سہر د نہ کیا جائے -

سید تابش الوری - جناب والا - میں اسکی مخالفت کر رہا ہوں -

میان خورشید انور - میں ہمیں مخالفت کرتا ہوں -

سید تابش الوری - جناب والا - یہیکو میں آئی وساطت ہے اس طرف
ایشانے والوں کی خدمت میں ہے زبان شعر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں -

بِ رَبِّنَا وَهُوَ مَجْوَعٌ هُنَّا نَهُوَ مَجْوَعٌ مَّا بَلَى
دَمَّا وَرَدَ دَلَّا إِنَّكُو جَوَنَهُ دَمَّا مَجَهُ كَوَ زَهَانَ اُور

جناب والا - چار روز کی سلسیل بحث کے بعد ہیں ابھی تک وہ طلبے نہیں ہو
مگا کہ حکمران ہارٹی ہے نزدیک وہ کیا بیانی اصول اور کیا اساسی معیار ہے
جسکے پیشہ نظر وہ ۲۰ کے اس اہم ترقین قاعدہ کو سلسیل متعطل رکھنا چاہتے
ہیں - اس سے پہلے بعض والوں کی پشیکش کے وقت پہ کہا کیا تھا کہ وہ نہایت
معمولی اور بہت مخصوص دل مجلس قائمہ کے سپرد کرنے کے قوسی خزانے اور ہار
نہیں ڈالنا چاہیے لیکن اسکے بعد ہاؤستک لینڈ ایکو بیزشن جیسے اہم دل اور
اسکے بعد آج پنجاب یونیورسٹی جو سے اہم ترقین دل کو وہی مجلس قائمہ کے سپرد
کرنے کی مخالفت کی جا رہی ہے - - - - -

(قطع کلامیان)

جناب والا - ہوں یہ عرض کرو رہا تھا کہ پہلے یہ کہا کیا تھا کہ قاعدہ
۲۰ کی تعطیلی اسلائے کی جا رہی ہے کہ یہ دل نہایت معمولی اور مختصہ دل ہے
اور اسے مجلس قائمہ کے سپرد کرنے کے ہم سو ماٹے کا خیال نہیں کرنا چاہتے -
لیکن جناب اسکے بعد اس ہاؤستک لینڈ ایکو بیزشن دل اور آج پنجاب یونیورسٹی
چیسے دل کر رہیں کوئی کے بعد اس ضابطے کی تعطیلی کا مطالبہ دھرا یا جا رہا ہے
اس طرح سے یہ اس ہاؤس کا معاول بنا دیا گیا ہے جو کسی چیزوں اور ہار ہماری
روایت ہے ہم آہنگ نہیں ہے - اسلائے یونیورسٹی آرڈیننس جیسے اہم دل کو
ضابطے کی تعطیلی کی فرمان کاہ ہو بہمنٹ ایسیں پڑھایا جا سکتا - یہ دل ہڈام زدہ
یونیورسٹی آرڈیننس کی جگہ لی رہا ہے - کوئی نہیں چانتا کہ اس سے پہلے اسی

آرڈیننس کے خلاف ملک میں افطراب و اعتجاج کا عظیم طوفان برہا ہو گیا تھا اور میرے اسٹریک یونیورسٹی والے دوست اسکی تصدیق کریں گے۔ کہ خود انکی ہارٹی نے اسی تحریک کے نتیجے میں مقبولیت اور عوامی اہمیت حاصل کر لئی کتنی عجیب بات ہے کہ آج وہی ہارٹی جس نے بدنام زمانہ یونیورسٹی آرڈیننس کی آمرانہ دفعات کے خلاف تحریک چلانی تھی اور اس آرڈیننس کی منسوخی کا مطالبہ کیا تھا۔ آج اسی قسم کے آمرانہ آرڈیننس کو ایک ہل کی صورت میں کشید کر کے دوں ۲۷ کی معطلی کرانا چاہتے ہیں۔

(امن مرحلہ یو ملک خلام نبی صاحب گردی صدارت ہر ستم کن ہوئے)

وزیر اعلیٰ۔ آپ منسوخی کے متعلق فرمائیں آپ یونیورسٹی آرڈیننس کے متعلق یہ میں فرماسکتے اسکے متعلق کافی تقاریر ہو چکی ہیں۔ ایسے میں کزارش کروں گا کہ آپ اسی تک فرمائیں۔

شبیہ تابع وزیری۔ چنان والا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قاعدہ ۲۷ کی معطلی کا مطالبہ ایک غیر معمولی مطلبہ ہے اور یونیورسٹی آرڈیننس جوسا اہم ہل امن کی ذمہ میں ہے جسکا تعاقب عوام کے مختلف طبقات سے ہے اسکا تعاقب مزاروں اساتذہ ہے اسکا تعاقب لاکھوں طلباء ہے اور اسکا تعاقب یونیورسٹی کے حلیں اور مستقبل سے ہے ایسے اہم قریں ہل کو اسٹریک رواروی میں واس کرنا کسی ملور قابض رشک نہیں۔ اسلئے میں کزارش کروں گا کہ عوامی احساسات اور طلباء کے مطالبات کو ہیش نظر رکھتے ہوئے اس ہل کو مجاضی قائمہ کے سہرہ کر دیا جائیں تاکہ وہ تمام طبقات کی آراء کی روشنی میں اپنا نقطہ نظر عوامی نمائندوں تک امن عظیم ایوان کے سامنے واضح کر سکے اور طلباء کے جذبات و مطالبات اور مسائل کی ضروریات کو ہیش نظر رکھ کر حکومت ہسنداہ شور کر دیے گئے بعد قسمی رہوڑت پشیں کر سکے۔ چنان والا۔ میں مطالبہ کرنا چاہتا ہوں کہ قائد ایوان اس سالی میں مداخلت کریں اور وزیر متعلقہ ہے کہمیں کہ وہ یہ موہن دامن لے لیں۔ خابطہ کار کی تعطلی کا یہ انتہائی اقدام یونیورسٹی

چیزی اہم اہل کے مسلسلے میں بودا شت کرنے کے لئے ہرگز تھاں نہیں - میں ان سے اپنی کرqa ہوں کہ وہ اسی مسلسلے میں فوری مداخلات کریں وونہ ان کی انتہا پسندانہ روشن ہیں ابھی کسی التہائی روشن کو اختیار کرنے پر مجبور گور دے گی -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - جہاں تک قابش الوری صاحب کا یہ فرمائنا ہے کہ یوں یورپی آزادیتیں ڈا اہم ہے یہ بالکل درست ہے۔ اسی اہمیت کے لئے لظر ہم اسے ایوان میں پہنچ کر کے جلد از جلد منظور کرائیا چاہتے ہیں - اسی لئے ہم اپنے معزز سپہانہ حزب اختلاف سے تعاون کی اپنی کرتی ہیں کہ اور چاہتے ہیں جو ابھی تضییع اوقات کے دوسرا سے طریقے ہیں ان سے یہ ہیز فرمائی ہوئیں ان کو یورپی طو ہر ایوان میں زیر خود لا دیا جائے - اس لئے قادہ ہے کو مطلع کرنے کی تعریف کی کئی ہے -

مسٹر چٹر مین - قائد حزب اختلاف -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - بوجیہ التہائی سیاست ہے کہ ہمارے ایک ہر انسان میں روز دفعہ کار امن وقت صدارت کی کرسی ہر ممکن ہیں -

ما و مجدون ہم سبق اور دام در ایوان عشق
او ہے کعبہ رفت و ما ہکو چہ رسوا شدیم

مسٹر چٹر مین - آپ اس طرف آجائیں - آپ کجھہ کی طرف آجائیں رسولی
کی کہا ضرورت ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - آپ اس عمر میں اپنا غکر اور عقیدہ تبدیل
کر سکتے ہیں - میں اس کے لئے نا اہل ہوں - گزارش ہے کہ مقصود قوی کہ
چار دن سے مسلسل یہ احتجاج ہو رہا ہے کہ قاعدہ ہے کو مطلع نہ کیا جائے
کیونکہ یہ جمہوریت اور واپسی کی روایات کے قتل یعنی دریغ کے متراؤک ہے لیکن

حکومت اس طرف متوجہ نہیں ہو رہی ۔ یہ هنگامی قوانین چونکہ بڑے اہم ہیں اس لئے اگر قائد ابوان اس میں مداخلات نہیں کرتے اور قادہ ہی کی منسوخی کا مطالبہ واہس نہیں لیا جاتا تو پھر ہمارا فصلہ یہ ہے کہ آج ہم تمام دن کے لئے پانچھال کریں گے ۔

وزیر قانون ۔ چناب والا ۔ اس کو قتل یعنی دربغ نہیں بلکہ قتل نہیں قمع کہا جا سکتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ اس کو یوں کہا جا سکتا ہے ۔
لٹکے ہیں اور ہاتھ میں تلوار ہوں نہیں

مسٹر چنبر میں ۔ رانا پھول ۔ خان۔

رانا پھول محمد خان ۔ چناب والا ۔ چار روز سے وزرا حصرات نے قاعدہ کا اپسا پھوا کیا ہے کہ ہماری اسمبلی کے اصل نام کو الٹ نام ہے لیا جا رہا ہے ۔ اس اسمبلی کا اصل نام قانون ساز ادارہ ہے لیکن مجھے شک ہے کہ قاعدہ کی ہار پار معطلی کے مطالبہ کی وجہ سے اس صوبہ کے لوک اسے قانون معطل کا ہاؤں قرار نہ دے دیں ۔ چار روز سے ہم قانون سازی کی بجائے قاعدہ کی معطلی میں لگ کر ہوئے ہیں ۔ اس قاعدہ کی معطلی کا مطالبہ اسلئے کیا چاہا ہے کہ یہ مسودات قانون اسلئے مشینڈنگ کمیٹی کو نہیں پھیجنے چاہتیں کہ خرج برداشت کرنا ہڑے کا ۔ میں وزیر متعلقہ کی اطلاع کیلئے عرض کر دوں کہ اسمبلی کے اجلاس تک دو وان اکر مشینڈنگ کمیٹی کے ارکان کو کام کرنا ہڑے تو پھر اس روپوں کے علاوہ اور کوئی لی ۔ اسے باذی ۔ اسے نہیں دینا ہڑیکا ۔ اس طرح اس خرج سے ہماری رہت ہو سکتی ہے یہ ایک ہمایہ ہے جس کے تحت چار دن سے اس قاعدہ کو معطل کرنے اور زور دہا جا رہا ہے ۔

مسٹر نادر حسین منصور ۔ چناب والا ۔ یہ ایک بڑا اہم ہوائیک ہے ۔
قادہ ہے میں یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی سہر tedious repetition کرے

جو سمجھے کہ اس طرف بیٹھنے والے دوستوں نے بار بار وہی دلائیں دئے ہیں اور تین دن سے ہیں repetition کی جا وہی ہے۔ تو

"The Speaker may direct him to discontinue his speech.".....

رانا پہول محمد خان - تو یہ قاعدہ ۲۲۷ اور ابھی لاکو ہو کا جر بار بار دھرا لیا جا رہا ہے۔

مسٹر چنبر مین - مسٹر لذر ہسپن - آپ تشریف رکھیں - من نے آپ کا یو انٹ سمجھو لیا ہے - رانا صاحب آپ اپنے دلائل کو repeat کریں -

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیدف اللہ خان - اگر قاعدہ ۲۲۷ دھرا یا جا سکتا ہے تو یہ دلائل ہوں دھرانی جا سکتے ہیں -

مسٹر چنبر مین - اکثر معزز ممبران کا یہی طرز استدلال ہے کہ چونکہ وہ repeat ہو سکتا ہے - اس اثر ہے ہوں اپنے دلائل کے تو یہ خلط

رانا پہول محمد خان - جناب والا - میں اس چیز کا جواب دیتا ہوں یہ جب وزرا صاحبان کی طرف ہے قاعدہ ۲۲۷ کو معطل کرنے کا مطالبہ بار بار دھرا یا جا رہا ہے تو جتنی دفعہ ہوں اس مطالبہ کو ہوش کیا جائے کا اتنی دفعہ اسکی مخالفت کرنے والے اراکمن اس ہر روشنی ڈالیں گے - یہی قاعدہ ہے - اگر آپ روشنگ دے دیں تو میں خاموش ہو جاتا ہوں -

مسٹر چنبر مین - میں کون ہوں روشنگ دینے والا؟

رانا پہول محمد خان - بڑی سورہ بائی -

مسٹر چنبر مین - کیا آپ اپنا تصد اور مدعای بیان کر چکے ہیں؟

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میں تو ابھی تعمید میں ہوں۔

مسٹر چنبر مین - یہ ابھی تعمید، یوای ایک کتاب ہے۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا - مجھے صرف ایک منظہ دے دیجئے۔ اگر کسی مسودہ قانون کو کہیں کہ توزد کر کے توں دن کے اندر اسکی روورٹ طلب کریں تو مجھے خوبی ہوتی جس مسودہ قانون کو اتنی اہمیت دی جا رہی ہے اس کو آج ہم منظور کر اتھے۔ اس ملک کی مناسع ہزیز اس ملک کے طلباء ہیں جنمودن نے اس ہاؤمن کا مویکر بننا ہے۔ اس ہاؤمن کے ارکان بننا ہے۔ وزیر بننا سے اور انہی میں سے اس ملک کا صدر بننا۔ وہ مسودہ قانون انہی کے متعلق ہے۔ اسلئے یہ نہایت اہمیت کا حامل ہے میں گزارش کروں گا کہ اس قاعدہ کو معطل نہ کہا جائے اور اس مسودہ قانون کو شینڈنگ کھینچی جائے۔

چوہدری محمد اعظم - جناب والا - میں قاعدہ ۲۷ کی معطلی کے متعلق کچھ ہر پس کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ

(قطع کلالہاں)

مسٹر چنبر مین - آپ یہیں بات کوئی دہیں۔

چوہدری محمد اعظم - میں وجہ بتا رہا ہوں یہ کیوں اس سے allergic ہوں۔ آپ اس کھینچ کا رنگارڈ دیکھیں جو اس چہز کا گواہ ہے کہ ایک کشین کے کرایہ دار کو نکالنے کے لئے۔ اس لئے مالک کو نکالنے کے لئے اس کھینچ نے کتنے اخراجات کئے ہیں۔ اس کھینچ کے چنبر میں اوزیشن کے مردے ایک دوست ہیں ان کو جو نئی۔ اے اور لڑی۔ اے ملا ہے وہ آپ ملا خطہ

کر ہیں تو اس توجیہ پر بھینجیں گے کہ ایک ادمی سے کتنیں خالی کروائی ہو
ہزاروں روپے اجازت خرچ ہوتی ہے۔ اسلئے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہر مہودہ قانون
کمیٹی کے صورت ہو۔

(قطع کلام و ادا)

میاں خورشید انور ۔ یہ امن کمیٹی کے ارکان ہر حلقہ ہے ۔

رانا پہول محمد خان ۔ یہ چوہدری مدد اعفام صاحب امن لئے کہہ رہے
ہیں کہ کمیٹی مرازاں ہوں کے خلاف مسلمانوں کا آنون نہ ان جائی ۔

^۱ مسٹر چلڈر میں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا اتفاق سے میں امن کمیٹی کا چہورہن
ہوں اور اسکے ممبروں کی اکثرت ہوازیاری سے اعلق رکھتی ہے۔ مجھے سخت
اسوس ہے بلکہ میں نے ہجھانے دنوں دفتر کو لکھ کر دھنا ہے کہ ہمار بار کمیٹی
کی وجہ سے ہلاکتی اور متفقہ فصلہ کرنے کے باوجود امن کے نیصلوں پر عمل درآمد
نہیں ہو سکا۔ امن لئے ہجھانے اجلاس میں میں نے Offer کوا تھا کہ تمام لوگ
مستحقی ہو چاہیں تو بہتر ہے۔ میں امن مسئلے کو کسی مناسب موقع پر لاما
چاہتا تھا۔ مجھے اسوس ہے کہ امن کمیٹی لے متعدد بار اپنے ممبروں کی سہولت
کے لئے جو اپنی نیصلے کئے دفتر کی جانب سے وعدے کر لے کے باوجود ان پر
عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔ اسی لئے تین چار میٹنگ مسلسل کرتی ہیں۔ جہاں
تک کوئی نہیں کا تعلق ہے اسی مسلسلے میں متفقہ طور پر نیصلے ہوا کہ امن کے
ٹھہکیدار کو وہاں سے نکال دیا جائے اور کوئی نہیں ٹھہکیدار مترو کیا جائے۔
چنانچہ لنڈر طلب کئے کئے کسی اور ٹھہکیدار کو مترو کر دیا کیا۔ لیکن ہوا
ہے کہ اس پر عمل درآمد کرنے کی بجائی مختلف وزرا صاحبان لے مجھے رائے
لکھنے شروع کر دئے اور احکام وہیجنی شروع کر دئے کہ ہمیں ٹھہکیدار کو

بدلانہ جائے۔ چنانچہ میں ایک منسٹر صاحب کے ہاں ان گفتگوں والی کو لے کر گا تو انہوں نے کہا کہ یہ ہماری واہی کامیابی دار ہے ورکر ہے آپ ان کو نکالنے کے لئے ہار ہار مشنگھیں کر لی اڑیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان بوری کمیتی کی اور اور ہے ارکان کی سخت توهین ہوئی ہے اور ان ہر یہ لازم لگا دیا کیا ہے کہ انہوں نے یہ ہار ہار مشنگھیں کی ہیں۔ حالانکہ یہ بات ان کے علم میں ہے کہ ان نے ہمکمزدار کو نکالنے کے لئے ہار ہار حکومت کی طرف سے مداخلات کی کہی اذر کمیتی لئے فیصلے کو كالعدم قرار دینے کے لئے ہری ہری کوشش کی کہی (قطع کلامیاں)

اب وہاں دو parallel کیتیں چل رہی ہیں۔

مسٹر چیز میں ۔ اگر آپ مناسب سمجھوں تو میں متعلّه وزیر ہے کہوں کا کہ وہ آپ سے ملیں اور ہاہمی طور پر اس مسئلے کو حل کر لیں۔ اب آپ آنکھیں کے ہانے میں اپنے خوالات کا اظہار فرمائیں۔

میان خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں ہر قیوویتی ہل یک سلسلے میں عرض کر رہا تھا۔ اب اگر قاعدہ ہے کو معطل کر دیا جائے تو ان ہر حکومت کا ایک بھی خرچ نہیں ہو گا۔ تمام ارکان اجلاس کے سلسلے میں لاہور میں موجود ہیں متعلّہ کمیتی کی میٹنگ بھی بڑی آسانی سے صرف تین دن کے لیے دکھی چاہکتی ہے اور وہ آسانی تفصیل سے اس ہر خورشید کے بعد دہورث بیش کر سکتی ہے۔ امن طرح آسانی سے وہ کام مکمل ہو جائے گا۔ کونی جلدی اس لیے نہیں ہے کہ آج ہی اس مسئلے پر کونی فیصلہ نہیں ہو جادا ہے۔ آج یہ ہل بیش ہوا ہے۔ ابھی اس یہ قرابوں آئیں۔ بہت سے سودات قانون اس سے ہمیں گورنمنٹ بیش کر چکی ہے ہمیں ان کی ہاری آئی ہے اس کا نمبر آئی ہیں کم از کم ایک سوئنہ لکھ گا۔ اگر اس کمیتی کو تین چار ووز مل جائیں تو کون ما آسمان ٹوٹ بڑے گا۔ مجھے انسوں ہے کہ حکمران ہارٹی جمہوریت کی

لئی کو رہی نہ اپنے دعووں کی لفی کو رہی ہے ۔ وہ بیشہ دعویدار وہیں ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ جمہورت ترقی کرے اور یہاں استعمال ختم ہو ۔ لوگوں کے سائل جن میں ، وہاں طلبہ کے مسائل کا ذکر کہا جاتا ہے وہ حل کرنے چاہیں گے ۔ اب اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ طلبہ یہ معلومات حاصل کرائیں جائیں ۔ پروفیسروں سے اور متعالہ اہل کاروں سے تمام معلومات حاصل کر لیں اور ان تمام لوگوں سے معلومات حاصل کر لی جائیں جن در راہ راست ان کا اثر ہٹا ہے تو اسی کے لیے یہ میں وقت دینے کے لیے تیار نہیں ہوں ۔ میں یہ انتباہ کروں گا کہ اس دفعہ وہ اپنے طالبی کو واہس لے لیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جوسا کہ میرے محترم دوست چوہدری بد اعظم صاحب نے فرمایا تھا اگر وہ مجھتے ہیں کہ شینڈلک کمیٹیوں میں ذات نز خرچ ہوتا ہے تو انہیں فaudہ ہو کو معطل کرنے کے بعد اپنے یہ تجویز کرنی چاہیے کہ ساری شینڈلک کمیٹیوں کو ہی توڑ دیا جائی کیونکہ لوگ ددیانت ہیں ۔ میں عرض کر دوں کہ میں نے اس ہاؤس کمیٹی میں یہ دسے دیا تھا کہ میں اس پر اختصار کمیٹی کا رکن رہنے کے لیے تمار نہیں اور میں چیزوں کو استفسر دے چکا ہوں ۔ ان کی اطلاع کے لیے میں یہ کذارش کر دوں کہ ہم ان کی طرح ہیرا ہیری سے کام نہیں لہتے ہے ۔

چوہدری محمد اعظم ۔ میں رانا صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ استفسر کی اصل وجہ ہنائیں ان کے ذمہ کثیر کے نہ کیدار کے چوں بناہیات ہیں اس کی بھی وضاحت کر دیں ۔

(قطع کلامیان)

مسٹر چنیوں میں ۔ رانا پھول بھول خان صاحب بحث کی کوئی خروج نہیں

ایوان میں اس وقت یہ چہز زیر بحث نہیں ہے کہ رانا پھول صاحب نے اشتعلی کن وجوہات کی بنا پر اور کن حالات میں دہا تھا اور فاضل ممبر لئے جو پہلے فرماسا تو ایک ایسا تھا کہ حالات میں وہ راتیں کی ہیں۔ اس کا فیصلہ اب ابھی متعاقہ وزارہ کریں گے۔

رانا پھول محمد خان — میں کسی ذمہ بات نہیں کرنا چاہتا۔ اگر میرے ذمے ہتھا جات ہیں تو ثابت کرو دینیں۔

مسٹر چندر مین — یہ راتیں یہاں پر نیصلہ کرنے والی نہیں ہیں۔ یہ آپ پاہنی طور پر باہر نیصلہ کر لیں وہ آپ کے دوست ہیں۔ اب حاجی سیف اللہ خاں تقدیر کریں گے۔

میان خورشید انور — رانا صاحب نے کوئی بذرا نہیں دینا۔ یہ جہولہ الزام لکا دیا کیا ہے۔

مسٹر چندر مین — اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ہریس سے کہوں کا کہ یہ راتیں آپ نہ لکھیں کہ کس نے کہا دینا ہے اور کیا لینا ہے۔
چودھری محمد اعظم — انہوں نے چہ کہ دینے ہوئے ہیں جو dishornour ہوئے ہیں۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی — جناب والا۔ میں مودہ اللہ عرض کروں گا کہ بہلزاری کے جمہوری روپیے پر خورشید انور نے اعتراض کیا ہے۔ یہ نہایت الوس فاک بات ہے۔ یہ لوگ ابھی بھی اس بات پر راضی نہیں ہوتے ہیں کہ اوزیشن لئے چہ چہ وکن کہترے ہوتے ہیں اور ان کی تعداد ۲۰ فی صد ہیں نہیں ہے۔ کیا یہ جمہوری طریقہ امیں ہے کہ ہم وقت کی تقسیم ہوئی اس کے مطابق کریں آج سب ہے ام اگر کوئی چیز ہے تو وہ وقت ہے۔ ہم اگر وقت کی تقسیم کریں تو انہوں کھنثے میں سے ہالج میٹ ملیں گے۔ وہ تمام بولٹھے ہیں اور ان کو اجازت دی جاتی ہے۔ ہمیں اس بات پر ابھی اعتراض ہے کہ ادھر سے اگر کوئی

اولے تو اسے کوئی موقع نہیں دیا جنقا اور ہمارا ہوائیٹ آف آرڈر یہی نہیں سننا جاتا اور اعتراض یہی نہیں سننے جاتے ۔

مہتر چندر مین ۔ فرازی صاحب ۔ آپ کا ہوائیٹ آف آرڈر ختم ہوا ہا ۔
یہ کافی زیادہ لمبا ہو چکا ہے ۔

حاجی محمد سلیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ سوچنے پر کہونے میں قطعاً
ہاک کہ ذہن کو پس طرح قاعدہ ہے کی معطلی باو بار اس ایوان میں یہیں کسی کسی
اسی طرح قاعدہ ہے کے معطل نہ کر لے کے متعلق دلائل یہیں باو بار دیتے کہئے ۔

(اسی مرحلے پر مہتر سوپرکر کرسی صدارت پر ممکن ہوئے)

میں صرف اتنا عرض کروں کا کہ اس قاعدہ کی معطل کوہ حد تک ان
فوازیں ہر تو دوار کھی جا سکتی ہے جن کے متعلق ہمیں تلخ تجربات نہ ہو
چکے ہوں ۔ جن توالین کے متعلق ہمیں تلخ تجربات ہوا چکرے ہوں جن کی اہمیت
ہم پر واضح ہو چکی ہو جن کے متعلق ہمیں یہ ثابت دو چکا ہو ۔ ان پر اس
قاعدہ کی معطلی روایتیں دکھی جا سکتی ۔ اسی صوبیے میں مسودہ قانون چامعہ
پنجاب پہلی دفعہ نہیں لایا جا رہا بلکہ اس سے اہلی یہی یہ آرڈر لینسون کی
شکل میں جاری ہوا ۔ ایسے ہمارے طلبہ برادری اور یہاں کے عوام کی مسترد
کیا ۔ ۔ ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ وہ صرف قاعدہ ہے کی معطلی کے بارے میں وات
سکتے ہیں ، یونیورسٹی آرڈننس پاٹلیہ کے مسائل کو پہنچاڑ بھٹ نہیں
لایا جا سکتا ۔ جب یہ بل وزیر بھٹ لایا جائے کا تو اس وقت حاجی سلف اللہ یہ تمام
بالائی فرم سکتے ہیں ۔ ہاؤس کا وقت اس طرح خالی نہیں ہوا ہا ۔

حاجی محمد سلیف اللہ خان ۔ سیہی وات تو یہ ہے کہ اگر ہرے
لااضل دوست جناب وزیر قانون ہوا ہورا فقرہ من لمحے تو انہیں الٹنے کی زیست

ہی کوارا نہ کرنا بڑتی۔ جناب والا۔ میں یہی عرض کر رہا تھا کہ ہملا
ہوندوں شی آرڈیننس لاذد ہوا، قاعدہ ہے وا اس کی کوئی اہمی اروپیں کے
معاقب چونکہ اس پر عمل نہ کیا گیا اسے۔ مشینڈنگ کمیٹیوں کے پامن نہ ہو جا
کما اس پر ہو ری چہان ہن نہ کی کمی، اس کے حسن و تبع کی طرف توجہ نہ دی
کمی اور پر ضرورت محسوس نہ کی کمی کہ جن لوگوں سے متعلق پر آرڈیننس ہے
اف کو اپنی بلا کے کم اس کے خیالات میں ان کی تکالیف کا بھی اس میں از الہ کرہیں
اور کوششی کرو، کہ اس قانون کو ان کے لیے قابل عمل اور قابل قبول بھائیں۔
اور وہ صرف اسی شکل میں ہو سکتا تھا کہ اکر تو اکد کو ہورا کرتے ہوئے اس
قسم کے اہم ترین بلوں کو مشینڈنگ کمیٹی کے پامن ہو جائے۔ وہ اپنی طرح
چہان ہن بھی کرے۔ وہ اپنے طرح سوچ ہو جاو کرے میونڈنگ کو بلانے عوام کی توجہ
مبنی دش کرتے تاکہ اس قسم کے آرڈیننسون کو امر قسم کے قوانین کو اس نام کی
لیجیشن کو ہار دا، پامن کرانے کی قطعا زحمت کوارا نہ کرنا بڑتی اور عوام کی
کمائی ہوام کے خون اپسینہ کی کمائی امن طرح دا، اور ضائع اور صرف نہ کرنا
بڑتی۔ ہمیں ایک آرڈیننس نہ ہوا اور وہ اس وجہ سے ختم ہوا کہ اس کے
متعلق ہوام سے مشورہ نہیں کیا تھا۔ طلبہ سے مشورہ نہیں کیا تھا اسی شکل
میں ہا اس میں تھوڑی می رد و بدل کی کمی مکر جذب والا۔ پہ ایک سئیلہ اور
ہے کہ آرڈیننس جاری کرتے وقت وہ تمام ضرورات ہو ری اپنی کی جاتیں۔

Mr. Speaker:—Ordinance is not under discussion.

حاجی محمد سعید اللہ خان — جناب والا۔ اسی کو regularise کراہا
جا رہا ہے۔

Mr Speaker:—When we will come to that we will discuss
that.

حاجی محمد سیف اللہ خان - بہت اچھا جناب - میں گزارش کر رہا تھا کہ یہ یوزرونسٹی ہل جو آج امن ایوان میں پہش ہوا۔ اگر اس کو یہی کہو محدود وقت کے لئے رکھنا ہے اگر اس کے لئے یہی نہت ہی ہے کہ ایک مال کے بعد اسکو ختم کر دینا ہے اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ اسیں اس بات یہی تجربہ حاصل نہیں ہوا کہ امن آرڈننس کو نافذ ہونے ایسی چھ منیجنیز نہیں ہوتے تھے کہ ترمیم نہ دوسرा آرڈننس آپ کو لانا ہڑا کیونکہ آپ قانون سازی کرتے وقت عوام کی رائے نہیں لیتے۔ قانون سازی کرتے وقت جو طبقہ متأثر ہوتا ہے اسکی رائے نہیں لیتے۔

Mr. Speaker:—Please stick to rule 74. Let us not discuss the Ordinance as Such.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - تو میں یہ نہایت ادب ہے گزارش کروں کا کہ ہواہ کرم اس کو وقار کا سٹبلہ نہ بنائیں بلکہ اسکو matter of justice matter of applicability matter of equity ہنائیں۔ اس کو legislation کوئی ہنیں نہ کرنی ہڑے۔ ہدیہ canons and principles of چاہیے کہ وہ جامع ہو ناہل قبول ہو اور عوام کے لئے اس نہ عمل کرنا آسان ہو جائے۔ تو میں گزارش کروں کا کہ ازراہ کرم ہری ساقہ گزارشات کے پیش نظر اور آج لئی گزارش کے ہوئی لفڑ کم از کم اس اہم ترین ہل کو مجلس قائمہ کے پاس بھیج دیں اور مجھے توقع اس لئے وابستہ ہے اس لئے میں گزارش لئے سرے سے اخراج کر رہا ہوں کہ آج یہ جو قاعدہ کر معمول کرنے کی تجویز ہے اسے ایک لئے منسٹر صاحب کی طرف ہے ہونی ہے اور وہ بھلے اس تجویز کے عادی نہیں ہیں۔ جس طرح ہمارے وزیر قانون ہو کریں ہیں۔ یہ ان کا بھلا موقع ہے اس لئے مجھے قری امید ہے کہ اپنی تحدیث مزاجی کے پیش لفڑ عوام میں

اور مشوڈائس میں امن ہل کو مقابل کرنے کے لیے مشینلاگ کمیٹی میں اجلاع دہن گے وہاں سے ریورٹ آئے کے بعد اس کو discuss کرنا گے اگر اب آج ہمیں آپ نے یہی طرز عمل اختتار کیا اور اسے وہاں نہ ایجاد کیجئے تو ہمیں کہیجئے کہ طلبی برادری اور ہواں میں امن موجودہ بل لگے متعلق شک و فہیمات جو ہمیں ہے یہاں ہو چکے ہیں وہ واضح ہو جائیں گے اور ہر آپ کے پاس کوئی ذریعہ کوئی طریقہ اپنے ہو گا کہ آپ ان کو ہذا سمجھن کہدی ہے ہل اف ہے کے مقاد میں ہے۔ جب تک اس کو ان کی ضروریات کے مطابق نہ پہنچیں۔

Mr. Speaker :—Will the Education Minister lik to speak ?

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — جناب والا۔ یہ چند دنوں سے معزز اراکمن حزب اختلاف نے کچھ اسی قسم کی باتیں اس قاعده کے متعلق کہی ہیں جو بالکل ہمارے منہ میں الفاظ ڈالنے کے برابر ہیں۔ ہم نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ بات کو confuse کر دیا کیا ہے۔ حالانکہ یہ بہت سیدھی سی بات تھی اس لیے میں تمام ایوان کو یہن دلانا چاہتا ہوں کہ قاعدہ میں جو کہ جمیروی طور پر بنایا کیا ہے اور اس قواعد انضباط کا میں شامل ہے۔ اس میں یہ proviso موجود ہے۔ اس میں یہ شرط موجود ہے۔ میں اڑھا دیتا ہو۔

مکر شرط یہ ہے کہ ورنہ متعلقہ اس امر کی تحریک ہیش کرنے کا مجاز ہو کہ مسودہ قانون هذا کو اس قاعده کو متفقیات میں مشتمل کر دیا جائے اور اگر تحریک منظور کرنے کی تو قاعده لمبر ہم نے احکامات مسودہ قانون هذا ہر امن طرح اطلاق پذیر ہوں گے کوہا کہ مسودہ قانون هذا ہر مجلس قائمہ کی ریورٹ اسی وزیر ہوں کر دی کہی ہوتی چس روز تحریک منظور ہوئی۔

تو سوچئے کہنے کا حصہ یہ تھا کہ امن قسم کا قائل برونس گے ایک سیکشن میں دھاگا ہے کہ جیسے ہم کوئی شیر جمہوری ہات کر دے ہیں - حالانکہ یہ احسی ہات نہیں ہے - میں نے آپ کے مانسے یہ پڑھا ہے کہ نواعد میں یہ شرط ہے۔ اور ہم امن کو استعمال کر دے ہیں - اس کے علاوہ حزب المخالف کے من اسمبلی میں ہٹھے دونی معزز اور اکین قواعد اضباط کار لائے اصولوں کے مطابق نمودیک میں ہمارے ماتھ حصہ لیں گے اور اگر یہ کاماب ہو جائیں تو ہر امن وقت کس طریقہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بیرون جمہوری اندام ہے یا ہم جمہورت کے کسی خاص تقاضے کو ہورا نہیں کر رہے - یہ تو امن ہات کا جواب ہے اب جناب والا - جو بتیں ہمارے منہ میں ڈائی گفتی ہیں وہ یہ ہیں کہ ان کو کچھ وقت طبا ہے اس تذہبے ہا دوسرے حضرات مانسے کے لئے دینا چاہئے - میں کے ائمہ امن کزارش کروں گا کہ ان کو معلوم ہیں ہے کہ جب ہماری بارثت نے حکومت کی ہاگ ڈور سنہ ہالی تو ہمیں ایک مرکزی وزیر لیے طلبہ اور امانتہ کو تمام پاکستان سے بلاہا اور ان سے ہاؤں ہوئیں ہر تمام صوبوں کے وزراء کو نہ صرف ہنگام اور سندھ کے بعدکہ فریمور اور بلوچستان سے وزراء تعلیم کو ہی بلاہا اور انہیں بتا کہ ہم نے اتنے ہوئے میں طلباء اور امانتہ ہے یہ باتیں کی ہیں اور ان سے ہے طبع ہابا ہے - اب یہاں یہ بیدا ہوتا ہے کہ ہم نے متعلقہ افراد سے مشورہ کیا ہے ہا نہیں - والکل کیا نہیں - دوسری ہات ہے کہ چہ وزیرت میں اسمبلی میں امن ای رائے جائیں ہیں - وولنڈ تو آرڈنیشن ہی قانون تھا کہ ہمارا عوام کے نمائندوں کی اکثریت جو ہیں ہے وہ اب اس ہر اپنی رائے ہے اس میں یہ کسی Procedure کو ہم short cut نہیں کو دے

ہیں ۔

رانا پہول محمد خان - ورائیٹ آفی اوفی - جناب والا - وزیر تعلیم کا یہ فرمائنا کہ یہ مسودہ قانون امن ای رائے کیا ہے کہ وہ اتنا ہے اپنی رائے دیں یہ

درست نہیں بلکہ اگر وہاں یہ منظوری حاصل نہ کی جائے تو وہ آرڈرائیس ختم ہو جاتا ہے -

وزیر تعلیم - جناب والا - یہی وات کرو رہا ہوں میں ہمت آسان اردو ہوں رہا ہوں - یہ مسودہ نالوں اس ہاؤس میں اپنائی لایا کیا ہے کہ اس ہاؤس کی اکٹرویٹ اس ہر شور کرنے - اس کا ایک خاص طریقہ ہے کہ پہلے بل publish کیا جائے گا - تین دن کا لوگون ہو گا اس کے بعد یہ ایوان میں آئے گا - اس کے بعد چنسل پرنسپل اور objects ہر بحث ہو گی - ہر اس کے بعد ایک ایک شیل ہر بحث ہو گی - ہر اس کے بعد تمام معزز معمور ان اس ہر تراجم لا سکتے ہیں - یہ سب process مکمل ہونے کے بعد اگر یہ بل ہاس ہو جائے تو نالوں مسودہا جائے گا - لیکن ایک تاثر جو میں نے اخبار کے ایک پیکشن میں بڑھا وہ یہی تھا کہ چھسے ہم مارے Procedure کو short cut کر دی ہیں - یہ ایک دم جھہ ہے بل چھسے آج ہی منظور ہو جانا ہے - حالانکہ انسی کوئی بات نہیں لیکن ایسی پالوں کہیں کہیں ہیں اس کے بعد بچھلی اسیداؤں کے اس ہاؤس میں یہی ہونے معزز اکین کے سامنے precedents موجود ہیں کہ جس روز بل وہی کہا کیا اسی دن discuss ہے - جس روز بل introduce کیا کہ اس ہر اسی وقت بحث شروع کر دی گئی اور ہم تو ہر اس میں کہو، وقت دے دیے رہیے ہیں - ہمیں تین روز اس کوئی دے دیے ہیں -

علام رحمت اللہ ارشد - ہوائی ائمہ آرڈر - جناب والا - ڈاکٹر صاحب کو یہ معلوم ہوتا چاہئے کہ ۱۹۶۵ء میں اس ملک کے اندوں مف صدارتی افلاط تھا اور اس ہاؤس کی ورکنگ کا طریقہ یہی دوسرा تھا - بل کو in toto یہ منظور کرنا ہوتا تھا یا منظور کرنا وزننا تھا -

مسٹر چپنکر - الہوں نے یہ تو نہیں کہا کہ نظام کیا تھا وہ یہ بنا رہے ہیں کہ یہ ہوتا تھا مگر ہم نہیں کوئی کر رہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - موجودہ رولز کے مطابق یہ کو سکھنے

ہے -

وزیر تعلیم - باکمل کر سکتے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - آپ رواز کو ڈھن آئیں کو ڈھن آپ بالکل
لہیں کو سکتے ہیں -

وزیر تعلیم - ۱۹۱۵ء کے precedents موجود ہیں -

مسٹر سپیکر - رولز کی interpretation کرنا ہوا کام ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - اس قسم کے precedent انہوں نے قائم اکتفی
تھی تو اسی وہ حکمرات کثی ہے اور یہ یہی اس ہاؤس کے لدر اس قسم
کے precedents قائم کرنا چاہتے ہیں -

مسٹر سپیکر - مگر انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس کو follow کرنے
کر دیں -

وزیر تعلیم - ہمارا جن چیزوں پر یقین کرتا چاہتے - قانون مازی کے
متعلق جیسا طرح ہیں ابھی تبلیغ کہ کہی ہے وہ یہ ہولی چاہتے - ایک تو اسی ہل
کو ...

علامہ رحمت اللہ ارشد - یوائیٹ آف آرڈر - جنابہ والا - ہیں امتحاج
کرتا ہوں وہ تبلیغ کا لفظ واہیں ہیں - یہ تبلیغ کی اس لہیں ہے - ہیں اتنے خوالات
کے اظہار کا ہورا ہورا حق و کہتا ہوں -

وزیر تعلیم - تبلیغ کا کہا مطلب ہوتا ہے آپ ذرا مجھے سمجھائیں -

(قطع کلامہ ان)

سوچائی اسمبلی بجواب

وہ خلط بات ہے - تبلیغ بالکل نہیں لفظ ہے - آپ موجود سمجھا ائمہ تبلیغ ہیں
کیا خلط بات ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - بات یہ ہے کہ کل ہورا ہاؤں
نہیں سمجھا تھا، «ختم اللہ علی قلوبہم» کے متعلق تو آپ سمجھو کرے تو ہے - میں
قہوڑا ساہری ہڑھا ہوا ہوں - چون معنی ہیں وہ تبلیغ کہہ رہے ہیں یہ ایک
طنز ہے -

مسٹر سپیکر - آپ ان کو دعوت دے رہے ہیں کہ آپ کو وہ اس بات کا
جواب دیں -

وزیر تعلیم - جناب والا - وہ کہہ رہے ہیں کہ تبلیغ کا لفظ خاطر ہے وہ
آپ واہن لئیں - جناب والا - وہ نہایت ہی سہذب لفظ ہے - وہ بہت اچھا لفظ
ہے - عام لفظ ہے زیادہ اچھا لفظ ہے - وہ خاطر لہوں ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں
کہ جو وظا آپ فرمائے ہیں - جس طریقے سے آپ الفاظ استعمال کر رہے ہیں
وہ خلط ہے -

وزیر قانون - جناب والا - کل تبلیغ کا لفظ حاجی سیف اللہ صاحب لئے خود
استعمال کیا تھا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - جس طرح میں تبلیغ کر رہا
ہوں آپ اس طرح تبلیغ کر رہا ہی نہیں سکتے -
(تمہرہ)

وزیر تعلیم - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کسی تالوڑ کو
مثال سے ہماری ہم عوام ہے تسلی کو لئیں جن کے مامنے ہم جوابدہ ہیں - ان کے

لئے ہیں ان چیزوں کو دیکھنا چاہئے کہ ان میں لوگوں کے کیا مطالبات ہیں۔ کیا یہ قانون لوگوں کے مطالبات لئے مطابق بنایا کیا ہے؟ ان سے مشورہ کیا کیا ہے؟ ضرورت کیوں بخوبی ہوتی نہیں؟ اکثر معزز ارکان لئے ہی ملکی اتفاق کیا ہے کہ پہلا ہل ناٹھن تھا اس نے یہ بہت بڑی ضرورت ہے کہ اسکر replace کیا جائے۔ دوسرے یہ دیکھنا ہے کہ اس میں کوئی فنی نتائج نہیں وہ نہیں ہے۔ اسکے متعلق میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ہنگامی ہاؤں ہوں کہ اسکو審کمہ قانون والی vetting کرنی۔ قانون بنانے کا Procedure ایسا ہوتا ہے کہ اسکو審کمہ قانون والی vetting کرنی۔ ہیں۔ کو اسیل آف منیشنز میں ڈیکس ہوتا ہے اور ہر ہماں تک آتا ہے۔ اسکے بعد ہنگامی ہاؤں جبکہ ایسا بتتا ہے تو اسکی ایک ہار ہر vetting میکمہ قانون میں ہوتی ہے۔ فنی طور پر ہم نے اپنے اپنے کو ہمین دلا لیا ہے کہ اس میں کوئی افسوس نہیں ہے۔

جناب والا۔ جہاں تک متعدد اسائندے اور طلباء کے نمائندوں سے بات کرنے کا تعلق ہے وہ ہی ہم نے پھر کر لیا ہے۔ ہم سب ہماں ہوری کر کے اس کو ہماں لائیں ہیں اور اس ہاؤں کے جو تواعدهیں ان کے مطابق ہم اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ جتنا وقفہ ہوگا۔ اسکو publish کیا جانا ہوگا ہر جس طرح سے ہر شق پر بحث ہوگی اسکی تمام اراکین کو اجازت ہے۔

جناب والا۔ ایک میز رکن نے کہا ہے کہ ہیں وقت دینا چاہئے تاکہ ہم اسائندے اور طلباء کے نمائندوں سے ملیں۔ جناب راجہ۔ ہم نے قاعدے کے مطابق ہر چیز کا وقت دیا ہے اور اسی وقت واتھے آج ایسکس نہیں ہر رہا ہے۔

ہنکاری کا لانون کی صورت، میں آج سے نین چار سو منٹے ہمہر چھپ جکا ہے۔ ایں ہی چھپ کر کافی دلوں سے ہمیں وصول ہو چکا ہے اور تمام معزز اراکین کو ہمیں مل گیا ہر کا۔

جناب والا۔ lobby یا ایک لفظ ہے جو لوگ جاہین کوئی میں آج پنجاب اسمبلی میں لسکس ہو را ہے تمام دنیا کے چھوڑی اڑوں میں lobbying کرنے کو لئے وہ خود ہی آئے ہیں اس لئے یہ لفظ نکلا ہے۔ وہ لوگ اسکو استعمال کریں گے۔ آپ ہی ملیں۔ آپ کا بھی فرض ہے میرا بھی فرض ہے۔ چو lobbying کرنے کو ائے آئیں کہ آج فلاں نازن امن ایڈلی میں لسکس ہو رہا ہے ہم اس نو اپنی رائے دینا پاہنچے ہیں۔ آپ ہزاری بات میں تو آپ کے لئے کافی وقت ہے۔ وہ حضرات تشریف لائیں اور آپ کو lobbying کریں۔ اسکو آپ ہوا کریں یہ آپ کا فرض ہے۔ اس سے چو نتیجہ برآمد ہوں اسی اور بہت ہوگی۔ ایک ایک شق ہو بھٹ ہوگی۔ آپکو اسکی ہڑوی اجازت ہو گی۔

جناب والا۔ میں انہیں کے ذریعہ عوام کو یہ یعنی دلایا چاہنا ہوں کہ ہم کوئی ہمدر جمہوری بات نہیں کر دیتے ہیں۔ جو جمہوری قاعدے میں شرائط موجود ہیں ان شرائط کے تحت ہم کام کر دیتے ہیں۔ جتنے جمہوری تقاضے ہیں انہیں ہورا کیا جائیکا۔ ہواں بیٹھے ہوئے معزز اراکین کا حق ہے کسی قانون بر اظہر نالی کرنے کا تمام حق جو ہے ادا کیا جائیکا۔ کسی چور کو short-cut کیا جا رہا ہے۔ اسی ضمن میں ایک ناude کا حوالہ دینا چاہنا ہوں۔ نواuds انصباط کا لے کے ناude ۱۹۴۷ (۲) میں لکھا ہوا ہے۔

"....., the Bill or the matter referred to it may be considered by the Assembly, without waiting for the report, upon a motion by any member.

بے ضمانتا طور پر عرض کر رہا ہوں - کوئی اپنی بات نہیں ہے کہ مشینڈنگ کی وجہ سے کسی پاس لازمی طور پر کوئی چیز چائی اور اگر کوئی چیز آپ کے پروج دی ہے لازماً اس کا انتظار کروں گے۔ دوسرے مشینڈنگ کی وجہ سے اپنا ڈور دیا جا رہا ہے۔ مشینڈنگ کی وجہ سے اس کی لوگوں کی بنا پر کوئی ہوتی ہے۔ ہم ہیں ہی معزز اراکین اس میں ہوتے ہیں۔

حاجی محمد سعید اللہ خان - ہوائی اف آر گرو - جانب والا، منحصر صاحب
تھے جس روول کا حوالہ ہے وہ روول انہوں نے وورا quote نہیں کیا ہے بلکہ
انہوں نے "لَا تَقْرُبُ الصَّلَاةَ" لی لی ہے اور "وَاللَّهُمَّ سَكِّرِي" کو چھوڑ دیا ہے۔
کسی شکل میں مجلس قائمہ کی روورٹ کے بغیر ان اہوان کا حق ہے۔ اگر مجلس
قائمہ مقررہ معیاد ہے اندر اپنی روورٹ نہ ہو جائے تو ہر اہوان کو وہ حق حاصل
ہے اس سے ہمیں نہیں ہوتا۔

وزیر تعلیم - جانب والا - میں جس context میں عرض کر رہا تھا وہ
بالکل توهین کے ہے۔ اس روول کو ماڑا ٹھہری کی ضرورت نہیں۔ میں وہ کہہ رہا
تھا کہ ایسی کوئی چیز نہیں ہے کہ قانون پر اس مشینڈنگ کمیٹی کی سہر لہر
ہوتی ہے وہ ہمارا آسکتا ہے۔ جانب والا یہ تمام معزز اراکین کیلئے سوچنے والی بات
ہے کہ چتنی معزز اراکین اس کمیٹی کے ممبر ہیں وہ ہم ہیں ہیں۔ ان کو تمام

موقع خواہم کئے جائے گے۔ اپنی قاعدے کے مطابق وقت ہے کہ وہ دوسرے کی lobbying سے متأثر ہوں۔ وہ اپنے point of view پر ہتھی کر دیں۔ ہم طبائع نمائندوں سے ملے ہیں۔ ہم اساتذہ کے نمائندوں سے ملے ہیں۔ آپکے خواصات ہم سنتا چاہتے ہیں کسی چیز میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ یہ قومی امن عاطق قائم کو دور کرنا چاہتا تھا کہ یہ شیر جمہوری بات نہیں ہے بلکہ جمہوری طور پر جو موجود ہے۔ اسکو ہم استعمال کرو ہے ہیں۔

جناب والا۔ اسکے بعد خصوصی طور پر خاند حزب اختلاف سے مرضی کرنی

چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker sir, This is a wrong explanation of the rule. Sir, I have been exercising restraint over the last four days on the interpretation and application of Rule 74 of the Rules of Procedure. The argument put forward by a very educated Education Minister suggesting that it is a normal procedure and he is exercising democratic right, is totally wrong. Suspension of Rule 74 may be necessary in certain cases, it may be applied where there is urgency. As the Law Minister said the other day because the time was short and the working of the Standing Committee was of a longer duration, the provision of Rule 74 may be done away with. Now today there is no urgency of that nature. Rule 74 reads:—

"Upon introduction, a Bill other than the Finance Bill shall be referred by the Speaker to the appropriate Standing Committee"

The word 'shall' is mandatory. It can only be waived under a very special circumstance. If the proviso is made to over-ride the mandatory words of 'shall be referred', then it becomes most undemocratic. I feel that after so much of request made to the majority party, it would be appropriate if this bill is referred to the Select Committee for a short period of three days. It will help the passage of the bill, otherwise there will be hundreds of amendments resulting in immeasurable speeches. There may be a claim on the part of the majority party that the time should be divided according to the numbers, but that is not provided for by the rules. A member could speak for an unlimited time, and again the purpose will not be served. We should get a head with the legislative work. Three days is not a long period. I would again request the Education Minister to agree to this bill being referred to the Standing Committee for a short duration of three days only. Thank you Sir.

Minister For Education: Mr. Speaker Sir, the hon'ble member has again tried to put words in my mouth. I never said it is a normal procedure. It is a proviso and what is the meaning of proviso. Proviso has always come when there is a normal thing above it and proviso comes later on. Otherwise, why should the

proviso be there. Mr. Speaker Sir, you as a lawyer and legal expert would know more about it. Proviso only comes when the normal is written above it. Proviso comes after the formal, otherwise what is the need of the proviso if it was a normal thing.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ ان چیزوں کی repetition ہو دی ہے۔ ہم آپ کے توسط سے جناب وزیر تعلیم سے یہ سچھنا چاہتے ہوں کہ قاعدہ ہے کو سعطل کر لئے کے متعلق انہوں نے جو تعریف دی ہے وہ اس کو واپس لینا چاہتے ہیں ہا نہیں -

وزیر تعلیم - ان کو کیوں اس ہر اختلاف ہے - میں اس وقت آپکو آپ بھروسہ باد دلانا چاہتا ہوں جب آپ نے فرمایا تھا کہ انتخابات کے نتائج کو قبول کر لینا چاہئے۔ وہ کہا جمہورت ہو گی اس صورت میں جب عوام ہم سے کسی قانون کا مطابق کریں اور خصوصاً جبکہ انہوں نے ہمیں کافی تعداد میں پوچھا ہوا ہو اور ہم دیر کرتے رہیں اور ہم اکٹھتے رہیں کہ اہمیت ان قانون کے ہام کرنے کے حق میں نہیں ہے۔ وہ مناسب ہے ہو گا۔ آخر ہم لئے کہیں اپنے اکثریت کے زور اور بنائی ہے اور حکومت بھی اکثریت لئے زور ہو کر دیں ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں اپنے الفاظ کا دربارہ اعتماد کرتا ہوں - ہم ہاکستان ہولز یارٹی کی اکثریت کو خوشدلی کیساتھ تسلیم کرتے رہیں مگر اس اکثریت کی ہذا ہر کوئی نامعلوم قانون یا کوئی ایسی دستاویز جو کل کو طلب ہے خون خراہ کا باعث ہو سکتی ہے اسے قبول کر لئے تھا

نہیں۔ اکثر بہت کو ماننا چاہئے لیکن اکٹہ بت جو کام کرے امن میں متعلقہ کل
ہونا ضروری ہے۔

سردار صغیر احمد - جناب والا - یہ غلط بات ہے کہ یہ بہ خوف خراہ
کا امث ہر کا۔ یہ مخلط تاثر طلا کو دینا چاہتے ہیں خدا کملئے امن کام میں
ازجہ دیدا کرنے دیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - اچھی بات ہے - ہم نبایان حزب اختلاف
اس کا بائیکاٹ کرتے ہیں اور واک آٹھ کوتے ہیں۔

(امن براملہ ور حزب اختلاف کے اراکین واک آٹھ کر کئے)

وزیر تعلیم - جناب والا - اس کا مطلب ہے کہ آپ نے التعیارات کے نتائج
کو قبول نہیں کیا۔

میان خورشید انور - لا، ذیبارڈیٹ کا بنایا - واقانون ہم نہیں ملتے۔

وزیر قانون - جناب والا صحیح ہی ہے یہ بات کیجا رہی ہے کہ حزب
اختلاف واک آٹھ کرے گی۔ یہ سمجھتا ہوں کہ جو طریق کار الہدی نے
اختیاہ کیا ہے وہ درست اہیں۔ ہم تو ابھی خوب عوام کو تعلظ دینا چاہئے
ہیں۔

(اطع کلامیان)

میان خورشید انور - قانون مازی آپ نے کرنی ہے لاءِ یا ہار گمنٹ نے نہیں کرنی ہے۔

وزیر قانون - جناب والا - ہم ہر اپنے حلقہ نیاں کی طرف سے چند ذمہ داروں وائد کی کئی ہیں - ہیں ان کا احترام کرنا چاہئے مگر بعض ایک بہانہ تلاش کر کے واک آٹھ کرنا یہ غریب عوام کے حقوق کا تحفظ نہیں بلکہ یہ غریب عوام کے ماتھہ ڈالنا ہے - یہ کوئی اپنا مسئلہ نہیں جس پر طرح طرح کی باقاعدہ کیجا رہی ہیں - امن یہ غریب عوام کے حقوق کا تحفظ نہیں ہو سکتا کہ قاعدہ ہے، کی معطلي کے اوپر واک آٹھ کیا چاہما ہے۔

علیمہ رحمت اللہ ارشد - ہم مسلسل چار دن سے بتا دے ہیں کہ ہم اس ہیں آپ کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے - ہم جلدی میں اس قانون کو اس نہیں کر سکتے - قاعدہ ہے کی معطلي ہے دے نقطہ نظر سے ضروری نہیں ہے - ہم لیے یہ اعلیہ کر لیا ہے اور میں خدا کو کواہ کر کے کہتا ہوں کہ ہم یہ مذکور ایسا کوونا نہیں چاہتے جیسے کہ نوشنل اسمبلی میں ہوا ہوئی ہے - امن لئے ہیں اس قبولی ہو مجبوراً آنا پڑتا ہے۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میرا خواں ہے کہ وہ اب میری بات سننا گوارا فرمائیں گے - میں نے اپنے دوستوں سے مشورہ کر کے یہ فحصلہ کیا ہے کہ ہم ان بلوں کے متعلق قاعدہ ہے کی معطلي کی تحریک واپس لیتے ہیں اور امن مسئلہ میں انہوں نے خواہ بخواہ واک آٹھ کی تکلیف فرمائی -

(امن مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان میں تشریف لے آئے)

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - آپ یہ میں سٹر مختار احمد اعوان کے رحم و کرم اور نہ چھوڑا کریں -

وزیر اعلیٰ - امن میں اٹ کا کوئی قصور نہیں کیونکہ جو یہن قبضہ ہوتا ہے وہ مختلف طور پر ہوتا ہے -

رانا پھول محمد خان - ہم آپ کو امن جمہودوت پسندی کی داد دیجئے ہیں اور مبارکباد بھی دیتے ہیں -

وزیر اعلیٰ - آپ کی مبارکباد بھی ہمیں اللہ ہرگز ہے - میری تجویز ہے کہ شہزادگ کمیشی قین دوز کے اندر الدر امن سلسلے میں اپنی رہروٹ بھیں کریں - چونکہ ہل ابھی ہامن نہیں ہوا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ امن کمیشی میں خود وغوض کے لئے چا سکتا ہے مگر ایک گزارش گروں کا کہ ایک چھوٹا سا بول قین چار دفعات کا ایوان کے سامنے بھیش کرنا ہے - وہ وزیر خوراک بھیں گروں کے امن سلسلے میں قاعدہ ہے کی معطلی لازم ہو جائی - جناب والا شہزادگ کمیشی دن راب کام کر کے دوسرے ہل فیصلہ کر سکتی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا ہیں ایک چھوٹی سی گزارش کروں گا بجائے قین دن کے اگر سو مواد تک کی حد مقرر کی جائی تو کہا یہ مناسب نہ ہو گا -

مسٹر سپلکر - سو مواد کو ایوان میں رہروٹ بھیں کی جائی گی -

رانا پھول محمد خان - جناب اب چائے کا وقته ہونا چاہئے -

مسٹر سپیکر - ابھی الاج دس منٹ میں وقت ختم ہو رہا ہے ۔

اب ایوان کے مامنے تعریک ہوش کی کشی اور سوال ہے ہے :

کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدقہ
۱۹۴۷ء کو مجلس قائمہ کے سپرد کر دیا
جائے جو چار دن کے اندر اندر اپنی ورثت
ایوان میں ہوش کرسے ۔

(تعریک منظور کی کشی)

مسٹر سپیکر - ڈاکٹر صاحب کہا آپ نے قاعدہ ۲۰۰ کی مقضیات کو
معطل کر لیے والی تعریک وہ میں لی لی اے ؟

وزیر تعلیم - جناب والا میں اپنی وہ تعریک واہر لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر - کہا ایوان، اس تعریک کو واہر لوئے کی اجازت
دہتا ہے ۔

مسودہ قانون زرعی یونیورسٹی لائل پور مصدقہ ۱۹۴۳ء

(اجازت دہدی کشی)

مسٹر سپیکر - اب وزیر تعلیم اگلی تعریک ہوش کریں ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخاق) - جناب والا - میں دی ہو یونیورسٹی آپ
ایک روپکلمہ لائل پور ایل آف ۱۹۵۳ء ایوان میں ہوش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپلکر - مسودہ قانون زرعی دویورزشی لائٹ ہو رہا تھا اور محدودہ ۱۹۴۳
اون ہیں پیش کر دیا کیا ۔

مسودہ قانون (ترمیم پذیر) مطبع و مطبوعات مصادرہ ۱۹۴۳
وزیر تعلیم - جناب والا ۔ ہیں مسودہ قانون (ترمیم پذیر) مطبع و
مطبوعات مصادرہ ۱۹۴۳ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپلکر - مسودہ قانون (ترمیم پذیر) مطبع و مطبوعات مصادرہ
۱۹۴۳ پیش کر دیا کیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا ۔ ہیں تحریک کرتا ہوں
کہ ان کو مجلس قائمہ کے سوہنہ کر دیا جائے اور وہ ۵ دن کے درمیان
واورث پیش کر دے ۔

وزیر تعلیم - جناب والا ۔ ہیں اسکی مخالفت کرتے ہوں اور تحریک پیش
کرتا ہوں کہ ۔ ۔ ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا ۔ معترض قائد ایوان لی فرمایا
کہ فوجہ منسٹر صاحب ایک ہل ایش کر رہی گئے ۔ جس کا تعلق قاعدہ ۲۰ کی
مطابق ہے ۔

وزیر تعلیم - ہل ہی اس کے حاتم شامل ہے ۔ ان ہیں ایک چھوٹی
سی ترمیم ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا۔ میں صحافت سے متعلق ہوں۔
مجھے معلوم ہے کہ ہے چہ وٹی سی ترمیم نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ ا۔ اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ قاعدہ نمبر معطل ہو۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اسی لئے ہم
جاہتی ہیں کہ قاعدہ ۲۷۸ معطل نہ ہو اسی کو مجلس قانون کے سہردار میں -
خوراک سے متعلق ہل جو ہے اس کو یہ شک لئے آؤں۔ اسی میں قاعدہ ۲۷۸
کی معطلی کلو ہم قبول کر دیں گے۔

وزیر اعلیٰ ا۔ اکر قائد حزب اختلاف اسی انت کو تسلیم کرنے ہیں
کہ جو ہل وزیر خوراک کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے اور قاعدہ ۲۷۸
کی معطلی جاہتی ہیں۔ و اسی بظاہر ہے تو نہیں ہے۔ اور اس اپنے پالیسیشن
(بنجاب امنڈنمنٹ) میں آف ۱۹۷۳ء میں نہیں کہیا کہ سہردار کر دیا جائے۔
مسٹر سپیکر۔ اس ہل کو شہزادگ کمیٹی کے سہردار کیا جاتا ہے اور وہ
یاد دن کے اندر انہوں اپنی روپورث اوان میں پہشی کر دے۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حکم (اصلاحات) انجمن ہائی
امداد باہمی مصلحت ۱۹۷۳ء

وزیر خوراک و امداد باہمی (مسٹر عبدالحقیف کاردار) - جناب والا۔
اس مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حکم (اصلاحات) انجمن ہائی امداد باہمی
مصلحت ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حکم (اصلاحات) انجمن ہائی

امداد بahlی مصلحت ۳۷۴ پیش کرنا دیا گیا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جذاب والا ۔ میں تعریک پیش کرتا ہوں
کہ اسے مجلسِ قانون کے مورد کیا جائے اور ۱۰ دن کے اندر اندو روپورٹ
پیش کر دی جائے ۔

وزیر خوراک و امداد بahlی ۔ جذاب والا ۔ میں تعریک پیش کرتا ہوں :

کہ قواعد الغیباط کار صوبائی اسیل بنجاب
کے قاعده ہے کی مقتضیات کو معطل کر دیا
جائے اور مسودہ قانون (ترموم بنجاب) حکم
(اصلاحات) انجمن ہائی امداد بahlی مصلحت
۳۷۴ مجلس قائمہ کے مورد نہ کیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جذاب مہدکر ۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں ۔

مسٹر سپلکر ۔ تعریک ہوئی کی کیسے ہے ؟

کہ قواعد الغیباط کار صوبائی اسیل بنجاب
لکھ قاعده ہے کی مقتضیات کو معطل کر دیا
جائے اور مسودہ قانون (ترموم بنجاب) حکم

صوبائی اصولی پنجاب

(اصلاحات) الجعن ہائے امداد باہمی مصلحت

۱۹۷۴ء مجلس قائمہ کے سبود لہ کیا جائے ۔

(تعریف منظور کی کشی)

Mr. Speaker— There will be an interval of fifteen minutes. Thereafter, the point of order raised by Haji Muhammad Saifullah Khan about the proceedings recorded in the first session will be taken up.

سردار صغیر احمد — جناب والا — جناب گورنر صاحب تشریف فرمائیں — جب تک وہ تشریف رکھیں اجلاس کی کارروائی جاری رکھی جائے ۔

رانا پہول محمد خان — جناب والا — ہمارے گورنر صاحب جو ایک عوامی نمائندے ہیں وہ اس ہاؤس کی کارروائی میں دفعہ ہیں — اس لئے کارروائی کو چاری رکھا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب ہبکرو — اس ہاؤس کی کارروائی کو چاری رکھا جائے جسے تک وہ یہاں پہنچد فرمائیں ۔

وزیر اعلیٰ — جناب ہبکرو — رانا پہول بھٹ خان کی اس زندگی اور مجھے انتہائی خوشی ہے کہ وہ ہی میاگ ک باد دے رہے ہیں — اس لئے ان کی مبارکہ باد کو قبول کیا جائے اور ہاؤس کی کارروائی چاری رکھی جائے ۔

میرٹر سپیکر - قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے جذبات کا میں احترام کرتا ہوں۔ کورنر صاحب کی تشریف آوری میں تو لوٹ اپنی کو سکا ورنہ میں خود ان کو خوشAMDیہ کہتا۔ آج ہمارے لئے یہ مبارک دن ہے۔ آئندن کی رو سے ہی اسمبلی تہی مکمل ہوتی سے جب کورار اور منتخب سینیٹر ان دونوں میں اسمبلی کو تشکیل کریں۔

(قطع کلامیان)

حاجی وف اللہ صاحب آپ اچھے ہی اس ہر اتفاق سے بہت کروچکے ہیں ان کو ذرا مختصر طور پر ان کریں تاکہ یہ سارا recapitulate ہو جائے جو کچھ آپ اپنے کہہ دیکرے ہیں۔

حاجی محمد سلیف اللہ خان - جاپ والا۔ اشہانی نامہ تو پہ ہوتا ہے کہ میں نے چڑھلے ہوائیں آپ آرڈر الہایا تھا اس کی نقل مجھے دے دی جاتی اور جناب ہی اتنے سانے وہ نقل دکھ لیتھے۔ وہ ہر سے لئے ہی سہولت کا باعث ہوتا اور جناب کے لئے ہی اور ایوان کے لئے ہی سہولت کا یاد ہوتا اگر آپ یہ تنظیم فرماسکون تو انتہائی یہتر ہو گا۔ میں نے ۲۸ جولائی کو ہواں آپ آرڈر الہایا تھا۔ (قطع کلامیان)

Mirza Tahir Baig : I would request the honourable members to maintain the decorum of the House and not to indulge in cross-talks.

وزیر اعلیٰ ا - جناب والا - میری تجویز ہے کہ ان والٹ آنک آرڈر ہر
بھٹ وا آپ کا روپنک آج لہ آئی ہلکہ آپ اسکو ہر صورت پر کہ نہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - نویک ہے ۔

مسٹر سپیکر - اب ہاؤس کی کارروائی ۲۵ جنوری ۱۹۴۷ء ۸ بجہ صبح
تک کے لئے ملتوی کی جانی ہے ۔

(اسٹبلی کا اجلاس ۱۹۴۷ء چتھر ۵ منٹ اور ۲۵ جنوری ۱۹۴۷ء اول چمعرات
ماں کے آئندہ ہجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سونم

جمعرات ۲۵ جنوری ۱۹۷۳ء

(پنج شنبہ ۱۹ ذوالحجہ ۱۴۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیئرمیٹر لاہور میں سازی ہے آئندہ پنج چین منعقد ہوا۔
مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمن ہوئے۔

تلاءوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ، قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَنْ أَخْسَنُ قَوْلًا تَقْنَى دَعَا إِلَيْهِ وَعَمِيلٌ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّمَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا
تَنْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ طَرْدٌ فَعَ يَالَّتَّى هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا لَذَّنِي بَيْتِكَ وَبَيْتَهُ عَذَّاً وَ
كَانَتْ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يَلْقَهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَهُوَ مَا يَلْقَهَا إِلَّا ذُو كَفَّٰعَلِيْمٌ ۝
وَإِمَامٌ يُرْعَتْكَ مِنَ الشَّيْطَنِ فَنَزَعَ فَاسْتَعْدَدْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

پ ۲۲۷ - س ۳۲۱ - ع ۱۹۔ آیات ۳۲۳-۳۴۳

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور اچھے کام کرے اور
کہے کہ مسلمان ہوں۔ اور بھائی و برائی برادر ہمیں ہو سکتیں تم (سختہ باتون کا) ایسی طریق
سے جواب دو جو بہت ہی اچھا ہو تو تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں عادوت تھی وہ تمہارا
گہرا دوست بن چکا ہے۔ اور یہ بات تو ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جوڑے صاحب نصیب
ہیں۔ اور اگر تمہارے اندر شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو جائے تو اللہ کی پناہ مانگ
لیا کرو بلاشبہ وہ سنتا بھی اور جانتا بھی ہے۔

وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ



نہشان زدہ سوالات اور ان کے خوابات

مسٹر سپیکر - وقفہ سوالات - حافظ علی اسدالله صاحب -

قصبہ ڈاپرانو والا میں ہیلٹھ سٹر کا قیام

* ۳۷۷ - حافظ علی اسدالله - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قصبہ ڈاپرانو والا ضلع بہاولنگر میں پیلتھ سٹر قائم کرنے کی محکمانہ اجازت دے دی گئی ہے - اگر ایسا ہے تو اندازاً کب تک اس مسلسلے میں کام شروع کر دیا جائے گا ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) :- جی نہیں -

میان منظور احمد موہل - کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ قصبہ ڈاپرانو والا میں پیلتھ سٹر منظور نہ کرنے کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر صحت - جناب والا - ڈاپرانو والا کا پیلتھ سٹر ماسٹر پلان میں ہو چکا ہے - ہو سکتا ہے اگلے سال میں مکمل ہو جائے - approve

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Minister for Health please state the criteria to set up health centres in such localities.

Mr. Speaker : The member will excuse me, but she had promised to put supplementary questions in Urdu from today onwards.

وزیر صحت - جناب والا - اس سے پہلے پورے پنجاب کے لئے ایک ماسٹر پلان بنایا گیا ہے اور اس میں دیہات کی ضروریات کے مطابق پرویزن رکھی گئی

بھے۔ لیکن نئی بیلٹھ سکیم کے تحت ہر یونین کونسل میں ایک بیلٹھ سٹر کھولا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر منسکن ہوئے)

سردار صغیر احمد۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس سال حکومت نے صوبے کے دیہاتوں میں سابقہ سالوں کی نسبت زیادہ بیلٹھ سٹر قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے؟

وزیر صحت۔ جی ہاں۔

چودھری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ پہلی بیلٹھ سکیم میں ڈایرانوالہ کا بیلٹھ سٹر ذکر کیا گیا ہے، اس سکیم پر کھان تک عمل درآمد ہوا ہے؟

وزیر صحت۔ جناب والا۔ اس مابین پلان سکیم کے تحت اس سال بیلٹھ سٹر کھولنے لگئے ہیں اور ان بیلٹھ سٹر کے علاوہ تین سب سٹر بھی کھولنے لگئے ہیں۔

سردار صغیر احمد۔ جناب والا۔ کیا یہ درست ہے کہ نئے بیلٹھ سٹر قائم کرنے کے لئے منتخب نمائندگان اور متعلقہ افسران پر ستر کم اجلتوں میں مختلف اصلاح میں مقامات کا تعین ہو چکا ہے؟

وزیر صحت۔ جی ہاں۔

راجہ سکندر خان۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ صوبے کے پہانچ اصلاح میں بیلٹھ سٹر کھولنے کا خیال ہے؟

وزیر صحت - جناب والا - پیپلز پلٹھ سکم کے تحت صوبہ میں یکسان طور پر ہیلٹھ منڈر کھولے جائیں گے ۔

والئے عمر حیات خان - جناب والا - پیپلز ورکس پروگرام پر کب تک عمل کیا جائے گا ؟

مسٹر ڈیٹھی سیکر - یہ شیر متعلقہ سوال ہے ۔

صلح ڈیڑھ خازی خان کی ڈسپنسریوں کے لئے بھلی کے پنکھے
* - نوابزادہ سردار عطا یہود خان لغاری - کیا وزیر صحت از راہ کرم
بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آپا یہ امر واقع ہے کہ صلح ڈیڑھ خازی خان کے قصبات چوٹی،
جام پور اور راجن پور کو ۱۹۶۸ء سے بھلی سہیا کی جا چکی ہے ۔
مگر ان قصبات کی ڈسپنسریوں کو ابھی تک بھلی کے پنکھے سہیا
نہیں کئے گئے ۔

(ب) اگر (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈسپنسریوں میں
پنکھے کب تک سہیا کئے جائیں گے ؟

وزیر صحت (چودھری یہود ارشاد) : (الف) جی ہاں ۔ یہ درست ہے کہ
چوٹی، جام پور اور راجن پور کے ہسپتالوں میں بھلی موجود ہے ۔
اور یہ بھی درست ہے کہ دیہی ڈسپنسری چوٹی اور سول ہسپتال
راجن پور میں اکوئی بھلی کا پنکھا موجود نہیں ہے ۔ لیکن سول
ہسپتال جام پور میں بھلی کے پنکھے ہیں ۔

(ب) موجودہ مالی سال میں سول ہسپتال راجن پور اور گورنمنٹ دینی ڈسپنسری چوٹی میں بھلی کے پنکھے لگائے جانے کی پوری امید ہے۔

سردار صغیر احمد - جناب والا - کیلئے یہ درست ہے کہ سول ہسپتال راجن پور مقامی بلدیات کی تعویل میں ہے اور وہاں بھلی کے پنکھے لگانا ان کی ذمہ داری ہے؟

وزیر صحت - جناب والا - راجن پور کا ہسپتال گورنمنٹ کا ہے جو اس سال مکمل ہوا ہے۔

رانا کے - اے محمود خان - جناب والا - جواب کے حصہ "ب" میں "پوری امید" کا ذکر ہے۔ کیا اس سے صراحت یہ ہے کہ محکمہ صحت امید سے ہے اور نتیجہ اس سال لازماً برآمد ہوگا۔

وزیر صحت - امید ہے کہ اسی مالی سال میں یہ کام ہو چائے گا۔

سردار صغیر احمد - کیا یہ درست ہے کہ چوٹی بڑے آدمیوں کا گاؤں ہے مگر وہاں کی قصباتی ڈسپنسری کو مقامی مตھول لوگوں نے رضاکارانہ طور پر پنکھے سہیا نہیں کئے ہیں؟

وزیر صحت - یہ درست ہے کہ چوٹی امیر لوگوں کا گاؤں ہے۔ ہم نے اس ضمن میں ان کی کوئی مدد نہیں کی، انہوں نے ہسپتال میں خود پنکھے سہیا کئے ہیں۔

محترمہ حسینہ یگم کھوکھر - کیا حکومت ادویات کی فہرست تمام ڈسپنسریوں میں آویزان کرنے کا حکم صادر فرمائے گی؟

مسٹر ذیٹی سیکر - سوال specific nature کا ہونا چاہئے، بلکہ ضمنی سوال

بھی اور جو بنیادی سوال ہے اس کی چار دیواری میں آپ کو رینا ہو گا۔ یہ متعلقہ سوال نہیں ہے جو آپ نے کیا ہے۔

جلالپور پیروala کے لئے پوسٹ مارٹم سٹر

*۸۳۸ - دیوان سید خلام عباس بخاری - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جلالپور پیروالہ ضلع سلطان میں ایک ایم - بی - بی - ایس ڈاکٹر کے تحت ایک اعلیٰ درجہ کاموں بسپتال کام کر رہا ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پوری سب تحصیل کی ڈیڑھ لاکھ آبادی کے لئے جو ایک ہی پوسٹ مارٹم سٹر ہے وہ شجاع آباد میں واقع ہے جو جلالپور پیروالہ سے ستائیں میل کے فاصلے پر واقع ہے -

(ج) آپا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ قتل یا مشتبہ موت کی صورت میں سوگوار خاندانوں کو پوسٹ مارٹم کے سلسلے میں نہ صرف بھاری اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں بلکہ نعشوں کو شجاع آباد لانے میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے نیز پولیس کو بھی اتنی بھی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے -

(د) اگر (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت

لوگوں کی سہولت کے لئے جلالپور پیروالہ ضلع ملتان سے متصلہ کوئی پوسٹ مارٹم منڈر قائم کرنے کا ارادہ وکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت (جودہری ہد ارشاد) :- (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔ یہ کسی حد تک درست ہے۔

(د) حکومت جلالپور پیروالہ میں ایک پوسٹ مارٹم مرکز سہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جونہی کہ ڈسٹرکٹ کونسل ملتان سول ڈسپنسری جلالپور پیروالہ کی ڈسپنسری کے اسٹینٹ میڈیکل آفسر کے عہدے کو میڈیکل آفسر کے درجے تک بڑھا دیتے ہے۔

دیوان سید غلام عباس بخاری۔ کیا وزیر موصوف از راه گرم وضاحت فرمائیں گے جیسا کہ آپ نے اپنے جواب کے حصہ 'الف'، 'ب' اور 'ج' میں تسلیم فرمایا ہے کہ یہاں اعلیٰ درجے کا سول پسپتال موجود ہے۔ آبادی بھی ڈیڑھ لاکھ ہے اور پوسٹ مارٹم کے سلسلے میں بھی کافی مشکلات ہیں۔ پھر وہاں کے اسٹینٹ میڈیکل آفسر کو میڈیکل آفسر کا عہدہ کیوں نہیں دیا جا رہا؟

وزیر صحت۔ یہ ڈسٹرکٹ کونسل کی ڈسپنسری ہے۔ جب تک وہاں پوسٹ مارٹم مرکز قائم نہیں کیا جانا تب تک وہاں ہر میڈیکل آفسر تعینات نہیں کیا جا سکتا۔

دیوان سید غلام عباس بخاری۔ کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ ایک پوسٹ کو upgrade کرنے کے کیا اصول ہیں؟

وزیر صحت۔ یہ ڈسٹرکٹ کونسل کا معاملہ ہے۔

دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر موصوف ان کو اس بارے میں کہیں گے کہ اس پوسٹ کو upgrade کر دبا جائے؟

وزیر صحت - جی ہاں -

سردار صغیر احمد - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ صوبہ بھر میں صرف تحصیل پیڈ کوارٹرز پر ہی پوسٹ مارٹم مزکر قائم ہیں؟

وزیر صحت - اس کے لئے علیحدہ سوال ڈے دیں -

سردار صغیر احمد - کیا حکومت قصبات لاٹیاں، کمالیہ ملحقہ پنڈی بھیان و دیکر ابھ جگہوں پر پوسٹ مارٹم مزکر قائم کرنے کے لئے توجہ دے گی؟

وزیر صحت - بالکل توجہ دے گی۔

تهویا خالصہ تحصیل کمبوٹہ میں پیلنہ سٹر کا قیام

* * * مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کون ہے قنی اسباب کی بناء پر تھویا خالصہ تحصیل کمبوٹہ ضلع راولپنڈی میں پیلنہ سٹر قائم کرنے کی سکیم کامیاب نہیں ہوئی -

(ب) آیا یہ اس واقعہ ہے کہ اس گاؤں کے لوگوں نے پیلنہ سٹر کے قیام کے لئے محکمہ صحت کو بطور عطیہ بلا قیمت زمین دی تھی؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) : (الف) گاؤں کے لوگ اس مقصد کے

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لئے ہے ایکر زمین بلا معاوضہ دینے کے وعدے کو ہورا کرنے میں ناکام رہے۔

(ب) جی نہیں۔

یکم ریجالہ سرور شہید۔ کیا جناب وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں، گے کہ زمین حاصل کرنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی کوشش کی گئی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں کی گئی؟

وزیر صحت۔ کوشش کی گئی ہے۔ اس ضمن میں باقاعدہ طور پر ڈی۔ سی اور کمشنر کو کہا گیا۔ جب انہوں نے اپنا انکار لکھ کر اُدے دیا تو یہ سنٹر دوسری جگہ پر تبدیل کر دیا گیا۔

رانا اقبال احمد خان۔ کچھ منڈی میں بھی ایک سنٹر کی منظوری تھی جو کہ ابھی تک قائم نہیں ہوا۔

وزیر صحت۔ اس کے لئے علیحدہ سوال دیں۔

رانا اقبال احمد خان۔ جناب والا۔ جو سنٹر کچھ منڈی میں منظور کیا گیا تھا وہ محض ایک آدمی کو خوش کرنے کے لئے تھا اور اس پر بخراج کا اندازہ تقریباً لاکھ تھا۔

وزیر صحت۔ یہ بالکل غلط ہے۔ گورنمنٹ نے باقاعدہ زمین حاصل کرنے کے لئے حکم دیا ہے۔ یہ سوال آپ کو علیحدہ دینا چاہئے۔

سردار صفیر احمد۔ کیا پیلته سنٹر قائم کرنے کے لئے اس مقام کو ترجیح دی جاتی ہے جہاں پر لوگ زمین بلا معاوضہ دینے؟

وزیر صحت - ابسی کوئی بات نہیں ہے ۔ لوگوں کی صحت کا خیال ہر حالت میں وکھنا فرض ہے اور حکومت اس چیز میں کوتاہی نہیں کرتی ۔

— + —

**”مقامی خرید“ کی مدد کے تحت نشرٹ مڈیکل ہسپتال کے لئے
مختص کردہ رقم**

* ۹۹۱ - سردار نصرالله خان ذریشگ - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ”مقامی خرید“ کی مدد کے تحت ۱۹۷۸-۷۹ کے دوران نشرٹ مڈیکل ہسپتال ملتان کے لئے ۱،۵۰،۰۰۰ روپیہ کی رقم مختص کی گئی تھی ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اسی مدد کے تحت ۱۹۷۶-۷۷ کے دوران ۸۶،۰۰۰ روپیہ مختص کئے گئے تھے ۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سالوں میں مخصوص کی گئی رقم میں تفاوت کی کیا وجہ ہے نیز مذکورہ مدد کے تحت ۱۹۷۳-۷۴ کے بھٹے میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) : (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) غیر متعلقہ ہے -

سرکاری میڈیکل سٹور سے نشتر میڈیکل ہسپتال ملتان کو
سمیا کرنے والی دوائیاں

* ۹۹۲ - سردار نصرالله خان دریشک - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان
فرمانیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۰۸-۵۹ء کے دوران گورنمنٹ میڈیکل
سٹور سے لاکھ روپے کی مالیت کی دوائیاں نشتر میڈیکل ہسپتال
کو فراہم کی گئیں -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۲۱-۲۲ء کے دوران صرف ۳۰ لاکھ
روپے کی دوائیاں فراہم کی گئیں -

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو
۱۹۲۱-۲۲ء میں مختص کردہ رقم میں کمی دینے کی وجہ کیا ہے
نیز سال ۱۹۲۲-۲۳ء میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) : (الف) جی نہیں -

(ب) جی نہیں -

(ج) غیر متعلقہ ہے -

میاں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - اکثر موالوں کے جوابات یا تو دئے نہیں جاتے یا یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ "جواب سوچوں نہیں ہوا" یا یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ "سوال غیر متعلق ہے" - جناب والا - آپ ان کو ہدایت فرمائیں کہ سوالات کے جوابات تفصیل کے ساتھ دیا جایا کروں تاکہ اراکین ان سے مزید ضمی سوالات بھی کر سکیں ۔

مسٹر ڈبھی سپیکر - حب specific nature کا سوال ہو گا تو اس کا اسی طور پر جواب دیا جا سکتا ہے ۔

میڈیکل سٹور ڈبو

* ۹۹۴ - (الف) سردار نصر اللہ خان دریشك - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ - کیا یہ امر واقعہ ہے کہ دوائیوں کی مقامی خرید کے مقاصد کے لیے میڈیکل سٹور ڈبو ڈائریکٹر صنعت کے تحت کر دے گئے ہیں ؟

وزیر صحت : (چودھری محمد ارشاد) - جی نہیں ۔

نشتر میڈیکل پسپتال کو روز مرہ استعمال کی اشیاء کی بہم رسانی

* ۹۹۵ - سردار نصر اللہ خان دریشك - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ روزمرہ استعمال کی اشیاء مثلاً سپرٹ ،

پیشان اور ابہر وغیرہ نشر میڈیکل ہسپتال کلو مہیا نہیں کی جا رہیں۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے حکام نے ۱۸۰ خروروی اشیاء کی فہرست حکومت کو بھیجی تھی اجنب کے ۱۹۷۱ء کے دوران صرف اشیاء مہیا کی گئیں۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ہسپتال نے تقریباً ۳۰۰ ادویات طلب کیں لیکن تقریباً ۳۰۰ ادویات مہیا نہیں کیے گئیں۔

(د) کیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ نشر میڈیکل ہسپتال کو وہ دوائیاں فراہم کی جا رہی ہیں جو اپنا اثر کھو چکی ہیں کیونکہ ان کا عرصہ افادیت ختم ہو چکا ہے۔

(ه) اگر جزو (الف) تا (د) کے جوابات ایکاں میں ہوں تو حکومت نے اس صورت حال کو درست کرنے کے لیے کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی پاں۔

(د) میڈیکل سپرنٹننس نشر ہسپتال ملکان نے صرف ایسی دو دوائیوں

کے متعلق آفیسر انچارج گورنمنٹ میڈیکل سٹور ڈبو لاہور کو
۱۹۷۱ء میں مطلع کیا تھا۔

(ہ) گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل تدبیر اختیار کی ہے۔

(۱) ایک کمیٹی تشکیل کی گئی تھی جس نے گورنمنٹ میڈیکل
سٹور ڈبو کے کام کا جائزہ لیا اور اس کی کارکردگی
کو بہتر بنانے کے لئے گورنمنٹ کو رپورٹ پیش کی۔ یہ
رپورٹ گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

(۲) ادویات اور دوسرے طبی سٹور خریدنے کے طریقے کو بہتر
بنانے پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر حلیم رضا ملک - جناب والا - جواب کے حصہ (ر) میں کہا گیا
ہے کہ:-

ایک کمیٹی تشکیل کی گئی تھی جس نے گورنمنٹ میڈیکل
سٹور ڈبو کے کام کا جائزہ لیا اور اس کی کارکردگی کو
بہتر بنانے کے لیے گورنمنٹ کو رپورٹ پیش کی۔

کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جو کمیٹی تشکیل کی گئی تھی اس میں
کوئی عوامی نمائندہ شامل کیا گیا تھا یا نہیں؟

وزیر صحت - جی نہیں - کمیٹی جنوری ۱۹۷۱ء میں بنائی گئی - ڈائریکٹر
پبلیک سروسز اس کے چیئرمین تھے اور ایک ہر و فیسر حمید امن کے سعیر تھے۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Minister f

Health please state whether he has enquired about the information supplied about the medicines ?

چودھری امان اللہ لک - پاؤٹ آف آرڈر - جنلب سپیکر - رولنگ دے چکرے میں کہ کاڑروائی اس بیلی اردو میں ہوگی - یکم صاحبہ نے پھر انگریزی میں سوال کر دیا ہے - انہیں بھی اس رولنگ کا پابند رینا چاہئے -

مسٹر ڈیٹی سپیکر - سپیکر نے رولنگ نہیں / دی بلکہ انہوں نے مشورہ دیا ہے -

رانا کے اے محمود خان - جناب سپیکر - میں عرض کروں گا کہ چودھری امان اللہ لک صاحب اس بات پر اصرار نہ کریں - کیونکہ "آق ہے اردو زبان آتے آتے" -

چودھری امان اللہ لک - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ یہ رپورٹ اب کسی حکمکہ کے پاس ہے اور یہ کن مراحل سے گزر رہی ہے ؟ انہوں نے فرمایا ہے کہ گورنمنٹ رپورٹ پر غور کر رہی ہے - کب تک فیصلہ ہو سکے گا ؟

وزیر صحت - یہ رپورٹ یہاڑے حکمکہ کے پاس ہے - اس پر ایک سب کمیٹی بنادی گئی ہے اور اس کی تجاویز پر عمل کیا جاویا ہے -

چودھری امان اللہ لک - کیا یہ وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ایک بفتے یا دو بفتے کے اندر اندر رپورٹ پر عملدرآمد ہو سکے گا یا اس پر کوئی فیصلہ ہو سکے گا ؟

وزیر صحت - جناب والا - میں اس کے متعلق اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا۔

چودھری شوکت علی - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اکثر میڈیکل پسپالوں میں out of date دوائیاں استعمال ہو رہی ہیں؟

وزیر صحت - جی نہیں - میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ۱۹۷۱ء میں صرف دو دوائیوں کے متعلق ایسا کیا گیا تھا لیکن جب Drugs Testing Laboratory میں ان کا تجزیہ کرایا گیا تو دونوں صحیح ہانی گئیں۔

چودھری شوکت علی - جناب والا - میں خود out of date کا دوائی شکار ہو چکا ہوں اور قریباً تین دن تک وہاں ترپتا رہا۔

وزیر صحت - مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

ڈاکٹر حليم رضا ملک - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ عام تاثر یہ ہے کہ دوائیوں کی سپلانی میں میڈیکل سپرنٹلنڈنٹ اپنے چھینٹے نہیکے داروں کے ٹنڈر منظور کر کے ان کو فائدہ پہنچاتے ہیں؟

وزیر صحت - میڈیکل سورڈپو سے دوائیوں کی سپلانی ہوتی ہے۔ اس میں میڈیکل سپرنٹلنڈنٹ کا کوئی ہاتھ نہیں ہوتا۔ میڈیکل سورڈپو کو ہمارا محکمہ دوائیاں سپلانی نہیں کرتا بلکہ محکمہ صنعت خرید کر دیتا ہے۔

چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف سے میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ "غور" کا حدود اربعہ کیا ہے یعنی لفظ "غور" سے ان کا مطلب کیا ہے؟

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

وزیر صحت - "غور" کا مطلب غور ہے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں نے "غور" کا حدود اربعہ پوچھا تھا کہ غور میں کیا کیا چیزیں آتی ہیں - کیا کوئی کمیٹی بن چکی ہے ؟

(قطع کلامیاں)

جناب والا - میں وزیر موصوف سے استدعا کرتا ہوں کہ غور کا حدود اربعہ بتایا جائے - غور میں کمیٹی مقصود ہے - اس میں کوئی رپورٹ آتی ہے - اس میں وزیر موصوف ہر روز غور کرتے ہیں - یہ کیا ہے اور اس کا حدوداریہ کیا ہے - کیونکہ ہمارے اکثر سوالات کے جوابات پر غور کیا جاتا ہے -

مسٹر ذہبی سہیکر - انہوں نے جواب دیا ہے - سوال تو relevant ہے اور جواب بھی آچکا ہے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں نہیں سمجھ سکا کہ اس کا مطلب کیا ہے -

مسٹر ذہبی سہیکر - "غور سے مراد غور ہے" - (قہقہہ)

کرنل عہد اسلم خان نیازی - آپ "غور" کو بھی گھورتے ہیں -
چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے کرنل صاحب سے استدعا کروں گل کہ وہ آج اس کا اس کا مظاہرہ نہ کریں جیسے وہ اکثر کرتے ہیں -

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے

کہ نشتر میڈیکل کالج میں سرطان کے مريضوں کے لیے کوئی وارڈ نہیں ہے جب کہ ڈاکٹر موجود ہے؟ کیا گورنمنٹ وارڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت - علیحدہ سوال کیجئے۔

میو پسپتال لاہور میں دوائیوں کا بندک

* ۱۰۳ - خان امیر عبدالله خان روکڑی - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ:-

(الف) آیا غریب مريضوں کو ادویات فراہم کرنے کے لیے میو پسپتال میں دوائیوں کا بندک موجود ہے اگر ایسا ہی ہو تو مذکورہ بندک نے کب سے کام شروع کر رکھا ہے اگر نہیں تو آیا حکومت اپسا کوئی ڈرگ بندک قائم کرنے کے منصوبے ہر غور کر رہی ہے۔

(ب) آیا میو پسپتال میں انتہائی غریب - غمزدہ اور محتاج مريضوں کے علاج کے لیے کوئی انتظامات کئے گئے ہیں۔

(ج) ان خیر حضرات کے نام کیا ہیں جنہوں نے گذشتہ برس مذکورہ پسپتال میں زیر علاج کسی مريض کی شدید ضرورت کے موقع پر فوری مدد کی؟

وزیر صحت (چودھری ہد ارشاد) - (الف) جی ہاں ۲ ستمبر ۱۹۷۱ء سے
کام کر رہا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) کوئی نہیں۔

یکم ریحالہ سرو شہید۔ کیا وزیر موصوف از راه کوم بیان \ فرمائیں گے
کہ آیا انہوں نے دوائیوں کے اس بنک کا اچانک دورہ کیا ہے تاکہ وہ اس بات
کا تعین کر سکیں کہ غریبوں کو صحیح تعداد میں دوائیاں مہیا کی جا دیں
یعنی؟ اگر دورہ نہیں کیا تو کیوں نہیں کیا؟ اس کی (جو بات کیا یعنی؟

(نعرہ پائی تھیں)

وزیر صحت - میں نے دورہ کیا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ آپ کو بھی
وہاں کا دورہ کرنا چاہیے۔

چودھری امان اللہ لک۔ کیا ہسپتالوں میں ایسے رجسٹر موجود ہیں جن
میں غیر حضرات کے نام درج کئے جانتے ہیں جو وقتاً مرضیوں کی
امداد کرتے ہیں؟

وزیر صحت - Donation جو بھی ہو اس کا اندرجایا باقاعدہ کیا جاتا ہے
میان خورشید انور۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انتہائی غریب
مریضوں کے علاج کے لیے کیا انتظام ہیں جو کہ آپ نے کئے ہیں؟

وزیر صحت - انتہائی غریب مریضوں کے لیے مفت ادویات فراہم کی
جائی ہیں۔

وزیر اعلیٰ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کیا میان صاحب فرمائیں گے
کہ "انتہائی" سے ان کی کیا مراد ہے؟

میان خورشید انور - جناب "انتہائی غریب" کی صحیح تشریح تو وزیر صحت
ہی بیان فرمائیں گے -

حاجی ہد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ "انتہائی" کی مؤنث ہے - (قہقہہ)
میان خورشید انور - جناب والا - میرے سوال کا جواب ابھی تک
نہیں ملا -

وزیر صحت - جناب والا - غریب مریضوں کو مفت دوائیاں دی جاتی
ہیں اور جو ہسپتال میں داخل کئے جاتے ہیں ان کو کھانا بھی مفت دیا
جاتا ہے -

میان خورشید انور - کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ کسی غریب
کو مفت دوا نہیں دی جاتی بلکہ عام قسم کی گولیاں اور پڑیاں دے دی جاتی
ہیں اکثر ادویات امیر لوگوں کے کام آتی ہیں اور غریبوں کو نہیں ملتیں -

وزیر صحت - میرے خیال میں آپ کبھی غریب بن کر ہسپتال میں نہیں
گئے - اگر آپ غریب بن کر جائیں تو آپ کو پورا ہورا اس کا حصہ ملنے گا -

(قہقہہ)

علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر صحت کے علم میں یہ بات ہے کہ وکٹوریہ
ہسپتال ۲۰۰۰ بستریوں کا ہسپتال ہے اور وہاں صرف دو لاکھ روپیے دوائیوں
کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں؟

وزیر صحت م اس کے لیے آپ کو علیحدہ سوال دینا پڑے گا۔

راجہ محمد الفضل خان۔ کیا وزیر صحت اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ
گذشتہ دنوں یہ خبر آئی تھی کہ دسمبر گوہ نام ہسپتاں میں ادویات تیغ گنا^۱
زیادہ کر دی جائیں گی؟ وہ ہو گئی ہیں یا نہیں؟^۲

ڈاکٹر حلم رضا۔ میں یہ فاضل ممبر کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ
اویات سے ”ادویات“ نہیں ہوتا۔^۳

راجہ محمد الفضل خان۔ تلفظ درست کرنے کی مہربانی۔

(قطع کلامیں)

جناب والا۔ میرے سوال کا جواب نہیں دیا تھا۔

مسٹر ذہبی سپیکر۔ آپ کا ضمنی سوال متعلقہ نہیں ہے دوسرے ہاؤس عکی جلو^۴
روایات میں ان پر عمل کرنا چاہئے۔ میں اپنے دائیں طرف یہ تو نے والی حضرات
سے کہوں گا کہ جو کام سپیکر کا ہے وہ اس کام کو سرانجام نہ دیں۔ جو سوال
متعلقہ ہو گا یا غیر متعلقہ ہو گا تو اس کا فیصلہ سپیکر کرے گا۔

پیغمبر آباد احمد خان۔ جناب سپیکر۔ مجھے یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اس
سنگیونہ موضوع کو مذاق میں نہ لے جایا جائے۔ جیسا کہ ابھی سپیکر صاحب
نے بتایا ہے کہ موجودہ حکومت دواؤں پر اور مریضوں کی دیکھ بھال پر کچھ
نہ کچھ زیادہ توجہ کر رہی ہے۔ اب اس سے زیادہ توجہ کریں گے۔ تو
مہربانی سے اس پر سنگیدگی سے غور کیا جائے۔ قاکہ ہسپتاں کی حالت اور
زیادہ بہتر ہو سکے۔^۵

چودھری امان اللہ لک - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ کیا
وہ میو پسپتال کے طریقہ کار سے مطمئن ہیں ؟

مسٹر ڈھیٹی سینکر - وہ سب مطمئن ہیں -

چودھری امان اللہ لک - کیا وہ علاج کے طریقہ کار سے ذاتی طور پر مطمئن
ہیں ؟

وزیر صحت - جناب والا - میرے پاس کوئی عوامی شکایات اس بارے میں
نہیں آئیں علاج کا طریقہ کار غیر تسلی بخش ہے -

البرٹ وکٹر وارڈ میو پسپتال لاہور میں مریضوں کو داخل کرنا

* ۰۰۸ - خان امیر عبداللہ خان روکڑی - کیا وزیر صحت از راه کرم
بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) البرٹ وکٹر وارڈ میو پسپتال لاہور میں عموماً کسی قسم کے
مریض داخل کئے جاتے ہیں -

(ب) آیا جن مریضوں کو مذکورہ وارڈ میں داخلہ دیا جائے ان کے لیے
یہ لازم ہے کہ وہ سرکاری ملازم ہی ہوں -

(ج) آیا مذکورہ وارڈ میں ابک خاص آئندی والے لوگوں کو ہی داخلہ
ملتا ہے -

(د) آیا مذکورہ وارڈ میں ماہانہ آمدن کی بنیاد پر داخلہ ملتا ہے اگر

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ایسا ہی ہو تو اس وارڈ میں داخل ہونے کے لیے متمنی مریض کی
آمدی کتنی ہوئی چاہئے -

(و) آیا البرٹ وکٹر وارڈ میں داخلہ حاصل کرنے کے لیے کوئی شرط ہے
کہ مریض ایک خاص صاحبی رتبہ کا حامل ہو؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) علاج کا معاوضہ ادا کرنے والے
مریض اور ایسے مرکاری ملازمین جن کی ت偕لیہ ماہوار ۲۵۰ روپے
سے اوپر ہو۔

(ب) جی نہیں -

(ج) جی ہاں -

(د) جی ہاں - ۲۵۰ روپے مابالغ سے اوپر -

(ر) جی نہیں -

سول ڈسپنسری کھڈیاں کی گرانٹ میں اضافہ

* ۱۰۹۹ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے

کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ قصبہ کھڈیاں تحصیل قصور میں ایک
سول ڈسپنسری قائم ہے -

(ب) کیا یہ امر واقع ہے کہ اس ڈسپنسری کے سوا اس علاقہ میں
۱۰/۱۲ میل تک اور کوئی بسپتال نہیں ہے -

(ج) کیا یہ بھی امر واقع ہے کہ پہلے سال حکومت نے اس ڈسپنسری کے لیے صرف ۱،۳۹۰ روپے کی رقم بطور گرانٹ مختص کی تھی جو علاقہ کے عوام کی ضروریات کے لیے بہت کم ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ڈسپنسری کی گرانٹ میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کن وجوہات کی بنا پر ۔

وزیر صحت (چودھری ہد ارشاد) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔ اس ڈسپنسری کے علاوہ مندرجہ ذیل ۳ ڈسپنسریاں موجود ہیں ۔

کھڈیاں سے فاصلہ

نام ڈسپنسری

تقریباً ۷ میل

(۱) روول ڈسپنسری جوڑا

تقریباً ۳ میل

(۲) سب پتلہ سنٹر فتح پور

تقریباً ۵ میل

(۳) روول ڈسپنسری کھانی پشہار

(ج) جی نہیں ۔ یہ ڈسپنسری ڈسٹرکٹ کونسل کی ملکیت ہے ۔ اور مبلغ ۳،۰۰۰ روپے برائے خرید ادویات رکھے گئے ہیں ۔

(د) غیر متعلق ہے ۔

ملک ہد علی خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ بورے والا جو یا بنگلہ ڈسپنسری کو جو تقریباً پندرہ سال سے کام رہی ہے ۔ کن وجوہات کی بنا پر وہاں سے منتقل کیا گیا ؟

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر ڈھنی سپیکر - اس کا الیرٹ وکٹر وارڈ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

وزیر صحت - علیحدہ سوال درکار ہے۔

قصبہ کھڈیاں میں زچہ بچہ کا سنتر

* ۱۱۰۳ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے

کہ:-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قصبہ کھڈیاں تحصیل قصور اور اس کے گرد و نواح میں کوئی زچہ بچہ کا سنتر نہیں ہے۔ /

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کھڈیاں میں زچہ بچہ کا سنتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر رکھتی ہے تو کب تک۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر صحت - (چودھری مجید ارشاد) : (الف) جی ہاں۔

(ب) عوامی پیانہ سکیم جو مستقبل قریب میں منظور ہونے والی ہے کے تحت قصبہ کھڈیاں میں ایک مرکز صحت تجویز کیا گیا ہے جس میں زچہ بچہ کا مرکز بھی ہو گا۔

والا بھول محمد خان - کیا وزیر صحت یہ بیان فرمائیں گے کہ اس سنٹر پر خرچ کا کتنا تخمینہ ہے؟

وزیر صحت - اس کا ابھی اندازہ نہیں کیا گیا۔

رانا بھول مہد خان - یہ سنٹر کلب تک جاری کرو دیا جائے گا؟

وزیر صحت - میں نے عرض کی ہے کہ عوامی بیلٹھ سکیم منظور ہونے کے بعد مرکز صحت قائم کرو دیا جائے گا۔

رانا بھول مہد خان - جناب والا - منظوری کے لیے کتنا عرصہ درکار ہوگا؟

وزیر صحت - اس کی تاریخ کو میشنگ ہوگی - تمام صوبے کے نمائیندے اس میں شامل ہوں گے۔

یکم ریحانہ سرور شہید - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت آبادی کے تناسب سے سنٹر بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟
سنٹر ڈھنی میکر - یہ جنرل نوعیت کا سوال ہے۔

نشتر پسپتال ملٹان میں ادویات کی کمی

* ۱۹۷۸ - میان لیاقت حسین مژل - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آیا یہ درست ہے کہ نشتر پسپتال ملٹان میں ادویات کی کمی ہے اور صریضوں کو سامان جراحی تک خود بازار سے خریدنا پڑتا ہے۔

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت امن پسپتال کے لیے ادویات کا کوئی بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) جی پاٹ

(i) صرف وہ لوگ جو صاحبِ انتظامات ہوں ان کو دوائیاں وغیرہ بازار سے لانے کے لیے کہا جاتا ہے تاکہ دوسرے نادار مرضیوں کو ہسپتال سے ہی سامان دیا جا سکے رہے۔

(ب) حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ ہسپتالوں میں ادویات کا کوئی بڑھا دیا نہیں۔ حال ہی میں اس مدد میں حکومت نے اس ہسپتال کو مزید چوڑھ لائکہ اسی بازار کی رقم دینا منظور کر لیا ہے۔

سردار احمد حمید خان دستی - جناب والا - جواب کے جزو (ب) میں لکھا کیا ہے کہ حکومت ہسپتالوں میں ادویات کا کوئی بڑھانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کوشش میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے۔ مگر ہو سکتا ہے کہ اس کے دامنے میں کوئی بڑی طلاق رکاوٹ پیدا کر رہی ہو۔

وزیر صحت - ایسی کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ حکمہ فناں نے اس مدد میں تیس لاکھ روپے دینے ہیں۔ اور پھر اس لاکھ روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔

سردار احمد حمید خان دستی - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس کوشش اور اس رقم کے باوجود مظفر گڑھ کے ہسپتال کی یہ حالت ہے کہ وہاں ہر سال بتدریج دوائیوں کے لیے رقم میں کمی ہوتی جا رہی ہے۔ اس کوشش اور رقم کا عوام کو کیا فائدہ ہے؟

وزیر صحت - پچھلے سالوں کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں - امن ممال تیس لاکٹھ روپے بڑھا دئے گئے ہیں اور امن مدد میں اور زیادہ رقم کی جائے گی - مظفر گڑھ کو بھی امن کا حصہ ملے گا۔

علاقہ تھانہ شاہبھور ضلع ساہیوال میں سرکاری ڈسپنسریاں

* ۱۳۹* - سید کاظم علی شاہ کرمانی - کیا وزیر صحت از راه کرم یاں

فرمائیں گے کہ :-

(الف) علاقہ تھانہ شاہبھور تحصیل اوکارہ ضلع ساہیوال میں کتنی سرکاری ڈسپنسریاں ہیں -

(ب) اگر امن وسیع علاقہ میں ایک ہی ڈسپنسری ہے تو اس پہاندہ علاقہ کے عوام کو طبی مہولیات فراہم کرنے کے لیے کیا تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) -

(الف) سرکاری ڈسپنسری

سرکز زچہ پچہ

۲

(ب) جی نہیں -

(ا) عوامی بیلٹھ مکیم کے تحت ہر یونین کونسل میں ایک سب سنٹر ہوگا اور ہر پانچویں یونین کونسل میں ایک روول بیلٹھ سنٹر ہوگا -

سید کاظم علی شاہ کرمانی - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ اس علاقہ میں ڈسپنسریاں اور زچہ بیجہ کے سٹر کھاں کھاں واقع ہیں؟

وزیر صحت - (۱) چک $\frac{34}{4.L}$

(۲) چک $\frac{32}{2.L}$

(۳) چک $\frac{36}{4.L}$

سید کاظم علی شاہ کرمانی - کیا وزیر صحت بیان فرمائیں گے کہ جزو (ب) میں امن دور افتادہ اور غریب پسندیدہ علاقے کے عوام کو بڑی بے رخی سے جواب نہیں دیا گیا ہے۔

وزیر صحت - 'نهیں' کا مطلب یہ ہے کہ اس علاقہ میں ایک ہی ڈسپنسری نہیں ہے۔ امن کے مراتبہ ب (۱) میں کہا گیا ہے کہ یہاں ایک سٹر منظور ہو چکا ہے۔ جو عوامی بیلنہ سکیم کے تحت بنایا جائے گا۔

صلح ملتان میں ائمہ شفاخانوں اور بسپتالوں کا اجراء

* ۱۱۵۹ - میان لیافت حسین مژل - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ میں ۱۹۷۲-۷۳ء میں کل کتنے نئے شفاخانے اور بسپتال کھولے جائیں گے؟

(ب) صلح ملتان میں ان کی تعداد کیا ہوگی۔ اور وہ کھاں کھاں کھولے جائیں گے؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) سال ۱۹۷۲-۷۳ء میں صوبے میں ۲۶ دبیئی شفاخانے کھولنے جائیں گے اور یہ کام بھی شروع کر دیں گے۔ پر دبیئی شفاخانے کے ساتھ ۳-۳ ذیلی شفاخانے بھی ہوں گے۔

(ب) ضلع ملتان میں دبیئی شفاخانوں کی تعداد ۳ ہوگی اور یہ مندرجہ ذیل مقامات پر ہوں گے۔

(۱) دنیا پور - (۲) جالا جسم - (۳) مشوٹلی -

ان کے تحت و ذیلی شفاخانے حسب ذیل مقامات پر ہوں گے۔

- (۱) چک نمبر ڈبلیو بی ۳۳۸ (۲) چک نمبر ڈبلیو بی ۴۵۱
- (۳) چک نمبر ایم ۱۰۲ - (۴) فتح ہور - (۵) وارسی وسیم
- (۶) کیکری خورد - (۷) آگریان - (۸) تھجھے گلوان -
- (۹) میران میلہ -

ڈاکٹر حليم رضا ملک - کیا وزیر موصوف اس بات کی وضاحت فرمائیں گے کہ کیا حکومت دبیئی شفاخانوں اور شہری شفاخانوں میں اس بات کا ارادہ رکھتی ہے کہ وپاں یونانی طب سے استفادہ حاصل کیا جائے؟

مسٹر ڈبھی سپیکر - یہ غیر متعلقہ سوال ہے۔

ڈاکٹر حليم رضا ملک - یہ غیر متعلقہ نہیں ہے۔ آپ علاج کی بات کرتے ہیں علاج طب یونانی سے بھی ہوتا ہے۔

مسٹر ڈھنی مہیکرو - یہ پالیسی سے متعلق سوال ہے - یہاں صرف پسپتالوں کی تعداد ہو چھی گئی تھی جس کا انہوں نے جواب دے دیا ہے - طب یونانی کے فروغ اور ترقی کے لیے علیحدہ سوال کر دیں -

رائے ہماں خان کھول - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبے میں جو پسپتال کھولے جا رہے ہیں کیا ان علاقوں میں پسanhed علاقے بھی شامل ہیں؟

وزیر صحت - ظاہر ہے وہاں بھی کھولے جائیں گے -

کنور پہ یاسین خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ تمام صوبے کے پسپتالوں میں عملے کی کمی ہے - کیا اس کو ہورا کرنے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت - جی ہاں -

سید تابش الوری - کیا وزیر صحت بتا سکتے ہیں کہ نئے شفاخانوں میں سے بہاولپور میں کتنے نئے شفاخانے کھولے جائیں گے؟

وزیر صحت - اس کے لیے علیحدہ سوال دیں -

راجہ سکندر خان - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ پسanhed اصلاح مٹا جہلم اور خاص کر تحصیل پنڈ دادن خان جو اس ملک کی غریب ترین تحصیل ہے اس کو بھی اس میں سے کچھ حصہ ملے گا؟

وزیر صحت - میرا خیال ہے کہ وہاں دو یا تین شفاخانے کھول رہے ہیں - میں اس کا مکمل جواب نہیں دے سکتا - آپا علیحدہ سوال کر دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا -

راجہ سکندر خان - شکریہ - ۱

سردار احمد حمید خان دستی - جناب سپیکر - وزیر صحت نے فرمایا ہے کہ جہاں عملہ کی کمی ہے اس کو پورا کرنے کے لیے وہ سعی فرمائی ہے یعنی - کیا ان کے علم میں ہے کہ کس بسپتال میں عملہ کی کمی ہے - کیا انہیں یہ بھی علم ہے کہ مظفر گڑھ کے بسپتال کی لیڈی ڈاکٹر استغفاری دی چکی ہے اور وہاں خواتین کے علاج کے لیے کئی مہینوں سے ایک بھی لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے ؟

مسٹر ذبھی سپیکر - آپ نے یہ سوال ضمنی سوال کے جواب سے پیدا کیا ہے ؟

سردار احمد حمید خان دستی - جو جواب وزیر موصوف نے دیا ہے یہ سوال اس سے پیدا ہوا ہے -

مسٹر ذبھی سپیکر - اس کے لیے الگ سوال دیں -

سید تابش الوری - ۱۹۷۲-۷۳ء کے ختم ہونے میں پانچ مہینے باقی ہیں - کیا وزیر موصوف فریئن گے کہ یہ دیہی شفاخانے کب تک کام شروع کر دیں گے ؟ دوسرے یہ کہ اب تک کتنے شفاخانے کام شروع کر چکے ہیں ؟

وزیر صحت - پچھلے دنوں میں نے متعلقہ محکمہ کی میشنگ کی تھی - بہت سے شفاخانے ۱۵ فوری تک دے دیے جائیں گے، باقی جوں کے مہینے میں مل جائیں گے - اسی سال یہ تمام شفاخانے مکمل ہو جائیں گے اور کام شروع کر دیں گے -

میان معطفی ظفر - کیا یہ دوست ہے کہ جہاں ہر آپ شفاخانے کھول رہے ہیں وہاں آپ ہے یا ۷ ایکڑ زمین لوگوں سے منت حاصل کرتے ہیں ؟

وزیر صحت - بالکل -

چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف اس تجویز پر غور کرنے کے لیے تیار ہیں کہ ہر ضلع میں دیہاتی آبادی کو اتنے ہسپتال نہیں دئے جا سکیں گے جتنی کہ ضرورت ہے اس کے لیے کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ گشتوں شفاخانوں کی سکیم پر عمل درآمد کیا جائے؟

وزیر صحت - یہ تجویز ہلے زیر غور آئی تھی اور پیپلز پیٹھے سکیم کے تحت اس کو نامنظور کر دیا گی -

رانے میان خان کھرل - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ کیا آئندہ سے دیہات کو آبادی کے تناسب سے سہولتیں مہیا کی جائیں گی کیونکہ دیہات کی آبادی ۸۰ فیصد ہے اور شہروں کی آبادی ۲۰ فیصد ہے؟

وزیر صحت - جی ہاں - حکومت کو آئندہ کے لیے یہ خیال ہے - اسی لیے پیپلز پیٹھے سکیم بنانی جا رہی ہے -

میان مصطفیٰ ظفر - کیا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی جگہ ہسپتال کے لیے موزوں ہر اور وہاں آپ کو مفت زمین نہ ملے تو آپ یہ کسی ایسی غیر موزوں جگہ پر بنا دیں جہاں آپ کو مفت زمین مل سکے؟

وزیر صحت - ایسا نہیں ہو گا -

میان مصطفیٰ ظفر - کیا وزیر موصوف کو اس بات کا احساس ہے کہ دیہات میں طبی امداد کا معقول انتظام نہیں ہوتا اور اگر وہاں کسی وقت پر کوئی پیچیدہ تکالیف پیدا ہو جائیں جن کے لیے اچھے معیار کے معالج کی فوری

ضرورت ہو تو وہاں سوالے گشی شفاخانے کے اور کوئی مدد نہیں پہنچ سکتی تو ان حالات کے پیش نظر کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اس سکیم کو کیوں نامنظور کر دیا گیا ہے؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ کے سوال کا بنیادی سوال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔
ویسے آپ کی یہ تجویز بہت اچھی ہے۔

سید قابض الوری - جناب والا - یہ 'گشی' کے لفظ کی بجائے 'سفری' کا لفظ استعمال کیا جائے تو زیادہ موزوں ہوگا۔

شیخ صدرا علی - یہ لفظ پہلی حکومتوں کے لیے تھا، ہم نے یہ لفظ بند کر دیا ہے۔

سیاں مصطفیٰ ظفر - اگر میں وزیر موصوف کی توجہ امن طرف دلاویں کہ خان گڑھ سے ایک شفاخانہ لنگر سرائے میں محض اس لیے منتقل کر دیا گیا ہے کہ خان گڑھ میں مفت زمین میسر نہیں آئی تو کیا آپ اس مسلسلے میں کوئی کوشش کریں گے کہ خان گڑھ میں دوبارہ شفاخانہ کھل سکے؟
وزیر صحت - یہ بات میرے علم میں نہیں ہے۔ آپ یہ تجویز مجھے لکھ کر دے دیں تو میں اس پر غور کروں گا۔

دیوان سید غلام عباس بخاری - جس جگہ ہر سرکاری زمین مل جاتی ہے کیا وہاں پر آپ یہ شفاخانہ کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟
وزیر صحت - جی بان۔ ایسا کیا جا سکتا ہے۔

قصبہ مٹل کی ڈسپنسری میں کوالیفائلڈ لیڈی ڈاکٹر کی تقرری

* ۱۱۵ - میان لیالٹ حسین مٹل - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قصبہ مٹل (صلح ملتان) اور اس کے گرد و نواح کے تقریباً چالیس ہزار افراد کے لیے صرف ایک ڈسپنسری ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اتنی کثیر آبادی کے استفادہ کے لیے مذکورہ ڈسپنسری میں کوئی کوالیفائلڈ لیڈی ڈاکٹر تعینات نہیں کی گئی -

(ج) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ آبادی کی تکلیف کے ازالہ کے لیے کسی کوالیفائلڈ لیڈی ڈاکٹر کے تقرر کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر صحت - (چودھری محمد ارشاد) - (الف) جی بان -

(ب) جی بان -

(ج) یہ دیہی شفاخانہ ڈسٹرکٹ کونسل ملتان کے زیر انتظام ہے اور انہوں نے لیڈی ڈاکٹر کی اساسی نہ تو منظور کر رکھی ہے - اور اور نہ ہی کوئی ایسی تجویز ہے - عوامی ہلپنگ سکیم کے تحت حکومت کا ارادہ یہاں ایک دیہی مرکز صحت نہولنے کا ہے - تب یہاں لیڈی ڈاکٹر تعینات کر دی جائے گی -

بیان منظور احمد موبیل - کیا وزیر صحت بیان فرمائیں گے کہ منچن آباد اور فورٹ عباس جو ضلع بہاولنگر کی تحصیلیں ہیں وہاں کوئی کوالیفائڈ ڈاکٹر نہیں ہے؟

مسٹر ڈیٹی سپیکر - اس سوال کا قصیدہ مڑل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

راولپنڈی میں طبی کالج

۱۱۸۸* - مسٹر محمد حنفی خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا صوبائی حکومت کے زبر غور ایسی کوئی تجویز ہے کہ راولپنڈی میں ایک طبی کالج قائم کر دیا جائے تاکہ راولپنڈی اسلام آباد اور اس سے ملحقہ علاقوں کے باشندوں کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ اگر ایسا ہے تو اس تجویز پر عملدرآمد کے لیے اندازاً کتنی مدت درکار ہوگی؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) جی بان۔

(ب) چونکہ تجویز ابھی ابتدائی مرحلہ میں ہے امن لیے فی الوقت مدت کا تعین ممکن نہیں ہے۔

مسٹر محمد حنفی خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ سکیم جو ابھی ابتدائی مرحلہ میں ہے اس سال یا اگلے سال ہایہ تکمیل تک پہنچ جائے گی؟

وزیر صحت - یہ ابھی نہیں کہا جا سکتا۔

ڈی مونٹ ورنسی کالج آف ڈنشنٹری لاہور

* ۱۹۹۶ - رائے عمر خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں

گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی مونٹ ورنسی کالج آف ڈنشنٹری لاہور سے تربیت یافتہ ڈاکٹروں کو ماضی قریب میں سرکاری ملازمت چھوڑ کر بیرونی مالک کو جانے کی اجازت دی گئی ہے - اگر ایسا ہے تو ان کے نام عہدہ اور ملازمت چھوڑنے کی تاریخ کیا ہے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس کالج کی بی - ڈی - ایس کی ڈگری کو غیر تسلیم شدہ (De-organise) قرار دے دیا گیا ہے - اور اس کالج کی کارکردگی کو غیر تسلی بخش قرار دیا گیا ہے -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج کے پرنسپل صاحب ریس کلب کے شیورڈ بھی ہیں ؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کے مقابل عوامی شکایات تی بناء پر کئی دفعہ حکومت نے تحقیقات کا حکم دیا لیکن کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی -

(ه) اگر جزو ہائے (ب) اور (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیوں ؟

وزیر صحت (چودھری محمد اشاد) - (الف) جی ہاں -

نام ڈاکٹر عہدہ تاریخ Deputation

۲۸۔۳۔۷۲	ڈنل سرجن	(۱) عبدالرشید عارف
۲۸۔۴۔۷۲	"	(۲) مسعود اختر
۳۱۔۵۔۷۲	ڈیمونسٹریٹر	(۳) انور علی
۹۔۶۔۷۲	ڈنل سرجن	(۴) یوسف علی
۱۰۔۶۔۷۲	"	(۵) ایم اشرف چودھری
۳۰۔۶۔۷۲	"	(۶) سلیم اختر
۵۔۷۔۷۲	"	(۷) خضر باشمی
۱۰۔۷۔۷۲	ڈیمونسٹریٹر	(۸) محمد امیں
۱۰۔۷۔۷۲	"	(۹) مسز سعیدہ امیں
۱۱۔۸۔۷۲	"	(۱۰) غلام عباس
۱۸۔۹۔۷۲	"	(۱۱) خالد میں
۱۸۔۹۔۷۲	"	(۱۲) محمد ریاض
		(ب) جی نہیں -
		(ج) جی نہیں -

(د) ۱۹۷۰ء میں رپورٹ گورنر پنجاب کے پیش کی گئی تھی اور گورنر کے احکام کے مطابق کارروائی کی گئی تھی - پہ کہنا درست نہیں ہے کہ یہ شکائیوں عوامی تھیں -

یگم ویمال سرور شہید - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ بی - ڈی - ایس کی ذکری کو تسلیم نہ کرنے کی کیا وجہ ہیں ؟ اور آیا حکومت اسے تسلیم کرنے پر غور کر رہی ہے کہ نہیں ؟

وزیر صحت - کالج کی کونسل نے اس ذگری کو غیر تسلیم شدہ قرار نہیں دیا تھا - پہلے اس کو permanent recognise کیا گیا تھا - پھر ایکھ مال کے لئے اس کو temporary recognise کیا گیا تھا - اب صورت حال یہ نہیں ہے - اب کالج کی کونسل نے تسلی بخش انتظامات کی بنا پر اسے recognise کر لیا ہے -

رانے عمر حیات خان - کیا وزیر صحت بیان فرمائیں گے کہ پرنسپل کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر صحت - میں نے عرض کیا ہے کہ اس کی رپورٹ حکومت کے ہاتھ پیش کی گئی تھی - اس پر باقاعدہ کارروائی ہوئی تھی - مگر اب اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی -

رانے عمر حیات خان - کیا یہ درست ہے کہ وہی پرنسپل ابھی تک کام کر رہا ہے؟

وزیر صحت - جی ہاں - وہی پرنسپل ابھی تک کام کر رہا ہے -

رانے عمر حیات خان - سوال کے جزو 'ج' کا جواب "جی نہیں" میں دیا گیا ہے کہ وہ ریس کلب کا مشیورڈ نہیں ہے - یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ریس میں ویسے جاتے ہوں اور ان کے ہاتھ کوئی باقاعدہ آفس نہ ہو؟

وزیر صحت - یہ ہو سکتا ہے -

کرمل مدد اسلم خان نیازی سوال کے جواب میں کالج کا نام "ڈی مونٹورنیسی کالج" چھپا ہوا ہے جب کہ اصل نام "ڈی مانٹ مورنسی کالج ہے - کیا"

وزیر صحت اس کو درست کر لیں گے ؟

وزیر صحت - جی ہاں -

بیان خان پھد - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت کوئی ایسی تدبیر اختیار کر رہی ہے کہ ڈاکٹر صاحبان بیرونی مالک نہ جائیں بلکہ اپنے ملک کے اندر رہ کر ہی اپنی قوم کی خدمت کریں ؟

وزیر صحت - اس کے نیزے علیحدہ سوال کریں -

تب دق ایسوسی ایشن خانیوال

۱۲۰۸ - سٹر فرزیلہ علی - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) تب دق ایسوسی ایشن خانیوال کس سال قائم ہوئی اور اس نے اب تک کتنی رقم حکومت، میونسپل کمیٹی اور دیگر ذرائع سے حاصل کی -

(ب) آج تک کتنے ملازم اس ادارہ نے ان کی ملازمت سے صرف چہ ماہ کے اندر اندر پر طرف کئے - ان کی پر طرف کی وجوہات تفصیلاً بتائی جائیں -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ادارہ کے مکمل اخراج مسٹر مقبول احمد خان یہی جو شہر کی بدنام ترین شخصیت ہیں -

(د) کیا یہ درست ہے کہ یہ ادارہ غربیوں اور معذوروں کو طبی

امداد سہیا کرنے کی بجائے افسران جاگیرداروں کو عیاشی کا سامان فراہم کرتا ہے۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر مقبول احمد خان نے اس ادارہ کی وجہ سے ناجائز فائدہ الہا کر اپنی حیثیت سے زیادہ جائیداد پیدا کی۔

(و) اگر جزو (ه) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسی جائیداد کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) تب دق ایسوسی ایشن خانیوال ایک بھی ادارہ ہے۔ حکمہ صحت پنجاب کا اس سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہی حکمہ صحت نے اس ادارہ کو کسی قسم کی امداد دی ہے۔

(ب) تا (و) - جواب دینے سے قاصر ہوں۔

مسٹر فیز لہ علی - پہاونٹ آف آرڈر - عرض اے ہے جناب کہ دو بھائی نیں خانیوال ادے وج - اک کروڑ ہتھی ہو گیا اے تے اک ٹانکر دا کوچوان اے - حکومت وی ساری اس نوں امداد دیندی اے - اس دے علاوہ جناب میونسپل کمیٹی وی اس نوں امداد دیندی اے لوکاں توں لک لک کے جناب عالی - کاراں تے دس صربعع نے ٹیوب ویبل باغات سارے لگائے گئے نیں - اک بھائی کوچوانی کر دا اے جناب - کم سے کم اک ظالم آدمی نوں ، جہڑا لثیرا آدمی سے ، کیا اس دے متعلق حکومت دی کوئی ذمہ واری نئیں اے؟

مسٹر ڈھپی سہکر - چودھری صاحب ، متعلقہ سوال سے آپ کے سوال کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

مسٹر فروزہ علی - اصل سوال نوں گول کر جانا تے حقیقت تے نہ) پہنچنا
غلط اے جناب -

(قہقہہ)

سردار صفیر احمد - جناب سیکر - میرے خیال میں یہ سوال وزیر صحت سے
نہیں بلکہ وزیر اعلیٰ سے کیا جانا چاہیے تھا -

مسٹر ڈیٹی سیکر - سوال کا جواب آچکا ہے - وزیر صحت کہہ چکے ہیں
کہ حکمہ صحت کا کوئی تعلق نہیں ہے - چنانچہ یہ واضح ہو گیا ہے -

وزیر اعلیٰ - بڑا ابھ پوائنٹ آف آرڈر ہے اس لحاظ سے کہ رانا بھول مہد
خان نے حسب عادت بیٹھر بیٹھر کہہ دیا ہے کہ صحیح نہائندہ ہے - اور ایک
صحیح نہائندہ ہونے کے لیے انہوں نے یہ ساری تاویلات پیش کی ہیں - انہوں
نے کہا ہے کہ ایک لثیرا لوث دیا ہے اور اس کو کیوں پکڑا نہیں جا رہا؟ تو
جناب والا - یہی ہمارا موقف ہے اور یہی ہمارا ہروگرام ہے اور اس کو ہم ہورا
کر کے دیں گے -

رانا بھول مہد خان - یہی وزیر اعلیٰ سے استدعا کروں گا کہ اسے ضرور
ہورا کرنا چاہیے اور کسی کے دشمن داروں کو نہیں بخشنا چاہیے -

سول ڈسپنسری نوقابل واہ

۱۴۲۱ - (الف) - رانا رب نواز نون - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان
فرمائیں۔ گے کہ سول ڈسپنسری نوقابل واہ میں جو کہ پی - اولیں ۲۸۰ کے تحت

عرضہ دو سال سے مکمل ہو چکی ہے عملہ کا تقرر کب ہوگا اور ادویات کب بھجوائی جائیں گی ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - سول ڈسپنسری نو قابل وہ محکمہ صحت حکومت پر چاہ کی منظوری کے بغیر تعمیر کی گئی تھی جس کی وجہ سے محکمہ صحت عملہ کے تقرر اور ادویات کی سہلانی سے قاصر رہا۔ اب ڈسٹرکٹ کونسل ملتان نے اس ڈسپنسری کو اپنی تحويل میں لینے پر وضامندی کا اظہار کر دیا ہے لہذا جلد ہی یہ دونوں کام ہو جائیں گے۔

راولپنڈی میں میڈیکل کالج

* ۱۲۳۹ - مسٹر محمد حنف خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ میڈیکل کالج ایسے مقامات پر قائم کئے جانے پر جہاں پر طلباء کو اپنے پھرملے دو سال کے تعلیمی دور کے دوران اپنی عملی تربیت کے لیے بسپتال کی کافی ہو لتیں موجود ہوں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ راولپنڈی ڈویون کو شامل کر کے صوبے کے کل پانچ ڈویزنوں میں میڈیکل کالج قائم کرنے کی تعویز کی گئی تھی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب ای Bates میں ہے تو کیا

یہ بھی امر واقعہ ہے کہ چار ڈویژنوں میں میڈیکل کالجوں کے قیام کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں جب کہ راولپنڈی میں میڈیکل کالج کے قیام کا مسئلہ ابھی تک کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو راولپنڈی میں منذکرہ بالا میڈیکل کالج نہ کھولنے کی وجہ کیا ہیں۔ خصوصاً جب کہ مبلغ پانچ لاکھ روپے کی رقم ۱۹۷۴ء کے بیٹھ میں اس مدد کے لیے مخصوص کر دی گئی تھی اور منذکرہ کالج کی تعمیر کے لیے زمین بھی خریدی جا چکی ہے اور وہاں ہسپتال کی ضروری سہولتیں بھی کافی حد تک موجود ہیں۔

(ه) کیا حکومت راولپنڈی میں اس مالی سال کے دوران میڈیکل کالج کے قیام کو آخری شکل دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو اندازاً کب تک؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) - ضروری نہیں لیکن اگر ہلے سے اجھا ہسپتال موجود ہو تو توجیح دی جاتی ہے۔

(ب) ایسی کوئی تجویز حکومت کی طرف سے نہیں کی گئی تھی۔

(ج) اس وقت صرف دو ڈویژنل بیڈ کوائرز پر میڈیکل کالج نہیں باقی دو ڈویژنوں میں بیڈ کوائرز میڈیکل کالج کھولنے کی کوئی تجویز فی الحال زیر غور نہیں ہے۔

(د) راولپنڈی میں میڈیکل کالج کے قیام کے لیے نہ تو کوئی رقم

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

۱۹۲۱ء کے بھٹ میں مخصوص کی گئی اور نہ ہی کوئی ازمیں اس مقصد کے لیے خریدی گئی۔ صوبائی حکومت کی تحويل میں جو طبی سہولتیں موجود ہیں وہ کافی نہیں ہیں۔ راولپنڈی میڈیکل کالج نہ کھولنے کی وجوبات فتنز کا قدان ہے۔

(۶) جی نہیں۔

ڈاکٹر حلیم رضا ملک۔ کیا وزیر صحت یہ بیان فرمائیں گے کہ راولپنڈی میں کالج کھولنے کے مسئلے کو کھٹائی میں کیوں ڈال دیا گیا ہے؟

وزیر صحت۔ اس مسئلے کے کھٹائی میں پڑ جانے کی وجہ یہ ہے کہ مہنگی فاؤنڈیشن نے یہ پیش کش کی تھی کہ وہاں کالج کھولنے کے لیے وہ اتنے لاکھ روپے دین گے لیکن اب وہ اس پیش کش سے بھر گئے ہیں۔

سردار صبغ الرحمن۔ کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ جس طرح کالج کھولنے کے لیے ڈویژنل پیڈ کوارٹرز کو منتخب کیا گیا ہے اسی طرح سرگودھا ڈویژن میں بھی کالج کھولا جائے گا اور وہ وہیں سرگودھا ہی میں قائم کیا جائے گا۔

(اس مرحلے پر مسٹر سیکر کوئی صدارت پر متمكن ہوئے)

وزیر صحت۔ ابھی یہ تجویز زیر غور نہیں ہے۔

مسٹر منظور حسین جنگوہ۔ کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ راولپنڈی میں جو میڈیکل کالج کھولنے کا ارادہ ہے وہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر صحت۔ اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہو۔

سردار نصرالله خان دریشک - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ جس طرح حکومت کی پالیسی ہے کہ پہنچانہ علاقوں کی ترقی کے لیے مناسب اقدامات کئے جائیں گے تو ایل - ایس - ایفہ کا جو کالج لاہور میں کھولا جا رہا ہے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ کالج ذیرہ غازی خان میں کھولا جائے ؟

وزیر صحت - لاہور یا کسی دوسری جگہ پر ایسا کالج کھولنے کی کوئی تجویز نہیں ہے -

ڈاکٹر حلیم رضا ملک - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈسپنسروں کو دیہات میں بطور لیڈی، ڈاکٹر کے تعینات کیا جائے گا ؟

وزیر صحت - یہ درست نہیں ہے -

وزیر اعلیٰ - نکتہ وضاحت - وزیر صحت نے اس سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی لیڈی ڈاکٹر مقرر نہیں کی جائیں گی ، لیکن عوامی بیلٹھ پالیسی کے تحت کوشش کی جا رہی ہے اور اپسے مؤثر اقدامات کئے جا رہے ہیں کہ جو بھی ڈاکٹر ہوں انہیں دیہات میں لے جائیں - عنقریب اس سلسلے میں ایک جامع سکیم عوام کے سامنے آجائے گی -

وزیر صحت - نکتہ وضاحت - انہوں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ ڈسپنسروں کو اچارج بنانے کی کوئی سکیم ہے ؟ میں نے اس سوال کے جواب میں عرض کیا تھا کہ ایسی کوئی سکیم نہیں ہے -

ڈاکٹر حلیم رضا ملک - دیہات میں مختلف مقامات پر کوالیفائیڈ ڈاکٹر میسر نہیں ہیں اور آج بھی وہاں ڈسپنسر بطور اچارج ڈاکٹر کام کر رہے ہیں -

ایک طرف تو ڈسپنسروں کو وباں تعینات کیا جاتا ہے - - - - -

مسٹر سیکر - آپ نے تو تقریر شروع کر دی ہے -

ڈاکٹر حلیم رضا ملک - تقریر نہیں جناب والا - میں تو صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو ڈسپنسر بطور ڈاکٹر کام کر رہے ہیں ، اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر صحت - باس مجبوری -

تحصیل پنڈ دادن خان میں ڈسپنسریاں اور ہسپتال

۱۲۹۳* - راجہ سکندر خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے
کہ -

(الف) تحصیل پنڈ دادن خان میں گذشتہ دس سال کے دوران کتنی ڈسپنسریاں اور ہسپتال کھولی گئے اور آیا یہ تعداد اس عرصہ کے دوران دوسرے اضلاع میں نہولی جانے والی ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی تعداد کے مطابق ہے -

(ب) حکومت مذکورہ تحصیل کے غریب اور پسندیدہ عوام کے فائدے کے لیے موجودہ مالی سال کے دوران اس تحصیل میں مزید ڈسپنسریاں اور ہسپتال کھولنے کے لیے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر رکھتی ہے تو کہت تک - اگر نہیں تو اس کی وجوبات کیا ہیں ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) - گورنمنٹ فی - بی -
کلینک کھیوڑہ

۲ - ایس - سی - ایچ سٹر - پنڈ دادن خان

۳ - امدادی ڈسپنسری - ملوٹی

۴ - ریڈ کراس ڈسپنسری - آڑا

یہ رفتار کئی دوسرے اضلاع میں کھولے جانے والی ڈسپنسریوں
اور بسپتالوں کے مقابلے میں غیر تسلی بخش نہیں ہے۔

(ب) موجودہ مالی سال ۱۹۷۳-۷۴ء میں کوئی نیا بیلٹہ سٹر نہیں کھول
رہی - البتہ ۱۹۷۳-۷۴ء مالی سال میں پرائزیری بیلٹہ سٹرز
بوچال کلان اور کلر کسھار بمعہ سب بیلٹہ سٹرز کے کھولنے کے
واسطے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ڈالنے کے لیے سفارش کرو
دی گئی ہے۔

فیملی پلاننگ سکم

* ۱۹۹۱ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائی گے
کہ -

(الف) فیملی پلاننگ سکیم پر حوبہ میں ہمالانہ کیا خرج آتا ہے - اور اس
میں ملازموں کی تنخواہوں اور فیملی پلاننگ کے ہامان کے خرید
وغیرہ پر کتنا خرج شامل ہے - نیز محکمہ گاڑیوں اور ملازمین کے
سفر خرچ کے اخراجات کتنے ہیں -

(ب) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگہ ہیں کہ فیملی پلاننگ ہکم کے

متعلق عوام میں یہ ردعمل ہایا جاتا ہے کہ یہ سکیم ناکارہ ثابت ہوئی ہے اور بداخل اخلاق پھیلانے کی موجب بنی ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سکیم کو ختم کرنے کے لیے حکومت تیار ہے۔ اگر پاں تو کب تک اور اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) ۱۹۲۱ء میں فیصلی پلانگ سکیم پر صوبہ میں ۱۱۵۳، ۵۸، ۹۳۲ روپے (ایک کروڑ تین لاکھ اٹھاون ہزار نو بیالیس) روپے خرچ ہوئے۔ امن میں سے۔

۱ - ملازمین کی تنخواہوں پر ۱۶۱۲، ۲۱، ۰۷۶ روپے (ایک کروڑ بارہ لاکھ اکیس ہزار چھتر) :

۲ - فیصلی پلانگ کے سامان پر ۱۶۹۲، ۸۶۸ روپے (ایک لاکھ بانوئے ہزار آٹھ سو اڑستہ) -

۳ - محکمانہ گلزیوں پر ۱۷۸، ۱۷۳، ۸ روپے (آٹھ لاکھ تھتر ہزار ایک سو اٹھتھتر) اور

۴ - ملازموں کے سفر خرچ پر ۳۰، ۳۲۳ روپے (سات لاکھ چالیس ہزار تین سو تینیس روپے خرچ ہوئے۔

(ب) جی نہیں وہ غلط ہے۔

(ج) جی نہیں۔

راوی چد الفضل خان۔ کیا وزیر موصوف از راه کرم بیان فرمائیں گے گہ۔

خاندانی منصوبہ بندی جیسے غیر ضروری شکمہ پڑ قوم کا قیمتی سرمایہ کیوں خرج کیا جا رہا ہے ؟

وزیر صحت - یہ محکمہ غیر ضروری نہیں ہے ۔

جو دھری امان اللہ الک - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ فیملی پلاننگ پر محکمہ خود کیا خرج کر رہا ہے اور کیا اس میں بیرونی امداد شامل ہے ؟

وزیر صحت - اس میں تقریباً آدھی رقم مرکزی حکومت دیتی ہے اور آدھی پنجاب گورنمنٹ - اس کے علاوہ باہر کی ایجنسیاں بھی مدد کرتی ہیں ۔

ملک ہد مظفر خان - کیا یہ حقیقت ہے کہ اس محکمہ کی بدولت نئی صدم شہاری میں پنجاب کی ratio کم ہو گئی ہے ؟

وزیر صحت - یہ علیحدہ سوال ہے ۔

ڈاکٹر حليم رضا ملک - کیا وزیر موصوف اس معاملے سے آگہ ہیں کہ فیملی پلاننگ کے بسپتال کی تمام ادویات اور سامان بازار میں بیچ دیا جاتا ہے ؟

وزیر صحت - اگر فاضل میر کوئی ایسا واقعہ بیان کریں تو میں اس کی تحقیقات کراؤں گا اور باقاعدہ طور پر نوٹس لیا جائے گا ۔

ڈاکٹر حليم رضا ملک - کیا وزیر موصوف اس معاملے سے آگہ ہیں کہ وہاں پر تعینات لیڈی ڈاکٹر اور ڈاکٹر حضرات جو دیہات میں جاتے ہیں جعلی اندر اجات کر کے محکمہ کو غلط کوائف سہیا کرتے ہیں ؟

وزیر صحت - ایسی بات اگر میرے علم میں لائی جائے تو میں باقاعدہ ایکشن لون گا۔

دیوان سید خلام عباس بخاری - جناب والا - کیا وزیر موصوف کو یہ محسوس ہوا یا معلوم ہوا ہے کہ منصوبہ بندی کے جو ڈاکٹر اپریشن کرتے ہیں - یا لیڈی ڈاکٹر علاج کرتی ہیں ان کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا؟ میرے ایک خاص عزیز نے یہ علاج کرایا - سب سے بڑا اپریشن ہوا - اس کے گھر میں دوسری بیوی سے اولاد ہو گئی اور وہ طلاق دینے پر تیار ہو گیا - جب بڑی بیوی سے اولاد ہوئی تو وہ مطمئن ہوا کہ میرا صحیح اپریشن نہیں کیا گیا - اور گھر پرلو تنازعات سے بچ گیا - تو کیا اس کا بندوبست گورنمنٹ کو رہی ہے کہ صحیح علاج یا صحیح اپریشن ہو -

(قہقہہ)

وزیر صحت - ضرور بندوبست کیا جائے گا -

(قہقہہ)

راجہ سکندر خان : کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ بسپتاں لوں میں شکایات کی کتاب رکھی جاتی ہے؟

وزیر صحت - جی ہاں ہوتی ہے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - فیملی پلانٹگ میں "ایف - ایبل" غیر ضروری طور پر فروخت کرنے کا ایک بہت بڑا سکینڈل ہوا تھا اور لاکھوں روپے کا سامان فروخت ہوا تھا - میں اس کے متعلق وزیر موصوف یہ دریافت کریں گا کہ اس کا کیا بنا اور اس کے متعلق حکومت نے کیا اقدامات کئے یہ؟

Mr. Speaker : It is quite an independent question. There is no relevancy.

چودھری امان اللہ لک - فیملی پلانگ کے طریقہ کار کے متعلق ہے -

مثیر ضمیکر - یہ ایک specific instance کے متعلق ہے۔ اب وقت سوالات ختم ہوتا ہے -

وزیر صحت - جناب والا - میں بقیہ سوالات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے

میڈیکل کالجوں میں داخلہ

* ۱۳۱۳ - ملک ہد علی خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے

کہ -

(الف) پنجاب میں میڈیکل کالجوں کی تعداد کیا ہے اور ہر کالج میں طلباء کے داخلہ کے لیے کتنی کتنی نشستیں ہیں -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس سال کنٹک ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور اور نشرت میڈیکل کالج ملتان میں بے شمار امیدواروں کو داخلہ نہیں مل سکا -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسے درخواست دہندگان جن کو داخلہ نہیں مل سکا کی تعداد کیا ہے ؟

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے

وزیر صحت - (پخودھری ہد ارشاد) -

(الف) تعداد میڈیکل کالج طلباء کے داخلے کے لیے نشستیں

(۱) کے - ای - ایم سی - لاہور - ۱۸۲

(۲) نشر میڈیکل کالج ملتان - ۱۶۳

(۳) قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور - ۱۲۵

(۴) فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور - ۱۱۴

۲

(ب) جی یا نہ -

(ج) ۸۶۲ -

لاہور ڈویزن میں انسداد ملیریا کے ہروگرام

* ۱۳۱۳ - ملک ہد علی خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے

کم -

(الف) لاہور ڈویزن میں گذشتہ چار سال کے دوران انسداد ملیریا کے لیے کیا ہروگرام مرتب کیا گیا ہے -

(ب) گذشتہ چار سالوں میں لاہور ڈویزن کے کن اصلاح میں انسداد ملیریا کے منصوبہ پر عمل درآمد کیا گیا ہے اور اس پر کمٹی رقم خرچ کی گئی -

(ج) ضلع لاہور میں انسداد ملیریا کا موجودہ ہروگرام کیا ہے - تفضیل بتائی جائے ۔

وزیر صحت (چودھری نہد ارشاد) - (الف) لاہور ڈویزن میں مندرجہ ذیل پروگرام مرتب کیا گیا ہے -

(i) ملیریا ورکر کا گھر گھر دوائی دینا - اور ملیریا بخار کے مريضوں کا خون کا طبی معائنه کروانا -

(ii) ضلع کے انسران و فیلڈ ورکروں کا ہر دیہات میں دوراہ کرنا -

(iii) مقامی سپرے -

(iv) ملیریا کے مچھروں پر جرائم کش ادویات کے تجربات -

(v) پیلٹہ ایجو کیشن -

(ب) لاہور ڈویزن کے تمام اضلاع میں انسداد ملیریا کے منصوبہ پر عمل کیا گیا - ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۱ء تک کا انسداد ملیریا پر مندرجہ ذیل رقم خرج کی گئی -

سالانہ اخراجات	سال
۴۰۶۱۵۶۹۸۶ روپیے	۱۹۶۸-۶۹
۲۰۶۲۱۴۸۰۰ روپیے	۱۹۶۹-۷۰
۱۹۶۷۶۶۰۲ روپیے	۱۹۷۰-۷۱
۲۵۶۱۳،۳۱۲ روپیے	۱۹۷۱-۷۲

(ج) ضلع لاہور میں انسداد ملیریا کا موجودہ پروگرام مندرجہ ذیل ہے -

(i) سپرے - یہ پروگرام مرتب کر لیا گیا ہے - سپرے جون تا اگست میں عمل میں لایا جائے گا -

(ii) ملیریا بخار کے مريضوں کا علاج - محکمہ انسداد ملیریا اور محکمہ صحت کے اہلکار مل کر دیہاتوں میں جا رہے ہیں - اور گھر گھر جا کر لوگوں کو ملیریا بخار کے بھاؤ کے لئے بر وقت

طبی امداد مہما کرتے ہیں۔ اس وقت تک ضلع میں ۱۰،۰۰۰،۰۰۰ ملیریا بخار کی گولیاں عوام میں تقسیم کی جا چکی ہیں۔

(۶) پہلے ایجوسکشن - ملیریا کی وبا پر قابو ہانے کے لیے ضلع کے تمام اہلکاروں کو پدابات دی گئی ہیں۔ جو گور گھر جا کر عوام کے ذہن نشین کرا رہے ہیں۔ کہ کس طرح لوگ اپنے طور پر قابو ہانے کے لیے اپنی مدد آپ کو سکتے ہیں۔

(۷) لاہور شہر کے لیے مکمل منصوبہ بننا کر لاہور کاربوریشن کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

ڈسپنسریاں کے سکیل میں اضافہ

* ۱۳۲۵ء - چودھری علی بہادر خان۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ وٹرنی کمپونڈروں کا گردہ نیشنل ہے سکیل میں نمبر ۲ کی بجائے نمبر ۵ کر دیا گیا ہے جب کہ ان کے لیے تعلیمی معیار مذہل ہے اور ان کی ذمہ داری کا کام اتنا زیادہ نہیں ہے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈسپنسروں جو کہ دیہی علاقوں کی ڈسپنسریوں کے انہارج بھی رہتے ہیں اور میٹرک درجہ اول معہ مائنٹس اور پائی جینے والی پاس ہوتے ہیں اور ایک سال کا کورس میدیکل فیکلٹی سے بھی کرتے ہیں کا گردہ بھی نیشنل پے سکیل نمبر ۵ کیا گیا ہے حالانکہ ان کا مطالبہ نمبر ۱۰ کے نیشنل پے سکیل کا تھا۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈسپنسروں کے سکیل بڑھانے پر غور کر رہی ہے۔ اگر اپنا ہے تو کب تک

اور کون سا سکیل ان کو دبا جائے گا اور اگر نہیں تو ان کی کیا وجوبات ہیں؟

وزیر صحت (چودھری مخد ارشاد) - (الف) ظاہری طور پر ان کا محکمہ صحت سے کوئی تعلق نہیں -

(ب) ڈسپنسروں کے ایک سال کے کورس کے لیے صرف سیٹرک بونا لازمی ہے۔ اور ایک سال کے کورس کے بعد میٹیکل فیکلٹ کا استھان پاس کر کے سرکاری ملازمت حاصل کر سکتے ہیں۔ حکومت نے نیشنل پے سکیل میں ڈسپنسروں کو سکیل نمبر ۵ دیا ہے۔ ڈسپنسروں کے بہت مطابقات ہیں۔ جن میں ایک مطالبہ پے سکیل نمبر ۱۰ کا بھی ہے۔

(ج) مرکزی حکومت نے ایک کمیٹی تشکیل کی ہے۔ جو ڈسپنسروں کے مختلف مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں اپنی سفارشات حکومت پاکستان کو رپورٹ پیش کرے گی۔ اس کمیٹی میں محکمہ صحت پنجاب کا نمائندہ شامل ہو گا۔

ڈسپنسریان کو ایکہ وریدی لکانے اور پیشاب نکالنے کی اجازت دینا
* ۱۴۲ - چودھری علی چادر خان سا کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈسپنسر جو میڈیکل فیکلٹی سے باضابطہ سرٹیفیکیٹ پاافتہ ہوتے ہیں ان کو ایکہ وریدی لکانے اور پیشاب وغیرہ نکالنے کی اجازت نہیں ہے جب کہ وہ دیہی ڈسپنسری کے انچارج بھی ہونے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان امور کے پیش نظر کہ دیہی علاقوں سے شہری بسپتال میں لے جانے کے

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی سیز پر رکھئے گئے

رسل و رسائل کی کمی ہے اور ڈسپنسروں کی عام کمی کی وجہ سے ڈاکٹر دبھی علاقوں میں تعینات پسند نہیں کرتے۔ حکومت ان ڈسپنسریوں کو جن کا کام تسلی بخش ہو علاج بالا کرنے کی اجازت دینے کو تیار ہے؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) جی ہاں -

(ب) باضابطہ طور پر ڈسپنسریوں کو ان امور کی اجازت دینا اچھا نہیں۔ ایسے مرضیوں کا صرف ڈاکٹر کی نگرانی میں ہی علاج کروانا بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ پر دو اوپر لکھئے ہوئے کاموں میں کم تجربہ یا مزدوری کی بنا پر حادثہ رونما ہو سکتا ہے۔ اور اول الذکر سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

لفظ ڈسپنسر کی بجائے میڈیکل اسٹیشنٹ

* ۱۳۲۷۔ چودھری علی بھادر خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان

فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسپنسر کا لفظ ایک بہت پرانا اور انگریزوں کے زمانے کی یادگار ہے اس لیے ڈسپنسر ایسو سی ایشن کا مطالبہ ہے کہ ان کا عہدہ بجائے ڈسپنسر کے میڈیکل اسٹیشنٹ کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(ب) کیا حکومت ڈسپنسر کے لفظ کو میڈیکل اسٹیشنٹ سے بدل دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) یہ درست ہے کہ ڈسپنسر کا لفظ کافی پرانا ہے لیکن یہ درست نہیں کہ اس کو انگریزوں کی یادگار کے طور پر رکھا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں۔

صلح رحیم یار خان کے ایک سینئر ڈاکٹر کی بدعنوی کے تحت بر طرف

* ۱۳۵۳ - میان غلام فرید چشتی - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان

فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ بدعنوی کے الزام میں بر طرف کئی جائے والے حکام میں صلح رحیم یار خان کے ایک سینئر ڈاکٹر کا بھی نام ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان کا نام کیا ہے اور وہ بر طرف کے وقت کس عہدہ پر کام کر رہے تھے ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) جی ۶۵

(ب) ان کا نام حمید الدین حمید ہے اور بر طرف کے وقت وہ اسمشٹ ڈسٹرکٹ پبلیک آفیسر تھے -

بر طرف کئے جانے والے محکمہ صحت کے ملازم

* ۱۳۵۹ - میان غلام فرید چشتی - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں

گے کہ -

(الف) حکومت پنجاب نے جن سات سو سرکاری حکام کو بدعنوی کے الزامات کے تحت بر طرف کیا تھا۔ ان میں محکمہ صحت پنجاب کے کتنے حکام شامل تھے -

(ب) ان میں کتنے ڈاکٹر شامل ہیں اور ان کے نام کیا ہیں -

(ج) ان ڈاکٹروں کی مدت ملازمت اور درجات کیا تھے ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) ۱۲ -

(ب، ج) ان ۱۳ میں سے ۲، ڈاکٹر ہیں۔ جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

نام ڈاکٹر	مدت ملازمت	عہدہ - درجات	دنیا مال
(۱) ڈاکٹر عبدالشکور	۱۳-۸-۲۲	ڈسٹرکٹ بیلٹھ آفیسر	
(۲) " شبیر حسین	۲۲-۸-۲۹	نائب ڈاکٹر بیلٹھ سروس	
(۳) " محمد شریف	۱۳-۹-۱۳	میڈیکل آفیسر	
(۴) " علی محمد خان	۲۹-۷-۲۰	سربراء بلڈ ٹرانسفیوزن سروس	
(۵) " عزیز احمد رانا	۶-۸-۶	میڈیکل آفیسر	
(۶) " حمید الدین حمید	۱۲-۸-۰	نائب ڈسٹرکٹ بیلٹھ آفیسر	
(۷) " عبدالرشید سید	۱۶-۸-۱۶	میڈیکل آفیسر	
(۸) " ایم - ہی - ایم شاہ	۲۳-۹-۱۰	نائب قاظم صحت	
(۹) " محمد ارشد خاقان	۱۶-۸-۱۱	آفیسر انچارج	
(۱۰) " شمس الدین	۸-۸-۱۶	میڈیکل شورز ڈپو	
(۱۱) " ایم - اے - کے - انور	۲۳۶ - - -	پروفیسر	
(۱۲) لیفٹنٹ کرنل ڈاکٹر	۱۰-۸-۵	سربراء ملیر یا ایریڈی گیشن	
محمد خورشید اختر		پروگرام	

سول پسپتال گوجرانوالہ میں باولیے کٹھے کے کائیے کے کیس

* ۱۳۱۱ - بیگم ریحانه سرور شهید - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان

فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سول ہسپتال گوجرانوالہ میں باولے کتنے کے کائیں کے کئی کیس روزانہ آتے ہیں ۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ایسے مریضوں

کے علاج کے لیے مناسب انتظامات موجود نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو منتخت دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ باطلے کتوں کے کائل پوئی مريضوں کے علاج کے لیے مناسب ادویات دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ایسے مريضوں کی اموات میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔

(د) اگر اجزا (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت اس بارے میں مناسب انتظامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) جی بان۔

(ب) جی نہیں۔ علاج کے لیے مناسب انتظامات موجود ہیں۔

(ج) جی بان۔

(د) یہ جزو غیر متعلق ہے۔

ملیریا کی روک تھام

*۱۹۷۸ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ ۱۰ سالوں میں ملیریا بخار میں متلا مريضوں کی تعداد سال ۱۹۷۱ء کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سال مريضوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہات کیا ہیں اور حکومت نے ملیریا کی روک تھام کے لیے کیا اقدامات کئے ہیں؟

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے
۷۵۳

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) جی ہاں -

(ب) (i) اس سال مرضیوں کی تعداد میں اضافے کی وجہات مندرجہ ذیل
تھیں :-

۱ - جراثیم کش ادویات کی نایابی

۲ - ڈی - ڈی ٹی غیر مؤثر ہو گئی

۳ - ملیریا بخار کی گولیوں کی میلانی کا غیر یقینی ہو جانا -

۴ - جراثیم کش ادویات کا دیر سے ملنا -

۵ - وجود پنگامی حالات فنڈ کا کم ملنا اور بروقت نہ ملنا -

(ii) حکومت پنجاب نے ملیریا کی بکڑی ہوئی حالت کے تحت گورنر
کے حکم پر ایک ٹیکنیکل کمیٹی قائم کی گئی ہے جو معتمد
صحت کی سربراہی میں ملیریا کے خلاف اقدامات کرے گی -

وبازی تحصیل کے چک نمبر ۲ ڈبلیو ہی کسم سرکی سول ڈسپنسری میں
ڈاکٹر کا تقرر

* ۱۵۲ - میان خورشید انور - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے

کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وہاڑی تحصیل کے چک نمبر ۲ ڈبلیو ہی
کسم سرکی سول ڈسپنسری کا انچارج اسے - ایم او ہوتا ہے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک سال سے اس ڈسپنسری میں کوئی ڈاکٹر
نہیں ہے -

(ج) کیا محکمہ صحت اس ڈسپنسری میں اے - ایم او متین کرنے کا
ارادہ رکھتی ہے -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب ہاں میں ہے تو کب تک ؟

- وزیر صحت (چودھری مدد ارشاد) - (الف) جی ہاں -
- (ب) جی ہاں -
- (ج) جی ہاں -
- (د) جیسے ہی کوالیفائڈ اسٹشٹ میڈیکل آفیسر دستیاب ہوا -

تحصیل شاہ پور میں پسپتال اور ڈسپنسریاں

* ۱۹۷۳ء - ملک محمد اعظم - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے

کہ :-

(الف) تحصیل شاہ پور میں کل سکنے پسپتال اور ڈسپنسریاں میں ہیں -

(ب) تحصیل شاہ پور کے ان پسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں مالاںہ سکنی مالیت کی ادویات فراہم کی جاتی ہیں ؟

وزیر صحت (چودھری مدد ارشاد) - (الف)

(ب) یہ رقم ہر سال مختلف ہوتی ہے۔ دوران مالی سال منظور شدہ رقم ۶۳،۰۰۰ روپے ہے۔ عوامی ہلکی سکین کے تحت یہ رقم نگی کی جاری ہے -

تحصیل خوشاب کے مواضع میں ڈسپنسری قائم کرونا

* ۱۹۷۹ء - ملک محمد اعظم - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے

کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل خوشاب کے مواضع راجڑ نوروانہ کوڑا ہر درگہ کو جہگیاں ڈھاک بانسی بلوال اور چک نمبر ۶۵ ایم ہی جو کہ ملحقہ میں سے کہیں بھی ڈسپنسری نہیں ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان

نہان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۵۵

موضعات کی آبادی کے پیش نظر ان موضعات میں ڈسپنسریاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) جی ہاں -

(ب) حکومت کے مجوزہ ماسٹر پلان کے تحت موضع بکٹھہ سگھرال میں ایک پرائمری بیلٹہ سنٹر تعمیر ہو گا۔ اور اس کے تحت ایک سب سنٹر موضع ڈھاک میں تجویز کیا گیا ہے۔ اس سب سنٹر سے یہ موضعات طبی سہولتیں حاصل کریں گے۔

شاہ پور صدر پسپتال

* ۱۹۵۶ - ملک محمد اعظم - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے

کہ :-

(الف) شاہ پور صدر ضلع مرگودہا میں پسپتال کے صدائہ اور زنانہ وارڈوں میں کتنے کتنے بستوں کا انتظام ہے۔

(ب) سال ۱۹۷۲ء کے دوران مذکورہ پسپتال میں کتنی رقم کی ادویات مہیا کی گئیں اور ان میں سے کتنی لاغت کی ادویات صرف ہوئیں۔

(ج) سال ۱۹۷۱ء میں کتنے اندروفی اور بیروونی زنانہ و صدائہ مرضیوں کا علاج کیا گیا ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) -

(الف) بستوں زنانہ وارڈ - ۱۳

بستوں صدائہ وارڈ - ۱۳

میزان - ۲۸

(ب) (۱) ۱۹۷۹ء روپے

(۲) پوری رقم خرچ ہو گئی -

بیرونی مریض	اندرونی مریض	(ج) سال
مردانہ زنانہ میزان	مردانہ زنانہ میزان	مردانہ زنانہ میزان
۱۹۷۱-۷۲	۱۹۷۱-۷۲	۱۹۷۱-۷۲

کٹھہ سگھرال کی ڈسپنسری میں ادویات کی فراہمی

* ۱۹۷۵ء ملک محمد اعظم - کیا وزیر صحت از راه کرم یا ان فرمائیں گے

کہ :-

(الف) کٹھہ سگھرال تھیصل خوشاب کی ڈسپنسری میں سال ۱۹۷۱-۷۲ کے لیے کتنی لاغت کی ادویات فراہم کی گئیں -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کٹھہ سگھرال کے اود گرد بیسوں موضعات کے لیے صرف یہی ڈسپنسری ہے اور یہ علاقہ کی ضروریات کے لیے ناکافی ہے -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کٹھہ سگھرال کی ضرورت کے پیش نظر ویاں پر بسپتال بنانے کے منصوبے پر غور کرنے کو تیار ہے ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) مبلغ ۳۷۸ روپے

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں -

نور پور تھل میں طبی سہولتیں

* ۱۹۷۵ء ملک محمد اعظم - کیا وزیر صحت از راه کرم یا ان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ موضع نور پور تھل تھیصل خوشاب میں کوئی بسپتال

نہیں اور اس گاؤں کے گرد و نواح میں کسی اور جگہ بھی طبی سہولتیں فراہم نہیں کی گئیں ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (ا) سمجھی نہیں - موضع نہہ بور تھل میں ایک سول ڈسپنسری اور ایک زچہ بچہ بیلتھ سٹر کام کر رہے ہیں -

(ii) جی نہیں - نور بور تھل کے گرد و نواح میں موضع آدھی کوٹ اور کاتیہار کی ڈسپنسریاں موجود ہیں -

سرائے عالمگیر میں واقع ڈسپنسری کی عمارت کی مرمت
۱۵۰۳* - راجہ محمد الفضل خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سرائے عالمگیر (کجرات) میں جو ڈسپنسری واقع ہے اس کی عمارت کی کیا حالت ہے -

(ب) کیا حکومت نے جولائی ۱۹۴۱ء سے اب تک اس ڈسپنسری کی بلندگ کی مرمت کی ہے - اگر کی ہے تو ۱۹۴۱ء میں ٹھیکیدار نے اس کی مرمت فرش بجهانے اور پھی کارپی کا کام مکمل کیا ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) سرائے عالمگیر میں کوئی سرکاری ڈسپنسری واقع نہیں ہے -

(ب) سوال غیر متعلق ہے -

میو ہسپتال لاہور میں مریضوں کا داخلہ

۱۵۲۹* - میرزا فضل حق - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے
کہ:-

(الف) میو ہسپتال لاہور میں کل کتنے مریضوں کے لیے داخلہ کا
انتظام ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ستمبر ۱۹۷۲ء سے لے کر نومبر ۱۹۷۴ء تک
کتنے مریضوں کو داخل کیا گیا اور کتنے مریضوں کو فارغ
کیا گیا اور کتنی اموات ہوئیں۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹروں اور نرسوں کی تعداد بالترتیب
کیا ہے؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) ۸۶۴

تعداد اموات تعداد مریض داخلہ تعداد مریض خارج

۶۹۳	۴۸۶۱	۸۳۲۲
-----	------	------

نرسوں کی تعداد ڈاکٹروں کی تعداد

۲۲۶	۱۳۵
-----	-----

میو ہسپتال کے مریضوں کے لیے غیر معیاری غذا

۱۵۳۰* - رائے عمر خیات خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں
گے کہ:-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ میو ہسپتال لاہور کے مریضوں کو جو
غذا سہیا کی جاتی ہے اس کا میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صاحب معافی
نہیں کرتے۔

(ب) مذکورہ بسپتال میں مریضوں کو جو غذا دی جاتی ہے اس کی فی کس لامگت کیا ہوتی ہے -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ جو غذا مریضوں کو مہیا کی جاتی ہے وہ نہایت ہی گھٹیا ہوتی ہے اور اس کی پڑتال کوئی نہیں کرتا -

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ بسپتال میں تعینات ہاؤس سرجن اور متعلقہ ڈاکٹر اکثر اپنے دفتر اور وارڈوں سے خائیب رہتے ہیں ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) جی نہیں -

(ب) مریضوں کی غذا کا خرچ فی مریض یومیہ اوسطاً ۱۴۳۲ روپے -

(ج) جی نہیں -

(د) جنی نہیں -

صلح کیمبل پور میں سرکاری بسپتالوں، ڈسپنسریوں اور کلینیکوں کی تعداد ۱۵۵۰۲ میں ناچورہ کھوکھر - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ : -

(الف) صلح کیمبل پور میں سرکاری بسپتالوں، ڈسپنسریوں اور کلینیکوں کی تعداد کیا ہے -

(ب) ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۱ء کے دوران ان بسپتالوں وغیرہ میں کتنے مریضوں کو داخل کیا گیا اور کتنے آٹوٹ دو مریضوں کا علاج کیا گیا -

(ج) ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۱ء میں مذکورہ بسپتالوں وغیرہ میں ادویات پر کتنی رقم خرچ کی گئی -

جذوری ۴۵

(د) مذکورہ ضلع میں ایسے پسپتوں : ڈسپریوں اور سکلینکوں کی تعداد کیا ہے جو ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۲ء کے دوران تین ماہ یا زیادہ عرصہ تک انچارج سے محروم رہے۔

(۵) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ضلع کے ہسپتالوں وغیرہ میں مہیا کی گئی ادویات کی مقدار بہت ناکاف تھی۔

(و) اگر جزو (ہ) کا جواب اثبات میں ہو۔ تو آیا حکومت اس صورت کی اصلاح کے لیے کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں۔ اور اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) -

اٹی بی کلینک	دیہی مرکز صحت	ڈسپنسری	ہسپتال	(الف)
میزان	۳	۳	۸	سکول ہیئتھ سرومن یونٹ

(ب) تعداد مريض اندروفي ١٤٠٠ نسمه تعداد مريض بيروفي ١٢٠٠ نسمه

٢٦٥٣٩٤٠ تعداد مريض اندروفي ٢١-٢٤٤

(ج) خرج ادویات ۱۷۰۰۰

١١٨٢٩٩

۱۴-۲
۱۴-۳ مجموعی ۱۱۷۰-۷۷۰ پن

نیشن زدہ بھوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھئے گئے ۱۵۵۷

(و) جی بان -

(ء) نئی پستہ سکیم کے تحت حکومت ادویات کا بحث ہ گنا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

ضلع راولپنڈی میں میڈیکل کالج کا قیام

۱۵۵۶* - مس لاصرہ کھوکھر - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ راولپنڈی ڈوبزن میں کوئی میڈیکل کالج نہیں ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع راولپنڈی کے بسپتال میڈیکل کالج کے قیام کے لیے تمام تقاضے اور تمام ضروریات مہیا کر سکتے ہیں -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع راولپنڈی میں ایک میڈیکل کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک مذکورہ کالج قائم ہونے کی توقع ہے ؟

وزیر صحت (جودھری چہد ارشاد) - (الف) جی بان -

(ب) جی نہیں -

(ج) تجویز ایسی ابتدائی مراحل میں ہے اس لیے وقت کا تعین ممکن نہیں -

ضلع جہلم میں سرکاری بسپتالوں ڈسپنسریوں اور کلینیکوں کی تعداد

۱۵۵۸* - مس لاصرہ کھوکھر - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع جہلم میں سرکاری بسپتالوں ، ڈسپنسریوں اور کلینیکوں کی

تعداد کیا ہے -

(ب) سال ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء میں مذکورہ ہسپتالوں وغیرہ میں کتنے مریضوں کو داخل کیا گیا اور کتنے آٹھ ڈور مریضوں کا علاج کیا گیا -

(ج) سال ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۱ء کے دوران مذکورہ ہسپتالوں وغیرہ میں ادویات پر کتنی رقم خرچ کی گئی -

(د) مذکورہ ضلع کے ایسے ہسپتالوں ڈسپنسریوں اور کلینیکوں کی تعداد کیا ہے جو ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۲ء کے دوران تین ماہ پا زیادہ عمر صہ تک اخراج سے محروم رہے -

(ه) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ضلع میں مہیا کی گئی ادویات کی مقدار بہت ناکافی تھی -

(و) اگر جزو (ه) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت امن صورت کی اصلاح کے لیے کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر اسہ بھے تو اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگہ کیا جائے - اور اگر نہیں تو اس کی وجہ پات کیا ہیں ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) -

(الف) ہسپتال	میزان	ڈسپنسری	دیہی مرکز	فی - بی کلینک
۶	۱۲	۲	۱	۱
سکول بیلٹھ سروس	میزان			

(ب) تعداد مریض اندر و فی ۱۹۷۰ء تعداد مریض

نہشان رُزدہ سوالات کے جوابات جو ایوانِ کی میز پر رکھئے گئے ۷۶۳

تعداد مریض اندر و فی ۲۰۱۷ء تعداد مریض یعنی ۲۰۱۷ء

۲۰۱۷ء

۲۰۱۷ء

خرچہ ادویات ۲۰۱۷ء

(ج) خرچہ ادویات ۲۰۱۷ء

۹۱۸۶۹

۸۳۴۶۹

(د) بسپتال انچارج سے محروم ۲۰۱۷ء بسپتال انچارج سے محروم ۲۰۱۷ء

۱۸

۱۲

(ر) جی بان -

(و) بُنیٰ عوامی بیلٹھ سکیم کے تحت حکومت ادویات کا بیٹھ ۲ گنا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور اس سلسلے میں ۸۰ لاکھ روپے نوری طور پر دوائیوں کی خرید کے لیے محکمہ صحت کو دے دیے یہی جس میں سے ضلع جہلم کو بھی اس وقت کی ضروریات کے سطابق حصہ ملے گا۔

پنجاب ویکسین انسٹیٹیوٹ "گرین ولا" کوہ مری

۱۵۵ - ملک محمد مظفر خان - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں

گئے کہ نہ

(الف) آیا یہ اس واقعہ ہے کہ پنجاب ویکسین انسٹیٹیوٹ جو کہ "گرین ولا" کوہ مری میں اسی (۸۰) کنال رقبے میں واقع ہے گذشتہ صدی کے آخر سے کام کر رہا ہے۔

(ب) آیا یہ اس واقعہ ہے کہ اب مذکورہ انسٹیٹیوٹ کے کل رقبہ میں دس تقریباً ۲۶ کنال رقبہ بس شینڈ کی تعمیر کے لیے مری میونسپلی کو منتقل کر دیا گیا ہے۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ انسٹیشیوٹ کو تقریباً ے لاکھ روبیہ کی سالانہ آمدنی ہوتی تھی اور اس کی دیکھ بھال پر دو لاکھ روبیہ خرچ ہوتا تھا ۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ انسٹیشیوٹ کو مکمل طور پر بند کر دینے کی تجویز زیر غور ہے ۔

(e) اگر جزو (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو انسٹیشیوٹ کو بند کرنے کی وجوبات کیا ہیں اور آیا حکومت انسٹیشیوٹ کی افادیت کے پیش نظر اس کو برقرار رکھنے اور اسے بند کر دینے کی تجویز پر نظر ثانی کرنے کو تیار ہے ؟

وزیر صحت (چودھری چد ارشاد) - (الف) پنجاب ویکسین انسٹیشیوٹ ۶۶ کنال کے رقبہ پر مشتمل تھی ۔ مذکورہ انسٹیشیوٹ ۱۹۶۸ء "گرین ولا" مری میں قائم تھی لیکن وہاں پر کوئی خاص کام نہیں ہوا رہا تھا ۔

(ب) ۶۶ کنال رقبہ زمین میں ٹیکسی سٹینڈ کے لیے مری میونسپلی کو منتقل کی گئی ہے ۔

(ج) درست ہے ۔

(د) نہیں ۔ واقعہ یہ ہے کہ انسٹیشیوٹ کو مرکزی حکومت کی تحويل میں دیا گیا ہے اور اس کی لیبارٹریز نیشنل پلٹٹو لیبارٹری اسلام آباد میں ضم کر دی گئی ہے ۔ جہاں پر قسم کی ویکسین بنانے کے انتظامات بھی ہیں ۔

(e) انسٹیشیوٹ کو بند نہیں کیا گیا بلکہ مرکزی حکومت کی تحويل میں دے دی گئی ہے ۔

چک ۲۲ جنوبی تحصیل سرگودھا میں بسپتال کا قیام

* ۱۳۷۱ - سردار ہد عاشق - کیا وزیر صحت از راه کرم بیان فرمائیں گے

کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چک ۲۲ جنوبی تحصیل سرگودھا کے ارد گرد کسی چک میں کوئی سرکاری بسپتال نہیں ہے اور سرگودھا شہر کا بسپتال اس چک سے سترہ میل دور ہے۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ چک کی آبادی تقریباً دو ہزار کے لگ بھگ ہے اور وہاں بسپتال نہ ہونے کی وجہ سے غریب عوام کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ چک میں یا کسی نزدیکی چک میں بسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر رکھتی ہے تو کب تک۔ اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت (جودھری ہد ارشاد) - جی - درست ہے۔

(ب) جی - کسی حد تک درست ہے۔

(ج) گورنمنٹ کی ڈرافٹ پیبلیز پیلتھ سکیم کے تحت چک تبر ۲۲ جنوبی میں ایک سب پیلتھ سنٹر تجویز کیا گیا ہے۔ اس سکیم کے منظور ہونے کے بعد مستقبل قریب میں اس پر عمل درآمد ہونے کی آمید کی جاتی ہے۔

اراکین اسٹبلی کی رخصت

راوی مراتب علی خان

اسیکرٹری اسٹبلی - مندرجہ ذیل درخواست راوی مراتب علی خان صاحب میر صوبائی اسٹبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:-
”میری اہلیہ بدمستور بیمار ہے۔ ابھی تک کوئی افاقہ

نہیں ہوا اس سے قبل میں نے رخصت کی درخواست
بذریعہ ڈاک ارسال خدمت کی تھی۔ اب مزید رخصت
برائے ۱-۱۹۷۳ء درکار ہے۔ اپنیہ کی بیماری کی
وجہ سے اجلاس میں حاضر ہونے سے قادر رہا ہوں۔
براء کرم ہاؤس سے میری رخصت منظور کرانی
جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر عطا چد خان کھوسہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر عطا چد خان کھوسہ صاحب
میر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

”گذارش ہے کہ میرے عزیز حج سے مورخ
۱۹۷۳-۱-۲۵ کو واہس پہنچ رہے ہیں۔ میں نے
ان کے استقبال کے لیے ملتان جانا ہے سہربانی فرما کر
۱۹۷۳-۱-۲۵ اور ۱۹۷۳-۱-۲۶ کی اجازت منظور
کی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم سیدہ عابدہ حسین

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست بیگم سیدہ عابدہ حسین صاحبہ
میر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

“She requests leave of absence from the
Assembly for the 25th January, 1973.”

اراکین اسپلی کی رخصت

مسٹر سپریکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میر بلخ شیر مزاری

سیکرٹری اسپلی - مندرجہ ذیل درخواست میر بلخ شیر مزاری صاحب
مبر صوبائی اسپلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

مجھے علاج کی غرض سے کچھ عرصہ لندن میں قیام
کرنا پڑا ہے۔ برائے مہربانی ۱۹ جنوری سے یکم
فروری تک مجھے رخصت عنایت کی جائے۔ مہربانی
ہوگی۔

مسٹر سپریکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میان لیاقت حسین مژل

سیکرٹری اسپلی - مندرجہ ذیل درخواست میان لیاقت حسین مژل صاحب
مبر صوبائی اسپلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

I was unable to attend the meeting of
Revenue Committee held on 23-10-1972 due
to illness. Leave may be granted.

مسٹر سپریکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک فتح خان

سیکرٹری اسپلی - مندرجہ ذیل درخواست ملک فتح خان صاحب مبر صوبائی

اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I was unable to attend the House Committee Meeting held on 13-9-1972 due to sudden illness. Kindly grant leave for the same.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(غیریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر ہد صادق ملہی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر ہد صادق ملہی صاحب
میں صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I was unable to attend the yesterday's Session on 23-1-1973 due to pain in the right ankle joint. Kindly grant leave.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(غیریک منظور کی گئی)

سردار ہد اقبال خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سردار ہد اقبال خان صاحب
میں صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں لوکل گورنمنٹ کمیٹی کی میٹنگ سورخ ۹، ستمبر

۱۹۷۲ء اور ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں بوجہ پھاری

شریک نہ ہو سکا۔ مہربانی فرمایا کہ رخصت عنایت

فرمائی جائے۔

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر محمد صادق ملہی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر محمد صادق ملہی صاحب
میر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I was unable to attend the last session on
27-7-1972 to 29-7-1972 due to illness. Please
grant leave.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

اسمبلی بلڈنگ کے سامنے کار پارک کرنا

دیوان سید غلام عباس بخاری - میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں :

"کہ آج صبح ۲۸ جنوری ۱۹۷۳ء کو جب میں نے اپنی کار اسمبلی

بلڈنگ کے سامنے پارک کرنی چاہی تو پولیس کے ایک اہل کار نے

بھی روک دیا اور وہ میں نے اپنے کار پر جہندا نہیں ہے۔

اس لئے آپ بیان کارک نہیں کر سکتے۔ میں یہ مسجهتا ہوں کہ اس

معزز ایوان کے جنہے میران پر ابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پر میر اور

جناب سپیکر خود اسلامی روح اور ہدی مساوات کے علمبردار ہیں۔

پھر یہ خیر مساویانہ ملوك کیوں روا رکھا گیا ہے۔ اس عمل سے

ایوان کے میران کی عزت نفس و وقار کو محروم کیا جاتا ہے۔ اس

لئے اس مسئلے کو فوراً زیر پخت لایا جائے۔

سرودار صغیر احمد - پوانٹ آف ایکسپلینیشن - میں معزز رکن سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ اپنی کار کے لیے جہنمدا مانگتے ہیں یا کار کو پارک کرنے کے لیے جگہ مانگتے ہیں -

آوازیں - شیم - شیم

وزیر اعلیٰ - جناب والا - دراصل یہ پولیس کے سپاہی کی غلطی ہے اس میں کوئی تفریق یا امتیاز نہیں ہونا چاہیے نہ تو آپ کی طرف سے کوئی ابسا حکم دیا گیا ہے اور نہ ہی بھاری طرف سے ایسی کوئی بداعیت کی گئی ہے - اس لیے یہ شخص پولیس کے سپاہی کی غلطی ہے اسے تبدیل کر دیا جائے گا اور معاملہ ختم ہو جائے گا - اس میں کوئی تمیز کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جانا چاہیے -

دیوان سید غلام عباس بخاری - جناب سپیکر - میں بہت مشکور ہوں کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے مہربانی فرما کر اس کی وضاحت کر دی ہے - حقیقت میں جب ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم اسلامی معاشرہ اور مساوات بھی کے پابند ہیں تو اس تفریق اور اس امتیازی سلوک کی مجھے تکلیف پہنچی ہے - مہربانی فرما کر انہیں یہ بداعیات جاری کر دی جائیں کہ اس قسم کا امتیازی سلوک جاری نہ رکھیں -

جناب والا - اس کے بعد میں اپنی تحریک استحقاق واپس لیتا ہوں -

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

پنگامی قوانین پر اظہار ناپسندیدگی کی قراردادیں

Mr. Speaker: Now we go on to the next item of the agenda.

اب کارروائی کے حصہ اول میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۹۱ کے تحت پنگامی قوانین پر اظہار ناپسندیدگی کی قراردادیں کے نوٹس ہیں -

حاجی مہد سیف اللہ خان - جناب والا - کل آپ نے ایک تحریک لتوa
ر کہی تھی اس کے متعلق کیا فیصلہ ہے - pending

مسٹر سپیکر - اس کی پوزیشن آج بھی وہی ہے - میں سمجھتا تھا کہ چونکہ
آج وقت کا ایک خاص حساب کتاب ہے اس کو آج کر لیا جائے گا - ورنہ اگر
بھی پتا ہوتا، کہ آپ ضد کریں گے تو میں اس کو پڑھ کر آتا -

حاجی مہد سیف اللہ خان - سوموار کو دیکھ لیں گے -

یہ گم ریحانہ سرو شہید - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا . ہنگامی قوانین پر
اظہار ناپسندیدگی کا جو نوش حاجی مہد سیف خان صاحب نے دیا ہے - ہم نے
ایوزیشن کے جذبات کا احترام کیا اور قاعدہ ۲۲ کو معطل نہیں کیا بلکہ باقاعدہ
ان کے چند ایک بلوں کو کمیثیوں کے سپرد کر دیا گیا ہے - اگر حاجی صاحب کو
ان تحریکات پر تقریر کرنے کا شوق ہے تو وہ بڑے شوق سے تقریر فرمائیں ان
کو حق ہے لیکن آج غیر سرکاری ارکان کی کارروائی ہے -

Mr. Speaker : Please no such distinction. Begum Sahiba
you have to withdraw this

”کہ ان کو شوق نہا“

I have taken notice of it. Please don't cast such aspersion.

یہ گم ریحانہ سرو شہید - جناب والا - میں ان الفاظ کو واپس لیتی ہوی -
اگر حاجی صاحب تقریر کرنا چاہتے ہیں تو ان کو اس بات کا حق حاصل ہے
لیکن آج پرائیویٹ نہر ان کے عدد بہل پیش ہونے ہیں ان میں حزب اختلاف
کے معزر نہر ان کے بہل بھی شامل ہیں - ہم نہیں چاہتے کہ اس ایوان کا وقت
اسی بحث میں ختم کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - یہ گم صاحبہ یہ پوائنٹ تو ہو سکتا ہے لیکن پوائنٹ آف آرڈر
نہیں ہو سکتا -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - بیگم صاحبہ نے میرے فرانچ میں سے کچھ حصہ ادا کر دیا ہے لیکن انہوں نے پورا ادا نہیں کیا - میں اس کے لیے دوستوں سے معاف کا خواستگار ہوں -

بیگم ریحانہ سرو شہید - وہ میں نے آپ کے لیے چھوڑ دیا ہے -

وزیر اعلیٰ - سہربانی - جناب والا آج کے اجلاس کی ساری کارروائی کے متعلق ہم نے حزب اختلاف کے معزز مہران سے مل کر ایک package deal کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس package deal پر عمل کرنے سے اس ایوان کی جمہوری روایات میں اضافہ ہوگا وہ جناب والا یہ ہے :

۱ - کعب حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے یہ منظور فرمایا ہے کہ یہ تمام ریزویشن ملتوى کر دینے جائیں اور جیسا کہ یہ ہنگامی قانون کے بارے میں ایک بل اسمبلی کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے تو یہ ریزویشن ان بلوں کو پیش کرنے کے بعد خود بخود واپس ہوتے چلے جائیں گے - وہ وقت مقررہ پر خود اس کے بارے میں بیان دے دیا کریں گے -

۲ - جناب والا - دوسرے ان کی ایک تجویز یہ تھی کہ قواعد و ضوابط طے کرنے کے لیے ایک سلیکٹ کمیٹی بنا دی جائے اور اس سلسلے میں انہوں نے ایک پہلی بھی تجویز کر دیا تھا - اور اس سلسلے میں میں نے اپنی پارٹی کے کافی مہران کے صلاح مشورہ کے بعد ان کی موجودگی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ واقعی اس اسمبلی کو ضرورت ہے اس لیے ایک سلیکٹ کمیٹی بنا دی جائے کیونکہ گذشتہ اسمبلی میں بھی ایسی سلیکٹ کمیٹی کام کرنی رہی ہے - گذشتہ اسمبلی میں ہم نے ایک سلیکٹ کمیٹی بنائی تھی جس نے اپنا کام مکمل کو لیا تھا - لیکن اس کے بعد اسمبلی ثوث گئی - وہ مسودہ بھی اس سلیکٹ کمیٹی کے سامنے ہوگا -

چونکہ خدا کے فضل سے ملک کو مستقل آئین بھی چند

ماہ کے بعد مل جائے گا۔ مستقل آئین کی روشنی میں یہ سلیکٹ کمیٹی اپنا کام جاری رکھ سکتی ہے۔

۲۔ جناب والا۔ تیسرا فیصلہ یہ ہے کہ تمام بہران کے غیر سرکاری بل بغیر کسی مخالفت کے منظور کر لیجے جائیں تاکہ تمام معزز بہران شینڈنگ کمیٹی کے ذریعہ ان مسائل پر دل کھوں کر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں اور متفقہ طور پر ایک چیز عوام کے سامنے آجائے۔

(نعرہ پائی تحسین)

۳۔ جناب والا۔ چوتھا فیصلہ یہ ہے کہ ان کی طرف سے ایک موشن تھی کہ تحریک التوا کی منظوری کے لیے ۲۰ بہران کی شرط کو کم کر کے ۲۰ بہران کی شرط لگا دی جائے اسے منظور کیا جائے۔ انہوں نے یہ منظور کیا ہے کہ وہ اس تحریک کو واپس لے لیں گے۔

میں سے یہ امن لیجے عرض کیا ہے کہ تمام معزز بہران کو اس فیصلے سے آگہ ہو جائیں تاکہ آج کے اجلاس کی کارروائی تکمیل ہذیر ہو۔

مسٹر سپیکر۔ جو سرکاری ارکان کی کارروائی کے حصہ اول میں قاعدہ ۹۱ کے تحت تحریک آئی ہے جب relevant ہوگی۔ اس کے بعد یہ ایوان میں پیش ہوگی۔

وزیر اعلیٰ۔ وہ سے بھی انہوں نے تقریر کرنی ہے تراجمیں کی صورت میں یا بل کی مخالفت کرنے کی صورت میں۔ یہ ابھی پیش کر سکتے ہیں بہر حال جب وہ بل آئے گا انہوں نے اس وقت اس کو واپس لینا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ اس کو withdraw کرنا ہے یا pending رکھنا ہے۔

حاجی ہد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ جس طرح قائد ایوان نے فرمایا ہے بالکل صحیح فرمایا ہے۔ فیصلے کے مطابق ہی ہوگا۔

سستر سپیکر - حاجی صاحب آپ تو وہاں موجود تھے جس وقت یہ فیصلہ ہوا

I have to appreciate the idea contained in the package agreement and then I have to act upon that. The proceedings are to be held in accordance with it that's why I am repeating it. The first part will remain pending and the Members would move it when they so like or when the concerned bill is being considered.

Malik Ghulam Nabi : Sir, he will have to withdraw the motion before the bill is taken in consideration.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I commit so but at the proper time.

Mr. Speaker: "یہ جو حصہ تھا" I missed that.

سردار صفیر احمد - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ کیا سلیکٹ کمیٹی کی ترتیب کا اختیار حاجی محمد سیف اللہ صاحب کو دے دیا گیا ہے؟ جو گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے ممبر شامل ہوں گے تو ان کے نام جناب وزیر اعلیٰ خود تجویز کریں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - یہ جتنے ممبر صاحبان کے نام بڑھانا چاہتے ہیں یا جو نام حذف کرنا چاہتے ہیں یا جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میں سردار صفیر احمد صاحب کی اطلاع کے لیے عرض کرنی چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو نام بھی تجویز کئے ہیں جتنے بھی اس ایوان کے معزز نیبران لاءِ گرایجیویش ہیں ان سب کو کمیٹی میں رکھا ہے۔ ہم نے سب لاءِ گرایجیویش کو اس میں شامل کر لیا ہے اور اس کے باوجود جیسا کہ میاں منظور احمد موبیل صاحب جو ہمارے ایک ممتاز قانون دان ہیں ان کا نام اس میں شامل نہیں تھا ان کا نام بھی شامل کر لیا ہے اور اگر کسی دوست کا نام رہ گیا ہے تو ان کا نام بھی شامل کر دیا جائے گا۔

سردار صفیر احمد - جناب والا - میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ میں بھی ایڈو کیٹ ہوں - اور میری بارہ سال کی پریکش ہے - میرا نام یہاں نہیں ہے، حالانکہ تمام وکیلوں کا نام شامل ہوا ہے -

وزیر اعلیٰ - ٹھیک ہے، ان کا نام بھی شامل کیا جا سکتا ہے -

مسٹر منور خان - جناب والا - اسے صرف وکلاء تک ہی نہ محدود رکھا جائے بلکہ اس میں پلک کے جو دوسرے نمائندے یہاں بطور ممبر ہیں ان کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر لیا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں لاءِ گریجوائیٹ کے بارے میں عرض کر رہا ہوں - فی الواقع میں بیان کر رہا ہوں کہ ان کے نام omit نہیں ہونے اور اسمبلی کی طرف سے جو فہرست جاری ہوئی ہے اس سے میں نے اذالہ لکایا ہے کہ کون کون سے لاءِ گریجوائیٹ ہیں اور کون کون سے نہیں ہیں - بہر حال قائد ایوان نے بھی اس سے اتفاق فرمایا ہے اور میں بحیثیت حرک کے تجویز کرتا ہوں کہ بقایا جتنے لاءِ گریجوائیٹ omit ہو گئے ہیں وہ اس میں شامل کر لیے جائیں -

مسٹر سہیکر - حاجی صاحب تشریف رکھیں - اصل میں یہ حصہ اس وقت زیر بحث نہیں آنا چاہیے تھا - فیصلہ کیا ہوا ہے یہ تو آپ یہاں آ کر مجھے بتا سکتے تھے یا اس کے متعلق جو بات مجھے سمجھو نہیں لگی وہ میں آپ سے سمجھنا چاہتا تو آپ مجھے یہاں آ کے بتا سکتے تھے - حرکات کیا ہیں - وہ ضاہطے کے مطابق یہ آئندہ ضروری نہ تھے جمب وہ آئندہ جائے گی تو اس وقت یہ سارے سوالات سامنے آ جائیں گے اور جو اعتراض ہوگا اس پر بھی غور کر لیا جائے گا -

سید ناظم حسین شاہ - جناب والا - اس میں کافی لوگ ایسے ہیں جو لاءِ گریجوائیٹ ہیں لیکن اس کے آگے کچھ نہیں لئا ہوا - اس لیے میں گزارش کرتا ہوں کہ اس فہرست کو درست کر لیا جائے -

مسٹر سہیکر - میں سیکرٹری صاحب کو پدایت کرتا ہوں کہ اس امر کا مناسب انتظام کیا جائے لیکن میران کی خدمت میں گزارش ہے کہ سب کو ایک

ایک چٹھی اس سیکریٹریٹ کی طرف سے بھیجی گئی تھی کہ وہ جواب دیں۔ جنہوں نے جواب نہیں دیا ان کے لیے مجبوری ہے لیکن اس کے باوجود ہم دوبارہ چٹھی سرکولیٹ کرائیں گے کہ وہ جواب دیں۔

سید ناظم حسین شاہ - میں نے جواب تو دیے دیا ہے لیکن اس کے آگے کچھ نہیں لکھا ہوا کہ لاءِ گریجوائیٹ اس میں شامل ہوں گے یا نہیں۔ اس لیے سیکریٹری صاحب اس لسمٹ کو دوبارہ چیک کرلیں۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I would like to draw the attention of the Speaker to the fact that our group has not been consulted while arriving at this mutual agreement.

وزیر اعلیٰ - جناب والا - اس سلسلے میں جیسا کہ پارٹی کے ایک دو ممبران نے اشارہ کیا ہے کہ ان کو اس کمیٹی میں شامل کیا جائے میں اتفاق کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنا نام دے دیں۔ لیکن اس کمیٹی کی کارروائی کے متعلق ان کو بیان کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔ terms of reference کروں گا کہ مستقل آئین بننے کے بعد یہ کمیٹی meet کرے اور اس کی نشستیں روز بروز ہوں کیونکہ ایک نشست پر یہ چیز بزار روپیہ خرچ آئے گا۔ اور ممبران اس چیز کو نوٹ فرمائیں کہ یہ کمیٹی بہت اہم ہے اور قانونی نقطہ نگاہ سے بھی کام کرنا ہے کہ زیادہ التوا اس کے بیٹھنے میں نہ کیا جائے۔ یہ بڑی ضروری چیز ہے جس کی وضاحت کرنی لازمی تھی۔

سید ناظم حسین شاہ - تو فیصلہ کیا ہوا ہے۔

مسٹر سپیکر - اس وقت وہ آئم زیر بحث نہیں ہے۔ جب وہ آئم زیر بحث آئے گا تو آپ اس وقت کمہہ سکتے ہیں اور جائز طور پر کمہہ سکتے ہیں کہ اس ایوان کے تمام اراکین جو یہیں وہ ممبر ہونے کی حیثیت سے ہو ایوں ہیں اور ان میں کوئی امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔

سید کاظم علی شاہ کرمانی - ان پڑھ ممبران کو بھی اس میں نمائندگی دھے جائے۔

ہنگامی قوانین پر اظہار ناپسندگی کی قرارداد اور

مسٹر سپیکر - جب آئٹم آئے گا تو بتایا جائے گا۔

ڈاکٹر حليم رضا ملک - پوائنٹ آف آرڈر - کیا اس کمیٹی میں صرف قانون دان ہی رکھئے جائیں گے -

مسٹر سپیکر - جب وہ آئٹم آئے گا تو ہر اس پر غور کیا جائے گا۔

ڈاکٹر حليم رضا ملک - اس لست میں علامہ صاحب کا نام آیا ہے میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا وہ قانون دان ہیں ؟

مسٹر سپیکر - قانون دان کا تو بتہ نہیں البتہ وہ قانون سازوں میں ضرور شریک ہیں -

وزیر قانون - علامہ صاحب میرے ہاتھ تشریف لائے تھے ان کا اس کمیٹی میں رکھا جانا بڑا ضروری ہے -

مسٹر سپیکر - ایجنتس کا پہلا حصہ جو ہے ملتوی کیا جاتا ہے اور اب میں ایوان سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ اس کی اجازت دیتا ہے کہ اسے ملتوی کیا جائے -

آوازیں - اجازت ہے -

مسٹر سپیکر - اب میں دوسرا حصہ لیتا ہوں - آئٹم نمبر ۱ حاجی محمد سیف اللہ صاحب کا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اپنی تحریک باہمی تصفیہ کے ساتھ واپس لیتا ہوں -

صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد انضباط کار تیار کرنے کے لیے کمیٹی کی تشکیل

مسٹر سپیکر - اب حصہ دوم کا آئٹم نمبر ۲ ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں یہ تحریک پیشی کرتا ہوں ا کہ ایوان کی رائے ہے کہ مجلس برائے انضباط کار و استحقاقات کے قائم ارکان

کے علاوہ متدرجہ ذیل ارکان ہر ملکتمل ایک مجلس مقرر کی جائے تاکہ وہ پاکستان کے عبوری آئین کے آرٹیکل ۱۳۲ کے تحت صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد انضباط کار کا سودہ تیار کرے اور اس کو پدایت کی جائے کہ وہ اپنی ریوٹ کا مسودہ چھ ماہ کے اندر اندر اسمبلی کو غور و خوض کے لیے پیش کرے۔

- ۱ - ملک معراج خالد (چیئرمین)
- ۲ - علامہ رحمت افہ ارشد - (فائد حزب اختلاف)
- ۳ - ملک مختار احمد اعوان - وزیر قانون
- ۴ - ملک غلام نبی - وکن صوبائی اسمبلی
- ۵ - شیخ عزیز احمد " "
- ۶ - شمیم احمد خان - ڈپٹی سیکر
- ۷ - حاجی چد سیف اللہ خان - رکن صوبائی اسمبلی
- ۸ - مسز سیدہ عاپدہ حسین - "
- ۹ - مخدوم حمید الدین "
- ۱۰ - مسٹر عبدالقیوم بٹ "
- ۱۱ - چودھری علی بھادر خان "
- ۱۲ - چودھری امان اللہ لک "
- ۱۳ - سردار اجد حمید خان دستی "
- ۱۴ - چودھری جمیل حسین خان منج "
- ۱۵ - وانا کے - اے محمود خان "
- ۱۶ - میان خان محمد "
- ۱۷ - میان لیاقت حسین مڑل "
- ۱۸ - مسٹر محمد اکبر منہاسی "
- ۱۹ - ملک نہد اکرم اعوان "
- ۲۰ - چودھری چد اکرم چیمدا "
- ۲۱ - شیخ محمد انور "

صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد انضباط کار تیار کرنے کیلئے کمیٹی کی تشکیل۔ ۲۹

- | | |
|------|---------------------------|
| ۲۲ - | خان محمد ارشد خان |
| ۲۳ - | مسٹر محمد حنف نارو |
| ۲۴ - | نوایزادہ محمد خان خاکوانی |
| ۲۵ - | بیگم ریحانہ سرور شہید |
| ۲۶ - | شیخ صدر علی |
| ۲۷ - | ملک شاہ محمد محسن |
| ۲۸ - | چودھری طالب حسین |
| ۲۹ - | چودھری محمد یعقوب اعوان |
| ۳۰ - | ملک محمد اعظم |

جناب والا۔ میں اس سلسلے میں عرض کروں کہ یہ ہر اسمبلی کی precedent رہی ہے کہ وہ اپنے قواعد انضباط کار سرتباً کیا کرفی ہے۔ اس مقصد کے لیے مثمنگ کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں اور اس کے تحت ہماری اسمبلی کی ایک رولز اینڈ پریولیج کے نام کی مثمنگ کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے۔ مگر سابقہ روایات اور precedents کے پیش نظر جب بھی اسمبلی میں قواعد انضباط کار بنانے کے لیے کوئی تجویز آئی تو اسمبلی نے اس کے لیے رولز اینڈ پریولیج کمیٹی کے علاوہ ایک سلیکٹ کمیٹی بنائی۔ جس میں اس ایوان کے قانون دان اور معزز اركان شامل کیجئے جاتے رہے۔ بالخصوص اسی سلیکٹ کمیٹی کی اس موجودہ سیشن اور موجودہ اسمبلی میں اس لیے بھی ضرورت لاحق ہوئی ہے کہ رولز اینڈ پریولیج کمیٹی کے functions لکھے گئے ہیں اس میں صرف پریولیج موشن کے فیصلے کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ یعنی رولز اینڈ پریولیجز کمیٹی کے functions میں اس اسمبلی کے لیے رولز بنانا درج نہیں کیا گیا۔ اس لیے قواعد کی رو سے اس کمیٹی کو اکیلا اسمبلی کے رولز بنانے کے لیے متعین نہیں کیا جا سکتا بلکہ precedent اور رولز کے تحت یہ ضروری ہو گا ہے کہ اس اسمبلی کو قواعد اور آئین کے تابع بنانے کے لیے ایک سلیکٹ بنائی جائے جس کے ارکان میں نے اپنی تحریک میں تجویز کر دیے ہیں۔ اور یہ ارکان قطعی

نہیں ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ تو میں اس ضمن میں عرض نہ کرتا ہوں کہ میں نے کوشش یہ کی ہے کہ چونکہ یہ کمیٹی قواعد سے متعلق ہے۔ قانون سے متعلق ہے۔ اس لیے جتنے بھی قانون دان حضرات اس ایوان میں ہیں وہ سب اس میں شریک ہوں۔ کیونکہ ایک دفعہ اگر قانون بن گیا تو ۔۔۔۔۔

صوفی نذر محمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ کیا یہ ضروری ہے کہ سب ارکان اس میں شامل ہوں؟ کیا یہ درست نہیں کہ چار یا پانچ یا چھ ممبران [] یہ کمیٹی مشتمل ہو؟

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ یہ ترمیم ہے۔ اگر میری گذارش کو غور سے سنا جاتا تو مزید کچھ کہنے کی ضرورت لاحق نہ ہو۔ اسپلی کی روایات بھی یہی ہیں۔ آپ ۱۹۶۴ء کی اسپلی کا ریکارڈ انہا کر دیکھ لیں۔ آپ ۱۹۶۵ء کی اسپلی کا ریکارڈ انہا کر دیکھ لیں۔ ۱۹۶۶ء میں یہ کمیٹی ۳۸ ارکان ہر مشتمل تھی۔ ۱۹۶۵ء میں ۳۸ ارکان ہر مشتمل سلیکٹ کمیٹی تھی۔ یہ اتنا معمولی کام نہیں جتنا یہ سمجھا جا رہا ہے۔

صوفی نذر محمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ کیا یہ ضروری ہے کہ اگر کسی پہلی اسپلی نے کوئی غلط کام کیا ہو تو اب بھی وہی کام کیا جائے۔

رانا بھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ گذشتہ اسپلی کو غلط کہنا اس معزز ایوان کی توبین ہے۔ اس لیے میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ معزز میر اپنے الفاظ واپس لیں۔ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

مسٹر سینگھ۔ وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ پہلے فیصلے غلط تھے۔ آپ بھی کہہ سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اگر اسپلی نے کوئی غلط فیصلہ کیا ہے تو ضروری نہیں کہ اب بھی وہی کام کیا جائے۔

صوبائی اسپلی پنجاب کے قواعد انضباط کا تیار کرنے کیلئے کمیٹی کی تشکیل ۸۱

رانا بھول محمد خان - جناب والا - اس معزز ایوان کے وقار کو قائم رکھنے کے لیے اور بحال رکھنے کے لیے معزز مہران کا فرض ہے کہ اب سے الفاظ استعمال نہ کریں - اس لیے اسپلی کے فیصلوں کو غلط کہنا بالکل غیر پارلیانی الفاظ ہیں اور یہ اس معزز ایوان کی توبین ہے - خواہ پچاس ماں پہلے کی اسپلی ہو یا اب کی اسپلی ہو -

وزیر مواملاں و تعمیرات - جناب والا - پچھلی اسپلیوں نے جو غلط فیصلے کئے ہیں یا غلط روں بنائے ہیں ہم انھیں تبدیل کر سکتے ہیں -

مسٹر شیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) - جناب والا - میں بھی اس پوائنٹ پر کچھ کہنا چاہتا ہوں - جو اس وقت زیر بحث ہے -
مسٹر سپیکر - آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

I will consider it. I am not very certain.

مسٹر شیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) - جناب والا - موضوع زیر بحث پر میں بھی کچھ عرض کرنی چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - انہوں نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں - اس پر انہوں نے اعتراض کیا ہے -

مسٹر شیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) - جناب والا - میں اسی پر کچھ کہنا چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - میں اس پر خود غور کروں گا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ میری اس تحریک سے واضح ہے کہ میں نے سلیکٹ کمیٹی کے ارکان کے نام تجویز کرتے وقت پر *criteria* نہیں رکھا کہ اپوزیشن کی طرف سے کتنے مہران ہوں گے اور حکومتی پارٹی کی طرف سے کتنے ہوں گے - بلکہ ایک جامع *criteria* رکھ دیا گیا ہے کہ جو بھی قانون دان حضرات اس ایوان کے بھیشت رکن ہیں جاہے ادھر سے تعلق رکھتے

ہوں چاہے حزب اقتدار سے تعلق رکھتے ہوں ان کے نام اس میں شامل کئے جائیں۔ ان حضرات کے نام بھی اس میں شامل کئے جائیں جن کے نام لاعلمی کی وجہ سے درج نہیں کئے گئے۔ پیشتر اس کے کہ میری تحریک پر بحث ہو۔ میں ایک چیز واضح کر دوں کہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان ایک باہمی تعاون کے ساتھ معاہدہ ہوا ہے۔ اور اصولی طور پر اس تحریک کو قائد ایوان نے تسلیم کر لیا ہے۔ اسی جذبے اور احترام کے تحت میں اپنی پہلی موشن واپس لے چکا ہوں۔ میں گذارش کروں گا کہ از راہ کرم یہ خیال رکھیں کہ یہ قواعد کی چیز ہے۔ قانون کی چیز ہے اور یہ ہماری خوش قسمتی ہوگی کہ یہ اسمبلی اپنے tenure میں اس ایوان کے لیے قواعد وضع کر دے۔ کیونکہ سابقہ روایات یہی ہیں کہ کمیٹیاں ضرور بنیں۔ سلیکٹ کمیٹی ضرور بنی مگر رپورٹ کسی بھی کمیٹی کی finalize نہیں ہوئی۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ اس سلیکٹ کمیٹی کی تشكیل کے بعد از راہ کرم سابقہ روایات کو قائم نہ رکھا جائے بلکہ اس کام کی جلد از جلد نئے آئین کی تیاری کے بعد جس طرح قائد ایوان نے فرمایا ہے تکمیل کر دی جائے تاکہ یہ اسمبلی اس چیز پر ناز کر سکے کہ آج تک جو پچھلی اسمبلیاں اپنے لیے قواعد نہیں بنایے ہیں یہ اسمبلی اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہے۔ کسی صوبائی اسمبلی کے ایوان کو اس سے قبل یہ موقع میسر ہیں ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنے لاءِ گریجوائیٹ اسی اسمبلی میں آئے ہیں اس سے پہلے کسی صوبائی اسمبلی میں نہیں آئے۔ یہ تو ہمارے لیے خوش کن چیز ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جتنے اس اسمبلی کے لاءِ گریجوائیٹ ہیں وہ اپنے آپ کو اس بات کا اہل ثابت کریں اور جلد از جلد اپنے قواعد بنایا کر اسی میں پیش کریں تاکہ وہ کام جس کی آج تک تکمیل نہیں ہو سکی وہ جلد از جلد ہو جائے اور ہم اپنے قواعد و ضوابط جن کا بتقاضا ہمارا آئین ہم سے کوتا ہے وہ اس ایوان کو دے سکیں۔ تو میں گذارش کروں گا کہ میری تحریک کو اس معاہدہ کے تحت جو پاؤں کے مفاد ہیں ہے خوش دلی اور خوش فضا میں قبول کرتے ہوئے اس کو منظور فرمایا جائے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد انضباط کار تیار کرنے کیلئے کمیٹی کی تشکیل ۷۸۳

سیٹر سپیکر - یہ جو آپ نے آرٹیکل لکھا ہے اس کا کیا نمبر ہے؟ عبوری آئین کا آرٹیکل نمبر؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب - آرٹیکل ۱۲۲ -

سیٹر سپیکر - آپ ۱۲۲ کو پڑھیں۔

Haji Mohammad Saifullah Khan -

132 (1) A Provincial Assembly may make rules for regulating, subject to the provisions of this Constitution, its procedure and the conduct of its business.

(2) Until rules are made under this Article, business the procedure and conduct of in the Assembly shall be regulated by rules made by the Governor of the Province.

چونکہ ۱۲۲ (۱) کے تحت اس ایوان کے رولز یا قواعد انضباط کار اسی ایوان بے ہی بنانے ہیں۔ اور جو قواعد انضباط کار اس وقت نافذ ہیں وہ آرٹیکل ۱۲۲ (۲) عبوری دستور کے تحت نافذ ہیں۔ اور وہ اس وقت تک لاگو رہیں گے جب تک یہ ایوان اپنے قواعد انضباط کار نہیں بنایتا۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آرٹیکل most relevant to my move ہے۔

یگم رحیانہ سرو شہید - پوانٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - اگر ہماری جانب سے حزب اختلاف کے ساتھ کوئی معاپدہ ہوا ہے تو مجھے اس بارے میں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی - لہذا میں اس موشن کی مخالفت کرتی ہوں۔

Mr. Speaker : The Leader of the House has made that statement.

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Sir, I withdraw my objection.

دیوان سید غلام عباس بخاری - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے جناب حاجی سیف اللہ خان صاحب سے یہ وضاحت چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر - دیوان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ آپ مجھے تھوڑی سی formality کر لینے دیجئے۔ میں حاجی سیف اللہ صاحب کی تحریک پاؤں میں پیش کر رہا ہوں۔

سید تابش الوری - جناب والا۔ بیکم ریحانہ سرور صاحب نے بہت سنگین نوعیت کی صورت حال پیش کی ہے۔

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں۔ میں تحریک کو ایوان میں پیش تو کر لوں۔

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ ایوان کی رائے ہے کہ مجلس برائے انضباط کار و استحقاقات کے قائم ارکان کے علاوہ مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک مجلس مقرر کی جائے تاکہ وہ پاکستان کے عبوری آئین کے آرٹیکل ۱۲۲ کے تحت صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد انضباط کار کا مسودہ تیار کرے اور اس کو ہدایات کی جائیں کہ وہ اپنی رہروٹ کا مسودہ چہ ماہ کے اندر اندو اسمبلی کو غور و خوض کے لیے پیش کرے۔

- | | |
|---|--|
| ۱ - ملک معراج خالد
(چیفر مین) | |
| ۲ - علامہ رحمت اللہ ارشد
(قائد حزب اختلاف) | |
| ۳ - ملک منتظر احمد اعوان
وزیر قانون | |
| ۴ - ملک غلام نبی
وکن صوبائی اسمبلی
ایضاً | |
| ۵ - شیخ عزیز احمد
(ڈھنی سپیکر) | |
| ۶ - مسٹر شیم احمد خان
وکن صوبائی اسمبلی
ایضاً | |
| ۷ - حاجی محمد سیف اللہ خان
ایضاً | |
| ۸ - مسز سیدہ عابدہ حسین
ایضاً | |
| ۹ - مخدوم حمید الدین
ایضاً | |
| ۱۰ - مسٹر عبدالقیوم بله
ایضاً | |
| ۱۱ - چودھری علی بھادر خان | |

- | | |
|-------|--------------------------------|
| ایضاً | ۱۹ - چودھری امان اللہ لک |
| ایضاً | ۲۰ - سردار امجد حمید خان دستی |
| ایضاً | ۲۱ - چودھری جمیل حسین خان منجع |
| ایضاً | ۲۲ - رانا کے - اے محمود خان |
| ایضاً | ۲۳ - میاں خان مہد |
| ایضاً | ۲۴ - میاں لیاقت حسین مظل |
| ایضاً | ۲۵ - مسٹر مہد اکبر منہاس |
| ایضاً | ۲۶ - ملک مہد اکرم اعوان |
| ایضاً | ۲۷ - چودھری مہد اکرم چیخ |
| ایضاً | ۲۸ - شیخ مہد انور |
| ایضاً | ۲۹ - خان مہد ارشد خان |
| ایضاً | ۳۰ - مسٹر مہد حنیف نارو |
| ایضاً | ۳۱ - نوابزادہ مہد خان خاکوانی |
| ایضاً | ۳۲ - بیگم ریحانہ سور شہید |
| ایضاً | ۳۳ - شیخ صدر علی |
| ایضاً | ۳۴ - ملک شاہ مہد محسن |
| ایضاً | ۳۵ - چودھری طالب حسین |
| ایضاً | ۳۶ - چودھری مہد یعقوب اعوان |
| ایضاً | ۳۷ - ملک مہد اعظم |
| ایضاً | ۳۸ - میاں مصطفیٰ ظفر |

حاجی محمد سیف اللہ خان - قائد ایوان کے نیصلے کے مطابق خدوم زادہ حسن
حمدود صاحب کا اور دوسرے لاءِ گریجوایش کے نام بھی شامل تحریر لیے گائیں۔
وزیر قانون - جناب والا - یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ قائد حزب اختلاف
اور قائد ایوان کے درمیان جو میشک ہوئی تھی - جس میں معزز ایوان کے یشتہ
معزز اراکین بھی موجود تھے اُن میں افہام و تفہیم ہے یہ طریق پا یا کہ ایک ایسی

کمیٹی کا بنایا جانا بڑا ضروری ہے۔ لیکن جناب والا میں یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ماضی میں بھی ایسی کمیٹیاں بنائی جاتی رہی ہیں۔ لیکن اسمبلی کے نئے قواعد بنانے کے لیے ایک مدت تک کام جاری رکھنے کے بعد بھی کچھ اچھے نتائج برآمد نہیں ہوئے۔ جس حد تک کام کیا جانا چاہئے تھا اس حد تک کام نہ ہو سکا اس لیے میں اس بات کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ کمیٹی جو آج بنائی جا رہی ہے۔ اگر پوری تدبی، خلوص اور محنت سے کام کرے گی تو اس کے نتائج اچھے برآمد ہو سکتے ہیں۔ میں یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر تعداد یہی رکھی جائے جیسا کہ تحریک میں بتایا گیا ہے کہ ۳۱ مبران پر یہ کمیٹی مشتمل ہو تو پھر اگر درمیان میں وقفنہ ہوا اور اس کی سیشنگ متواتر ہوئی رہیں تو اس کی ایک میٹنگ پر یومیہ ۲۵ بزار ووبیہ خرج ہوں گے۔ اب یہ معزز ایوان اس بات کا اندازہ خود لگا سکتا ہے کہ قوم کا کتنا روپیہ ان میٹنگز پر خرج ہوگا۔ اس لیے بنیادی بات یہ ہے کہ یہ تمام باتیں آج اس پاؤس میں ہو جانی چاہئیں تاکہ ہم پوری دیانتداری اور خلوص کے ساتھ رولز بنائیں اور یہ بات قوم کے وسیع تر مفاد میں ہوگی۔ اگر پچھلی کمیٹیوں کی طرح کام ہوتا ہے جس کی طرف حزب اختلاف نے اشارہ کیا ہے تو پھر یہ کمیٹی بھی بے سود ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔

جناب والا۔ قاعده ۱۵ میں اس کمیٹی کی تشکیل کا ذکر ہے اس کمیٹی کا نام Special Committee for Framing Rules of Procedure رکھا جانا بڑا ضروری ہے۔ اس کو سیلکٹ کمیٹی نہیں کہا جا سکتا۔ میں رول ۱۲ پڑھ دیتا ہوں :

"The Assembly may, by motion, appoint a special Committee which shall have such composition and functions as may be specified in the motion."

جو تحریک پیش کی گئی ہے اور اس میں جو functions بنائے گئے ہیں اس لحاظ سے مبران کی تعداد ۳۱ بنائی گئی ہے۔ میں اس میں ایک اور میر کا اضافہ کرنا

صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد انضباط کا تیار کرنے کیلئے کمیٹی کی تشکیل ۲۷

چاہتا ہوں جیسا کہ ابھی قائد ایوان نے فرمایا کہ بخودوم زادہ سید حسن محمود کو بھی اس میں شامل کیا جائے اور جتنے بھی لاءِ گریجوائیں وہ گئے یہیں جن کے نام شامل نہیں کئے گئے ان کو اس کمیٹی میں شامل کیا جائے۔

مسٹر سپیکر - اس طرح یہ تحریک vague constitute ہو جائے گی اور خاطر کے مطابق نہیں ہو سکتی۔ آپ کو ان ممبران کے نام دینے چاہئیں۔ تین نام میں سے پاس بھی آئے یہیں۔ (۱) سید کاظم علی شاہ (۲) میان منظور احمد موبہل (۳) مسٹر شوکت محمود۔

(قطع کلامیاں)

اس طرح تو یہ کمیٹی ۰۰ آدمیوں پر مشتمل ہو گی۔

میان خورشید اور - جناب والا - تین آدمیوں کے نام ہماری طرف سے بھی رہ گئے ہیں۔

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ - جناب والا - کمیٹی کی تشکیل کے لیے جو تراجم وہ ضروری سمجھتے ہیں ان کو پیش کرنا چاہیے۔ لیکن یہ خیال رکھوں کہ ایک میٹنگ پر پیس بزار روپے روزانہ خرچ ہوں گے اور جو ۶ سہیمنی کی مدت دی گئی ہے اس لحاظ سے لاکھوں روپے اس کام پر خرچ ہوں گے۔ دوسرے جس کیس میں وکلا حضرات کو رکھا جاتا ہے وہ سب بے کار ثابت ہوتے ہیں۔ اس لیے میں یہ عرض کروں گا کہ ایک وکیل دوسرے وکیل کو شریک کار بناتے وقت یہ بھی سوچیے کہ قوم کا کتنا روپیہ اس پر خرچ ہوگا۔ لہذا جو کمیٹی بنائی جا چکی ہے وہی اس کام کو سرانجام دے۔ اس کے بعد اس مسودہ نے اس پاؤں کے سامنے آنا ہے اس وقت آپ لوگ طبع آزمائی کر سکتے ہیں۔ آپ اس کمیٹی پر اتنا روپیہ خرچ کرو دے یہیں جب کہ ہمارا ملک کوڑی کوڑی کا محتاج ہے۔

مسٹر سپیکر - آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بہت لمبا ہو گیا ہے۔

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ - جناب والا - روپیہ بھی بہت لمبا خرچ ہوگا۔

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھئیں -

مسٹر محمد وضی شاہ - جناب والا - اس ضمن میں میں یہ بھی عرض کرنی چاہتا ہوں کہ چہ ماہ کی مدت بہت زیادہ ہے -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی ہوانث آف آرڈر نہیں ہے -

رانا یہول محمد خان - جناب والا - طریق کار یہ ہے کہ جب کوئی سپیشل کمیٹی بنانے کے لیے تجویز پیش کی جاتی ہے تو اس میں سے کچھ نام خارج کرنے با شامل کرنے کے لیے محکم کی طرف سے نام آئیں گے - آپ یہ نام پکاریں گے اور اس پر ہاؤس کی رائے لیں گے - اس کے بعد معاملہ ختم ہو جاتا ہے -

مسٹر سپیکر - یہ مجھے معلوم ہے -

وزیر قانون - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس کمیٹی کی ذمہ داریوں کو بھی بیان کر دینا ضروری ہے - یہ کمیٹی صرف قواعد انضباط کا مرتبہ کرے گی - لیکن موشن میں یہ بتایا گیا ہے کہ چہ ماہ کے اندر اندر اسے اپنی رپورٹ پیش کرنا ہے -

مسٹر سپیکر - یہ قواعد انضباط کار کا مسود تیار کرے گی ؟

وزیر قانون - جی ہاں - یہ چہ ماہ کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی - میں یہ عرض کر دینا بڑا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس وقت ملک میں عبوری آئین کے تحت حکومت چل رہی ہے اور مستقل آئین اس ملک کو بہت جلد دیا جانے والا ہے جیسا کہ عوامی حکومت کا وعدہ ہے - اور یہ وعدہ جناب صدر مملکت نے کیا ہے - کہ بہت جلد بلکہ تاریخ کا تعین بھی کر دیا گیا ہے کہ مستقل آئین اس تاریخ کو اس قوم اور ملک کو دے دیا جائے گا - ایک معزز رکن نے یہ فرمایا ہے کہ کتنا بڑا خرچ ہے - تو اس کو اس صورت میں بھی کم کیا جا سکتا ہے کہ مستقل آئین آجائے کے بعد یہ کمیٹی اپنا کام شروع کرے کیونکہ اگر Rules of Procedure عبوری آئین کے تحت frame کرنے پس تو یہ کوئی مستقل بات نہیں ہے - اگر اس ملک کے عوام کی خدمت کرنی ہے اور

صوبائی اسیبلی پنجاب کے قواعد انضباط کا تیار کرنے کیلئے کمیٹی کی تشکیل ۷۸۹

پارلیمنٹ تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے وقت صرف کیا جانا ہے تو پھر لازمی ہے کہ مستقل آئین کا انتظار کیا جائے اور جونہی یہ آئین قوم کو دے دیا جائے اس کے بعد یہ کمیٹی بیٹھے۔ اور چہ ماہ کی جو بات ہے تو مراجع سے چہ ماہ شہار کئے جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیان)

مسٹر سپیکر - انہوں نے اپنی ایک observation دی ہے تاکہم کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ چہ ماہ کب سے شروع ہوں گے۔

وزیر قانون - میں نے شروع میں عرض کیا ہے کہ ۲۵،۰۰۰ روپیہ یومیہ خرچ ہوگا یعنی اگر day-to-day میٹنگ ہوگی تو خرچ کم ہوگا اور اگر درمیان میں وقوع ہوں گے تو پھر ایک دن کی میٹنگ پر ۲۵،۰۰۰ روپیہ خرچ ہوں گے۔ اس لیے اس کی میٹنگ day-to-day ہوئی چاہیں۔ آخر میں میں اس کمیٹی کے اجلاس کے لیے کورم کی بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ کورم مجموعہ تعداد کا ایک تھائی ہونا چاہیے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - اس میں لکھا ہوا ہے کہ سپیشل کمیٹی پر وہی قوانین عائد ہوں گے جو سندنگ کمیٹیوں پر ہوتے ہیں۔

فڈر قانون - میں نے یہ گزارشات اس لیے بھی کی ہیں کہ جو طریقہ کار آج اپنایا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اب ایوان کا کافی وقت بجا ہے اگر اسی طرح یا یہی افہام و تفہیم سے جمہوری اقدار کو سامنے رکھتے ہوئے کام کیا کیا تو انساء اللہ جتنا بھی لیجسلیشن کا کام ہے۔ وہ جلد پایہ تکمیل تک پہنچے گا۔

(نعرہ پائی تحسین)

اور ہم نے عوام کے ساتھ جو وعدے کئے ہوئے ہیں ان کو پورا کیا جائے گا۔

ملک اللہ دتھ - (پنجابی) - جناب والا - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

اب ہم عروی آئین کے تحت کارروائی کر رہے ہیں اور آج سے تھوڑے عرصے کے بعد مستقل آئین ہارے سامنے آئے والا ہے تو یہ کمیٹی اس وقت تک ملتی کر دی جائے جب تک کہ مستقل آئین کا نفاذ نہیں ہوتا۔

مسٹر سپیکر - یہ کوئی بوانٹ آف ارڈر نہیں ہے۔
سید تابش الوری - جناب - یہ point of disorder ہے۔

مسٹر سکپیر - حاجی محمد سیف اللہ اور وزیر قانون توجہ فرمانیں - تحریک میں لفظ "علاوہ" لکھا ہوا ہے۔ اس سے کسی شیج پر interpretation میں فرق کا اندیشہ ہو سکتا ہے کہ آبا وہ ممبر بھی اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے؟
حاجی محمد سیف اللہ خان - وہ بھی اس کے ممبر ہوں گے۔
والا ہمہ محمد خان - یہ اضافہ ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جو ارکان مجلس برائے قواعد انضباط کار کے ممبر یہ کمیٹی اس کے علاوہ ہے اور اس کے ساتھ ماتھ میں ایک چھوٹی سی وضاحت اس ہاؤس کی اطلاع کے لیے کرو دوں کہ اس کمیٹی میں مثال کے طور پر اگر ارکان ہوں اور اجلاس مسلسل ہو تو ۵۰ روپیہ روزانہ کے حساب سے ۲۵۰۰ روپیہ روزانہ خرچ ہوگا۔

مسٹر سپیکر - آپ حساب میں نہ پڑیں۔ شاید وزیر قانون کی بات بھی اتنی غلط نہ ہو۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ صحیح ہے کہ اگر وہ ایک دن سینٹنگ کریں اور پھر چھوڑ دیں تو پھر ۲۵,۰۰۰ روپیہ خرچ ہوگا۔

مسٹر سپیکر - ان کا حساب اپنی جگہ درست ہے۔ شاید امن کو بعد میں ٹھیک بھی کرنا پڑے۔ اس لیے وہ کہہ رہے ہیں کہ امن طرح ایک دن کے لیے ۲۵,۰۰۰ روپیہ خرچ آتا ہے اگر اجلاس مسلسل ہو تو پھر ۲۵۰۰ روپیہ روزانہ خرچ ہوگا۔

سید تابش الوری - جناب - یہ پنہان والا حساب ہے۔

مسٹر سپیکر - یہ انہوں نے اس صورت میں کہا ہے جب اجلاس تسلسل سے نہ ہو۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - مجھے اس بات سے اتفاق ہے -

مسٹر سپیکر - تو اس میں وہ ممبر بھی شامل ہوں گے - اس کے الفاظ کچھ زیادہ احسن نہیں ہیں - اگر بات زیادہ واضح ہو جائے تو الفاظ کو زیادہ احسن بنایا جا سکتا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میرے خیال میں اس کو including کر دیں -
یہ زیادہ بہتر ہے -

مسٹر سپیکر - اردو کے سلسلے میں تو حنیف رامی صاحب زیادہ بہتر جانتے ہیں - وہ چلے گئے ہیں ورنہ وہ آپ کی امداد کر دیتے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جتنے بھی قوانین ہیں ان میں "علاوہ" کا لفظ ہی آتا ہے کہ اس کے علاوہ یہ ہوگا - علاوہ کا مطلب ہے including these members
مسٹر سوکر - بہر ثہیک ہے -

حافظ علی اسد اللہ - جناب سپیکر - "علاوہ" گھرست نہیں ہے اس کی بجائے "بشمل" کر دیا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب - یہ زیادہ بہتر ہے - "بشمل" کر دیا جائے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں گذارش کرنی چاہتا تھا کہ ملک اللہ دندہ صاحب نے ایک بڑا اہم ہواںٹ آف آرڈر انہیا یا تھا - بڑی وضاحت سے جناب محترم وزیر قانون نے اس کمیٹی کی افادیت بتا دی ہے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ اگر کمیٹی نے کام نہ کیا تو روپیہ خائع ہوگا - اسی لیے حاجی سیف اللہ خان صاحب نے سیلیکٹ کمیٹی کی تحریک پیش کرتے ہوئے اس امر کا اہتمام کیا ہے کہ اس کا چیزمری انہوں نے وزیر اعلیٰ کو دکھا ہے - چیز مریں ان کو اسی لیے دکھا ہے کہ چونکہ وہ ایک متوازن مزاج آدمی ہیں اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ صوبے کی وزارت اعلیٰ کی ذمہ داریاں ان پر عائد ہوئی ہیں - اس

لیے میرا خیال ہے کہ وہ کم سے کم وقت میں اور تھوڑے سے تھوڑا روپیہ خرچ کر کے اس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ جن دوستوں نے اس پر اعتراض کیا ہے ان کی خدمت میں میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ پہلی اسمبلیوں میں یہی اسی طرح رولز کمیٹی بنی توہی اور خوش قسمتی سے یا بد قسمتی سے ان کمیٹیوں کا میں بھی مہر دیا ہوں۔ وہ کام اس لیے نہ کر سکیں کہ وہ رولز چاہتی نہ تھیں، سچی بات میں نے بیان کر دی ہے۔ اگر وہ رولز چاہتے تو یہ دنوں سے زیاد، کام نہیں ہو سکتا تھا۔ رولز کی اساس اور بنیاد ہمارے پاس موجود ہے۔ جب پہ بھی طریقہ کر لیا گیا ہے کہ یہ کمیٹی مستقل آئین کے بعد بیٹھے گی تو اس میں ہمیں اپنے رولز وضع کرنے میں کوئی دقت لاحق نہیں ہوگی۔ کسی اسمبلی کے لیے یہ بات زیبا نہیں ہے کہ وہ اپنے لیے تو رولز نہ بن سکے لیکن صوبے کے لیے وہ قانون سازی کرنی رہے۔ اسی جذبے کے تجھ پر تحریک پیش کی گئی ہے اور اسی لیے قائد امیر ان کو اور صوبے کے وزیر اعلیٰ کو اس کمیٹی کا چیئر میں مقرر کیا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ - حاجی سیف اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ جو ایڈو و کیٹھ حضرات میں ان کے نام شامل کئے جائیں گے۔ کیا میں ہوچہ سکتا ہوں کہ چودھری مشتاق احمد جو سیالکوٹ سے تعاق رکھتے ہیں۔ ان کا نام بھی شامل ہے؟

مسٹر ڈیگر - آپ تشریف رکھیں۔ جو تحریک آئی ہے اس کے الفاظ آپ نے دیکھ لیے ہیں۔ میں نے تحریک اور وزیر قانون کی تقریروں کے بعد جو کچھ سمجھا ہے وہ یہ ہے:

(1) The Committee will consist of :

- (i) all the names given in this motion ;
- (ii) all other Law Graduates who are members of this House ;
- (iii) Makhdomzada Syed Hassan Mahmood ;

(iv) Members of the Standing Committee on Rules of Procedure.

(2) The Committee will meet after the commencement of the permanent Constitution and will make efforts to meet from day to day.

پہلے یہ پیش کر دیا گیا تھا اور کسی نے اس کی اختلاف نہیں کی - اب یہ مسئلہ ایوان کے سامنے ہے اور میں اس پر رائے لینا چاہتا ہوں ۔

رانا بھول محمد خان - جب اختلاف نہیں ہے تو ہر رائے لینے کی وجہ سے ضرورت ہے ؟

مسٹر سپیکر - ہر بھی فیصلہ تو ہو جانا چاہیے ۔ اس کمیٹی کا نام

Special Committee for framing of Rules of Procedure for the Assembly ہو گا ۔

ایک معزز وکن - کس اسمبلی کے لیے ؟

مسٹر سپیکر - جب اسمبلی کہا جاتا ہے تو ہماری زبان میں اسمبلی سے مراد ہراونسل اسمبلی ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی - اس میں انضباط کا کہا بھی ہے اور استحقاقات بھی ہے ۔

یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ یہ صرف رولز آف پروسیجر کے لیے ہے یا privilege کے لیے ہے ۔

مسٹر سکھریو - مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ یہ کمیٹی Rules of Procedure کے لیے ہے ۔ جو agreement میں بتایا گیا ہے وہ یہی ہے ۔ اب مجھے یہ بھی پڑھنا پڑے گا :

The Committee shall frame the Rules of Procedure for the Provincial Assembly of the Punjab.

اب موال یہ ہے :

کہ اس موجودہ تحریک کو جو صلاح مشورے اور گفتگو کے بعد طے پانی ہے ، منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی کئی)

رانا بھول محمد خان - یاتفاق رائے منظور کی گئی -

مسٹر سپیکر - تحریک یاتفاق رائے منظور کی گئی -

وزیر قانون - سید ناظم حسین شاہ نے point out کیا تھا کہ جو معزز

ارکان لائے گیاں ہیں ان کے ناموں کے سامنے ایل - ایل - بی لکھ دیا جائے -

مسٹر سپیکر - کوئی ایل - ایل - بی سے زیادہ پڑھا ہوا بھی تو ہو سکتا

ہے -

وزیر قانون - تعلیمی قابلیت نام کے سامنے لکھ دی جائے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں آپ کی اجازت سے تحریک پیش

کرنی چاہنا ہوں - اگر وزیر قانون اتفاق فرمائیں تو اس کمیٹی کو یہ اختیار

دے دیا جائے کہ اگر وہ مناسب خیال کرے تو کسی اور ممبر کو بھی opt

کر سکے -

مسٹر سپیکر - پہلے ہی کمیٹی بہت بڑی ہو گئی ہے - مانیہ میر پہلے ہی شامل

ہو چکے ہیں - پھر باوس کو convert کر لیا جائے - اب ہم ایمنٹا کے حصہ سوم

پر آتے ہیں - رانا بھول بھٹ خان ، مسودہ قانون پیش کریں گے -

مسودات قانون

(جو دایوان میں پیش کئے گئے)

مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) انصباط پنہ مغربی پاکستان مصادرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۲ - پاپت ۱۹۷۳ء)

رانا بھول محمد خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

”کہ مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) انصباط پنہ مغربی

پاکستان مصادرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت

دی جائے“ -

مسٹر سیپکر - موال یہ ہے ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) انضباط پنہ
مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی
اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وانا بھول محمد خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) انضباط
پنہ مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سیپکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) انضباط پنہ مغربی پاکستان
مصطفدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر رعایت - یہ مسودہ قانون متعلقہ سینیڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

مسٹر سیپکر - یہ متعلقہ سینیڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور وہ
دن کے اندر اپنی رہروٹ دے گی ۔

مسودہ قانون امتیاع منافی اخلاق معمولات پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۰۴ - الف یافت ۱۹۷۲ء)

وانے عمر حیات خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون امتیاع منافی اخلاق معمولات پنجاب
مصطفدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سیپکر - موال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون امتیاع منافی اخلاق معمولات
پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانے عمر حیات خان - جناب والا - میں مسودہ قانون امتناع منافی اخلاق معمولات پنجاب مصدر ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون امتناع منافی اخلاق معمولات پنجاب مصدر ۱۹۷۲ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

It is referred to the concerned Standing Committee; the report to come within 60 days.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدر ۱۹۷۲ء
(مسودہ قانون نمبر ۳۱ بابت ۱۹۷۲ء)

چودھری علی بھادر خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ
فوجداری مصدر ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ
فوجداری مصدر ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے -

(تحریک منظور گئی)

چودھری علی بھادر خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب)
مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدر ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدر ۱۹۷۲ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے - اس کو متعلقہ مشینڈنگ کمیٹی کے
سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۹ دن کے اندر اندر پیش کی جائے -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - بڑے ادب سے میں گذارش کروں گا کہ یونیورسٹی آرڈیننس جیسے جو بڑے پیچیدہ ہل پیں ان کو تو سینڈانگ کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ کمیٹی تین دن کے اندر رپورٹ پیش کرے - اور یہ جو عام مسودات قانون پیں ان کے لیے سائیہ سائیہ اور نوے نوے دن کی مہلت دی جا رہی ہے - یہ منطق میری سمجھو میں نہیں آتی -

مسٹر سپیکر - یہ بڑی واضح بات ہے ایک سرکاری کارروائی ہوتی ہے ایک غیر سرکاری کارروائی ہوتی ہے - دونوں کی stages بالکل مختلف ہیں -

مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) عالی عدالتیں مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء
(مسودہ قانون نمبر ۳ بابت ۱۹۷۲ء)

مسٹر محمد حنیف نارو - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) عالی عدالتیں
مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی
اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) عالی عدالتیں
مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی
اجازت دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد حنیف نارو - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) عالی
عدالتیں مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) عائلی عدالتی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerned Standing Committee; the report to come within 90 days.

رالا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میرا جو بل پیش ہوا ہے اس کی رپورٹ آئندہ کی میعاد آپ نے سائٹہ دن رکھی ہے از راہ کرم اس میں ترمیم کر کے ۹۰ دن کر دی جائے۔

مسٹر سپیکر - اس کی رپورٹ کی میعاد بھی ۹۰ دن کر دیتے ہیں۔ مسٹر جاوید حکیم قریشی کو تو سائٹہ دنوں پر بھی شکایت تھی۔
مسٹر جاوید حکیم قریشی - رپورٹ میشن کے دوران ہی ہوف چاہیئے۔

مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) انہار و نکاسی مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۶ بابت ۱۹۷۳ء)

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) انہار و نکاسی آب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) انہار و نکاسی آب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) انہار و نکاسی آب مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) انہار و نکاسی آب مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee; the report to come within 120 days.

سید تابش الوری - ہوائیٹ آف آرڈر - جناب والا - ایوان میں کوئی وزیر نظر نہیں آ رہا ۔

مسٹر سپیکر - آج غیر مرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) بابت زرعی پیداوار کی منڈیاں مصدرہ ۱۹۷۲ء
(مسودہ قانون نمبر ۳۹ بابت ۱۹۷۲ء)

مسٹر محمد حنیف نارو - جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) بابت زرعی
پیداوار کی منڈیاں مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے
کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) بابت زرعی
پیداوار کی منڈیاں مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے
کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد حنیف نارو - جناب والا - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) بابت
زرعی پیداوار کی منڈیاں مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) بابت زرعی بیداوار کی منڈیاں مصدرہ ۱۹۷۲ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerned Standing Committee; the report to come within 120 days.

سید تائبش الوری - ہوائیٹ آف آرڈر - جناب والا وزراء کی بنچین خالی پڑی ہیں کیا وہ سب کے سب واک آؤٹ کر گئے ہیں؟

مسٹر سپیکر - وہ کمینٹ میٹنگ میں کئے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۰ بابت ۱۹۷۲ء)

چودھری علی جہادر خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری علی جہادر خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء ایوان میں پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 120 days.

مسودہ قانون امتناع منافی اخلاق معمولات پنجاب مصدورہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۳۶ - ب ناہت ۱۹۷۲ء)

ملک محمد مظفر خان - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون امتناع منافی اخلاق معمولات
پنجاب مصدورہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے۔

مسٹر سپیکر - بالکل انہیں الفاظ میں آئیں نہیں پر بل پہلے پیش ہو چکا

ہے -

ولنا بھول محمد خان - جناب والا - میری گذارش یہ ہے کہ جتنے بل یہی
آنیں وہ کمیٹی کے سپرد کر دیے جائیں - جو بل سب سے پہلے آئے گا ہا جو بل
سب سے پہلے پیش ہو گا اس کو کمیٹی زیر خور لے آئے گی -

Mr. Speaker : Rule 165(1) of Rules of Procedure, Except as otherwise provided by these rules a motion shall not raise a question substantially identical with one on which the Assembly has given a decision, in the same session.

ملک محمد مظفر خان - جناب والا - اگر یہ بل آچتا ہے تو مجھی کوئی
اعتراض نہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول

کراون کا کہ جو تحریکات قauded ۱۶۲ کے تحت دی جائیں۔ ان ہر بد قauded حاوی ہوتا ہوگا۔ بل میں ایک استحقاق ہوتا ہے۔ مثال کے طور ہر اگر اس موشن یا اس بل کو اس وجہ سے admit نہیں کیا جاتا کہ بد identical ہے اور بعد میں اگر پہلا محرک اپنا بل واپس لے لے تو واپس کے پاس پھر کچھ نہیں رہتا۔ اس لیے اس بل کو بھی admit کرنا چاہیے۔

Mr. Speaker : Now there will be a break for half an hour, we shall meet at 12.00.

(۱) بیج کر ۰۳ منٹ پر وقہ چانے کے لیے پاؤں کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)۔

(وقہ کے بعد دوبارہ ایوان کی کارروائی شروع ہوئی۔ مسٹر سپیکر کو۔ صدارت پر متعلق ہوئے)۔

مسٹر سپیکر۔ ملک مظفر صاحب، حاجی ہد سیف اللہ صاحب میرے پاس تشریف لائے تھے میرا نقطہ نظر اب بھی وہی ہے جو نکہ ان کے ذین میں ہے کہ کوئی بیکار اس کو کسی وقت بھی واپس لے سکتا ہے۔ ہوزیشن یہ ہے کہ اگر ایک دفعہ تحریک پاؤں میں پیش ہو جائے تو پھر ایوان کی منظوری کے بغیر واپس نہیں لی جا سکتی۔

ملک محمد مظفر خان۔ مجھے واپس لینے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

مسودہ قانون انسداد گداگری پنجاب مصادرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۳۲ پاپت ۱۹۷۲ء)

بیگم ریحانہ سرو شہید۔ جناب والا۔ میں تحریک پیش کرنی ہوں:

کہ مسودہ قانون انسداد گداگری پنجاب مصادر

۱۹۴۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے : ۱

کہ مسودہ قانون انسداد گذاگری پنجاب مصدرہ

۱۹۴۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

لیکم ریحانہ مسرو شہید۔ جناب والا۔ میں مسودہ قانون انسداد گذاگری پنجاب مصدرہ ۱۹۴۲ء ایوان میں پیش کرنے ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ مسودہ قانون انسداد گذاگری پنجاب مصدرہ ۱۹۴۲ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس کو متعلقہ مجلس قائدہ کے سپرد کیا جاتا ہے اور، اس کی رہوڑت ۱۲ دن کے اندر پیش کی جائے۔

چودھری علی بھادر خاں۔ انسداد گذاگری کے متعلق میں نے بھی بل دیا ہوا ہے۔ کہیں ایسا نہ کہہ دیا جائے کہ یہ تکرار ہے، اس لیے جناب والا، اسے بھی دیکھ لیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ وہ تو اپنے نمبر پر پیش ہو گا۔ میان خورشید انور۔

مسودہ قانون تحریم بوسیدہ اوراق قرآن مجید پنجاب مصدرہ ۱۹۴۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۳۵ بابت ۱۹۴۲ء)

میان خورشید انور۔ جناب والا۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون تحریم بوسیدہ اوراق قرآن مجید

پنجاب مصدرہ ۱۹۴۲ء پیش کرنے کی اجازت

دی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون تحریم بوسیدہ اوراق قرآن مجید
پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میان خورشید انور - جناب والا - میں مسودہ قانون تحریم بوسیدہ اوراق
قرآن مجید پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون تحریم بوسیدہ اوراق قرآن مجید پنجاب مصدرہ
ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد
کیا جاتا ہے اور اس کی روپورث ۲۰، دن کے اندر پیش کی جائے۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پنکھی قانون خالص اشیائی خوردگی
مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۰۰ بابت ۱۹۷۲ء)

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پنکھی قانون
خالص اشیائی خوردگی مغربی پاکستان مصدرہ
۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پنکھی قانون

خالص اشیائے خوردنی مغربی پاکستان مصادر

- ۱۹۷۲ء پیش کرٹے کی اجازت دی جائے۔

(تمہریک منظور کی گئی)

حاجی محمد سینف اللہ خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب)

پنگامی قانون خالص اشیائے خوردنی مغربی پاکستان مصادرہ ۱۹۷۲ء ایوان میں
پیش کرتا ہوں -

مسٹر سہیکر - مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) پنگامی قانون خالص اشیائے
خوردنی مغربی پاکستان مصادرہ ۱۹۷۲ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس
کو متعلقہ مجلس قائدہ کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی روپورٹ ۱۰ دن کے
اندر پیش کر دی جائے۔

مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصادرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۱ بابت ۱۹۷۳ء)

جودھری علی جہادر خان - جناب والا - میں تمہریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) مالیہ اراضی

مغربی پاکستان مصادرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی

اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال پڑھے:

کہ مسودہ قانون (ترمیم ہنگاب) مالیہ اراضی
مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی
اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری علی بھادر خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم ہنگاب)
مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم ہنگاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان
مصطفدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس کو متعلقہ مجلس قائدہ کے
میرد کیا جاتا ہے۔ اور اس کی رپورٹ ۲۰ دن کے اندر پیش کر دی جائے۔

مسودہ قانون (ترمیم ہنگاب) خالص غذا مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۳۵ ہابت ۱۹۷۲ء)

یہگم ریحانہ سرور شمیم - جناب والا - میں تحریک پیش کرتی ہوں؛
کہ مسودہ قانون (ترمیم ہنگاب) خالص غذا مغربی
پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے۔

مسٹر سپیکر - کیا یہ تحریک پہلے نہیں آگئی؟

یہکم ریحانہ سرور شہید - یہ تحریک اس سے مختلف ہے -

مسٹر سپیکر - اشیائی خوردنی کی تحریک پہلے بھی آئی تھی -

یہکم ریحانہ سرور شہید - اس تحریک میں اور اس تحریک کا میں بہت فرق ہے -

انہوں نے ابھی سوچ کے مطابق بل پیش کیا ہے اور میں نے ابھی سوچ کے مطابق پیش کیا ہے - یہ بیل اس سے بالکل مختلف ہے - اس لیے اسے مجلس قائد کے سپرد کیا جائے -

مسٹر سپیکر - پہلے آپ مجھے مطمئن کر لیں -

I would like to hear you on this.

کرونل محمد اسلم خان لیازی - روش کسی کی گدایانہ ہو تو کیا کیجیے -

مسٹر سپیکر - کیا یہ آئٹم نمبر ۱۳ ہے -

یہکم ریحانہ سرور شہید - جی بان - یہ آئٹم نمبر ۱۳ ہے -

مسٹر سپیکر - حاجی سیف اللہ خان صاحب ، آپ کے بل کا نمبر کیا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا میرے بل کا نمبر ۲۰ ہے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پہنچاب) خالص خدا

مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی

اجازت دی جائے -

(تحریک منظور تک گئی)

بیکم ریحانہ سرو شہید - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) خالص غذا مغربی ہاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کری ہوں -
 سفر ہیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) خالص غذا مغربی ہاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

It is referred to the Concerned Standing Committee. The report to come within 120 days,

مسودہ قانون (ترمیم) پنگامی قانون اسداد عصمت فروشی
پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۳ - الف بابت ۱۹۷۲ء)

مرزا نصلح حق - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :
 کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنگامی قانون اسداد
 عصمت فروشی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے
 کی اجازت دی جائے۔

مسئلہ ہیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنگامی قانون اسداد
 عصمت فروشی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے
 کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی کئی)

مرزا فضل حق - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم) پنکامی قانون انسداد
عصمت فروشی پنجاب ایوان میں پیش کرتا ہوں -
مسٹر سہیکر - مسودہ قانون (ترمیم) پنکامی قانون انسداد عصمت فروشی
پنجاب پیش کر دیا گیا ہے -

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 120 days.

مسودہ قانون امتیاع استعمال خطابات و القاب پنجاب مصادرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۵۵ بابت ۲۱۹۷۲ء)

سیان خورشید انور - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون امتیاع استعمال خطابات و القاب
پنجاب مصادرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے -

مسٹر سہیکر - موال یہ ہے ؟

کہ مسودہ قانون امتیاع استعمال خطابات و القاب
پنجاب مصادرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے ،

(تحریک منظور کی کیوں)

سیان خورشید انور - جناب والا - میں مسودہ قانون امتیاز استعمال خطابات و القاب پنجاب مصادرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون امتیاز استعمال خطابات و القاب پنجاب مصادرہ ۱۹۷۲ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 120 days.

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب اکلا بل آپ کا ہے۔ مگر یہ پہلے پیش کر دیا گیا ہے۔ میں اسے pending رکھتا ہوں - I go on the next item

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصادرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۵۴ بابت ۱۹۷۲ء)

مسٹر محمد حنف نارو - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں !

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصادرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ

مسودات قانون

فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد حنیف نارو - جناب والا میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) بخصوص
فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سہیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) بخصوص خواستہ فوجداری مصدرہ
۱۹۷۲ء پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 120 days.

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۳ ماہت ۱۹۷۲ء)

حاجی محمد سیف اللہ بخاری - جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں
کہ مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی
پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے۔

مسٹر سہیکر - سوال یہ ہے:

کہ مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی

پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات

صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی مصدرہ ۱۹۷۲ء

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 150 days.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۲ پاٹ ۱۹۷۳ء)

رانا بھول محمد خان - جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں:

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی

پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت

دی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے:

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی

مسودات قانون

مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

دانا بھول محمد خان۔ جناب والا میں مسودہ قانون (ترجمیہ پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سہیکر۔ مسودہ قانون (ترجمیہ پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 120 days.

مسودہ قانون (ترجمیہ پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۶۰ بابت ۱۹۷۲ء)

علام رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں؛ کہ مسودہ قانون (ترجمیہ پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سہیکر۔ سوال یہ ہے:

کہ مسودہ قانون (ترجمیہ پنجاب) مالیہ اراضی

مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی
اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ
اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں ۔

مسئلہ سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان
مصطفدرہ ۱۹۷۲ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the Concerned Standing Committee. The
report to come within 150 days.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - ۱۵۰ دن کی مدت اس میں کر دی

- ۴ -

مسئلہ سپیکر - یہ بہ آپ کی طرف ہے پیش کیا گیا ہے ۔ اس لئے ۱۵۰ دن
دنے کئے ہیں ۔

مسودہ قانون اسلامی عربی، یونیورسٹی پاکستان محمدیہ شریف مصدرہ ۱۹۷۲ء
(مسودہ قانون نمبر ۸۸ بابت ۱۹۷۲ء)

مہان خورشید انور - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں ہے
کہ مسودہ قانون اسلامی عربی، یونیورسٹی پاکستان

مخدیہ شریف مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کرنے کی
اجازت دی جائے۔

مسٹر سہیکر - تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :
کہ مسودہ قانون اسلامی عربیہ یونیورسٹی^۱
پاکستان مخدیہ شریف مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کرنے
کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میان خورشید انور - جناب والا - یہ مسودہ قانون اسلامی عربیہ یونیورسٹی^۱
پاکستان مخدیہ شریف مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سہیکر - مسودہ قانون اسلامی عربیہ یونیورسٹی پاکستان مخدیہ شریف
مصطفدرہ ۱۹۷۴ء پیش کر دیا گیا ہے۔ اس کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا
جاتا ہے۔ ۱۲۰ دن کے اندر اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

مسٹر سہیکر - اگلی تحریک مسٹر احسان الحق پراچہ کی طرف یہ ہے۔

رانا بھول محمد خان - جناب والا - اگر کوئی فاضل رکن اس وقت ایوان
میں حاضر نہ ہو تو کیا اس کا مسودہ قانون آئندہ غیر مرکازی کارروائی میں
چلا جائے گا؟

مسٹر سہیکر - وہ drop ہو گیا ہے۔ یہ repetition ہے یہ بالکل وہی ہے
جو مدنمبر ۲۰ پر بل ہے۔

رانا بھول محمد خان - جناب والا - فاضل رکن کو حق حاصل ہے ۶۴ گر وہ

کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکرے تو آئندہ غیر سرکاری کارروائی کے روز اس کا بل پیش ہونا چاہیے ۔

مسٹر سہیکر - وہ موجود ہی نہیں ہیں ۔

رانا بھول محمد خان - جناب والا - پہلے طریقہ کام یہی ہوتا تھا ۔

مسٹر سہیکر - یہ اس لیے drop کر رہے ہیں کہ بعینہ وہی بل پہلے پیش ہو چکا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوانٹ آف آرڈر - جناب والا - میں گذارش کروں گا کہ اس کو اگلے دن کی کارروائی کے ساتھ رکھ دیں شاید محک اس میں کوئی اور وجہ بیان کرے ۔

مسٹر سہیکر - نہیک ہے ۔ اس کے متعلق کل فیصلہ کروں گا ۔ اگلا سودہ قانون راجہ جمیل اللہ خان صاحب کا ہے ۔ اس کے متعلق یہی کل فیصلہ کریں گے ۔

ملک محمد مظفر خان - جناب والا - میں اپنا بل جو مدد نہیں ۲۲ ہر ہے ۔ اس کو واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سہیکر - یہ بل واپس ہو گیا ۔ علامہ صاحب آپ کا نمبر ۲۵ پر جو بل ہے یہ بھی پہلے پیش ہو چکا ہے ۔ اگلا بل بیکم ریحانہ سرور صاحبہ پیش کریں ۔

مسودہ قانون الضباط تنظیم پائے ساجی بہبود پنجاب مصدرہ ۱۹۶۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۳۷ ۱۹۶۳ء بابت ۱۹۶۲ء)

یکم ریحالت سرور شہید - جناب والا - میں تحریک پیش کرنے ہوں :
کہ مسودہ قانون انضباط تنظیم پائے ساجی بہبود
پنجاب مصدرہ ۱۹۶۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے۔

مسٹر سہیکر - تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :
کہ مسودہ قانون انضباط تنظیم پائے ساجی بہبود
پنجاب مصدرہ ۱۹۶۲ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

یکم ریحالت سرور شہید - جناب والا - میں مسودہ قانون انضباط تنظیم پائے ساجی بہبود پنجاب مصدرہ ۱۹۶۲ء پیش کرنے کرنے کی اجازت ہوں -

مسٹر سہیکر - مسودہ قانون انضباط تنظیم پائے ساجی بہبود پنجاب مصدرہ ۱۹۶۲ء پیش کیا گیا - اس کو مستعینہ مجلس قائمہ کے سبزہ کیا جاتا ہے - ۱۲۰ دن کے اندر اس کی روورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

مسٹر سہیکر - اب ہم نمبرت کارروائی کے حفظہ چھاوم کو لیتے ہیں - پہلی تحریک ملک خدا اللہ خان صاحب کی ہے -

مجالس قائمہ کی روپورٹیں

(جو ایوان میں پیش کی گئیں)

مسودہ قانون بقته وار تعطیل پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۱ ہابت ۱۹۷۲ء)

ملک محمد خالد - جناب والا - ملک ثناء اللہ صاحب کی چکر میں روپورٹ

پیش کرتا ہوں -

جناب والا - میں مسودہ قانون بقته وار تعطیل پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء کے

بارے میں مجلس قائمہ برائے اطلاعات کی روپورٹ پیش کرتا ہوں -

مشتر سپکر - مسودہ قانون بقته وار تعطیل مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارے میں

مجلس قائمہ برائے اطلاعات کی روپورٹ پیش کی گئی -

(اس مرحلے پر چودھری جمیل حسین منج کرسی صدرات پر مت肯 ہوئے)

مسودہ قانون ترمیم پنجاب مجموعہ ضابطہ قویاداری مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۳ ہابت ۱۹۷۲ء)

رانا یہول محمد خان - جناب والا - کمیٹی کے چیئرمین چودھری صاحب

داد خان موجود نہیں ہیں اس لیے میں ان کی چکر مجلس قائمہ کی روپورٹ پیش

کرتا ہوں - ۱

والا بھول محمد خان - جناب والا میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جمیع
ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بازے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی
رپورٹ پیش کرتا ہوں -

مسٹر چیئرمین - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جمیع ضابطہ فوجداری
مصطفدرہ ۱۹۷۲ء کے بازے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلی کی رپورٹ پیش
کی گئی -

مسٹر چیئرمین - اکل تحریک -

والا بھول محمد خان - جناب والا - اس مجلس قائمہ کا کوئی وکن موجود
نہیں - اس لیے اسے آئندہ غیر سرکاری کارروائی کے روز ہر دکھ لیوں -

۱) مسودہ قانون امتناع منشیات پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۲ یافت ۱۹۷۲ء)

بيان املاعیل ضایاء - بنابر والا - میں مسودہ قانون امتناع منشیات پنجاب
مصطفدرہ ۱۹۷۲ء کے بغیر میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ پیش کرتا
ہوں -

مسٹر چیئرمین - مسودہ قانون امتناع منشیات پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء کے
باڑے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ پیش کی گئی -

مسودہ قانون (پنجاب) مجموعہ خاپطہ فوجداری مصادرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۲ پاپت ۱۹۷۲ء)

والا بھول محمد خان - جناب والا - میں مسودہ قانون ترمیم (پنجاب) مجموعہ
خاپطہ فوجداری مصادرہ ۱۹۷۲ء کے باروہ میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی
رپورٹ پیش کرتا ہوں -

مسٹر چیشورین - مسودہ قانون ترمیم (پنجاب) مجموعہ فوجداری مصادرہ
۱۹۷۲ء کے بارسے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کی گئی -

مسودہ قانون ترمیم قانون شفع پنجاب مصادرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۸ پاپت ۱۹۷۲ء)

مرزا فضل حق - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم) قانون شفع (قانون
نمبر ۱ پاپت ۱۹۱۳ء) پنجاب مصادرہ ۱۹۷۲ء کے باروہ میں مجلس قائمہ برائے مال
کی رپورٹ پیش کرتا ہوں -

مسٹر چیشورین - مسودہ قانون (ترمیم) قانون شفع (قانون نمبر ۱ پاپت
۱۹۱۳ء) پنجاب مصادرہ ۱۹۷۲ء کے بارسے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ
پیش کی گئی -

مسودہ قانون (ترمیم) اشتہال اراضی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۰ بابت ۱۹۷۲ء)

مرزا فضل حق - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم) اشتہال اراضی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارہ میں مجلس قائد برائے مال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں - سٹر چیئرمین - مسودہ قانون (ترمیم) اشتہال اراضی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارہ میں مجلس قائد برائے مال کی رپورٹ کی پیش کئی -

مسودہ قانون (ترمیم) انسداد قار بازی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۱ بابت ۱۹۷۲ء)

والا ہھول محمد خان - جناب والا - مسودہ قانون (ترمیم) انسداد قار بازی پنجاب مصدرہ ۱۹۶۲ء کے بارہ میں مجلس قائد برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں - سٹر چیئرمین - مسودہ قانون (ترمیم) انسداد قار بازی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارہ میں مجلس قائد برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کی گئی -

مسودہ قانون تشکیل نو فلم سنسر بورڈ پنجاب مصیرہ ۱۹۷۴ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۲ بابت ۱۹۷۴ء)

ملک محمد خالد - حناب والا - میں مسودہ قانون تشکیل نو فلم سنسر بورڈ

پنجاب مصدرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے اطلاعات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر چیشورین - میں مسودہ قانون تشکیل نو فلم سنپر بورڈ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے اطلاعات کی رپورٹ پیش کی گئی ۔

مسودہ قانون اہتمام لباس برائے سرکاری ملازمین و طلباء مصدرہ ۱۹۷۴ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۳ بابت ۱۹۷۴ء)

ملک محمد خالد - جناب والا - مسودہ قانون اہتمام لباس برائے سرکاری ملازمین و طلباء مصدرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے اطلاعات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر چیشورین - مسودہ قانون اہتمام لباس برائے سرکاری ملازمین و طلباء مصدرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے اطلاعات کی رپورٹ پیش کی گئی ۔

مسودہ قانون بالتعجیل ادائیگی پشن برائے ریناگرڈ سرکاری ملازمین

پنجاب مصدرہ ۱۹۷۴ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۴ بابت ۱۹۷۴ء)

میان اساعیل ضبا - جناب والا - میں مسودہ قانون بالتعجیل ادائیگی پشن برائے ریناگرڈ سرکاری ملازمین پنجاب مصدرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے خزانہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر چیشورین - مسودہ قانون بالتعجیل ادائیگی پیش برائے زینثائرڈ سرکاری ملازمین پنجاب مصادرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ پیش کی گئی ۔

مسودہ قانون قومی زبان پنجاب مصادرہ ۱۹۷۴ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۵ باہت ۱۹۷۴ء)

ملک ہد خالد - جناب والا - میں مسودہ قانون قومی زبان پنجاب مصادرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے اطلاعات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر چیشورین - مسودہ قانون قومی زبان پنجاب مصادرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے اطلاعات کی رپورٹ کی پیش گئی ۔

مسودہ قانون امتناع منشیات پنجاب مصادرہ ۱۹۷۴ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۶ باہت ۱۹۷۴ء)

سیان اساعیل فیما - جناب والا - میں مسودہ قانون امتناع منشیات پنجاب مصادرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر چیشورین - مسودہ قانون امتناع منشیات پنجاب مصادرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ پیش کی گئی ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۸ بابت ۱۹۷۲ء)

رانا پھول ہد خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں -

مسٹر چیئرمین - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کی گئی -

مسودہ قانون بقہہ وار تعطیل پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۸ بابت ۱۹۷۲ء)

ملک ہد خالد - جناب والا - میں مسودہ قانون بقہہ وار تعطیل پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے اطلاعات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں -

مسٹر چیئرمین - مسودہ قانون بقہہ وار تعطیل پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء بارہ میں مجلس قائدہ برائے اطلاعات کی رپورٹ پیش کی گئی -

مسودہ قانون امتیاع قلرو بلزی و گھڑ دوڑ مصدرہ ۱۹۷۴ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۱ بابت ۱۹۷۴ء)

سیان اسماء بیل ضیا - جناب والا - میں مسودہ قانون امتیاع قلرو بازی و گھڑ دوڑ مصدرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی روپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر چینہیں - مسودہ قانون امتیاع قلرو بازی و گھڑ دوڑ مصدرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی روپورٹ پیش کی گئی ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پنکامی قانون موثر گازی ہائے مغربی پاکستان
مصدرہ ۱۹۷۴ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۲ بابت ۱۹۷۴ء)

شیخ عزیز احمد - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پنکامی قانون موثر گازی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۴ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی روپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر چینہیں - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پنکامی قانون موثر گازی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۴ء مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی روپورٹ پیش کی گئی ۔

(اس مسئلہ پر مسٹر سیکر سکری مصادرت پر منعکن ہوتے)

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ خابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۵ بابت ۹۷۲ء)

رانا یہوں ہد خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ خابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں -

سٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ خابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کی گئی -

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۵ بابت ۹۷۲ء)

رانا یہوں ہد خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں -

سٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کی گئی -

مسودہ قانون (تسیخ پنجاب) پنکھی قانون انصباط و بس اسٹینڈ (گوجرانوالہ)
مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۶ یافت ۱۹۷۲ء)

ملک ہد مظفر خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (تسیخ پنجاب) پنکھی
قانون انصباط ٹریفک و بس اسٹینڈ (گوجرانوالہ) مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء
کے باہر میں مجلس قائد برائی لوکل گورنمنٹ و ساجی ہبود و اوقاف کی روپورث
بیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سہیکر - مسودہ قانون (تسیخ پنجاب) پنکھی قانون انصباط ٹریفک و
بس اسٹینڈ (گوجرانوالہ) مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء میں مجلس قائد برائی
لوکل گورنمنٹ و ساجی ہبود و اوقاف کی روپورث بیش کی گئی ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جمیع تغیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۹ یافت ۱۹۷۲ء)

رانا ہبول ہد خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جمیع
تغیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء کے باہر میں مجلس قائد برائی امور داخلہ کی
روپورث بیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سہیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جمیع تغیرات پاکستان مصدرہ
۱۹۷۲ء کے باہر میں مجلس قائد برائی امور داخلہ کی روپورث بیش کی گئی ۔

مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۰ بابت ۱۹۷۲ء)

- جناب والا - میں مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) مجموعہ

تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں -

رالا پھول مہد خان - مسودہ قانون (ترجمہ پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان

المصدرہ ۱۹۷۲ء کے بارہ میں مجلس قائدہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کی گئی -

مشتر مہیکر - مجلس قائدہ کی رپورٹیں آج ایوان میں پیش کر دی گئی ہیں -

سودات قانون جو آج پیش ہونے ہیں - ان میں سے آئٹم نمبر ۱۶ بر (مسودہ قانون نمبر ۲۰ بابت ۱۹۷۲ء) کو ہم چھوڑ گئے تھے - کیونکہ آئٹم نمبر ۲ اور ۸ بر اسی مضمون کا پہلے بل پیش ہو چکا ہے -

اب ایوان کی کارروائی ۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء سازش آئندہ صبح تک کے لیے

ملتوی کی جاتی ہے -

(اسے پنجاب کا اجلاس (ایک جمعی بعد دبیر) ۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء بروز جمعہ

سازش آئندہ جمعی صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا) -